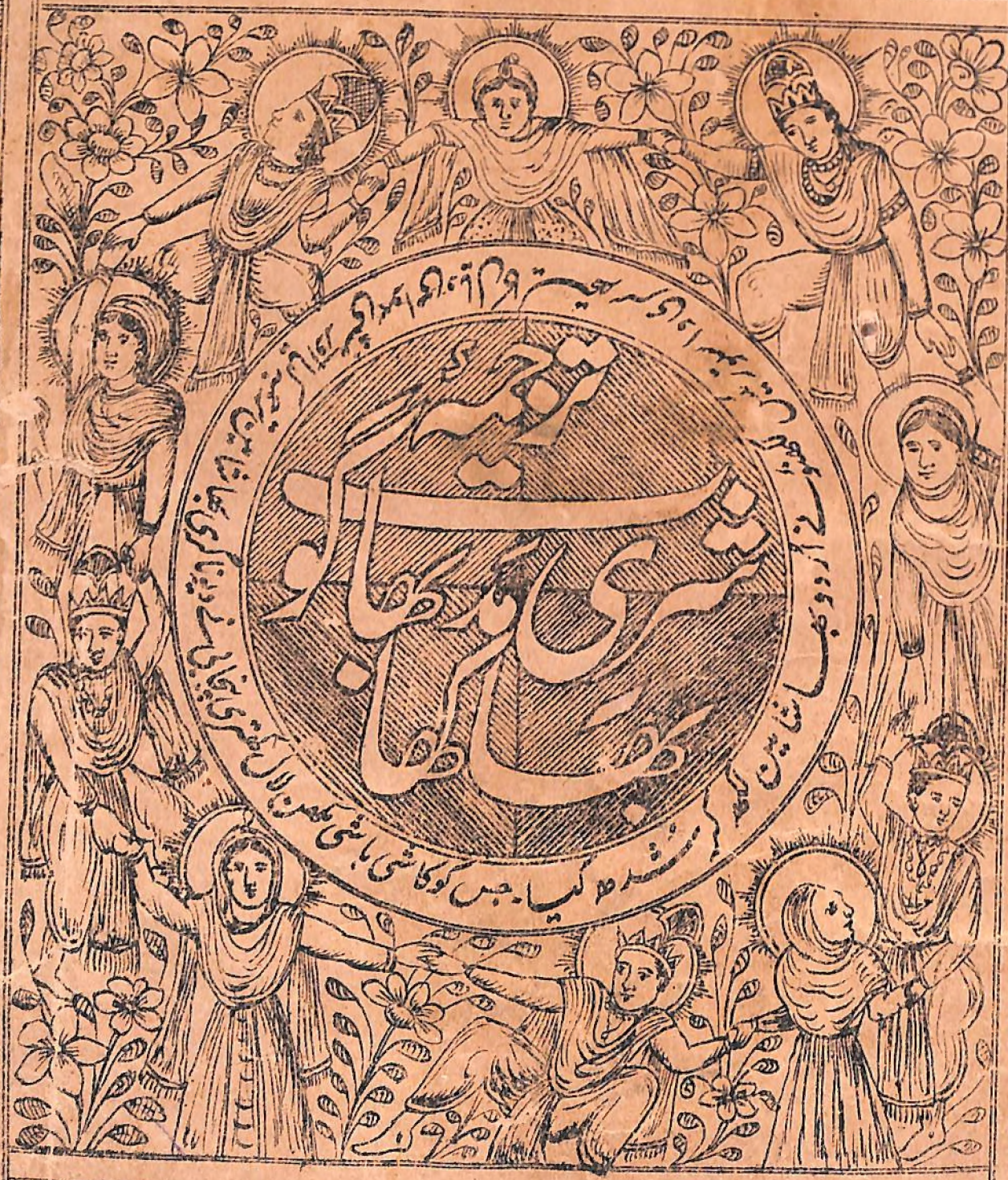


kl hashia



ایں نام فیض افتخار میں سر کرشن جی کی کرپا ہے



مطبع گرامی نیشی نوک شوقیہ پکھنویہ و جوبی پٹنہ

मधुसूदन वाली

اطلاع۔ اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لئے موجود ہے جسکی فہرست طویل ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقین اصلی حالات کتب کے معلوم کر سکتے ہیں قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے ٹیبل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہیں انہیں بعض کتب متعلقہ مذہب ہندو خط فارسی زبان بھاکھا اردو کی درج کرتے ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر دانوں کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
کتب خط فارسی زبان بھاکھا اردو		پریم ساگر منظوم - از منشی	۱۰۱	مجموعہ ناما درسی بہ چودہ رتن - اردو ناگری مشمولہ	۱۰۱
دیوی بھاکوت کا پورا ترجمہ بارہون سکندھ سہی بہ بھگوتی تھلن		گلستہ حقیقت نظم - ترجمہ بھاکوت کا تمام کتاب ایک قافیہ پر نادر الوجود ہے از سیتل سنگھ	۱۰۳	سلمان چتر منظوم - از منشی ہرن رائن اکبر آبادی	۱۰۲
ترجمہ پٹت پیارے لال مرحوم - شیو پوران منظوم خرد از منشی	۱۰۴	لکھنوی - کتھا چتر گوپت - از منشی	۱۰۵	ایشور دیپکا - با ترجمہ اردو ناگری مترجمہ سوامی گوپتا آنند	۱۰۶
شکر دیال فرحت - ترجمہ شیو پوران - شریتر ترجمہ شید سنگھ نیکٹر پولیس - کتھا نرسنگھ و تارنج ولادت	۱۰۷	جگنا تھ خوشتر - رامائن بالیکلی - اردو بھاشا ساتون کا نڈ مع فہرست مطالب	۱۰۸	سرسوتی جی جدید الطبع - تلسی کرت رامائن فرحت - اردو منظوم از منشی شکر دیال بٹنا	۱۰۹
کتھا نرسنگھ و تارنج ولادت	۱۰۸	ابواب مترجمہ لالہ پریشری دیال صاحب مختار کاغذ سفید - تلسی کرت رامائن - ساتون کا نڈ	۱۱۰	کاشاعرانہ کلام نہایت فصیح ہے - ادبجت رامائن منظوم مولفہ منشی جگنا تھ خوشتر - بر جبالاس - خط فارسی زبان بھاکھا	۱۱۱
ترجمہ جوگ بشت کال - اردو و جلد زبان بھاشا خط فارسی	۱۱۲	مع ٹیکا سکھ دیال صاحب ف بحرف نقل ناگری خط فارسی زبان بھاکھا عام فہم مرتبہ منشی سوامی دیال صاحب کاغذ سفید و خانی - رامائن بھاکھا تلسی کرت خط فارسی بالتصویر - کاغذ سفید - گوپال سہنرام - اردو ناگری	۱۱۳	ترجمہ بھونر گیت - انیسور ساگر	۱۱۴
مترجمہ لالہ سوامی دیال منظوم دلا ویز - خط فارسی یعنی ترجمہ اردو منظوم و سہ اسکندھ شری بھاکوت مصنفہ منشی نرسنگھ صاحب بھاکو گوباشی کاغذ سفید پریم ساگر نثر - بالتصویر ترجمہ سہ اسکندھ شری بھاکوت مترجمہ لالہ سوامی دیال	۱۱۵	شری رام مہاتم - اردو ناگری	۱۱۶	نقھ لال -	۱۱۷

فہرست مضامین شری بھاکوت اردو

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۱۰	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۱۰	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو
۱۱	منگلا چرن - گوکرن مہاتم - کتھا بھکت اور گیان اور برہم کی - پودھ کرنا روپی کا بھکت کا اردو واسطے پڑانے وقت بھکت کے ڈھونڈنا کسی ساوہ کو - برہن کرنا سنت کمار جی کا پودھ ستیاہ جی شری بھاکوت کی اور جو بھل اسکے بچنے سے ملتا ہے - ورشن دینا نارین جی کا پستیاہ سنتہ والون کو اور تھاس ایک برہمن کا جسکی اتھری بڑی کرکھا تھی - مرنا دھندھ کا رسی کا پستیاہ کے پھانسی لگانے سے اور گنت ہونا اسکا پستیاہ منکر - پوچھنا ناروٹن کا پودھ ستیاہ جی شری بھاکوت کی سنت کمار سے اور کتنا سنت کمار کا - برہن کرنا حال اوتار وھارن کر سنے پر برہم پریشور اور بیدیا س جی کا چاراشلوک ناروٹن سے سنکر بنانا پوچھی شری بھاکوت کا اور شاپ دینا شری رکھ کا راجا ریچیت کو کرنا کرنا پرکٹ ہونے اس امرت روپی شری بھاکوت کا دینا میں ہی ہے - استت کرنا نارین جی کی اور کتھا شری بھاکوت اور پوچھنا سونکا دک رکھیشورن کا موت پرانک سے اور آرمہ کرنا موت جی کا اس امرت روپی کتھا کو - سچے جانا شکر دیو کا بن بن کر نیلے واسطے اور پھر آنا اپنے آتھان پر ناروٹن کے ابدیش سے - اوتارن کا حال پوجو اوتار پر برہم پریشور نے واسطے سکھ دینے پر بھکت اور ناروٹن کے دیتون کے لیا ہو - بننا بیاس جی کا جہا پھارت اور شری پران سب بیدون کا تھوڑے - پھانا ناروٹن کا بیاس کو پاتی کر تم کیوں ہر چتر کا ایک پران بناؤ اور کتنا حال پچھلے خیم کا بیاس جی سے کتنا ناروٹن کا حال اپنے پچھلے خیم کا کہ ہر بھجن کے پر تاپ سے ہم کو ورشن شیام سندھ کا جہا جہا جہا شری شری درتن کو چھوڑ کر برہما جی کے یہاں جنم پایا - کتنا ناروٹن کا حال چاراشلوک کا بیاس جی سے اور	۱۱	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۱۱	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو
۱۲	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۱۲	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۱۲	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو
۱۳	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۱۳	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۱۳	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو
۱۴	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۱۴	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۱۴	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو
۱۵	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۱۵	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۱۵	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو
۱۶	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۱۶	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۱۶	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو
۱۷	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۱۷	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۱۷	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو
۱۸	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۱۸	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۱۸	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو
۱۹	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۱۹	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۱۹	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو
۲۰	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۲۰	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۲۰	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو
۲۱	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۲۱	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۲۱	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو
۲۲	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۲۲	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۲۲	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو
۲۳	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۲۳	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۲۳	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو
۲۴	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۲۴	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۲۴	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو
۲۵	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۲۵	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۲۵	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو
۲۶	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۲۶	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۲۶	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو
۲۷	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۲۷	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۲۷	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو
۲۸	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۲۸	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۲۸	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو
۲۹	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۲۹	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۲۹	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو
۳۰	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۳۰	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۳۰	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو
۳۱	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۳۱	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۳۱	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو
۳۲	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۳۲	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۳۲	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو
۳۳	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۳۳	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۳۳	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو
۳۴	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۳۴	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۳۴	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو
۳۵	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۳۵	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۳۵	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو
۳۶	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۳۶	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۳۶	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو
۳۷	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۳۷	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۳۷	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو
۳۸	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۳۸	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۳۸	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو
۳۹	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۳۹	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۳۹	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو
۴۰	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۴۰	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۴۰	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو
۴۱	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۴۱	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۴۱	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو
۴۲	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۴۲	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۴۲	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو
۴۳	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۴۳	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۴۳	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو
۴۴	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۴۴	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۴۴	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو
۴۵	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۴۵	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۴۵	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو
۴۶	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۴۶	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۴۶	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو
۴۷	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۴۷	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۴۷	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو
۴۸	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۴۸	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۴۸	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو
۴۹	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۴۹	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۴۹	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو
۵۰	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۵۰	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو	۵۰	تہذیب از رگھو دیال مترجم شری بھاکوت اردو

فہرست ترجمہ شری بھاکوت

صفحہ	خلاصہ مضمون	اسکڑہ	اصحیاء	صفحہ	خلاصہ مضمون	اسکڑہ	اصحیاء
۴۴	اور بدن چھوڑنا اپنا ساتھ جوگ ابھیاں کے پوچھنا بدرجی کا یہ بات میترے رکھیشور سے کہ دنیا کی قیمت کس طرح پر ہوتی ہے۔	۳	۴	۵۳	شرنگی رکھیشور کا راجا کو معلوم ہونا راجا پرکھیت کو حال شاپ دینے شرنگی رکھ اور راجا پرکھیت کو جاننا پرکھیت کا لنگا گنا سے اور آنا شک دیو اور رکھیشور کا اس مکان پر	۱۹	۱
۴۵	برن کرنا میترے کا است و اور بڑائی شام سند رکی	۶	۵	۵۵	برن کرنا شک دیو کا شرعی مدھا گوت اور حال اوتار دھارن کرنے پر بریم پریشور کا۔	۲	۲
۴۶	ہنت کرنا دیوتوں کا نارائن جی کی۔	۸	۶	۵۹	دھین دینا شک دیو ہمارا راج کا راجا پرکھیت کو اور برن کرنا است شرعی مدھا گوت کی۔	۱	۳
۴۷	کنا میترے رکھیشور کا اہت سب شرٹ کی۔	۹	۷	۶۱	برن کرنا شک دیو کا یہ بات کہ پریشور نے اپنے بھگوان کے واسطے جو اسے نام پرکھن میں جا کر آنا بھیج کر تے ہیں کھانے اور رہنے کا سب سامان ملتا کر دیا ہے۔	۳	۴
۴۸	پیدا کرنا برہما جی کا دیوتا اور پانچون توار برہما اوک کہ نارائن جی کی کرپا سے۔	۱۰	۸	۶۲	برن کرنا شک دیو ہمارا راج کا یہ حال کہ شری یو کی اور اسنا کرنے سے کون بھل ملتا ہے۔	۴	۵
۴۹	پیدا کرنا برہما جی کا دیوتا اور ریشیشور اور انکار اور رکھیشور اور راجا سوا بھو من اور ست روپا کو۔	۱۱	۹	۶۳	تے کرنا راجا پرکھیت کا شک دیو ہمارا راج سے واسطے برن کرنے کتنا شرعی مدھا گوت اور ست شرع کرنا شک دیو کا کتنا شرعی مدھا گوت اور سمباد برہما اور نہ دکا۔	۵	۶
۵۰	بے کرنا برہما جی کا نارائن جی سے واسطے جگہ رہنے جیوؤں کے اور بارہ اوتار دھکر کرنا پریشوری کو پرچم پریشور کا پاتل سے۔	۱۲	۱۰	۶۵	کنا برہما جی کا حال برات روپ نارائن جی کا۔	۶	۷
۵۱	کنا میترے رکھیشور کا بدرجی سے یہ بات کہ جے بکے دو ریا لکھنے رت کے پیٹ میں اگر گر بھو باس کیا۔	۱۳	۱۱	۶۶	کنا برہما جی کا حال جو میوان اوتار نارائن جی کا۔	۷	۸
۵۲	شاپ دینا سنت کمار جی کا جو بچہ دو ریا لکھ کو اور آنا ان دو یون کا دت کے گر بھو من	۱۴	۱۲	۶۷	پوچھنا راجا پرکھیت کا شک دیو جی سے حال دھوم اور بیدا اور مرمان اور جوگ ابھیاں اوک کا۔	۸	۹
۵۳	سنو مان کرنا نارائن جی کا سنت کمار کا اور اسنت کرنا سنت کمار کا نارائن جی کی۔	۱۵	۱۳	۶۸	کنا شک دیو جی کا حال پیدا ہوتے برہما اور چار اشوک مول شرعی مدھا گوت کا جو نارائن جی نے کیے تھے۔	۹	۱۰
۵۴	جنم لینا ہریناکش اور ہرینکشپ کا دت کے پیٹ سے اور جانا ہریناکش کا برن دیوتا کے مکان پر۔	۱۶	۱۴	۶۹	طیار ہونا بدن کا پانچ توتے اور پاس رہنا دیوتاؤں کا سب کے انگ پر۔	۱۰	۱۱
۵۵	مارنا ہریناکش کو بارہ بھگوان کا۔	۱۷	۱۵	۷۰	طیار ہونا بدرجی کا اور دھو بھکت سے راویں اور طیار بدرجی کا میترے رکھیشور سے جہاں گنا سے اور کتنا جے بکے اور کیل دیوتا رکی۔	۱۱	۱۲
۵۶	آنا برہما جی کا دیوتاؤں سمیت بارہ بھگوان کے پاس اور اسنت کرنا انہی۔	۱۸	۱۶	۷۱	سمجھنا ان شرعی کرشن جی اور بدر اوک کا در جو دھن کو واسطے بانٹ دینے حصہ راجا پرکھیت کے اور نہ ملنا اس کا کنا کسی کا۔	۱۲	۱۳
۵۷	کنا میترے رکھیشور کا بدرجی سے اہت دنیا کی اور درشن دیکر برہما دیوتا نارائن جی کا سوا بھو من اور ست روپا اور کر دم رکھیشور کو	۱۹	۱۷	۷۲	پوچھنا بدرجی کا اور دھو بھکت سے حال شام سند رکا۔	۱۳	۱۴
۵۸	جواہر کرنا سوا بھو من کا دیو ہوتی اپنی لڑکی کا کر دم رکھیشور سے	۲۰	۱۸	۷۳	اور دھو کا است اور بڑائی کرنا شام سند رکی مدوت۔	۱۴	۱۵
۵۹	غلاہ کرنا ایک پان کر دم جی کا بہت اچھا اپنے جوگ میں سے اور اسی میں رکھ ہمارا کرنا دیو ہوتی سے۔	۲۱	۱۹	۷۴	برن کرنا اور دھو کا بدر سے حال سنت اور بچوگ شام سند رکا	۱۵	۱۶
۶۰	اوتار لینا کیل دیو من کا دیو ہوتی کے پیٹ سے اور چلے جانا کر دم رکھیشور کا جنگل میں تپ کرنے کے واسطے۔	۲۲	۲۰	۷۵	رخصت ہونا اور دھو کا بدر سے اور جانا بدر کا شرمن	۱۶	۱۷

صفحہ	خلاصہ مضامین	ادھیائے	اسکذرہ	صفحہ	خلاصہ مضامین	ادھیائے	اسکذرہ
۱۰۹	۱۔ جاننا کہ دم جی کا جنگل میں اور اپنا بدن چھوڑ دینا پریشور کے دھیان میں۔	۲۵	۲	۹۰	۲۔ کننا کیل دیوین کا حال پر کرتا کا جس سے سب جیون کا تن ملتا ہے۔	۲۶	۳
۱۱۲	۳۔ درشن دنیا شام سندر کا دھرو کو نارائن روپ دھر کے ملاپ کر لینا دھرو جی کا کیر دیوتا سے اور اپنے بیٹے کو راج دیکر جانا جنگل میں تپ کرنے کے واسطے۔	۲۷	۴	۹۲	۴۔ کننا کیل دیو جی کا سانکھ جوگ گیان دیو ہوتی سے۔	۲۷	۴
۱۱۳	۴۔ جاننا دھرو جی کا اپنی دو یون تانا سمیت دھرو لوک میں پیدا ہونا میں کارا جانا لگ کے گھر دھرو جی کے کل میں۔	۲۸	۵	۹۳	۵۔ کننا کیل دیو جی کا دیو ہوتی سے اپنی آدمی کی جس میں سے گر جی میں گر پھر مر جاوے۔	۲۸	۵
۱۱۵	۵۔ بیٹھنا راجدی پر میں کا اور منع کرنا کھیشور و ن کر پھین کرنے سے۔	۲۹	۶	۹۵	۶۔ لیوانا جم دو یون کا دھری جیون کو جراج کے پاس۔	۲۹	۶
۱۱۶	۶۔ پیدا کرنا کھیشور و ن کا اس کے واسطے ہاتھ سے راجا پر تھ اور ارج نام استری کو۔	۳۰	۷	۹۷	۷۔ کننا کیل دیو جی کا دیو ہوتی سے کہ پاپ کرنے سے مرنے کے بعد ایسا دند ملتا ہو۔	۳۰	۷
۱۱۷	۷۔ براہو نا بھائون اور پنڈتوں کا راجا پر تھ کی جنم کنڈلی کا پھل لکھ۔	۳۱	۸	۹۸	۸۔ کننا کیل دیو جی کا دیو ہوتی سے یہ بات کہ نرک بھو گئے کے پیچھے جیو کا کیا حال ہوتا ہے۔	۳۱	۸
۱۱۸	۸۔ کرودھ کرنا راجا پر تھ کا دھری پر پر جا کے دکھ پانے سے۔	۳۲	۹	۱۰۰	۹۔ گیان بھنا کیل دیو جی کا دیو ہوتی کو تین طرح پر۔	۳۲	۹
۱۱۹	۹۔ نکالنا راجا کا سب اناج اور اٹھ گھوڑوں پر تھوی کوڈ کر۔	۳۳	۱۰	۱۰۱	۱۰۔ جاننا کیل دیو جی کا پورب و شامین اور رکت ہونا دیو ہوتی کا سسوتی کنارے بٹھ کر۔	۳۳	۱۰
۱۲۰	۱۰۔ سوا شیدھ جگیت کرنا راجا پر تھ کا۔	۳۴	۱۱	۱۰۲	۱۱۔ تن تیاگ کرنا سستی جی کا پر جاپت کی جگیت میں اور جنم لینا پارتی نام سے باہل پر پت کے بیان اور	۳۴	۱۱
۱۲۱	۱۱۔ بلانا راجا پر تھ کا سب راجون کو اپنے مکان پر۔	۳۵	۱۲	۱۰۳	۱۲۔ کتنا دھرو بھکت اور راجا پر تھ کی۔	۳۵	۱۲
۱۲۲	۱۲۔ کننا راجا پر تھ کا سب راجون سے واسطے پھیلانے بھگوت بھجن کے اپنے اپنے راج میں۔	۳۶	۱۳	۱۰۴	۱۳۔ پیدا ہونا اور تپ کرنا اتر میں کا اور جنم لینا چندرما اور دواترے اور دربار کا کھانا اتر میں کے	۳۶	۱۳
۱۲۳	۱۳۔ جاننا راجا پر تھ کا تپ کرنے کے واسطے جنگل میں ارج اپنی استری سمیت۔	۳۷	۱۴	۱۰۵	۱۴۔ یہاں۔	۳۷	۱۴
۱۲۴	۱۴۔ تن تیاگ کرنا راجا پر تھ کا ساتھ جوگ ابھیاس کے اور سستی ہونا ارج ان کی ہتھی کا۔	۳۸	۱۵	۱۰۶	۱۵۔ دھپر جاپت کا بڑا ماننا شری ہما دیو جی سے اور شاپ دینا شری ہما دیو جی کا۔	۳۸	۱۵
۱۲۵	۱۵۔ امتت کرنا دیوتاؤں کا راجا پر تھ کی اور راج کرنا جیتا شاکا ساتھ دھرم کے۔	۳۹	۱۶	۱۰۷	۱۶۔ جاننا سب دیوتا اور رگن ہرپ آدک اپنے اپنے ہانوں پر چڑھ کر دھپر جاپت کی جگیت میں اور دیکھنا سستی جی کا کیلاش پر پت ہے۔	۳۹	۱۶
۱۲۶	۱۶۔ سمبا دھری ہما دیو جی اور پر جیتون کا۔	۴۰	۱۷	۱۰۸	۱۷۔ جاننا سستی جی کا اپنے چاکے ٹھہر اور تن تیاگ کرنا اپنا اس کی جگیت میں۔	۴۰	۱۷
۱۲۷	۱۷۔ بھینٹ کرنا راجی کا پر جین برکھ پر جیتون کے باپ سے۔	۴۱	۱۸	۱۰۹	۱۸۔ اپنا نارومن کا شری ہما دیو جی کے پاس ور کننا حال تن چھوڑنے سستی جی کا اور نکالا جاننا گون کا۔	۴۱	۱۸
۱۲۸	۱۸۔ دیکھنا راجا پر جین برکھ کا سورپ جیون کا جنگو مار کر جگیت میں ہوم کیا تھا۔	۴۲	۱۹	۱۱۰	۱۹۔ جاننا بھگ آدک رکھیشور اور دیوتاؤں کا بڑھاجی کے پاس اور کننا حال برہمدر کا۔	۴۲	۱۹
۱۲۹	۱۹۔ براہ کر کے سکھ اور لاس کرنا راجا پر جین کا اس استری سے۔	۴۳	۲۰	۱۱۱	۲۰۔ جاننا شری ہما دیو جی اور برہما دک دیوتاؤں کا پچ جگیت سالادھ پر جاپت کے۔	۴۳	۲۰
۱۳۰	۲۰۔ جاننا پر جوار کا اپنی فوج لیکر پر جین کے مارنے کے واسطے۔	۴۴	۲۱	۱۱۲	۲۱۔ جنم لینا سستی جی کا باہل کے بیان پارتی نام سے اور براہ ہونا ان کا شری ہما دیو جی کے ساتھ۔	۴۴	۲۱
۱۳۱	۲۱۔ مرنا راجا لیکھ کا اور بھینٹ ہونا پر جین کی	۴۵	۲۲	۱۱۳		۴۵	۲۲

صفحہ	مکملہ	ادھیہ	صفحہ	مکملہ	ادھیہ
۱۵۱	۵	۲۱	۱۳۰	۳	۳۱
۱۵۲	۵	۲۲	۱۳۱	۵	۳۲
۱۵۳	۵	۲۳	۱۳۲	۱	۳۳
۱۵۴	۵	۲۴	۱۳۳	۲	۳۴
۱۵۵	۵	۲۵	۱۳۴	۳	۳۵
۱۵۶	۵	۲۶	۱۳۵	۴	۳۶
۱۵۷	۵	۲۷	۱۳۶	۵	۳۷
۱۵۸	۵	۲۸	۱۳۷	۶	۳۸
۱۵۹	۵	۲۹	۱۳۸	۷	۳۹
۱۶۰	۵	۳۰	۱۳۹	۸	۴۰
۱۶۱	۵	۳۱	۱۴۰	۹	۴۱
۱۶۲	۵	۳۲	۱۴۱	۱۰	۴۲
۱۶۳	۵	۳۳	۱۴۲	۱۱	۴۳
۱۶۴	۵	۳۴	۱۴۳	۱۲	۴۴
۱۶۵	۵	۳۵	۱۴۴	۱۳	۴۵
۱۶۶	۵	۳۶	۱۴۵	۱۴	۴۶
۱۶۷	۵	۳۷	۱۴۶	۱۵	۴۷
۱۶۸	۵	۳۸	۱۴۷	۱۶	۴۸
۱۶۹	۵	۳۹	۱۴۸	۱۷	۴۹
۱۷۰	۵	۴۰	۱۴۹	۱۸	۵۰
۱۷۱	۵	۴۱	۱۵۰	۱۹	۵۱
۱۷۲	۵	۴۲		۲۰	۵۲
۱۷۳	۵	۴۳		۲۱	۵۳
۱۷۴	۵	۴۴		۲۲	۵۴
۱۷۵	۵	۴۵		۲۳	۵۵
۱۷۶	۵	۴۶		۲۴	۵۶
۱۷۷	۵	۴۷		۲۵	۵۷
۱۷۸	۵	۴۸		۲۶	۵۸
۱۷۹	۵	۴۹		۲۷	۵۹
۱۸۰	۵	۵۰		۲۸	۶۰
۱۸۱	۵	۵۱		۲۹	۶۱
۱۸۲	۵	۵۲		۳۰	۶۲
۱۸۳	۵	۵۳		۳۱	۶۳
۱۸۴	۵	۵۴		۳۲	۶۴
۱۸۵	۵	۵۵		۳۳	۶۵
۱۸۶	۵	۵۶		۳۴	۶۶
۱۸۷	۵	۵۷		۳۵	۶۷
۱۸۸	۵	۵۸		۳۶	۶۸
۱۸۹	۵	۵۹		۳۷	۶۹
۱۹۰	۵	۶۰		۳۸	۷۰
۱۹۱	۵	۶۱		۳۹	۷۱
۱۹۲	۵	۶۲		۴۰	۷۲
۱۹۳	۵	۶۳		۴۱	۷۳
۱۹۴	۵	۶۴		۴۲	۷۴
۱۹۵	۵	۶۵		۴۳	۷۵
۱۹۶	۵	۶۶		۴۴	۷۶
۱۹۷	۵	۶۷		۴۵	۷۷
۱۹۸	۵	۶۸		۴۶	۷۸
۱۹۹	۵	۶۹		۴۷	۷۹
۲۰۰	۵	۷۰		۴۸	۸۰
۲۰۱	۵	۷۱		۴۹	۸۱
۲۰۲	۵	۷۲		۵۰	۸۲
۲۰۳	۵	۷۳		۵۱	۸۳
۲۰۴	۵	۷۴		۵۲	۸۴
۲۰۵	۵	۷۵		۵۳	۸۵
۲۰۶	۵	۷۶		۵۴	۸۶
۲۰۷	۵	۷۷		۵۵	۸۷
۲۰۸	۵	۷۸		۵۶	۸۸
۲۰۹	۵	۷۹		۵۷	۸۹
۲۱۰	۵	۸۰		۵۸	۹۰
۲۱۱	۵	۸۱		۵۹	۹۱
۲۱۲	۵	۸۲		۶۰	۹۲
۲۱۳	۵	۸۳		۶۱	۹۳
۲۱۴	۵	۸۴		۶۲	۹۴
۲۱۵	۵	۸۵		۶۳	۹۵
۲۱۶	۵	۸۶		۶۴	۹۶
۲۱۷	۵	۸۷		۶۵	۹۷
۲۱۸	۵	۸۸		۶۶	۹۸
۲۱۹	۵	۸۹		۶۷	۹۹
۲۲۰	۵	۹۰		۶۸	۱۰۰
۲۲۱	۵	۹۱		۶۹	۱۰

صفحہ	خلاصہ مضمون	اسکندر	ادھیائے	صفحہ	خلاصہ مضمون	اسکندر	ادھیائے
۲۱۰	داسے راج پانے اندر کے۔	۱۶	۸	۱۴۹	تپ کرنا ہرینہ کھپ کا مندر چل پرت پر۔	۳	۷
۲۱۱	دک کا برت شروع کرنا کھپ جی کی آگیا سے۔	۱۸	۷	۱۴۷	بروان دینا برہما جی کا ہرینہ کھپ کو۔	۴	۷
۲۱۲	جانا ناما دی جی کا راجا بل کی جلیستہ سالین ادرا نگنا	۱۹	۷	۱۴۸	بیٹھا لٹا ہرینہ کھپ کا پر ہلا دو گڑھنے کے واسطے۔	۵	۷
۲۱۳	تین پگ پر تھوی کا دان اُس سے۔	۲۰	۷	۱۴۹	گیان سکھانا پر ہلا دو کا پاٹھ شالا کے لڑکوں کو۔	۶	۷
۲۱۴	طیار ہونا راجا بل کا تین پگ پر تھوی دان دینے	۲۱	۷	۱۵۰	پر ہلا دو کا ادیش لڑکوں کا ماننا۔	۷	۷
۲۱۵	کے واسطے باون جی کو۔	۲۲	۷	۱۵۱	تر سنگھ اوتار لینا نارین جی کا اور مارنا ہرینہ	۸	۷
۲۱۶	سنگھپ کر دینا تین پگ پر تھوی راجا بل کا باون جی کو	۲۳	۷	۱۵۲	کھپ دیت کو۔	۹	۷
۲۱۷	ناپ لینا نارین جی کا اپنے براٹ روپ سے ایک پگ	۲۴	۷	۱۵۳	کر دوہ شانت ہونا تر سنگھ جی کا۔	۱۰	۷
۲۱۸	مین ساتون لوک اوپر کے اور دوسرے پگ ساتون	۲۵	۷	۱۵۴	دیا کرنا تر سنگھ جی کا پر ہلا دو پر۔	۱۱	۷
۲۱۹	لوک نیچے کے۔	۲۶	۷	۱۵۵	کھنا نار دمن کا دھرم چار دن برن اور چار دن	۱۲	۷
۲۲۰	بادن جی کا قتل لوک کا راج راجا بل کو دینا۔	۲۷	۷	۱۵۶	آشرمون کا راجا جہد شتر سے۔	۱۳	۷
۲۲۱	جانا راجا بل کا قتل لوک مین۔	۲۸	۷	۱۵۷	برن کرنا نار دجی کا دھرم چار دن آشرم کا۔	۱۴	۷
۲۲۲	کھنا مٹس اوتار کی۔	۲۹	۷	۱۵۸	کھنا نار دجی کا کھنا سنیاس دھرم کی راجا جہد شتر سے	۱۵	۷
۲۲۳	کھنا سورج نبشی اور چند ریشی راجون کی۔	۳۰	۷	۱۵۹	کھنا نار دجی کا دھرم کرہتھ آشرم کا راجا جہد شتر سے	۱۶	۷
۲۲۴	کھنا شرادھ دیون کی۔	۳۱	۷	۱۶۰	کھنا اگر مٹھ آشرم کی۔	۱۷	۷
۲۲۵	کھنا شرادھ دیو کی اور سنتا دیون کی۔	۳۲	۷	۱۶۱	ہر اوتار لیک بچا نا پریشور کا ہاتھی کو اور بادن اوتار	۱۸	۷
۲۲۶	کھنا شرادھ دیو من کے سنتان پیدا ہونے کی۔	۳۳	۷	۱۶۲	دھرم کے دان لینا تین پگ پر تھوی کا راجا بل سے۔	۱۹	۷
۲۲۷	کھنا۔ اجا امبر کھ کی۔	۳۴	۷	۱۶۳	سنا شک دیو جی کا کھنا منوترون کی۔	۲۰	۷
۲۲۸	آنا دار باسا کا امبر کھ کے پاس۔	۳۵	۷	۱۶۴	کھنا شک دیو جی کا کھنا کھیند راوگر راہ کی۔	۲۱	۷
۲۲۹	کر دوہ کرنا راجا جھوک کا اپنے بیٹے پر۔	۳۶	۷	۱۶۵	کھیند راہ کا پریشور کی است کرنا۔	۲۲	۷
۲۳۰	کھنا راجا ترشنگ کی۔	۳۷	۷	۱۶۶	گندھرب بنانا گراہ کا۔	۲۳	۷
۲۳۱	کھنا راجا سگر کی	۳۸	۷	۱۶۷	کھنا شک دیو جی کا کھنا کھپ اوتار کی۔	۲۴	۷
۲۳۲	کھنا اے گنگا جی کی مرث لوک مین	۳۹	۷	۱۶۸	درشن دینا پریشور کا برہما دیو دیوتوں کو۔	۲۵	۷
۲۳۳	کھنا شری رام اوتار کی۔	۴۰	۷	۱۶۹	مٹھنا چیر سدر کا۔	۲۶	۷
۲۳۴	کھنا ہونچے سیتا جی کی بالیک جی کے استھان پر۔	۴۱	۷	۱۷۰	کھنا کام مین گنو اور امرت آدک کا سدر سے۔	۲۷	۷
۲۳۵	کھنا آکس کے بنش کی۔	۴۲	۷	۱۷۱	لینا امرت کا کلسہ موہنی روپ بھگوان کا دیوتوں سے	۲۸	۷
۲۳۶	شاپ دینا بشٹھ جی کا راجا نام کو۔	۴۳	۷	۱۷۲	لڑائی ہونا دیوتوں اور دیوتوں سے۔	۲۹	۷
۲۳۷	کھنا چند ریشی راجون کی۔	۴۴	۷	۱۷۳	سبج ہونا دیوتوں کی۔	۳۰	۷
۲۳۸	کھنا پروردہ اس کے سنتان کی۔	۴۵	۷	۱۷۴	برن کرنا شک دیو جی کا سندرتائی موہنی روپ بھگوان کی	۳۱	۷
۲۳۹	مارنا پرشورام جی کا اپنی ماما اور بھائیوں کو۔	۴۶	۷	۱۷۵	پرکھیت سے۔	۳۲	۷
۲۴۰	کھنا پروردہ اس کے بنش کی۔	۴۷	۷	۱۷۶	کھنا شک دیو جی کا کھنا آٹھ منوترون کی راجا	۳۳	۷
۲۴۱	کھنا شک کے بنش کی۔	۴۸	۷	۱۷۷	ترکھیت سے۔	۳۴	۷
۲۴۲	کھنا راجا جات کا ایک اتھاس مکری اور بکرے کا۔	۴۹	۷	۱۷۸	کھنا اندرا دک دیوتوں کی	۳۵	۷
۲۴۳	کھنا پروردہ اس کے بنش کی۔	۵۰	۷	۱۷۹	راجا بل کا راج اندر لوک کا جھین لینا شکرا گرو	۳۶	۷
۲۴۴	کھنا راجا جات کے بنش کی۔	۵۱	۷	۱۸۰	کی کر پائے۔	۳۷	۷
۲۴۵	کھنا دیو اس کے بنش کی۔	۵۲	۷	۱۸۱	سیوا کرنا اوت کا کھپ جی اپنے پت کی	۳۸	۷

صفحہ	اوصیائے	مکملہ	خلاصہ مضمون	صفحہ	اوصیائے	مکملہ	خلاصہ مضمون
۲۳	۹	۲۵۴	کھتا پھنڈیوں کی -	۳۰	۱۰	۲۵۴	کھونا گویوں کا شری کرشن جی کا -
۲۴	۱۰	۲۵۵	پیدا ہونا اور اگر سین آدک کا -	۳۱	۱۱	۲۵۵	بلاپ کرنا گویوں کا شری کرشن جی کے برہ من -
۱۰	۱۱	۲۵۶	لیلا اور کھتا شری کرشن اوتار کی -	۳۲	۱۲	۲۵۶	پرکٹ ہونا شری کرشن جی کا گویوں کے بیج میں -
۱	۱۲	۲۵۷	پوچھنا اور اجا پھیت کا کھتا شری کرشن اوتار کی -	۳۳	۱۳	۲۵۷	ہمارا اس کرنا شری کرشن جی کا گویوں کے ساتھ -
۲	۱۳	۲۵۸	شک دیو سے -	۳۴	۱۴	۲۵۸	اگر سانپ کا منہ جی کی آدھی ٹانگہ مل جانا -
۳	۱۴	۲۵۹	گرہہ ہنس کرنا شری کرشن جی کا دیو کی بی کے پیٹ میں -	۳۵	۱۵	۲۵۹	کھتا گویوں کے برہ کی -
۴	۱۵	۲۶۰	کھتا شری کرشن اوتار ہونے کی -	۳۶	۱۶	۲۶۰	ارنا شری کرشن جی کا بھاسرا چھس کو -
۵	۱۶	۲۶۱	چھوٹ جانا افس لوکی کا کنس کے ہاتھ سے -	۳۷	۱۷	۲۶۱	پوچھنا اور کرنا کرنا برہ من میں واسطے لیجانے شام اور -
۶	۱۷	۲۶۲	نندی کا شری کرشن کے خیم لینے کا آساہ کرنا -	۳۸	۱۸	۲۶۲	پرام کے -
۷	۱۸	۲۶۳	جانا پوتنا را چھی کا کوکل میں -	۳۹	۱۹	۲۶۳	جانا شام اور پرام کا کرور کے ساتھ متھ لین -
۸	۱۹	۲۶۴	بھیجا کنس کا ترنا دت آوک را چھسون کا شام سند -	۴۰	۲۰	۲۶۴	است کرنا اور کرنا شری کرشن جی کے چتر جی روپ -
۹	۲۰	۲۶۵	کے مارنے کے واسطے -	۴۱	۲۱	۲۶۵	کی جبال میں -
۱۰	۲۱	۲۶۶	نام رکھنا اگر آجایا کاشام اور پرام کا اور کھتا مال چتر -	۴۲	۲۲	۲۶۶	پوچھنا اور کرنا شام اور پرام سمیت متھ لین -
۱۱	۲۲	۲۶۷	شری کرشن جی کی -	۴۳	۲۳	۲۶۷	شام سندرا کا ہادیو کی کا دھتکھ توڑنا -
۱۲	۲۳	۲۶۸	بانہا جودا کا شام سندرا کو اکل سے -	۴۴	۲۴	۲۶۸	کلیا پیر پاتی کو شام اور پرام کا مارنا -
۱۳	۲۴	۲۶۹	اُدھار کرنا شام سندرا کا نل کو برادرین گرہ کو -	۴۵	۲۵	۲۶۹	مارنا شام اور پرام کا چانور اور درشتک ادک پھلان -
۱۴	۲۵	۲۷۰	نندی کا کوکل چھوڑ کر بند رابن میں بیسنا -	۴۶	۲۶	۲۷۰	اور راجہ کنس کو -
۱۵	۲۶	۲۷۱	شری کرشن جی کا اگھا سرکارنا -	۴۷	۲۷	۲۷۱	شام سندرا اگر سین کو گدی پر بیٹھا لانا -
۱۶	۲۷	۲۷۲	برہما کا گوال بال اور پھیر دین چرالیجنا -	۴۸	۲۸	۲۷۲	بھیجا شری کرشن کا اودھو کو گویوں کے گیان -
۱۷	۲۸	۲۷۳	است کرنا برہما جی کا شام سندرا کی -	۴۹	۲۹	۲۷۳	پوچھنا اور کرنا کرنا ہستنا پورین اور سا چارے آنا -
۱۸	۲۹	۲۷۴	پرام جی کا دھنک را چھس کو مارنا -	۵۰	۳۰	۲۷۴	پانڈون کا -
۱۹	۳۰	۲۷۵	کنا شری کرشن جی کا کالی ناگ کو جھنا مل سے -	۵۱	۳۱	۲۷۵	جدھ ہونا شام سندرا اور جراسندھ سے -
۲۰	۳۱	۲۷۶	کھتا کالی ناگ کے رنگ دیپ چھوڑنے کی -	۵۲	۳۲	۲۷۶	کھتا کال جن اور راجا چھندر کی -
۲۱	۳۲	۲۷۷	مارنا ہادیو کا پرلب را چھس کو -	۵۳	۳۳	۲۷۷	بھاگنا شام اور پرام کا جراسندھ کے سامنے سے -
۲۲	۳۳	۲۷۸	بیکل ہونا گراون کا مویج کے بن میں اگل گئے سے -	۵۴	۳۴	۲۷۸	اسکا منور تھ لور کرنا کے واسطے -
۲۳	۳۴	۲۷۹	است برہمن کی -	۵۵	۳۵	۲۷۹	شام سندرا کرشن کی کو ہر لانا -
۲۴	۳۵	۲۸۰	برہمن کرنا پریت گویوں کی -	۵۶	۳۶	۲۸۰	جدھ کرنا جراسندھ اور کرنا اگر آوک کا شام -
۲۵	۳۶	۲۸۱	لیلا جیرہن کی -	۵۷	۳۷	۲۸۱	اور پرام سے -
۲۶	۳۷	۲۸۲	بھوجن مانگنا گویوں کا متھ کے چوبوں سے -	۵۸	۳۸	۲۸۲	کھتا پرہمن کے خیم کی -
۲۷	۳۸	۲۸۳	شام سندرا کا گویوں پر دھن پھاڑ کی پوچھ کرنا -	۵۹	۳۹	۲۸۳	بواہ کرنا شری کرشن جی کا جاموئی اور ست بھاگ سے -
۲۸	۳۹	۲۸۴	شری کرشن جی کا گویوں پر دھن پھاڑ کی پوچھ کرنا -	۶۰	۴۰	۲۸۴	مارا جانا شری کرشن اور ست دھونا انکا -
۲۹	۴۰	۲۸۵	است کرنا برہما جی کا شام سندرا کی -	۶۱	۴۱	۲۸۵	بواہ کرنا شام سندرا کا کاندی اور ست ستیا -
۳۰	۴۱	۲۸۶	آنا شری کرشن جی کی شرن میں -				
۳۱	۴۲	۲۸۷	جانا شری کرشن جی کا برن لوک میں -				
۳۲	۴۳	۲۸۸	مرلی بجا شری کرشن جی کا -				

صفحہ	اوصیائے	مکملہ	خلاصہ مضمون	صفحہ	اوصیائے	مکملہ	خلاصہ مضمون
۴۲۰	۱۰	۵۱۶	اور پھیرا اور پھنڈا اوک سے -	۴۲۰	۱۰	۵۱۶	لات مارنا بھرگ کھیشور کا پچھی پت کی چھانی پر -
۴۲۱	۱۱	۵۱۷	ارنا شام سندرا کا بھاسرا کرنا اور بواہ کرنا اپنا سولہ ہزار -	۴۲۱	۱۱	۵۱۷	کھتا ترہون پت کے ستھان کی -
۴۲۲	۱۲	۵۱۸	ایک سورج کھتا ہے -	۴۲۲	۱۲	۵۱۸	گیان کھتا نانا ورن کا بسدیو جی کو -
۴۲۳	۱۳	۵۱۹	ہنسی کرنا شام سندرا کا کئی جی سے -	۴۲۳	۱۳	۵۱۹	آنا ورسا اور کھیشور دن کا دور کارا میں -
۴۲۴	۱۴	۵۲۰	کھتا شری کرشن جی کے نبش کی -	۴۲۴	۱۴	۵۲۰	گیان کھتا نانا ورن کا بسدیو جی کو -
۴۲۵	۱۵	۵۲۱	کھتا اندھ اور ادھاکا -	۴۲۵	۱۵	۵۲۱	گیان اپدیش کرنا تین جو کھیشور دن کا راجا -
۴۲۶	۱۶	۵۲۲	لڑائی بانا شام سندرا کی -	۴۲۶	۱۶	۵۲۲	جنگ کو -
۴۲۷	۱۷	۵۲۳	کھتا راجا نرگ کی -	۴۲۷	۱۷	۵۲۳	کھتا اوتار دن کی -
۴۲۸	۱۸	۵۲۴	جانا بکر ام جی کا برہمن میں -	۴۲۸	۱۸	۵۲۴	گیان کرنا آٹھویں اور نویں جو کھیشور کا -
۴۲۹	۱۹	۵۲۵	ارنا شری کرشن جی کا پندرہ ایک بھٹے باندیو کو -	۴۲۹	۱۹	۵۲۵	آنا بھادک دیوتوں کا شری کرشن جی کے پاس -
۴۳۰	۲۰	۵۲۶	مارنا بلرام جی کا دودھ بندر کو -	۴۳۰	۲۰	۵۲۶	گیان کرنا شام سندرا کا اودھو سے -
۴۳۱	۲۱	۵۲۷	بواہ ہونا سانپ کا پھنڈا سے -	۴۳۱	۲۱	۵۲۷	گیان کرنا اوتار سے کا راجا جڈ سے -
۴۳۲	۲۲	۵۲۸	سندھ کرنا نانا ورن کا شری کرشن جی کے سب -	۴۳۲	۲۲	۵۲۸	گیان کرنا شام سندرا کا اودھو کو -
۴۳۳	۲۳	۵۲۹	محلون میں رہنے کا -	۴۳۳	۲۳	۵۲۹	ست سنگ کا ماہ نام کرنا بیکھٹھ ناٹھ کا اودھو -
۴۳۴	۲۴	۵۳۰	کھتا مری منہری کو کسوت کون کام کرتے تھے -	۴۳۴	۲۴	۵۳۰	گیان کرنا شام سندرا کا اودھو کو -
۴۳۵	۲۵	۵۳۱	جانا شری کرشن جی کا پانڈون کے مکان پر -	۴۳۵	۲۵	۵۳۱	پوچھنا اور دھوکا حال پیدا اور شاستر کا شری کرشن -
۴۳۶	۲۶	۵۳۲	جانا شری کرشن جی کا واسطے مارنے جراسندھ کے -	۴۳۶	۲۶	۵۳۲	جی سے -
۴۳۷	۲۷	۵۳۳	چھڑا شری کرشن جی کا میں ہزار آٹھ سو راجون کو -	۴۳۷	۲۷	۵۳۳	کھتا شری کرشن جی کا کھال ہاٹ سترہ کا -
۴۳۸	۲۸	۵۳۴	آنا سب راجون کا جڈ شری کرشن جی کے -	۴۳۸	۲۸	۵۳۴	کھتا شری کرشن جی کا کچھ گیان بھگوت گیت کا -
۴۳۹	۲۹	۵۳۵	راجا جڈ شری کرشن کے استھان کی شو بھا کا برن -	۴۳۹	۲۹	۵۳۵	کھتا شری کرشن جی کا کچھ گیان بھگوت گیت کا -
۴۴۰	۳۰	۵۳۶	جدھ کرنا راجا جڈ کو کا دور کارا میں -	۴۴۰	۳۰	۵۳۶	کھتا شری کرشن جی کا کچھ گیان بھگوت گیت کا -
۴۴۱	۳۱	۵۳۷	آنا شری کرشن جی کا دور کارا میں اور مارنا راجا -	۴۴۱	۳۱	۵۳۷	کھتا شری کرشن جی کا کچھ گیان بھگوت گیت کا -
۴۴۲	۳۲	۵۳۸	شالو کو -	۴۴۲	۳۲	۵۳۸	کھتا شری کرشن جی کا کچھ گیان بھگوت گیت کا -
۴۴۳	۳۳	۵۳۹	آنا راجا دنت بکر اور بدرتھ دونوں بھائیوں کا -	۴۴۳	۳۳	۵۳۹	کھتا شری کرشن جی کا کچھ گیان بھگوت گیت کا -
۴۴۴	۳۴	۵۴۰	قیام سندھ سے رہنے کے واسطے -	۴۴۴	۳۴	۵۴۰	کھتا شری کرشن جی کا کچھ گیان بھگوت گیت کا -
۴۴۵	۳۵	۵۴۱	مارنا بلرام جی کا بیکل نام دیت بندر روپ کو -	۴۴۵	۳۵	۵۴۱	کھتا شری کرشن جی کا کچھ گیان بھگوت گیت کا -
۴۴۶	۳۶	۵۴۲	کھتا شدا براہمن کی -	۴۴۶	۳۶	۵۴۲	کھتا شری کرشن جی کا کچھ گیان بھگوت گیت کا -
۴۴۷	۳۷	۵۴۳	بدا ہونا سندھ مارا براہمن کا شری کرشن جی سے -	۴۴۷	۳۷	۵۴۳	کھتا شری کرشن جی کا کچھ گیان بھگوت گیت کا -
۴۴۸	۳۸	۵۴۴	جانا شام سندرا کا سورج گرہن انسان کرنے کے -	۴۴۸	۳۸	۵۴۴	کھتا شری کرشن جی کا کچھ گیان بھگوت گیت کا -
۴۴۹	۳۹	۵۴۵	واسطے کر پھینچ میں -	۴۴۹	۳۹	۵۴۵	کھتا شری کرشن جی کا کچھ گیان بھگوت گیت کا -
۴۵۰	۴۰	۵۴۶	بات چیت کرنا درویدی اور کئی اوک کا آپس میں -	۴۵۰	۴۰	۵۴۶	کھتا شری کرشن جی کا کچھ گیان بھگوت گیت کا -
۴۵۱	۴۱	۵۴۷	جلیکھ کرنا بسدیو جی کا -	۴۵۱	۴۱	۵۴۷	کھتا شری کرشن جی کا کچھ گیان بھگوت گیت کا -
۴۵۲	۴۲	۵۴۸	است کرنا بسدیو جی کا شام سندرا جی سے -	۴۵۲	۴۲	۵۴۸	کھتا شری کرشن جی کا کچھ گیان بھگوت گیت کا -
۴۵۳	۴۳	۵۴۹	اٹھا لیجانا رجن کا بھدر آکو زبردستی -	۴۵۳	۴۳	۵۴۹	کھتا شری کرشن جی کا کچھ گیان بھگوت گیت کا -
۴۵۴	۴۴	۵۵۰	است ترہون پت کی -	۴۵۴	۴۴	۵۵۰	کھتا شری کرشن جی کا کچھ گیان بھگوت گیت کا -
۴۵۵	۴۵	۵۵۱	کھتا بھاسرا شری کرشن کی -	۴۵۵	۴۵	۵۵۱	کھتا شری کرشن جی کا کچھ گیان بھگوت گیت کا -

گزارش

از خاکسار نشی نشین ناراین سیمارگو
مالک مطیع او و موافق او را لکھنو

میرزا ناصر علی گریزانی

مشری کنیش آنیمہ

نشری گنیش آنیم

٦٩٩

<p>جاس چرت سب سکھ کرن ہرن تاپ پتر مشول بدھ ہر ہر جہم دھیادھین جس گاوت مشرت چار شری گرنیت شار دا جو پر پنگرہ پان بھاگ چھوٹ ا بھلا کھ بڑ پر چھ کے چرت اپار</p>	<p>سو پر چھ دین دیال ہت سدا رہو انگول بگھن نوارن یکھئے اپنی ادر نہ سار بار بار نہودن تھے مانگون یہ بردان اردو پنج لکھنا چھون سب بدھ لیو ا بار</p>
---	--

१ त्रय
२ अत्रनुकूल
३ यश
४ पंकरुह

پہنڈ گیسٹا

شری کرشن کیرت بیاس گاؤ سنت مین رنجی
 سور آک سنت جن بھا کھا پر بندھ بچار کے
 سوتا اگر پریم سا گرا دسکھ سا اگر کھیو
 شیل اگر گیسان سا گرات سجان جو جائیئے
 ششی نول کشورجی مالک اودھ اخبار کے
 رکھبر دیال بلوک تہہ مچ بھل رنج بانی کرن
 سیل من پر مچہ آبنہ جونی بھول چوک بھاریے
 گیان آچھر تھوڑ جہہ کو سو دھڑکھ سکھ پائے سب

دیوبانی مدھ پاؤن تاپ ترے جھو بھجنی
 جگت بہت ویر طھ سیٹ بانڈھو آس یہاں دھار کے
 تاہ تے آت سرل جگ بہت تہہ ہر جش بھو
 گن اُجاگر روپ ناگر تہہ سمان نہ آئیئے
 جگ بہت آور دھرم دھرم آدھار مین نہ دھار کے
 لکھیو آروہی اُتھار اکھ آرشری ہر چرن
 پتھہ اک دوی کارج ہوئی سوئی آسج دھارے
 شری شام شیان گاک شری مچھنت دھام سو جاہی

五

۹۹

اک ہزار نوے اڑھک اکیس سال
ستتر کھنڈ پچیسین اتھار چور سال

منگلا چرن

ترجمہ شری مدجھاگوت کا بیچ بولی اردو کے

پہلے شری گنیش جی کے چرنوں کو یاد اور دھیان کرتا ہوں جنکے دھیان کرنے سے سب کا منا آدمی کی پوری ہوتی ہیں پھر ان کا
جوت پر برہم پریشور کو دندوت کرتا ہوں جنکی مایا سے سب جڑ اور جہنم کی آہٹ اور پائن اور ناش تینوں لوک میں ہوتا ہوا دسب
جیوؤں میں برہما جی سے لیکر جیوٹی تک انھیں کے تیج کا پرکاش رہتا ہر سب سے پہلے وہی تھے اور مہا پرے ہونے پر بھی وہی
انباشی پریش اتھر میں گے اور شری کرشن مہاراج کی سانولی صورت موہنی مورت پر بچھا دہو کر انکے چرنوں پر سر دھرتا ہوں جنھوں نے
اپنی اچھا سے واسطے بھارتا نے پر پھوی اور مارنے کنس اور جڑا سندھ اڈل دھری راجا اور راجستون کے جوہر بھکتوں کو دکھ دیتے تھے
اور درشن دے کر واسطے کرتا رہ کر نے انیک اپنے بھکت اور سیوک کے بسدیو اور دیو کی کے یہاں شری تمہا پوری میں سکنا وارا لیکر انیک لیل
جگت میں اس اچھا سے کین کہ اس لیل کی کتھا اور بارتا سنساری لوگ آپس میں کہہ سنکر بھوسا گریا راتر جائیں اور بن بھگوان کے چرنوں کو دندوت
کرتا ہوں جو سب جیوؤں کی آہٹ اور پائن کرتے ہیں اور شری مہا دیو جی کے پاؤں پر دستک دھرتا ہوں جو عمر جیتنے کے پیرانت سب
جیوؤں کا ناش کرتے ہیں اور بابا جواہر لال سار سوت براہمن رہنے والے کاشی پوری اپنے گرو کے چرن کل کو سا شائنگ دندوت کرتا
ہوں جنکی کرپا سے شری رادھا کرشن جی کے چرنار بند میں اسکو پریم آہٹ ہوا اور شری شار وادی اور شری شیش ناگ اور ناراد جی کے
چرنوں پر سر رکھتا ہوں جو آٹھوں پرائس مری منوہر کا گنا بجا دگاتے ہیں اور بسدیو اور دیو کی اور نند جشودا جی کے چرنوں کی دھو
اپنے متک پر بٹھاتا ہوں جنکے تپ کرنے سے شری پر برہم ناراین نے مرت لوک میں نرتن دھارن کر کے بھکتوں کو درشن دیا اور
شری بیدریاس جی اور شری شکدیو جی کے شرن ہوتا ہوں جنھوں نے اس امرت روپی کتھا شری مد بھاگوت کو جگت میں پرکٹ کیا اور
اندراک دیوتا اور سنکا دک رکھیشور اور شری بلرام اور شری رادھکا جی اور رومی جی کے چرنوں پر کر کے برج گوگل اور متھاروش
بچھا اور ہوتا ہوں جس دیش میں شری پر برہم ناراین جی نے اوتار لیکر بال چتر اور اریس لیلاکر کے اپنے بھکتوں کو سکھ دیا اور جتنے
گوال بال اور گوپیان اور برہما جی اور گورو اور کچھرے اور کیٹ پینگ اور بیرن اوک پنچ اور پچ اور بھجہ جیو متھار اور گوکل کے میں سب
دندوت کرتا ہوں اور شری جمناجی کے چرن کو جس میں مری منوہر جل بہار کرتے تھے اور گورو دھن پہاڑ جسکو مند لال جی نے اپنے
انگی پر اٹھایا تھا اور اس میں کو جمان مری منوہر گورو چاتے تھے اور جمنکنارے کی ریٹ کو جمان بانکے بہاری جی نے جس لیل کی
اور اس کم کے برچھ کو جیسر شام سندرجڑھ کے بیٹھے تھے اور سب سنت اور بھکتوں کے چرنوں پر اپنا سر رکھ کر شری کرشن
داسان داس لال بیٹا کنج لال کھتری پنجابی رہنے والا کاشی پوری محلہ برہم نال نائب کو توال تھانہ کال بھیرن یہ اچھا رکھ
کہ ترجمہ شری مد بھاگوت بارھون اسکندھ کا جو پہلے کے مہاتما اور ہر بھکتوں نے بھا کھا دیا اور چوپائی میں بنایا ہر پنج بولی اورو کے کھو
سب استری پریش لکے بوڑھے اور چھوٹے بڑے گیانی اور اگیانی اسکے آرتھ کو بھج کر پریشور کے چرنوں میں پریت لگا دیں دیا اور چوپائی کو
برج کی ہر سب لوگ آرتھ کے بغیر سمجھ نہیں سکتے جو اسکو سمجھ کر پریشور کے چرنوں میں پریم لگا دیں اور یہ داس مہا گیانی سنساری منوہ
پھنسا ہوا اتنی بدھ کمان رکھتا ہی جو اس پر برہم پریشور کا پتر جسکے برن کرنے میں شیش ناگ اور شار وادی بھکت ہیں اور انکے

१३८५

२. जरा संध

३गुरासनवादि

४५ नवर

५॥ जलचर

६. नमो चर

७ ईल

ہوئے نہیں سکتے بارھون اسکند کا ترجمہ کر سکون اسلئے آپ سب دیوتا اور رکھیشور اور مہاتماؤں کے چرون پر جگنا نام اور لکھا ہر سہا پنا دھر کر
 بڑی ادھینتائی سے یہ بردان مانگتا ہوں کہ آپ دیا کر کے یہ آشیر باد دیتیے کہ جس میں یہ پوختی شری مدجھاگوت پچ بولی اردو کے جس طرح
 اس داس کی اچھا ہو پھورن ہو جائے یہ پڑان سب بیدون کا سار واسطے پارا تارنے سب جوڈوں کے سنار دہی ٹھڈ سے شری شکدیو جی
 نے اس مرت لوک میں جہاز بنایا ہو بغیر پڑے اور سنے اسکے جنم لینا اور جینا آدمی کا کہ یہ جیتن چولاہی سنار میں اکارتھ بھنا چاہیے کلجاک باسیون
 کو سناری مایا موہ استری پتر درتیا اور سکھ میں پھنسے رہنے سے کسی کو جیسا چاہیے ویسا ساوکاش نہیں رہتا جو من اپنا پچ بھن اور اشترن
 پریشور کے نگا دین اور کلجاک میں عمر آدمی کی بہت کم ہو کر مرنے کا ٹھکانا نہیں رہتا تیسری دن رات کمانے کھانے کی چنتا میں رہ کر اپنے
 مرنے اور پر لوک کا ڈر نہیں رکھتا اسلئے تنکھ تن پاکر پہلے وہ کام کرنا چاہیے جس میں شری کرشن جی مہاراج تر بھون پت بھون نے آدمی کو اپنی
 مہما سے پیدا کیا ہے پرن ہودین اور اپنا پر لوک بنے تنکھ تن پانے کا یہی پھل ہے کہ آٹھون پھر میں کسی وقت پریشور کو اپنے من سے نہ
 بھلاوے آدمی کا چولا کلجاک میں بہت اپرا دھ اور پاپون سے بھرا ہو کر سواے بڑائی کے کوئی بھلائی اُس سے جلدی نہیں ہوتی اسواسطے
 پر برہم نارائن نے بید بیاس جی کا اقرار لیکر پوختی شری مدجھاگوت کو سب بیدون کا سار ندان کیا اور شری شکدیو جی مہاراج نے
 یہ امرت روپی کھنا سناری جوڈوں کے پاپ چھوٹنے کے لیے اور بھوسا گر پارا ترنے کے واسطے جگت میں پرگٹ کی ہر جس طرح امرت پنے
 سے جیوا مہر کر نہیں مرنے اسی طرح جو کوئی اس کھنا کو بریت کے ساتھ منے وہ آداگون سے چھوٹ کر نکلت پدوی پر ہو پختا ہو اسلئے داس
 کھن لال نے ترجمہ اس پوختی کا واسطے سمجھے سب چھوٹے بڑوں کے پچ بولی اردو کے سمیت ۱۹۰۳ کا شری پیری میں لکھ کر سکھ ساگر نام رکھا
 اور کہیں کہیں دو ہا چوبانی سورٹھ اور کبت برج بھاکھ کے جو بہت بھلے معلوم ہوتے ہیں جہاں جیسا اچت دیکھا وہاں دیکھا اور کچھ کھنا
 برج بلاس کی جس میں رس بہا بہت ہی سواے کھنا شری مدجھاگوت کے اس پوختی میں لکھی گئی اب تھوڑا سا چار اپنا جس طرح جھکو
 شری ناراین جی کے چرن کل میں پریم پتین ہوا برن کر تا ہوں میں نے شری کاشی پیری میں جنم لے کر جانی بدیا پڑھی اور بیتل برس کی
 عمر میں نشی برندان سر رشتہ دار عدالت فوجداری مرزا پور کے ایکار سے جو میرے باپ کے ماما تھے اسی ضلع میں بعدہ مہری بھانہ
 نوکر ہوا اور تیسری برس کی عمر میں دارودھ ہو کر ادھر بھانہ کو پی گنج پر گئے بعد وہی زمینداری شری مہاراج ادھراج ایشری پر شاد
 نرائن سنگھ بہادر کاشی نریش کے جو جو دھون گن ندھان میں بدل آیا بتیس برس کی عمر تک کام کر دھو دھو مہ سناری جال میں ایسا
 پھنسا رہا کہ گورکھ بھی نہیں ہوا کو پی گنج کاشی اور پریاگ کے پچ راستہ پر ہی اسلئے بہت سے سادھو اور مہاتما جن تیرتھ جاتا کرتے تھے
 اسلئے اسی راستہ سے آیا جایا کرتے ہیں سو مجھے ان سنتوں اور مہاتماؤں کے چرون کا درشن پانے سے اور ست سنگ سے یہ بھلا کھا ہوئی
 کہ گرنگھ ہو جیسے جس سے آنت کال مہرے تب میں ایسا سوچ کر کاشی جی میں جلا آیا اور شری بابا جواہر لال جی سارستو براہمن چیتپون
 گن ندھان ساچھات ایشور اتار کا سکھ ہوا سو ان گردنارائن نے جھکو بارہ اچھر کا منتر ایدیش دیا جب اُس منتر کے چنے اور گرد کے آشرباد سے
 میرا ہر دے مہر ہو کر ہر چرون میں پریم پتین ہوا تب میں نے پوختی شری مدجھاگوت کا جو فیضی نے فارسی میں ترجمہ کیا تھا پڑھنا آرمجھ کیا
 جب اُسکے پڑھنے سے میرا پریم بڑھتا بھکو یہ اچھا ہوئی کہ اسکو اردو بھاکھا میں جسکو سب کوئی سمجھ سکین لکھوں سو میں نے پوختی شری مدجھاگوت
 کو مہاراج پر پھیند کر جاری رہنے والے کو پی گنج اور پٹت گو بند رام اور مدن موہن جی ادھکا کاسی باسی سے جو چھ شاستر اور اٹھارہ پڑان
 کے جاننے والے ہیں ملان کر کے اردو میں ترجمہ کیا سو شام سندرا اور بشونا تھ جی اور سب دیوتا کاسی باسی کی کرپا اور دیاسے ترجمہ پھورن ہوا اور

۲۴ شری جھاگوت

اس داس کو اس ترجمہ کے لکھنے اور پڑھنے کا بھتیاس رکھنے سے جو سکھ ملا اسکا حال کیا کہوں اندر لوک کا بھی سکھ ست سنگ کے سامنے
 کچھ مال نہیں ہر جادوی اس امرت روپی کھنا کو نت پڑھے اور شا کرے تب اُسکو معلوم ہوگا کہ اس میں کیا گن اور لا بھر ہی جیتک دی اس کھنا
 کو نہیں پڑھتا اور ستا تب تک سا سکھ نہیں پاتا دو ہا ایک گھڑی آدھی گھڑی آدھی گھڑی کی آدھ تلسی سنگت سادھ کی ہرے کوٹ ایرا دھ
 اور یہ داس کچھ سندسکرت اور شاستر نہیں پڑھا ہر کد اچت اس ترجمہ میں کوئی بات بھول گئی ہو تو آپ لوگ دیا کر کے اپرا دھ میرا چھا کر بھل
 جو کہ میں مہاتما لوگ سدا ایسی چھوٹوں پر دیا کرتے آتے ہیں کبت شری جھاگوت کھوڑ پڑی کچھ بوجھ پڑے نہیں ارٹھ کی ریتی بوجھے بنا
 نہیں پریم جگے بن پریم جگے آج نہیں پریتی پریت بنا نہیں کام سرے بن کام سرے نہ سرے جگ نیتی یا ہی سے بوجھے ہیبت کہوں اردو
 میں خلاصہ گو بند کی گیتی دو ہا بیاس دیو شکدیو کو بننے کروں کو چور ہٹھ بس اردو کرت ہوں چھوٹو ڈھٹھالی مورا اپنے چت کے چین کو اردو
 بین بنائے بھوسا گر ترن چوں گو بند کے گن گائے۔

ترجمہ چھ ادھیائے جسکو گو کرن مایا تم کہتے ہیں۔

پہلا ادھیائے

کھنا بھکت اور گیان اور برہاگ کی

سونک آدک اٹھاسی ہزار رکھیشور دن نے پچ استھان نیم شانیہ کے سوت پورناک سنگھ بید بیاس جی سے کہا کہ تم کوئی کھنا اور لیا
 پریشور کی ایسی برن کرو جس میں بھکت اور گیان اور برہاگ ادھک ہو اس گھوڑکھاگ میں گیان سناری آدمیوں کا راجس کے سمان ہو گیا ہو
 اسلئے کوئی سکھ سے نہ رہ کر سب کسی کو ایسا کر دھو اور مہوہ اور بھوہا تین ہوا یہ کہ آٹھون پھر میں بیاکل رہتے ہیں کوئی ایسا پھر تر
 بھگوان کا برن کیجئے کہ کلجاک باسیون کو بھکت اور پریت پیدا ہو کر سکھ بلے یہ بات سنکر سوت جی بڑے کہ تم لوگوں نے بہت اچھی بات کلجاک
 باسیون کے اُدھار کرنے کے واسطے پوچی جو کال روپی سانپ کے منہ میں پڑے ہیں سو وہ کھنا شری مدجھاگوت ہی جو شکدیو جی مہاراج نے
 راجا پر بھکت سے کہی تھی جس سے راجا کو شرنگی رکھ کے شاپ دینے کے آپرات رکھیشور دن اور رکھیشور دن کی بھامین شکدیو جی نے شری
 نگا جی کے کنارے اگر کھنا شری مدجھاگوت سنانا آرمجھ کیا اُس سے دیوتاؤں نے امرت کا کسہ وہاں لا کر شکدیو جی سے کہا کہ مہاراج
 یہ امرت کا کھنا آپ بلجئے اور ہم لوگوں کو امرت روپی کھنا پلائے یہ بات سنکر شکدیو جی بڑے کہ تمہارا امرت ہمارے کام کا نہیں ہے اس امرت
 کے پینے سے عمر آدمی کی دیوتا کے برابر ہوتی ہی رہھا جی کے ایک دن میں چوہ اندر بدل جائے ہیں تمہارے امرت سے اُم تمہارو پی
 امرت بھگوان کا چتر ہی جس کی سپتاہ سننے اور پڑھنے سے جیوا مہر ہو کر کبھی نہیں مرنے اور نکلت پدوی پر ہو پختا آداگون سے چھوٹ
 جاتا ہے اس لیے راجا پر بھکت تمہارے امرت پینے کی اچھا نہ رکھ کر بھاکوت روپی امرت پیا چاہتا ہوا تہی کھنا ساکر سوت جی نے
 کہا کہ ناروڈن کو شک آدک نے سپتاہ پارائن شری مدجھاگوت کا ساکر اس کھنا سننے کی بد بھگتی بتلائی یہی سنکر سونک آدک رکھیشور دن
 نے سوت جی سے پوچھا کہ ناروڈن تو دو گھڑی سے زیادہ کہیں نہیں ٹھرتے تھے وہ سات دن ایک جگہ کیسے رہے جو انھوں نے
 سپتاہ پارائن سنا اور سنا دیک کا درشن بھی کسی کو جلدی نہیں ملتا وہ ناروڈن کو کیسے ملے اور یہ سپتاہ جگتہ کمان پر ہوا اسکا حال
 بتلائے یہ پچ سنکر سوت جی بڑے کہ ایک نئے سنگ سندن سنان سننٹ مگر چاروں بھائی گھومتے ہوئے بدر کا شدر میں
 آئے انھوں نے نارو جی کو پہلے سے کہا اداں بیٹھے دیکھ کر پوچھا کہ اے ناروڈن آج تم تلین سو روپ چنتا میں کس واسطے بیٹھے ہو

اور کون بات کا سورج نکلے تو نہ دیکھ سکتا ہوں کہ کما کہ ہم کو جس بات کی چٹا ہو سوئیے ہمیں سب تیرے کا شی اور
 گوداوری اور گیا آدک میں جا کر دیکھا کہ ان تیرے خون پر کلجک نے سب جیوؤں کو سنساری مایا میں ایسا چنسا رکھا ہو کہ ست اور تپ اور آجارا
 دیا اور دان کلجک میں سب جانار ہا کیوں اپنے پیٹ پانے کی چٹا میں سب آدمی بکل رہ کر چھوٹے بولتے ہیں اور اچھاگی اور پاکھندی ہو کر
 مانا اور پتا کی سیوا نہیں کرتے استری اور سسر اور سالی کی اگتیا میں رہ کر ورثہ کے لالچ سے اپنی بی بی بیچ کل میں بیچتے ہیں جہاں کیوہاں
 ملے اور شور و کر کی جڑ سے دیکھ پڑتی ہی براہمن اور چھتری اپنے کرم اور دھرم سے بہت دیکھ پڑتے ہیں کسی کو اپنے دھرم پر اس قدر
 نہ دیکھ کر جب میں چاروں طرف سے پھرتا ہوا شری تھرا پڑی میں جہنا کنارے پر پہونچتا ہوں وہاں پر یہ آشچر ج کی بات
 مجھ کو دیکھ پڑی کہ ایک استری جوان بیٹی روتی ہو اور دوا دی بوڑھے اُسکے پاس اچیت پڑے ہیں اور وہ استری چاروں
 طرف اس اچھا سے دیکھتی تھی کہ کوئی آدمی میری سہا تیا کرنے والا اگر نہ پاتا ہو جیسے اُس نے مجھ کو وہاں پر دیکھا ویسے کھڑی
 ہو کر بولی کہ معاملہ آپ ایک ساعت ٹھہر کر میرا دکھ سن لیجئے میرے بڑے بھاگ تھے جو آپ نے مجھے درشن دیا جب میں
 نے اُس استری سے پوچھا کہ تو کون ہو اور یہ دونوں پیش جو اچیت پڑے ہیں انکا حال بتا تب اُس نے کہا کہ میں بھکت ہوں
 اور یہ دونوں میرے بیٹے گیان اور ہیراگ ہیں اور ان پانچ سات استریوں کو جو بیان بیٹی دیکھتے ہو سب گنگا اور جہنا اور سسوتی
 آندریان استریوں کا روپ دھار کر میری مثل کرنے کے واسطے آئی ہیں میں نے درپوش میں غم لیا اور کرناٹک دیش میں سیانی ہو کر
 تھوڑے دن دکھ میں رہی اور گجرات میں جا کر بوڑھی ہوئی تھی اب شری بندرا بن میں آنے سے جوان ہو گئی ہوں بد میرے
 دونوں بیٹے کلجک ہاسیوں کے گھوڑا پ کرنے سے ایسے بوڑھے اور اچیت ہو کر پڑے ہیں کہ سامنے بولنے کی بھی نہیں رکھتے انکے
 دکھ سے میں بہت اُداس رہتی ہوں یہ بڑے شرم کی بات ہو کہ میرے بیٹے بوڑھے ہوں اور میں جوان رہوں یہ حال دیکھ کر دنیا
 کے لوگ میری ہنسی کرتے ہیں کہ انکارن بتلائے جب استری روپ بھکت نے مجھے یہ حال پوچھا تب میں نے اپنی بڑھ سے بچار کر
 کہا کہ اب کلجک کے آنے سے تیری اور گیان اور ہیراگ کی کچھ مر جاوا نہیں رہی کیوں بندرا بن میں آنے سے تو جوان ہو گئی ہو کر تیرے
 بیٹوں کو کلجک میں کوئی نہیں جانتا اس واسطے وہ جیوؤں کے یوں بوڑھے اور زبل بنے ہیں یہ بات سن کر اُس نے کہا کہ جو کلجک ایسا دشت
 ہے تو را جا پر بھیت نے کس واسطے دیا کہ انکی چھوڑا دی جبر دیا کرنے سے سب لوگوں کا کرم اور دھرم جاتا رہا اُسے کیوں
 نہیں مار ڈالا تب میں نے اُسکو جواب دیا کہ پر بھیت نے کلجک میں بڑا گن دیکھ کر اُس کو نہیں مارا کہ دوسرے جگہوں میں ہزاروں برس
 تک جاگتے اور تپ اور دان اور دھرم کرنے سے بھی پریشور کا درشن جلدی نہیں ملتا تھا سو کلجک میں کیوں بھجن اور کیرن کرنے سے
 ناراٹن جی ترنت پرشن ہو کر درشن اپنا دیتے ہیں پر کلجک ہاسیوں سے سچ بات بھی نہیں بن پڑتی اسلئے کلجک نے سب
 آدمیوں کا دھرم اور کرم کھو دیا تیرے برابر ہم لوگ وان لیکر اُسکا پریشیت نہیں کرتے اور سب کوئی کام کر دھوہ اور ہنکا
 میں بھرتے رہتے ہیں کلجک کا یہی دھرم ہے اس میں پریشور کا بھجن اور اسمن اتم سمجھنا چاہیے یہ بات سن کر بھکت نے کہا کہ تم
 دھن ہو بڑے بھاگ سے تمھارا درشن مجھ کو ملا آپ سب کسی کے دکھ چھڑانے کے جوگ ہیں کوئی تدبیر کر کے گیان اور ہیراگ
 کو جوان کر دیجئے جس میں میرا دکھ چھوٹ جائے میں تمکو بار بار دندوت کرتی ہوں۔

۲۰

ادھیائے دوسرا

بوہ کرنا نار دجی کا بھکت کو اور واسطے چھڑانے دکھ بھکت کے ڈھونڈنا کسی سادھو کو

نار دجی نے استری روپ بھکت سے کہا کہ اب تو اپنی چٹا چھوڑ کر شری کرشن جی کے چرنوں میں دھیان لگا۔ انکا سمن و درھیان
 کرنے سے سب دکھ تیرا چھوٹ جائیگا جس سے ماجا در جو دھن کی بھامیں دھاسن نے درویدی کا چھوٹ کر ننگی کرنا چاہتا تھا اُس کے درویدی کے
 دھیان کرنے سے نارائن جی نے چیر پڑھا کر اُسکی بھارتی اور جب گجندر کا پیر کر کے پکڑا اور اُسکا پران بچانے والا کوئی نہ رہا تب ہاتھی کے سمن کرتے
 ہی بشن بھگوان نے جو بچکر گجندر کا پران گراہ سے بچایا ہی بھکت تو بیکٹھتا تھا کہ پران سے بھی اوجھک پیاری ہو وہ تیرے واسطے بیچ دیتا
 میں بھی جہاں تیرا پاس رہتا ہوں وہاں اگر اُسکا اوتھار کر دیتے ہیں سنت جگ تریتا اور دوا پر میں سچن لوگ بہت ساتپ اور وان اور جاگتے
 دھرم کرنے سے نکت پاتے تھے اور کلجک میں تیری کرپا سے سب جیوؤں کا اوتھار ہو جاتا ہو گیان اور ہیراگ کو کوئی نہیں پوچھتا اسلئے تیرا
 دکھ چھڑانے کے واسطے بہت اچھا آپا ہے کہ کے دنیا میں تیری مہا پرکٹ کر دیتا ہوں جن کے ہر دے میں تیرا پاس رہیگا وہ لوگ پانی ہونے پر
 بھی جرج کا کچھ ڈر نہ رکھتا تیری دیا سے بیکٹھ دھام کو چلے جائیں گے پریشور کا درشن جائیے تب جرت دان کرنے سے جلدی نہیں ہوتا وہ بھکت
 کرنے سے سچ میں ملتا ہو جنھوں نے ہزاروں برس نارائن جی کا تپ کیا تھا انھوں نے بھکت پائی ہو پریشور بہت پرشن ہونے سے اپنی
 دیتے ہیں اسلئے بیکٹھتا تھا کہ سب باتوں پر بھکت کو شری شری رکھا ہو یہ بات سن کر بھکت نے کہا کہ نار دجی تم دھن ہو جس طرح چھوٹا دھرم
 دیا ہو اسی طرح میرے بیٹوں کو بھی جو اچیت پڑے ہیں جگاؤ جب میرے اٹھانے اور پکارنے سے گیان اور ہیراگ نے آنکھ بھی نہیں کھولی تب
 میں نے بید کا بچن ور گیتا کا پاٹھ کرنا آ رہا تھا اُس کے سننے سے انھوں نے اپنی آنکھ کھول کر اٹھنے کے واسطے چاہا لیکن نہ ملتا سے پھر اچیت
 ہو گئے جب یہ حال دیکھ کر میں بہت چٹا کرنے لگا کہ گیان اور ہیراگ کس واسطے نہیں اٹھتے تب یہ آکاش بانی ہوئی کہ انا تو تم کو کون اتنا
 سچ کرتے ہو یہ بنا ست سنگ کے نہ جاگیں گے انکی نکت کر کے کیواسطے کسی سادھو کو ڈھونڈو یہ بات سننے ہی میں وہاں سے سادھو ڈھونڈتا ہوا
 یہاں تک پہونچا کہ کلجک ہونے سے کوئی سادھو اچھا کے موافق نہ ملا اسی چٹا میں بیٹھا تھا کہ اچکا درشن ملا سو آپ لوگ براہمن کے لڑکے بڑے
 جوگی اور گیانی سارا بال آدمی تھامیں رہ کر کیوں تمھارے دھن اپنے پاس رکھتے ہو اور تمھاری تپسیا کا پھل کوئی برہمن نہیں کر سکتا کیواسطے کہ آپ
 بے اور بے بیکٹھتا تھا کہ دوا سارا لکوں کو پر پھوٹی پر گرا دیا ایسی سادھو سوائے آپ کے دوسرے میں نہیں ہو جس طرح اپنے دیا کر کے مجھے
 اپنا درشن دیا اسی طرح بھکت اور گیان اور ہیراگ کا دکھ چھڑا کر اُنکو سکھ دیجئے جس میں چاروں برن کے آدمی تمھارا جش گا دیں اور کلجک
 ہاسیوں کا سمن شدھ اور پوٹر ہو جائے یہ بات سن کر سنت لگا رہے کہ نار دجی تم اُداس نہوا اور چٹنا نہ کرو جتنے شام سندر کے داس
 میں اُن بھون میں تم سریشٹھ ہو تو بھکت کا دکھ چھڑانے کے واسطے تدبیر کرنا اچیت ہو تجھے وقت کے مہاتما اور رکھیشور ورن نے
 گیان اور دھرم کی بہت راہ سنساری آدمیوں کو بیکٹھ ہو چنے کے واسطے بتائی لیکن اس کٹھن راہ پر کسی سے چلا نہیں جاتا اور وہ راہ
 بتانے والا اگر دھجی جلدی نہیں ملتا اسلئے جو کوئی شری مذہب انکرت سچے من سے اُسکو وہ راہ مل سکتی ہو جو کتھا شکدیو جی نے را جا پر بھیت
 کو سنائی ہو وہی کتھا سننے سے بھکت اور گیان اور ہیراگ کو بھی سامنے ہو کر اُنکا دکھ چھوٹ جائے گا پریشور کے چرنوں میں پریم
 بڑھنے کے واسطے اس سے اتم کوئی دوسری راہ نہیں یہ بات سن کر نار دجی بولے کہ اسے مہاراج میں نے بید اور گیتا کا پاٹھ
 کر کے گیان اور ہیراگ کو بہت جگایا پر ان کو اٹھنے کی سامنے نہیں ہوئی شری مذہب انکرت کہنے سے کس طرح جاگئے سلت لگا رہی نے

۱۰
۲۰

۲۰

کہا کہ اگر ناردجی سب بیدون کا سار شری مدھاگوت کو سمجھنا چاہیے اُس کے ایک ایک شلوک اور پندین بیدون کا آٹھ اس طرح بھرا کہ جس طرح دودھ میں گھی رہتا ہے جتنا کہ اُس کو تدبیر کے ساتھ دودھ سے باہر نہیں نکالتے تب تک گھی کا سودا دودھ میں نہیں ملتا اسی طرح سب بید اور پندین کو بیاس جی نے منہ کرنا کہتا ہے شری مدھاگوت میں لکھا ہے اور ناردجی تم جان بوجھ کر کیوں بھولتے ہو چار شلوک مول شری مدھاگوت کے ناراہن جی نے برہما جی سے کہے اور تم نے اُسے سنکر بید بیاس جی سے کہا بید بیاس جی نے اُنکو بتا دیا کہ بھلا شری مدھاگوت پندین بنا یا وہی کتنا سب کسی کا دھک چھڑنے اور سنسار روپی ٹھڈ سے پار تارنے والی ہو یہ بات سنکر ناردجی ہاتھ جوڑ کر بولے کہ آپ نے بڑی دیکر کے یہ حال کہا اور ہمارے بڑے بھاگ تھے جو آپ کا درشن پایا است سنگ بغیر بھاگ کے نہیں ملتا اب یہ بتلائیے کہ اس بھاگوت روپی کیاں جگتہ کو کس طرح کہاں بیکرنا چاہیے اور کتنے دن میں یہ جگتہ پوری ہوتی ہے۔

ادھیائے تیسرا

برہن کرنا سنت مگارجی کا بدھ سپتاہ جگتہ شری مدھاگوت کی اور جھیل کے سننے سے ملتا ہے

سنت مگارجی بولے کہ اگر ناردجن نے بہت اچھی بات پوچھی ہے درودارین گنگا کے کنارے یہ جگتہ کرنے کے واسطے اچھا آستانہ ہے وہاں پر درختوں کا سایہ گھنا ہو کر بہت سے رکھشور اور منیشور کیاں جگتہ کے جانے والے رہتے ہیں اُس جگہ تمہاری کتھاروپی جگتہ کرنے سے کیاں اور سیراگ بھی جوان ہو کر جاگ اٹھیں گے اور بھکت کا سب دھک چھوٹ جائیگا یہ بات سنکر ناردجی بولے کہ ہمارا ج بنا تمہارے چلے وہ جگتہ نہیں ہو سکتا اسلئے آپ بھی ہمارے ساتھ وہاں چلیے یہ بات سننے ہی سنکا دک چارون بھائی اور ناردجی بدرکا شرم سے چلکر درودارین گنگا کنارے آہوئے انھوں نے رکھشوروں اور منیشوروں سے جو وہاں پر تھے کہا کہ ہم اس آستانہ پر بھاگوت روپی جگتہ کرتے ہیں جسکو کتھاروپی امرت پینا ہو وہ آکر سننے یہ حال سننے ہی بھرگ اور بٹھ اور چنوں اور مید ہاتھ اور گوتم اور پرشرام اور بشوامتر اور مارکنڈے اور بید بیاس اور پاراشر اور ک جتنے رکھشور اور منیشور اُس تیرتھ پر رہتے تھے سب وہاں آئے اور سوائے رکھشور اور منیشوروں کے بید جو مورت والے ہیں اور گنگا جی ادک ندیان اور گندھرب اور کتر اور چچہ اور ناگ ادک جو دھون بھون کے لوگ کتھاروپی امرت کے پینے کے واسطے اُس کیاں جگتہ میں آکر اٹھا ہوئے جب ناردجی نے سب کسی کو بڑے اور بھائے یا تب بھینوا اور برکت اور مہاپریش لوگوں نے بے شہد اور شکوہ نہ کیا دیوتا لوگ اپنے اپنے بمانوں پر چڑھ کر وہاں کتھا سننے کے لیے ہوئے اور کیاں روپی جگتہ پر پھول برسائے لگے اور سب میرے دیا لوگ اس بچا رہن چت لگا کر بیٹھے کہ دیکھیں سنکا دک اور ناردجی کون لایا اور کتھا پر منیشور کی کہتے ہیں اُس سے سنت مگارجی نے کہا کہ ہم تمکو وہ کتھا سناتے ہیں جو شکد یو جی نے راجا پر بھیت سے کہی تھی وہ پندین آٹھارہ ہزار اشلوک کا ہے اُسکے پڑھنے اور سننے سے مگت سائنے کھڑی رہتی ہے شری مدھاگوت سننے کے برابر دوسرے پندین کے سننے اور ہزاروں آشومیدھ جگتہ اور باجپتی جگتہ کرنے سے بھل نہیں ملتا کاشی اور گیا اور پریاگ اور گرچھتر اور شکارا کسی تیرتھ کا آسان کتھا سننے کے برابر بھل نہیں رکھتا جب تک سنساری لوگ یہ کتھا نہیں سننے تب تک اُنکے بہت جنموں کے پاپ گرجے ہیں پر امرت روپی بھاگوت کے سننے ہی اُنکے پاپ اس طرح چھوٹ کر بھاگ جاتے ہیں جس طرح سورج کے نکلنے سے گہرا نہیں رہتا جو آدمی ہر روز ایک آدھا اشلوک بھاگوت کا پڑھا کرتا ہے اُس کی بھی مگت ہو جاتی ہے اور جو لوگ نہ بھاگوت پڑھ کر اور دن کو سناتے ہیں اُن کے کروڑوں جنم کے پاپ جگر رکھ ہو جاتے ہیں جو کوئی پوختی شری مدھاگوت کی سونے کے سنگھاسن پر دھکر بھینوا اور سا دھو کو دان دیتا ہے اُس کو پریشور اپنی

ویرک

آشومیدھ

ویرک

اپنی جوت میں ملا لیتے ہیں جسے آدمی کا تن پاکر بھاگوت کتھا نہیں جی اُسے دھکر رہو کر چنڈال کے برابر سمجھا جائیے ایسا پوت جتنے سے اُس کی مانا بانجھ رہتی تو اچھا تھا کہ جگتہ میں جگتہ اور تپ اور دان اور دھرم آدمی سے کچھ نہ ہو کر من اُس کا ایک طرف نہیں لگتا اُس لیے پر برہم نارائن نے بید بیاس جی کا اوتار لیکر یہ کتھا بنائی ہے جو کوئی سات دن تک چت لگا کر سنن کا سپتاہ سنتا ہو اس کو جگتہ اور برت اور دان سب کا پھل ملے گا مگت پدارتھ ملتا ہے جب اور دھو جی نے ایکادش اسکندھ میں سب کیاں شری کرشن ہمارا ج سنکر کلجک کا چچن جانا تب شام سندر کے چرنون کا دھیان کر مری منوہر سے پوچھا کہ اے دیوتا ناٹھ آپ تو بیکٹھ دھام کو جاتے ہیں سنساری لوگوں کا اڈھا کر سطح ہو کا تب تر بھون پت بولے کہ اے اور دھو تم بدرکا شرم میں جا کر تپ کرو تمہاری مگت ہو جائے گی ہمارے جانے کے پیچھے ایک بھاگوت روپی مورت ہماری دنیا میں رہے گی جو آدمی سپتاہ بھاگوت پڑھتے ہیں سے سنیکا اسکو ہمارا درشن ہر دے میں ہو جائیگا سنساری لوگوں کا دھک چھڑا دینا لایہ پارا میں جگتہ سمجھنا چاہیے سوائے اسکے اور کوئی دوسری چیز آدمی کو مایا روپی جال سے چھوٹنے کے واسطے اتم نہیں ہوتی کتھا سنکر موت جی نے سونک ادک رکھشوروں سے کہا کہ جب سنت لکھارے سپتاہ پارا میں شری مدھاگوت کا سننا ارمجہ کیا اور سب کوئی سننے لگے تب اُس امرت روپی کتھا کے پرتاپ سے وہ دونوں بوڑھے کیاں اور سیراگ جو اچیت بڑے تھے جوان ہو کر اٹھ بیٹھے اور بھکت کا دھک دور ہو گیا اور اُنکا درشن سب بھاوے پاکر گوبند اور ہری اور ہزاری کتنے لگے اور بھکت اور گیاں اور سیراگ کا درشن ملنے سے اُنکو بھکت ہو کر کلجک کا دھک جاتا رہا اور سب کسی کا من سپتاہ کتھا سنکر شہد اور ایک چت ہو گیا

چوتھا ادھیائے

درشن دینا نارائن جی کا سب آدمی سپتاہ سننے والوں کو اور اتھاس ایک برہمن کا جسکی ستری بڑی کر سائی

سوت جی نے سولکا دک سے کہا کہ جب سب بھینوا اور رکھشور سپتاہ سنکر ایک چت ہو گئے تب شری بندراہن ہماری سانولی مورت نے پیتا مبرا دھوے اور کر دھنی اور مگت اور کنڈل جڑاؤ پہنے کیسے اور چندن کا کھور ماتھے پر لگائے اُدھوا دک بیکٹھ باسی بھکتوں کو ساتھ لیے اس گیاں جگتہ میں آکر بیکو درشن دیا امرت روپی کتھا سنکر پہلے سے سادھو اور بھینو کے ہر دے میں شام مورت دکھائی دینے لگی سو پوچھ میں بھی سب کسی نے اُنکا درشن کر کے اپنا اپنا جیم پھل جانا اور بیکٹھ ناٹھ کو دیکھتے ہی جتنے بھینوا اور رکھشور اُس جگتہ میں بیٹھے تھے سب بچے بول کر اٹھ کھڑے ہوئے اور لیا گر چندن اور بھینوں کی برکھا انپر کرنے لگے اور دھوپ دیپ نیپ سے پوجا کر کے سنکر ادک جاکر شانہ ٹھگ دندوت کی یہ سب آند دیکھ کر نارائن بولے کہ سنت مگارجی اپنے جو سپتاہ جگتہ کیا اس میں جنے جنے یہ کتھا سنی وہ سب پوتھو مگت پدوی ہوئے اب اور کون کون لوگ یہ امرت روپی کتھا سنکر بھو ساگر پار تری گئے اُنکا حال برہن کیجیے سنت لکھارے کہا کہ جو کلجک کے آدمی بڑے پاپی اور دھشٹ اور لاپچی اور جھوٹے اور خلیج اور کامی پیدا ہو کر اپنے کرودھ سے جلے مرتے ہیں وہ لوگ بھی اس سپتاہ جگتہ کے سننے سے پوتھو مگت پدوی پر ہو چکے اور جو کوئی کلجک میں مانا اور بتا کی سیوا اور اپنے کریم اور دھرم سے بہت اور بوجھ میں ڈوبا رہ کر جھوٹا اور چور اور ٹھگ ہو گا وہ بھی اس کتھا کے سننے سے بھو ساگر پار تری جائیگا اب ہم ایک پڑائی کتھا تم سے کہتے ہیں سنو کہ دھن دیش میں سنگ بھدر نام ایک ندی ہو اسکے کنارے ایک نگر میں اتم دیو نام برہمن بڑا بڑا اور تیج دان اور دھرم اتار رہا تھا اُس برہمن کی ستری وندھلی نام بڑی کر ساند سات سنساری مایا میں رہ کر اپنے پت کو سطح کا دھک دیتی تھی لیکن وہ برہمن گیاں پریشور کی اچھا سی طرح بھلا کے ساتھ اپنا دن کا ساتھ اچھا نہیں دیتے کوئی لکنا نہ ہو کہ بھلا آیا تب سے سنتان ہونے کیلئے برت و نیم کرنا شروع کیا اور بہت گد اور سونا براہمنوں کو دان دیتا ہے پوری کی کاٹنا

۱۷ گمبھ

۱۷ گمبھ

پوری نہ ہوئی تب وہ براہمن اپنے من میں بہت اُداس ہو کر گھر سے نکلا اور اپنے پرانے تیاگ کرنے کی التجا کر کے بن میں چلا گیا جب دوپہر کو پیاس بھرت میا کل ہو کر ایک تالاب کے کنارے انسان کر کے پانی پیا اور اسی جگہ بیٹھ کر سنتان ہونے کے لیے چنتا کرنے لگا تب پڑشور کی التجا سے ایک سنیا سی ہما پڑش اس تالاب پر پہونچا جب براہمن نے اُسکا تچ دیکھ کر بڑے اُدبھاؤ سے اپنے پاس بٹھا لایا تب اُس ہما پڑش نے پوچھا کہ اے براہمن دیوتا تم اس بن میں کس واسطے اُداس بیٹھے ہو اپنے سوچ کا حال ہم سے کہو یہ بات سنتے ہی براہمن آنسو بھر کر ہاتھ جوڑ کر بولا کہ مہاراج میں نے پچھلے جنم میں بڑا باپ کیا تھا اس سے میرے سنتان نہیں ہوئی بیٹیا ہونے سے پتر لوگ ترک میں جاتے ہیں یہی دیکھ کر اپنی جان دینے کے واسطے یہاں آیا ہوں دنیا میں جسکے بیٹا نہ ہو اُسکا جنم لینا اور جینا کا رتھ ہی اور اُسکے دھن اور گل پر دھ کر سمجھنا چاہیے اور میں ایسا ابھائی ہوں کہ میری پالی ہوئی گنوبھی با بچہ رہ کر میرا لگا یا ہوا درخت نہیں بھلتا جو چیل بازار سے مول لانا ہوں وہ بھی سوکھ جاتا ہے جب وہ براہمن یہ سب بات اُس ہما پڑش سے کہہ کر بڑا باپ کرنے لگا تب وہ سنیا سی ہما پڑش کو بہت دھج دیکر بولا کہ میں پتر ہونے کے لیے بجا کر رہا ہوں تو اُداس مت ہو پھر اُس ہما پڑش نے براہمن کی کرم رکھا دیکھ کر کہا کہ اے براہمن تیرے بھاگ میں سنتان نہیں لکھی ہے اس سے سات جنم تک تیرے لڑکا پیدا نہ ہوگا کیونکہ اتنا رو کر اپنی جان دیتا ہے سنساری مایا سب چھوٹی ہے دنیا میں سوائے دھک کے کسک نہیں ملتا اور کچھ گین لڑکے سے کسی کو شک نہیں ملتا بیٹا مان باپ کی سیوا نہیں کرتا اور اپنے سائے اور سر اور عورت کی اکیا میں رہ کر مان اور باپ کو دھک دیتا ہے عورت اور بیٹا اور بھائی اُدک سب اپنے مطلب کے ساتھی ہوتے ہیں تیرے مایا کا ایسا حال ہے کہ آخر کو لوگ میں اپنا عورت اور لڑکوں میں لگائے رہ کر پریشور کا اسم نہیں کرتے اسلئے اُنکو ترک میں جا کر دھک بھوگنا پڑتا ہے ای براہمن تو لڑکے کی التجا چھوڑ کر ہرجون کا دھیان لگا اس میں بھگتو بڑا شک ملیگا یہ بات سنکر وہ براہمن بولا کہ اے مہاراج مجھے لڑکا پیدا ہونے کے سوائے دھیان اور گیان کچھ نہیں سوجھتا آپ کو پا کر کے بھگتو ایک بیٹا دیجئے نہیں تو تمھارے اوپر میں اپنی جان دیتا ہوں جب سنیا سی نے براہمن کا یہ حال دیکھا تب پھر اُسکو سمجھا کر کہا کہ اے براہمن سنتان کے واسطے راجا چرکیٹ نے دتن ہزار رانی سے بواہ کیا تیرے بھی بیٹے کا شک نہیں پایا اس طرح بہت سے راجا لوگ بیٹے کی چاہنا میں مر گئے اور منور تھو اُنکا پورا امنیں ہوا جو لوگ ابھائی بن اُنکا اُدیم بھی لپچھل ہوتا ہے اسلئے تو سنتان کی چنتا چھوڑ دے یہ بات سنکر براہمن نے کہا کہ آپ جتنی بات گیان کی کہتے ہیں میرے چست میں ایک نہیں دھستی دیا کر کے کوئی ایسی تدبیر کیجئے جس میں میرے بیٹا ہو اس طرح بٹھ دیکھ کر سنیا سی نے ایک پھل اُس براہمن کو دیکر کہا کہ تو یہ پھل اپنی عورت کو کھلا دے پریشور کی کرپا سے تیرے بیٹا ہوگا جب ہما پڑش پھل دے کر کسی طرف چلا گیا تب اتم دیو گھر چوچ کر وہ پھل اپنی عورت کو دیکر بولا کہ اسے کھانے سے تیرے لڑکا ہوگا یہ بات سنکر براہمن دیوتا کہیں باہر چلے گئے اتنے میں ایک سکھ اُسکے پاس آئی تب بروہمنی نے اُس سے کہا کہ پھل میرے سوائے لڑکا پیدا ہونے کے لیے کہیں سے لا کر بھگتو دیا ہے لیکن میں گرجہ رہنے کے ڈر سے اسکو نہ کھاؤنگی گر بھوتی استری کا جی ستلانا ہوا اس سے بھون نہیں کھایا جاتا گر بڑے سے بھگتو چلے پھرنے میں دھک ہوگا گھر کے بھیر بھٹنا پڑے گا سکھی سہیلیوں سے ملنا چھوٹ جائیگا گانے بجانے میں گھن ہوگا پھر لڑکا جننے میں بہت دھک ہوگا اور جو لڑکا ہیٹ میں پڑتا ہوا جائے گا تو میری جان جاتی رہے گی اور میرا بدن اُٹاؤں گا کھکے کیسے سہونگی اور جو کشل سے لڑکا بھی ہوا تو اُسکے پالنے میں بڑا دھک ہوگا کہ بڑے اور چھپنے کوئل مونر سے خراب کر دیتا ہے اُس ڈر گندھ میں جس کیسے رہا جائے گا ان سب دھکوں کے اٹھانے سے با بچہ اور بدھوا بھی ہوتی ہے جو جسکو گرجہ کا دھک اُٹھانا نہیں پڑتا ہے ایسی ہی بہت سی باتیں اُس بروہمنی نے اپنی شکھی سے کہہ کر اُس پھل کو نہ کھایا اٹھا کر گھر چھوڑا اور اپنے خاوند سے جو ٹھکے کھدیا کہ میں نے پھل

۱۸۲

۲ رانی

۳ مہیو

۴

کھالیا تھوڑے دن پیچھے اُس براہمنی کی بہن نے وہاں آکر پوچھا کہ اے بہن تم ان دنوں میں بہت دھکی اور اُداس معلوم ہوتی ہو اسکا کیا کارن ہے تب اُسے اپنی بہن سے کہا کہ میرے سوامی نے ایک پھل لڑکا ہونے کے واسطے کہیں سے لا کر مجھے دیا تھا سو میں نے گرجہ رہنے کے دھک سے وہ پھل نہیں کھایا اور اپنے خاوند سے پھل کھانے کا حال چھوٹھ کھدیا اور گرجہ میرے نہیں ہے اس بات کا جواب کیا دونوں اس کارن بن اُداس رہتی ہوں یہ بات سنکر اُسکی بہن بولی کہ تو کچھ چنتا مت کر میرے ایک مہینہ کا گرجہ ہی سو تو اپنے پت سے کہہ دے کہ میرے گرجہ رہا ہے جب میرے لڑکا ہوگا تب میں وہ لڑکا تجھے دیکر اسکو تیرا بیٹا پرکٹ کر کے دودھ بلایا کر دوں گی اس بات کی خبر تیرے خاوند کو ہوگی اور جو پھل تیرا خاوند لایا ہے وہ پھل تو اپنی گنوکھلا دے یہ بات سنکر براہمنی نے خوش ہو کر وہ پھل گنوکھلا دیا اور اپنی بہن کو اتم دیو سے چھپا کر اپنے گھر میں رکھا جب دسویں مہینے اُس کے بیٹا پیدا ہوا تب براہمنی نے اپنے خاوند سے کہلا بھیجا کہ میرے لڑکا ہوا ہے یہ حال سنتے ہی اتم دیو نے منگلا چار منا کر براہمن اور منگتوں کو بہت سادان دچھنا دیا اور براہمنی نے اپنے پت سے کہا کہ میرے دودھ نہیں اُترتا ہے اور میری بہن کے دودھ ہوتا ہے اُسکا لڑکا چھ مہینے کا ہو کر جاتا رہا ہے تم کو تو میں اُسکو دودھ پلانے کے واسطے بھلا کر بیان رکھوں براہمن نے کہا کہ بہت اچھا لڑکا کسی طرح پالنا چاہیے جب اتنی بات براہمن نے کہی تب براہمنی کی بہن پرکٹ ہو کر لڑکے کو دودھ پلانے لگی اور براہمن نے اُس لڑکے کا نام دھندھہ کاری رکھا جب دھندھہ کاری دو مہینے کا ہوا تب گنوکھ کے بھی اُس پھل کے پرتاپ سے ایک لڑکا بہت سند آدمی کی صورت کا پیدا ہوا پھر دونوں کان اُسکے گنوکھ کی طرح تھے اُسکو دیکھ کر براہمن نے بڑی خوشی سے گورن نام رکھا اور دونوں لڑکوں کو اپنا بھگتو اچھی طرح پالنے لگا جب وہ دونوں لڑکے سیالے ہوئے تب گورن پڑھ لکھ کر پندت اور بدھ مان اور دھرم مانا ہوا اور دھندھہ کاری مہماؤر کھ چور جواری اُدھرمی ہو کر گرم کرنے لگا جب بیشیا گن کرنے میں سب مال گھر کا خرچ کر ڈالا تب دھندھہ کاری اپنی مان اور باپ کو مار بیٹ کر کے سب کپڑا اور برتن گھر سے لیکھا اور اُسکو بھی بیچ کے سب روپیہ بیشیا کو دیا لایہ حال اپنے بیٹے کا براہمن بولتا دیکھ کر رو کر کہنے لگے کہ ایسے اُدھرمی لڑکا ہونے سے جو مجھے دھک دیتا ہے میں بتا سنتان ہی کے اچھا تھا ایسے جینے سے میرا مرنا اچھا ہے جس میں اس مہاکشٹ اور دھک سے چھوٹ جاؤں یہ حال اتم دیو کا دیکھ کر گورن نے کہا کہ اے باپ دنیا میں سوائے دھک کے شک کسی کو نہیں ہوتا تم کو واسطے اتنی چنتا کرتے ہو دنیا میں راجا پتر جا دھنی کنگال جتنے آدمی ہیں سب کو ایک دھک لگا رہتا ہے جسے سنساری مایا چھوڑ کر پریشور میں دھیان لگایا اُسکو شکھ ہوتا ہے اس لیے تم گیان چھوڑ کر استری اور پتر کا موہ من سے توڑ ڈالو اور بن میں جا کر پریشور کا بھجن کرو تب تم کو شکھ ملیگا سنساری مایا موہ میں پھنسے رہنے سے آدمی ترک بھوگ کرتا ہے جب یہ بات گورن کی سنکر براہمن دیوتا کو کچھ گیان ہوا تب اُسے گورن سے کہا کہ تم بہت اچھی صلاح ہو کہ بتلائی ہو گیان سیکھے بغیر بن میں جا کر کیا کروں جو میرے اُدھار کا اُپار ہو سو بھی بتلا دے یہ بات سنکر گورن بولا کہ اے پتا یہ میں تمھارا جو دنیا کے مایا موہ میں لگا ہوا اس میں کو تم اُن کی طرف سے کھنکھ کر چرچون میں لگاؤ بن میں اکیلے بیٹھ کر پریشور کا دھیان کرو اور دنیا کی مایا اور ترشاکو چھوڑ دو یہ بات سادھن کرنے سے تم بہت شکھ پا کر گنت پدوی کو پاؤ گے یہ گیان سننے ہی اتم دیو نے خوش ہو کر دنیا کی مایا چھوڑ دی اور بن میں جا کر پریشور کا اسمرن اور دھیان کرنے لگا کچھ دن بیتے تن اپنا تیاگ کر گنت پدوی پر پہونچ گیا۔

۱ پھل

۲ گورن

۳ دھک

۴

ایا چوان اوصیاے
مرنا دھندھہ کاری کا بیشیا کے پھانسی لگائے سے اور گنت ہونا اُسکا پنتاہ منکر

سوت جی نے شونک اڑک رکھیں شوروں سے کہا کہ جب وہ براہمن بن میں چلا گیا تب دھندھ کاری نے اپنی مان کو مار پیٹ کر کے کہا کہ دولت گھر میں کمان کاڑی ہو چھوکتا دے نہیں تو میں تجھ کو مار ڈالوں گا اُسے مارنے کے ڈر سے کہا کہ کل بتلا دوں گی اسوقت یہ بات مکر براہمنی نے بیٹے کے ہاتھ سے اپنی جان بچائی مگر اُسے گھر میں کچھ دولت نہ تھی جو بیٹے کو بتا دیتی اس لیے مار پیٹ کے ڈر سے وہ رات کو کنوئیں میں گر کر مر گئی جب گوکر نے دھندھ کاری کا یہ حال دیکھا تب وہ وہاں کارہنہا اُچت نہ جانکر تیرتھ جاتا کرتے کو باہر چلا گیا اور گوکر نے ایسا مہاتما اور گمانی ہوا کہ دکھ سکھ دوست دشمن کو برابر بھگدوں رات سواے بھجن اور سمرن پریشور کے اور کچھ کام نہ رکھتا تھا اور گوکر نے جانے کے پیچھے دھندھ کاری کیلارہ کر چوری اور ٹھکی کر کے بیشیا کو دینے لگا ایک دن وہ کہیں سے بہت سارے دیہ اور گنا چڑالایا سو اپنی بیشیا کو دیکر اُس کے ساتھ سویا جب رات کو دھندھ کاری نیند میں اچیت ہوا تب اُس بیشیا کے گھر والوں نے کسبیں صلاح کی کہ ہمیشہ چوری اور ٹھکی کر کے دوسرے کا مال لاکر دیتا ہو کہیں پکڑا جائے گا تو اُس کے ساتھ ہم لوگ بھی سزا دیں گے اور ایسا کام کرنے سے یہ ضرور مارا جائے گا اس لیے اچھا یہ کہ ہم لوگ اسکو مار ڈالیں ایسا بچار کر انھوں نے دھندھ کاری کو بھالسی لگا کر اپنے گھر میں لٹکا دیا جب بھالسی لگانے سے اُسکی جان نہیں نکلی تب جلتی جلتی لکڑیوں سے اُسکا منہ جلا کر مار ڈالا اور گھر کے بھیڑ کر رکھا کھو دکر اسکو گاڑ دیا جب اُس بیشیا کے اڑوسی پڑوسیوں نے پوچھا کہ دھندھ کاری جو تھارے گھر پر کرتا تھا ان دنوں دکھائی نہیں دیتا کیا ہوا تب اُس بیشیا نے کہا کہ کہیں روزگار کرنے کے واسطے گیا ہو یہ بات سچ سمجھنا چاہیے کہ بیشیا کسی کی دوست نہیں ہوتی پہلے مال لیکر پیچھے جان بھی لیتی ہے اور سے اُسکی زبان امرت روپی ہوتی ہو اور پیٹ میں زہر بھرا ہوتا ہو وہ روپیہ لینے سے کام رکھ کر کسی سے پریت نہیں رکھتی جب دھندھ کاری اس طرح مکر پریت ہوا اور گرمی برسات جاڑا بھوکھ پیاس اسکو بہت ستانے لگی اور گوکر نے کہیں تیرتھ میں کسی سے سنا کہ دھندھ کاری میرا بھائی مر گیا اور اُسکی کچھ کرانہیں ہوئی تب گوکر نے کیا جی میں جا کر اُسکا شراوہ کیا اور جس جس تیرتھ پر گوکر کا جانا ہوتا تھا وہاں دھندھ کاری کا شراوہ کر دیتا تھا جب تیرتھ کر کے گوکر نے اپنے گھر میں آکر رات کو سویا تب اُسے دھندھ کاری کو پریت جوں میں اس طرح دیکھا کہ کبھی وہ بیل کبھی ہاتھی کبھی بکر کبھی بھینسا کبھی آدمی کبھی بڑا سا روپ کبھی چھوٹا سا روپ بنجاتا تھا جب گوکر نے اُسکو پریت جانکر من میں دھیرج دھرنے کے پیچھے اُس سے پوچھا کہ تو بھوت یا پریت یا راجس کون ہو کر کہاں سے آیا ہو اپنا حال مجھے بتا تب دھندھ کاری گوکر نے کی بات سنکر بہت رو یا پر اسکو بولنے کی سارنہ نہ تھی کہ جو اپنا حال کہتا جب گوکر نے دیکھا کہ سوائے رو کے کچھ نہیں کہتا تب دیا کی راہ سے شتر چڑھ کر جل کا چھینٹا اُس پر رات وہ بولا کہ میں تیرا بھائی دھندھ کاری ہوں میں نے اپنے پاپ سے برہم تپ کو کھو کر ایسے بھاری پاپ کیے کہ جن پاپوں کی کتنی نہیں ہو سکتی بھگوان بیشیا نے بھالسی لگا کر مار ڈالا اس لیے بھگوانہ اور پانی کچھ نہیں لٹا سکتا ہوا کھا کر جیتا ہوں اب تم آئے ہو جس طرح بن پڑے میرا دھار کر دے بات سنکر گوکر نے کہا کہ میں نے تیرے اُدھار کے واسطے کیا جی میں اور سب تیرھوں پر شراوہ کیا ہے ابھی تو پریت جوں سے نہیں چھوٹا تب دھندھ کاری بولا کہ جو ہزاروں گیا شراوہ کر دے تو بھی مہاپاپ کرنے سے میری نکت نہیں ہو سکتی کوئی ایسی تدبیر کرو جس سے میں اپنے پاپوں سے چھوٹ کر بھوسا گر بار اتر جاؤں یہ بات سنکر گوکر نے دھندھ کاری سے کہا کہ تو غور سے دن سنتو کہ کوئی تیرے اُدھار کا پاپے کو دنگا یہ بات دھندھ کاری سے لکر سورہا جب دوسرے دن اُس نگر کے آدمی گوکر سے بھینٹ کرنے کے واسطے آئے تب اُسے جھٹا اُچت سب کا اُدھار کیا پھر کئی دن پیچھے گوکر نے جویشور اور مہاپرش اور پندتوں کو اپنے مکان پر بلا کر سبھا کر کے اُن لوگوں سے پوچھا کہ اس طرح میرا بھائی مکر پریت جوں میں

پڑا ہو اُسکی نکت ہونے کے واسطے کوئی تدبیر بتائیے یہ بات سنکر سب مہاپرش اور پندتوں نے بچار کر گوکر نے کہا کہ تم سورج بھگوان کی پوجا اور دھیان کر کے اُسے اسکا پاپے بھجھو جیسی وہ اگیا دین دیا کرو یہ بات سنکر گوکر نے سب پندت اور مہاتماؤں کو بلوایا اور سورج بھگوان کا منتر پڑھ کر سنت کر کے یہ بردوان مانگا کہ دھندھ کاری کی جس میں نکت ہو وہ اُپاے بتائیے تب سورج بھگوان نے اُس منتر کے پرتاپ سے گوکر کو روشن دیکر کہا کہ سپتاہ پارا میں شری مدھاگوت کا دھندھ کاری کو سناؤ تب اُسکی نکت ہو گئی یہ بات سنکر گوکر بہت خوش ہوا اور سب پندت اور جویشور اور مہاپرشوں کو بلا کر گوکر نے سپتاہ جگتہ شری مدھاگوت کا اربھہ کیا سو اُس نگر کے بہت سے آدمی بوڑھے اور لڑکے اور جوان مرد اور عورت کتھا سننے کے واسطے وہاں آئے دھندھ کاری بھی ایک بانس کے اوپر کہ وہ سات کاٹھ کا تھا بیٹھ کر سننے لگا اور ایک بیشیا اور مہاپرش کو شروتا ٹھکر کر گوکر نے جی امرت روپی کتھا بائنے لگے جب پہلے دن سندھیا کے کتھا سننے والے اُٹھے تب تک ایک گانٹھ اُس بانس کی جس پر دھندھ کاری بیٹھا تھا چھٹکر بڑی آواز ہوئی اُسکو سنکر سب کسی نے تعجب کیا پھر دوسرے دن کتھا ہونے سے دوسری گانٹھ چھٹ گئی اسی طرح سات دن میں ساتوں گانٹھ اس بانس کی پھٹ گئیں بارہوں اسکندھ کتھا سننے کے پرتاپ سے دھندھ کاری پریت جوں چھوڑ کر دیہ روپ چتر بھی مورت شایام سندھ کی طرح ہو گیا اور سپتاہ مہر پہنے ہوئے گوکر کے پاس جا کر ننگا کر کے بولا کہ اے مہاراج آپ نے بھگوان سے پاپوں سے چھڑا کر رکھا کیا سواے شری مدھاگوت کے دوسرا اُپاے ان پاپوں سے چھڑانے والا اور نکت دینے والا نہیں ہو جو لوگ سنسار روپی کچھ میں پھنسے ہیں وہ اس کتھا روپی تیرتھ میں نہانے سے پوتہ ہو کر بھوسا گر بار اتر جاتے ہیں جس سے دھندھ کاری گوکر نے یہ کہہ رکھا اُسی سے ایک ہان بہت اچھا آکاش سے وہاں پر اترے اور دھندھ کاری اُس ہان پر چڑھ کر بیٹھ کر چلا گیا یہ حال دیکھ کر دوسرے رکھیشور اور پندتوں نے جو اُس بھامین بیٹھے تھے گوکر سے پوچھا کہ اے مہاراج ہمارے من میں یہ سندھ یہ ہوا اُسکو آپ چھڑا دیجیے کہ ہم لوگ بہت آدمیوں نے یہ سپتاہ پارا میں سنا اس لیے چاہیے تھا کہ کتھا سننے کے پرتاپ سے بکے واسطے ہان آتا اور ہم لوگ بھی بیٹھ کر چلے جاتے اسکا کیا کارن ہے کہ ایک آدمی ہان پر چڑھ کر بیٹھ میں چلا گیا اور سب لوگ یہاں بیٹھے رہے یہ بات سنکر گوکر نے کہا کہ کتھا سننے میں اتنا بھید ہے کہ جو آدمی من لگا کر کتھا سننے میں اُنکو سب بھل لیتا ہو اور جو لوگ کتھا میں بیٹھ کر جیت اپنا بچ موہا ستری اور تیر اور سنساری کام کے لگائے رہتے ہیں اُنکو ویسا بھل کتھا سننے کا نہیں لیتا ایک چت ہو کر سننے سے نکت پاتا ہو یہ بات سننے ہی شروتا لوگوں نے شرمندہ ہو کر گوکر سے کہا کہ اے مہاراج آپ دیا کر کے ایک سپتاہ اور سنائے جس میں اپنی کرپا سے بھلوگ بھی بھوسا گر بار اتر جاؤں گوکر نے ان لوگوں کے کلیان کے واسطے ساون مہینے سے دوسرا پارا میں سنا شروعا کیا اُس کتھا کو بہت لوگوں نے من لگا کر سنا تب بہت سے ہان آکاش سے آکر وہاں ٹھہرے اور سب شروتا لوگ گوکر کو دھن دھن کھڑکے کہ مہاراج آپ کی کرپا سے ہم لوگوں کا اُدھار ہوا اور کتھا سمیوں ہونے کے پیچھے شری کرشن جی مہاراج بیٹھنے سے وہاں آئے اور گوکر کو اپنے پاس ہان پر بیٹھا کر گولوک کو لے گئے اور سب شروتا لوگ بھی اسی طرح ہمانوں پر چڑھ کر اُسی تن سے بیٹھ کر چلے گئے جس طرح سب اچھا دھیا باسی شری راجندر جی کے ساتھ سندھ یہ بیٹھ میں گئے تھے جس کتھا پر سورج اور چندرما بھی نہیں پہنچ سکتے اُس جگہ دنیا کے لوگ اس بھاگوت کتھا کے پرتاپ سے پہنچ جاتے ہیں شری مدھاگوت کے سننے اور پڑھنے کا جتنا ماہاتم اور پربن جی اُتساہن جگتہ اور تپ اور تیرتھ اور دان اڑک سے نہیں ہوتا اسکا ماہاتم سب سے ادھک سمجھنا چاہیے۔

چٹھواں ادھیائے

یوچینا ناروٹن کا بدھ سپتہاہ جگتہ شری مدھگوت کی سنت کمار سے اور کمناسنت کمار جی کا

نارو جی نے سنت کمار سے پوچھا کہ اہم ماراج اس سپتہاہ جگتہ بھاگوت پڑان سننے کی بدھ بتائیے کہ کون کون سا مان اس میں چاہیے اور کس طرح یہ کرنا ہوتا ہو سنت کمار جی بولے کہ یہ بات تم نے بہت اچھی پوچھی سنو کہ اس سپتہاہ جگتہ کو بھاگوت کونار کانک گھن کے مینے میں سننا پڑائیں جو سوائے اسکے جیلہ پچھا ہوا اور جب کوئی پنڈت بیاس جی اچھے ملجاوین تب مئے شجرہ کم کرنا کسی وقت منع نہیں ہو لیکن جو کوئی سپتہاہ سننے کی اچھا کرے اسکو چاہیے کہ اچھی ساعت پوچھ کر اپنے اشٹ شروں کو کھلا بھیجے کہ ہمارے یہاں سپتہاہ جگتہ ہو گا آپ لوگ بھی سننے کے واسطے آئیگا اور جو لوگ برکت ہوں انکو بھی اس جگتہ میں بلانا اچھت ہو اور جو مکان گھریا باغ یا تیرتھ میں اچھا ہو وہ کھٹا سننے کے واسطے ٹھہراو اور وہ مکان کیلا اور بندنوار اور چاندنی وغیرہ سے اچھی طرح سجا جاوے جس طرح بواہ اڈک اور جگتہ میں سجا جاتا ہو اور بیاس جی کے بیٹھے کو بہت اچھا اور اونچا سنگھاسن رکھواوے اور بیشن لوگوں کو جو کھٹا سننے آدین انکے واسطے علیحدہ علیحدہ آسن بچھاوے اور صبح سے بیاس جی کھٹا کمناسن شروع کریں اور شروتا لوگ نہا کر سندھیا کر کے کھٹا شروع ہونے سے پہلے وہاں آدین اور چیت لگا کر کھٹا سنیں اور پہلے دن کھٹا نالک کھٹا سننے والے کو کنیش جی کی پوجا کرنا چاہیے جس میں سپتہاہ جگتہ میں کوئی گھن نہ ہو اور ایک براہمن بریادان کو سات دن کے واسطے لٹھن تھن نام کا برن دیکر ٹھال دینا چاہیے وہ براہمن سالکرام جی کی پوجا اور برش تھن نام کا پاٹھ کر کے ایک ایک نام لیکر ٹھاکر جی بھلیسی دل پڑھاوے اور کھٹا سننے والا پہلے دن پوجا بیاس جی اور پوچھتی شری مدھگوت کی سچے من سے کہیے جتنا شکست بھیجتے رکھے پیچھے ہاتھ جوڑ کر کہے کہ اڑی بیاس جی آپ ساچھت شری کرشن مہاراج اور شکدیو جی کا روپ ہیں مجھے اپنا داس بھکر شری مدھگوت جگتہ آرمہ کر کے میری اچھا پوری کیجیے جب بیاس جی کھٹا کئے لکین تب من اپنا سنساری کام میں نہ لگاوے اور کھٹا سننے کے پیچھے پیشور کا بجن بھی اس سبھان کرنا چاہیے اور چار گھڑی دن رہے تک سپتہاہ کو سا کرے اور بیاس جی کو بھی اچھت ہو کہ جلدی نہ کر کے اچھی طرح سمجھا کہ کہیں جس میں سب کسی کو سمجھائی دیوے دوپہر کو دو گھڑی کے واسطے سپتہاہ کھٹا سننا بند کر کے کچھ دودھ یا پھل بیاس جی اور شروتا لوگوں کو کھالینا چاہیے اور سات دن تک جب تک سپتہاہ جگتہ پوری نہ ہو جاوے تب تک شروتا لوگوں کو ایک بار سندھیا سے بھون کرنا چاہیے جو کیوں پھل یا دودھ یا لٹھی کھا کر سات دن تک رہ جاوین تو اور ادھاک پٹن ہوتا ہو یا زہا رہ رہ کر کچھ کھالینا چاہیے سوائے اسکے سات دن تک برہم جی رہنا اور استری سے بھوک نہ کرنا اور زمین پر سونا اور پٹل میں کھانا شروتا لوگوں کو اچھت ہو اور سات دن تک دال اور خمد اور باسی اتاج اور سگین اور ترہوڑ اور موٹھی اور رازد اور سور اور لٹھن اور گاجرادر کھٹا نہ کھاوے اور بہت بھون نہ کرے جس میں اس نہ آوے اور جب تک سپتہاہ کھٹا مئے تب تک کرو دھ اور بھگڑا اور کسی کی چٹلی اور ننڈا نہ کرے اس سات دن میں اگر کوئی استری رجھو لا یعنی اپنے ماسک دھرم میں ہو جاوے تو وہ کھٹا نہ مئے اور لمچہ اڈک اشدھ ذات کھٹا کی سبھان اگر نہ بیٹھے اگر انکو سننے کی اچھا ہو تو دو رتھ کر سنیں اور شروتا لوگوں کو بیج بولنا اور دیار کھٹا اچھت ہو اور کھٹا میں شور و غل نہ کرنا چاہیے اس طرح سپتہاہ کھٹا مئے سے بڑا پھل ہوتا ہو جو استری بالکل بانجھ ہو یا ایسی ہو کہ ایک بار اسکے لڑکا ہو کر پھر دوسرا لڑکا نہ ہوتا ہو یا جسکا کریمہ گر جاتا ہو وہ چت لگا کر اس سپتہاہ جگتہ کو مئے تو اسکے سننا ہوتی ہو اور اس کھٹا سننے کے پرتاپ سے سب کا مطلب پورا ہوتا ہو اور ہر روز کھٹا سننے کے پیچھے بھلیسی دل اور پرشاد سب شروتا لوگوں کو دینا چاہیے جب کھٹا سمپورن ہو جاوے تب آٹھویں دن سپتہاہ پورن ہونے کا

ہوم دم اسکندھ کے اشوک یا گاتیری منتر سے آہٹ دیکر اچھے پدارتھ براہمن کو بھون کر ادب اور اپنی سامر تھ جھوڑت اور گمننا کپڑا لٹھو تھو برتن اڈک بیاس جی کو دیکر سچے من سے پوجا کر کے انکو بد کرنا چاہیے اس کھٹا کے سننے سے آرتھ دھرم کام موکش چاروں پدارتھ ملتے ہیں اتنی بات کہ سنت کمار جی بولے کہ اڑی نارو جی جو کھٹا سننے کی اچھا ہو تو ہم دوسرا پارا بن ٹکھو ستادین نارو من نے کہا کہ دھن میرے بھاگ اس سے اتم اور کیا ہو جب سنت کمار نے دوسرا پارا بن سننا شروع کیا اور وہاں سب رکھیشور اگر بیٹھے تب شکدیو جی مہاراج بھی تیرتھ جا کر کرتے ہوئے وہاں پر آئے سنت کمار اڈک نے شکدیو جی کو دیکھ کر بڑے آدر بھاو سے آسن پر بیٹھا لا اس سے شکدیو جی سپتہاہ جگتہ کی طیاری دیکھ کر سب شروتاؤں سے بولے کہ تم سب لوگ اس کھٹا کو چت لگا کر سنو یہ کھٹا بید روپی درخت کا پھل ہے سنسار میں در پھل جو ہوتے ہیں ان میں گٹھلی اور چھلکا ہوتا ہو اور اس پھل میں صرف امرت روپی رس بھرا ہوا ہے یہ امرت بار بار پینا چاہیے اس کھٹا کو شری نارائین نے برہما جی سے کہا اور برہما جی نے نارو جی کو بتلایا نارو جی نے بید بیاس ہمارے پتا سے کہا اور بیاس جی نے مجھے پٹھایا اور میں نے راجا پر بھکت کو سنایا یہ کھٹا شری مدھگوت اٹھا رہو پڑانوں میں اتم ہو سادھو اور بیشنوں کو پریم دھن ہی ہو سورگ پر تیشوی لوگ اور برہم لوگ میں برہما جی اور کیلا س میں شری مہادیو جی اور بیکٹھ میں کچھی جی اس کھٹا کو گاتی ہیں جس سے شکدیو جی شروتا لوگوں سے یہ بات کہہ رہے تھے اُس سے شری بیکٹھ ناٹھ جی برہما مہادیو جی اندر برتن کبیر دیوتا اور پرہلاڈ اڈک بھکتوں کو ساتھ لے ہوے سپتہاہ جگتہ میں آئے انکو دیکھا جتنے لوگ اُس سبھان میں بیٹھے تھے سمھان نے اٹھ کر فنڈوت اور جے جے کا کر کیا اور ناروٹن مارے خوشی کے ناچنے اور گانے لگے پرہلاڈ جی کرتال اور اڈو بھکت بھرا اور راجا اندر مردنگ بجانے لگے اُس سے تروکی پت شری نارائین جی نے سب کسی کو اپنے پریم میں دیکھ کر اُن سے کہا کہ جسکے من میں جو اچھا ہو سو بردان مانگو تب نارو اڈک ہاتھ جوڑ کر بولے کہ آپکے درشن ہمارے اس سے بڑھ کر اور کون سبست ہو جو انگین اپنے چرون کی بھکت ہم لوگوں کو دیکھتے شام سندھیا ہی بردان سب کو دیکر وہاں سے اندر دھیان ہو گئے اور سپتہاہ جگتہ دوسرا سمپورن ہوا اتنی کھٹا کر سو کاڈک اٹھاسی ہزار رکھیشور دن نے سوت جی سے پوچھا کہ شکدیو جی مہاراج نے یہ کھٹا راجا پر بھکت کو کب سنائی اور سنت کمار جی نے کب کی تھی اسکا حال بتلائے سوت پورا تک نے کہا کہ جب شری کرشن جی مہاراج دوار کا پڑی سے بیکٹھ کو بدھارے اسکے تین برس کے پیچھے بھاگ دوں مینے زومی کے دن شکدیو جی مہاراج نے یہ کھٹا پر بھکت کو سنانا شروع کیا اور سات دن میں وہ پارا بن سمپورن ہوا اسکے دوسو برس کے پیچھے گوکر نے سپتہاہ کھٹا کھی تھی اسکے تین سو پچھ برس کے پیچھے سنت کمار جی نے نارو جی کو سنایا سو کھٹا مئے تم سے برن کیا یہ امرت روپی کھٹا آدر اور پریم کر کے جو کوئی سنے اور پڑے اسکو سب پھل ملتے ہیں گوکر نے ماہا تم سمپورن ہوا۔

پہلا اسکندھ

برن کرنا حال و تار و تارن کرنے پر برہم پریشور کا اور بید بیاس جی کا چار اشوک ناروٹن سے سنکر بنانا پوچھی شری مدھگوت اور شاپ دنیا شرنگی سکھ راجا پر بھکت کو کہ کارن پرگٹ ہونے اس امرت روپی کھٹا کا اس حکایت میں یہ کہت کہت کاشی کا نواسی کھن لال ہوں گویا جی کی لیلایا بیاس بالی کو زبانی کہا چت ہوں + بدیا کو بچا ناہو کھٹا کرنا ناہو آرو بانی کہت ہو ماراج پاوت ہوں جاکی کر بابا سے کے پھار چڑھے پھل درگوئے بید بھاکھین ٹولی کر پانت دھیادوت ہوں بہت گن دنت ہر نام پڑھو سو دھو بھلو تا سو من ہے گن نیک ہی سزا بہت ہوں - دوہا - گنگ جن گوداوری سندھ سر سوتی سنگ پھل تیرتھ تمان بست ہیں جہان ہر کھپا پر سنگ + نر نارائین گرا اڑی بیاس منہ پر نام - آسا میری پوجے سب گن پورن دھام -

گوئیگ بید کو پتہ پنگ ناگھ گریاے۔ جاس کر یا بندون تھین بادھو ہونہ سہاے۔ گریہ پنگ ہر دے دھر کہ سپتہ سہاے۔ کون کتھا شری مہاگوت جدیت ہونہ سہاے۔ گنا بادو گوند کے کاٹ سب جنجال۔ یا تے اردو مہاگوت بریت کھن لال۔

پہلا ادھیائے

شری نارائن جی مہاراج کی استوت اور پوچھنا سونکا دک رکھیشورون کا کتھا
شری مہاگوت کی ستوت پورانک سے اور آرمہ کرنا ستوت جی کا اس امرت روپی کتھا

بید بیاس جی کے شکھ ستوت جی نے شری مہاگوت کو بیاس جی کے گھر سے جس سے وہ شکھ یو جی اپنے بیٹے کو پڑھاتے تھے اور شکھ یو جی راجا برہمچت سے کہتے تھے سنا تھا اسکے کچھ دن پہلے ستوت پورانک نیم ساریہ تیرتھ میں جہان سونکا دک ٹھانسی ہزار رکھیشور اکٹھا ہوئے تھے اور کارن اکٹھا ہوئے ان رکھیشورون کا وہاں پر یہ تھا کہ اس جگہ سدرشن جگہ لکھوان کا گراہ اس سبب سے وہ استھان بہت پوہ ہو کر کلجک وہاں اپنا دخل نہیں کر سکتا ہوا ان رکھیشورون نے ستوت پورانک سے کہا کہ آپ نے بید بیاس جی کے پاس رہ کر سب پڑان پڑے اور ستے میں کر بار کے تم کو بھی سنا ہے جس میں اس کا پڑن ہو تب ستوت جی نے ان رکھیشورون سے کہا کہ جو آدمی نکار چودھون بھون رکھ کر سب جیون کا پالن کرتے ہیں اور مہا پرے کے سے چتین آتما سب جیون کا پھر اخصین تر بھون پت کی جوت میں سما جاتا اور وہ پر برہم اپنے تیج سے پرکاشت رہ کر بھیا اور مہادیو جی ادک سب دیوتاؤں کو گیان دیتے ہیں اور جن کی بایا سے جگت کا سب ہو مار ہوتا ہے اخصین آد جوت کا دھیان دھر کر بیاس جی کہتے ہیں کہ سب سنساری ہو مار جو کتھا ہو پیشور کی مایا ایسی بلوان ہر جکو کوئی بھلا نہیں سکتا اور شری مہاگوت میں ایسا پر دم برن کیا ہے جس میں کچھ کپٹ اور بوجہ نہ رہ کر ایسے نرگن دھرم لکھتے ہیں کہ جنکے کرنے سے تینون دکھ اور باپ سنساری آدمیون کے جو دیوتا اور نرگہ اور دشمن اور دشمن کے سنگھ اور کلپ سے ہو کرتے ہیں چھوٹ جاتے ہیں اور اور جگون میں جگتہ اور تپ اور دھیان اور پوجا بہت دنون تک بڑی محنت کے ساتھ کرنے سے شری شام سدر کے چرون میں پریت پیدا ہوتی تھی اور اس کلجک میں کیول اس امرت روپی کتھا کے پڑھنے اور سننے سے ترنت ہی پریشور کے چرون کا باس ہر دے میں ہوتا ہے اسلئے شری مہاگوت کو سب بیدون کا سار کلپ برہم کے سمان سمجھ کر شکھ یو جی نے یہ کتھا جو راجا برہمچت کو سنا تھی وہی امرت روپی بھل اس درخت کا شکھ یو جی مہاراج کے گھر سے ٹپک کر دنیا میں پھیلا ہے ستوت پورانک سونکا دک رکھیشور اور بیاس جی اپنے جیون سے کہتے ہیں کہ تم لوگ اس امرت روپی بھل کو جس میں کچھ چھلکا اور کٹھلی نہیں ہے بار بار کانون کی راہ سے پیارو جیلج دنیا میں بیٹھے پھل کو طوطا کاٹ کر کھالیتا ہے اسی طرح شکھ یو جی نے اس امرت روپی کتھا کو جو بیکٹھ کا شکھ دینے والی ہو بہت بیٹھی سمجھ کر کھالیا اور اپنے منہ سے نکال کر دنیا میں ظاہر کیا یہ بات سن کر ایک دن سونکا دک رکھیشورون نے جب پرات سے آسان اور پوجا کر چکے تب ستوت جی کو بڑے آدر بھاؤ سے بیچ میں بٹھا کر کہا کہ آپ سب بید اور پڑان جانتے ہیں اس لئے ہکو اپنا چیلہ سمجھ کر وہ پڑان جو سب بید اور شاسترون کا تو سنساری جیون کو بھو ساگر یا تارنے کے واسطے اتم ہوا اپنے نکھار بند سے برن کیجئے جسکو سنکر جلد اتم لوگون کی گت ہو اور تھوڑی محنت کرنے سے بہت بھلے اور پرتلائے کہ جن پر برہم پریشور کے نام لیتے سے سنساری جیون کا ادھار ہو جاتا ہے انھون نے کون کام کرنے کے واسطے اس امرت لوک میں دیو کی جی کے گریہ سے شری کرشن اوتار لیا اور سگن دپ دھر کر بلرام جی کے ساتھ دنیا میں کون لیا کی تھی اور جب کلجک کے شروع میں شری شام سدر بیکٹھ کو پدھار سے

تب دم کسکی شری میں رہا تھا اور کسکو سوپ گئے تھے اسکا حال برن کیجئے پر برہم پریشور کی لیل اور کتھا سننے سے آدمی جو راسی لاکھ جون میں جنم نہیں پاتا ہو اور اوگون سے چھوٹ کر بھو ساگر بار بار تر جاتا ہو۔

دوسرا ادھیائے

چلے جانا شکھ یو جی کا بن میں تپ کرنے کے لیے اور پھر اپنا اپنے استھان پر نارائن کے ایش سے

ستوت جی نے جب پریشور سونکا دک رکھیشورون کا ستاب من میں بہت خوش ہو کر پہلے شکھ یو جی کے چرون کا دھیان چکے ست سے انھون نے شری مہاگوت سنا تھا کیا پھر بید بیاس نے گرو کے چرن کل کو ہر دے میں رکھ کر شری شام سدر چتر بھی مورت کو دندوت کر کے سونکا دک رکھیشورون سے کہا کہ تم بہت اچھی بات پوچھی ہو تم کو شری مہاگوت کتھا جس میں سب لیلانا نارائن جی کی لکھی ہوئی ہے میں جت لگا کر سونجھوں سے شکھ یو جی نے مان کے پیٹ سے بھم لیا اس سے مرئی سونہر کا پت کرنے کے واسطے نارادار سمیت گھر سے نکل کر بن کا راستہ لیا اور انھون نے من میں پکارا کہ یہاں رہنے سے ہمارا بواہ سب لوگ کر دینگے اس لیے ابھی سے بن میں جا کر ہو جمن کرنا اچھت ہو جس میں سنساری مایا نہ لپٹے جب بیاس جی نے یہ حال اپنے پتر کا دیکھا تب پریم کے بس ہو کر اسے پھر لانے کے واسطے پیچھے دوڑے گئے اور شکھ یو جی کو بہت پکار کر کہا کہ اسے بیٹا کھڑے ہو کر ہماری بات سن لو کر شکھ یو جی مہاراج سنساری سے برکت ہو کر ہر چرون میں پریت رکھتے تھے کہ انھون نے کھڑے ہو کر بیاس جی کو جواب دینا اچھت بنان کر میں کہہ کہ دیکھو ہمارے پتا جی کو بڑھا پا آئے یہ بھی سنساری مایا لگی ہے ایسا بچار کر شکھ یو جی نے بن کے برہمنوں میں پریشور کر کے کہا کہ نہ کوئی کسی کا بیٹا نہ کوئی کسی کا باپ ہے سنساری گت سدا سے اسی طرح پر چلی آتی ہے اور یہ شری بار بار اوگون میں پھنسا کر بھو آتما کبھی نہیں مڑتا یہ بات سنکر بیاس جی کو سنو کھ ہو گیا جس سے شکھ یو جی بن کو چلے جاتے تھے اسی سے راہ میں ایک تالاہ پر دیوتاؤں کی استریاں نکلی ہو کر نہاتی تھیں انھون نے شکھ یو جی کو دیکھ کر کچھ لاج نہ کی اسی طرح نکلی کھڑی رہیں جگتہ پیچھے سے بیاس جی بوڑھے آدمی وہاں پر پہونچے تب ان استریوں نے لاج کر کے اپنا اپنا کپڑا پہن لیا یہ حال دیکھ کر بیاس جی نے من میں بچارا کہ دیکھو شکھ یو جی کے بیٹے کو ان استریوں نے دیکھ کر پردہ نہیں کیا اور ہم بوڑھے آدمی کہ انھون سے کم دیکھ پڑتا ہے دیکھ کر انھون نے کپڑا پہن لیا اسکا کیا بھید ہے ان استریوں نے دہیہ درشت سے بیاس جی کے من کا حال جان کر کہا کہ اسے بیاس جی آپ کو استری اور پش کا گیان ہے اور شکھ یو جی مہاراج پریم ہنس ہو کر استری اور پش میں کچھ بھید نہیں جانتے اس لیے ہم لوگوں نے اُسے کچھ بھانہ کر کے تم کو دیکھ کر پڑے ہیں یہ بات سنکر بیاس جی کے من کا سند یہ جانا رہا شکھ یو جی مہاراج ایسے ترن تارن مہاتما ہیں سونکا دک رکھیشورون نے یہ استت ان کی سنکر من میں کہا کہ دیکھو ستوت پورانک ہم سب بوڑھے بوڑھے رکھیشور اور مہیشورون کی کچھ بڑائی نہ کر کر شکھ یو جی چھوٹے سے بالک کی اتنی بڑائی کرتے ہیں جب یہ بات سنکر رکھیشورون کا کلھ طین ہو گیا تب ستوت پورانک اُنکے من کا حال اپنے گیان سے جان کر بوسے کہ شکھ یو جی نے واسطے بھو ساگر پار اترنے رکھیشورون اور مہیشورون کے یہ مہاگوت کتھا جگت میں پرگٹ کی اسلئے وہ جوگی اور من کے بھی گرو ہیں جب یہ بات سنکر سب کو بودھ ہوا تب ستوت جی نے رکھیشورون سے کہا کہ جو کوئی اس بات کا سند یہ کرے کہ جب شکھ یو جی جنم لیتے ہی پریشور کا تپ کرنے کے لیے بن میں چلے گئے تھے تو انھون نے مہاگوت پڑان بیاس جی سے کس طرح پڑھا اسکا جواب یہ ہو کہ جب شکھ یو جی نے رکھیشورون اور مہیشورون سے گیان چرچا کیا تب ان کو یہ حال معلوم ہوا کہ جس بات کے سادھن کرنے سے ہر چرون میں پریت اپنے

وہی پریم دھرم ہوا ایسے شکدیو جی نے ناردن سے ملکر پوچھا کہ اے مہاراج ہم کو کوئی ایسا گیان بتاؤ جس میں پنج چرن پریشور کے ہمارے ہر ایک
 تب ناردی بولے کہ اس بات کا حال تمہارے پتا اچھا جانتے ہیں مہنے انکو بتا دیا ہو یہ بات منکر شکدیو جی اپنے باپ کے پاس چلے
 آئے اور انکے چرنوں پر گر کر بوسے کہ آپ مجھے کوئی بدیا ایسی پڑھائیے جس میں ہر چرنوں میں پریت ہو تب بیاس جی نے کہا کہ سوائے پڑھنے
 شری مدھاگوت کے اور کوئی دوسرا پائے اسکا نہیں ہو یہ بات منکر شکدیو جی نے بھاگوت پران پڑھنا شروع کیا اتنی کھانکھ سوت جی بولے کہ
 جب شکدیو جی بھاگوت کھانکھ بیاس ہمارے گرد سے پڑھتے تھے تب میں بھی وہاں تھا جو شکدیو جی مہا برکت رہ کر ایک ساعت کہیں نہیں ٹھہرتے تھے
 وہ بھاگوت پڑھنے کے لالچ سے بہت دنوں تک بیاس جی کی سیوا میں رہے اور انھوں نے بھاگوت کو بڑے پریم سے پڑھا اور شکدیو جی کو
 پریم منس اور رکھیشورون کا ست سنگ بہت پیارا تھا ہر ایک کے پاس کچھ درخت تھے جو دھن دینے کے لالچ سے لیکو اپنے پاس بلاتے اس واسطے انھوں
 نے بھاگوت پڑھا کہ اس امرت روئی کھانسنے کے لالچ سے جو کیشور اور منیشور لوگ ہمارے پاس رہیں گے اور اسی کھانکھ سوت میں وہ لگا اتنی کھانکھ
 موت جی بولے کہ اے رکھیشور اس کھانکھ کے سننے سے نہ کام بھکت بنتی ہو اور نہ کپٹ بھکت ہونے سے لوگ برکت اور گیانی ہو کر گت پدی
 ہو پختے ہیں ایسے آدمی کو چاہیے کہ جو کام جگیتہ تب پوجا برت وغیرہ اچھا کام کرے اس میں کچھ چاہنا نہ رکھے تو اس کے واسطے یہاں منکر ہو کر مرنیکے تھے
 پر لوگ بنتا ہوا کسی بات کی کامنا رکھنے سے یہ جو آواگون میں پھنسا رہا جو ساگر یا رہن میں آرتا اور بھکت کے برابر دوسرا دھرم نہیں ہوتا اور تب
 دان اور تیرتھ دوسرے دھرم جو آدمی لوگ کرتے ہیں اس دھرم کے کرنے سے بڑی محنت سے پریشور کے چرنوں میں پریم پیدا ہوتا ہے اس لئے اتنا دکھ
 اٹھانا اچھت نہ کر آدمی کو چاہیے کہ پختے سے یہ امرت روئی کھائے اور میں اپنا مایا موہ استری اور تیرتھ چھوٹے بیوہار سے الگ رہ کر نارائن جی کے
 چرنوں میں دھیان اور پریت لگاؤ جو کوئی اس اپنا اس جوت سروپ کے چرنوں میں لگا کر پریشور کی لیل اور کھانکھ سوتا ہو اس کے ہر دے میں
 کام کرو وہ تو کچھ توہ کا جو میل جاوے وہ چھوٹ کر سن اسکا اس طرح سٹھ ہو جاتا ہے جس طرح حقیق کرنے سے لوہے میں مورچا نہیں رہتا تب اس کے
 ہر دے میں ہر چرنوں کا باس ہو جاتا ہے ایسے آدمی کو اپنی مکت بنانے کے واسطے پہلے اس کھانسنے کا ابھاس کرنا چاہیے پریشور کی بڑی کرپا
 ہونے سے آدمی کا من اٹکی کھانکھ اور کیرتن میں لگتا ہے بنا بھکت کے اور کھانکھ اور کیرتن پریشور کی سنے سن شد نہیں ہوتا اور آدمی کا سو بھادو جی
 اور تاسی اور ساتو کی ہو تھی اور دیوتا کی پوجا بھی تین طرح پر راجی اور تاسی اور ساتو کی ہوتی ہے اور شاستر میں تاسی کو کاٹھ سے اور راجس کو
 دھوئیں سے اور ساتو کو آگ سے مثال دیتے ہیں جو مطلب آگ سے نکلتا ہے وہ کاٹھ اور دھوئیں سے نہیں نکلتا ایسے ساتو کی بھکت
 اور پوجا کرنے والے مکت پدی پر ہو پختے ہیں اور دنیا میں جتنا دھرم جگیتہ اور تپ اور برت وغیرہ سے ہوتا ہے وہ سب اس طرح
 پریشور کے روپ میں پہنچ جاتا ہے جس طرح برسات میں ندی اور نالے کا پانی بہ کر سمندر میں مل جاتا ہے۔

تیسرا اوصیاء

اوتارون کا حال اپنی جو جو اوتار پریم پریشور نے واسطے شک دیئے اپنے بھکتوں اور مارنے دیتوں کے دھارن کیا ہے
 سوت جی نے سونا کا دگ رکھیشورون سے کہا کہ اے نرنکار بھکت میں اوتار دھارن کرنے والے پریش کا روپ میں سکے پہلے بھی رہے تھے اور
 پنج میں بھی دی رہ کر تمہارے ہونے کے پیچھے بھی وہی رہینگے وہ اپنے پیچ سے آپ پر کاشت ہیں اور سب تیج کو اسی جوت کی پرچھائیں
 سمجھنا چاہیے مہارے ہونے کے پیچھے اسی آدز نکار جوت نارائن جی کو سنسا رہنے کی اچھا ہوتی ہے تب وہ اپنی مایا بھکت پریش کا اوتار لیکر
 شیش ناگ کی چھاتی پر شین کرتے ہیں انھیں کو برات روپ کہا جاتا ہے جن کے ہزار ہزار اور ہزار ناگ اور ہزار ہزار اور ہزار

چرن ہوتے ہیں انکی ناچھ سے کل کا پھول نکلتا ہے اور پھول سے برصا جی پیدا ہو کر جو دھون لوگ کو پیدا کرتے ہیں انھیں کو سب اوتارون کا کارن
 سمجھنا چاہیے اور اس پریم پریشور کے اوتارون کا حال اس طرح ہے کہ پہلا اوتار سنگ سنندن ساتن سنت کمار کا دھارن کر کے سدا پارنج
 برس کی عمر ہو کر پریم چاری رہے دوسرا اوتار بارہا جی کا لیکر پاتال سے پرختی کو لائے تیسرا اوتار جگیتہ پریش کا چتر بھی روپ دھارن کر کے
 سب راجاؤں کو جگیتہ کرنے کی راہ بتا کر تاریخ کیا جو کھائی گرتا اور تاریخی سب بدن آدمی کا اور سرگھوڑے کا دھارن کر کے برصا جی کو بید
 پڑھایا۔ پانچواں اوتار نارنارائن کا لیکر بدری کیدار میں واسطے راہ دکھانے پتیا کے سنساری جو دھون کو تپ کرتے ہیں چھٹا اوتار کیل
 دیوئوں کا دھرم کرنا لکھ جوگ گیان اپنی مائا کو اپدیش کیا ساتون اوتار دوتا ترے کا آترمن سے ہوا جس نے راجا الکرگ در بلا دھکت کو
 بیدارت پڑھایا۔ آٹھواں اوتار رکھتھ دیوتا کا چتر دیوی نام اندر کی کنیا سے پرگٹ ہو کر جڑ چڑا دکھلایا اور انکے بیٹے جین دیو نے
 سراوگیوں کا دھرم سنسار میں بھیلایا۔ نوواں اوتار راجا پرستھ کا راجا پتین کے شریر متھے سے پیدا ہوا جس نے گورو دی پرختی کو دھکر سب
 اوکھ اور راناج وغیرہ کو جو اسنے اپنے بھیتھ چھار کھانکھ باہر نکالا دسواں اوتار مچلی کا لیکر راجاست برت کو بہت رکھیں سمیت ناو پر بھال کر
 گیان سکھایا اور اسکواپنی مایا کا تاشا دکھلایا لیکر دھوان اوتار کچھوے کا سندر متھے کے شے مندر راجل پریت کو اپنی پیٹھ پر لیا۔ بارھواں اوتار
 دھوتربیکا لیکر امرت کا کلسہ ہاتھ میں لیے سمدر سے باہر نکلے تیرھواں اوتار موہنی مورت کا دھرم کو دیون کو اپنی سندرتانی پر مہمت کیا اور
 امرت کا کلسہ لے لیکر سب امرت دیوتاؤں کو پلا یا چودھواں اوتار نرسنگھ جی کا لیکر پرینہ کشپ دیت کو مار کر پر بلا داپنے بھکت کی رچھائی
 پندرھواں باون اوتار دھارن کر کے تین پیگ پرختی راجا بل سے دان لیکر دیوتاؤں کو دی مانگنے سے آدمی چھوٹا ہو جاتا ہے اس واسطے پریشور
 نے بھی مانگنے کے سنے اپنا چھوٹا روپ بنایا تھا سوچواں اوتار منس کا لیکر سنت کمار کو گیان اپدیش کر کے انکا رب توڑا سترھواں اوتار ناراجی کا
 لیکر پنج راتر بید بنایا جس میں سب مینو دھرم لکھا ہے اٹھارھواں ہری نام اوتار لیکر کچیند کو گراہ کے ٹٹھ سے چھڑایا۔ انیسواں اوتار برشرام جی کا لیکر
 اکیس بار سب چھتری راجاؤں کو مار کر پرختی لے چھنکر پریمون کو دان دی بیون اوتار شری راجندر جی کا دھارن کر کے سمدر کا ابھان
 توڑ کر راؤں کو مارا لیسواں اوتار بید بیاس کا لے کر سب بیدوں کا بھاگ کر کے اٹھارہ پڑان اور مہا بھارت بنایا۔ بائیسواں شری کرشن
 اوتار لیکر کنس اور کال جن اور جاستھادک آدھری راجاؤں کو مارا اور پرختی کا بھار اٹا کر واسطے بھوساگر پار آرتے کلجک باسیون کے
 بھکت میں لیلایا کی تیسواں بودھ اوتار لینے کا یہ کارن ہو کہ جب دیتوں نے شکر اپنے پر مہمت سے پوچھا کہ دیوتا لوگ سدا اندر اسن کاراج کرتے
 ہیں کوئی تدبیر ایسی بتاؤ کہ جس میں ہمارا راج سدا بنا رہے شکر جی نے کہا کہ جگیتہ کرنے سے دیوتاؤں کا راج رہتا ہے سو تم لوگ بھی جگیتہ کرو
 جب دیتوں نے شکر اراج کے اپدیش سے واسطے راج دیو لوگ کے جگیتہ کرنا شروع کیا تب دیوتا لوگ گھر کر نارائن جی کے پاس چلے گئے
 اور بہت استت کر کے ہاتھ جوڑ کر بولے کہ اے سیکھٹھ ناٹھ دیت لوگ اسی طرح ہم سے بلوان میں جب جگیتہ کرنے سے انکو اور ادھاک بل ہو گا تب
 ہم لوگ انکو کسی طرح نہیں جیت سکیں گے جس میں ہمارے واسطے بھلا ہو وہ آپاے کیجیے یہ بات سننے ہی اوپر ش بھگوان نے بودھ اوتار دھرم
 کر سٹھنے کا روپ بنالیا اور میلاکر پندر چوری رستی کی ہاتھ میں لیکر جہان دیت لوگ جگیتہ کرتے تھے وہاں پر گئے دیتوں نے انکو دیکھتے ہی آدر
 کر کے پوچھا کہ تمہارے ہاتھ میں کیا ہو بودھ جی نے کہا کہ جس جگہ آدمی بیٹھا ہے وہاں چھوٹے چھوٹے جواکے پیچے دب کر مارتے ہیں سو اس
 چوری سے جگہ جھاڑ کر بیٹھا چاہیے پھر دیتوں نے پوچھا کہ تمہارا کپڑا واسطے میلا ہے بودھ جی نے کہا کہ کپڑا دھونے سے بھی بہت جھومتے
 ہیں جب ایسی باتیں سننے سے دیتوں کو موہ پیدا ہو کر من انکا جگیتہ کرنے سے ہٹ گیا تب انھوں نے آپس میں کہا کہ جگیتہ کرنے سے

۱ ہیشیو
۲ ازلک
۳ اتر مہدے
۴ جیندے
۵ ویرا

ہیراچ کشیپو

۶ بودھ

۷ مہدے

جو بدھ

جیونسا ہوگی تو جگتیہ کرنا ہمارا نہ بھل ہو کر اس میں اور ادھک پاپ ہوگا یہ بات بھگوتوں نے پریشور کی اچھا سے جگتیہ کرنا بند کر دیا تب بلانے
 دھرم کا جانا رہا اور دیوتا لوگ اُسے بلوان ہوئے اور کلجک کے انت میں چھوٹا ہوا اور لیکر دھرم کی برود اور لیچ اور ادھرمیوں کا نال
 کر کے ان چھوٹوں اور نون میں شری رام چندر اور شری کرشن جی کا اوتار پورن کلا سے ہوسناری جیون کو ادھار کرنے کے لیے یہ سب
 اوتار نارائن جی نے اپنی دھارن کیے ہیں اور جتنے رکھیشور اور من اور دیوتا اور آدمی جو دھاری سنسار میں جڑا و جتن میں سب میں انھیں پرہم کا
 پرکاش بھنا چاہیے اس لیے کوئی اُنکے اوتاروں کی گنتی نہیں کر سکتا اور پریشور اپنی مایا سے جگت کو پیدا کرتے ہیں برت اُنکے بس نہیں ہوتے
 اس لیے سنساری جیون کے دکھی ہونے سے کچھ دکھ اُنکو نہیں پہونچتا اور نارائن جی کی لیل اور نام اور چتر کوئی نہیں جان سکتا ہی کسی کچھ اُن کو
 پہچانتا ہی جو اُنکے بھجن میں ہیں رہ کر اُنکے سواے دوسرے کا بھوسا نہیں رکھتا اُسکو پریشور کے جاننے کے واسطے اچھا رہ کر سنساری وہ
 چھوٹے سے پریشور کا پرکاش بدن میں آتا ہے اور شری بھگوت میں سب بیدوں کا سار اور پریشور کی لیل یا بیاس جی نے واسطے بھوسا گر
 بار کرتے سنساری جیون کے برن کیا ہے اور اپنے پرشک دیو جی کو ہر دور میں لنگا کنارے بھمنوں اور رکھیشوروں کے بیچ میں بٹھکر بٹھالیا تھا
 اور جس سے شری کرشن جی ہمارا ج دوار کا سے بیکٹھ کر پدھارے اُس سے دھرم کا سوج ڈوب کر سب شہ کرم دینا سے جاتے رہے تب
 بیاس جی نے اس بھگوت کو بنا کر دھرم دیو جی سوج پر گٹ کیا اور جس سے بید بیاس جی نے یہ کتھا شک دیو جی کو پڑھائی اس سے ہم بھی ہاں
 تھے سو گرو کی دیا اور کر با سے ہلو یہ امرت رو پی تھا یاد ہو گئی جو تم لوگوں کو سناتے ہیں۔

چوتھا ادھیائے

بنانا بیاس جی کا مہا بھارت اور سترہ پُران سب بیدوں کا تئو

سونکا و رکھیشوروں نے شوت جی سے کہا کہ آپ کی عمر پریشور بہت بڑی کرے اوتاروں کا حال سننے سے ہم لوگوں کا من بہت
 پریشان ہوا اب ہم چاہتے ہیں کہ جہاں گوت بیاس جی سے آپ نے سنا تھا اور انھیں سب لیل اور مہا شام سندر کی لکھی جو وہ ہکوشائے اور کون سے
 جگ میں کس استھان پر شک دیو جی نے یہ کتھا راجا پرکھیت کو سنا تھی اُسکا حال کیسے کس واسطے کہ راجا پرکھیت کو ساپ کے کاٹنے کا ڈر تھا اور
 ہلوگ کال روپی سنسار سے جس میں موت کی کچھ حد نہیں ہوتی ڈرتے ہیں اور ایک بات کا سند یہ ہکوشائے کہ شک دیو جی اتنے برکت ہو کر ایک
 ساعت کہیں نہیں ٹھہرتے وہ کس طرح سات دن راجا پرکھیت کے پاس کتھا سنانے کے واسطے رہے اور شک دیو جی ہمارا ج لنگوٹا اپنے بھوت
 لگا ہے اور ادھوت بنے رہتے تھے اُنکو راجا پرکھیت نے کس طرح پہچاننا کہ یہی شک دیو ہیں یہ بات سنکر شوت جی نے کہا کہ دوا پر کے انت میں
 بیاس ہمارے گرد نارائن روپ نے یہ بچار کر پریشور اور سترہ پُران سے اوتار لیا کہ سترہ جگ میں عمر آدمی کی لاکھ برس اور سترہ پُران میں
 برس اور دوا پر میں ہزار برس کی ہو کر جگت عمر پوری نہیں ہوتی تھی تب تک وہ نہیں مرنے لگے اور کھجک میں عمر آدمی کی ایک سو بیس برس کی ہو کر
 سب لوگ پاپ کرنے سے اُسکے بھتیجی مر جائینگے اور جگتوں کے اپنی عمر بید پڑھنے اور جگتیہ اور تپ کرنے میں بتاتے تھے سو پوری عمر
 اور اچھے کام کرنے سے وہ کام اچھی طرح پورا ہو کر اُنکو گت پدارتھ ملتا تھا اور کلجک باسی تھوڑی عمر ہونے سے تپ کرنے اور بید پڑھنے
 نہیں سکتے تھے اور اتنا روپیہ بھی نہیں رکھتے جو جگتیہ اور دان آدک کر کے بھوسا گر بار کرتا جاتے اور کلجک باسی جیون دینا کے شک میں
 ڈوبے ہو کر ہلوک کا سونچ نہیں کرتے اور آدمی استری اور روپیہ کے موہ سے گت پدی نہ پا کر کیول بھجن سے ادھار ہوتا ہے اس واسطے
 پرہم پریشور نے واسطے شک پائے اور بھوسا گر بار کرتے کلجک باسیوں کے بید بیاس کا اوتار لیا ایک دن بیاس جی نے سر سوئی کتاب ہنساں

۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

۱ جیمین
۲ بھیشمیا
۳ بوہ

کر کے پریشور کے دھیان میں اکیلے بٹھکر بچا کر کیا کہ دیکھو کلجک باسی بے نصیب اور مورو کہ ہو کر ایسی سنگت نہیں کرتے جس میں گیانی ہو کر پریشور
 کو پہچانیں جو بات گیانی کی سنتے ہیں وہ بھی دھارن نہیں کرتے اور سدا اس میں بھرے رہ کر سنساری ترشا کو نہیں چھوڑتے یہ بات بچار کر ہمارے
 گرو نے رگ اور یج و ساد اور سام بید اور اتھرن بید اس اچھا سے بنایا کہ کراچت دنیا کے لوگ تھوڑی عمر ہونے سے سب بید نہ پڑھ سکیں
 تو کیول ایک بید پڑھ کر بھوسا گر بار کرتا جاتے ہیں جب بیاس جی نے چارو بید بنا کر استری کو بید پڑھانا اچھا نہ جانتا تب بخون نے اُن کو جلدوں
 بیدوں کا سار لگا کر مہا بھارت اور سترہ پُران بنائے جس کا پڑھنا اور بھجنا سب ہو کر سب چھوٹے بڑے شور اور استری اُسکے سننے سے
 بھوسا گر بار کرتا جاتے ہیں بید کے باغنے والے کیل رکھیشور اور سام بید کے پڑھنے والے جیمین رکھیشور اور رگ بید کے پڑھنے والے بھیشمیا
 رکھیشور اور اتھرن بید کے پڑھنے والے انکر رکھیشور ہوئے اور مہا بھارت پُران کو روم پرکھن میرے پتانے بڑھا ہے اور ان
 رکھیشوروں نے اپنے اپنے جیون کو جو بید پڑھایا تھا وہی بید کی شا کھا بھنا چاہیے مہا بھارت پُران ایک لاکھ اشلوک کا ہے اس کا
 پڑھنا اور سننا بڑا ہے مہا بھارت اور سترہ پُران بنانے پر بھی بیاس جی کے من کو بوڑھہ ہو کر یہ بچار من میں آتا تھا کہ ابھی ہم کو کچھ اور بنانا
 چاہیے مگر کوئی بات بلی نہیں ٹھہرتی تھی کہ ہم کون سی کتھا بنا دیں جس میں ہمارے من کو دھیرج ہو بیاس جی اسی چنتا میں سر سوئی کتاب
 بیٹھ بچار رہے تھے کہ نارو جی میں بجاتے ہوئے وہاں آئے بیاس جی نے نارو من کو بڑے اور بھاؤ سے بیٹھا لا

ادھیائے پانچواں

بھگوانا نارو من کا بید بیاس کو یہ بات کہ تم کیول ہر چتر کا ایک پُران بناؤ اور کنا حال پنے پچھلے جنم کا بیاس جی سے
 نارو من نے بیاس جی کو چنتا میں دیکھ کر کہا کہ اس سے تم بڑے بیچ میں دکھلائی دے جو طرح کسی آدمی کو کوئی ٹھن کام آن پڑے اور وہ کام
 اُس سے ہونے کے ہارنا کر اُسکی چنتا کرے تنے ایک بید کے چار بید بنا کر مہا بھارت اور سترہ پُران تیار کیے تپ بھی تمھارا بودھ نہو یہ بات
 سنکر بید بیاس جی بہت خوش ہوئے کہ انھوں نے ہمارے من کی بات جان لی پھر بیاس جی اپنی چنتا کا حال نارو من سے لکھو بے کہ آپ
 تو دن رات پریشور کے بھجن میں لپٹے رہتے ہیں سو کرنا کہ ایسی تدبیر بتلائے کہ ہمارا چت شدہ ہوتا ہے یہ بات سنکر نارو من بولے کہ اے
 بیاس جی جس طرح تنے مہا بھارت اور سترہ پُرانوں میں پریشور کا ناؤ باد تھوڑا سا لکھ کر حال جگتیہ اور تپ اور تیرتھ اور دان اور برت اور نیم اور
 طائی دیوتاؤں اور سنساری لوگوں کا برن کیا ہے اس طرح کوئی پُران نہ لکھو اور خوش آویش بھگوان کا من لگا کر نہیں بنایا اس لیے تمھارے چت کو
 سنو کہ نہیں ہو اس واسطے لیل پریشور کے دوسرے پُران کے پڑھنے اور سننے میں محنت بڑی اور لاکھ تھوڑا سا پچھل ہیضہ نہیں ٹھہرنا وہ شک
 تھوڑے دن بھوک کر بھر جنم لینا پڑتا ہے اور پریشور کی کتھا میں چت لگنا سے چنتا پچھل اور شک پاتا ہے وہ حال برن نہیں ہو سکتا اور جن لوگوں کو
 دنیا میں بہت درد اور دکھ لگا رہتا ہے وہ سب ہر روپیہ کتھا سننے اور پڑھنے سے چھوٹ جاتے ہیں اس لیے جس پُران اور بھجن میں پریشور کی لیل
 اور نام لکھا ہوا اسکو اتم بھنا چاہیے جس طرح ناؤ من مانی ہوا چلنے سے اپنے مقام پر پار پہونچتی ہے اسی طرح دنیا کے لوگ پریشور کا بھجن اور
 انجمن کرنے سے دنیا میں با بخت پھل پا کر مرنے کے پچھے بھوسا گر بار کرتا جاتے ہیں جیسا کہ بھگوت بھجن اور ہرچون میں دھیان لگانے سے
 ملتا ہے ویسا شک اندر اور کبر کوک دیوتاؤں کو بھی نہیں ملتا اس لیے آدمی کو اچھا ہے کہ اپنے من میں سنو کہ رکھ کر ہر نام لینا چاہیے بنا کسی مطلب پریشور کا
 بھجن و انجمن کیا کرے دنیا میں سب طرح کا دکھ اور شک پچھلے جنم کے کرموں سے پڑا ہے ہو کر بھجن کرنے سے سولی سے کاٹا جاتا ہے اور
 ہرچون کا دھیان من میں رکھنے سے سنساری مایا چھوٹ کر ہر اس آدمی کو جگتیہ اور تپ اور برت اور دان ادک کرنا کچھ کام نہیں رہتا ہے اور جو

لوگ ہر جگہ نہ رکھ کر کول جلیہ اور تپ اور برت اور تیرتھ کرتے ہیں وہ آؤ گون سے بہت نہیں ہوتے اچھے کام کرنے سے حقوڑے دن اسکا شکہ بھوک کے پھر ختم لیتے ہیں اور تھے بعض بات بیدار و پران میں ایسی لکھی ہر جگہ موروک لوگ نہیں سمجھیں گے جسے تھے شرادھ کرنا پڑون کا مانس سے لکھا ہوا ہے مانس کھانیاں تھاری بات کو پران مانکر مانس بھوجن کر کے یہ سمجھیں گے کہ بیاس جی کا مطلب مانس سے جلیہ اور شرادھ کرنے کے لیے ہر اس طرح کی بات سادھ اور تپسوی لوگ اچھی نہ مانیں گے جو لوگ ہنس روپی بھگت پریشور کے ہیں وہ بھجن اور اسمن نام بکھناتھ اور دھیان ہر چرون کے گن رہ کر دوسری بات نہیں چاہتے جس طرح ہنس مان سرور کے کنارے رہ کر دانے کی جگہ موتی چتے ہیں اور کواشد جگہ بھگت بشتا اوک اشدہ بشت کھاتا ہوا روپی بولی بول کر بارے انجان کے دوسرے بچپون کو اپنے برابر نہیں سمجھتا اور ہنس اسکی بولی کو بیاری نہیں جانتے اسی طرح ہنس روپی سادھ اور پیشور کو پریشور کا گن اور جتر سننا پیرا لگتا ہوا اور جو پران شام سندر کے نام اور استت سے بہت ہیں وہ انکو اچھے نہیں لگتے اور کوا روپی آدمی سنانا ان باتوں کا جن میں کھیل بہا رسناری سکھ ہوتا ہوا اچھا جانتے ہیں اس لیے تھارے من کو سنتو کھنوا اب تمکو چاہیے کہ ایک پران ایسا بناؤ جس میں سب لیل اور گن پریشور کے لکھے ہوں اور اس کے پڑھنے اور سننے سے آدمیوں کو پون ملکر دے کے پچھے نکت پر دیئے اور تھاری چنتا چھوٹ کر سنتو کھ ہوا ہر بیاس جی جو تمکو ہمارے کہنے کا بشواس ہو تو ہم اپنے پچھلے جنم کا حال کہتے ہیں سنو کہ ہم اس جنم میں ایک واسی کے بیٹھے تھے اور ہماری ماما ایک براہمن کے یہاں کام کاج کرتی تھی اور وہ براہمن سادھ اور سنون کی سیوا کرتا تھا برسات کے دنوں میں اس براہمن کے مکان پر سادھ لوگ آکر ٹپے اور اس براہمن نے سادھوؤں کے چوکا برتن کے واسطے ہماری ماما کو رکھ دیا میں بھی لڑکا ہونے سے اپنی ماما کے ساتھ ان سادھوؤں کے آسن پر رہ کر آٹھو ہر انکا درشن کیا کرتا تھا جس سے سادھو لوگ آپس میں ہنسنے پریشور کی کھایا تارہ کہتے تھے اسوقت میں بھی اُنکے پاس بیٹھا رہتا تھا اور مجھ بالک اکیاں کر وہ باتیں کھاتی بہت پیاری لگتی تھیں اس لیے میں پرب پریم سے اسکو سنتا تھا اور سادھو لوگ بھوجن کر کے جو اپنی اپنی چوٹیں مجھ کو اپنے ہاتھ سے دیتے تھے میں اسکو بڑے پریم سے کھاتا تھا جب وہ سادھو لوگ برسات بیت جانے پر اپنے اپنے گھر جانے لگے تب میں بہت رو دیا اور مجھ کو یہ اچھا ہوئی کہ میں بھی اُنکے ساتھ جاؤں تب انھوں نے میرے اوپر کرپا کر کے کہا کہ ہم تمکو منتر بتائے دیتے ہیں اسکو تو جپا کر وہ لوگ بارہ اچھ کا منتر مجھ کو بتا کر اپنے استھان کو چلے گئے اور میں اس منتر کو جپ کران سادھوؤں کی اکیا مانکر شری کرشن اور بلرام اور پرودھ جی کے چرون کا دھیان کرنے لگا جب ان سادھوؤں کی چوٹیں کھانے اور منتر چنے کے پر تاپ سے مجھ گیان ہوا تب میں نے اپنے من میں یہ بجا کر کیا کہ بن میں جا کر پریشور کا بھجن کر دن یہاں کو واسطے پڑا رہوں میری ماما مجھ سے بڑی محبت رکھ کر ایک ساعت میرا ساتھ نہیں چھوڑتی تھی اس لیے میں اسکو اکیلے چھوڑ کر کہیں نہ جاسکتا تھا پریشور نے میرے جپ کا حال جانکر ایسا سوچ کر کیا کہ میری ماما سانپ کے کاٹنے سے جراسی براہمن کے لیے دودھ دہانے جاتی تھی راہ میں مر گئی جب لڑکوں نے آکر یہ حال مجھ سے کہا تب میں نے بہت خوش ہو کر من میں بجا کر کیا کہ دیکھو پریشور نے سنساری ماما مہ سے مجھ کو چھڑا دیا یہ بجا کر میں اسوقت کہ بلنج برس کا تھا وہاں سے آتو شا کو بڑی بڑی ندی اور نالے اور پہاڑ ناگھتا ہوا ایک بن میں جا گیا بہت سے سنگھ اور ریچھ اور ساتھی وغیرہ جانور مجھ کو جگ مل میں دکھائی دیے برہمن بھگوان کی کرپا سے کچھ نہیں ڈرا اور میرا دھیان پریشور کے چرون میں لگا تھا اس سے مجھ کو کچھ بھوک نہ پیاس بھی نہیں لگی میں بہت دور ایک دن میں جہاں آدمی کا آنا جانا نہ تھا وہاں ایک درخت پیل کا ندی کے کنارے پر دکھایا جب میں نے اس درخت کے نیچے جڑ بٹھکر پریشور کے سو روپ کا دھیان کیا تب بھگوان کا دبیر روپ مجھ کو دھیان میں ایسا دیکھ پڑا کہ ایک آدمی بہت سندر جیسے گھار بند کا پرکاش سورن سے بھی زیادہ تھا چہرہ بھی روپ سنسار کے چکر گدا ہم ہاتھ میں لیے پیتا

اور تختی مالا دھارن کیے اور کرپٹ نکت اور کنڈل کا نون میں پہنے شام سو روپ اور کل میں لمبی مچھا گھونگر دالے بال تاپ ہارنی جتوں مند مند مسکراتے اور بجلی کی طرح چمکتے ہوئے مجھ کو دکھائی دیے میں نے اس روپ کو دیکھتے ہی بہت خوش ہو کر جا ہا کہ اسی روپ کو دیکھتا ہوں پردہ روپ میرے دھیان سے گپت ہو گیا اور میں بڑا سوچ کر کے رونے لگا۔ تب یہ آکاش بانی ہوئی کہ تو چنتا چھوڑ کر میرے بھجن میں لگا رہ تیرے من میں ادھک پریت پیدا ہونے کے لیے ہم نے ایک بار درشن اپنا تجھ کو دیا ہے۔ دوسرے جنم میں تو بھگوارا درشن یادے گا اور تو ہمارے بچ بھکتوں میں ہو کر ہماری کرپا سے تجھ کو اپنے پچھلے جنم کا حال یاد دہیگا۔

ادھیانے چھوٹوان

کنا نار دھجی کا حال اپنے پچھلے جنم کا کہ ہر بھجن کے پر تاپ سے ہم کو درشن شام سندر کا ہوا اور جس طرح ہم نے نشور کا تن چھوڑ کر برہما جی کے یہاں جنم پایا

نار دھمن نے بیاس جی سے کہا کہ آکاش بانی ہونے کے پچھے ایک باجا بن کا نارائن جی نے مجھ کو دیا میں وہ میں لیکر پریشور کا بھجن کرنے لگا جب پریم سے اس میں کو بجا کر بچ دھیان اور بھجن پریشور کے لین ہوتا تھا تب بکھننا تھ کے پریم میں ڈوب کر مجھ کو یہ اچھا ہوتی تھی کہ نارائن جی نے دوسرے جنم میں درشن دینے کو کہا تو میرا یہ تن کب چھوٹے اور دوسرا جنم لیکر پریشور کا درشن پاؤں جب اس طرح اچھا کرتے کرتے وہ تن میرا چھوٹ گیا تب میں تر بھون بت کی کرپا سے برہما جی کا بیٹا ہوا اور اُنکے انگوٹھے سے پیدا ہو کر پچھلے جنم کا حال مجھ کو یاد دہا ایسے میرے من میں یہ اچھا ہوئی کہ نارائن جی کا بھجن کر دن جس میں مجھ کو بکھننا تھ جلدی درشن دیوین اسواسطے سنساری ماما مہ اور گڑھستی کے جال میں نہیں بھنسا اب اس بھجن کے پر بھاؤ سے میرا حال یہ ہو کہ جس سے پریشور کا دھیان کرتا ہوں اسی سے ہانکے ہماری مجھ کو اس طرح درشن دیتے ہیں جس طرح کوئی گسیکا نیز تاپا آجاوے اب جہاں اچھا کرتا ہوں وہاں درشن اس سانولی صورت کے مجھ کو ہوجاتے ہیں اور تنیوں کوک میں جہاں میں جانا چاہتا ہوں وہاں چلا جاتا ہوں کسی جگہ مجھ کو جانے کے واسطے روک نہیں ہر ای بیاس جی تم بھی پریشور کی لیل اور گنوں کا کیرتن کرو جس میں تمکو بھی برہم بھگوان کے چرون کا درشن ہووے اور تمھارا جپ اُنکے چرون کا دھیان چھوڑ کر دوسری طرف نہ جاوے۔

ادھیانے ساتوان

کنا نار دھمن کا حال چاراشلوک کا بیاس جی سے اور تپ کرنا بیاس جی کا بدری کیدار میں جا کر اور بنانا پران شری مدھاگوت کا

سوت جی نے سونک آدک رکھیشورون سے کہا کہ نار دھمن اپنے پچھلے جنم کا حال بید بیاس سے کہو بولے کہ ای بید بیاس جی ہم نے چار اشلوک برہما جی سے اور برہما جی نے نارائن جی سے منے تھے تمکو چاہیے کہ اسی چاراشلوک کی کھتا بتا کر پربک برن کو پریشور کی مہا کیول آدمی کے تن میں جانی جاتی ہو پیش بھی اوک کو سوائے کھانے اور بھوک کرنے کے دوسرا کام نہیں رہتا ہر جو کوئی آدمی کا تن پا کر پریشور کا بھجن اور اسمن کر کے مایا روپی جھوسا کرے پارا گریا جی کا جنم لینا پچھلے ہم اور جسے تن پا کر نارائن جی کا اسمن اور دھیان نہیں کیا وہ آدمی جو اسی لکھ جون میں جنم لیکر پڑو کہ پاتا ہو چہ نار دھمن نے بید بیاس جی کو رتھ چاراشلوکوں کا اچھی طرح سمجھا کر کہا کہ اے بیاس جی پہلے تمکو چاہیے کہ پر برہم پریشور کے چرون کا دھیان کرو جب تمھارا انتہ کرن شدھ ہو کر بکھننا تھ کا چتکار تمھارے ہر دے میں آوے تب تم گن اور استت نارائن جی کا برن کرنا یہ بات کہ نار دھمن وہاں سے چلے گئے اتنی کھتا سنا کر سوت جی بولے کہ اے رکھیشور نار دھجی دھن میں جنھوں نے

واسطے کلیان سنساری جوڈن کے میدیاس جی کو اپیش دیا بیاس جی نارڈن کے اپیش سے مسرتی ندی میں اشان کر کے بدکا شرم
 کو جوشی نگر سہاڑکی طرف ہو جا کر پنج دھیان پریشور کے لین ہوئے تب انھوں نے اس بات کی چنتا کی کہ مجھے گلیان کی کیا سامت ہو جو
 تھوڑی بھی مہا اُس پریم پریشور کی برتن کر سکون اسی سے ایک تیج اوچوت کا اُنکے ہر دے میں چکا تب بیاس جی نے پریشور کی کرپا
 سے استت کرنے کی سامت پر اُن چار اشلو کون کو جو نارڈن سے مناتھا بستا پور یک لکھا اور اُسکا نام شری مہاگوت رکھ کر شکدیو جی
 اپنے بیٹے کو پڑھایا اور شکدیو جی مہاراج نے راجا پرکھیت سے کہا جسکے پڑھنے اور سننے سے سنساری مایا چھوٹ جاتی ہے تیجے سے
 اُسکا حال کہا جائے گا شکدیو جی اتنی کتھا سنا کر لوئے کہ دیو راجن جب کرچیتیر میں اٹھارہ اچھوہنی دل پانڈوؤں کو روڈن کا اٹھا ہو کر اٹھارہ
 دن تک بڑی لڑائی ہوئی اور بہت آدمی شوریہ باغی گھوڑے شنگھ مارے جا کر یوگ میں پہونچے اور بھیم سین نے اپنی گدا سے دھڑا کر کے سب
 بیٹوں کو مار کر راجا درج دھن کی جائگہ توڑ کر اسکو پھنسی پر گرایا اور مہا بھارت ہونے کے پہلے جس سے درج دھن نے راجا درج دھن سے سب
 مال اور درویدی انکی رانی کو چھل کر کے جوے میں جیت لیا اور اُس نے درویدی کے سر کے بال کھینچے ہوئے بڑی ڈاٹ اور انیت سے
 اپنی بھانین ہلا کر درویدی سے کہا کہ تو ہماری جائگہ پر کرچیتیر ایسوقت بھیم سین نے من میں پرین کیا تھا کہ شام سندر کی کرپا ہوگی تو میں اسکی
 جائگہ اپنی گدا سے توڑ دنگا شری کرشن جی کی کرپا سے بھیم سین نے اپنا برن پورا کیا جسوقت درج دھن پر ٹوٹا کھائل اور اکیلا لارن بھوم میں
 پڑھا اسوقت اشوتھا مایا درونا چانچ کا اُسکے پاس آکر بولا کہ تم اور تم لوکس میں ایک ساتھ رہ کر کھیتے تھے مگر دشمنوں نے یہ دن دکھلا کر
 اس درویش کو پہونچا یا ہکو جو اکیلا دیو سوکر میں درج دھن یہ بات سنا کر اشوتھا ماسے بولا کہ میں اپنی جائگہ ٹوٹے اور مارے جانے سب بھائی اور
 بیٹے اور سینا پتوں کا کچھ چنتا نہیں کرتا چنتا دکھ مچھکو پانڈوں کے چیتے رہنے اور راج کرنے کا ہو تھا رہے ہوتے ہمارے دشمن راج کرین مگر
 اس بات کی بڑی شرم کرنا چاہیے اشوتھا مایہ بات سنا کر لولا کہ تم کو تو میں آج رات کو جا کر سوتے وقت پانچون بھائی پانڈوں کا سرکاٹ کر
 تھارے پاس لے آؤں چل پڑھو آدمی کو مارنا پڑا پاپ ہو پرت تھاری خوشی کے واسطے میں ایسا کرونگا درج دھن نے کہا کہ جو تم اُنکا
 سرکاٹ لاؤ تو میں تمھارا بڑا بھائی بنوں گا اشوتھا مایہ بات سنا کر وہاں سے جلا اور اُسکے پہونچنے سے پہلے شری کرشن انترجامی نے جانا کہ آج رات
 کو اشوتھا ماسے سرکاٹنے پانڈوں کے آوے گا اسواسطے بیگنٹھ ناٹھ نے سدھیا سے پانڈوں سے کہا کہ آج رات کو تم پانچون بھائی اپنے
 ڈیرے پر رہو مسرتی ندی کے کنارے دو سرا ڈیر اکھڑ کر کے سوؤ اور سب لوگوں کو اُسی ڈیرے میں رہنے دو ایسے پانچون بھائی اُس
 رات کو دوسرے ڈیرے میں سوئے تھے اور اشوتھا ماسے اُسی دن اندھیری رات میں پانڈوں کے سرکاٹنے کی اچھا رکھ کر کرپا چارج سے
 صلاح پوچھی انھوں نے اس اصرام کرنے سے بہت منع کیا اشوتھا مامہادیو جی کے بردان کا گھنڈ رکھنے سے کرپا چارج کا کسانا مانکر یہ رات
 نگادی اور پانڈوں کے پہلے ڈیرے میں جلا گیا اور اُسی بردان کے پرتاپ سے درویش توڑ پڑھ کر اُسے فوج کے چاروں طرف آگ
 تھے کاٹ لایا اور صبح کے وقت درج دھن کے پاس لاکر کہا کہ ہم پانچون بھائی پانڈوں کا سرکاٹ لائے راجا درج دھن یہ بات سنا کر بہت خوش
 ہوا اور ایک ایک کا سر لے ہاتھ میں لیکر دبانے لگا جب بھیم سین کا سر تھلا کر اشوتھا مانے درج دھن کے ہاتھ میں دیا تب درج دھن نے اُس سے
 کہا کہ یہ سر بھیم سین کا ہوگا اُسکا سر لیا نہیں ہو جو میرے دبانے سے ٹوٹ جائے ایسے بھکو معلوم ہوا کہ تو درویدی کے پانچون بیٹوں کا سر جو
 پانڈوں کے روپ کے برابر تھے کاٹ لایا اور ان بھارے لوگوں کو توڑنے بھاڑ مار کر ہمارے بنش کا ناش کیا جب درج دھن کو یہ بات سمجھ کر خوشی

۱. اشوتھا مایہ ۲. کرچیتیر ۳. پانڈوں ۴. درج دھن ۵. بھیم سین ۶. کرشن جی ۷. کرپا ۸. سرکاٹ ۹. پانڈوں ۱۰. درویدی ۱۱. کرشن جی ۱۲. کرپا ۱۳. سرکاٹ ۱۴. پانڈوں ۱۵. درویدی ۱۶. کرشن جی ۱۷. کرپا ۱۸. سرکاٹ ۱۹. پانڈوں ۲۰. درویدی ۲۱. کرشن جی ۲۲. کرپا ۲۳. سرکاٹ ۲۴. پانڈوں ۲۵. درویدی ۲۶. کرشن جی ۲۷. کرپا ۲۸. سرکاٹ ۲۹. پانڈوں ۳۰. درویدی ۳۱. کرشن جی ۳۲. کرپا ۳۳. سرکاٹ ۳۴. پانڈوں ۳۵. درویدی ۳۶. کرشن جی ۳۷. کرپا ۳۸. سرکاٹ ۳۹. پانڈوں ۴۰. درویدی ۴۱. کرشن جی ۴۲. کرپا ۴۳. سرکاٹ ۴۴. پانڈوں ۴۵. درویدی ۴۶. کرشن جی ۴۷. کرپا ۴۸. سرکاٹ ۴۹. پانڈوں ۵۰. درویدی ۵۱. کرشن جی ۵۲. کرپا ۵۳. سرکاٹ ۵۴. پانڈوں ۵۵. درویدی ۵۶. کرشن جی ۵۷. کرپا ۵۸. سرکاٹ ۵۹. پانڈوں ۶۰. درویدی ۶۱. کرشن جی ۶۲. کرپا ۶۳. سرکاٹ ۶۴. پانڈوں ۶۵. درویدی ۶۶. کرشن جی ۶۷. کرپا ۶۸. سرکاٹ ۶۹. پانڈوں ۷۰. درویدی ۷۱. کرشن جی ۷۲. کرپا ۷۳. سرکاٹ ۷۴. پانڈوں ۷۵. درویدی ۷۶. کرشن جی ۷۷. کرپا ۷۸. سرکاٹ ۷۹. پانڈوں ۸۰. درویدی ۸۱. کرشن جی ۸۲. کرپا ۸۳. سرکاٹ ۸۴. پانڈوں ۸۵. درویدی ۸۶. کرشن جی ۸۷. کرپا ۸۸. سرکاٹ ۸۹. پانڈوں ۹۰. درویدی ۹۱. کرشن جی ۹۲. کرپا ۹۳. سرکاٹ ۹۴. پانڈوں ۹۵. درویدی ۹۶. کرشن جی ۹۷. کرپا ۹۸. سرکاٹ ۹۹. پانڈوں ۱۰۰. درویدی

۱. سوما لک

۲. لولا رک

۳. گارا ڈیو

ہونے کے تیجے دکھ ہوا تب وہ اُسی ساعت مر گیا اُس کی خیم پیر میں لکھا تھا کہ اسکا مرنا سکھ اور مکھ کے بیچ میں ہوگا وہی بات آگے آئی اشوتھا
 درج دھن کا مرنا دیکھتے ہی ارجن اور شری کرشن جی کے ڈر سے اس طرح اپنے پران لیکر وہاں سے بھاگا جس طرح سورج دیوتا شری
 مہادیو جی کے ڈر سے بھاگے تھے اُسکا حال نشن پران میں اسطرح لکھا ہے کہ شری مہادیو جی نے سماںی دیت کو ایک رتھ بہت اچھا اور جلد چلنے والا
 تہجان دیا تھا جب سماںی دیت نے سورج کے پیچھے اپنا رتھ چلایا تب اُس رتھ کے پرکاش سے جہاں سورج رات کرتے تھے وہاں دن بنا رہتا
 تھا سورج نے یہ حال دیکھ کر بڑے کرودھ سے اُسکو مار کر ایتاب سماںی نے مہادیو کی شرن پکارا اُس سے بھولا ناٹھ نے سماںی کی سہا تیا کر کے
 سورج کا پیچھا کیا جب سورج دیوتا مہادیو جی کے ڈر سے بھاگے تب شیو شکر نے ترسول مار کر سورج کا رتھ کا شنی جی من گر دیا اُسی جگہ پر لولا رک
 تیرتھ ہوا جب درویدی نے اپنے بیٹوں کے سرکاٹنے کا حال سنا تب اُسے بلاپ کر کے یہ سوکند کھائی کہ جیتا اشوتھا مایہ میں مارا جائے گا
 تب تک میں دانا پانی نہیں کرونگی جب راجا درج دھن اور ارجن وغیرہ پانچون بھائی یہ حال سنا کر بہت رونے لگے تب درویدی نے ارجن سے
 کہا کہ تم اشوتھا کا مارنا اپنے ادھین سمجھو میں نے یہ سوکند صرف تمھارے بھروسے پر کھائی ہے جیسا مناسب جانو ویسا کرو یہ بات سنا کر ارجن نے
 درویدی سے کہا کہ تو دھیرج دھیر میں اشوتھا کا سر کاٹ کر چھکولائے دیتا ہوں تو اُسی سر پر کھڑی ہو کر اسان کرنا تب تیرے کھچے کی واہ
 سنے گی اس طرح درویدی جی کو سمجھا کر ارجن نے ترنت کا ڈنڈو دھنکے ہاتھ میں اٹھا لیا اور رتھ پر چڑھ کر شری کرشن جی سے کہا کہ جلد رتھ کو
 چلائیے شام سندر نے ارجن کا رتھ اس جلدی سے ہانکا کہ ترنت اشوتھا ماسے پاس جا پہونچا جب اشوتھا مانے رتھ کو دیکھ کر بھیم سین
 جو برہما جی نے اُسکو دیا تھا ارجن پر چھوڑا اور وہ بروہم استراگ کے مانند چلتا ہوا ارجن کی طرف چلا تب ارجن نے مڑی منوہر سے پوچھا کہ
 یہ آگ کیسی دوڑتی ہوئی ہماری طرف چلی آتی ہے تب شام سندر بولے کہ یہ آگ اشوتھا ماسے برہم استر کی ہو تم بھی اپنا برہم استر چلاؤ کہ دونوں
 استرا پس میں پٹ کر وہ آگ تمھارے پاس نہ پہونچ سکے اور اشوتھا مانے جو اپنا استر چلا یا جو وہ اُسکو ہلانے کی سامت نہیں رکھتا اور تم
 چلانا اور پھلانا دونوں متر جانتے ہو ایسے چلاؤ یہ بات سنا کر ارجن نے بھی اپنا برہم استر چلایا تب وہ دونوں برہم استر لڑ کر آپس میں
 پٹ گئے ارجن کا استر اشوتھا ماسے استر کو نہیں چھوڑتا تھا کہ وہ ارجن کے پاس پہونچ سکے جب دونوں دیر تک آپس میں لپٹے رہے تب
 شام سندر نے ارجن سے کہا کہ جلدی متر چھوڑ دو دونوں استروں کو اپنے پاس ہلاؤ نہیں تو اس آگ سے سنساری جیو جل مرے ارجن نے
 یہ بات سنتے ہی متر کے بل سے دونوں بروہم استرا اپنے پاس ہلا کر اور رتھ دوڑا کر اشوتھا ماکو پکڑ لیا اور اپنے ہر دے میں دیا اور دھرم کی راہ سے
 بھاگ کر گیا کہ یہ براہمن میرے گرد کا بیٹا ہے اسکو مارنا ناچاہیے ارجن نے یہ سمجھ کر سر اسکا نہیں کاٹا تب شام سندر نے واسطے پر بچھالنے دھرم ارجن کے
 کہا کہ اے ارجن اشوتھا مانے سوتے ہوئے لوگوں کے سرکاٹنے میں ایسے یہ اتانی ہوا اور تم نے اسکے سرکاٹنے کا پرین کیا تھا اب اسکو مار ڈالو
 جس میں درویدی کو سنتو کہ ہو یہ بات سنا کر ارجن نے کہا کہ اے مہاراج آپ سچ کہتے ہیں لیکن بروہم گارا ڈیو پاپ بھگ بھی اسکو مارنا ناچاہیے اسکو
 درویدی کے پاس پہونچا جیسا وہ کہیں ویسا کرنا شام سندر نے یہ بات سنا کر ان لیا تب ارجن ہاتھ اور سر اشوتھا ماکے ہاندھ کر اسے درویدی
 کے سامنے لائے جیسے درویدی ہر جھکت نے اشوتھا ماکو بندھے ہوئے دیکھا تو اپنے دیا اور دھرم کی راہ سے رونے لگی اور شری کرشن جی سے بہت
 استت کر کے اور ارجن سے ہنسی کر کے بولی کہ اے سوامی تھے میری پرنگیا پوری کی اب اس براہمن کی جان مارنے سے میرے مرے ہوئے کر کے
 نہیں جی سکتے ایسے اشوتھا ماکو چھوڑ دیا اپنے کیون کا دند پر مشورے پاؤں کا جس طرح میں اپنے بیٹوں کے مرنے کا سوچ کرتی ہوں اسی طرح کرنی نام
 اشوتھا ماکو مایا بھی بیٹا مرنیکا دکھ پاؤں کی اسکے باپ اپنے دھنکے بدیا سکی ہو ایسے اشوتھا ماکو پوجا جوگ بھگ جلد چھوڑ دیئے اُسکو ہاندھ رکھنا اچت نہیں ہے

درویدی کی یہ بات سننے ہی راجا جہدھشٹر اور نکل شہیدیوں نے خوش ہو کر کہا کہ درویدی سچ کہتی ہو اشوتھاما کے مارنے سے سوائے برہم ہتیا کے اور کیا ملے گا جب یہ بات درویدی اور جہدھشٹر آدک کی بھیم سین کو اچھی نہ لگی تب وہ اپنی گدا پر تھوی پرٹیک کر ارجن سے بولا کہ تم نے اشوتھاما کے سر کاٹنے کا پرن کیا تھا اپنی پرنگا جھوٹی کرنا نہ چاہیے اور تم جو کہتے ہو کہ اس کے مارنے سے برہم ہتیا لگے گی سو اس میں برہم انش اور برہمن کا کرم نہیں رہا دھرم شاستر میں ایسا لکھا ہے کہ جو کوئی شرن آئے اور سوتے ہوئے کو مارے یا لڑکا یا استری کو مار ڈالے یا متوالے یا بوڑھے یا بچھلکے یا برہمن کو مار کر دھ دیوے ایسے آدمی کو اتنا ہی سمجھا مارنا اور دندو دنیا راجن کا دھرم ہوا ان کے مارنے کا پاپ نہیں لگتا اور جہدھشٹر کے اتنا ہی اور ہوتے ہیں ایک تو جاک لگا دے دوسرا جو زہر دیوے تیسرا جو کرو کی اگیا نہ مانے چوتھا جو برہمن انش آدھرم سے لیوے پانچواں جو برہمن یا چھتری یا بھیس ہو کر شراب پیوے چھٹھا ان جو جان مار کر اپنا پروا رہے ان لوگوں کو ضرور مارنا چاہیے جب بھیم سین کی بات سن کر ارجن بچارنے لگے کہ اب میں کیا کروں تب شری کرشن جی نے کہا کہ ارجن جتنے جو پرن کیا ہو اسکو پورا کرو اور بھیم سین کا بچن ٹھک درویدی کا کھانا مالو اور جہدھشٹر کہتے ہیں انکی بھی بات پالو بید میں ایسا لکھا ہے کہ برہمن کی جان نہ مارے اور جو اتنا ہی ہو تو اسکو مار ڈالے اس لیے تم ایسی بات بچار کر کہو کہ جس میں بید اور شاستر کی بات جھوٹ نہ ہو کر سب کی خوشی رہے ارجن نے یہ بات سن کر بچار کیا کہ ایسی کوئی تدبیر کرنا چاہیے جس میں اشوتھاما کی جان بچ کر وہ مرنے کے برابر ہو جائے ارجن نے ایسا بچار کر اشوتھاما کے سر کے بال تیا کرنے سے اسکا بل اور تیج جاتا رہا تھا منڈوا ڈالا اور اپنی تلوار کی نوک سے چیر کر ایک من بہت اچھی جو اس کے سر میں تھی نکال لیا اور اپنے نگر کی حد سے باہر اسکو نکلوا کر مرنے کے برابر کر کے چھوڑ دیا۔

ادھیائے آٹھواں

جلانا تو جہدھشٹر اور بیرون کی جو مہا بھارت میں مارے گئے تھے اور سمجھا نا شری کرشن جی کا راجا جہدھشٹر کو واسطے کرنے جگت اور بودھ نہ ہونا راجا کا اس لیے لیجانا راجا جہدھشٹر کو بھیشم پتاما کے پاس جو رن بھوم میں پڑے تھے سوت جی نے کہا کہ اگر رکھیشور اشوتھاما کے چھوڑنے کے بعد راجا جہدھشٹر اور شری کرشن جی کی اگیا پا کر ڈر جھن اور گرد اور بیرون کی تو جہدھشٹر جو رن بھوم میں پڑی تھی اُن کے ناتے دارون نے اٹھائی اور وہ دیکر بدھ پوریک انکا ریا کرم کیا جب شیشام سندرا اور دھرتی شاستر اور پانچون بھائی پانڈوا اور گنتی اور درویدی اور گاندھاری آداستان کرنے کے واسطے لنگا کنارے گئیں تب جتنی استریان کو رو اور پانڈو کے گھر میں بدھوا ہو گئی تھیں وہ سب بڑے بلاپ سے اپنے اپنے پت کا گن لکھ کر روئے لگین اسوقت راجا جہدھشٹر جو دھرم کا اتنا رتھے بڑے سوچ میں ڈوب گئے اور اپنے اوپر دھکا دیکر کہنے لگے کہ یہ ہمارے پاپ بھی نہیں چھوٹنے اور ہمارا کس طرح آدھار ہوگا ہمارے مہا بھارت کرنے سے ہزاروں استری ہمارے کل اور پروار کی بدھوا ہو کر روتی اور کپتی ہیں اُن کے روئے اور آتشو گرنے سے جتنے ذرے (کنکے) زمین کے بھگین گئے اتنے برس تک جھکو نرک میں رہنا پڑیگا میری لڑائی کرنے سے دردنا چار ج گرد اور بھیشم پتاما میرے دادا اور مجھ سے بڑی چوک ہوئی جو میں نے مہا بھارت کیا ایسے آدھرم کا راج جھکو کرنا نہ چاہیے یہ بات سن کر شری کرشن جی ہمارا راج اور بید بیا س جی آدک رکھیشور اور برہمنوں نے کئی بار راجا جہدھشٹر کو سمجھا کر کہا کہ اسی طرح سدا سے چلے آئے ہیں پر تھوی اور راجا جی لینے کے واسطے بیٹا باپ کو اور بھائی بھائی کو مار ڈالتا ہے جس طرح وہ لوگ راج گدی پا کر آتشویدہ جگت کر کے اُن پاپوں

چھوٹ گئے ہیں اسی طرح تمھارا باپ بھی آتشویدہ اور راج سونی جگت کرنے سے چھوٹ جائے گا یہ بات شیشام سندرا کی سن کر راجا جہدھشٹر بولے کہ اسے جوت سوروپ یہ کہنا آپ کا کیوں من سمجھانے کے واسطے ہی نہیں تو جگت کرنے میں بھی پیش آدک بہت جیو ہمارے ہاتھ سے مارے جائینگے جس طرح کوئی آدمی کپڑے سے کپڑے کو دھو یا چاہے تو نہیں چھوٹتا اسی طرح ہمارے جگت کرنے سے ان بدھوا استریوں کی کلپنا نہیں چھوٹے گی جو آپ یہ کہیں کہ پہلے تم راج لینے کے واسطے اتنی لڑائی کی اب راج کیوں نہیں کرتے سو جھکو لڑائی کرنے کی اچھا نہ تھی نہیں معلوم اسوقت کہنے میری مت کو بھیر کر مہا بھارت کرایا اب میں سنگھاسن پر نہ بیٹھو گا مری منوہرنے یہ بات سن کر جاناکہ ہمارے سمجھانے سے راجا جہدھشٹر نہیں مانینگے جس سے شیشام سندرا سی بچار میں بیٹھے تھے اُس کے براہمن اور رکھیشور دن نے شری کرشن جی سے آکر کہا کہ ای تر لو کی ناخ راجا جہدھشٹر کا جت راج کا ج میں نہ لگ کر وہ ابھی جتنا میں رہتے ہیں کہ ہم نے اپنے بھائی اور ناتے دار اور برہمنوں کو مارا ہو آپ کا بودھ کر دیکھ شیشام سندرا بولے کہ راجا ہمارے سمجھانے سے نہیں ماننے ہماری جان میں یہ اُچت ہو کہ انکو بھیشم پتاما کے پاس جو رن بھوم میں بان بھیا پر پڑے ہوئے ہمارے درشن کی اچھا رکھتے ہیں لے چلیں تب وہ راجا جہدھشٹر کو گیان اپدیش دیکر دھرتی دیونگے شیشام سندرا نے یہ بات کہ کر راجا کو بلا کر کہا کہ آدھرم راج تمھاری جتنا ابھی تک نہیں چھوٹی اور برہمن لوگ کہتے ہیں کہ اس پاپ سے چھوٹنے کے واسطے آتشویدہ جگت کرنا چاہیے اور ہمارے سمجھانے سے تمھارا بودھ نہیں ہوتا اس لیے تم ہمارے ساتھ بھیشم پتاما کے پاس جو بڑے بدھمان ہیں چلو وہ جو اگیا دیوین سو کرو راجا جہدھشٹر نے یہ بات مانکر اپنے چاروں بھائی اور درویدی اور برہمن اور رکھیشور دن کو رتھ پر بیٹھا لیا اور شیشام سندرا کے ساتھ جس استھان پر بھیشم پتاما رن بھوم میں پڑے تھے گئے براہمن لوگ دھننے اور پانڈو لوگ بائیں اور شری کرشن جی بھیشم پتاما کے سامنے بیٹھے اور شری شیشام سندرا دیا سا گرنے اس واسطے چرون کے پاس بیٹھنا قبول کیا کہ بھیشم پتاما کھائل پڑے ہوئے میرے درشنوں کی اچھا رکھتے ہیں جو میں دوسری طرف بیٹھو گا تو انکو کر دے لینے میں بہت تکلیف ہوگی اور یہ سماچار سن کر ناراجی اور بھردواج اور پرشرام آدک بہتے رکھ اور من بھیشم پتاما سے گیان سننے کے واسطے وہاں پر گئے اور بھیشم پتاما نے ماسی (یعنی من ہی من میں) پوجا شیشام سندرا کی کی۔

ادھیائے نوواں

سمجھانا بھیشم پتاما کا دھرم راج نیت کا راجا جہدھشٹر کو اور بودھ کرنا درویدی کا سوت جی نے سونک آدک رکھیشور دن سے کہا کہ جب سب لوگ وہاں بیٹھے چکے تب شری کرشن جی ہمارا ج بولے کہ بھیشم پتاما جہدھشٹر من اپنا راج کا ج میں نہیں لگا کر کہتے ہیں ہم نے اپنے بھائی بندھون ناتے دارون اور برہمنوں کو مہا بھارت میں مارا ہے جتنا ان پاپوں سے ہمارا آدھار ہوگا تب تک ہم راج کرینگے بھیشم پتاما نے یہ بات سننے ہی راج دھرم اور آپت دھرم اور دان دھرم اور موش دھرم جس کا حال شانت پر پ اور شلیہ پر پ مہا بھارت کی پوچھی میں بتا پوریک لکھا ہے راجا جہدھشٹر سے کہ کر بھیشم پتاما نے یہ گیان بتایا کہ ای راجا انکو بال او تھا سے دکھ ہی ہوا لیکن میں تمھارے باپ مر گئے جب تکو کچ گیان ہوا تب کو رو دن نے تمھارے جلانے کی تدبیر کر کے بھیم سین تمھارے بھائی کے کھانے کے واسطے زہر کا لڈو بنا کر بھیجا پھر تمھارا سب راج اور دھن جھل سے جوے میں جیت کر تیرہ برس تک تمکو ن باس ویان میں تھے اپنے چاروں بھائی اور درویدی استری سمیت بہت سا دکھ اٹھا یا جو تم کو کہہ سچے اور دھرتا آدمی کو دکھ نہیں ہوتا پھر تمکو جو سچ بولنے والے اور نیت جاننے والے ہو سو واسطے یہ سب دکھ پہونچے اور کہتے ہیں کہ بلوان آدمی کو دکھ اور شوک نہیں ملتا ای سو تم پانچون بھائیوں میں ارجن اور بھیم سین بڑے شور برین اور درویدی ایسی بہت بڑا استری تمھارے ساتھ تھی پھر انھوں نے کس واسطے اتنا

دیکھ پایا سواے اسکے جہان شری کرشن جی کے نام کی چرچا رہتی ہو وہاں دیکھ نہیں ہوتا شری کرشن جی پر پریم کا اوتار آپ رات دن تمھاری
سمایا کرتے تھے پھر تمھیں کس واسطے اتنا دکھ سہا ای راجا تم اس بات کو بشواس کر کے جاؤ کہ سواے اچھا پریشور کے جسکو ہونا نہ سکتے ہیں دوسری
بات نہیں ہو سکتی دیکھ اور دیکھ بچلے جنم کے سنسکار سے بھگنا ہی پڑتا ہے اور پریشور کی مہا اور بھید کو کوئی بھی نہیں جانتا کوئی آدمی کسی کام کے
واسطے محنت کر کے اپنے منورہ کو پہنچ جاتا ہے اور بہت آدمی عمر بھر محنت اور تدبیر کرنے سے بھی اپنے مطلب کو نہیں پاتے اسلئے سب کا
اتم اور دھرم پریشور کی اچھا برتھنا چاہیے جو وہ چاہتے ہیں وہی ہوتا ہے اسلئے ہر جہان اور گیانی اسی کو سمجھنا چاہیے جو دکھ اور سکھ برابر
جانکر پریشور کی اچھا پرگن رہتا ہے اور جو کوئی نارائن کی اچھا پرستوت کو نہ رکھ کر تھوڑے سے دکھ پہنچنے میں رو دیتا ہے اور جب اسکے
رونے سے کچھ نہیں ہوتا تب بار کرنا کرکنا ہے کہ پریشور کی اچھا یوں ہی تھی اسکو مہا مہر کہ جانا چاہیے ای راجا آدمی کی چنتا اور محنت کرنے
سے کچھ نہیں ہوتا سب کام ہر اچھا ہے ہوتے ہیں جسکو ہونا نہ سکتے ہیں اور اسے شری کرشن جی شاکشا ترو کی ناتھ اپنا روپ چھپا کر دنیا
میں لپکا کرتے ہیں انکے بھید کو کوئی نہیں جانتا اور راجن کو اپنا بھکت جانکر اسکے سارے ہوئے تھے انکی مہا اور بڑائی گمان تک نہیں
برہمن کروان ای راجا جو لوگ پریشور کی اچھا پر خوش رہ کر اپنا جنم بچا پ اور جب اور دھیان پریشور کے کاٹتے ہیں انکے نام سنو کہ
آن میں ایک شری سندھو کیلاس پرست پر بیٹھے ہوئے سواے تپ اور دھیان نارائن جی کے دنیا کے کسی کام سے واسطہ نہیں
رکھتے دوسرے نارنجی آٹھ پرگن اور گنڈروپ رہ کر جس جگہ انکا من چاہتا ہے وہیں بجا کر جوت سوروپ کا بھجن اور گن گاتے پھرتے
ہیں تیسرے کل دیوین دن رات دھیان اور جب شری پریم کا کر کے اکیلے گنگا ساگر پر بیٹھ رہتے ہیں جو تھے شکدیو جی جنم سے شکاری
مایا مہ میں نہ چنکر آٹھوں پر سکینٹھ ناتھ کی کٹھا گا کرتے ہیں پانچواں راجا بل نے جب جانا کہ شیا م سندر کی اچھا یہی ہو کہ میں راج
سنگھ اسن پر رہوں تب سب راج اپنا ہاون بھگوان کو آرپن کر دیا اور جدھ شھر تم جانتے ہو کہ میں نے اپنے بھائی اور ناتے
داروں اور برہمنوں کو مارا ہے سوا لیا بھنا نہ چاہیے تم کون ہو اور تمھارا کیا ہوا کچھ نہیں ہو سکتا جو بات نارائن جی نے چاہی سو کی اور
اب جو چاہینگے سو کرینگے پچو پانی - امارا جھکٹ کی نامین + بے پناہوت رام گسائیں + اسلئے تم کو تریتا کی چنتا اپنے من سے دور
کرنا اور بھگوان کی اچھا اسی طرح سمجھو اور جگید کر کے اپنا پاپ چھڑاؤ اور پرا کا پالن کرنا تمھارا دھرم ہو جو راج نہیں کرو گے تو تمکو اور پاپ
ہوگا اتنی کتنا شاکر شوت جی نے سونک ادک رکھیں شوروں سے کہا کہ جس سے بھیشم پتامہ یہ سب گیان اور دھرم راجا جدھ شھر کو سمجھا
تھے اس سے درویدی دہان بیٹھی ہوئی بھیشم پتامہ کی طرف دیکھ رہی تھی جب انھوں نے سب دھرم کتے سے یہ بات بھی کہی کہ جس
سبھامین دھرم کا جاننے والا آدمی بیٹھا ہو اور اس جگہ کوئی دوسرا آدمی دھرم کی راہ سے کچھ پاپ کرے کی اچھا کرے تو اس دھرم
آدمی کو چاہیے کہ دوسرے کو پاپ کرنے سے منع کرے اور جوش کرنے کی سامت نہ رکھتا ہو تو وہاں سے اٹھ جائے اور پریشور
دھیان کرے درویدی نے یہ بات بھیشم پتامہ کی سنتے ہی راجا جدھ شھر اور راجن کی طرف دیکھ کر سسکا دیا پھر من میں بچت
ہو کر پاپ کیا کہ دیکھو راجا درجو دھن کی سبھامین بھیشم پتامہ کے سامنے دھرم کی راہ سے میری یہ دردشا ہوئی اور دھرم
مجھ کو نگی کر کے واسطے میرا چیر بیٹھ کر کھینچا اور راجا درجو دھن نے مجھے اپنی جانکھ پر بیٹھنے کے واسطے کہا ایسی دردشا ہوئے
بھی میری جان نہیں نکلی اور میں اپنا منھ لوگوں کو دکھائی ہوں ایسے جینے سے مر جاتی تو اچھا تھا درویدی جب یہ سمجھ کر بہت آداس
ہو کر من میں اپنے کو دکھا دینے لگی تب بھیشم پتامہ نے درویدی کا منھ آداس دیکھتے ہی اس کے ہر دے کی بات

۱۰۰۰۰۰۰۰

اپنے گیان سے جانکر کیا کہ وہ بیٹھی تم اپنے من میں کچھ شوج مت کرو یہ سب دکھار میرے اوپر ہی کس واسطے کہ جسوقت سب ادھرم تمھارے
اوپر ہوا تھا اس وقت میں بھی وہاں بیٹھا تھا جو میں درجو دھن کو اس نیت سے منع کرنا چاہتا تھا تو اسکی سامت نہ تھی کہ ایسا ادھرم تمھارے
ساتھ کرتا لیکن میرے من میں یہ گیان اسوقت نہ آیا اس سے اسی بیٹھی تم نشے کر کے جانو کہ شری شیا م سندر کی اچھا اسی طرح پر تھی جو بات
وہ چاہتے ہیں وہی ہوتی ہے انکی اچھا میں کسی کی عقل کام نہیں کرتی اور اسکا ایک در سبب ہو وہ بھی سنو کہ جو کوئی آدمی کیسا ہی گیانی اور
مہاتما ہو اور وہ ادھرم کی سنگت میں رہے تو اسکا گیان نشٹ ہو کر سے پر کام نہیں آتا اور جو کوئی جسکا ان کھاتا ہے اسی کے برابر اسکی
عقل ہو جاتی ہے وہم ان دنوں راجا درجو دھن ادھرمی کا ان کھا کر دن رات اسی کے ساتھ رہتے تھے اسلئے ہکو اس وقت دھرم اور ادھرم
کا بچا نہیں ہوا اب ہکو چھپن دن دانہ پانی چھوڑے اور یان بچا پر پڑے ہو چکے اس لیے ہمارے تن سے راجا درجو دھن کے ان کا بکار
اور اس کے سنگ کا پر بھاؤ نکل گیا تب ہکو اس بات کا گیان ہوا اور اسی بیٹھی اسی طرح ایک اتھاس مہا بھارت کا کتے ہیں سو سنو کہ کچھ
جگ میں راجا شتھ کے بہان ایک پریم ہنس مہاتما بڑے گیان دان رہتے تھے اور راجا انکی سیوا اچھی طرح بھی پرست سے کرتا تھا
اس راجا کے نگر میں ایک براہمن نے اپنی بیٹی کا گنا سنا کر بنانے کے واسطے دیا اس سنا نے سونا بدل کر پیتل کا گنا بنایا اور اسے
سونے کا بیغ کر کے براہمن کو دیا براہمن نے بنا جائے وہ گنا سنا سے لیکر اپنی بیٹی کو پسند دیا جب وہ لڑکی اسکو پہنکر اپنے سسرال میں گئی تب
اسکے پت نے پیتل کا گنا دیکھ کر بہت دکھ مانا اور اس کو اپنے گھر سے نکال کر براہمن کے گھر بھیج دیا اور اپنے بیان نہیں بلایا جب اس براہمن نے
بہت دکھی ہو کر راجا کے پاس ناٹش کی تب راجا شتھ نے سنا کر قصور بچ جانکر سب ان اور دھن اسکا لوٹ کر اپنے مکان میں بھجوا دیا ایک
دن راج سندرمین اسی آن کی رسوئین طیار ہوئی اور اس میں سے پریم ہنس نے بھی بھوجن کیا اسلئے ادھرمی سنا کے ان کھانے سے
پریم ہنس نے بچا کر کیا کہ کچھ اسباب راجا کا چوری کیوں پریم ہنس نے یہ بچا کر رانی کا ایک بڑا ڈار بہت اچھا محل کے بھیت سے کہنگو وہاں
جلے کے واسطے کچھ روک نہ تھی چڑا لیا اور اسکو کپڑے میں لپیٹ کر اپنے پاس رکھ لیا اور پریم ہنس تین دن تک راج سندرمین نہیں گیا
جب آپاس کرنے سے سنا کر ان پیٹ میں نہیں رہا تب پریم ہنس کو ایسا گیان ہوا کہ مہے ہار چڑا یا اس پاپ کے بدلے ہکو ترک میں
جانا پڑے گا سوا سوا اپنے ادھرم کا دھڑا سی تن میں بھوک کر لینا بچت ہو جس میں پرلوک کا ڈرنہ رہے پریم ہنس یہ بات بچا کر وہ ہار راجا
پاس لیگیا اور اپنی چوری کرینکا حال کہہ کر بولا کہ ای پر تھوئی ناتھ اس پاپ کے بدلے میرے دونوں ہاتھ کٹوا ڈالے کہ میں اپنے ادھرم کا دھڑا سی
جنم میں بھوک لون راجا نے یہ بات سنا کر آداس ہو کر بیٹھ توں سے پوچھا کہ اسکا کیا کارن ہو جو پریم ہنس کا چت آسدن ایسا بدل گیا کہ انھوں نے
ہار چڑا لیا اور راج اس ہار کو لیکر میرے پاس اگر ایسی بات کہتے ہیں براہمنوں نے اپنی بدیا سے بچا کر کہا کہ ای مہا راج جس دن پریم ہنس نے چوری کی
تھی آسدن کسی ادھرمی کا ان کھایا ہو گا راجا کو پوچھنے سے معلوم ہوا کہ اسی سنا رانی کا ان کھانے سے پریم ہنس کی بیٹھوئی گئی تھی اور درویدی ایک
دن ادھرمی کا ان کھانے سے پریم ہنس مہاتما کا ایسا گیان جاتا رہا کہ اسے چوری کی اور میں راجا درجو دھن ادھرمی کا ان سدا کھا کر اسکے
ساتھ رہتا تھا مجھے اس وقت اتنا گیان نہیں آیا کہ درجو دھن کو تیرے اوپر ابرا دھرم کرنے سے منع کرتا تو کون بڑی بات تھی۔

۱۰۰۰۰۰۰۰

ادھیائے دسواں

بھیشم پتامہ کا شری کرشن جی مہاراج کی استت کرنا اور شری شیا م سندر کے دھیان میں لین ہو کر اپنا شری تیاگ کرنا
شوت جی نے سونک ادک رکھیں شوروں سے کہا کہ بھیشم پتامہ نے یہ سب گیان پانڈو اور درویدی ادک سے کہہ دھیان چھوڑی روپ

پریشور کا ہر دے میں رکھ لیا اور شری کرشن کی طرف دیکھ کر بہت اشدت کر کے بولا کہ ارجو ت سو روپ پر برہم آپ کیول اپنے بھکتوں کی
 اچھا پوری کرنے کے واسطے اتنا دھارن کرتے ہیں جس طرح آپ دیا کی راہ سے میرے ساتھ بیٹھے ہیں کیا کر کے اس طرح بیٹھے رہیں جس میں پران
 چھوڑتے تھے آپ کے چرنوں کا دھیان میرے ہر دے میں بن رہے آپ سب سے پہلے تھے اور ہمارے ہونے پر بھی آپ کا ناش نہ ہو کر اپنی مایا سے
 اشدت اور پالنے اور ناش تینوں کوک کا ہوتا ہو اور آپ پیدا ہونے اور مرنے سے بہت ہو کر کیول پر تھو کی باوجہ اتارنے اور ادھری اور
 دشٹوں کو مارنے کے واسطے اپنی اچھا سے اتار لیتے ہیں اور آپ کے اتار لینے کا یہ سبب ہے کہ جس میں سنساری لوگ دھیان کی سانی صورت
 موہنی صورت کا جو سب گنوں سے بھری ہو اپنے ہر دے میں رکھیں اور سب پا پون سے چھوٹ کر جو ساگر یا راتر جاوین اور اپنی دیا اور کر با اپنے
 بھکتوں پر اتنی ہی ہو کہ واسطے رچھا کرنے پران ارجن اپنے بھکت کے آپ اُسکے رتھوان بن کر آگے بیٹھے اور ارجن کو اپنے پیچھے بٹھلا باجسوت اچھے
 اچھے بان میں ارجن کے اوپر چلا تا تھا اُس وقت جو کال بھی اُن بانوں کے سامنے ہوتا تو بھاگ جاتا آپ نے ارجن کی رچھا کر کے
 اُن بانوں سے بچایا اور اُن بانوں کا گھاؤ اپنے بدن پر اٹھایا میرے بانوں کے گھاؤ سے آپ کی سانولی صورت پر خون کی چھینٹیں ٹوٹنے
 کے برابر ایسی سوجھایاں دکھائی دیتی تھیں جیسی شوخا برن منن ہو سکتی اور آپ ارجن کو اس واسطے دھیرج دیتے تھے جس میں اُسکا
 بل کم نہ ہو اور آپ کے چکر لکھ پڑھ پڑھ سے گھونگرواے بال کیسے سندر معلوم دیتے تھے جیسے کالے بھونرے کمل کے پھول کا رس جو سے
 ہیں اور آپ کے کھار بند پر دھوڑا کر پڑنے اور پسینا ہونے سے کیسا معلوم ہوتا تھا جیسے پھول پر اُس کی بوند رہتی ہے اور وہ پسینا تم اپنے
 پیتا میرے پوچھ کر دہانے ہاتھ میں کوڑا اور بائیں ہاتھ میں گھوڑوں کی راس لیے ہوئے رتھ کو جلدی میری طرف دوڑاتے تھے میں چاہتا ہوں
 کہ وہی روپ آپ کی میری آنکھوں میں بسا رہے اور آپ کے کمل روپی چرن میرے ہر دے سے باہر نہ جائیں آپ اپنے بھکتوں کا ایسا مان رکھتے
 ہیں کہ اپنے مہابھارت ہونے سے پہلے پران کیا تھا کہ ہم ہتھیار نہ چلا دیے کیول رتھ بانی کر کے سنگھ بجا دیئے اور میں نے یہ پران کیا تھا
 کہ جو میں بھیشم پتامہ ہوں تو آپ کو لڑائی میں بیا کل کر کے آپ کا پران چھوڑ کر آپ سے ہتھیار پکڑاؤں اپنے بھکت پچھ کی راہ سے یہ بجا کیا
 کہ جو میرا پران چھوٹ جائے تو کچھ ڈر نہیں پر میرے بھکت کا پران نہ چھوٹے یہ سمجھ کر جب میں نے ارجن کے رتھ کا ہسیا توڑ کر گھوڑوں کو
 مار ڈالا اور اُسکے رتھ کی دھجا اور دھنکھ کاٹ کر گرا دیا تب آپ کرودھ کر کے اسی رتھ کا ٹوٹا ہوا ہسیا اٹھا کر میرے مارنے کے واسطے
 دوڑے اسوقت آپ ایسے سندر معلوم ہوتے تھے جیسے شام گھٹا بجلی کے ساتھ بڑے دھوم دھام سے چڑھے دوڑتے وقت آپ کا
 پیتا میرا جو آپ اُور سے تھے پر تھو پر گڑا اُسکے گرنے کا یہ سبب ہے کہ جب آپ نے پرنگیا چھوڑ کر ہتھیار پکڑا تب پر تھو کی مار سے ڈر کے
 کانپنے لگی کہ شام سندر نے میرا پوچھ اتارنے کے لیے اتار لیا ہو کہ میں وہ اپنا پران بھی نہ چھوڑ دوں تب آپ نے پر تھو کے ہر دے کی
 بات جان کر اُسکو دھیرج دینے کے واسطے اپنا پیتا میرا گرا دیا کہ تو مت ڈر مرنے اپنے بھکتوں کا پران رکھنے کے واسطے اپنا پران چھوڑ دیا تیرا
 بوجھ ہم اتار نیگے جس طرح کوئی آدمی اپنی چیز دوسرے کے دھیرج دینے کے واسطے کرودھ دیتا ہو اسی طرح آپ نے اپنا پیتا میرا کر کر پھوٹی
 کو دھیرج دیا اور جب میں چاہتا تھا کہ بانڈوں کی سب سینا مار کر ہٹا دوں تب آپ میرے رتھ کے چاروں طرف اگر ایک روپ اپنے
 دکھلاتے تھے جس میں میرا چت گھرا جاوے جب میں بہت روپ دیکھنے سے بیا کل ہو کر یہ نہیں سمجھتا تھا کہ اس میں کون روپ سچا اور کون
 روپ مایا کا ہے تب آپ پھر اپنے رخ روپ سے رہ کر میری بہت تعریف کرتے تھے جب میں اُن بانوں کو سمجھتا ہوں تب مجھ کو شرم آتی ہے اور
 اپنے کو برا دیتی سمجھ کر آپ کے سامنے اپنا منہ نہیں دکھلا سکتا آپ دیندیاں اپنے بھکتوں کو گایاں دیکر لگا مطلب پورا کرنے والے ہیں اس لیے آپ

مجھے جو مرنے کے نزدیک پہنچا ہوں بنا بلوائے اگر اپنا دشمن دیا نہیں تو بڑے بڑے تھن اور رکھشور اور گایا نون کو بھی دھیان میں بھی آپ کا
 دشمن مرنے وقت جلدی نہیں لٹا کس واسطے کہ آدمی کو مرنے کے وقت اتنا دکھ ہوتا ہو جتنا دکھ ساٹھ ہزار چھوٹے یکبارگی ڈنک مارنے سے ہوتا ہے
 اس لیے اسوقت آدمی دکھ سے اچیت ہو کر اُسکا چت ٹھکالے نہیں رہتا ہو اسوقت آپ کی کرپا ہونے سے جسکا گایاں بنا رہتا ہو وہ آدمی آپ کے
 چرنوں کا دھیان ہر دے میں رکھ کر جو ساگر یا راتر جاتا ہو ایسے ہیں آپ سے یہی چاہتا ہوں کہ آپ کا یہ سر روپ میری آنکھوں کے بھیت پر آپ کے چرنوں
 میں میرا من لگا رہے بھیشم پتامہ نے یہ اشدت کر کے دھیان جو ت سر روپ کا ہر دے میں رکھ کر شام سندر اور سب رکھشور دن اور دھیشور دن کو
 دندوت کر کے اپنی آنکھ بند کر لی اور ساتھ جوگ ابھیا س کے تن اپنا چھوڑ کر سینکھ میں باس پایا اسوقت دیوتاؤں نے کاش سے اپنے چھوٹوں کی بھاک کی

ادھیا کے گیتا رتھوان

راجا جہدھشٹر کا راجگدی پر بیٹھنا اور بھیشم پتامہ کی کرپا کر م کرنا اور برکھیت کے مارنے کے واسطے اشدھشٹا ماکا
 برہم استر جلا تا جو اترا نام ابھین کی استری کے پیٹ میں تھا اور شری شام سندر کا راجا برکھیت کی رچھا کرنا
 سوت جی نے سونک اوک رکھشور دن سے گما کہ بھیشم پتامہ کے مرنے کا سوچ پاؤ اور شری کرشن جی نے بہت کیا پھر مری منوہر نے
 راجا جہدھشٹر کو بہت سمجھایا کہ بھیشم پتامہ نے جس طرح موت دنیا میں بانی اس طرح کی موت دوسرے کو لانا بہت مشکل ہے دنیا میں جسے دیہہ دھارن
 کی وہ ایک ن ضرور مرے گا اس واسطے اُنکے مرنے کا سوچ چھوڑ کر خوشی منانا چاہیے جو کوئی آدمی کا تن باکر سنساری مایا موہ میں پھنسا رہتا ہو وہ
 بریشور سے بکھر کر جو خیم رتھا گوتا ہو اُسکے واسطے رونا البتہ واجب ہو اور بھیشم پتامہ دنیا میں بھکت اور دھرم کے ساتھ رہ کر بیکٹھ کو گئے
 اس لیے اُنکے مرنے کا سوچ نہ کرنا چاہیے راجا جہدھشٹر نے یہ بات سُکر اپنے من کو دھیرج دیا اور شام سندر کی آگیا سے بھیشم پتامہ کی کرپا کر م
 کیا جب مری منوہر اور رکھشور اور دھیشور دن نے راجا جہدھشٹر کو ہستیاور میں لا کر راج گدی پر بٹھلایا تب شری کرشن جی مہا بھارت ہوئے
 اور پر تھو کا بھارت کرنے سے بہت خوش ہو کر بولے کہ اسی راجا تم پر جا کا پالن کر کے اپنے کل پر دار سمیت راج کا سنگھ بھو کو اور جو کچھ تمہارے
 من میں سوچ ہو اُسکو چھوڑ دو مری منوہر نے یہ بات راجا کو سمجھا کر اُسے اشدھیدہ جگیتہ کرائی اور کچھ دن وہاں رہ کر راجا جہدھشٹر سے کہا کہ
 اب ہم دو دار کا پرہی کو جاو نیگے جو وقت شام سندر دو دار کا پرہی جانے کی اچھا رکھتے تھے اسوقت اشدھیدہ مانے سر موٹے اور تن نکالنے
 کی شرم سے برہم استر واسطے جلا دینے راجا جہدھشٹر اوک پانچون بھائیوں کے چلا یا جب وہ برہم استر اپنا پانچ ٹھہر بنا کر پانڈوؤں کی طرف
 آیا اور ایک چھوٹا سا انگارا اُس برہم استر کا اُترا کے پیٹ میں جو گر بھ سے تھی گھس گیا اور اُس کے پیٹ میں آگ جلنے لگی تب وہ
 اُس جلنے سے بیا کل ہو کر نیگے سر دوڑی ہوئی گنتی کے پاس چلی گئی تب کنتی نے اُسکو اپنے ساتھ لے کر شام سندر کے پاس لیجا کر
 اُسکے پیٹ میں آگ جلنے کا حال کہا تب شری دھکھنچن نندندن نے اپنے سندرشن چکر کو اگیا دی کہ تم اُترا کے پیٹ میں جا کر برہم
 استر کی گرمی سے رچھا کر دو اور شری کرشن جی آپ بھی انگوٹھے کے برابر اپنا روپ دھ کر اُترا کے پیٹ میں چلے گئے اور گدا ہاتھ میں لیکر
 وہاں گھانے لگے پر بھیت نے اسوقت سانولی صورت موہنی صورت کا دشمن پانے سے جتین ہو کر اُنکو دوسرا لگا اپنی مان کے پیٹ
 میں سمجھا جب اشدھیدہ کا برہم استر جو واسطے جلا نے راجا جہدھشٹر کے پانچ ٹھہر بنا کر گیتا شام سندر کی بھکت رکھنے اور سندرشن چکر
 کے رچھا کرنے سے ان پانچون بھائیوں کو جلا نے کی سامر نہ رکھ کر بھرا آیا تب اشدھیدہ مانے اُس آگ کو منتر کے بل سے بچھا دیا اور اُترا راجا برٹ
 کی بیٹی اپنی ذات کے انجان سے گر لکھ بھی نہ تھی اور ہر چرن میں اچھی طرح برہم بھی نہ تھی اسی لیے ایک لگا برہم استر کا اُسکے پیٹ میں چلا گیا

تھا گنتی کے کئے سے شام مندر نے اُسکی بھی بچا کی جب بیکٹھ ناطہ دوار کا جانے لگے تب گنتی اور درویدی اور راجا جہد مندر اور راجن اور جیمین اور نکل اور سندھو نے اُنکے سامنے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے دینا ناطہ آپ کے جانے سے ہلو گون کو بڑا دکھ معلوم دیتا ہے ہماری رچا بہان کون کرے گا ہنگو جتنا شک آپ کے چرنوں کے درشن ہائے سے لٹکتا اتنا شک اس راج گندی ملنے سے نہیں ہو آپ کے دیکھنے بنا ہم لوگون کو کس طرح دھج ہوگا اور گنتی ہاتھ جوڑ کر دی کہ اے ہمارے بھو اب تک میں تم کو اپنے بھائی کا بیٹا سمجھ کر تمھاری تمنا نہیں جانتی تھی اب مجھ کو بشواس ہو کہ آپ پر ہم پریشور کا اوتار ہو کر سنساری لوگون کی اُپیت اور پالن اور ناش کرتے ہیں اور میرے بیٹے نے مہا بھارت میں آپ کی گریہ سے جیت پائی ہے اور آپ سب رکھشور اور میں اپنے بھکتوں کو درشن دینے اور بھوسا گر بارانار نے اور دھرم کی بچھا کرنے کے واسطے سگن روپ دھرتے ہیں میں تو آپ کو کیا طلب تھا جو سب جیون کے مالک ہو کر پھلی اور سنوراک کا اوتار لینے آپ نے بس دیو اور دیوی کے گھر جنم لیکر ان کو ایک بار قید سے بچھڑایا پھر اور میرے بیٹوں پر جب جب دھک پڑا تب تب اپنے دیوانی راہ سے اگر ہم لوگون کا دکھ دور کیا تب میں ایسا جانتی ہوں کہ آپ ہم لوگون کو راج دے کر جاتے ہیں اس سے ہماری شدھ آپ بھول جائینگے ہمارا راج کی اچھا نہ ہو کر بھری طرح سب سے ہو کر آپ کا بھجن نہیں بن پڑتا سیلے آپ کو بھی پریت دیا کرتے ہیں آدمی کے واسطے وہ بات اچھی ہوتی ہے جس میں پریشور کا دھیان بنار ہے آدمی راج اور دولت پانے سے سنساری شک میں بھول کر پریشور کا پریم چھوڑ دیتا ہے اور آپ کے مالک اور ایشور ہو کر کسی کا درخیز رہتے آپ ہی کی اکیاسے سوچ اور چند رماون رات بچھڑا کرتے ہیں اور آپ اپنے بھکتوں پر ایسی دیا اور کر پا کرتے ہیں کہ جو داجی پر دیال ہو کر اپنی اچھا سے اوکل میں بندھ گئے نہیں تو تینوں لوگ میں ایسا کون ہو جو آپ کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھ سکے آپ سے جہان کال اوک ڈر کر کا پتے ہیں وہ ان آپ بشوداجی کی چھڑی سے ڈرتے تھے آپ اپنے بھکتوں کے شکھ دینے کے واسطے سب لبلا سنسار میں کی ہے میں جانتی ہوں کہ بڑا اور بھائی آدمی سب پر دار کی پریت میرے من سے چھوٹ کر اٹھوں پھر آپ کے چرنوں کا دھیان میرے رونے لگی تب شام مندر اپنی نایا پھیلا کر مسکرا کر دے کہ ہم تم کو نہیں بھلا دیگے تم ہماری مانا کی جگہ ہو تاکہ دوار کا سے آئے بہت دن ہو شکرا کر آج میں سے کہا کہ اے بھائی تم اپنی فوج اور شور ہرون کو لیکر شام مندر کو بڑی جتن سے دوار کا پہنچاؤ گے اور کسو اسٹے کہ میرے دشمن بہت ہیں اور مڑی منو ہر مہا بھارت کی اڑائی میں ہمارے سہا ایک تھے ایسا نہ ہو کہ کوئی ہمارا دشمن راہ میں کچھ آپادھ کرے جب ارجن راجا جہد مندر ہستنا پور باسی تریبون بت کے پریم میں بلا پ کرتے ہوئے اُنکے پیچھے دوڑے اور سب استریان وہان کی رو کر لیں میں کہنے لگیں کہ دھن کی آنکھ استریوں کا کھنا چاہیے جو ایسا مندر موہنی صورت شامی پا کر اُنکے ساتھ بھوک اور بلاس کرتی ہیں ایسی ایسی باتیں ایک دوسری سے لکھ شام مندر بھول رسائی تھیں اور کیشو ثورت اُنکی باتیں منکر اور تپا پریم دیکھ کر اپنی ترچھی جیون سے اُن کو دیکھتے ہوئے اور شکھ دیتے ہوئے چلے جاتے تھے اُس دن شری کرشن جی کے بچھڑنے کا دکھ جتنا ہستنا پور باسیوں کو ہوا اُس کا حال برن نہیں ہو سکتا

جب شری دینا ناطہ نے دیکھا کہ یہ سب میرے پریم میں دور تک چلے آئے تب پناہ کھڑ کر کے سکودھج دیکر یاد کیا تب ہچکتا ہے ہوئے ہستنا پور پر گئے

ادھیائے بارھووان

پہونچنا شری کرشن مہاراج کا دوار کا پریم میں اور خوشی منا سب دوار کا باسیوں کا

سوت جی نے کہا کہ جب سب ہستنا پور کو بچھڑ گئے تب شری شام مندر ارجن سے بولے کہ رتھ کو جلدی چلاؤ یہ بات سنکر ارجن نے رتھ ہانکا موہنی صورت کی فوج جب بدرجہ دیش اور کنڈن پور اور گنتی دیش اور پنجاب اور کشمیر کی راہ سے ہوتی ہوئی چلی تب راہ میں سب دیش کے راجوں نے اگر اپنے اپنے دیش کی سوغات برندا بن ہمارے کو بھینٹ دی اور راہ والے اُنکا درشن پا کر اس طرح اُنکی استیت کرتے تھے کہ دیکھو انھیں پر برہم پریشور نے بچھی کا بوجھ اتارنے کے واسطے سنسار میں جنم لیا ہے جنکا درشن ہر صحابی اور نہاد یوجی اوکے یوتون کر دھیان میں بھی جلدی نہیں ملتا اُنکا درشن ہم لوگون کو بڑے بھاگ سے بلا اور اُنھوں نے کو رو اور پانڈون سے مہا بھارت کر کے برحقوی کا بوجھ اتارا اور بہت آدمی یہ کہتے تھے کہ دھن بھاگ جد نشیون کے ہیں جو ان کو اپنا ناتے دار سمجھ کر دن رات اُنکی سیوا میں رہتے ہیں اس طرح سب چھوٹے بڑے اُنکی مہا اور لبلا کر خوش ہوتے تھے جب تیسرے دن دوار کا پریم کے نزدیک پہونچ کر اپنا بیچ جیتہ شکھ بچایا تب دوار کا باسی حال آئے مڑی منو ہر کا جانکر بہت خوش ہوئے شری کرشن جی سانچے اپنے بیٹے اور انڈھہ اپنے پوتے کو دوار کا پریم کی رچا کرنے کے واسطے چھوڑ گئے تھے یہ دونوں شکھ کی آواز سننے ہی اپنی فوج اور جہد نشی اور براہمن اور رکھشورون کو ساتھ لیکر گاتے بجاتے مڑی منو ہر کو آگے سے لینے کے واسطے گئے اور شہر میں ڈھنڈھو پٹوا دیا کہ سب کوئی شکر اور گلی اور اپنے اپنے دروازے پر منکلا چار کر بن سب دوار کا باسیوں نے چندن اوک شکندھ اڑنے کے واسطے چھڑ کوادیا اور سب استریان اپنے اپنے دروازوں پر اچھا اچھا گنا اور کپڑا پہن کر آتی لیکر شری برندا بن ہماری کی پوجا کرنے کے واسطے کھڑی ہو گئیں اور بہت سی استریان سوطھو شکر کر کے اپنی اپنی کھڑکیوں اور کوٹھوں پر بیٹھ اور کھڑی ہو کر ہانکے ہماری کی چھب دیکھنے کے واسطے اچھا کر کے لگیں جسوقت وہ شام مندر بڑی طیاری سے دوار کا پریم میں آئے اسوقت سب چھوٹے بڑوں نے اُنکا درشن پا کر بھولوں کی برکھا کی اور جس طرح مڑے کی بدن میں جان آئے اسی طرح سمجھوں نے نیا جنم پا کر خوشی منائی اور مڑی منو ہر نے ملتے وقت بڑوں کو دھوت اور برابر والوں سے گلے مل کر بھولوں کو ایس دی اور پر جا لوگون کی بھینٹ ہاتھ سے چھو کر اُنکا بھی آور کیا اور اپنے مندر میں جا کر مانا اور بتا کے چرنوں پر سر رکھا بس دیو کی اور راجا اگر سین حال جیتنے پانڈون کا منکر بہت خوش ہوئے اور سب دوار کا باسیوں نے دینا ناطہ سے کہا کہ مہاراج ہم لوگ تمھارے دیکھنے بنا اندھے ہو رہے تھے جس طرح اندھیری رات میں بغیر چند را کے آنکھ ہونے پر بھی کچھ دکھلائی نہیں پڑتا اور آنکھ والا چند را کو یاد کرتا ہے وہی حال ہمارا تھا اور دوار کا باسی استریان شام مندر کو دیکھ کر اس طرح خوش ہو گئے جس طرح چکر چند را کو دیکھ کر خوش ہو جاتا ہے اور شام مندر جب محل میں پہونچے تب مڑی منو آدھ استریوں نے اپنے اپنے محل میں کھڑے ہو کر اُنکا بڑا آور کیا اور اُنھوں نے جو نڈال جی کے پیچھے اچھا گنا اور کپڑا نہیں پہنا تھا اُس دن خوش ہو کر سمجھوں نے اپنا اپنا شکر گار کیا اور ساعت بھر میں شام مندر اپنے بہت سے روپ دھارن کر کے سب محلوں میں گئے اور سب چھوٹے بڑے دوار کا باسیوں کو شکھ دیا۔

ادھیائے تیرھووان

جنم لینا پر بھیت کا اور خوشی منانا راجا جہد مندر کا اور بھل میں لکھا نا دھرتا شراور گاندھاری کا اور تھانا ند پر بھیشو کی

۱. بیکٹھ
۲. رچا
۳. سانچ
۴. منکلا

سوت جی نے کہا کہ دیکھو دوسرے شاستر اور پڑان سننے سے بہت دنوں میں پریشور کی بھکت ہوتی ہو اور جب کوئی شریک بھاگوتا
سننے کی اچھا کرتا ہو اسی وقت اسکے پاؤں کے تین ٹکڑے ہو کر ایک حصہ تو سننے کی اچھا کرتے وقت اور دوسرا جلتے وقت اور تیسرا سننے
سے چھوٹ جاتا ہو اور دوسرے دھرم جگیت اور برت اورک پمپورن ہونے سے اُنکے پھل ملتے ہیں اور شری مدھاکوت جتنی سننے اتنا ہی
پھل پاوے راجا جہدھشٹر کو راج گدی ہستنا پڑی ہونے پر بھی بنا درشن پائے شام سندر کے کچھ اچھا نہیں لگتا تھا دن رات انھیں کے
چرنون کا دھیان اپنے ہرے میں رکھ کر راج کاج کرتے تھے تم لوگ اب پرچھپتے کے جنم لینے کا حال سنو کہ جب پرچھپتے اتر کے پیٹ سے
بیدار ہوئے تب آنکھ کھول کر چاروں طرف اس اچھا سے دیکھنے لگے کہ جو سروپ میں نے اپنے ماتا کے پیٹ میں دیکھا تھا وہ کہاں ہو اس
بھید کو کسی نے نہیں جانا اور راجا جہدھشٹر نے بڑی خوشی سے ناندی لکھ شرادھ کیا اور منگلا چارنا کر براہمنوں اور جاچکون کو منہ مانگا دان اور
دھنیا دیا جب جو تھی پنڈتوں کو بلا کر جنم لگن کا حال پوچھا تب پنڈتوں نے بچار کر کہا کہ یہ لڑکا پیدا ہو کر آنکھ کھول کر سب کی پرچھپتا لیتا
تھا اسلئے اسکا نام پرچھپت رکھو یہ لڑکا بڑا پرتاپی اور بلوان اور نیت وان اور دھرم تارا جا ہوگا اور پر جا لوگ اس سے بڑا اسکے پادین کے
اور تمھارا نام اور کبرت اور جش اس لڑکے سے چاروں طرف زیادہ پھیلے گا یہ لڑکا بڑھ میں بوسیت اور دھرم میں ہما چل اور گھیرتا میں سندر
اور شور تان میں پر شرام اور دوتا ہونے میں مہادیو جی کے سمان اور سکھ بلاس کرنے میں اندر اور پچ بونے والوں میں تمھارے برابر ہوگا اور
راج رکھ میں اسکی گنتی ہوگی اور ادھری اور پاپی اور کلجگ کو دند دیکر جا کو بیٹے کی طرح پالے گا اور آنت سے جب ایک لکھا کھیشور کا
اسکو شاپ دیکتا پتھک سانپ کے کاٹنے سے اس لڑکے کو لنگا کنارے موت ہوگی راجا نے یہ بات جوتیشیوں سے سنکر اُداس ہو کر پوچھا کہ
تم سچ بتاؤ کسی براہمن کے کرودھ سے تو نہیں مرے گا سانپ کے کاٹنے سے مرنا ہمارے گل میں اچھا ہوتا ہو ایسا نہ ہو کہ کسی مہاتما براہمن یا دھو
اور سنت کے شاپ اور کرودھ سے مرے جوتیشیوں نے کہا کہ اوی جہدھشٹر یہ لڑکا تمھارے گل میں ہر بھکت ہو کر سادھو اور براہمن اور مہاتما دن کی
سیوا میں رہے گا اور مرتے وقت شام سندر کے چرنون کا دھیان ہر دے میں رکھ کر تن کو تیاگ کرے گا تمھارے گل میں ایسا پرتاپی اور
پریشور کا بھکت آجنگ دوسرا اور کوئی نہیں ہوگا تو مکویت پڑنے سے پریشور کی بھکت ہوتی تھی اور اسکو لڑکین سے پریشور سے
چرنون میں بھکت اور پریت رہی جہدھشٹر اورک یہ بات سننے ہی بہت خوش ہوئے اور جوتیشیوں کو دھنیا دیکر یاد کیا اور آپس میں انھوں
نے کہا کہ پریشور نے پانچ بھائیوں میں یہ لڑکا بھاگوان دیا ہو اس سے ہمارا نام دنیا میں بنا رہے گا سب چھوٹے بڑے یہ بات سمجھ کر خوش
ہوئے اور راجا جہدھشٹر راج گدی اور پر جا پالن اچھی طرح نیت اور دھرم کے ساتھ کرنے لگے پر میں سنساری مایا موہ سے الگ
رہ کر دن رات یہی اچھا کرتے تھے کہ پرچھپت سیانا ہو جائے تو اسکو راج گدی پر بٹھال کر ہم بن میں چلے جاوین اور پریشور کا بھجن اور آتمن
کیا کے موافق راج کلن کرتے تھے اور انکو دن رات اس بات کا دھیان رہتا تھا کہ دھرترا شٹر اور گاندھاری کو کسی طرح کا دھک
نہ ہووے انکو دھک پانے سے درجودھن آدا اپنے بیٹوں کے مارے جانے کا بڑا سوچ ہوگا اور دھرترا شٹر نے سیوا کرنا اور اگیا ماننا
جہدھشٹر کا دیکھ کر کہا کہ اوی راجا میں من سے کبھی یہ بات نہیں چاہتا تھا کہ تمھارے ساتھ دشمنی کروں نہیں معلوم کون میری بدھ کو
پھیر دیتا تھا راجا جہدھشٹر یہ بات سنکر بڑے کراہ چاچا میں دن بھر لڑائی کر کے جب اپنے ڈیرے میں جاتا تھا اُس وقت یہ بچار
کرتا تھا کہ چاروں کی زندگی کے واسطے اپنے بھائی اور بندہ کو مارنا واجب نہیں ہو کل سے میں مہا بھارت بند کروں گا

۱۰ ناہی مورت

جب صبح سوکر اٹھا تھا تب پھر لڑائی کی طیاری کر کے جہدھرتا تھا اس لیے بھنجا چاہیے کہ سب کے بھاگ میں اسی طرح موت لکھی تھی
ہر اچھا میں کوئی بھکت نہیں چلتی جو ایٹور نے چاہا سو کیا راجا جہدھشٹر ایسی باتیں کہ دھرترا شٹر اور گاندھاری کا بودھ کرتے تھے اور راجا
جہدھشٹر کے راج میں ایسا دھرم تھا کہ شام سندر کی دیا سے پر جا کی اچھا کے موافق پانی برس کے بے فصل کے بھل اور پھول درختوں میں
لگے رہتے تھے اور سب چھوٹے بڑے خوشی سے رہ کر باگھ اور بکری ایک گھاٹ میں پانی پیتے تھے بدرجی انھیں دنوں ایک برس پیچھے
تیرتھ جاتا کرتے ہوئے جمنائے کنارے میترے رکھشور کے استھان پر آئے تھے تب انھوں نے رکھشور سے حال مارے جانے درجودھن
آد کو رو اور راج گدی پر بٹھنا راجا جہدھشٹر کا سنکر بڑا سوچ کیا اور بدھ جی کو یہ بیان معلوم ہوا کہ راجا جہدھشٹر دھرترا شٹر اور گاندھاری کو اپنے
مکان پر خوشی اور آد سے رکھتے ہیں بدرجی نے یہ سنا چار سنتے ہی چت میں بڑا دھک کر کے کہا کہ دیکھو یہ بڑے اشچرج کی بات ہو کہ دھرترا شٹر
کا سن ایسی بیت پڑنے اور راج چھوٹنے اور سو بیٹوں کے مارے جانے پر بھی ابھی تک سنساری مایا موہ سے الگ نہیں ہوا اور راجا
جہدھشٹر کے گھر رہنے کے واسطے چاہتا ہی ہم اس لیے دھرترا شٹر کو سنساری مایا موہ چھوڑنے کی راہ دکھا دیں تو اُس میں اُنکا بھلا ہوگا
بدرجی نے جب ایسا بچار کر پریشور کی اچھا پرستو لکھ کیا اور ہستنا پور میں راج مندر پر گئے تب راجا جہدھشٹر نے بہت اور سمان کر کے ہاتھ
جوڑ کر اُنکے کہا کہ تم ہمارے گل میں شام سندر کے بھکت پیدا ہو کر بڑی کر پائے اپنا درشن ہکودیا اور اپنے چرنون سے کہ تمھارے ہر دے
میں آٹھون پر پریشور کا باس رہتا ہو ہمارا گھر پوتر کیا اوی بدرجی تھے ہم پانچون بھائیوں کو لڑکوں کے برابر پال کر بڑے دکھ میں ہماری ہمتیا
کی ہو جس سے درجودھن اور کورودھن نے ہم لوگوں کو لاکھ کے قلعہ میں رکھ کر چاہا تھا کہ جلا کر مار ڈالیں اُس وقت دیا کی راہ سے پہلے سے
وہاں سُرنگ کھدوا کر ہماری جان بچانی بہت اچھا ہوا جو آپ آئے کئے کون کون تیرتھ پر گئے تھے پر بھاس چھتر میں بھی گئے ہو تو کچھ حال
شام سندر کا بتلاؤ جب سے بھکھو راج دیکر گئے ہیں تب سے کچھ حال اُنکا نہیں پایا بدرجی نے دوسرے تیرتھوں کا حال برن کیا پر سب
جہدھشٹیوں کا مارا جانا اور شری کرشن جی کے اندر دھیان ہونے کا حال اسلئے نہیں کہا کہ ارجن اگر سب لکھیا جو میں کتا ہوں تو راجا جہدھشٹر کو
بڑا دھک ہوگا اچھے لوگ یہ کہہ گئے ہیں کہ ایسی بات کسی کسانے نہ کہنا چاہیے جسکے سننے سے من اسکا دھکت ہو جب محل میں اسیوں نے بڑے ایک
حال سنا تب دروہدی وغیرہ نے بدھ کو پریشور کا بھکت جان کر دندوت کی اور سب ہستنا پور یا سی اُنکے آنے سے خوش ہو گئے بڑے جب
دھرترا شٹر کے دروازے پر وہاں سے جا کر انھیں اور گاندھاری کو دندوت کی تب دھرترا شٹر نے بڑے گلے مل کر دھک کہا کہ اے بھائی تمھارے
جانے کے پیچھے میرے اوپوڑا دھک بڑا اور میرے سب بیٹے مارے گئے راج گدی مٹ گئی بدرجی یہ بات سنکر بڑے کراہے بھائی مرنی منور کی اچھا
اسی طرح بدھقی انھوں نے پریشوری کا بوجھ اتارنے کے واسطے اتار لیا تھا اب کہو کہ راجا جہدھشٹر تمھارے ساتھ پریت اور کھانے پھرنے کا سنا کر کس طرح
کرتے ہیں دھرترا شٹر نے کہا کہ راجا جہدھشٹر مجھ سے بڑا پریم رکھ کر بھکھو اپنے باپ اور گاندھاری کو اپنی ماتا کی جگہ جاتے ہیں اور ارجن بھی میرا بہت
اور کتا ہو مجھ میں راجا جہدھشٹر کے پیچھے بھکھو درجین سنا کر یہ کہتا ہو کہ جب تمھارا بیٹا درجودھن راج گدی پر قائم تھا تب تم نے زیر ملا کر دھو میرے
کھانے کے لیے بھیجا تھا اور پانچون بھائیوں کو لاکھ کے قلعہ میں رکھ کر بھکھو جلا دینے کے لیے آگ لگادی اب تم اپنی پالنا سے جاتے ہو تمھارے
براہ کوئی دوسرا پاپی اور ادھری دنیا میں ہو گا یہ بات ہم میں کی مجھ سے سنی نہیں جاتی اور ہ باتیں کہہ کر دھک دیتا ہو کہ جہدھشٹر سے میری
جنگلی کھاؤ گے تو کھانے جانا کو مار ڈالو گا بدرجی نے یہ بات سنکر بڑا دھک کر کے کہا کہ دیکھو پریشور کی مایا ایسی پریل ہو کہ اتنی دردشا ہو نے پر بھی
دھرترا شٹر اور گاندھاری گھر کو نہیں چھوڑتے جسطح لاجی آدمی بڑے کپڑے کو نہیں چھوڑتا وہ جیتھرا اُسکے پاس ہمیشہ نہ رہ کر ایک دن نشٹ

[illegible]

جہاں بنادی ہو اُسکو اُسی جگہ پہنچتی ہو اسلئے اُنکی چنتانہ کرنا چاہیے جس طرح آدمی بیل کو ناتھ کر جبر چاہتا ہو اُدھر لچا تا ہو اُسکا کچھ بس نہیں
 چلتا اس طرح سنساری آدمی اپنی استری اور لڑکے اور دھن کے جال میں مایا روپی رسی سے بندھے ہیں پریشور جکے اوپر دیال ہو کر کسی سنت
 اور مہاتما سے بھینٹ کر دیتے ہیں تب وہ آدمی کیاں کیلکھ کر اس مایا روپی پھندے سے چھوٹ کر ملک پر دی پر پہنچتا ہو اور راجا تم دھرتراشٹر اور
 گاندھاری کے واسطے کہ وہ بوڑھے ہو کر تھوڑے دن اُنکے مرنے میں رہے ہیں کچھ چنتانہ کر دو وہ دونوں تمھارے ماتا اور پتا بدرجی کے
 گیاں کھلانے سے برکت ہو کر اُنکے ساتھ ہما چل پہاڑ کے دکھن طرف بہت رکھیشور دن کے استھان پر چلے گئے ہیں وہاں ہر چرون کا
 دھیان کر کے آج سے ساتویں دن اپنا بدن چھوڑ دینگے اب اُنھوں نے سنساری مایا چھوڑ کر اپنے بدن کا بھی موہ چھوڑ دیا مگواس وقت اُن کا
 پھیر لانا اُجست نہیں ہو سوج تو اُنکے واسطے کرنا چاہیے جو ہر بھگت نہ ہوں اور جو آدمی سنساری جال سے چھوٹ کر پریشور کا دھیان کرنے لگے
 اُنکا سوچ کرنا برتھا ہو اسلئے تم کچھ چنتانہ کر دو پریشور کو سبکا مالک جانو نارنجی یہ بات کمکو وہاں سے چلے گئے اور راجا جادھو شکر کو دھرتراشٹر اور
 گاندھاری کے جائیکا سوچ چھوٹ کر ناراج من کے اپدیش اسے سنساری ہو ہار جھوٹھا معلوم ہوا اتنی کتھا سنکر رکھیشور دن نے صوت جی سے
 پوچھا کہ بدرجی کو دھرم راج کا ادنا رکھتے ہیں اُنکی کتھا کس طرح پریشور صوت جی نے کہا کہ ہم تھوڑا سا حال بدرجی کا کہتے ہیں منو کہ کسی راجا نے مانڈیہ
 رکھیشور کو جھوٹی چوری لگا کر سولی دلا دی جب رکھیشور کو دھرم راج کے پاس لیکے تب رکھیشور نے دھرم راج سے کہا کہ اپنے اپنی جان میں آج تک
 کوئی برا کریم چوری آدھنیں کیا تھا کون باپ کرنے کے بدلے ہم سولی دیے گئے اُسکا حال کہو دھرم راج نے یہ بات سنکر کہا کہ تم نے لڑکپن میں ایک
 بڑی کوکا نٹے کی نوک سے چھید کر مار ڈالا تھا اُسی باپ کے بدلے ہم سولی دی گئی یہ بات سنکر رکھیشور نے کہا کہ اے دھرم راج لڑکپن میں پُتن اور پاپ
 گیاں نہ کر انجان میں بہت ادرہم ہوتا ہو اُس باپ کا دنڈ دینا نہ چاہیے تھے مجھ کو بقصور سولی دلا دی اسواسطے ہم پریشور سے چاہتے کہ تم دسی
 کے پتر ہو کر سو برس تک مرت لوک میں رہو اسی شاپ سے دھرم راج داسی کے پتر ہو کر سو برس تک دنیا میں رہے اور دھرم راج جب تک
 بڑا کا ادنا لیکر دنیا میں رہے تب تک سورج دیوتا نے کام دھرم راج کا اُنکے بدلے کیا اسی سبب سے بدرجی کو پریشور کی بھکت بنی تھی۔

اوصیائے چودھوان

پہونچنا ارْحَمٰن کا دوار کا سے اور پوچھنا جِد مضمطر کا حال شایم سندر کا

موت جی نے کہا کہ امی رکھیشور نار دمن کے جانے کے سات دن تیجے دھرتراشتر اور گاندیری نے تن اپنا چھوڑ دیا بدرجی لکا کر یا کرم
لو کے تیر تھ جاتا کرنے چلے گئے اور راجا جہدھنٹر نار دمن کے گیان سمجھانے سے سنساری ہو چار جھوٹا سمجھا اُداس جیت پیچ دھیان پر مشور کے
رہا کرتے تھے شری کرشن جی جب اُنھیں دنون دوار کا پڑی سے گنو لوک کو بدھارے تب نئے چلے جانے سے راجا کو کھجک کے لچھن معلوم ہو کر
بڑے بڑے سپنے دکھلائی دینے لگے اور آدمیوں کے سو بھاؤ میں ادھرم اور کرو دھ اور لو بھ اور کپٹ ادھاک ہو کر استری اور پر اس اور باب
اور بیٹے اور بھائی بندہ میں جھگڑا ہونے لگا راجا جہدھنٹر نے یہ سب لچھن کھجک کے دیکھ کر بھیم سین سے کہا کہ ارجن ہمارا بھائی سات مہینے سے
نیام سند پران پیارے کا حال لانے کے واسطے دوار کا پڑی کو گیا ہو سوا بھئی تاک نہین آیا اسکا کچھ سبب معلوم نہین ہوتا اور نار دجی ہے کنگیے سین
مڑلی منوہر نے پرتھوی کا بوجھ اتارنے کی واسطے اوتا لیا تھا سو اُنھوں نے ہما بھارت کر کے پرتھوی کا بوجھ دور کیا اب اُنکو غوڑا سا کام اور اس
رت لوک میں رہ گیا ہو اسکو کر کے پرم دھام کو جائینگے اب مجھے دنیا میں بڑے لچھن کیلئے سے جان پڑتا ہو کہ دقت اپہو بچا جن شیام سند کی دیا ہے ہنر اپنے شو کو

مانکرے سب نگہ اور راج گدی پائی ہو انکے بنا چھکون رات نئے نئے اسگن دکھائی دیتے ہیں کیری بائیں بجا اور انکے پھر کئی ہو اور کبھی کبھی میرا بن کا بننے اور کبھی دھڑکنے لگتا تو من میں ڈر لگتا ہو اور صبح کے وقت سارے سورج کی طرف کھڑے ہو کر بولتے ہیں اور دن کو اکاش سے تارے ٹپٹے ہیں اور جب میں شکار کھیلنے جاتا ہوں تب سوچے میرے بائیں طرف ہو کر نکل جاتے ہیں اور میرے چڑھنے کے گھوڑے اور باقی چھکوروں کو دکھائی دے کر دن رات کتے ردیا کرتے ہیں اور رات کو ان کی بولی سننے سے مجھے ڈر معلوم ہو کر چاروں طرف اندھیرا سا دیکھ پڑتا ہو اور ان دنوں بھونچال آنے سے پریشانی بار بار کاہتی ہو اور تھوڑا بادل اکاش پر ہونے سے بجلی گرتی ہو اور آندھی جھلک کر اکاش سے ٹوہر سا ہو اور سورج میں پرکاش کم ہو کر ندی نالے کا پانی سیدھا نہیں بہتا اور جب آگن ہو تری لوگ آہستہ آگن میں ڈالتے ہیں تو آگن دیوتا خوش ہو کر آہستہ کو نہیں لیتے اور بچھڑے گوؤں کا دودھ خوش ہو کر نہیں پیتے اور گوؤں کی آنکھ سے آنسو بہ کر سانڈوں سے پریت نہیں کرتی ہیں اور دیوتاؤں کی مورت سے پسینا نکال کر میری بھائی میں آدمی ضرور چھوڑ بولتے ہیں اور لوگوں کے سمجھاؤ میں کر دودھ اور لوبھ زیادہ ہو کر کیست تارا اکاش پر نکلتا ہو سادھو اور مہاتما کا چت ہر جہن میں نہ لگ کر شہر میں کسی کے گھر نکلا چار نہیں ہوتا اور چھکوروں ہستنا پور اچاڑ سا دیکھ پڑتا ہو اور ایہ ہم سین ان سب چھوڑنے سے جانتا ہوں کہ شام سندر پیارے ہمارے پران کی رچا کرنے والے مرت لوگ چھوڑ کر بیکٹھ کر پوچھنا ہے راجا جہدھنڈھ جس کے پیٹھے ہوئے ایسا سوچ کر رہے تھے اسی کے ارجن دور کا سے اگر راجا کے چرنوں پر گرے اور انکے سامنے ادا س جیت با تھوڑے کھڑے ہوئے اور حال ارجن کا اس طرح برتاؤ کہ شری کرشن جی نے سیکٹھ جانے کے وقت دارکھ سار تھی سے ارجن کو کہا بھیا تھا کہ تم دوڑ کر باہری سے سب بدھوا استری اور لڑکے اور بوڑھے اور دھن اور سب چیز جا دوؤں کی ہستنا پور بچانا اس لیے ارجن ان سچھون کو اسباب سمیت دوڑ کر باہری سے اپنے ساتھ لے کر ہستنا پور آتے تھے جب راہ میں ہستنا پور کے نزدیک قوم چھل پہونچ کر سب مال لوٹنے لگی تب ارجن نے گاندھو دھنڈھ چٹھا کر بہت سے بان انکو مارے مگر ان ہانوں سے کچھ کام نہوا سب مال ڈاکو لوٹ لے گئے اس وقت ارجن نے ادا س ہو کر کہا کہ دیکھو ایسا وقت ہمارا آ پوچھا کہ میں نے جس دھنڈھ بان سے بھیشم پتاما اور کرن اور بچے ور تھ ایسے کتنے شور ہیروں کو مار کر جیتا تھا اب وہی دھنڈھ بان رہنے پر بھی میں ان کو لوگوں سے ہار گیا اس سے مجھ کو معلوم ہوا کہ وہ سب طاقت میری کیوں شام سندر کی کر پائے تھی اب وہ میری رچھا کرنے والے نہیں ہیں اس سے سب بل اور تیج میرا جاتا رہا یہ چنتا کرنے اور مری سندر کے بیکٹھ جانے سے ارجن کا منہ بہت ملین ہو گیا تھا راجا جہدھنڈھ نے ارجن کو ادا س دیکھ کر پوچھا کہ ارجن سب جہدھنڈھ اور سور سین نانا اور بسد پونا اور دیو کی اور مارگ سین راجا اور گرد اور بدیو جی اور پیردین اور آندھ اور چار دیش سب لڑکے ہائے مری منوہر کے اور اودھو بھکت اور سب دوڑ کر باہری اچھی طرح ہیں اور شام سندر ہمارے پران پیارے جن آپریش بھگوان نے سندھاری جیوؤں کے سکھ دینے کے لیے جدو کل میں اتار لیا ہو وہ سندر صاحبان آندھ سے ہیں اور ارجن تم بہت ادا س دیکھ پڑے ہو تم کو کوئی روگ تو نہیں ہوا اور تم بہت دن تک دوڑ کر میں رہے ہو تمھارا کسی نے اپنا تو نہیں کیا یا سچھائیں تمھارا اندر تو نہیں ہوا یا تم نے کسی کو کوئی چیز دینے کو کوئی تھی سو وہ تم نے دے سکے کسی براہمن یا مہاتما کا ایمان تو نہیں کیا یا کوئی بھوکھا تمھارے گھر آیا اسکو بھون نہیں دے سکے یا کوئی بڑھمن یا لڑکا یا بوڑھا یا روگی یا استری دشمن کے ڈر سے تمھارے شران میں آیا اور تم نے اسکی رچھا نہیں کی اس سے تمھارا منہ ملین اور ادا س ہو تم نے کسی رچھولا (چض والی) استری سے بھوک تو نہیں کیا کسی چھوٹے آدمی سے لڑائی میں ہار تو نہیں گئے جس سے تمھارا تیج جاتا رہا یا اچھی چیز کھاتے وقت تم نے لڑکے یا بوڑھے دیکھنے والے کو اس میں سے ٹوہے کر اکیلے تو نہیں کھا لیا شام سندر

۱۔ دارکھ

۲۔ بھیشم

۳۔ چار دیش

جماری مرت لوگ چھوڑ کر بیکٹھ دھام کو تو نہیں پر حارے اس لیے تمھاری یہ گت ہوئی ہو اسکا حال ہم سے کہو۔

ادھیائے پندرھواں

کنا ارجن کا حال نردھیان ہونے شری کرشن جی کا راجا جہدھنڈھ سے اور پرکھیت کو راجا جگدی پرکھا لکر چلے جانا پانچون بھائی پانڈوؤں کا درویدی سمیت اتر اگھڑ میں اور اپنا تن تیاگ کر نانیچ دھیان مری منوہر کے

سوت جی نے سونک آدک رکھیشورون سے کہا کہ ارجن راجا جہدھنڈھ سے یہ بات سن کر کچھ نہ بولے اور شام سندر کے چرنوں کا دھیان کر کے اتنا روئے کہ انکی بجلی لگ گئی بات کہنے کی سامجھ نہ رہی تھوڑی دیر بعد ارجن نے اپنے من کو دھیرج دے کر راجا جہدھنڈھ سے کہا کہ اری تھوئی نا تھ کیا کمون شام سندر بہاری بھوکھٹھ کر اتر دھیان ہو گئے میں انکو بھائی نامون کا بیٹا جانتا تھا جو ہم لوگ انکو پر بوم پریشور جانکر انکی سیوا کرتے تو بھو ساگر پار اتر کر آدکوں سے چھوٹ جاتے پریشور کی مایا ایسی پرل جس میں لپٹ کر لوگوں نے انکو نہیں پہچانا جس طرح ایک بار چندر ماوچھیر چا پت کے شاپ دینے سے بہت دن تک سندر میں جا کر رہا تھا یہ بات سب کوئی جانتا ہو کہ چندر ما کے پاس امرت لہتا ہو چھلیان پانی کے بڑے بڑے جیوا اور آدمیوں کے کھا جانے کے ڈر سے سدا امرت پینے کی اچھا رکھ کر جاتے ہیں کہ جو بھوکا امرت ملتا تو مرنے سے بے ڈر ہو کر ہمیشہ زندہ رہتین چندر ما ہزاروں برس تک چھلیان کے ساتھ سندر میں رہا انھوں نے جس طرح چندر ما کو نہ پہچان کر اسکو بھی سندر کا ایک جیو بھیا اسی طرح ہم لوگوں نے بھی شری کرشن جی کو پورن برہم نہ جانکر جہدھنڈھ جانا اب بھوکوہ بات کچھ بڑا تیج ہوتا ہو دیکھو ہم نہیں کی سہا سنا سے بڑے بڑے ہیروں اور راجاؤں کو مہا بھارت میں مار کر یہ سمجھے تھے کہ ہم اپنے پیراکرم سے انکو مارتے ہیں اب بھوکا اس بات کا بشواس ہو کہ شام سندر کی دیا سے ہم نے انکو جیتا تھا جب سے وہ بھوکا ہیران چھوڑ کر آپ بیکٹھ کر چلے گئے تب سے انکے بغیر ہمارا پر اکرم کچھ کلام نہیں کرتا دیکھو میں دی ارجن اور دی دھنڈھ بان اور دی میرے ہاتھ میں جسے میں نے شری مہادیو جی اور گندھرب اور اندر اور مے ناک راجتھس کو لڑائی میں جیت کر بھیشم پتاما اور کرن اور جہدھنڈھ اور بڑے بڑے شور ہیروں کو مارا اور کیسے کیسے راجاؤں کو جیت کر جگمگائے وسط رو پیہ لایا اور اشو تھما کا من نکال لیا تھا اور اب ان سب تھیاروں کے ہوتے ہوئے بھی ایک شام سندر کے ہونے سے میں راہ میں ان کو دھنڈھ سے ہار گیا اور وہ لوگ مجھ کو جیت کر سب مال و راستری آدو ووار کا سے اپنے ساتھ لاتا تھا لوٹ لے گئے اس سے میں ادا س ہوں جس استھان پر بھوکا پت پڑتی تھی اسی جگہ انکا سندرشن چکر میری رچھا کرتا تھا اب میں ان کے بنا کیونکر خوش رہوں اور کوروادیروں نے جب مہا بھارت میں اپنے پر اکرم سے مجھ کو مارنا چاہا تب مری منوہر تھ ہانکتے ہوئے میرے آگے کھڑے ہو گئے اور مجھ کو اپنے تیجے رکھ کر میری رچھا کی اور بھوکو دھیرج دیکر کہتے تھے کہ دوست ڈھبھیشم اور کرن آدک سب جو دھام سے ہوئے ہیں اس طرح انکی کریا سے کوئی گھاؤ تھیار ویزہ کامیرے بدن پر نہیں لگا جس طرح کوئی سادھ اور مہاتما کا ہیرا چاہے تو پریشور کی دیا سے انکا کچھ نہیں بگڑتا اور شام سندر ہمارے دشمنوں کی مری جیوؤں سے لکرتے جاتے تھے جب میں لڑتے وقت کبھی کبھی ان سے خفا ہو کر کہتا تھا کہ رتھ کو جلد جلد کیوں نہیں ہانکتے تب وہ دینا نا تھ مجھ کو اپنا بھکت اور لڑکا جانکر کچھ برا نہیں مانتے تھے اور راجا میں انھیں کی دیا اور کر پائے بڑے بڑے پر تپانی راجوں کے سامنے پھلی ہیدہ کر دروپی کو موکیر سے لایا اور تمھارے من کرنے پر بھی انکا من پاکر کوروؤں کے سامنے پرگٹ ہوا تھا اور جب دربار سا رکھیشور نے کوروؤں کے بیچنے سے آدھی رات کو جنگل میں جا کر بھسے جو جن مانگ کر شاپ دینے کی اچھا کی اس وقت شری کرشن دینا نا تھ ہم لوگوں کو اپنا بھکت جان کر وہاں آئے اور رکھیشور کے شاپ سے بھوکا کرنا انکا شیر باد لایا یہ بائیں یا در کے میری چھاتی سچ اور چنتا سے بھٹی جاتی ہو جیسے مردے کو کپڑا اور گنا پنا کر بٹھال

۱۔ جہدھنڈھ

دیوتی سے ہی میرا حال شام سندر کے چلے جانے سے بھنا چاہیے اور پھر بھی ناخدا میں اُنکے ساتھ ایک تھالی میں کھانا کھاتا تھا اور ایک کچھونے پر سوتا تھا اور وہ پر برہم نارائن ہو کر میرا اتنا اور کرتے تھے کہ اب اس طرح ہماری رچھا اور ادرکون کر لگا اور کس کے آسرے اور بھروسے پر ملتا کھنڈر کھینکے جب شری کرشن جی مہا بھارت کر کے یہاں سے دوا کا پڑی کو گئے تب اُنھوں نے من میں بجا کر کیا کہ یہ سب جد نشی ہمارے کل میں بڑے بلوان پیدا ہوئے ہمارے جانے کے پیچھے اُپر دکر کے دنیا کے لوگوں کو بڑا دکھ دینگے اسلئے اپنے سامنے ان لوگوں کا بھی ناش کر دینا اُچھت ہوا اپنے ہاتھ انکا مارا دھرم بھکھڑ باسا رکھیشور سے شاپ دلوادیا تب جھپن کوڑا جد نشی اس طرح آپس میں لڑکر مر گئے جس طرح سندر میں بڑے جو جھوٹے جو دن کو کھا جاتے ہیں اور دھرم راج یہ بات کہتے ہوئے میری جان اُسی وقت نکلی جاتی ہے مگر شام سندر نے داک نام سار تھی سے یہ بات کہتے تھے کہ اسی جی تھی کہ تم اُستری اور لڑکوں وغیرہ کو دوا کا سے ہستنا پور کو بجا کر ہمارے بچھڑنے کا سوچ نہ کرنا اور ہم نے گیتا میں جو گیان ملو بتلایا اُسی کے موافق شری کرشن کو جھوٹا اور جھپن آتا کو سچا جان کر سناری مایا موہ میں نہ لپٹنا میں نے وہی گیان سمجھ کر سیکھا کیا ہو نہیں تو اب تک میرا ہر ان نکلیا تا اور پھر بھی ناخدا اب جینے کا کچھ شک نہ نہیں رہا اسی میں بھلا ہو کہ ہم لوگ بھی اپنا بدن تپسیا میں گلا ڈالیں جب ارجن اتنی بات کہہ کر بہت بلا پ کر کے رونے لگے تب راجا جھڑھٹھڑنے ہم سین وغیرہ اپنے بھائیوں سمیت بڑی آواز سے رو کر کہا کہ اے ارجن اب ہم جی کر کیا کریں گے اور ہمارا یہ راج پاٹ کس کام آوے گا اب ہلکو یہاں رہنا اُچھت نہیں ہے پھر بھیت کر راج گدی دیکر ہم لوگ بدری کیدار میں چل کر اپنا شت نیاگ کرینگے راجا جھڑھٹھڑ کا یہ کہنا پانچون بھائی پانڈون نے مان لیا اور جب رونے کی آواز چلنے جا کر حال اندر دھیان ہونے شام سندر کا استروں نے منانت گنتی اور درویدی آدے روپٹ کر اتنا سوچ کیا کہ جسکا حال بہن نہیں ہو سکتا اور گنتی نے اُسی دکھ میں شام سندر کے چرون کا دھیان دھرم کریدن اپنا چھوڑ دیا اور راجا جھڑھٹھڑ نے یہ دھت کو بلا کر ہستنا پور کی راج گدی پر بھیت کو بٹھال دیا اور راج اندر پرستھ اور متھراجی کا بھرا بھنا نام لڑکے کو چو شام سندر کے کل میں بچ گیا تھا دے کر جھڑھٹھڑ اور ارجن اور ہم اور کل اور سمدیو پانچ بھائی اور درویدی اُنکی اُستری نے اپنا اپنا کپڑا اتار ڈالا اور ایک ایک لنگوٹی اور چادر ہنسا کر راج سندر سے باہر نکلے اُسوقت جو برہمن اور لنگال وہاں بڑے اُنکو منہ مانگا روپیہ دیکر اُتر کھنڈو چلے گئے اور ارجن کو جو کچھ شکرشن جی نے گیتا میں بتلایا تھا اُسکا چرچا آپس میں رکھ کر کچھ دنوں تک تپسیا اور دھیان شام سندر کا کرتے رہی پھر ہمارے میں جا کر ہر چوں کا دھیان کرتے ہوئے پہلے نکل اسکے پیچھے جھڑھٹھڑ اور چارو بھائی اور درویدی نے اپنا تن گلا دیا اور بڑبڑجی نے اپنا شریو پر بھاس چھپیں نیاگ کر دیا اور راجا پر بھیت راج گدی پر بٹھکر دھرم اور پر جا پانک کے ساتھ راج کرنے لگے اور اپنے انصاف سے رعیت کو خوش رکھا اور تین مرتبہ سار سوت برہمن کو گرو بنا کر اُشومیدھ جگیتہ کر کے ساتھ راج کرنے لگے اور اپنے انصاف سے رعیت کو خوش رکھا اور دھرم میں اتنا خرچ کرتے تھے کہ ایک مرتبہ جگیتہ کرتے وقت اُنکے پاس روپیہ نہ رہا تب شام سندر کا دھیان کرنے سے بہت روپیہ اُنکو ملکر اچھی طرح جگیتہ ہوئی اسی طرح تیسری اُشومیدھ جگیتہ کرنے سے پہلے راجا جھڑھٹھڑ کو روپیہ کی ضرورت ہوئی نارائن ہر دھرم میں کو ایک ایک تھالی اور لوٹا اور شری جی کی اور لاٹھی بھون کرتے تھے نئی دے کر کھو وہ سب جو بڑے برتن شہر کے اُتر گئے میں بھکھا دیے جاتے تھے جگیتہ ہونے کے پیچھے جتنے برتن سونے کے تھے سب بچ رہے تھے وہ آج تک اُس شہر کے دھن طرف گڑے ہوئے ہیں برتنوں کو منگا کر اپنی جگیتہ کر دیا راجا جھڑھٹھڑ نے وہی منگا کر جگیتہ میں بچ کر کے شام سندر اپنے بھکتوں کی سب اچھا پوری کرتے ہیں اتنی کھانا

رکھیشور دن نے بوجھا کہ راجا پر بھیت نے کھجنگ کو کسواسے دند دیا سوت جی نے کہا کہ جب پر بھیت ساتون دیپ کے راجون کو جیت کر اپنے بس میں کر چکا تب اُسے بجا کر کیا کہ راجا جھڑھٹھڑ کے راج تک دوا پر بھگ تھا اور اب کھجنگ آیا ہم اپنے راج میں کھجنگ کو رہنے نہ دینگے راجا پر بھیت ایسا بجا کر یہ دیکھنے کے واسطے کہ ہمارے راج میں کھجنگ نے عمل اپنا کیا یا نہیں لوگ بچے کر کے نکلے جس دیش میں پہونچتے تھے وہاں آدمیوں کو اپنے کرم اور دھرم سے پریشور کی چرچا اور دھیان میں لگے ہوئے نارائن جی کا گن گاتے دیکھتے تھے کسواسے کہ کھجنگ نے تنہا وہاں اپنا داخل نہیں کیا تھا اور راجا سب رعیت سے کہتے تھے کہ تم لوگ سیدھ اپنے کرم اور دھرم پر رہو اور جس جگہ پر بھیت کی فوج پہونچی تھی اُس دیش کے راجا اُنکا تیج اور پر تاپ دیکھ کر پہلے سے آلتے تھے اور بہت بھینٹ دیکر منتی کرتے تھے کہ ہم لوگ راجا جھڑھٹھڑ اور ارجن کے وقت سے تمہارے ادھین ہیں پر بھیت یہ بات سنکر سب راجاؤں کا سمان کر کے کسی کو دکھ نہیں دتے تھے اور جو لوگ اُنکے بڑوں کا جس گاتے تھے اُنکو خلعت دیکر بڈا کرتے تھے اس طرح راجا پر بھیت دگ بچے کرتے ہوئے گر جھیر میں ندی کنارے پہونچے تو کیا دیکھا کہ ایک درخت کے نیچے ایک بیل تین پیر ٹوٹے اور ایک پیر سے کھڑا ہوا اور ایک گودو بلی پتلی روتی کانپتی ہوئی اُسکے پیچھے کھڑی ہوئی دونوں آپس میں باتیں کر رہے ہیں راجا یہ حال بیل اور گائے کا دیکھتے ہی اپنے دھرم اور دیا سے ایک درخت کی آڑ میں کھڑے ہو کر اُنکی باتیں سننے لگا پھر راجا نے یہ دیکھا کہ ایک شودر سیاہ رنگ بھیانک روپ راجا کی صورت بنائے ہوئے دور سے اُس بیل اور گائے کی طرف چلا آتا ہے۔

ادھیائے سوتھوان

بیل روپی دھرم اور گوروپی پر تھوی کا آپس میں باتیں کرنا اور درخت کی آڑ سے راجا پر بھیت کا سننا۔
 سوت جی نے سونک اوک رکھیشور دن سے کہا کہ اُس بیل روپی دھرم نے گوروپی پر تھوی سے بوجھا کہ تھکوا کیا دکھ ملا جو روتی ہو جو بھکھو میرے یقین پاؤں ٹوٹنے کا سوچ جو تو اسکی وجہ یہ ہے کہ کھجنگ میں بہت پانی آدمیوں نے پیدا ہو کر دھرم اور کرم اپنا چھوڑ دیا اور شکر کرم دنیا سے اُٹھ گیا اور کھجنگ باسی لوگ چاہتے ہیں کہ داماد سے روپیہ لیکر اپنی لڑکی کا لواہ کریں اور بیٹے کو یہ بجا کر نہیں پاتے کہ جو ان ہو کر باپ سے جھگڑ کر گئے گا اور برہمن لوگ بید پرستے میں اُلس کرتے ہیں اور شودر لوگ بید اور پڑان پڑھنے کی اچھا کرتے ہیں اور جھڑھٹھڑوں نے براہمنوں کی رچھا اور سیدھ کرنا چھوڑ دیا اور راجا لوگ پُرت دنگان کے بدے دونوں حصہ اناج کے رعیت سے لیکر کتے ہیں کہ اپنا بیٹا یا بیٹی بچ کر اور دو۔ یا اسواسے تو روتی ہو کہ شام سندر بہاری جو تیرے اوپر اپنا چرن کل رکھتے تھے دنیا سے بیکٹھ کو پدھارے اور کھجنگ میں اُدھرمی راجا ہو کر تیرے اوپر بھوک کرینگے ہم سے اپنے من کا حال بتلا گئے یہ بات سنکر کہا کہ تم سب کچھ جان بوجھ کر مجھے کیا پوچھتے ہو جس سب سے تمہارے تین پاؤں تب اور چھٹا اور دیا کے ٹوٹ کر بول ست ایک پاؤں رہ گیا ہوا اُسی کے لیے میرا رونا بھی سمجھو کیونکہ شکر آدمی کو دھرم اور سچائی سے ہی جب آدمی نے دھرم اور سچائی اور دیا چھوڑ دی تب وہ پویشور کے بھید کو کبھی نہیں پہونچ سکتا اور یہ بات نہیں جانتا ہو کہ دھرم کرنے سے گیان ہوتا ہی کوئی آدمی کہتے ہیں کہ ہمارا من سنار سے برکت نہیں ہوتا سو بغیر گیان ہوئے سناری مٹوہ کا جھوٹا بہت شکل ہو اور میں چاروں برن کے آدمی اور راجا لوگوں کا سوچ کرتی ہوں کہ کھجنگ آنے سے سب کسی کو دکھ ہوگا اور زیادہ رونا میرا سواسے ہو کہ برہمن بہاری بیکٹھ کو پدھارے جب اُنکے چرن کل رکھنے سے شکر چکر گدا پدم کے چھ میرے اوپر پڑ جاتے تھے۔ تب میں بہت خوش ہوتی تھی ایسا کون جو جگت میں ہو جسے شام سندر کے اندر دھیان ہونیکا سوچ نہیں کیا اور جو بھیتس گن ان میں تھے اُنکا برن تم سے کرتی ہوں کہ جج بولنا آچار سے رہنا۔ ہر دے میں دیا رکھنا۔ بھگوا میں دھرج رکھنا چھ کرنا۔ سناری مایا وہ سے پیر کرے

رہنا جو کچھ پر اپت ہوا میں سنتو کھ رکھنا بیٹھا بچن بولنا۔ اندری اور میں کو میں میں رکھنا سب چھوٹے بڑوں کو برابر جان کر کسی کا اپنا نہ کرنا کسی کے
بڑا کہنے سے جڑا نہ ماننا کسی کام میں جلدی نہ کرنا۔ منسی ہوئی بات یاد رکھنا۔ اپنی کمی ہوئی بات نہ بھولنا۔ گیان کو استھر رکھنا۔ میں میں ہر ایک رکھ کر
استری اور لڑکوں سے زیادہ محبت نہ رکھنا۔ دولت یا کر کسی سے اچھا نہ کی بات نہ بولنا۔ زیادہ طاقت ہونے سے گھمنڈ نہ کرنا۔ سب سے
بہتر ہونا۔ سب بدیا کو جاننا۔ دوسرے کا دکھ دیکھ کر دکھت ہونا۔ کسی سے نہ ڈرنا۔ جو کوئی اپنا دکھ کے اسکو جی لگا کر سننا۔ گذر اہوا
اور آنے والا اور موجودان تینوں کا حال جاننا۔ اپنے من کا حال کسی سے نہ لکھ کر نہ کی طرح گمبھر رہنا۔ دھرم کی طرف سے من کو نہ ہٹانا۔ دھرم اور
بید کی رچا کرنا دنیا میں ایسا کام کرنا جس میں سب کوئی اچھا نہ۔ انکھوں میں مروت رکھنا۔ کسی حیو کو دکھ نہ دینا۔ جو کوئی دیکھی ہو کر اپنا مطلب کے
اُسکا مطلب پورا کر دینا۔ پریشور کا پ اور دھیان کرتے رہنا۔ سب سے ادھک بلوان ہونا۔ کسی شوریر کو تینوں لوگ میں کچھ مال نہ بھجنا۔
ساوہرہ میں اور ہما تھا کا اور کرنا پر اپنا کرنا۔ اویہیل روپی دھرم شیاں سندر کو ان سب گنوں کے ہونے پر بھی کچھ آہنکار نہیں بھقا
سوائے چھتیس گنوں کے اور بہت سے اچھے کرم ان میں تھے جس وقت اُن کو یاد کرتی ہوں اُسوقت میرا کلیجا پھٹا جاتا ہوں دیکھو جس لچھی
کے ملنے کے واسطے سب دیوتا اور درنیل کے لوگ اتنا پ اور جب کرتے ہیں وہی لچھی کل میں چھوڑ کر دن رات شیاں سندر کی سیوا میں
رہتی ہوں ایسے مرنی منور کی میں داسی ہوں جب دواہر کے آخر میں تمھارے پانوں ٹوٹ گئے اور میں کش آدک آدھرمی راجون کے
آدھرم کرنے سے دیکھی ہوئی تھی تب بیکٹھنا تھے جڈ کل میں اتار لیکو مارا اور تمھارا دکھ ٹھہرا یا تھا اور اپنا جس سنسار میں پھیلا یا ایسے
پر اپنا کر پی پریش کے بچوگ کا دکھ کون سمہ سکتا ہو گور روپی پر تھوی بیل روپی دھرم سے یہ کہتی تھی اور راجا پر محبت کھڑے ہوئے تھے۔

ادھارے شتر موان

ادھیائے شترھواں

آنا کلنگ کا بیل روپی دھرم اور گورو پی یہ تھوی کے پاس و ربات چیت ہونا
 کلنگ اور راجا پر تھیت سے اور جگہ بتانا پر تھیت کا کلنگ کو رہنے کے واسطے
 فوت جی کے سونک اوکے

صورت بنائے کالے کپڑے اور مکٹ پہنے ٹوٹا ہاتھ میں لے گئے اور بیل کے پاس آکر ٹھہرے اتر پڑا اور گواہ بیل کو پاؤں سے ٹھوکر مار کر
ادھر منہ دیکھا گیا تب راجہ نے ہان نکال کر دھکے پر چڑھایا اور بڑا فحشہ کر کے کھجک سے کہا کہ ساتوں دیب کا راجا میں ہوں تو کون دیش کا راجا
جو ہمارے راج میں راج کی صورت بنا کر میری رعیت کو دھکے دیتا ہے راجون کا ایسا دھرم نہیں ہوتا کہ کسی کو دھکے دیوین بشری کرشن مہاراج
ترلوکی ناتھ دنیا سے چلے گئے اور راجن ہمارے دادا کا نڈ پودھنک رکھنے والے بیکٹھ کو گئے اسلئے تو پر تھوی کو بنا راجا کے سمجھ کر گواہ بیل
کو ایسا دھکے دیتا ہے اور ہم کرنا چھوڑ دے نہیں تو تھکنا بھی مارے ڈالتا ہوں کھجک یہ بات سنتے ہی راجا کے ڈر سے چھپ چاہا
کھڑا ہو گیا تب راجا نے بیل سے پوچھا کہ تم کون ہو اور تینوں پاؤں تمھارے کس نے توڑے تم کوئی دیوتا ہو کر ہم کو بھرم دیے
واسلئے تو نہیں آئے ہم نے راج میں تمھارے برابر کسی کو دھکی نہیں دیکھا اور تم کچھ سوچ مت کرو ہمارے ملنے سے تمھارا سب بڑ
جھوٹ گیا اور ہم تمھارا دھکے دو کر نیکے راجا یہ بات بیل سے لکھ چھ گئے بولا کہ توخت رو میں ادھر میون اور پاپیون کا نڈ دینے والا
موجود ہوں راجون کا یہی دھرم ہے کہ جو را در کر می آدمیوں کو نڈ دیوین جس راجا کے دیش میں پر جا دھکے یا دے اُس کے چٹ

گن ناش ہو جاتے ہیں ایک تو کیرت اُنکی نہیں رہتی ہر دوسرے عمر اسکی کم ہو جاتی ہو تیسرے گیان چھوٹ جاتا ہو چوتھے ہر لوگ بلو جاتا ہے
راجون کو ایسا چاہئے کہ جو کوئی اُنکے راج میں دُکھی ہو اُسکا دکھ چھڑا دیا کریں راجا کو اتنا دھرم رکھنے سے بھر کچھ تپ اور جپ کرنے کی ضرورت نہیں
اس واسطے میں اس شودر کو مار ڈالوں گا یہ سنساری جیوڈن کو بہت دُکھ دیتا ہو راجا نے پر تھوی سے یہ بات کہہ کر پھر بیل سے پُچھا کہ تمہارا پائون کس نے
توڑا ہکو جلد بتاؤ ہم اُسکے ہاتھ کاٹ ڈالیں گے جو ہم شری کرشن جی کے داس ہو کر تمہارا دکھ نہ چھوڑا دیں گے تو ہمارے کل میں دوسرے لگے گا اگر
کوئی دیوتا بھی ہمارے راج میں اگر کسی کو دُکھ دے تو ہم اُسکو بھی مار ڈال سکتے ہیں آدمی کی کیا طاقت ہو جو کسی کو دُکھ دے سکے یہ بات
سُنکر بیل رو پئی دھرم اپنا سر جھکا کر راجا پر بچھت سے بولا کہ باندھ دوں کے بنش میں اسی طرح سب راجا دھرماتما ہوتے چلے آئے ہیں اُنکے
راج میں کسی نے دُکھ نہیں پایا ارجن تمہارے دادا ایسے دھرماتما اور ہر بھکت تھے کہ جبکہ سار سخی شری کرشن جی تر لو کی ناتھ ہوئے تم کو
اسی طرح اُچت ہو کہ تم ہمیشہ دُکھی اور غریب لوگوں کا سوچ رکھا کرو اور میں بید اور شاستر کی بات سے لاچار ہو کر یہ نہیں جان سکتا کہ جھکو
کسے دُکھ دیا ایسے میں کس کا نام بتلاؤں جس کا نام بتلاؤں گا تم اُسکا سکونج کرو گے اپنی قسمت کا بھل بھوگتا ہوں یہ بات دنیا میں ظاہر ہے کہ
سب کوئی اپنے اپنے آدھرم کے بدلے دُکھ پاتے ہیں کسی کو اپنے من کے سنکاپ بکلیپ سے دُکھ ہوتا ہو اور کوئی لوگ کہتے ہیں کہ آدمی
سب تک اور دُکھ پریشور کی اچھا سے بھوگتا ہو یہ بات بجا نا چاہئے کہ ہر یوگ پریشور کو جنکی اچھا سے سب جو پیدا ہوتے ہیں کیا مطلب ہو کہ
کسی کو دُکھ دیوین نارائن جی کو اس بات کا دوش لگانا اُچت نہیں ہو کوئی کہتے ہیں کہ آدمی دھرم کرنے سے دُکھ پاتا ہو دھرم کرنے میں بھی
آدمی کا کچھ بس نہیں رہتا کسو اسطے کہ آدمی کی اچھا کے موافق سب باتیں نہیں ہوتی ہیں کوئی کہتے ہیں کہ دُکھ دشمن سے پہونچتا ہو دوست
کسی کو دُکھ نہیں دیتا اس واسطے دشمن کا پیدا کرنا اپنے ادھین سمجھنا چاہیے کسو اسطے کہ جب تک آدمی مان کے پیٹ میں رہتا ہو تک اُسکا
کوئی دشمن نہیں ہوتا جب آدمی پیدا ہو کر سیانا ہوتا ہو تب لوگوں سے برودھ کر کے اپنا دشمن آپ کلٹر کرتا ہو اس سے میں کسی کا نام نہیں
بتلا سکتا کہ کسے جھکو دُکھ دیا ہو تم اپنی مگر سے جان لوجب راجا پر بچھت نے یہ سب گیان بیل رو پئی دھرم سے سُنکر شری کرشن جی کے
چروان کا دھیان کیا تب راجا کو اتہ کرن کی سُدھتا سے معلوم ہوا کہ بیل رو پئی دھرم اور گورو پئی پر تھوی اور شودر روپ راجا کلجنگ اور اسی
شودر نے دھرم کا پائون توڑ کر پر تھوی کو دُکھ دیا اور اس پر تھوی کے مالک پریشور تھے سودہ برہم دھام کو گئے اسی سبب سے پر تھوی جنتا کرتی ہو
بابی کا نام لینے سے پاپ اور دھرماتما کا نام لینے سے پُن ہوتا ہو بیل رو پئی دھرم نے اسی واسطے کلجنگ کو پاپی سمجھا اُس کا نام نہیں بتلایا
پسے دھرم کے چار دن پیر تپ ست شریوچ اور دیا کے بنے تھے کلجنگ میں زیادہ پاپ ہونے سے تین پیر دھرم کے ٹوٹ گئے اُن تینوں باپان
کے نام جس سبب سے دھرم کے تین پیر یعنی تپ اور شریوچ اور دیا کے ٹوٹ گئے ہیں اُنہکا راور پرائی استری سے بھوک کرنا اور شراب پینا
سمجھنا چاہئے کیوں ست ایک پیر دھرم کا رہ گیا اُسکو بھی یہ کلجنگ توڑا چاہتا ہو راجا نے یہ بات من میں بجا کر بیل اور گورو دھرج دیا اور گورو
کر کے تلوار کو نکال کر کلجنگ پر مارنے دوڑا جب کلجنگ نے دیکھا کہ دھرماتما راجا غصہ سے بھرا ہوا مجھے مارنا چاہتا ہو اور میں ایسی سامت
نہیں رکھتا جو اُسکے ساتھ ٹرسکون تب کلجنگ ایسا بجا کر راجا کے پائون پر گر پڑا اور اپنی جان بچانے کے واسطے بٹی کر لے لگا تب راجا
نے اپنے دھرم اور دیا سے تلوار نہیں چلا کر کہا کہ اے کلجنگ جہاں راجا جھدھشٹھ اور ارجن ہمارے دادا کا راج تھا وہاں تجھ کو رہنا
نہ چاہئے تو ادھرمی پاپیوں کا ساتھی ہو کر جس راجا کے دلش میں رہے گا اُس کا من دھرم کرنے کو چاہے گا تجھ میں لالچ اور اہنکار اور
جھوٹ اور کپٹ اور جھگڑا اور کام اور مڑہ بھرا ہوا ہو اس لیے بھرت کھنڈ میں جہاں تکسج ہمارا راج ہو اور وہاں سب کوئی اپنے

دھرم اور کرم سے ہین مت رہ آدمی لوگ اس بھرت کھنڈ میں تپ جگیتہ دان دھرم بڑت پوجا پر مشور کی کرتے سے راجگدی اور بہت طرح کا
 سنگھ پا کر نکلت پڑی کو پاتے ہین اور انکو دکھ کبھی نہیں ہوتا تو ایسی جگہ رہ کر کھین کر لگا اور تیرے رہنے سے پاپ زیادہ ہوگا میرا کساناں نہیں تو تیری طمان
 بچنا مشکل ہو کھجک نے ہاتھ جوڑ کر راجا سے گڑا کر بستی کی کہ مہاراج آپ دھرم ناما اور انصاف کرنے والے ہین میری عرض سنئے کہ برہما جی نے
 ست جگ تیریا دوا پر کھجک چار جگہوں کو بنا کر انکی حد باندھ دی ہوتی جگ تیریا دوا پر تینون جگ اپنا اپنا راج کر چکے اور میں کھجک ہین
 اب میرے بھوک کھنڈ کئے آیا ہوا آپ جھکو اگیا دیتے ہین کہ تو ہمارے راج میں مت رہ ساتون درپ میں آپکا راج ہین کمان جا کر ہون اور
 برہما جی نے چارون جگہوں کی حد باندھ دی ہوتی کسی طرح میں نہیں سکتی اور ای پر پھوی نا تھا آپ میرے اوگنوں کو دیکھتے ہین اور گنوں کی طرف
 دھیان نہیں کرتے مجھ میں ایک بڑا گن ہوتا ہے آپ سے کتا ہون کہ ست جگ کے بیچ جس راج میں ایک آدمی پاپ کرتا تھا اُس راج بھر کے
 آدمی دھنڈ پاتے تھے اور تیریا میں ایک آدمی کے ابرادھ کرنے سے گانوں بھر دھنڈ پاتا تھا اور دوا پر تین دھرم کرنے سے پروا بھر کو دھنڈ ملتا تھا
 اور کھجک میں جو آدمی جس انگ سے پاپ کرتا ہے اُسکو پھر اسی انگ کا دھنڈ دیتا ہون دوسرے جگہوں میں آدمی کو مانسی پاپ کرنے سے
 دھنڈ ملتا تھا اور کھجک میں مانسی پاپ نہ ہو کر مانسی میں کا پھل ملتا ہوا راجا کو جب یہ بات سنکر بھی دیا نہ آئی تب پھر کھجک بولا کہ اے میرے پھوی نا تھا
 مجھ میں ایک اور گن بہت بڑا ہے کہ ست جگ میں جو کوئی اپنا پر لوک بنانے کے واسطے دین ہزار برس تک جگیتہ کرتے تھے تب انکا مطلب پورا ہوتا تھا اور دوا پر تین سو برس
 ہوتی تھی اور تیریا میں جب آدمی لوگ بہت سارے پیر لگا کر ہزار برس تک جگیتہ کرتے تھے تب انکا مطلب پورا ہوتا تھا اور دوا پر تین سو برس
 تک پوجن اور دھیان نارائن جی کا کرنے سے من کی مراد ملتی تھی اور میرے راج میں جو کوئی ایک ساعت بھی دھیان شیا م سندر کا اپنے پیچے
 من سے کرے یا انکا نام لیوے یا گانوں سے انکی لیللا اور کھانسنے وہ اپنے مطلب کو پہنچا بہتے جنمون کے پاپ سے چھوٹ جاتا ہے جب یہ گن سنگھ
 راجا پر کھیت بہت خوش ہوا تب کھجک نے کہا کہ اے میرے پھوی نا تھا دیا کر کے میرا جودان دیکھو اور جہان کیے وہاں جا کر ہون میں آپ سے بہت
 ڈرتا ہوں آپکے حکم میں رہوں گا جب کھجک نے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا تب راجا نے اسکو دین جان کر اپنا دھرم بجا کر اکر شرن آئے کو کوئی نہیں مارتا ایسا
 سمجھو بولا کہ اے کھجک جس جگہ آدمی جو اگھیتے ہین اور جہان پینے کے واسطے شراب بکتی ہوتی اور جس مکان میں بیشیا (پیر) رہتی ہوتی اور جہان
 جیون کو جان سے مارتے ہین وہاں جا کر تیرہ یہ سنگھ کھجک نے دین ہو کر راجا سے پھر کہا کہ ان چار جگہوں میں میرا کل برادر نہیں رہتا سکتا راجا نے
 خوش ہو کر کہا کہ جس جگہ سوم آدمی کے پاس روپیہ بیسا سونا چاندی ہو اور وہ اُس میں سے دان اور دھرم نہ کرے وہاں بھی جا کر رہ سواے
 ان پانچ جگہوں کے اور کہیں جو تو اپنا دخل کر لگا تو ہم جھکو مار ڈالیں گے کھجک نے راجا کو دھرم ناما اور بلوان دیکھ کر انکی بات مانکر اپنے من میں کہا کہ
 جب راجا کا من دھرم کی طرف سے پھر لگا تب ہم اوسر یا کر اپنا مطلب نکال لینگے کھجک یہ بات بجا کر راجا سے بلہاوا اور کھنڈ پانچون جگہوں میں جہان
 راجا نے بتلایا تھا اکر ڈیر کیا سوت جی نے اتنی کھانسن کر سولکا وک کھیشورون سے کہا کہ جو کوئی اپنا بھلا چاہے وہ ان پانچون باتون سے کنارہ رکھے
 اور راجا کو یہ بات کبھی نہ کرنا چاہیے گواسے کہ راجا کے اوصین سب رعیت رہتی ہے جب کھجک کو جانے کے پیچھے راجا پر کھیت نے اس بل
 کے تینون پیر ٹوٹے ہوئے اپنے دھرم سے اچھے کر کے گاسے کو دھیرج دیا تب وہ بیل اپنا دھرم روپ اور گنوں پر پھوی روپ ہو کر اپنے اٹھان
 کو چلے گئے اور راجا نے راجگدی پر گرہ حال براہمن اور کھیشورون سے کہا وہ لوگ سنگھ بولے کہ اسے راجا تم نے اچھی بات کی اب کھجک
 تمہارے راج میں اپنا عمل نہیں کر سکتا پھر راجا پر کھیت نے اپنے دیش میں یہ ڈھنڈھو را پٹو دیا کہ کوئی کھنڈ نہ بنائے اور شراب نہ پیوے اور
 جھانہ کھیلے اور دھن پا کر کھانشت دان کرے اور پراستری کے ساتھ جھوک کرے جو کوئی دیوتا اور سا دھو اور سنت اور برہمن اور گنوا اور سید

اور شاستر کو نہیں مانکر ان پانچون باتون میں سے کوئی کام کر لیا اُس کا ہم ان اور دھن ٹوکر دھن دیو گئے اور پر کھیت کے راج میں انکے ڈر سے
 سب لوگوں نے دھرم کرنا چھوڑ دیا اور راجا پر کھیت دھرم کو بڑھاتے ہوئے ہستنا پور میں راج کا ج کرنے لگے اور ہمیشہ کھانا اور لیلیا پر مشور
 کی سنگھ لگے چرنون میں دھیان لگائے رہتے تھے اور انکے راج میں بھی سب رعیت اپنے دھرم سے رہ کر خوش تھی۔

ادھیان سے اٹھا رھوان

جانا پر کھیت کا شکار کھیلنے کے واسطے جنگل میں اور دخل کرنا کھجک پر کھیت کے من میں سیلے ڈال دینا راجا
 کامر ہوا سانپ بھانڈی رکھ کے گلے میں اور بھانڈی رکھ کے بیٹے شرن کی رکھ کا شاپ دینا راجا پر کھیت کو۔
 موت جی سونگ ادک رکھیشورون سے کہتے ہین کہ جب تک پر کھیت نے راج کیا تب تک انکی نیت اور دھرم سے کھجک نے وہاں
 عمل نہیں پایا اور راجا پر کھیت رتھ پر بٹھکر اپنی پر جا کی رکھا کرنے کے لیے اپنی راج میں چارون طرف گھومتا اور ایک چتر راج کرتا رہا اور کھجک
 کو کچھ مال نہ بچھا اُسکو پڑا رہنے دیا اتنی کھانسن کر سولکا وک رکھیشورون نے موت جی سے کہا کہ آپ پر مشور کی کھان میں بڑے جوگ ہو کر امرت
 روپی رس ہم لوگوں کو بلاتے ہین آپکے ست سنگ سے ہمارا جنم پھل ہوا جو آپ ایسا کہیں کہ تم لوگ رکھیشور ہو کھانا راجم اسی طرح سدہر جائیگا
 تو تم یہ یقین کر کے جاؤ کہ جو سکھ تمہارے ست سنگ سے ملتا ہے وہ سکھ سورگ اور سیکھ میں نہیں ملتا اب جس طرح راجا پر کھیت نے اپنا من
 تیاگ کیا وہ حال برتن کیجئے موت جی نے کہا کہ جب راجا پر کھیت پوڑھا ہوا تب راجا نے بجا کر کیا کہ جیو مارنا دھرم ہی سوتو میں نے چھوڑ دیا
 اور راجون کا یہ دھرم ہی کہ جنگل میں جا کر شکار کھیلنا کہیں اس رہانہ سے بہت سے دیش دیکھتے ہین آتے ہین جو ہر جنگل میں پوڑھا ہوا ہے اُسکو
 ضرور مارنا چاہیے ہمیشہ سے راجا لوگ ایسا کرتے آئے ہین یہ بات بجا کر راجا نے جنگل میں جا کر بہت سے جیون کو شکار میں مارا پھر ایک
 ہرن کے پیچھے جو کھانکل ہو کر کھا گا تھا دھرم کے وقت گھوڑا اپنا دھنڈا پاتا وہ اپنے ساتھیوں سے علیحدہ ہو گیا جب راجا کو گرم ہوا چلنے سے بہت
 پیاس لگی اور پانی ڈھونڈنے کی واسطے چاروں طرف پھرنے لگا تو اُس جگہ بھانڈی رکھ کی کٹی دکھلائی دی اور وہ رکھیشور بڑے جوگ ورماتما ہمیشہ جنگل



میں رہتے تھے اور جو دودھ بچھڑے کے پتے دقت گنوں کے تھن سے ٹپکتا تھا اسی کو پی کر پر مشور کا بھجن کرتے تھے راجا نے کٹی کو دیکھتے ہی
 وہاں جا کر کھیشور سے کہا کہ میں راجا پر کھیت آجمن کا بیٹا بہت پیاسا ہوں دیا کر کے تھوڑا پانی مجھ کو بلاؤ اسی طرح کٹی مرتبہ راجا نے

आरती करीषे
अंशुमी

رکھیشور سے پانی مانگا اور رکھیشور مہاراج اسوقت آنکھ بند کیے ہوئے پران اپنا برہما پیر چھائے ہوئے پریشور کے دھیان میں ایسے لگے ہوئے تھے کہ انکو اپنے بدن کی بھی خبر نہ تھی اس سبب سے انھوں نے راجا کی بات نہیں سنی اور نہ انکو کچھ جواب دیا اسوقت جیونسا کرنے سے کلجک نے راجا کے من میں اپنا دخل کر کے کہت پیدا کیا جب راجا کو دھرتا اور ہر جھکت ہونے پر بھی زیادہ بچو کہ اور پیاس لگنے سے غصہ پیدا ہوا تب سے بچا کر دیکھو ہم ساتون دیپ پر تھوی کے راجا ہو کر اس برہمن کے دروازے پر پانی مانگنے آئے اور اس رکھیشور نے ہلکو دیکھ کر جھوٹی سادھ لگا کر قاری بات کا جواب بھی نہ دیا پانی کو کون پوچھے اس سے اسکو کچھ دند دینا چاہیے پرین پانڈوون کے گل میں پیدا ہون برہمن کو کس طرح دندوون جب ایسا بچار کر راجا کو ٹپے پرے آتا تو اسے اسی جگہ ایک مرا ہوا سانپ بڑا دیکھ کر من میں کہا کہ سانپ اس کے گلے میں ڈال دوں تو سانپ کے ڈر سے رکھیشور اپنی آنکھ کھول دے گا ایسا بچار کر راجا نے غصہ سے اس سانپ کو اپنے دھنکے سے اٹھا کر بھانڈی رکھ کے گلے میں ڈال دیا لیکن وہ رکھیشور پریشور کے دھیان میں ایسا ڈوبا ہوا تھا جسکو سانپ کے ڈالنے سے بھی کچھ ڈرنہ ہو کر جیون کا تیون اپنی جگہ آنکھ بند کیے ہوئے پریشور کے دھیان میں بیٹھا رہا اور راجا نے اپنے مکان پر گر جیسے گلت اپنے سر پر سے اتار دیا یہی اسکو گیان ہوا تب بڑے سوچ سے من میں کہنے لگا کہ دیکھو سونے میں کلجک کا باس ہو سو میرے سر پر تھا اور شکار کھیلنے سے میری بڑھ بدل گئی جو میں نے مرا ہوا سانپ رکھیشور کے گلے میں ڈال دیا یا اب میں سمجھا کہ کلجک نے مجھے اپنا بدل لیا اس باپ سے میرا کیسے اٹھا ہو گا جب کوئی آدمی ناراض جی سے بکھ ہو کر کو اور برہمن کو دھک دے تو سمجھنا چاہیے کہ اُس کے دن میرے آئے ہیں میں نے آج برہمن کو برتھا دکھ دیا اس سے مجھکو معلوم ہوا کہ میری عمر اور دولت جاتی رہے گی یہاں راجا اپنے گھر بیٹھا ہوا اس طرح سوچ کرتا تھا اور جس مکان میں بھانڈی رکھیشور دھیان میں بیٹھے تھے وہاں جب رکھیشور دن کے لڑکوں نے کھیلنے ہوئے یہ حال دیکھا تب ایک لڑکے نے بھانڈی رکھیشور کے بیٹے شرننگی رکھ سے جو کوشی ندی کے کنارے لڑکوں میں کھیلتا تھا جا کر کہا کہ تمھارے باپ کے گلے میں راجا پر بھیت سانپ ڈال گیا ہے یہ بات سنتے ہی شرننگی رکھ جو برہما جی سے بردان پا کر عین اپنا ستھ رکھتا تھا کرودھ میں بھڑک ادا آنکھیں اسکی لال ہو کر بدن کا پنے لگا اسی وقت شرننگی رکھ نے ندی کنارے جا کر اپنا ہاتھ اور پاؤں دھویا اور آجمن کر کے ہاتھ میں پانی لیکر شاپ دیا کہ آج کے ساتون دن بچک سانپ کے کاٹنے سے راجا پر بھیت مڑ جائے ایسا شاپ دے کر وولا کہ دیکھو شرننگی جی بیکٹھ کو گئے ایسے کلجک باسی راجا پر وہ اور راج کے غور میں اندھے ہو کر برہمنوں کو دھک دیتے ہیں جس طرح کوئی آدمی دروازہ رکھانے کے واسطے گتا پائے اور وہ گتا اسی کو کاٹ کر جائے کی تھالی میں منھ ڈال دے اسی طرح راجا لوگ تو لو کر کی طرح رکھیشور دن کی تھالی کرنے کے واسطے ہیں اب کلجک کے راجون کا یہ حال ہو کر برہمنوں کی تھالی میں منھ ڈال دے اسی طرح راجا لوگ تو لو کر کی طرح رکھیشور دن کی تھالی جھٹھکے گل میں ایسا دھرمی راجا ہوا کہ جسے میرے باپ کے گلے میں سانپ ڈال دیا اور راجون نے برہمنوں کو کوڑ جانا ایسے ہم اپنی سامرہ دکھائے ہیں شرننگی رکھ سب لڑکوں کو ایسی بات اور شاپ دینے کا حال سن کر بھانڈی رکھیشور کے پاس آیا اور جب اپنے باپ کو بچ دھیان پریشور کے اور مرا ہوا سانپ گلے میں بڑا دیکھا تب سانپ کو گلے سے نکال کر رونے لگا اور باپ کا نام لیکر لگا لگا اسکی آواز سننے ہی بھانڈی رکھ نے سادھ کھول کر اپنے بیٹے سے پوچھا کہ تو کو واسطے روتا ہو شرننگی رکھ نے کہا کہ پر بھیت تمھارے گلے میں سانپ ڈال گیا اس لیے میں روتا ہوں یہ بات سن کر بھانڈی رکھ لے کہا کہ اے بیٹا تو نے کچھ شاپ تو نہیں دیا شرننگی رکھ بڑے کہ میں نے اس دھم کرنے کے بدلے راجا کو یہ شاپ دیا ہے کہ سات دن پیچھے بچک سانپ کے کاٹنے سے راجا مر جاوے یہ بات سن کر بھانڈی رکھ بہت

آداس ہو گئے اور کرودھ کر کے اپنے بیٹے سے کہا کہ اے مہر کہ تو نے بہت برا کام کیا جو ایسے دھرتا راجا کو جس کے راج میں کلجک نے دخل نہیں پایا تھا شاپ دیا دیکھ شری کرشن جی بیکٹھ ناتھ نے اُسکی رچھا مان کے پیٹ میں کی اور کرودھ اور پانڈوون کے محل میں ہی ایک اجا تھا جس کے راج میں ہم سب برہمن در رکھیشور پڑی آرام اور خوشی سے رہ کر کسی بیل اور بچے کو بھی دیکھ نہیں ہو اور شیر اور بکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہیں تو نے تھوڑے ابراوہ سے بہت دند اسکو دیا اُسکے اوگن کو لیا اور گن کو چھوڑ دیا پر بھیت کے مرنے کے پیچھے دھرمی راجا ہو گئے اور اُنکے راج میں کلجک پنا دخل کر کے آدمیوں سے پاپ کر لیا دیکھ راجا میرے آتھان پر آیا تو مجھے اسکو کھا نا کھلا کر اور کرنا چاہیے تھا یہ بڑے شرم کی بات ہوئی کہ میں نے اسکو ایک لوٹا پانی بھی نہ پلایا اور تو نے ایسا شاپ بیشنہ راجا کو دیکر شری کرشن جی کا پڑھ کیا راجا کے مرنے کے پیچھے دنیا میں سب برہمن سکر ہو جاوینگے اس پاپ کی جڑ تو ہی ہوا سادھ سنتون کا یہ دھرم ہو کہ گن کو لیتے ہیں اور اوگن کی طرف نہیں دیکھتے یہ بات بھانڈی رکھ نے اپنے بیٹے سے لکر پریشور کا دھیان کر کے اُن سے بے کیا کہ اے بیکٹھ ناتھ میرے گیان بالک سے بڑا پاپ ہوا اسکا ابراوہ چھوٹا ہے جو راجا کو اور برہمن کی رچھا کرتے ہیں اُنکے مارنے کا پاپ دس براہمن مارنے کے برابر ہوتا ہے اور بنا راجا کے دلش میں چورا اور پانی بہت پیدا ہوتے ہیں جسے راجا کو مارا اُسے چورا اور دھرمیوں کو بڑھایا بھانڈی رکھ نے دھیان میں پریشور سے ایسا لکر من میں بچار کر راجا کو اس شاپ کا حال کھلا بھیجا چاہیے جس میں وہ اپنے پر لوک کی تدبیر کرے سنساری لوگ یہ بات سن کر شرننگی رکھ کو بڑا کھینکے لگا ایسے دھرتا راجا کی گلت ہونے کے واسطے اسکو غور و خبر کر دینا چاہیے بھانڈی رکھ نے ایسا بچار کر کرنا نام اپنے چیلے کو لیا کہ کما کر تو راجا کے پاس جا اور ہماری طرف سے آشیر باد دیکر کہہ دے شرننگی رکھ نے اس طرح ٹکوتا شاپ دیا ہو ایسے تمھاری اکال مرت ہو گی تم ہتیار ہو کر اپنی گلت کی تدبیر کر دھوت جی نے اتنی کھانسا کر رکھیشور دن سے کہا کہ دیکھو جو راجا پر بھیت اٹھو تھا ماکے بھرے بچا اور جسے دھرم اور پر تھوی کی رچھا کر کے کلجک کو اپنے آدھین کیا وہی راجا ایک براہمن کے لڑکے کے شاپ دینے سے مر گیا ایسا مہاتم برہمن کا ہو اور پر بھیت کے مرنے کے پیچھے کلجک نے سب جگہ اپنا دخل کر لیا اور راجا پر بھیت نے کلجک کا گن سمجھ کر اسکو نہیں مارا اُسکے اوگن کی طرف نہیں دھیان کیا جو کہ دھرتا اور بھکت ہوتے ہیں وہ گن کو لیکر اوگن کی طرف نہیں دیکھتے اندر لوک اور سورگ اور بیکٹھ اور دنیا میں کوئی شکست سنگ کے برابر نہیں ہوتا اور پریشور کا بھید اور جہت برہما جی اور شوجی اوک دیوتا بھی نہیں جان سکتے دوسرے کی کیا سامرہ ہو جو جان سکے سونک اوک نے یہ بات سن کر بہت استت کر کے اُسے کہا کہ آپ دھن ہیں جو پریشور کا پرترا اور امت روپی کھتا ہلو گن کو کاؤن کی راہ پلا کر تار تھ کرتے ہیں سو تو جی یہ بات سن کر کہا کہ آج ہمارا جنم لینا پھل ہوا جو آپ ایسے رکھیشور اور پریشور ہماری بڑائی کرتے ہیں ہمارا جنم برہمن اور شودر سے ملکر ہوا تھا سو آپ ہماتاون کی سنگت کر لے سے ہمارا سب سوچ دور ہو گیا جو کوئی آدمی کا جنم پاکر پریشور کی کھانسنے اور اُنکے نام کا اسمرن اور بھجن کرے سنسار میں اسی کا جنم لینا پھل ہو دیکھو جن جنوں کا دھوون گنگا جی ہو کر تیون لوک کے جوؤن کو تارتی ہیں جو ان جنوں کی بھکت رکھ کر تیون پت کا نام ہو اور انکی کھان کاؤن سے سنے اسکی بڑی گون کہہ سکتا ہے آدمیوں کا جتنا وقت پریشور کی کھانسنے اور نام جننے میں گذرتا ہے اتنا وقت انکی عمر میں کم نہیں ہوتا میری کیا سامرہ ہو جو پریشور کے گن کو برہمن کر سکون جس طرح اکاش میں نیچے نیچے طافت بھرتا ہے یہ پر اکاش کی تھانہ نہیں پاسکتا اسی طرح برہما جی اور شوجی او دیوتا اور رکھیشور لوگ اپنے گیان اور سمرہ بھر پریشور کا دھیان اور اسمرن کرتے ہیں گرائے انت کو کوئی نہیں پاسکتا ہے

۹۴

اوصیائے انیسوان معلوم ہونا راجا پر بھیت کو حال شاپ دینے شرننگی رکھ کا اور لیج پاٹ چھوڑ کر جاتا پر بھیت کا گنگا کنارے اور آنا شکد یوجی اور رکھیشور دن کا اُس آتھان پر

سوت جی نے سونکا دک رکھشورون سے کہا کہ جیوقت راجا پر عجیب شکار سے اگر اپنے ادھر م کا پکار کر کے چتا میں بیٹھے ہوئے من میں یہ کہتے تھے کہ ہمارے پیچھے جہاں جاہو گے وہ ہمارے ادھر م کرنے کا حال سنکر رکھشورون اور براہمنوں کا اندازہ کر کے اُن کا ڈرنہ مانیں گے اس پاپ کے بدلے وہ براہمن جھکوشاپ دیتا یا میرا پان نکلیا تا یا کچھ نقصان ہو جاتا تو دوسرے راجا کسی براہمن اور رکھشور کو دند نہ دیتے اسیوقت کرمک نام بھانڈی رکھ کے چیلے وہاں پہونچ کر کہا کہ اے راجا بھانڈی رکھ نے تلو آشیر باد دیکر کہا ہے کہ میں تمہارے آتے وقت پریشور کے دھیان میں الیسا ڈوبا ہوا تھا کہ جھکو تمہارے آنے اور پانی مانگنے کی کچھ خبر نہیں ہوئی اور تم نے کرو دھ کر کے میرے گلے میں مرا ہوا سانپ ڈال دیا میں اُس سے بڑا نہ مانکر تمہیں پانی نہ پلانے سے بہت خرم نہ ہوں لیکن شری رکھ میرے بیٹے نے اپنے اکیان سے تلو شاپ دیا ہے کہ سات دن میں تم چھک سانپ کے کاٹنے سے مر جاؤ گے اس لیے تم اپنی نکت بنانے کی تدبیر کرو جس میں کرم کی بھانسی سے چھوٹ جاؤ راجا یہ بات سنکر بہت خوش ہوا ہاتھ جوڑ کر اُس چیلے سے بولا کہ شری رکھ نے میرے اوپر بڑی کرمیابی جو مجھے شاپ دیکر اس بیا روپی سمد سے ہو کر پریشور کا بھجن اور آسمن کروں لیکن اب اس شاپ کا ڈر مانکر میرا من برکت ہو گیا تم میری دندوت کمر رکھشو مہاراج سے بنے پوربک کہ دینا کہ میں اپنی سزا کو پہونچا بہت خوش ہوا مگر وہ دل سے میرا قصود معاف کرین راجا نے چیلے سے یہ بات کمر بہت رویہ اور جواہرات دینا دیکر رخصت کیا مگر ایک بات کا رنج راجا ہوا کہ اس زحرم کے بدلے لازم یہ تھا کہ فوراً میری جان نکلیا تھی سات دن تک اس پانی سے پریشور کا بھجن اور آسمن نہ ہووے وہ تن کسی کام کا نہیں ہوتا راجا نے ایسا پکار کر من میں سوچا کہ اب عورت اور لڑکے اور دھن دولت اور جب میں ساتویں دن سانپ کے کاٹنے سے مر جاؤنگا تب یہ راج اور دھن میرا ساتھ چھوڑ دینگے اس لیے اُچت ہو کہ میں پہلے سے ان سبکی بنے خرم لیا وہ ایکن ضرور مر گا اندر دک دوتا بھی ہمیشہ جیتے نہیں رہتے آدمی جیسا کرم کرتا ہو دیا دکھ اور سکھ پا کر چوراسی لاکھ جون میں جنم پاتا ہے میں اس سات دن میں ایسا کرم کروں جس میں جنم اور من سے چھوٹ کر پھوساگر بار تر جاؤں راجا نے یہ بچا کر چیمے اپنے بڑے بیٹے کو جو چوڑہ راجا نے ایسا لکر من اپنا برکت کر کے سب راجسی گناہ اور کپڑا بدن سے اتار ڈالا اور ایک لنگوٹا پہنکر گنگا جی کے کنارے چلا گیا اور چلتے وقت راجا نے بہت سارے پیہر ہراہمنوں کو دان دیکر راج اور پر وار کی محبت اسطرح چھوڑ دی کہ جس طرح کوئی آدمی تے کر کے پھر اٹکھ اٹھا کر کسی طرف نہیں دیکھتا یہ حال سنکر سب رانی اور شہر کے مہ عورت رونے ہوئے راجا کے پیچھے لنگا کنارے پہونچے اور رانیوں نے کہا کہ مہاراج تمہارے چھوٹے کاؤ کھ جاؤ گے نہ ڈاے یہ بات کمر سکوبد لیا اور کسی طرف نہ اٹھا کر نہیں دیکھا اور ہر دو ار میں لنگا کنارے جا کر نہا کر کے گناہے آسمن پر آئے تین دن چھک میں یہ مسئلہ کیا کہ چنات دن کی عمر میری باقی اس سات دن میں کچھ ان چل نہ کوں گا راجا کا یہ حال جسے سنا وہ بنا روئے نہ رہا اور راجا شری شرجی کے چہروں کا دھیان دھ کر پکارنے لگا کہ یہ سات دن ہر چہا اور ست سنگ میں گذرین تو بہت اچھا ہوا اور راجا کے شاپ و پیر

ہونے کا حال رکھیشور و نیشور لوگ شکر داس ہو گئے اور اتر میں اور ششٹھ اور چوٹن ارٹھ نمی بھکر لنگر پر شرم سید پاتھ دیول پہلا جی ہرج دواج
کو تیرے اگست بیاس نار دیشوا تتر کا تیا میں بامدیو اور دھم گن آدک بہت سے رکھیشور اور مہاتما لوگ راجا پر بھپت کو دھرماتما سمجھ کر گنگا جی کے
کنارے بھینٹ کرنے کے واسطے آئے راجا نے انکو دیکھتے ہی دندوٹ اور پوجا کر کے بڑے اور بھاؤ سے ٹھہالا اور سب کیسواؤں سے دیکر
بوسے کراہی مہاراج مرتے تھے آپ لوگوں میں سے ایک مہاتما کا بھی درشن جسکو ملے وہ آدکوں سے چھوٹ کر بھوسا گر بار اتر جاتے میرے بڑے بھاک
جو آپ لوگوں نے کراہی اور دیا کر کے مرتے وقت بھکو درشن دیے اب اسی طرح کراہا کر کے سات دن تک یہاں رہتے کہ جس میں آپ کے رہنے سے میں
سنساری مایا مویہ کی طرف نہ جاوے اور آپ لوگوں کے ست سنگ سے اٹھوں پر ہرج چا نام پر ہرجم پریشور کا ہوتا رہے اور آپ لوگ
کراہا کر کے میرے بھلے کے واسطے یہاں آئے ہیں اور کچھ پرداہ نہیں رکھنے دیا کر کے کوئی ایسی تدبیر بتلائیے کہ اس سات دن میں وہ تدبیر کر کے
آدکوں سے چھوٹ جاؤں تب ان رکھیشور دن میں سے ایک نے کہا کہ تیرے مہاتما بڑا ہیں ہر دوسرے رکھیشور نے کہا کہ براہمن لوگ اکٹھا
ہوئے ہیں جگہ پر جو ہمیں تھاراپا پ سب چھوٹ جائے تیسرے رکھیشور نے بتلا دیا کہ جو کچھ تھارے پاس دولت ہوئے براہمن کو دان
کر دو دان کے برابر دوسرا دھرم نہیں ہے جو تھے رکھیشور نے کہا کہ دیوتاؤں کا پوجن کرنے اور منتر چپ کرنے سے سب پاپ مٹ جاتے ہیں
اسی طرح سب رکھیشور دن نے اپنے اپنے گیان کے موافق بتلایا لیکن کوئی بات بلی نہیں ٹھہری کہ کون کام کرنا چاہیے تب راجا نے کہا کہ
آپ لوگوں نے جو بات بچا رکھی وہ سب اچھی ہیں مگر ان سب باتوں کے سامان اکٹھا کرنے کو بہت دن چاہئیں اور میرے مرنے میں جتن
سات دن رہے ہیں کوئی تدبیر ایسی بتلائیے جو اسی سات دن میں پوری ہو سکے اس بات کو سب مہاتما لوگ بچارنے لگے اتنی کھانسنہ کر
سوت جی نے کہا کہ اہی رکھیشور و جیوقت نار دجی حال شاپ دینے کا شکر راجا پر بھپت کے پاس گنگا کنارے جاتے تھے اسوقت راہ میں شکر یو جی سے
ملاقات ہوئی تب شکر یو جی نے نار دھم سے پوچھا کہ آپ کہاں جاتے ہیں نار دھم نے اپنے جانے اور راجا پر بھپت کو ساپ ہونے کا حال سنا کر
کہا کہ مہاراج جو میں اور رکھیشور راجا کے پاس گئے ہیں وہ لوگ راجا کو اچھی راہ جو نکت ہونے کی نہیں بتلا کر کوئی رکھ جگہ اور کوئی تپ
اور کوئی دان آدک دھرم کرنے کے واسطے کہیں گے لیکن پھوٹے دن رہنے سے راجا وہ کام کرے سے بھوسا گر بار نہیں اترے گا اسلئے
آپ وہاں جا کر راجا کو بھگوت گن سنا کر بھوسا گر بار اتار دیجئے یہ بات شکر شکر یو جی نے پہلے وہاں جانے سے انکار کیا تب نار دجی نے انکو یہ
اتھاس سنایا کہ اہی مہاراج میں نے چلتے وقت راہ میں کیا دیکھا کہ ایک آدمی آنکھ والا کنوئیں پر بیٹھا تھا اسوقت ایک اندھا راہ بھول کر وہاں چلا آیا وہ
اُس کنوئیں میں گر کے مر گیا اور اُس آنکھ والے آدمی نے اندھے کو دیکھنے پر بھی کنوئیں کی طرف جانے سے منع نہیں کیا تو اُس دیش کے راجا نے یہ حال
سنکر اُس آنکھ والے کو پکڑ کر بہت دند دیکر کہا کہ تیرے آنکھ تھی تو لے اُس اندھے کو کنوئیں کی طرف جانے سے کیوں نہ روکا تو آپ بتلائے کہ اُس
آنکھ والے نے اُچٹ کیا یا انوچٹ کیا یہ اتھاس سنکر شکر یو جی نے کہا کہ اہی نار دھم اس آنکھ والے نے اُدھم اور دندوینے جوگ کام کیا کہ اُسکے
دیکھتے وہ اندھا کنوئیں میں گر کر مر گیا اسلئے وہ اُس پاپ کا بھائی ہوا تب نار دجی نے کہا کہ اہی شکر یو جی مہاراج دیکھو راجا پر بھپت اپنی نکت بننے کی
راہ نہیں جانتا ہوا اور آپ بھگوت سمجھن کرنے کے پر تپ سے سب راہ جانتے ہیں جو اُسکو راہ نہیں دکھلاؤ گے تو اُسکے نرک جانے کا پاپ کسکو ہوگا وہ
میں لوک کے راجا جو پریشور ہیں وہ انکو اس پاپ کے بدلے دندوینے یا نہیں یہ بات شکر شکر یو جی لاچار ہوئے اور راجا کے پاس جانا منظور کر کے
نار دجی سے کہا کہ آپ چلین میں بھی تجھے سے آتا ہوں جو وقت رکھیشور لوگ سات دن میں راجا کے نکت ہونے کی تدبیر بچار رہے تھے اسوقت
شکر یو جی مہاراج چند برس کی عمر بہت شہر پر مہنس روپ بنائے آئندہ مورت راجا کے پاس آئے تھے تھو کو دیکھ کر سب رکھیشور اور دھرم جو

بڑے مہاتما اور بڑے جہیلے سے وہاں بیٹھے تھے اُنھ کھڑے ہوئے اور شکدیو جی مہاراج کو بڑے اور بھاؤ سے بیچ میں اونچے سنگھاسن
 بٹھالائے راجا پر بھیت کے سن میں اس بات کا سند یہ ہوا کہ دیکھو شکدیو جی کو چھوٹی عمر ہونے پر بھی بڑے بڑے رکھیشوروں نے اُنھ
 بڑے اور بھاؤ سے بٹھالائے پرکاش سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ گن میں سب سے زیادہ ہیں ایسا چار کر راجا پر بھیت بھی اُنھ کھڑے ہوئے اور
 شکدیو جی کو نہ تو کر کے ہاتھ جوڑ کر بڑی آدھینائی سے بوسے کہ کر پانڈھان آپ نے بڑی دیا کر کے اس وقت میں جو مرے کیواسط
 انگا کمارے آیا ہوں بھگودرشن دیا اور آپ ایسے مہاتما پرش کا نام سے بھاگ سے ہوا جب شکدیو جی مہاراج سنگھاسن پر بیٹھے تب پرشمن
 شکدیو جی کے دادا نے راجا پر بھیت کے سند یہ مٹانے کے واسطے کہا کہ اگر راجا شکدیو جی عمر میں چھوٹے اور گیان میں سب سے بڑے بن اور ہلوگ
 اور جتنے بڑے رکھیشو رادھن کو تم بیان دیکھتے ہو سب کو گیان میں ان سے چھوٹا سمجھو اس واسطے ہم لوگوں نے اُنھ کا اور کیا ہو اور یہ تار
 تن میں جیسے انھوں نے جنم لیا تب سے برکت میں دن رات پریشور کے دھیان میں رہ کر شام سند کا گنا بنا دگاتے ہیں اسے راجا تیر کوئی بڑا
 بن سہا ہے ہوا جو اس وقت یہ بیان آئے سب کروں سے اچھا جو دم تیرے جو ساگر پار اترنے کے واسطے ہو گا وہ کہیں گے جس سے تو
 آؤ گوں سے چھوٹ جاگا تانی کتھا سنا کر موت جی نے سونک ادا رکھیشوروں سے کہا کہ جسے جو چھوٹا تھا کہ شکدیو جی مہاراج کو راجا
 پر بھیت نے کس طرح چھپانا اسکا حال تھے برن کیا راجا پر بھیت شکدیو جی کا حال پرشمن کی زبانی سن کر موت خوش ہوئے اور راجا جانے
 شکدیو جی کا چرن دھو کر مدھ پور تک بوجا کر کے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ مہاراج آپ برکت رہ کر سنسار سے کچھ واسطہ نہیں رکھتے شری کرشن مہاراج
 بھگوان پانڈوں کے من میں بھگوان آپ کے من میں دیا پیرا کر دی جو آپ کر یا کر کے بھگوان جو ساگر پار اترنے کے واسطے یہاں آئے اور آپ کے درشن
 میں کرنا تیرے ہوا جو کوئی آپ کے چرن چھو لے وہ مکت پدوی پاسکتا ہے اور میں دین ہو کر آپ سے بنے کرتا ہوں کہ دیوتا لوگوں کی عمر کی حد ہو کہ
 سات دن باقی ہیں اور آپ نے من کے راجا میں آپ کے اور کسی کا بس نہیں چلتا جو غیر مرضی آپ کے آپ کو ایک ساعت بھی رکھ سکے اسلئے میں جلدی
 کر کے آپ سے پوچھتا ہوں کہ بھگوان جو ساگر پار اترنے کے واسطے ان سات دن میں کیا کرنا چاہیے اور ہم سنساری جیونے استری اور لڑکوں کی
 اپنے بیان کھل کر انھیں سے ایک یا دو بکری ہر روز مارتا ہے اور دوسری بکریوں کو اس بات کا ڈر نہیں ہوتا کہ ایک دن ہماری بھی گت ہوگی
 بڑی خوشی سے روز روز دیکھنا اس بانی کھاتی بیٹی ہیں اسی طرح ہم سنساری لوگ اپنے مان باپ بھائی اور لڑکوں کا مرنا ہمیشہ اپنی آنکھ سے
 دیکھ کر نہیں ڈرتے کہ ہم بھی ایک دن مرنا ہوگا اور ہم چھوڑ کر پریشور کا بھجن کریں اور یہ سب حال دیکھنے پر بھی پنا من بیچ مایا موہ استری اور
 ادک جو شے ہوا ہر دن کے چھٹائے رہتے ہیں اب نارائن جی نے میرے ادب کر یا کر کے بھگوان مایا موہ کی نیند سے جگا یا ہے کہ میں میرا برکت ہوا
 جس طرح شاستر کا بھجن ہو کہ جو کوئی آدمی پانچ دن کا تک کے اخیر میں اچھی الکا دشی سے پور ناشی تک لگا انسان کرے تو اسکو مینے جہنم کے کا بن
 ملتا ہے آپ کی طرح کی کوئی قدر تیرا ہے کہ سات دن میں جو میرے مرے میں باقی ہیں جلدی فائدہ کرے اور جب آدمی مرے کے نزدیک پہونچے
 تب اسکو اپنی مکت بنانے کے واسطے لیا تیرا پنا ہے کہ واسطے کہ مرے وقت گئے میں کھٹ اٹھا ہونے سے پریشور کا نام مجھ سے نہیں نکلتا اور
 ہم دونوں کے ڈر سے کل درموت لکھا تا ہوا اسلئے میں آپ سے بنے کرتا ہوں کہ کوئی دھرم ایسا بتلائے جس میں جلدی مکت ہو جائے اور رکھیشوروں
 نے جو کچھ مہاراج اور جگیا دیک کی بتائی تھی وہ سب شکدیو جی سے کہی شکدیو جی نے جب یہ بات سن کر مسکرا دیا اور رکھیشوروں کا کہنا اچھا

۱۰ یوگیا نوباد

نہیں لگاتے راجا پر بھیت پھر ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اگر پانڈھان اس وقت آپ کے چار میں کتھا برن سننا یا منتر چھپنا یا کسی دیوتا یا شام سند
 کا دھیان کرنا اچیت ہو تو بتلائے کہ میں ویسا ہی کروں۔

اسکند دوسرا

برن کرنا شکدیو جی کا شری مدجھگوت اور حال اوتار لینے پر برہم پریشور کا

دوہا	جائس کر پانے ہوت ہے نیت آیان بیان	سواکھن کے ہیہ بسو مند لال بھگوان
	جو دوتیہ کے مدھ میں گورھ کہیو شکدیو	شیام سند سو کر یا کر مونہہ بتاؤ بھینو

ادھیائے پہلا

ویرج دینا شکدیو جی مہاراج کا راجا پر بھیت کو اور برن کرنا استت شری مدجھگوت کی

شکدیو جی نے راجا پر بھیت کی بات سن کر کہا کہ اگر راجا جو تھے پوچھا کہ اخیر وقت آدمی کو اپنی مکت بنانے کے واسطے کیا کرنا چاہیے موت
 ات بہت اچھی پوچھی ہو اس میں سب سنساری جیوں کا بھی بھلا ہوا کہ اگر راجا جو گیانی آدمی پریشور کی ماکو نہیں جانتا صرف سکھ اور بلا س
 میں ڈوب کر خراب ہو رہا ہے اس کے واسطے سب دیکھ بھننا چاہیے کہ وہ لوگ سنساری بٹھے اور سکھ کے سامان کی چاہنا رکھتے ہیں
 لیکن انکو بنا کر پا اور دیا پریشور کے کچھ سکھ نہیں ملتا وہ اسی طرح اپنی عمرات کو عورت کے سنگ اور دن کو روزگار اور بیابا رین آخر
 کرتے ہیں انکو اٹھ پیر میں کبھی دنیا کے کام سے جتنی نہیں ملتی کہ کسی ساعت اسمن اور دھیان نارائن جی کا جو ان کو پیدا کر کے پالے ہیں
 کے پر لک اپنا بناوین اور دھن اور بر دار سے اپنا بھلا چاہتے ہیں دیکھو آدمی جس استری اور پتر کے مایا موہ میں پھنس کر سب
 طرح کا دکھ اٹھاتا ہے اور جھوٹے اور بیچ بول کر روپیہ لاکر انکو پالتا ہے انکا مرنا بھی اپنی آنکھوں سے دیکھ کر من کو اس مہا جال سے الگ نہیں
 کرتا اور مرنے کے بعد کوئی بیٹا اور بھائی بندھاسکی مدد نہیں کر سکتا اور باپ کرنے کے بدلے نرک میں جاتا ہے۔

کیت

کہا کہ شیش سنگھ پاؤ پر چڑھتے پائے کہا سکھ دیکھو پر پلا دھوکے تات جو	کہا سکھ دیا پر یا راگھو کو دھوکت کیا کہا سکھ سنگھٹے دیا بال بلی بھارت جو
کہا سکھ دیکھو دھن ہیت بھو تھن سندھ کا سکھ کو رو کو دیوراج کھیات جو	بیچ آتند کنڈ بن لکھو سکھ لیش کن کیو بسر بندھ چھن دکھ کو سنگھات جو

اگر راجا تھا راجم اس بھرت کھنڈ میں ہوا ہے جو آدمی اس بھرت کھنڈ میں پریشور کا بھجن اور دھیان کر کے بیکندھ کا سکھ پائے ہیں انھیں لوگوں کا
 سنسار میں جم لینا پھل ہے دیکھو میں اور رکھیشو لوگ سنساری مایا موہ چھوڑ کر میں جا کر شام سند کا بھجن اور اسمن کر کے اپنا وقت کاٹتے
 ہیں اور راجا سنجی موت نزدیک آپوچی ہوا سکھ جو ساگر پار اترنے کے واسطے نارائن جی کی کتھا اور استت سننے کے سوائے دوسری کوئی تدبیر اچھی
 نہیں ہے اور وہ آدمی من اپنا استری اور پتر اور دھن ادک سنساری مایا سے الگ رکھ کر اس بات پر ٹھہرے کہ یہ سب بیوہار جگت کا
 جھوٹا ہے اور دنیا کی چیز ہمیشہ نہیں رہتی اور مرنے کے بعد کوئی چیز اس کے ساتھ نہیں جاتی وہ اکیلا آپ جاتا ہے اور استری اور پتر اور دھن ادک
 سب اسکا ساتھ چھوڑ دیتے ہیں اس واسطے عقلمند آدمی کو چاہیے کہ اُنکے چھوڑنے سے پہلے آپ اُن لوگوں کو چھوڑ دے اور بھگوان کی کتھا کو
 سندھ میں سے چت لگا کر سننے اور مرنے کی منوہر کے چرنوں میں دھیان لگا کر انھیں پر برہم پریشور سے پریت رکھے اور جو کچھ کتھا اور لکھا انکی سننے
 اس پر یقین رکھ کر کبھی اسکو جھوٹ نہ جانے اور اسکو بیچ جان کر کسی بات کا شبہ نہ کرے تب وہ مکت پاؤ گی اور برہم شری مدجھگوت جو سب پر لون میں

اُتم ہو اور اُس میں لیلیا اور سنت شام سندر کی گلی ہو اور مئے بیاس جی اپنے باپ سے اسکو پڑھا تھا تاکہ سُناتے ہیں جس کسی کی یہ چاہنا ہو کہ ہم
 آواگون سے چھوٹ جاوے اُسکے واسطے سوائے سُننے کتنا شری مذہب گوت کے دوسری تہذیب راجھی نہیں ہو سب شاستروں کے سُننے کا چل شری مذہب گوت
 سُننے سے ملتا ہو اور سب بیدوں کا خلاصہ اسکو سمجھنا چاہیے جسکو جرج کی پچاسی سے چھوٹا ہو وہ شری مذہب گوت سُننے اسکو پریشور کے
 چیرن میں پریت پیدا ہوگی اور جو آدمی استری اور لڑکوں کے ٹوہ میں پچاسا رہتا ہو جو وہ بھی کتنا سُننے کی عادت کرے تو ضرور اس کا
 برکت ہو کہ چیرن میں پریت کر کے جو ساگر پار اتر جاوے گا اور جس جگہ یہ کتنا ہوگی ہو اُس جگہ سب تیرتھ اور دیوتا لوگ سُننے کے واسطے
 آکر اکٹھا ہوتے ہیں اور اُسکے سُننے سے بہت جنموں کے پاپ چھوٹ جاتے ہیں اور راجا تم بھی اس کتنا کو سنکر نکت پدوی کو پہنچو گے جو تم
 یہ بات کہو کہ تمہارے آنے سے پہلے یہ سب رکھیشور جو بیان موجود ہیں انھوں نے کس واسطے لکھا ہوگا سُننے کی صلاح ندوی اسکا یہ سبب سمجھنا چاہیے
 کہ رکھیشور دن کا من اب تک کسی بات پر نہیں ٹھہرتا تھا کبھی جگہ کبھی چپ کبھی پوجا کی طرف جاتا تھا اور ہم اپنا من رات دن پریشور کے اسم
 اور دھیان میں لگا کر سوائے شری مذہب گوت کے دوسری باتوں سے کچھ کام نہیں رکھتے اور دھوت کی طرح عمر اپنی دنیا میں کاٹ کر چل
 رہے ہیں اور راجا تم جانتے ہو کہ میرے مرنے میں تھوڑے دن رہ گئے اس بات سے مت ڈرو تمکو ابھی مرنے میں سات دن باقی ہیں
 شری مذہب گوت من لگا کر ہم سے سُنو تو ابھی طرح تمہاری مُکت ہوگی راجا کھٹوانگ کی مُکت دو گھڑی میں ہوئی تھی تمکو سات دن بہت ہیں
 تم کیون گھبراتے ہو جو کوئی اپنے سچے من سے پر لوگ بنانا چاہے تو ارٹھانی گھڑی میں مُکت پاسکتا ہو اور سنساری مایا مٹوہ میں ہزار
 برس تک اپنی عمر بفاہ کھو کر مرنے کے نتیجے تک میں جاتا ہو یہ بات سنکر راجا نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ راجا کھٹوانگ نے کس طرح دو گھڑی
 میں مُکت پائی تھی اسکا حال برتن بھی شکد بوجی نے کہا کہ تریا جگ کے شروع میں کھٹوانگ نام راجا ساتون دیپ کا پرتاپی اور ملوان
 اور نیت دان اور دھرماتما اپنے دھرم اور کرم سے اچھو دھیا پیری میں رہتا تھا انھیں دنوں میں دیتوں نے اندراوک دیوتاؤں کو لڑائی میں
 جیت کر اندرا سن سے باہر نکال دیا تب برہمپت آپرہ بہت نے دیوتاؤں سے کہا کہ جب راجا کھٹوانگ تمہاری مدد کر کے دیتوں سے اپنی
 تپ تمہاری جیت ہوگی یہ بات سُننے ہی اندر دیوتاؤں ہمیت مرت لوگ میں راجا کھٹوانگ کے پاس آئے اور ان سے اپنا حال اکر مدد چاہی تب
 راجا نے اُنکو دندوت کر کے کہا کہ میرے بڑے بھگ ہیں جو آپ لوگ مجھ سے واسطے لڑائی دیتوں کے مدد چاہتے ہیں اب دن یہ بدن ضرور
 دیتوں کے ساتھ لڑائی کی اور اُنکو جیت کر دیوتاؤں کی راجدئی پھر اندر کو دی جب دیوتاؤں نے راجا کی مدد سے فتح پائی اور نڈر ہو کر اپنا سلاح
 بچا کر لیا کہ مئے چھوٹا ہوا راج مدد کر کے اُنکو دلوا دیا ہوا ان سے کون چیز مانگیں اندر نے خوش ہو کر کہا کہ اے راجا تم ہم سے کچھ بردان مانگو یہ بات سنکر راجا نے
 ہوئی اور ہونیوالی بات سب معلوم رہتی ہو لیکن ہم لوگ دیتوں کے فساد سے کہ وہ ہم سے زبردست ہیں تکلیف میں تھے اسلئے ہم تم سے مدد
 چاہتے تھے راجا نے یہ بات سنکر بنا بڑھا یا بھکر دیوتاؤں سے پوچھا کہ پہلے تم یہ بتلاؤ کہ میری عمر میں کتنے دن باقی ہیں تب میں تم سے بردان
 مانگوں اندر نے پکار کر کہا کہ اے راجا تمہاری عمر میں چار گھڑی رہ گئی ہیں یہ بات سنکر راجا نے دیوتاؤں سے کہا کہ میں یہی بردان مانگتا ہوں
 کہ تمکو اسی ساعت اچھو دھیا پیری میں میرے مکان پہنچا دو وہاں میری کرم مجھ کو اب میرے مرنے کا وقت نزدیک پہنچا ہو وہاں
 جا کر اساکرم کروں جس میں آواگون سے چھوٹ کر جو ساگر پار اتر جاؤں اندر نے اسی ساعت ایک بھسان بہت جلد چلنے والے

راجا کو دیا راجا اسی بمان پر چڑھ کر دو گھڑی میں اپنے مکان پر پہنچا اے راجا اُسے بھرت کھنڈ کو دیو لوک سے اچھا جانا جو مرنے کے واسطے
 اچھو دھیا پوری میں آیا تم بیچ کر کے جانو کہ بھرت کھنڈ بہت اچھی جگہ ہے اور راجا نے اچھو دھیا جی میں اکر اُسی دو گھڑی میں بہت سی دولت برہمن
 کو اچھا پور تک دان دے کر اپنے بیٹے کو راج گدی پر بٹھال دیا اور استری اور تیر اور راج کاموہ اور مایا میں سے دور کر کے ہر ایک اختیار
 کر کے سر جو کتا دے جا بیٹھا اور جھگوان کے دھیان میں لین ہو کر جوگ ابھیا س کے ساتھ تن اپنا تباگ کر بیٹھ کر گیا اور راجا اُسی
 ملک دو گھڑی میں ہوئی تجھ کو ابھی سات دن بہت ہیں تو میں اپنا سنساری مایا سے توڑ کر باج بھوت آتما اور سب اندریوں کو اپنے بس
 میں رکھ اور دھیان برٹ روپ پر پیشور کا کہ سب لوگ اُسی میں رہتے ہیں کر ساتوں لوک ادیہ کے مکر کے اوپر اور ساتوں لوک تیج کے
 مکر سے پیچھے اُس اوپر ش کے سمجھ اور جتنی چیزیں دنیا میں تو دیکھتا ہے اُس روپ سے کچھ باہر نہیں ہیں یہ بات بجا کر اُس تیج سے جسکی
 روشنی سے سورج اور چند رما روشن ہیں دھیان لگاؤ اور سب جوؤں میں اُسی کے تیج کے چنکار جان کر سواے اُس کے سب ہو بار
 جگت کا جھوٹا سمجھ اور جو کوئی اُس کو سب جگہ پر ایک ہی طرح دیکھتا ہے اُس کو ڈر کسی دشمن کا نہیں رہتا اور دوست سے بھی مدد کی اچھا نہیں
 رہتی سب جوؤں میں اُس کا پرکاش اُس کو دکھائی دیتا ہے شری کرشن جی کے چرنوں کا دھیان ہر دے میں رکھ کر شری مدھیا گوت اپنے من
 لگا کر سن تیری ملک ہو جائیگی ان سب باتوں سے شک دیو جی کا مطلب یہ تھا کہ تجھک سانپ کا ڈر راجا کے من سے الگ ہوا ہے اور جب راجا اپنے
 من میں یقین کر کے کہ سواے پرکاش نارائن کے دوسری چیز دنیا میں ہوئی نہیں تب تجھک کا ڈر چھوڑ کر یہ سمجھ کا کہ کس کو کون کاٹتا ہے جب اس طرح
 کا گیان من میں آیا تب جیون ملک ہوا۔ یہ بات سنکر راجا پر بھیت نے بہت خوش ہو کر کہا کہ اے مہاراج میں کس طرح سے بیٹھ کر کون سے
 روپ کا دھیان کروں شک دیو جی نے کہا کہ اور راجا تم کل آسن بیٹھو اور ایک جپت ہو کر اپنے ہر دے میں پریشور کے چھوٹے روپ کا دھیان
 کر کر کو تو سب دنیا پریشور کے برٹ روپ میں جان کر اُس کا دھیان لگاؤ اور برٹ روپ کا حال اس طرح پر ہو کہ پاتال لوک پریشور کے پاؤں
 اور راتل لوک گھٹنا اور راتل لوک جائگہ اور راتل لوک چو تر اور پریشور کی کمر اور کاش ناچھ اور چو ش جک و جمان سورج اور چندرما رہتے ہیں
 جھاتی اور مہر لوک گلا اور جن لوک منہ اور تپ لوک ماتھا اور برہما جی کا ست لوک سر اُسل دیویش کا ہو اندراوک دیوتا اُسکی بانہ اور وسون شاکان
 اور اُشوری گماناک و سب سنگندھ ناک کا چھید اور اُنک منہ اور اُکاش آنکھوں کے رہنے کا گڑھا اور سورج آنکھ اور دن رات پلاٹ رانا اور راتل لوک اور
 دنیا کے سب ذائقہ زبان اور جرجاج دانت اور مایا اُنکی ہنسی اور لاج اوپر کا اونٹھ اور لاج پر تیج کا اونٹھ اور دھرم جھاتی اور دھرم پیٹھ اور سب درخت
 بدن کے روئیں اور بادل کی گھٹاس کے بال اور ندیاں بدن کی نسین اور پریت بدن کی ہڈی اور سمد پیٹ اور ہوا سانس اور دس چندرما
 اور سیکھ کا پانی بیج اور صبح شام پریشور کا کپڑا ہو اور پریشور کے اس روپ میں آدمی بدھ سے اور گھوڑا گدھا خچر اونٹ ناخن سے اور ہرن وغیرہ
 جانور جانگھ سے اور بچھی وغیرہ زبان سے اور گندھ بڑیا دھرم چارن اپسرا سر سے اور بھیر یا وغیرہ پاؤں کی پینڈی سے اور جگہ لوک پریشور
 کے کرم سے پیدا ہوئے ہیں آدمی کے تن میں گیان رہتا ہے اور دوسرے تن یعنی تیش بھی وغیرہ کی جوں میں گیان نہیں ہوتا ہے اس طرح
 جو پریشور کا برٹ روپ ہو اُسی کو تم دھیان کر و جب اُس میں تمھارا من لگ جاوے چھوٹے روپ کا دھیان کرنا۔

ادھیاے دوسرا یہ مرن کرنا شکریہ جی گایہ بات کہ یہ پیشور نے اپنے بھکتوں کے واسطے جو اسے نام چنگل میں جا کر اُن کا بھجن کرتے ہیں سب کھانے اور پینے کا سامان طیار کر رکھا ہے

تنگدلیوجی نے کہا کہ اویراجا پہلا راستہ پریشور کے دھیان کرنے کا یہی براٹ روپ ہے جب پہلے من اپنا سنساری مایا سے برکت کر کے تپ

میرے دھیان میں رہتا ہوں راجا کو کچھ سندھ میں میں نہ رکھنا اس بات میں ضروری سمجھتا ہوں کہ میں جیت لگا کر سن جو گاراجا کا
ادھیائے تیسرا برہمن کرنا شکدیو جی کا یہ بات کہ کس دیوتا کی ارادہ کرنے سے کون بھل ملتا ہے۔

موت جی نے سو لگا دکھیں شوروں سے کہا کہ جب راجا پر بھیت لے یہ سب حال دھیان کرنے پر مشورہ کرنا سب گھر اگر اپنے من میں کہا کہ
کس طرح یہ سوروپ نارائن جی کا میرے دھیان میں آویگا جیسا ہی بیج میں راجا کا گلہ ملین ہو گیا تب شکدیو جی نے راجا کو اُداس دیکھ کر یہ بجا کر کہا کہ
شاید راجا کے من میں کوئی اچھا رہ گئی ہو اس سے راجا کا منہ اُداس ہو گیا ہو میں اپنی باتوں سے اس کے چہرے کا حال معلوم کیے لیتا ہوں یہ بجا کر
شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا جو کوئی اپنا مت بڑھایا چاہے وہ برہما جی کی پوجا کرے اور جو اپنی اندریوں کو میلان کیا چاہے وہ راجا اندر کی
اور جو برہما جی کو صحت ہونے کی اچھا رکھے وہ دھرم پر جا پت کی اور جو دولت کی چاہنا رکھے وہ دیوی جی اور جو اپنے روپ کا بیج بڑھانا چاہے وہ اگن
کی اور جو نالاج اور باقی کھڑا وغیرہ ملنے کی چاہ رکھے وہ آٹھوں بس دیوتا کی اور جو کا مدیہ بڑھانا چاہے وہ رُدر کی اور جو کوئی اپنے بدن میں زیادہ
طاقت ہونے کی چاہ کرے وہ لادہ کی اور جو خوب صورتی زیادہ چاہے وہ گندھروں کی اور جس کو خوب صورت عورت کی چاہ ہو وہ اُتر جی اپنرا
کی اور جو آدمی جس ملنے کی اچھا رکھتا ہو وہ جگت بھگوان کی اور جو بدبا چاہے وہ مہادیو جی کی اور جو اپنے پرور کی بڑھتی چاہے وہ ریشیہ پتروں
کی اور جو اپنے کل اور پرور کی رچھا کرنی ہو وہ پن جنوؤں کی اور جسکو راج گدی کی چاہنا ہو وہ من کی اور جو کوئی اپنے دشمن کا
مٹ جانا چاہے وہ نرتر راجھس کی اور جو کوئی اپنے بدن میں بیج بڑھنے کی چاہ رکھتا ہو وہ چندرما کی اور جو کوئی اپنی عمر کی زیادتی چاہے
وہ اشوئی گمار کی اور جو استری سندریت چاہے وہ پاربتی جی کی اور جسکو کسی بات کی چاہ ہو وہ نارائن جی کی اور جسکو سب چیزوں کی جگا برہمن
اور جو ہر جگہ اور سوائے اُن کے اور جس چیز کی چاہنا ہو وہ وہ شری نارائن جی کی پوجا کرے اُن کی کرپا سے سب مطلب پورے ہوتے
ہیں اور راجا جو لوگ اپنا بد لوک بنانے کے واسطے پریشور کی یاد نہیں کرتے اُنکو لگا اور گدھا وغیرہ جانور کے برابر سمجھنا چاہیے جس طرح سور
غلظت کھاتا ہے اسی طرح شراب پینے والے کو سمجھنا چاہیے جس جوتے آدمی کا تن پاکر اپنے کانوں سے پریشور کی کٹھا اور لیلیا اور کیرتن نہیں سنا
اور لوگوں کی مناسبت میں من لگا یا اُسکا کان بچھو اور سانپ کے بل کے برابر ہو اور جسے زبان سے ہر مشورہ کا نام نہیں جیسا اُسکی زبان میں ہلکا
کے برابر سمجھنا چاہیے جو بیفائدہ برسات میں جلا یا کرتا ہو اور جسکا سر دیوتا تھا یا براہمن یا سادھو کے آگے دندڑت کرنے کے واسطے نہیں جھکا
اسکا سر جو کچھ کے برابر بدن پر سمجھنا چاہیے اور جسے دولت پاکرین یا دان نہیں کیا اور ہاتھوں سے شری نارائن جی کی پوجا اور سادھ اور
براہمنوں کی سیوا نہیں کی وہ ہاتھ کاٹھ کی کچھل کے برابر ہو اور جس پر دن سے تیرتھ جاتا اور دیوتا کے مندر اور سادھ براہمن کے درشن
کرنے کو نہیں گیا وہ بانوؤں درخت کی شاخ کے برابر ہو اور جس پر دن سے تیرتھ جاتا اور دیوتا کے مندر اور سادھ براہمن کے درشن
ان اُنکو کو موہنکھ کے برابر سمجھنا چاہیے اور جس آدمی نے پریشور پر چڑھی ہوئی تلکی کی پتی اور سادھ اور براہمنوں کے چرنوں کی
دھوپانے سے پریشور دھا اور پریم سے نہیں چڑھائی وہ آدمی جیتے جی مرے ہوئے کے برابر ہو اور جس کسی کو پریشور کی کٹھا اور لیلیا اور
بھجن سے لڑنے کی جگہ رونانا آوے اُسکا ہر دے بھر کے برابر ہو اور جس کسی کو پریشور کی کٹھا اور لیلیا اور

۲۵
۲۶

موت جی نے کہا کہ اے راجا جو جب راجا پر بھیت لے یہ سب حال دھیان کرنے پر مشورہ کرنا سب گھر اگر اپنے من میں کہا کہ
کس طرح یہ سوروپ نارائن جی کا میرے دھیان میں آویگا جیسا ہی بیج میں راجا کا گلہ ملین ہو گیا تب شکدیو جی نے راجا کو اُداس دیکھ کر یہ بجا کر کہا کہ
شاید راجا کے من میں کوئی اچھا رہ گئی ہو اس سے راجا کا منہ اُداس ہو گیا ہو میں اپنی باتوں سے اس کے چہرے کا حال معلوم کیے لیتا ہوں یہ بجا کر
شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا جو کوئی اپنا مت بڑھایا چاہے وہ برہما جی کی پوجا کرے اور جو اپنی اندریوں کو میلان کیا چاہے وہ راجا اندر کی
اور جو برہما جی کو صحت ہونے کی اچھا رکھے وہ دھرم پر جا پت کی اور جو دولت کی چاہنا رکھے وہ دیوی جی اور جو اپنے روپ کا بیج بڑھانا چاہے وہ اگن
کی اور جو نالاج اور باقی کھڑا وغیرہ ملنے کی چاہ رکھے وہ آٹھوں بس دیوتا کی اور جو کا مدیہ بڑھانا چاہے وہ رُدر کی اور جو کوئی اپنے بدن میں زیادہ
طاقت ہونے کی چاہ کرے وہ لادہ کی اور جو خوب صورتی زیادہ چاہے وہ گندھروں کی اور جس کو خوب صورت عورت کی چاہ ہو وہ اُتر جی اپنرا
کی اور جو آدمی جس ملنے کی اچھا رکھتا ہو وہ جگت بھگوان کی اور جو بدبا چاہے وہ مہادیو جی کی اور جو اپنے پرور کی بڑھتی چاہے وہ ریشیہ پتروں
کی اور جو اپنے کل اور پرور کی رچھا کرنی ہو وہ پن جنوؤں کی اور جسکو راج گدی کی چاہنا ہو وہ من کی اور جو کوئی اپنے دشمن کا
مٹ جانا چاہے وہ نرتر راجھس کی اور جو کوئی اپنے بدن میں بیج بڑھنے کی چاہ رکھتا ہو وہ چندرما کی اور جو کوئی اپنی عمر کی زیادتی چاہے
وہ اشوئی گمار کی اور جو استری سندریت چاہے وہ پاربتی جی کی اور جسکو کسی بات کی چاہ ہو وہ نارائن جی کی اور جسکو سب چیزوں کی جگا برہمن
اور جو ہر جگہ اور سوائے اُن کے اور جس چیز کی چاہنا ہو وہ وہ شری نارائن جی کی پوجا کرے اُن کی کرپا سے سب مطلب پورے ہوتے
ہیں اور راجا جو لوگ اپنا بد لوک بنانے کے واسطے پریشور کی یاد نہیں کرتے اُنکو لگا اور گدھا وغیرہ جانور کے برابر سمجھنا چاہیے جس طرح سور
غلظت کھاتا ہے اسی طرح شراب پینے والے کو سمجھنا چاہیے جس جوتے آدمی کا تن پاکر اپنے کانوں سے پریشور کی کٹھا اور لیلیا اور کیرتن نہیں سنا
اور لوگوں کی مناسبت میں من لگا یا اُسکا کان بچھو اور سانپ کے بل کے برابر ہو اور جسے زبان سے ہر مشورہ کا نام نہیں جیسا اُسکی زبان میں ہلکا
کے برابر سمجھنا چاہیے جو بیفائدہ برسات میں جلا یا کرتا ہو اور جسکا سر دیوتا تھا یا براہمن یا سادھو کے آگے دندڑت کرنے کے واسطے نہیں جھکا
اسکا سر جو کچھ کے برابر بدن پر سمجھنا چاہیے اور جسے دولت پاکرین یا دان نہیں کیا اور ہاتھوں سے شری نارائن جی کی پوجا اور سادھ اور
براہمنوں کی سیوا نہیں کی وہ ہاتھ کاٹھ کی کچھل کے برابر ہو اور جس پر دن سے تیرتھ جاتا اور دیوتا کے مندر اور سادھ براہمن کے درشن
کرنے کو نہیں گیا وہ بانوؤں درخت کی شاخ کے برابر ہو اور جس پر دن سے تیرتھ جاتا اور دیوتا کے مندر اور سادھ براہمن کے درشن
ان اُنکو کو موہنکھ کے برابر سمجھنا چاہیے اور جس آدمی نے پریشور پر چڑھی ہوئی تلکی کی پتی اور سادھ اور براہمنوں کے چرنوں کی
دھوپانے سے پریشور دھا اور پریم سے نہیں چڑھائی وہ آدمی جیتے جی مرے ہوئے کے برابر ہو اور جس کسی کو پریشور کی کٹھا اور لیلیا اور

بشو اس کر کے مجھ کو بڑی خوشی ہوئی اور میں نے اپنا دھیان نارائن جی کے چرنوں میں لگا یا مجھ کو آج اور سات دن میں مرنا دونوں برابر ہیں
اس بات کا ڈر میرے من سے جاتا رہا آپ کا سب چہرہ اور شام تو دیکھا اور پڑھا ہوا ہوا اور برہما جی اور اُدیش کا حال آپ بھی طرح جانتے ہیں
جس طرح نارائن جی اس سنسار کو پیدا اور پالنے کے پھر اُسکا ناش کر دیتے ہیں وہ حال سنائیے اور پرہم پریشور نے سگن اتار لیکر جو لیلیا اس
جگت میں کی ہیں وہ برہمن کیجئے یہ بات سنئے ہی شکدیو جی نے خوش ہو کر پہلے دھیان چرن شام سندھ کا جکی پوجا کرنے اور نام لینے اور کٹھا سننے
سے آدمی بڑا اور گیانی ہوتا ہو کر کے اس طرح پرست کی کہ اے دینا نا تھ جتنے جو گلہ و رگبتہ وغیرہ ہیں وہ سب بغیر کر یا آپ کے اپنا بھل نہیں
دے سکتے اُس پر پرہم پریشور کو دندڑت کرتا ہوں جسکے چرنوں کا دھیان بڑے بڑے جوگی اور من اور شکا دک اور برہما جی اور مہادیو جی
اور دیوتا دن رات اپنے ہر دے میں رکھتے ہیں اور اُنکے چتر لیلیا کو نہیں جانتے اور جکی دیا اور کرپا سے گویاں اور شوری اور گدھ وغیرہ
چھوٹے چھوٹے جو جگت پدوی پر پہنچے اور جو بھی جی کے پت میں اُنکو سنا کر کرتا ہوں وہی پریشور اپنی کرپا سے میری مبدھ میں پرکاش
کر کے میری بات سچ کرین اور اُنکی شکست سے مجھ کو اُنکا چتر کرنے کے واسطے سامتھ ہو پھر شکدیو جی نے بید بیاس اپنے پتا اور گرو کے چرنوں
کا دھیان اور دندڑت کر کے کہا کہ اے راجا کٹھا شری مدھجاگوت جو کینکھ نا تھ جی نے برہما جی سے کہی اور برہما جی نے نارودن سے کہی
اور نارودن نے بید بیاس جی کو بتائی اور بید بیاس جی ہمارے باپ نے ہکو پڑھائی تھی وہ سب میں ٹکوسٹا ہوں جو بات تم سننا
چاہتے ہو وہ سب حال اس میں لکھا ہو من لگا کر سنو۔

ادھیائے پانچواں شروع کرنا شکدیو جی کا کٹھا شری مدھجاگوت اور مہادیو جی اور نارود کا -

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا کسی جگہ میں ایک دن نارودن برہما جی اپنے پتا کے پاس دندڑت کرنے کے واسطے گئے اُسوقت برہما جی
پریشور کے دھیان میں بیٹھے تھے نارودن نے اُنکو دیکھ کر اپنے من میں اس بات کا سندھ کیا کہ دیکھو سب دنیا پیدا کرنے پر بھی کسی کا دھیان
کر رہے ہیں اس دھیان کرنے سے معلوم ہوتا ہو کہ کوئی اُنکا بھی مالک ہو جسکا یہ دھیان کرتے ہیں اسکا حال پوچھنا چاہیے یہ بات بجا کر نارود
جی نے برہما جی سے دھیان چھوٹے کے بعد پوچھا کہ آپ کہتے ہیں کہ جو کچھ جسکے بھاگ میں لکھا ہو وہی ہوتا ہو اور میں دیکھتا ہوں کہ آپ اس طرح
سب جگت کو راج کر پھر اُسکو ناش کر دیتے ہیں جس طرح مگر ہی اپنے منہ سے ڈول کال کر پھر اُسکو کھا جاتی ہو آپ کے کہنے اور دھیان کرنے
سے مجھ کو ایسا جان پڑتا ہو کہ آپ سے بھی کوئی بڑا ہو جسکا دھیان کر کے آپ اُسکی اکیا کے موافق سب سرشت رچنے کا کام کرتے
ہیں جسکا دھیان آپ کرتے ہیں اُسکا نام اور گن مجھ کو بھی بتا دیجئے یہ بات سنکر برہما جی نے کہا کہ اے نارود تم دھن ہو جو تم نے پریشور کا
چتر روم سے پوچھا پریشور کی مایا بڑی بلوان ہو تم جو جگت جگت کا کرتا کہتے ہو میں اس بات سے بہت شرمندہ ہوں اے نارود مجھ سے بڑے
اور میرے مالک بھگوان ہیں بہت سے برہما اور بہت سے برہما اُنکے ظاہر ہو کر سب دنیا اُنھیں کی مایا سے پیدا ہوتی ہو اور میں بھی پریشور
کی دیا اور کرپا سے سب دنیا کو پیدا کرتا ہوں دیوتا اور آدمی کو اُنھیں کے پرتاپ سے بدھ اور گیان ملتا ہو سنجوب نارائن جی کی مایا سے
کل کا چھول نکلا اور ہم اُس چھول سے پیدا ہوئے تب مجھے بہت سوچ کر کے بجا کر کہ ہم کہاں سے پیدا ہو کر بیان آئے ہیں جب ہکو سکا
حال نہیں معلوم ہوا تب پریشور کا دھیان کرنے سے ہکو گیان ہو کر یہ بات جان پڑی کہ نارائن جی نے ہکو پیدا کیا ہو اور سورج اور چاند
اور تارا گن ادک اُنھیں کے تیج سے روشن ہیں و جتنی چیزیں دنیا میں ہیں سب اُنھیں کی کرپا سے اور مایا سے ظاہر ہوئی ہیں اور جو سب
بدن میں اُنھیں کا پرکاش ہو اور نارائن جی اپنے تیج سے آپ پرکاشت ہیں اُن میں کسی دوسرے کا تیج نہیں ہے اُن کے

اور نکاح کا راج بھی لکھن کو دے کر منومان جی کو جس دیا کیسوان اوتار بید میاس جی کا لیکر واسطے جھوسا گریا براتار نے سنساری جو ورن چار بیدار
مہا بھارت اور اٹھارہ پران بنائے اور بایسوان اوتار شرعی کرشن جی کا لیکر کوردون اور پانڈوؤں سے مہا بھارت کر لیا اور کنیس ورن کا لجن
جرا سندھ اوک ادھرمی راجون کو مار کر پریشوری کا بوجھ اتار اور دنیا میں بہت سی لیلہ کی جسکا برن دم اسکندھ میں لکھا ہے اور تیسوان بوجھ اتار
لیکھ جگہ کرنا دیون کا بند کیا اور کلجک کے اخیر میں چوتیسوان اوتار کلنگی دھارن کر کے تلوار باقر میں لے نیلے کھوڑے پر سوار ہو کر ادھرمی اور
پاپی لوگوں کو مار نیلے اور ست جگ کا کرم کر دنیا میں ظاہر کر کے دھرم کو بڑھا دینگے اور نارد جو بیٹون اوتارون کا حال تھے تھے اپنی بڑھ کے موافق
آدمی اکیان ہو کر پریشور کو اچھی طرح سے نہ جانے گا اسکولیان اور نکت ملنے کے واسطے ان سب اوتارون کی کتھا اور لیا ضرور سننا چاہیے اور جس
سب جو ورن کی بالنا اور مہادیو جی سب کا ناش کرتے ہیں یہ تینون اوتار پریشور کے ہیں اور سب دنیا پریشور کی مایا سے اپنے استری اور
اور دھمن کی محبت سے مہا جال میں پھنسی رہتی ہیں جس آدمی پر نارائن جی بڑی کر پا کرتے ہیں وہ ست سنگ کر کے اس مایا جال سے چھوٹ
سکتا ہے نہیں تو سنسار دینی جال سے چھوٹنا بہت مشکل سمجھو اور اس مہا جال سے چھوٹنے کے واسطے سواے بھجن اور اسمرن نام اور سننے کتھا اور
لیلا اوتار پریشور کے دوسری کوئی تدبیر نہیں ہے اور اوتارون کی لیلہ چار دن برن کو سننا چاہیے اور چار اشلوک تو گیکان شری بھاگوت
جو تھے نارائن جی سے تھے وہ تھے تم سے کہ انھیں پریشور کا بھجن اور اسمرن کرنے سے تم میں بھی سب گن ظاہر ہونگے اور ای نارائن
مرتبہ مجھ ایسے برہما اور تم ایسے نارود دنیا میں پیدا ہو چکے ہیں اسکا حال سواے پریشور کے دوسر کوئی نہیں جانتا ہے ہر کلب میں
جو اپنے کرم کے موافق پھر جنم پاتے ہیں اور جس دیش میں دیو استھان ہو کر پریشور کی کتھا نہیں ہوتی اور جس گھر میں کوئی جگہ اور موم نہیں کرتا ہے
وہ ان کلب کا قیام زیادہ سمجھنا چاہیے اور وہ ان کے آدمی کو دھو لکھو آہنکار میں بھرے رہتے ہیں اور یہی کرو دھو وغیرہ پاپ کی جڑ ہو کر لوگوں
بہت طرح کے ادھرم کرتے ہیں اور پریشور کی مایا کو تھوڑا سا مہادیو جی اور دھچ پر جا پت دیوتا اور سنکا دک بھرگ رکھیشور پر ہلدا اور اجامیل راجا
امیر کھیرا جین برکھ وغیرہ جانتے ہیں اور جس جو کو غور نہیں ہوتا وہی آدمی پریشور کی مایا سے چھوٹ کر جھوسا گریا براتر جاتا ہے اور جو لوگ ہر حکمت ہو کر
کی شرن ہیں رہتے ہیں انہیں مایا کا کچھ نہیں چلتا نارنجی یہ برتاپ نارائن جی کا سنتے ہی بہت خوش ہو کر میں بجاتے ہر گن گاتے چلے گئے
ادھیائے آٹھوان۔ پوچھنا راجا برکھیت کا شکد یو جی سے حال دھرم اور بید اور پران اور جوگ بھیا س اس
راجا برکھیت نے اتنی کتھا سن کر میں اس بات کا بجا کر کیا کہ دیکھو شکد یو جی نے نارائن جی کی کتھا سننا چار دن برن کے واسطے کہا ہے اور
ایسا چھوڑ دیا ہے پوچھنا چاہیے ایسا بجا کر راجا برکھیت نے پوچھا کہ او مہاراج اوتارون کا حال جنھون نے پریشور کا بھجن اور اسمرن کر کے بدن
ہو تا ہے اور اس پرکاش کے ہونے سے اس کام کو دھو لکھو آہنکار کا بدن میں نام نہیں رہتا جس طرح سنساری لوگوں کے مکان میں راجا کے آنے سے گھر کا
اور پوتر ہو جاتا ہے وہ حال پ کر پا کر کے قبلہ کے نارائن جی اور نکار جوت نے جو برٹا روپ دھارن کیا جس روپ میں سب دنیا کی چیزیں ہیں
ایک سے لاکھوں سو روپ بہت طرح کے ہو جاتے ہیں اسکا کیا مجید ہے اور پھیلے جگہ میں جن راجون نے پریشور کے اسمرن اور دھیان میں ہیں
ہو کر بدن پنا چھوڑ دیا ہے اور جنے تو میں انکی اتنی اور پریشور کی پوجا کی بڑھ اور جس طرح جوگی لوگ جوگ بھیا س کر کے بدن پنا چھوڑ دیتے ہیں اور بیکار

دھرم اور روپ ہو اور اتنا اس اور پُران کا مایا نام اور جسطرح جگت میں پرے ہوتی ہو اور جسطرح جگیتہ اُکرتے ہیں اور حال برحمانہ رکھیں اور فلک اور جسطرح
جیو نرک سے نکل کر آتے ہیں اور پاپ اور ادھرم کرنے والوں کا مرے کے بعد کیا حال ہوتا ہو اور جیو دنیا میں کون کرم کرنے سے مایا حال میں پھنس
خواب ہوتا ہو اور کون کرم کرنے سے نکت ملتی ہو ان سب باتوں کا حال دیا کر کے برہن کیجیے یہ بات سنکر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا تجھ کو یہ سب
حال پوچھنے سے کیا مطلب ہو راجا نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہاراج میں چاہتا ہوں کہ سب لیلیا اوتار پر برہم پریشور کی سنون اور تن پنا نارائن جی
کی جڑ چا اور دھیان میں چھوڑ کر کچھ سا گریہ کرتا جاؤں یہ بات سنکر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا آدمی کا بدن پانا بہت مشکل ہو جو کوئی آدمی کا تن
پا کرنا نارائن جی کی لیلیا اور کتھا نہیں سُننا اسکو سوائے پچھانے کے اور کچھ ہاتھ نہیں لگتا اور جبات تنے پوچھی ہو اسکا حال سنو کہ جب پرہم پریشور
چاہتے ہیں کہ دنیا کو پیدا کر کے جیو دکھ بھادین اور اپنا روپ آپ دیکھ کر مومت ہو وین جسطرح آدمی پنا سنہ کنہین دیکھتا ہو اور آئینہ اُلٹ دینے سے
بہر کچھ نہیں دیکھ پڑتا اسی طرح پریشور سب دنیا کو اپنی اچھا سے پیدا کر کے پھر اسکا ناش کر کے اپنے روپ میں ملا لیتے ہیں سیلے دنیا میں اسکو گلیانی سمجھنا چاہیے کہ
جو پریشور کے جو بیسوں اوتاروں کی کتھا اور لیلیا تھے ان سے سنکر اُس پر حقین کرے اور چٹنی سے لیکر باقی تک سب جیوؤں میں پریشور کا چھکارا جانا لکھو دیکھو کہ
اتنی کتھا سن کر موت جی نے سونکا دکھیں شور دن کہا کہ جو حال پچھت نے شکدیو جی پوچھا ہو یہی بات ایک مرتبہ برہم کلپ میں برہما جی نے نارائن جی سے پوچھی تھی
اوصیائے نوان کہنا شکدیو جی کا حال پیدا ہونے برہما جی اور چاراشلوک مول شری بھاگوت کا جو نارائن نے کہے تھے
شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا جب ایک بھول کل کا پریشور کی ناجہ سے نکلا اور اُس بھول سے برہما جی پیدا ہوئے تب برہما جی نے یہ بات معلوم کرنا چاہا
کہ میں کمان سے پیدا ہوا ہوں جب بہت بچا کر کے سے بھی برہما جی کو یہ بھید نہ معلوم ہوا تب ہارا نکر اُسی بھول پر بیٹھ رہے اس لیے سمجھنا چاہیے کہ
بھگوان کی مایا بڑی بلوان ہو جس مایا کی رشی میں برہما جی بھی بندھ کر انکا بھید نہیں جان سکتے دوسرے کی کیا ساقی ہو پریشور کی لیلیا اور آواہر
انت کو پہنچ سکے پھر برہما جی نے اُسی بھول پر بیٹھے ہوئے چاراشلوک مول شری بھاگوت کے اکاش بانی میں سُننے اُسی الگ کے موافق تب کیا
جب برہما جی کو تب کرنے سے ہر دے میں گیان ہوا تب اس شلوک کا مطلب جانکر دنیا کی چٹائی اور مطلب چاراشلوکوں کا یہ ہو کہ اے برہما جو سب کے
پہلے تھا وہ میں ہوں سوائے میرے دوسرا کوئی نہیں ہو اور جو کچھ تم دیکھتے ہو وہ بھی تجھی کو سمجھو درمہا پرے ہونے کے بعد بھی سوائے میرے کچھ نہیں
رہے گا سب دنیا کی چیزوں کی جڑ میں ہوں جسطرح سونے کا گنا واسطے ہاتھ اور پیر اور ناک اور کان وغیرہ سب عضو کے الگ الگ تیار
کراؤ تب نام سب زیوروں کا الگ الگ ہوتا ہو اور جب سب وہ گنا توڑ کر گلاڈاؤ تب پھر خالص سونا رہتا ہو وہی حال میرا سمجھنا چاہیے میں اکیلا
رہ کر جب چاہتا ہوں تب اپنی اچھا سے بہت روپ رکھ کر دنیا میں بہت نام اپنے ظاہر کرتا ہوں پھر جب میری اچھا اکیلے رہنے کی ہوتی ہے
تب اکیلا ہو جاتا ہوں اور طاقت دیکھنے اور سننے اور برہن کی اور بھلا بُرا بچانے کی جو سب جیوؤں میں ہر وہ سب میرے پرتاپ کا پرکاش
سمجھنا چاہیے جسطرح اکاش سب کو گھیرے ہوئے ہو اسی طرح میں سب سے زبردست ہو کر تینوں لوک درچو دھون بھون کو اپنے بس میں کھتا
ہوں اور سوا میرے دنیا کی سب چیزوں کو است جانا چاہیے اور پانچ تہ سے سب دنیا کے جیو پیدا ہوتے ہیں جسطرح سب بوجھار دینا کا میرے
براٹ روپ میں ہو اسی طرح سب بدن میں میری جوت کا پرکاش ہو جسکو پُران کہتے ہیں تم سمجھو کہ جب تک وہ چتکار سبے بدن میں رہتا ہو تب تک
طاقت چلنے پھرنے کھانے پینے بولنے اور اندریوں کا سکھ بھو گنے کی اسکو مہتی ہو اور جب وہ پرکاش بدن سے نکلتا ہو تب وہ بدن مردہ
ہو کر شکل جاتا ہو پھر اُس بدن سے کچھ نہیں ہو سکتا براہمن چھتری پیش شودر چاروں یرن میں میرا پرکاش برابر رہتا ہو گیان درشت سے
ان میں کچھ بھید نہ جانا کر سب جیو دن میں نارائن جی کا سورو پ ایک سا سمجھنا چاہیے جس طرح سورج کی چھایا سونا چاندی مٹی لوہا آدکے

سکھاتا حکم درج دھن کا شکر جب کے باہیون نے بدہی کو سمجھا سے نکالنا چاہا اور دھتر شتر نے درج دھن کو ایسی بات کہنے سے کچھ منع نہیں کیا تب بدہی نے سمجھا کہ اگر کوئی مجھ کو سمجھا سے ہاتھ پکڑ کر اٹھا دیکھا تو زیادہ آہان ہوگا اس لیے اب یہاں سے آپ ہی اٹھ جانا چاہیے اور برہنہاں بہار کو روکنا کاناں کرنا چاہتے ہیں اسی سے دھتر شتر اڑک کو روکوں کے من میں ادھم سما کر اچھی بات سمجھانا انکو بڑا لکھا دیا ایسا بچار کر بدہی نے اسے اٹھ کر دروازے پر چلے آئے اور انھوں نے یہ سمجھ کر دھن کے ہاتھ پر دھن کے ہاتھ سے اٹار کر وہاں رکھ دیا کہ ہتھیار سمیت چلے جانے میں درج دھن کو اس بات کا سدھ ہوگا کہ یہ پانڈو دن کی طرف چلا اور اسی جگہ بدہی نے اپنا کپڑا اٹار ڈالا صرف ایک لنگوٹی اور چادر پہن کر منتنا پورے اتر اٹھن میں تیرتہ جاتا کر کے بے چلے گئے دوسرا سب ہتھیار وغیرہ رکھ دینے کا یہ بدہی پر ہم بھکت ہونار کے جاننے والے یہ سمجھے کہ اب درج دھن وغیرہ کو روکنا کاناں ہوئیالا ہو اور میں نے اُنکے کل میں خیم لیا ہوا ہے اسیلے مجھ کو پہلے سے ہتھیار رکھ دینا چاہیے جس میں لڑائی کرنا نہ پڑے بدہی نے برس دن تک بھرت کھنڈ میں تیرتہ جاتا کرتے ہوئے جتنا کناں سے پہنچ کر وہاں کے سب دیوتاؤں کا درشن کیا اور متیرے رکھشور کی کٹی کے پاس بہت دن تک رہے انھیں دنوں بدہی کے پیچھے ہستنا پور میں مہا بھارت ہو کر درج دھن وغیرہ کو روک دیا اور راجا جھٹھڑ نے شری کرشن جی سے راج گدی پانی جب اودھو بھکت شیاں سند کے بیکٹھ چلے جانے کے پیچھے دوار کا سے بدہی کا شرم کو جانے سے تب راہ میں بدہی سے بھٹت ہوئی دونوں آدمی پریشور کے پرہم بھکت آپس میں گلے اور بدہی اودھو بھکت سے حال مارے جانے درج دھن وغیرہ اور راج گھاس میں پھینکا شکر پہلے پھینکا پھر شیاں سند کی اچھا اسی طرح پر بھکت سنو کہ کیا۔

اودھیائے دوسرا۔ یو جھینا بدہی کا اودھو بھکت سے حال شیاں سند کا

شکر دیوی نے کہا کہ اے راجا بدہی کے اودھو جی سے ملکر پوچھا کہ اے اودھو جی تم شری کرشن مہاراج سے ایک ساعت الگ نہیں ہوتے تھانے کیا سب ہوجوین لگوا کیلے دیکھتا ہوں شیاں سند میرے پران پیارے اور بلرام جی پر دھن اترو دھن سب سورسین بسیدو دیوی اور وغیرہ جہنشی پتے ہیں اور جھٹھڑ اور راجن وغیرہ پانڈو اور گنتی درویدی اور میرا بھائی دھتر شتر اندھا جسے بیٹوں کے موہ میں بھنکر اپنے نرک چلے کی تدبیر کی تھی سب لوگ بھی طرح ہیں اور میں جانتا ہوں کہ شیاں سند نے پریشوری کا بوجھ اتارنے کے واسطے اوتار لیکر دھتر شتر وغیرہ کو روکوں کا گالان ہر لیا ہوا اور جہاں لوگ اپنے راج اور فوج اور دولت کا غور کر کے ادھم کرتے ہیں انھیں لوگوں کے مارنے کے واسطے شری کرشن بیکٹھ ناٹھ نے اوتار لیا تو تم شیاں سند کا حال بتاؤ کہ ان کی چچا کرنے میں تیرتہ اشان کا بچل ملتا ہے یہ بات سنتے ہی اودھو بھکت انھوں میں آنسو بھر کر رونے لگے اور کچھ جواب نہ دیا جب بدہی نے انکو اداس اور روئے دیکھ کر جانا کہ شری کرشن مہاراج انتر دھیان ہو گئے اس لیے میرے پوچھنے سے اودھو انکا دھیان کر کے روئے ہیں ایک ساعت کے بعد اودھو جی نے انکو پوچھ کر کہا کہ اے بدہی تم کی شرمورت کا حال کیا پوچھنے اپنی اچھا سے بسیدو جی کے گھر گئے یا اور پوچھ لوگوں نے انکا ماتم نہ جانکر انکو بھی ایک جہنشی اپنا بھائی بندھ سمجھا تھا اب انکی مہا جانکر سوا سے پھینکا ہوا انکا مطلب اوتار لینے اور لیلہ کرنے سے یہ تھا کہ جس میں دنیا کے لوگ اور ادھری لوگ اُس لیلہ اور کھٹا کو آپس میں کہتے تھے آسمان کا دھتر اتر جاوین دیکھ انھوں نے کیسے کیسے بلوان دیت اور راجاؤں کو مار کر مکت دی اور پریشوری کا بوجھ اتارنے کے واسطے اپنی اچھا سے اوتار لیکر کو رو اور پانڈو سے مہا بھارت کر لیا اور درج دھن وغیرہ سب کو روکنا کاناں کیا اور جھٹھڑ وغیرہ پانچون بھائی پانڈو اپنے

۱۷ سوسدھ

بھکتوں کی رچھا کر کے انکو راج گدی دی اور چھپن کر دھتر شری کو دربار سا رکھشور سے شاپ دلا کر آپس کی لڑائی میں مروا ڈالا یہ بات یاد کر کے مجھ کو یاد ہو رہا ہے اے بدہی تم نے شیعہ کر کے جانو کہ جب سے شیاں سند جہنشیون کا ناش کر کے بیکٹھ کو چلے گئے تب سے سنت اور دھرم دنیا سے اٹھ گیا اور میں نے بہت سے کر کے اُسے کہا کہ میں تمام عمر آپ کی سیوا اور شل میں رہا ہوں مجھ کو بھی اپنے ساتھ لیجئے لیکن مجھ کو اپنے ساتھ نہ لیجا کر مجھ سے کہا کہ تو بدہی کی درمیں جا کر میرا دھیان کر کے مکت ہو اور جو کچھ انھوں نے مجھ کو بتایا ہو اُسکا حال کیا رہو میں اسکو دھرم لکھا ہوا اور تنوکیاں بھگت سے یہ کہہ کر اٹھ کر جا کر سب بھکت کا ناش سمجھو اور جیو اتما کہیں نہیں مرنے والے میرے چلے جانے کا سوچ نہ کرنا چاہیے اور مرنے کیسا ہوتا ہے کہ جس طرح ایک کپڑے کو اتار کر دوسرا کپڑا پہن لوے اسی طرح یہ جو ایک پچھلا چھوڑ کر دوسرے چلے میں جاتا ہے۔

اودھیائے تیسرا۔ اودھو کا شیاں سند کی استت اور بڑائی کرنا۔

اودھو جی نے بدہی سے کہا کہ دیکھو شیاں سند راہ سے دیندیاں تھے کہ جس پوتنار اچھی نے انکو مار ڈالنے کے واسطے اپنی چھاتیوں میں نہر لگا کر درج دھن بلایا انھوں نے اُس راجھی کو بھی مار کر بیکٹھ کر بھیجا یا ایسے دیندیاں کا جرن چھوڑ کر دوسرے کس کی شرن میں جانا چاہیے اُن شیاں سند نے واسطے بوجھ اتارنے پریشوری کے اپنی اچھا سے دنیا میں اوتار لیکر بسیدو جی سے کہا کہ تم بھکتوں کی اچھا سے لیلہ لیا کی تھی جس میں کوئی انکو ناراض نہ جالے نہیں تو انکو کسا ڈر تھا کال کو بھی ایسی سامر تہ بھی جو انکا سامنا کر سکتا اور مندرجی کے گھر جا کر کسی کسی لیلہ کر کے برجیا سون کر سکتا دیاندرجی کے گھر چھٹے چکر کر جسطح آگ لکڑی میں چھی رہتی ہو اسی طرح اپنے کو چھپایا اور جو دیت اور راجھیس لیس کے نیچے ہوئے اُنکے مارنے کے واسطے آئے تھے سیکو مار کر بھوسا کر یا رادیا اور اندر کا غور توڑ دیا کوئی گوالون کو بیکٹھ کا درشن کر کے اپنا چتر بھی روپ دکھایا مندرجی کو سانپ کے کاٹنے سے بچا یا اور گوپیوں کے ساتھ راس منڈل کیا شکر چور اور کیشی اور ہر کھاسر اور لکھاسر دھن کو مار کر بیکٹھ بھیجا اور اگر دھن کے ساتھ تھرا جی کو چلے تب راہ میں نہاتے وقت جہنا جل میں اگر رو کر اپنے چتر بھی روپ کا درشن دیا اور تھرا جی پہنچ کر راجا کس کے صوبی کو مارا اور باہک درزی کو کپڑے پہنانے کے بدلے خوش ہو کر بیکٹھ میں بھیجا اور سدا نامی کو خوش ہو کر لیا بدران دیا کہ تیری دولت کبھی نہ گھٹے گی اور گبری کو چندن لگانے کے بدلے تیرے سے سیدھی کر کے دیو کیا کی طرح روپ دیکر اسکی اچھا پوری کی اور شری شیو جی کا دھنک ادھک کی طرح توڑ کر لیلیا پیر پڑا تھی کوڑکوں کے کھیل کی طرح مار ڈالا اور کشتی لڑ کر جانڈو اور شٹک غیرہ بلوانوں اور راجا کس کو اُسکے اٹھ بھائیوں سمیت مار کر مکت پر دی دی اور جہن پریشور کی سیوا میں شری برہما جی اور شری شیو جی اور کال آدک سب رہتے ہیں اُن تر لو کی ناٹھ نے راجا اگر سین کو اپنا بھکت جانکر اُسکا حکم سیکو کون کی طرح ملانا اور جس طرح اٹکا کھیتے وقت جھٹی کو مار ڈالے اسی طرح ایسے بلوان دیت اور راجھیس اور راجاؤں کو مار کر آپ چلے گئے ان سب لیلہ اوتار کا حال دسون اور گیارھوین اسکندھ میں لکھا ہے اور بدہی ایسے دین دیال جنھوں نے سب لیلہ سنساری لوگوں کو بھوسا کر یاہ اتارنے کو کہیں اُنکے چرون کا دھیان چھوڑ کر میرا چت دوسری جگہ نہیں جاتا ہے اور وہ سانولی صورت موٹی صورت مجھے ایک ساعت نہیں بھولتی۔

اودھیائے چوتھا۔ اودھو جی کا بدہی سے شیاں سند کی استت اور اُنکے بچوک کا حال برن کرنا۔

اودھو جی نے شری کرشن جی کے برہ ساگر میں ڈوب کر کہا کہ اے بدہی شیاں سند کے گیان سکھانے سے سنساری مایا موہ میرا چھوڑ گیا لیکن مجھ کو مری منو ہر کے بچوک کا جتنا دکھ ہے وہ کہنا نہیں جاتا جو تکو منتنا ہوں تو متیرے رکھشور سے جو اسوقت وہاں موجود تھے اور تھوڑے دنوں میں میان آوینگے مگر پوچھ لینا وہ سب حال تم سے کہینگے اور جو بقت مری منو ہر انتر دھیان ہونا چاہتے تھے اسیوقت متیرے رکھشور نے پر بھاسی شری کرشن جی کو دندوت کی تب شیاں سند بدہی نے کہا کہ اے بدہی تم نے مجھے تمھارے من کا حال سب جان لیا تم دھرج رکھو ماری مایا انکو بڑائی

۱۷ سوسدھ
۲۷ سوسدھ
۳۷ سوسدھ

کوسا سے کہ تم میرے بھکت اور بچھلے غم کے پس دیوتا اور اس خیم میں بیداریاں جی کے بھائی اور پراشرمن کے پتر ہو ٹکومیری لیل پراگٹ اور گیت
 سب معلوم رہی اور جو بھگوت دھرم ٹکوتا سائیں رکھیں شری نے کہا ایسی ٹکوتا یاد رکھنا جو ساگر بار اتر جاوے یہ بات کیشو مورت سے سنتے ہی تیر
 جی نے بہت خوش ہو کر کہا کہ ایسی بھگوت تیرا تھاری لیل یاد کر کے بھگوت بڑا تعجب معلوم ہوتا ہے کوسا سے کہ برہما جی اور شیو جی اور کال کی ایسی ساری
 نہیں کہ انکھٹا ٹکوتا کر سکتے دیکھ سکیں تم جہاں سے اور کال جمن کے سامنے سے پیدل بھاگتے تھے تمھارے بھید کو کوئی نہیں جان سکتا اسطرح
 تیرے جی شری کرشن مہاراج کی بہت استت کر کے وہاں سے چلے آئے وہ سب حال جانتے ہیں تم سے کہیں گے اور میں مری منور کی اکی
 سے بدر کا شرم کو جاتا ہوں وہاں جا کر اپنا بدن چھوڑ دوں گا جو تم سے کہو کہ جب گیان آیا تو انکھون میں آنسو بھرے اور سوچ کر نکلا کہ سبب ہر شری کرشن
 کی دیا اور پریت یاد کرنے سے اُنکے جوگ کا دکھ بھگوت ایک ساعت نہیں بھوتا ہی اسی گیان کے پرتاپ سے میں اب تک جیتا ہوں نہیں تو شام
 سے بچھڑتے وقت میرا بدن نکلتا اتنا حال تم سے کہتا ہوں کہ شام سندر نے پرتھوی کا بوجھ اُتارنے کیلئے اُتار لیا تھا انکھون نے بڑے بڑے ادھری دیا
 اور راجاؤں کو مار کر روڈوں اور بانڈروں سے مہابھارت کر لیا اور ہمیشہ پتاہ اور درونا چارج اور کرپا چارج اُڑک بڑے بڑے پہلوان اور بدھمان
 گیان اور بھگوتوں کے رہنے پر بھی اُس فوج میں اٹھا رہا اچھوٹی دل ناکش کر کے پرتھوی کا بوجھ اُتار لایا بدھ جی پریشور کی اچھا سب پر پہلوان ہر اتی
 شاکر سوت جی نے کہا کہ پرتھو رو جو لوگ پریشور کی کھاتا اور کیرتن میں دھڑکے جگہ مدد دیتے ہیں اُنکے بہت جنموں کے پاپ انکھون کی راہ سے
 نکلتا ہے میں آدمی کو اپنے بھلے کے واسطے پریشور شام سندر کے اُتار دوں کی کھاتا اور لیلانے کے برابر اور کوئی بات اچھی نہیں ہوتی اور مہابھارت
 ہو جانے پر بھی شری کرشن مہاراج نے پشیمیں برہن تک دنیا میں رہ کر راجا جہد شطرنج سے دوسرے جگہ کر کے دنیا میں اُنکو جس دیا۔

ادھیا کے پانچوان خست ہونا بدھ جی کا اور دھو جی سے اور جانا بدھ کا شرم میں اور بدن چھوڑنا اپنا ساتھ جوگ بھیاں
 شکیو جی نے کہا کہ ایسا راجا اور دھو جی نے بدھ جی سے کہا کہ اب ٹکوتا بدھ کر تو ہم بدھ کا شرم کو جاوین بدھ جی نے یہ بات اور دھو جی کی سنتے ہی انکھون
 سے آنسو ہا کر کہا کہ دیکھو شام سندر نے چند ما کی دنیا میں روشنی ظاہر کر کے پرتھوی کا بوجھ اُتار دیا اور دھم اور گوت اور برہمن کی رچھا کر کے ٹکوتا
 کو چلے گئے اور ہم لوگوں نے گیان اور ابھاک سے اُنکا پرتاپ نہیں جانا اور ای اور دھو جی انکھون پر اُنکے پاس رہتے تھے اُنکی مایا ایسی زہر
 ہو کر تھی اُنکو نہ بچا نا اسلئے یہ بات یقین کرنا چاہیے کہ بنا کر پامری منور کے اُنکے بھیدا اور ہما کو کوئی نہیں جان سکتا جو ہم لوگ تم ایسے بھگوتوں کی
 اور شل میں رہتے تو جو ہم ہمارا بچھل ہو جاتا لیکن بنا کر پلا اور دیا شام سندر پیرا سے کے ہر بھگوتوں کا ست سنگ نہیں ملتا ہم جانتے ہیں کہ ہمارا
 بچھلے ہم کے بن سہاے ہوئے جو اُنکا درشن ملا سوت جی سونک اُڑک رکھیں اور شکیو جی راجا برہمچیت سے کہتے ہیں کہ اور دھو جی سے
 بائیں لکھو بدھ جی سے بدھ ہوئے اور بدھ کا شرم میں جا کر شام سندر کے دھیان میں لگا کر جوگ بھیاں کے ساتھ تن بیاتیاگ کر دیا اور ٹکوتا
 کو چلے گئے اور بدھ جی سب تیرے جاتر کرتے تیرے جی سے ملنے کی چاہنا کہہ کر دتے اور سوچ کرتے ہوئے ہر دو ازمین اگر ٹھہرے اتنی تھا ساگر شکیو جی نے کہا کہ
 پر بھیت اور دھو جی نے سب لائز دھیان ہونے شام سندر کا بدھ جی سے اسواسطے ظاہر کیا کہ جس میں یہ حال شکر بدھ جی اُنکے برہمن بدن اپنا نہ چھوڑیں

ادھیا کے چھٹوان پوجینا بدھ جی کا یہ بات تیرے رکھیں شری کہ دنیا کس طرح پیدا ہوئی
 شکیو جی نے کہا کہ ایسا راجا بدھ جی نے جب ہر دو ازمین تیرے رکھیں شری کے بھینٹ کر کے اُنکو دندوت کی تب تیرے جی نے پوجھا کہ ایسی
 تم بہت اُڑاں دکھائی دیتے ہو اسکا کیا سبب ہو بدھ جی نے حال ملنے اور دھو جی اور بدھ پانا انتر دھیان ہونے شری کرشن جی اور مارے جا
 دھو جی دھو جی کو روڈوں کا مہابھارت میں اور ناکش ہونا سب چند شیون کا اسطرح اور دھو جی سے سنا تھا تیرے رکھیں شری کہ لکھ کر کہا کہ شام سندر

کے بیکٹ جانے کا حال شکر ہمارا یہ حال ہوا ہوں میں آپسے یہ چاہتا ہوں کہ جو کچھ گیان شری کرشن مہاراج کے منہ سے اپنے منہ پر نہر نہر
 جس میں میرا کام پورا ہو وہ بات شکر تیرے جی نے کہا کہ جو کچھ ٹکوتا اچھا ہو وہ بات پوجھو بدھ جی نے کہا کہ آدمی ہمیشہ اپنے شکر کے واسطے تدبیر
 کرتا ہے لیکن شکر نہیں پا کر اُسکے برخلاف دیکھ اٹھا تاہو اُس دیکھ کا دنیوالا کون ہو اسکا بھید کہے اور یہ بھی کہے کہ پریشور سکن اوتار کس واسطے
 لیتے ہیں اور انکو سنسار رچنے اور بھرناس کر دینے سے کیا فائدہ ہوتا ہے اور میں اپنے گیان سے یہ جانتا ہوں کہ واسطے پاپ چھوٹے اور جوگ
 پار اترنے ہم سب جیوون کے اس پکار سے سکن اوتار لیتے ہیں جس میں آدمی اُن اوتاروں کی کھاتا اور لیلانے کہ شکر سے پرتاپ سے جو ساگر بار
 اتر جاوین تیرے جی گیان کی لوگ جو پریشور کی کھاتا اور لیلانے مٹنے میں پریت نہ رکھیں اور دن رات سنساری مایا مٹوہ میں لپٹ کر خراب ہو دین تو
 بدھ جی اُنکی ہر اس میں پریشور کو کیا دوش دینا چاہیے اور یہ بھی بتلائے کہ پریشور کس طرح برہما روپ ہو کر جگت کی اُپت اور شری روپ ہو کر جگت کا
 پالن اور شری مہادیو جی کا روپ رکھ کر سب جیوون کا ناکش کرتے ہیں اور یہ بات بھی کہے کہ وہ کون سی تدبیر ہو جسکے کرنے سے پریشور آدمی
 سے خوش ہوتے ہیں اور اُنکے خوش ہونے سے آدمی دنیا میں اپنا مطلب پا کر مرنے کے بعد جگت ہوتا ہے اور جگت کی ریت ایسی ہے کہ جب
 کوئی آدمی کسی قصور کے بدلے سزا پاتا ہے تب وہ پھر جلدی ادھم نہیں کرتا اور یہ جو بدھ کریم اور پاپ کرنے سے چوراسی لاکھ جوں اور ترک میں
 بہت دیکھ پانے کے بعد تب کہیں آدمی کا بدن پاتا ہے پھر یہ جو پریشور کی مایا میں لپٹ کر ادھم کو کیوں نہیں چھوڑتا اور سزا پانے پر بھی ایسا کام
 کیوں نہیں کرتا جس میں جنم اور مرن سے چھوٹ جاوے اسکا کیا سبب ہو آپ کر یا اور دیا کر کے ان سب باتوں کا حال کہے کہ میرے جی سے یہ جگت چھوٹے

ادھیا کے ساتواں برہن کرنا تیرے جی کا استت اور بڑائی شام سندر کی
 شکیو جی نے کہا کہ ایسا راجا بدھ جی کی بات شکر تیرے جی نے کہا کہ ایسی بدھ جی تم آپ گیان ہو اور ٹکوتا میں سے ہر جہنم میں بھکت پیدا ہو کر
 کوئی حال تم سے چھپا نہیں ہو جو تم نے مجھ سے پوجھا اس سے میں اپنی عقل کے موافق تم سے کہتا ہوں جس دنیا کے لوگ بھی یہ حال شکر جو ساگر بار
 اتر جاوین اور تم دھرم راج کا اوتار کرو روڈوں کے کل میں ہو کر پریشور کے سب سکن جانتے ہو اور ماڈ بیہ رکھیں شری کے شاپ سے تم نے
 یہ بدن پایا ہے شری کرشن جی مہاراج سب باتوں میں تمھاری صلاح لیکر کام کرتے تھے اور ٹکوتا پریشور کی بھکت اور پریت ہر اس لیے ہم وہ
 بھگوت دھرم تم سے کہتے ہیں جو پراشرمن اپنے پاپ سے بے پڑھا تھا تم میں لگا کر سنو جو آدمی پریشور سے بھگت ہیں وہ دیکھ کے سندر میں پڑے
 رہ کر جنم اور مرن سے چھٹی نہیں پاتے اور جو کام اپنے شکر کے واسطے کرتے ہیں اُنکو سواے دیکھ کے شکر نہیں ملتا جو پریشور کا بھجن اور اسطر
 مقصود تھا کہ میں تو دنیا کے دیکھ سے اسطرح چھوٹ جاوین جس طرح داکھانے سے بیماری روز روز کم ہوتی جاتی ہے اور آدمی دنیا میں بھلا یا برا کام
 جیسا کرتا ہے دیکھ لیا بھل پاتا ہے اور جس طرح آدمی اپنے شکر کی استری وغیرہ سنساری مٹوہ میں چھن کر لے اپنا شکر اور بھلا چاہتا ہے اور سواے دیکھ کے شکر
 نہیں پاتا اسطرح کنوئیں کا پانی اپنے رہنے اور شکر کے واسطے جالا جمع کر کے آخر کو اسی جالا جمع کر کے سے کنوئیں میں چھن کر مٹا دیا اور کل نہیں سکتا
 وہی حال آدمی کا بھی سمجھنا چاہیے اور بغیر کرپا پریشور کے اُنکی مایا سے آدمی کا چھوٹا بہت شکل ہے اس مایا سے چھوٹنے کے واسطے پریشور کی
 کھاتا سنا اور اُنکے نام کا اُترن کرتا آدمی کو اُپت ہو اور دنیا کے چھوٹے ہو مار کر بچا جانا بھی پریشور کی مایا ہی سمجھنا چاہیے جب آدمی اندر لوں
 کے شکر کو چھوڑ کر میں اپنا برکت کر کے پریشور کا بھجن اور اسمرن کرے تب اُس مایا سے چھوٹ سکتا ہے جس طرح سنے کا دیکھ جائے سے نہیں رہتا
 اسی طرح لوگ لوگ در پر لوگ کے دیکھ ہو بھجن کرنے سے چھوٹ جاتے ہیں اور جگت کی اُپت اس طرح پر ہے کہ جب اُس اوتار کا جوت کو کہ وہ روپ
 اُنکا کوئی نہیں دیکھ سکتا اس بات کی چھاپہ ہوتی ہے کہ دنیا پیدا کر کے ہم اپنے روپ کو آپ دیکھیں جس طرح کوئی آدمی اپنا شکر اُنکے میں دیکھے تب وہ اوتار کا پہلے

ایک جوت پر گٹ کرتے ہیں جسکو اوپریش کہا جاتا ہے پھر ایک ہمتا تو سبکی جڑ پیدا کر کے اس سے تین گن ست سچ تم ظاہر کرتے ہیں ستونگن سے دیوتاؤں کے گن اور رجو گن سے پانچون تنو اور تو گن سے پنج جھوٹ آقا پیدا کر کے اسی پانچو تنو سے اندری وغیرہ اور آدمی کا بدن طیار ہوتا ہے اور ایک ایک ناک کے ایک ایک یوتا مانگتے ہیں انکھ کے دیوتا سورج ناک اشونی لگا زبان کمرن اسطرح سب ناک کے دیوتا ہیں انکا حال دوسرے اسکندہ کے دسویں دھیان میں لکھا ہے

اوصیائے آٹھوان - استت کرنا دیوتاؤں کا نارائن جی کی -

متیرے جی نے کہا کہ اوبد جی جب یہ سامان دنیا پیدا کرینکا ظاہر ہوا تب دیوتاؤں نے دنیا پیدا کرنے کا حکم پا کر اپنا کام کیا جب وہ کام اپنے پورا ہوا تب دیوتاؤں نے ہار مانکر نارائن جی کا دھیان اور استت کر کے ہاتھ جوڑ کر اس طرح پرکھا کہ اوبد دنیا ناتھ جو آدمی دنیا میں آپ کے تیج کا پرکاش سب جیوؤں میں کچھ کر کے پرنون کا دھیان اور پوجن کرتا ہے وہ جگت کی مایا اور دکھ سے جھوٹ کر سکھ پاتا ہے اور آپ کی کٹھا اور پنا سننے سے اس کے من میں اس بات کا یقین ہوتا ہے کہ سب سے بڑے اور کرتا دھرتا نارائن جی ہیں تمھاری کرپا نا ہم لوگوں سے یہ کام دنیا پیدا کرینکا جو بہت مشکل ہے ہمیں ہو سکتا ہے تب اسی آؤنر لگائے اُنکے استت کرنے پر خوش ہو کر دیوتاؤں کی طرف جیسے کرپا دشت سے دیکھا ویسے ہی وہ پانچون تنو گٹ ہو کر ایک مانس کا پنڈ ہو گیا اسی کا نام ادبرش ہو کر اُسکے رہنے کے واسطے پاتال لوک اور بھو لوک اور بھو لوک جسکو تینون لوک کہتے ہیں میں گئے اور وہی پرش انکھ کان ہاتھ وغیرہ اندریوں کا مالک ہوا اور اسی پرش کو برٹا روپ کہتے ہیں اور دنیا کے سب بیو ہا اسی روپ میں ہیں اُس پرش کی ناجھ سے ایک مکمل کا بھول نکلا جس بھول میں سے برصا جی پیدا ہوئے اور اسی پرش کی دیا اور کرپا سے برصا جی نے اپنے منھ سے براہمن اور ماتھ سے چھری اور جانکھ سے پیش اور پیر سے شور چارون برن کو پیدا کیا -

اوصیائے نوان - کتنا متیرے رکھیشور کا اہت سب سرشت کی -

اتنی کٹھا شکر بڑی نے متیرے رکھیشور سے پوچھا کہ اوبد جی ہمارا ج یہ اتنا اراد پرش کا ہوا اور سب دوسرے دیوتاؤں کا حال کس طرح ہوا وہ بھی کہیے یہ بات شکر متیرے رکھیشور نے کہا کہ اوبد جی جو وقت مہا پرے ہونے سے چارون طرف جلائی ہو کر کچھ نہ دیکھ پڑتا تھا اسوقت وہ ادبرش جسکا حال دیکھ کر چکا ہون شیش ناک کی چھاتی پرش کرتے تھے انکی ناجھ سے ایک بھول مکمل کا جس میں بڑا پرکاش تھا نکلا اور اُس بھول کی نال بکڑے ہوئے ہزار برس تک پانی میں غماہ لینے کے واسطے چلے گئے جب اُس بھول کی جڑ انگوٹھ ملی تب ہار مانکھ پھر اسی بھول پر آ بیٹھے اور اسی چنتا میں بیاگل تھے اسلئے تم جانو کہ پہلے سب جیوؤں کو رکھتے ہیں تیجے نارائن جی کی کرپا سے گیان ہوتا ہے جو وقت برصا جی اسی سوچ میں تھے اسوقت یہ آکاش ہوتی ہوئی کہ بریشور کا تب اور دھیان کو تب تکو گیان ملیگا یہ آکاش بانی شکر جب برصا جی نے پویشور کا استن اور دھیان کیا تب برصا جی سے مکمل کا بھول نکلا اور اُس بھول سے پیدا ہوئے ہیں اور اُس پرش نے دنیا پیدا کرینکا کام مکمل ہو کر دیا ہے جب برصا جی کو سب سنساری چیزیں اسی پرش کے روپ میں دکھائی دیں تب برصا جی نے ہاتھ جوڑ کر یہ استت اُنکی کی کرپا کر لو کی ناتھ جو آدمی آپ سے بکھر ہیں انکو کچھ بھی نہیں ملتا ہے بانی تو دوسرے کام کی فکر ہوتی ہے اور آپ کے نام کا استن اور پوجن مکمل کی جگت رکھنے والے لوگ آپ کی کرپا اور دیات سے اپنے مطالب کا بھول بالکھشتہ خوش رہتے ہیں جو کوئی کے کہرا جھا سا دھواوریشو کس طرح پوری ہو سکتی ہے جو لوگ جنگل میں جا کر آپ کا تب اور جپ کرتے ہیں

اُن کے من میں جو وقت اچھا استری اور دھن اور دنیا کے سکھ کی ہوتی ہے اسی وقت آپ کی کرپا سے انکو اندر لوک کے سکھ لجاتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ آپ کے چرنون کے ناخن جو سورج سے زیادہ روشن ہیں ہمیشہ میرے ہر دے میں بے رہن جسکی روشنی سے گیان کا اندھ کا میرے انتہ کر میں نہوے اور آپکا درشن جوگی اور رکھیشورون کو دھیان میں بھی جلدی نہیں ملتا آپ نے بڑی کرپا کر کے اپنا درشن مجھ کو دیا ہے سب استت کر کے برصا جی نے اسی پرش سے بنے کیا کہ اوبد سوامی اپنے مجھ کو واسطے پیدا کرنے جیوؤں کے حکم دیا ہے مجھے بغیر شکست اور کرپا کے کچھ نہیں ہو سکتا کہ دنیا کو پیدا کروں میرے اوپر دیا کیجیے تو میں وہ کام کروں پر ایسا نہو کہ انکھ کے گڑھے میں اگر ایسا سمجھوں کہ جیوؤں کا پیدا کرنا لائیں ہی ہوں تب اُس پرش نے جو شیش ناک کی چھاتی پرش کرتے تھے برصا جی کی طرف انکھ اٹھا کر کہا کہ جیسا تو چاہتا ہے ویسا ہی ہو گا لیکن تو اپنا میں پریشور کے تپ و استن میں لگائے رہ اور کام کر دو کہ تو بھرا ہنکار سے دور اور سب اندریوں کو اپنے قابو میں رکھ جب یہ عادت رکھنے سے مجھ کو گیان پیدا ہو گا تب مجھ کو اپنا مالک اور پیدا کرینو الا جانکھ سب جیوؤں میں میرے تیج کا پرکاش برابر دیکھے گا جس طرح آگ لکڑی میں رہتی ہے لیکن بغیر تیز کیے ظاہر نہیں ہوتی اسی طرح تو میرے چرنون کا دھیان لگا کر دنیا کو پیدا کر تجھ کو غور نہ ہو کر دھیان کرتے وقت میرے سب انگ کا درشن ملے گا اور بغیر پڑھے سب بدیا یاد ہو جائے گی اور تجھ کو اپنے پیدا کیے ہوئے کسی جیوے کے مرنے کا دکھ نہ ہو گا بے شک ہو کر دنیا کو پیدا کر -

اوصیائے دسوان - پیدا کرنا برصا جی کا دیوتا اور پانچون تنو اور برچھ اڈک کا نارائن جی کی کرپا سے

متیرے رکھیشور نے کہا کہ اوبد جی وہ پرش برصا جی کو دھیان میں درشن اور دھرت دے کر اتر دھیان ہو گئے اور برصا جی نے اُس پرش کی کرپا درشت کے دیکھنے سے اپنے میں دنیا پیدا کرنے کی طاقت پا کر دنیا کا پیدا کرنا شروع کیا پہلے اٹھون نے دیوتاؤں کو پانچون تنو سمیت جسکا برن اوپر ہو چکا ہے پھر بہت طرح کے درخت اور پٹیل درختی پیدا کیے جب برصا جی دیوتا اور درخت وغیرہ کو پیدا کر چکے تب بھون نے کی آدمی جسکو دکھ اور سکھ دو دن برابر لگتے ہیں اپنی اچھا سے مانسی سرشت پیدا کی اور مکمل کے بھول سے چودہ بھون یعنی سات لوک اوپر کے اور سات لوک نیچے کے بنائے اسکے بعد ست جگ تریا دوا پر کلک یہ چارون جگ بنا کر جس تہینا کھڑی بل کا حساب کیا جسکے آخر ہونے سے دیوتا آدمی اور دیت اور راجھس اڈک سب جیوؤں کی عمر پوری ہوتی ہے اور دیوتا اور دیت اور راجھس اور آدمی کی جون آگے اور پرش اور پوجی کی جون پیچھے بنائی اور برصا جی کی عمر کا ایک دن چودہ منوتر کا ہوتا ہے اور ایک منوتر میں اکھتر چو کوئی جگ کی گذرتی ہیں جس کی سب نو سو چورانوے چو کڑی ہوئیں جب وہ آخر ہو جا دیں تب برصا جی کی عمر کا ایک دن سمجھنا چاہیے اور اسی دن کے حساب سے تیس دن کا مہینا بارہ مہینے کا برس ہو کر سو برس برصا جی کی عمر ہو اور انکی رات بھی اسی دن کے برابر ہوتی ہے برصا جی دن پھر سب جیوؤں کو پیدا کرتے ہیں اور جب برصا جی کا ایک دن گذر کر شام ہوتی ہے تب پرے ہو کر جگت کے سب جو ناش ہو جاتے ہیں اور جب رات ہو کر پھر صبح ہوتی ہے تب برصا جی سب جیوؤں کو اُنکے کرم کے موافق دیسی ویسی جون میں پھر پیدا کرتے ہیں اس طرح جب پچاس برس کی عمر برصا جی کی ہو جاتی ہے تب اسکو آدمی پرے لے کتے ہیں اور جب سو برس کی عمر برصا جی کی پوری ہو کر انکا بدن چوٹ جانا ہے تب نہا پرے ہو کر چارون طرف سوائے پانی کے اور کچھ نہیں رہتا ایک آدمی اوپر شیشا کیلے رہ جاتے ہیں اور یہ حال ایک برھمانڈ کا کہا گیا اور برھمانڈون کا حال گور کے بھل کی طرح سمجھنا چاہیے اسطرح کے ہر برھمانڈ ہو کر بکے پیدا اور پالن اور ناش کرینو اے اوپر شیش بھگوان ہیں وہ چاہیں تو کوئی ہزار برھمانڈ ایک ساعت میں پیدا کر کے پھر انکا ناش کر دیوں اور اسکا بھید کوئی نہیں جان سکتا وہ نارائن جی اسوقت تھے جب کوئی نہ تھا اور جب کچھ نہ رہے گا تب بھی وہ اپنا شیشی ہڈش بنے رہینگے اور موت اُنکے پاس نہیں آسکتی وہ ہمیشہ ایک روپ رہ کر کھٹنے اور بڑھنے سے کچھ کام نہیں رکھتے جو کچھ اس برھمانڈ میں دیکھتے ہو سب اُنکی رچنا ہے جو کلام اتم یا

میر کسی آدمی سے ہوتا ہو سکا حال وہ جانتے ہیں اور اس پر جاننا چاہیے جس طرح گول کے پھل میں چھوٹے چھوٹے پھل ہر گھڑی سے پھل کر اس پھل کے ٹوٹنے کے وقت اڑ جاتے ہیں اسی طرح ہر جاندار میں سب جو پریشور کے جیسے کو کوئی نہیں جانتا ہو چلوست سنگ کرنے سے کیا ن لگتا ہو وہ لوگ سنساری ہو بار اور اس بدن کو چھوٹا سمجھ کر سب جیون میں پریشور کا چھکار برابر جانتے ہیں وہ انبائی پریش گول کے درخت کے مانند جس طرح اس درخت میں ہزاروں پھل گول کے لگے رہتے ہیں اسی طرح نارائن جی کے سب روئیں ہزاروں ہر جاندار سے رہتے ہیں اس سب سے سب جیون میں انھیں کا پرکاش بھنا جاتا ہے ادھیائے گیارھواں پیدا کرنا برہما جی کا سنگ سندن سناتن سنت کمار کو جو اتار نارائن جی کے ہیں اور رور کو

میرے رکھیشور نے کہا کہ ای بد رجبی جب برہما جی کو دیوتا اور منکھ آدک جگا برن اوپر پوکھا ہی پیدا کرنے پر بھی سنتو کہ نہیں ہوا تب انھوں نے سب سرشت بڑھنے کے واسطے سنگ سندن سناتن سنت کمار کو جو لوگ اتار نارائن جی کے ہیں اپنے ہر دے سے پیدا کیا اور ان سے کہا کہ تم لوگ بھی پر جا کو پیدا کرو اور جو بردان ہمسے مانگو وہ ہم تم کو دیویں انھوں نے گیان کی راہ سے اپنے من میں بچا کر کیا کہ جو مان باب بھائی پرچھون کرنے سے منع کریں انکو اپنا دوست نہ سمجھنا چاہیے ایسا بچار کر سنت کمار آدک چارون بھائیوں نے برہما جی سے کہا کہ ہم لوگ یہی بردان مانگتے ہیں کہ ہماری عمر ہمیشہ پانچ برس کی رہے اور من ہمارا کام کر دو وہ تو بھوہ میں نہ پھنکر پیچ بھوت اتما کے بس نہوار اپنے من اور اندریوں پر ہم لوگ زبردست ہیں جو فانی اور بھاپا ہر دخل کر کے واسطے کہ پانچ برس کی عمر میں اندریان اپنا زور اُس پر نہیں کر سکتی میں ہلوگ ہر بھچن کر نینگے ہلوگ جو پیدا کرنے کا حکم نہ دیکھے دینا چھنے سے بھگوت مجھ میں ہر ج ہو گا یہ بات سنکر برہما جی نے انکو ایسا بردان دیا کہ تم لوگ ہمیشہ پانچ برس کی عمر کے رہ کر سب اندریوں کو اپنے قابو میں رکھو گے لیکن جو تم نے میرے کئے سے پیدا کرنا جگت کا قبول نہیں کیا یہ بہت ہی کیا برہما جی نے یہ کہہ کر اپنے بیٹوں پر حکم نہ ماننے سے جب غصہ کیا تب انکی دونوں بھونہ میں سے ایک پریش سندر اور شام رنگ کا پیدا ہو کر رونے لگا اُسکو دیکھتے ہی برہما جی نے پوچھا کہ تو کیوں روتا ہو تب سے جواب دیا کہ میں چاہتا ہوں کہ میرا نام رکھ کر چھو کوئی کام بتلاؤ برہما جی نے کہا کہ تو نے پیدا ہوتے ہی رو دیا اس لیے میں نے تیرا نام رو در رکھا تو جیون کو پیدا کر تو سب دیوتاؤں سے اتم ہو کر دنیا میں شیو شکر بھولا ناٹھ اور مہادیو آدک تیرے بہت سے نام ہیں جب رور نے برہما جی کے حکم سے راجتسل و رنجوت پشاج آدک جنگے سو بھاؤ میں کام کر دو وہ تو بھوہ آہنکار بھرا تھا اپنی اچھا سے پیدا کیا تب لوگ برہما جی کو اپنے معلوم ہوئے تب برہما جی نے کہا کہ ای رور تو کر دو وہ سے پیدا ہوا ہے جب تک تیرے چت میں ستوگن نہ آئے تب تک تیرے پیدا کیے ہوئے جیو ادھر ہی ہونگے اس لیے تو پہلے جا کر پریشور کا پ کر جب تیرے سو بھاؤ سے تو گن دو ہر تو کر ستوگن آویگا تب ستوگن سے جیون کو پیدا کرنا تب کرنے سے چھو پریشور کا درشن لیکایہ بات سنتے ہی رور پر پیدا کرنا جیون کا بند کر کے تپ کرنے کو چلے گئے۔

ادھیائے بارھواں پیدا کرنا برہما جی کا نار داور ششم اور انکر اور رکھیشور اور سو امیچھون اور ست رو دیا کو

میرے رکھیشور نے کہا کہ ای بد رجبی برہما جی نے اس کے بعد نار داور ششم اور انکر اور غیر کئی رکھیشور جن کے نام آگے کے جانتے ہیں پیدا کرے سر سوتی نام ایک لڑکی اپنے جن سے پیدا کی وہ لڑکی بہت خوبصورت اچھے گنے اور کپڑے پہنے ہوئے ظاہر ہوئی جسکا روپ دیکھتے ہی برہما جی پریشور کی مایا سے بہت ہو کر اس کے ساتھ بھوک کرنا چاہتا ہوا اور انکر اور غیر نے یہ ادھر دیکھ کر برہما جی کو سمجھایا کہ ای پتا جی جب تم جگت گئے ہو ایسا باپ کرو گے تب دنیا کے لوگ بھی یہی حال سنکر باپ کرینگے اس لیے تم کو فی لڑکی سے بھوک کرنا چاہیے جب برہما جی کو اپنے لڑکوں سمجھانے سے گیان ہوا تب انھوں نے شرمندہ ہو کر اسی وقت اپنا وہ بدن چھوڑ کر دوسرا بدن دھارن کیا اور برہما جی کی لاش سے ایک اندھیرا ٹھکڑی کڑی کڑا دنیا میں ظاہر ہوا جو صبح کے وقت دکھلائی دیتا ہے پھر برہما جی نے چارون لکھ سے چار پیدا کر کے بنانا مکان ادھیائے

اور جگتہ اور دان اور راگ آدک کا چار طرح کی بدیا اور چارون آشرم پیدا کر کے جب برہما جی نے دیکھا کہ اکیلے میرے پیدا کرنے سے جیو بہت نہیں بڑھتے تب انھوں نے اپنے دانے انگ سے سو امیچھون نام ایک پریشور و برائیں انگ سے ست رو دیا نام استری پیدا کر کے ان دونوں کا بواہ کر دیا اور ان سے کہا کہ تم دونوں آپس میں بھوک بلاس کر کے آدمی پیدا کرو یہ بات سنکر سو امیچھون نے کہا کہ ای برہما جی میں اپنی کربا سے بہت آدمی پیدا کر دے گا لیکن ان کے رہنے کی واسطے جگہ چاہیے چارون طرف پانی بھرا ہوا ہے اور وہ لوگ پانی پر نہیں ہ سکتے ابھی تک نے جگہ پیدا کیا وہ سب مکمل کے پھول پر بیٹھے ہیں میرے پیدا کرنے سے زیادہ ہو کر مان رہیں گے یہ بات سو امیچھون سے سنکر برہما جی نے کہا کہ پہلے تم نارائن جی کا پ کر دو آدمی پیدا کرنا میں ان کے رہنے کی واسطے جگہ کی تدبیر کرتا ہوں

ادھیائے تیرھواں بنے کرنا برہما جی کا نارائن جی سے جیون کے رہنے کی جگہ کے واسطے اور پر برہم پریشور کا باراہ اتار دھر کر لانا پر پتھوی کا پاتال سے

میرے رکھیشور نے کہا کہ ای بد رجبی جب سو امیچھون نے پر پتھوی ظاہر ہونے کے واسطے کہا تب برہما جی نے اوپر پریشور کا دھیان کر کے پریشور سے بنے کیا کہ ای مہا پر پھو غیر کر یا اور دیا آپکے اس جیو کا کوئی کام پورا نہیں ہوتا یہ بہت طرح کی اچھا اور اچھا لکھا من میں کرتا ہو جیسے تم دیا کرتے ہو وہ اپنا مطلب پاتا ہے اور میں تمھاری اکیا سے جیون کو پیدا کرتا ہوں لیکن وہ لوگ بدون ادھار کے پانی پر کس طرح رہیں گے جتنے جیوات تک پیدا ہوئے وہ سب پھول پر بیٹھے ہیں آپ جیسا حکم دیویں ویسا میں کروں نارائن جی نے یہ بات برہما جی کی سنتے ہی انکو دھیان میں درشن دیکر کہا کہ تم اس بات کا سوچ مت کرو میں ابھی اتار دھر کر پر پتھوی سب جیون کے رہنے کے واسطے لائے دیتا ہوں یہ کہہ کر پر برہم پریشور اندر دھیان ہو گئے اور انھوں نے پکار کیا کہ پر پتھوی کو ہر نیا کش دیت اٹھا کر پاتال میں لیکیا ہوا ہاں سے لانا چاہیے تب پریشور کی اچھا سے برہما جی کو چھینکائی تو ان کے دانے اپنے نچنے سے ایک شوکر بہت چھوٹا چھڑ کے برابر جسکو باراہ کہتے ہیں گر ٹرا جب وہ شوکر ساعت بھر میں باقی کے برابر بڑھ کر لینی بولی میں گرنے لگا تب برہما جی پہلے گھر کر گئے کہ یہ کون جیو ہے جو ایسا جلد بڑھ گیا پھر گیان کی راہ سے انھوں نے جانا کہ میرے بنے کرنے سے بیکٹھ ناٹھ یہ روپ دھر کر پتھوی لانے کی تدبیر کرنے آئے ہیں نہیں تو دوسرے کو کیا سامت ہو کہ جو ایک ساعت میں اتنا بڑھ جاتا ہے بات بچار کر برہما جی نے باراہ جی سے بنے کیا کہ ای مہا راج آپ نے باراہ روپ الیشور ہو کر اپنی بات بوری کی یہ بات برہما جی کی سنتے ہی باراہ جی پھول پر سے پانی میں کود پڑے اور پاتال میں جا کر جب ہر نیا کش دیت کو وہاں نہیں دیکھا تب باراہ جی نے پر پتھوی کو جو وہاں پر باون کر ڈور جو میں ہی چوڑی رکھی تھی اپنے دانوں پر اس طرح اٹھائی جس طرح باقی اپنے دانوں پر مکمل کا پھول اٹھا لے جب باراہ جی پر پتھوی لے ہوئے چلے آتے تھے تب راہ میں ہر نیا کش دیت سے جو بڑا زبردست ہو کر کوئی دیوتا اس سے لڑنے کی سامتہ نہیں رکھتا تھا لڑائی ہوئی باراہ جی ہر نیا کش دیت کو مار کر پر پتھوی کو پانی کے اوپر لائے برہما جی پر پتھوی کو دیکھتے ہی بہت خوش ہو کر پر برہم پریشور سے بولے کہ جس طرح آپ بڑی کر پا کر کے پر پتھوی کو لائے اسی طرح دیا کر کے پر پتھوی کو پانی پر رکھ کر پھوڑا دیجیے میں سب خوشی سے رہ کر پر پتھوی پر جگتہ درہم کرین جب باراہ جی نے پر پتھوی کو پانی پر رکھا اور وہ ٹپی ہونے سے گنے لگی تب پریشور نے کچھ اپنی شکست پر پتھوی کو دیکر پانی پر پھوڑا دیا بشٹھ وغیرہ جو لوگ برہما جی اور امیچھون اور ست رو دیا سے پیدا ہوئے تھے نارائن جی کی منت کرنے لگے اور اس پر برہم پریشور کا مرن جاتہ ہوم کرنے لگے

ادھیائے چودھواں کہنا میرے رکھیشور کا بد رجبی سے یہ بات کہ جے جے بیکٹھ کے دوار یا لک نے دت کے پیٹ میں آکر گر بھ باس کیا

شکلیو جی نے کہا کہ ای راجا اتنی کتنا شکر بد رجبی نے میرے رکھیشور سے پوچھا کہ نارائن جی نے واسطے مارنے ہر نیا کش اور ہر نیا کش دیت کے آپ کیون اتار لیا کیا دیوتا لوگ انکو نہیں ہر سکتے تھے میرے رکھیشور نے کہا کہ ای بد رجبی ہر نیا کش اور ہر نیا کش دیت و تار جے بیکٹھ کے دوار یا لکوں

स्वायम्भुवन्

हिरण्यक

۲۸
ہر سوائے نارائن جی کے دوسرے کوئی انگنہ نہیں مار سکتا تھا انکی کھٹا اسطرح پڑا کہ کشتی برصا جی کے بیٹے دواستری رکھتے تھے ایک کا نام دت اور
دوسری کا نام اوت تھا دیوتا لوگ اوت کے بیٹے اور دیت لوگ دت کے بیٹے ہیں جن دنوں دیوتا لوگ اندر اس کا راج اور سکھ بھوک کرتے تھے
انھیں دنوں دیوتا کی مان نے اپنے بیٹوں کی راجدستی چھوٹ جانے سے کشتی اپنے خاوند کی سیوا کرنا اسلئے شروع کی کہ جسمیں یہ خوش ہو کر ایسا زبردست بیٹا بھوک
دیوین جو دیوتاؤں سے لگ جھینکر بلاندر بن پڑیٹھے ایکدن دت نے اپنے خاوند کو خوش دیکھ کر کہا کہ میں چاہتی ہوں کہ میرے بیٹے ایسے شور مبر پیدا ہوں
جو اوت کے بیٹوں کو لڑائی میں جیت کر اندر اس چھین یوین دیوتا لوگ دھرماتما تھے اسلئے کشتی جی کو انکی ہار میں نہیں بھاتی تھی لیکن کشتی جی
نے دت اپنی استری کی سیوا کرنے سے شرمندہ اور خوش ہو کر کہا کہ تو چاہتی ہو وہی ہو گا یہ بات سنکر دت بہت خوش ہوئی انھیں دنوں بن
جب دت استری دھرم سے شرم ہوئی تب اُسے شام کے وقت بھوک کرنے کی اچھا سے کشتی جی اپنے خاوند سے کہا کہ اسوقت مجھ کو کاندہ بہت
دکھ دیر باہر اور میری سوت کے بیٹے راج سنگھاسن کا شکہ کرتے ہیں یہ دکھ مجھ سے سہا نہیں جاتا ہر میرا دکھ دور کیجئے یہ بات سنکر کشتی جی میرے
چاچا گھڑی گات رہے سے صبح تک سوائے لینے نام اور کر کے دھیان پریشور کے دوسرے کام کرنا نہ چاہیے سو اسطرح کہ ان دنوں وقت میں شری مہادیو جی اور
شری پاربتی جی بیل پر سوار ہو کر سب جگہ جاتے ہیں اُسوقت جو آدمی جاگتا ہوا پریشور کے دھیان اور اسمرن میں دکھلائی دیتا ہوا اسکو آشیر باد دیکھ
اُسکی بڑائی کرتے ہیں اور جو آدمی سوتا ہوا یا دنیا کے کاموں میں لگا ہوتا ہوا اُسکو یہ شاپ دیتے ہیں کہ تیرا کام کبھی پورا نہ ہووے اور جو تو یہ بات
کہے کہ برصا جی کے نش میں تم اور وہ دونوں پیدا ہوئے ہو اسلئے مہادیو جی ناتے دار ہونے سے تمھارا قصور معاف کرینگے سو جی مہاراج
اسمرن کا وقت گزر جاوے اُسوقت دت کا دیو کے نش میں ایسی مٹوالی ہو رہی تھی کہ اپنے خاوند کے سمجھانے پر بھی سنے صبر نہیں کیا اور شرم چھوڑ کر
جب کشتی جی کے بدن کا کپڑا بڑا بڑا بھوک بھوک کرنے کے واسطے اٹھنے کی تب کشتی جی نے ہار مانکر اُسکے ساتھ بھوک کر کے کہا کہ اوت اوت
جو تو نے یہ اصرام کیا اس پاپ کرنے سے تیرے دو بیٹے براہمن اور رکھیشور وغیرہ سب جیوؤں کو دکھ دینے والے ایسے زبردست پیدا ہونگے کہ کوئی دیوتا
دیت اُسے لڑائی میں سامنا کر کے جیت نہ سکا گا نارائن جی مہاراج آپ سگن اوتار لیکر انکو ماریں گے دت نے یہ بات سنتے ہی بہت اُداس ہو کر اپنے خاوند
سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ مہاراج میری اچھا یہ تھی کہ میرے بیٹے دیوتاؤں کو جیت کر امدادی پری کا راج کر کے سکھ پادین میری یہ کامنا نہیں ہو کہ میرے
بیٹے اُدھری ہو کر براہمن وغیرہ سب جیوؤں کو دکھ دیوین ایسے پانی بیٹے لیکر میں کیا کوئی یہ بات دت کی سنکر اور اُسکو بہت اُداس دیکھ کر کشتی جی
نے کہا کہ اوت اب کیا کرنا چاہیے اسوقت بھوک کرنے کا بھی بھل ہوا سو اسطرح میں منع کرنا تھا لیکن لگرم کرنے کے نتیجے جو تو سوچ کرتی ہو اس بھٹانے
سے ایک لڑکا تیرے ایسا بڑم بھگت اور گیانی اور پشی پیدا ہو گا جسکا نام لینے سے دنیا کے لوگ بھوسا کر بار بار تر جانیں گے اور سب دیوتا اور دیت اسکا
نن کا کرنا دیو جی اُسکی بڑائی اندر سچا میں کیسے اور پر برہم پریشور اوتار لیکر اُسکی رچھا کریں گے یہ بات اپنے خاوند کی سنتے ہی دت کو کچھ دھرج
ادھیائے پندرھواں رشتاپ دینا سنت لگا رہی کا نارائن جی کے بچے دوار یا لیکو نکو اور انا اُن دونوں کا دت کے گرجھ میں
تیرے رکھیشور نے کہا کہ اوت جی جو وقت کشتی جی کا بچہ دت کے بیٹ میں پڑا اسوقت بچے کے توجہ سے گرجھ میں لے آئے تھے من دیوتاؤں
ایسا گجرا یا کہ ہر دے میں ڈر پیدا ہو کر یہ معلوم ہونے لگا کہ کوئی دشمن ہم لوگوں کے مارنے کے واسطے چلا آتا ہو جب بڑی فکر ہونے سے دیوتاؤں
میں پچھین نہ لگ کر ہر روز طاقت اُنکی کم ہونے لگی تب اندر وغیرہ دیوتاؤں نے برصا جی کے پاس جا کر کہا کہ مہاراج آپ جگت کرتا ہو کہ

جیون کے دکھ اور تکلیف کا حال جو ہونا لاہری پہلے سے جانتے ہیں ان دنوں ہم لوگوں کا من بہت گھبرا کر ڈر سے بھرا رہتا ہے اسکا بھید بتلا دیجیے
یہ بات دلتاؤن کی منکر بھجائی نے کہا کہ ایواندار نارائن جی کے دواریا لک جے بچے نے جنم لینے کے واسطے دت کے بیٹ میں ہاس کیا
اسلئے اُنکے تب اور تیج سے تنھاری طاقت کم ہو کر تم لوگوں کا یہ حال ہوا یہ بات منکر دلتاؤن نے کہا کہ ایواندار جی اُنکے گرج میں آئے
سے ہلو کو نگا یہ حال ہوا تو ان دونوں کے پیدا ہونے سے ہمارا کیا حال ہوگا اور ایواندار بھو بیکنٹھ باسی لوگ تو جنم اور من سے مرمت میں بھڑکھن
بیکنٹھ کا سکھ چھوڑ کر دیت کے تن میں جنم لینا کس واسطے قبول کیا اسکا حال بتلائیے جس میں ہمارا سند یہ چھوٹ جاے تب برہما جی نے کہا کہ اُنکا حال
اسطرح ہوگا کہ ایک ن چھی جی بڑے پریم سے بہت داسی موجود ہونے پر نارائن جی کے بدن اور بھجائی میں اپنے ہاتھ سے چندن اور عطر لگا کر تھین اند
پر برہم پریشو بیکنٹھ میں جہاں سب مکان سونے کے بڑا بہت اچھے بنے ہیں رتن سنگھاسن پر بیٹھے تھے اسوقت جلک ماتا نے پکار کیا کہ نیام سندری
بھجائی دیکھنے میں بہت خوبصورت اور ملائم معلوم ہوتی ہیں لیکن میں نے آجک ان ہاتھ نکاڑ کر کبھی نہیں دیکھا نہیں معلوم ان میں کچھ زبردستی یا نہیں
نارائن جی انتر جامی نے اُنکے من کا حال جانکر اپنا زور چھی جی کو دکھلائیے واسطے یہ بات پکاری کہ سواے جے بچے کو جو ہمارے دواریا لک ہیں اور
کوئی ایک ساعت بھی ہماری بھجائی کا بل نہیں سہہ سکتا جو ہمارے ساتھ لڑکے اسواسطے اُنکو دیت جون میں جو ہمارے دشمن ہیں پیدا کریں اور اُنسے
لڑائی کر کے اپنی بھجائی کا بل چھی جی کو دکھلا دیں ایسا بچا کر کو بیکنٹھ ناٹھ نے جے اور بچے کا گیان بدل دیا اسی سبب سے اُنھوں نے میں مرتبہ دیت کے
تن میں جنم لیا اُنکے پیدا ہونے کی یہ وجہ ہو کہ ایک ن سنگ سنندن سنان سنت کمار چارون بھجائی جنکو کسی وقت اندر جانے کے واسطے روکے
تھی نارائن جی کا درشن کرنے کے واسطے بیکنٹھ میں گئے اُسی دن پریشور کی اچھا سے جسکا حال اوپر لکھا ہے اور بچے دواریا لک چتر بھجی روپے
ساتوین دیوڑھی پر سنت کمار آدک رکھیں ورن کو بھیتے جانے سے منع کر کے کہا کہ نارائن جی کے محل میں بغیر پوچھے جانا نہ چاہیے یہ بات منکر سنت
کمار جی نے کرودھ کر کے کہا کہ ایواندار کو ہلو بیکنٹھ ناٹھ نے بھیتے جانے کے واسطے بھی منع نہیں کیا ہوگا اسواسطے کہ وہ ہمیشہ برہمنوں کا اور سنان
دوسروں سے زیادہ کرتے ہیں یہ سب تنھاری شرارت ہے جو ہلو روکتے ہو بیکنٹھ میں کام کرودھ تو بھ توہ دخل نہیں کر سکتا لیکن تمہیں ہمارا پیمان
کر کے ہلو کرودھ دلایا اسلئے ہم پریشور سے چاہتے ہیں کہ تم دونوں مرت لوک میں جہاں پر جو کام کرودھ تو بھ توہ سے بھرے رہتے ہیں دیت جون میں
پیدا ہو یہ شاپ سنتے ہی جے اور بچے کا غور جانا رہا تب دوڑ کر سنت کمار جی کے چرنوں پر گر پڑے اور روتے ہوئے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ ایواندار جی ہم نے جانا کہ
اب ہمارے بڑے دن آئے ہیں اسلئے ہمیں ایسا پاپ ہو ہمارا اپرا دھ چھا کر کے ایک حد بتا دیجیے کہ دیت جون سے ہمارا کب اُدھار ہوگا یہ دین چن
منکر سنت کمار جی نے کہا کہ ہمارا شاپ کسی طرح پھر نہیں سکتا اور نہیں معلوم کہ یہ کیونکر ہمارے سو بھائوں میں غصہ کیا تم دونوں بھجائی کو میں مرتبہ
ماتا کے پیٹ سے پیدا ہو کر دیت ہونا پڑیگا اور تینوں مرتبہ ترو کی ناٹھ سکن اتار لیکر جب تمکو اپنے ہاتھ سے مارینگے تب تم اُدھار ہو کر بیکنٹھ میں
اپنی جگہ پر آؤ گے جو وقت سنت کمار جی جے اور بچے سے یہ کہہ رہے تھے اُسی سے بیکنٹھ ناٹھ یہ حال منکر سنت کمار جی کا اور سنان کر کے کے واسطے
سنگے بانوں چھی جی سمیت باہر نکلائے اور سنت کمار جی کے چرنوں پر گر کر کہا کہ ان دونوں دواریا لکوں سے بڑا اپرا دھ ہو جو اُنھوں نے آپکو روکا
میری چھی جی کو آپ سے کچھ پردہ نہیں ہو پاپ کی جگہ استری کو پردہ کرنا چاہیے یہ ادھینائی بیکنٹھ ناٹھ کی دیکھ کر سنت کمار جی نے اپنے من میں کہا کہ
دیکھو کیسی بڑائی نارائن جی میں ہے کہ جس پر برہم پریشور کے چرنوں کا دھیان برہما جی اور شری شوجی آدک دیوتا اور نازوں آدک رکھیں اور
کیانی لوگ اپنے ہر دے میں رکھتے ہیں ساگر بارا تر کرنا رکھتے ہوتے ہیں وہی ادیش جگوان تینوں لوک کے پیدا اور بالوں کرنے والے جسکا بھجی اور
امر لکھنے سے ہنے یہ بڑائی پائی ہمارے چرنوں پر گر کر اتنی ادھینا کرتے ہیں کیوں نہ ہو اسی واسطے یہ اپنا نام برہم دیو رکھ کر براہمنوں کا ستکار بڑے

پریم سے کرتے ہیں نہیں تو انکا کیا کام تھا جو مجھ ایسے غریب براہمن پر اتنی دیا کرتے یہ سب کربا اسواسے کرتے ہیں جن میں نیا کے لوگ یہ حال سنکر ہنس کر
سیوا اور سنان کرینا سب بجا کر سنت کما رچی نے ترو کی ناتھ سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ دینا ناتھ میں سے کرو وہ بس ہو کر کے سیوکون کو شاہ پاپ آپ دیا کی راہ سے
ایرا دھجھا کیجئے اور اپنے جرنون کا دھیان بھکودتجیے جس میں آپ کے جرنون کا دھیان میں رہنے سے پھر کو وہ ہکو نہ آدے اور کوئی جیو ہمارے ہاتھ سے دھک پاتا
ادھیائے سو طھوان سنان کرنا نارائن جی کا سنت کما کو اور اسنت کرنا سنت کما کا نارائن جی کی
متیرے رکھشور نے کہا کہ ایہ برہمن سنکا دک کے منہ سے سب حال سنکر پریم پریشور بولے کہ ایہ مہاراج جے بے میرے دوار پالکون کو پاپ
کرنے کے بدلے جو دھاپ نے دیا بہت اچھا کیا اور میں اس شاپ دینے سے بہت خوش ہوا کیونکہ انکے دندیا نے سے اور کوئی آدمی براہمن اور
رکھشور و نکا پمان نہ کر لگا اور آپ کے سو بھاؤ میں کرو دھ نہ تھا یہ شاپ میری اچھا سے اُنکو ہوا ہو آپ کسی بات کی چنتا میں نہیں کریں اور میں اسواسے
آپ سے بستی کرتا ہوں کہ یہ دونوں میرے دوار پالک تھے انکے ایرادھ کرنا جس میرے اوپر ہی اسلئے میرا ایرادھ چھتا ہے دنیا میں کسی کا نوکرو کوئی کام
یا بڑا کرتا ہو تو اسکے کرنے میں مالک کا نام رکھا جاتا ہو اور جو لوگ سادھ یا مہاتما براہمن کا پمان کرتے ہیں انکا بدن دشمن ہو کر انھیں ترک میں
رہنا پڑتا ہو اور ترک کو بھی ایسے آدمی کی سنگت اچھی نہیں لگتی تم لوگ براہمن اور رکھشور ہمارے اشٹ دیوتا ہوتے ہمارے جرنون کی دھول کا ایسا پاتا
ہو کہ کبھی جی چل سو بھاؤ ہونے پر ہمارے پاس ان رات نئی رات میں اور براہمن کو ہم اپنے بدن اور کچھ اور سکینڈ سے بھی ادھک پیارا اور اچھا جاتا
ہیں اور دنیا میں ہم براہمن اور ان کے منہ سے کھاتے ہیں لیکن جیسا کہ براہمن کو اچھی چیز کھلانے سے ہم خوش ہوتے ہیں ویسا ان میں ہم
کرتے خوش نہیں ہوتے براہمن کو اچھا جو جن کھلانے سے ہمارا پیٹ تینوں لوک کے جیوؤں سمیت بھر جاتا ہو اس لیے کہ ستم کو براہمن کھانا
خورد جاتی ہے اور ہم براہمنوں کے جرنون کی دھو کچھ جی بہت اپنے سر پر چڑھاتے ہیں اور براہمن کا ایرادھ چھتا کر ہوا لے لوگ ہکو بہت پیار
کرتے ہیں یہ بات بیکٹھ ناتھ کی سنکر سنکا دک نے کہا کہ ایہ مہاراج اچھا برہمن جی ہمارے پتا بھی نہیں جانتے ہیں ہم لوگوں کی کیا سادھ
ہو جو جان سکین آپ سب جیو اور جو دھون بھون کے مالک ہیں جیسی کہ اچھا ہوتی ہو ویسا برہمن جی ادک دیوتا کرتے ہیں اور آپ سے کوئی
دوسرا نہیں ہو انکو بڑا بھاگ مان بھجنا چاہیے جتنے ہر دے میں انکی بھکت اور بیکٹھ کی چاہنا رہتی ہو اور جو لوگ ہر بھکتوں سے ست سنگ کھلا لگی
سیوا کرتے ہیں انکو بیکٹھ جانے میں کچھ سند یہ نہیں رہتا اور آپکا بیکٹھ کیا ہے جس میں کام کرو دھ تو بھو آدکا دخل نہیں ہوتا وہاں بہت سے کلپ بھی
لگے ہیں جن میں بارھون میں ایسے پھل درج ہوں گے رہتے ہیں جتنے دیکھنے سے من پرش ہو کر سب دھ اور سوچ دور ہو جاتا ہو اور من اور مور وغیرہ اچھے
اچھے بھی وہاں رہ کر بہت طرح کی میٹھی میٹھی بولیاں بولتے ہیں اور بہت بڑے مکان سونے کے جواہرات سے جڑے ہوتے ہیں اور اسکا بھو
سے سب کام آدمی کا پورا ہو جاتا ہو اور سب طرح کے سکھ اور چیزیں آدمی کو وہاں ملتی ہیں ایسا کہ سنکا دک شری نارائن جی کے روپ کا دھیان بھی
جی بہت کر کے ایسے پریم میں ڈوب گئے کہ انسو بے بدان انکی آنکھوں سے بہنے لگے اور نارائن جی کا سروپا سطرچ ہر دے کو سام رنگ کل میں
میں شکو کر گد ایدم دھارے شکھ اور چکر کے دو ہاتھ اور ہر کوٹھائے اور گدا اور پریم کے دو ہاتھ نیچے کوٹھائے گھونگھوے بال منہ منہ
سکراتے تاپ ہارنی چون اور بائیں طرف لچھی جی براہمن ہاتھ سند استری روپ عالی کی طرح انگ کی چک پیتا مبر پنے کا نون میں کرن چھوٹا
ہاتھوں میں انگن اور کڑے پیرون میں پازیب اور کڑے گے میں موتی اور رتن کے ہار سر میں چوڑا من ناک میں تھ پنے ہوئے ایسے بھی
نارائن جی اور کھاسن پریشور میں جب ایسے روپ کا دھیان سنکا دک نے کیا تب بیکٹھ ناتھ نے کہا کہ ہم تم سے بہت خوش ہیں کچھ بردان

مانگو یہ بات سنتے ہی سنکا دک ہاتھ جوڑ کر بولے کہ ایہ مہاراج ہم بھی بردان مانگتے ہیں کہ آپ کے جرنون کی بھکت ہمارے ہر دے میں بنی رہ کر
آپکی کٹھا اور لیلا سنتے ہیں ہمیشہ اچھا لگی رہے جب اچھا کے موافق بردان پایا تب سنکا دک بیکٹھ ناتھ کو دندوت کر کے بدھ ہو کر چلے گئے
ادھیائے سترھوان جنم لینا ہر نیا کش اور ہر نیا کش کاوت کے پیٹ سے اور جانا ہر نیا کش کا برن دیوتا کے اچھا پیر
متیرے رکھشور نے برہمن سے کہا کہ سنکا دک کے چلنے کے پیچھے جے اور بے دوار پالک اس اچھا سے بیکٹھ ناتھ کے سامنے کھڑے رہے
جس میں نارائن جی حکم دیوین تو رکھشور و نکا شاپ ہکو بھو گنا نہ پڑے ترو کی ناتھ انترجائی انکے من کا حال جان کر بولے کہ اے جے جے میں اپنی اچھا
سے تمہارا گیان بدلا کر شاپ براہمنوں سے دلایا ہو نہیں تو سنت کما رچی کے سو بھاؤ میں کرو دھ نہیں رہی ہونو والی بات بغیر ہونے نہیں روتی
اور سنت کما رکھشور کو دھ اپنا اچھا کر کے تمہارے ادھار کی تدبیر میں جنم گذر جانے پر کہہ گئے ہیں سو تھو میں مرتبہ دیت کی چون میں جنم لیکر دنیا میں
ضرور رہنا ہو گا تم اس بدن میں ہمارا دھیان شہر بھاؤ سے کرنا ہم سگن اتار لیکر کھو مارینگے اور تین جنم کے بعد ہم تھو پھر بیکٹھ میں ملا دیگے یہ کہہ کر
جے اور بے کو بیکٹھ سے گرا دیا انھیں دونوں بھائیوں نے بیکٹھ سے اکروت کے پیٹ میں گر بھ باس کیا تو تم لوگ چنتا مت کرو انکے ہونے
سے تھوڑے دن تک دیوتاؤں کو دھ پوپے کا پھر نارائن جی اتار لیکر انکو مار ڈالیں گے اور تم لوگوں کو ایسی سادھ نہ نہیں ہو جو انکو مارنے اور
جیتنے سکھو دیوتا لوگ برہمن جی سے یہ حال سنکر اپنے اپنے مکان پر چلے گئے اور جے دت کے پیٹ میں پلنے لگے اور دت ہمیشہ اس بات کی
چنتا کر کے کہتی تھی کہ ایسے ادھرمی اور دھرمی بیٹے کے پیدا ہونے سے مجھ کو سادھ کے سکھ کچھ نہیں ہو گا اسواسے یہ پیدا ہونے تو اچھا تھا
پریشور کی اچھا سے سو برس تک وہ دونوں دت کے پیٹ میں رہ کر پیدا ہوئے ان دونوں کے پیدا ہوتے وقت بہت سے سگن نیاسیں ظاہر ہو کر جن
اور دیوتاؤں کا کلیجہ مارے ڈر کے کلپنے لگا ان ہوتریوں کی آگ جو کئی بیٹھوں سے کنڈ میں تھی بھگ گئی اور زمین پر بھو جال کر سب بھجن کلپ کے کلپ
بڑنے لگے برہمن جی نے ان دونوں کا نام ہر نیا کش اور ہر نیا کش کا بدن بہت لمبا چوڑا کئی جو جن کا تھا جب وہ دونوں بھائی سیانے ہوئے
تب برہمن جی نے اُنسے کہا کہ تلوگ اپنی نالی اچھا سے جا کر راج کرو یہ بات سنتے ہی ہر نیا کش اپنے بل کے گھنڈ میں متوالا ہو کر گدا ہاتھ میں لیے ہوئے اکیلا گھر
اٹھا اور وہ اپنے زور کے سامنے کسی کو کچھ مال نہیں گھٹا تھا اسلئے کچھ فوج بھی اپنے ساتھ نہ لیکر پہلے برن لوک میں چلا گیا اور برن دیوتا کے دروازے پر پہنچ کر
وغیرہ ندیوں کے مالک ہیں کھڑا ہوا اور سدھ کا پانی اپنی گداسے پٹے لگا اور برن دیوتا کے دوار پالکوں سے کہا کہ تلوگ جا کر برن سے کہہ دو کہ جو وہ
زور رکھتا ہو تو اگر ہمارے ساتھ مجھ کرے یہ سند لیا ہر نیا کش کا سنتے ہی پہلے برن دیوتا کو کو دھ ہوا پھر برہمن جی کی بات یاد کر کے اور اپنی وشادھ
دیکھا ہر نیا کش کو یہ بات کہلا بھی کہ آگے ہننے بہت سے دیوتاؤں لڑائی میں مارا اور جیتا تھا اب ہم جڑے ہوئے اسلئے تم ایسے جوان دیت سے نہیں مل سکتے
تھو ساتھ لڑائی کرینو الا سواسے نارائن جی کے دوسرا کوئی نہیں ہو تھوڑے دنوں میں تم ایسے پاپی اور ادھرمی کے مارنے کیواسے بیکٹھ ناتھ اتار لیکر تلوگ
مارینگے جب ہر نیا کش نے سنا کہ میرے ساتھ لڑنے کے واسطے پریشور کا اتار ہو گا تب بہت خوش ہو کر برن کو کہلا بھیجا کہ جوتے سے ہار مانی توجہ کچھ اچھا
من اور رتن یہاں تمہارے پاس ہو وہ ہکو بھیج دو برن نے ہار مان کر بہت سے رتن اور من ہر نیا کش کو بھیج دیے اور اس سے کہا کہ یہ مکان تمہارا ہی
چاہو اور کسی دیر دو اور مجھ کو جہان رہنے کا حکم دو وہاں میں رہوں جب ہر نیا کش نے برن کو اپنے آدھین دیکھا تب بھٹ لیکر برن کو وہاں اپنی طرف
بسا کر دیوتا کے مکان پر گیا کیر دیوتا نے بھی اپنے بڑے دن دیکھ کر بہت سے اچھے اچھے رتن اور من اسکو بھینٹ دیکر کہا کہ جو کچھ مال میرے یہاں ہے
اسکو اپنا جانکر مجھ کو جیسا حکم دو دیا کہ دن ہر نیا کش کیر کو بھی اپنے بس جانکر جم پری میں پہنچا جم پری کے مالک دھرم راج نے بھی برہمن جی کا کہنا
کر کے اسکی بستی کی اور بہت سی بھینٹ دیکر اسے ہاتھ سے اپنی جان بچائی جب ہر نیا کش نے دھرم راج کو بھی اپنے آدھین دیکھا تب ہر نیا کش نے

جا کر لٹکا راندے مارے ڈر کے چتر اور چور راج سنگھاس کا اسکو بھینٹ دیا اسکا حکم قبول کیا جب ہرنیا کش نے دیکھا کہ تینوں لوگ میں کوئی ایسا نہیں رہا جو میرا سامنا کر سکے اور میں اس کے ساتھ لڑائی لڑ کے اپنی اچھا پوری کردن تب اس نے اپنے من میں بجا رکھا کہ اب اسکو ڈھونڈنا چاہیے جو میرے ساتھ لڑائی کرے ہرنیا کش یہ بات بجا کر اپنے لڑنے والے کو ڈھونڈتا ہوا خوشی سے چلا جاتا تھا راہ میں اس نے اچانک نارو جی کو دیکھ کر دھڑکتے ہوئے ہنس کر پوچھا کہ کہو میں ناھ تم تینوں لوگ میں گھومتے رہتے ہو کوئی شور میرا سے ساتھ لڑائی کرنے کو بتلاؤ نہیں تو ہم تمکو مار ڈالیں گے نارائن جی نے کہا کہ وہ کشت مند ہر دنیا میں کیونہیں دیکھتے جو تمھارے ساتھ لڑ سکے لیکن نارائن جی تمھارے ساتھ لڑ سکتے ہیں تب ہرنیا کش نے کہا کہ نارائن کا کہنا پتا بتاؤ تو میں اسے جا کر لڑائی کروں میں نے سنا ہے کہ بہمن اور تپسی کے گھر میں وہ رہتے ہیں میں نے وہاں بھی جا کر بہمن کے گھر میں اور جو کیشور کو دیکھ دیا لیکن میرے ڈر سے وہ ظاہر نہیں ہوئے یہ بات سنکر نارائن نے کہا کہ اے ہرنیا کش اسوقت نارائن جی بارہ روپ رکھ کر پرخوی لائے کے واسطے پاتال میں گئے ہیں جو تمکو لڑنا ہو تو تم وہاں جاؤ وہی تمھارے ساتھ لڑینگے یہ بات لکر نارو جی چلے گئے۔

ادھیائے اٹھارہواں مارنا ہرنیا کش کو بارہ بھگوان کا

میرے رکھشور نے کہا کہ اے بدرجی ہرنیا کش یہ حال نارو جی سے سنتے ہی بہت خوش ہو کر گدہا تھ میں لیے ہوئے بارہ جی سے لڑینگے واسطے پاتال کی طرف چلا راہ میں کیا دیکھا کہ بارہ جی پرخوی کو اپنے دانتوں پر پھول کی طرح لیے ہوئے چلے آتے ہیں انکو دیکھتے ہی ہرنیا کش نے ہنس کر کہا کہ اے بارہ جی کہان جا نا ہو تمھارے ساتھ لڑائی کر چکل میں ہنسنے بارہ کو دیکھا تھا یہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ جو پانی میں وہ روپ کھلائی دیا تو میں نے نہیں ڈرنا کہ ہمارے بڑے بھگوان کی امانت پر پرخوی جو پاتال میں رکھی تھی اسکو مچا کر لیے جاتا ہو تمھارے ہاتھ سے تیری جان کسی طرح نہیں بچے گی اور جس واسطے تم بھگوان ڈھونڈتے تھے وہ مطلب ہمارا پورا ہوا اور تمھیں چھانا کہ تو نارائن جی اس طرح کسی بارو تار لیکر تو نے ہمارے بھائی بند دیتوں کو مارا ہے آج تم بھگوان مار کر سب دیتوں کی کسر لیتے ہیں بھگوان مار کر بھیجو گی اور رکھشور دن کو مارینگے جنکے ہوم اور جگتہ کرنے سے بھگوان طاقت ہوتی ہے یہ سب سخت باتیں ہرنیا کش کی شکر بارہ جی اس لیے تھوڑی دیر تک نہیں بولے کہ نیک آدمی کو بد بات کہنے سے بد کہنے والے کی عمر اور تیج اور بل کم ہو جاتا ہے جیہ بارہ جی نے جانا کہ بری بات کہنے سے تیج اور بل ہرنیا کش کا جاتا رہا تب پرخوی کو پانی مایا سے پانی پر رکھ کر ہرنیا کش سے کہا کہ اے کشت مند میں سے میں پانی کا سور ہو کر تیرے ایسے گانوں کے گتے کو اپنے کوشیر کی طرح بھٹاؤ ڈھونڈتا ہوں اور جسکی موت نزدیک ہے پرخوی اور اسکو بھلی اور بری بات کہنے جو ہاتھ میں لیے ہوئے ہو میرے اوپر چلاؤ جب تیری گدہا کچھ کام نہ کرے گی تب میں اپنی گدہا بھجواؤنگا اور یہ تو نے سچ کہا کہ ہم نے ہزاروں مرتبہ اوتار لیکر دیتوں کو مار کر پرخوی کا ٹوٹا ہوا بدی حال تیرا بھی ہو گا یہ بات سنتے ہی ہرنیا کش نے بڑے کرودھ سے بارہ بھگوان پر اپنی گدہا چلائی بارہ جی سے بے کیا کہ اے ہمارا آپ ہرنیا کش کے مارنے میں اس واسطے دیر کر کے اسکو کھیل کھلاتے ہیں اس ادھر جی کو مار کر دیوتاؤں کا ڈھچھل ایسی ہی کہ وہ گر پڑا جب پھر اس نے اٹھ کر اپنی مایا سے اندھا را پیدا کیا تب بارہ جی نے مدھن جگر کو جس میں ہزار سورج کے برابر روشنی ہو بلا کر اسکی مایا کر کر پڑا اس کے مرنے سے دیوتاؤں نے خوش ہو کر بارہ جی پر پھول پر سائے اور اپنا منور تھرتھرتھہ پا کر باجے بجائے۔

ادھیائے انیسواں گنا برہما جی کا دیوتاؤں سمیت بارہ بھگوان کے پاس راستت کرنا ان کی

میرے جی نے کہا کہ اے بدرجی جب ہرنیا کش مارا گیا تب برہما جی نے دیوتاؤں سمیت بارہ جی کے پاس اس طرح استت کی کہ اے پریم پریمو اپنی واسطے رچھا کرنے دیوتا اور برہمن کے جگتہ اوتار لیکر ہرنیا کش ادھر جی دھک دینوالے کو مار ڈالا اور پرخوی کو پاتال سے لا کر پانی پر پڑھایا اب اپنی گدہا سے اس پرخوی پر سب جیو آندے رہ کر جگتہ بوجا دان اوک کرینگے ہرنیا کش کے وقت میں دیوتا اور تیروں کا بھاگ نہیں ملتا تھا اب وہ لوگ جگتا درہم اپنا اپنا حقہ پا کر خوشی سے اچکا سمن کرینگے جب دیوتاؤں استت کر چکے تب پرخوی استری روپ ہو کر بارہ جی کے سامنے آئی اور اسے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ جوت سروپ اپنے دیا کر کے بھگوان پاتال سے لا کر پانی پر قائم کیا دنیا کے سب چھوٹے بڑے جیو اپنا پائون میرے اوپر رکھتے ہیں اور اپنے اوک کر بھگوان اپنے دانتوں پر اٹھایا اسلے میں نے اپنے کو کرنا تھ جانا اس واسطے کہ آپ کے چرنوں کی چھایا سب دنیا پر پڑتی ہے اور میری چھایا آپ کے سر پر پڑی لیکن میں ایک بات سے بہت ڈرتی ہوں کہ بھگوان باسی آدمی بڑے پانی ہو کر اپنا کرم اور دھرم چھوڑ کر کام کرینگے اور بھگوان سے دشمنی رکھ کر انکی بھگت سے منکر رہینگے اور اپنے پاتا چھائی بندہ سے بھگوان کے سامنے اور سر سے سے محبت رکھینگے اور استری اپنے پت سے پریت نہ رکھ کر دوسرا آدمی کو چاہیگی اور آدمی اپنی استری کا پالن کر کے بننا سے پریت کرے گا اور بیٹا اپنے باپ کا مرنایا کرے چاہیگا کہ کب سے مرے کپل ہمارے ہاتھ لگ کر مٹا دیں گے اور جو بھگوان کا آرام ملے اور راجا لوگ بنا دھرم کرم چھوڑ کر پر جا کا مال لیکر ہرجا کو دھک دیونگے اور سب دی اپنی کھالے اور پیٹنے اور اندریوں کو سکھ دینے کی اچھا رکھ کر اپنے مطلب کی دوستی رکھینگے اسلے بھگوان باسیوں کو آپس کے برودھ سے بڑا دھک ہو گا جب اسے ادھر جی میرے اوپر اپنا پائون رکھینگے تب میں بہت دکھی ہونگی اس واسطے میری رچھا ایکو کرنا چاہیے یہ بات سنکر بارہ جی نے کہا کہ اے پرخوی تو اسے مت ڈر جب ادھر میرے بھائی ہوں گے بھگوان دھک ہو گا تب ہم سگن اوتار لیکر ادھر بیوں کو مار کر تجھے سکھ دینگے یہ کہہ کر بارہ جی بکلیٹھ کو چلے گئے اور سب دیوتا اپنے لوک کو گئے۔

ادھیائے بیسواں گنا میرے رکھشور کا بدرجی سے پیدائش دنیا کی

سو لگا دیکر رکھشور دن نے اتنی کٹھا شکر موت جی سے پوچھا کہ جب بارہ جی پرخوی کو پانی پر رکھ کر بکلیٹھ کو گئے تو اس کے بعد کس طرح جگت کی آہستہ ہوئی اور میرے رکھشور اور بدرجی سے کیا باتیں ہوئیں موت جی نے کہا کہ جب بدرجی بارہ جی اوتار کی لیلہ شکر سمیت خوش ہوئے تب انھوں نے میرے رکھشور سے پوچھا کہ اے ہمارا راج پرخوی قائم ہونے کے بعد برہما جی نے سنساری جیو دن کو کس طرح پیدا کیا میرے جی نے کہا کہ جب پرخوی قائم ہو چکی تب آواز نکار کی مایا اور اچھا سے جو میں نے تو ظاہر ہو کر ایک پرشن چھ نام پیدا ہوا جب اسکو بھگوان پرپاس لگی تب وہ کچھ چر کھانے کو بنا کر برہما جی کو کھانے کے واسطے چلا برہما جی نے کرودھ کر کے اسکو اپنے کھانے سے منع کیا تب برہما جی کے کرودھ کرنے سے ایک پرشن تو لگی چھ نام راجس پیدا ہوا برہما جی نے اُن دونوں کو دیکھتے ہی کچھ ڈرنا کر پیدا کرنا جیو دن کا بند کر دیا اور اپنے من میں یہ بچار کیا کہ ہمارے اس بدن سے سرشت رچنے میں ادھر جی لوگ پیدا ہونگے جب میں دوسرا بدن رکھ کر ستوگن سے جیو دن کو پیدا کرونگا تب گپانی اور دھرم تالوگ پیدا ہونگے ایسا بچار کر برہما جی نے وہ بدن اپنا چھوڑ کر دوسرا بدن رکھ لیا اور اپنے پہلے شریر کے داہنے انگ سے سوایچھوٹن نام ایک پرشن درپائیں دھم بدن سے ست روپا نام استری پیدا کر کے دونوں کاواہ کر دیا جب سوایچھوٹن نے برہما جی سے کہا کہ ہمارا راج بھگوان حکم بتا دے تب برہما جی نے بچار کہ جس بدن سے سوایچھوٹن اور ست روپا پیدا ہوئے ہیں اُس بدن سے پریشور کا پ اور اسمن نہیں کیا بنا ہر جمن کے دھرم تالو اور گپانی آدمی ان سے نہیں پیدا ہونگے یہ بات سوچ کر برہما جی نے سوایچھوٹن اور ست روپا سے کہا کہ پہلے تم پریشور کا پ اور اسمن کر دو تب سنساری جیو دن کو پیدا کر دو جس میں دھرم تالو آدمی پیدا ہوں اسیوقت سوایچھوٹن اور ست روپا برہما جی کی اکیا سے بن میں تب کرنے چلے گئے اُن کے جانے کے بعد

تجسس بہت خوش ہوں تجھ کو چاہتا ہوں وہ برادان مانگ لے اس بات کا سند یہ مت کر کہ یہ کمان سے لاکر جھکو دینگے نارائن جی کی کرپا سے ہم
 دے سکتے ہیں یہ بات سنتے ہی دیو ہوتی نے ہنسر کر کہا کہ اوسوامی آپ لوک اور برلوک دونوں جگہ کے سکھ دینوالے ہیں جب میں نے آپ لیا ہوتا
 پت پاتیاں بھلو کس چیز کی کمی میرے باپ نے آپ کو ایسا ہدایتا اور گن دان جانکر بھلو اپنے حوالہ کیا تھا بھلو آپ کے ساتھ ایک مرتبہ گریستی کا جوگ
 ہونا بہت ہی ہمیشہ بھوک بلاس کی چاہنا کرنا اچھا نہیں ہوتا یہ بات سنکر کرم جی نے کہا کہ تو سنتو کہ رکھشور تیری اچھا پوری کرونگا دیو ہوتی
 بات اپنے پت کی سنتے ہی من میں اس بات کا سوچ کرنے لگی کہ دیکھو میرے پاس کچھ گنا کپڑا اور مکان وغیرہ سناری سکھ بھوک کرنے کے
 لائق نہیں بدن بھی موصول اور مٹی سے بھرا ہوا کس طرح بھوک و بلاس ہوگا کرم رکھشور انترجامی نے اس کے من کا حال جانکر اسی وقت ایک
 ہمان شہر اجڑا وہ بہت لمبا اور چوراس میں چاروں طرف موتیوں کی جھانک رہی اور غلے بھونے پچھے اور جھاڑ اور فانوس لگے تھے اپنے جوگ
 سے پیدا کیا اور اس ہمان میں بہت طرح کے مکان علمی علیحدہ اندر مڑی کے برابر بنے تھے اور بہت طرح کے پھل اور پھول وہاں درختوں میں
 لگے تھے چنبر طرح کے پھل اس ہمان میں اچھی اچھی بو لے تھے اور اچھے اچھے تالاب اور باؤلی بنے تھے اور سب سامان دنیا کے بھوک
 اس میں رکھا تھا دیو ہوتی نے اس ہمان کی شوجھا دیکھ کر من میں ایسا بجا کر کیا کہ دھور بھرا میرا بدن اس ہمان پر بیٹھنے کے لائق نہیں ہے
 سند یہ دیو ہوتی کے من کا جانکر اسی وقت کرم جی نے اپنے جوگ کے بل سے ایک نارائن کند جس میں عمدہ بہت صاف پانی بھرا ہوا
 اور کھل کے پھولوں پر بھونے کو گنج رہے تھے پیدا کر کے دیو ہوتی سے کہا کہ اسی راجا کی مٹی تو اس کند میں نہانے جب رکھشور کے حکم سے
 دیو ہوتی نے اس کند میں نہایا وہ دیکھ رہا کہ بہت سند رہا کہ کیا کے برابر بارہ برس کی عمر کی ہو کر چڑاؤ گنا اور کپڑا بہت اچھا پہنے اس
 باہر نکلائی اور اس کے ساتھ ہزار دسی بہت سند رہا کہ برس کی گنا اور کپڑا بہت اچھا پہنے اپنے اپنے ہاتھوں میں چنورا اور عطر دان وغیرہ سب سامان
 لیے ہوئے کند سے باہر نکلا کر دیو ہوتی کے پاس پہنچا وہ ہم کرین اس وقت راجا کی مٹی ایسی سند معلوم ہوتی تھی کہ چسپرت کا دیو کی مٹی
 کو پھینک کر ڈالے جب کرم رکھشور نے اس چند رنگی کا منہ دیکھا تب اپنے بدن کو دیکھ کر من میں بجا کر کیا کہ تجھ کو بھی چاہیے کہ اپنا بدن دیو ہوتی سے
 لائق بنادوں ایسا بجا کر کرم رکھشور نے اس کند میں نہایا تو وہ بھی دیکھ رہا کہ بہت سند رہا کہ برس کی عمر کی ہو کر چڑاؤ گنا اور کپڑا بہت اچھا پہنے اس
 نارائن جی کی کرپا سے دونوں آدمی جوان ہو گئے تب کرم جی دیو ہوتی کا ہاتھ پڑے پریم سے بیکر کر اس ہمان پر چڑھ گئے اور سب داسی بھی
 اس ہمان میں جا کر رہنا اپنا کام کرنے لگیں جو سامان بھوک اور بلاس کے سیکھنے اور اندر لوگ میں رہتے ہیں وہ سب سامان پریشور کی دیا
 اس ہمان میں کرم رکھشور اور دیو ہوتی کے واسطے موجود تھے اس ہمان پر کرم جی اور دیو ہوتی نے بہت دنوں تک رہ کر گریستی کا منہ دکھا
 جو وقت من لکا کہیں جانے کے واسطے چاہتا تھا اسی وقت وہ ہمان ہوا کی طرح اڑتا ہوا بیچ اندر لوک اور برلوک اور گن دھروں
 وغیرہ اور مندر اچل بہاڑ پر ایک ساعت میں چلا جاتا تھا اور دونوں کے ہمار کرتے وقت دیوتاؤں کی کتیا اور دیوتاؤں کے اس ہمان کی خوب
 اور کا گری دیکھ کر کرم جی اور دیو ہوتی کے بھاگ کی بڑی کیا کرتے تھے جب اسی طرح کرم رکھشور کو دیو ہوتی سے بھوک اور بلاس
 ہوئے عرصہ گزرا اور نوٹکیان پیدا ہوئے تب کرم جی نے چاہا کہ سناری بھوک اور بلاس سے بھوک اور بلاس سے
 کرم ایسا بجا کر دیو ہوتی سے کہا کہ اسی راجا کی مٹی جو تم کو تو میں پریشور کا بھجمن کرنے چلا جاؤں اب میرا من گریستی میں نہیں لگتا ہے یہ بات
 سنکر دیو ہوتی ہاتھ جوڑ کر دیو کی مہاراج پر بھجمن کرنا بہت اچھی بات ہے اور میں بھی آج تک سکھ اور بلاس سناری بھوٹے ہوئے
 میں بھول کر تنہا رہی سیوا اور ٹٹل کرنے سے بھگہ رہی بھوک چائی تھا کہ آپ کے چرنوں کا دھیان رکھ کر مکت پاتی سناری

بھوک کرنے سے نوٹکیان جو پیدا ہوئی ہیں ان کے بواہ کرنے کا سوچ بھوک ہو رہا ہے انھیں بواہ کر میں بھی بندھن سے چھڑتی تو آپ کے ساتھ سیوا اور ٹٹل
 کرنے کے واسطے چلتی ان سب لوگوں کا بواہ کر دیجئے تب بھوک بھو اپنے ساتھ لچل کر جنگل میں پہنچیں کچھ آپ کے چلے جانے کے پچھے من لکا بواہ کرنے کے
 واسطے کمان لڑکا پاؤنگی اب تک میں نے اپنا سکھ اور بلاس بھوک آپ کی جو ایکو پریشور بھوک سیوا کرتی تو اپنا پرلوک بنا کر اوگون سے چھوٹ جاتی
 میں نے اپنے باپ کے گھر یہ بات سنی تھی کہ جسے آدمی کا بدن پاک ہو بھجمن اور ست سنگل ورتیہ جاتا رہی اسی کا اس جون میں ختم لینا سچھل اور جو
 کوئی آدمی کا بدن پاک سنساری مایا موہ میں بھنکر خراب ہوا اسکا جسم لینا بڑھاپہ پریشور کی مایا نے مجھے ٹھاک لیا جو آپ ایسے پت مہار شش
 یائے پریشور نہیں کیا دنیا میں جو آدمی سا لگام اور ٹھاکر جی کا بھوک لگائے بنا بھوجن کرتے ہیں انکو جیتے ہوئے مڑے کے برابر سمجھا جاتا ہے
 یہ بات سن کر کرم رکھشور نے من میں بجا کر کیا کہ پریشور نے میرے یہاں اتار لینے کے واسطے مجھے بردان دیا تھا سو اب تک پیدا نہیں
 ہوئے گریستی چھوڑ دینے میں یہ بات رہا بھجمن کرم رکھشور نے یہ بات پریشور کی یاد کر کے اپنی استری سے کہا کہ اسی راجا کی مٹی اپنے من میں
 کسی بات کی چننا مت کر تیرے پیٹ سے نارائن اتار لینگے ایسا بیکر کرم رکھشور نے دیو ہوتی سے بھوک کیا ہر چھائے اس کے اسی سے کچھ بوا
 اور دھیان سے جو بیسوان اتار لینا کیل یوں من کا دیو ہوتی کے پیٹ سے اور چلے جانا کرم رکھشور کا جنگل میں تپ کرنے کیلئے
 تیرے جی نے کہا کہ اسی راجا کی مٹی اپنے من میں لے کر بھاس کیا تب کرم رکھشور نے اس کے منہ کا پرکاش چکنا ہوا دیکھ کر کہا کہ
 اسی راجا کی مٹی تیرے پیٹ میں پریشور اتار لینے کے واسطے آئے ہیں اب تو کسی بات کی چننا مت کر ہم تپ کرنے کے واسطے جائیں تویری پریت ترک
 کر دے یہ بات سنتے ہی دیو ہوتی نے خوش ہو کر کہا کہ اسی راجا کی مٹی اپنے من میں اس بات کا کس طرح یقین کروں جو وقت دیو ہوتی اپنے پت سے کہہ رہی تھی اسی وقت
 برہما جی وغیرہ دیوتاؤں نے وہاں اکرو دیو ہوتی کو یقین کرنے کے واسطے کہا کہ اسی راجا کی مٹی تیرا چپ اور تپ اور نیم اور دھرم سب سچھل ہوا اب تیرے
 پیٹ سے پریم پریشور کیل دیو من نام اتار لیکر تیرا جمل و کریت دنیا میں بڑھادینگے اور ان کے پیدا ہونے سے تیرا نام دنیا میں ہمیشہ بنا رہیگا اور
 تیرے من میں جو اکیان کی گانٹھ پڑی ہو وہ اسکو گیان روپی آگ سے جلا دینگے تو انکو اپنا بیٹا سمجھا وہ اچار جون کو سانکھیر جوگ گیان سکھانے کے
 لیے اتار لیتے ہیں جب دھرم جاتا رہتا ہے تب وہ دنیا میں اتار لیکر دھرم کی بڑھتی اور پاپ کا ناش کرتے ہیں یہ بات کہہ کر دیوتاؤں کرم اور دیو ہوتی
 کی پرکار اپنے اپنے لوک میں چلے گئے اور دیو ہوتی کو ہر منہ بھجمن اس کے درشن کرنے سے بہت خوش ہوئے جب دتل مہینے کے چھ کپل دیو من نے
 اتار لیا تب کرم رکھشور سب بھجمن پریشور کے ان کے بدن میں دیکھ کر بہت خوش ہوئے اس وقت دیوتاؤں نے آندکے باجے بجا کر کاش سے پھول
 برسائے اور گندھروں نے نارائن جی کا جس گایا اور اس لوگ اکاش پر گراپنے اپنے ہانوں پر ناپنے لگیں درتینوں لوک میں نکلا چارو کاروں طرف
 پرکاش ہو گیا جب کرم رکھشور نے انکو پورن برہم جانا تب ان کے سامنے ہاتھ جوڑ کر سطرچ پرانت کی کہ اسی اوپر ش بھوک ان تھا رانام لینے اور درشن کر کے
 اسے دنیا کے جو بھو سا گریا تار جلتے ہیں اور آپکا درشن بڑے بڑے جوگی اور رکھشور دن کو بھی جلدی دھیان میں بھی نہیں ملتا میرا بھاک تھا جو اپنے بیٹا
 ہو کر میرے یہاں اتار لیا جواب بھی میں مکت پدوی کو نہ ہو چون تو بھوک بھوکا بھجمن کی سمجھا چاہیے اور میں نے دیوتاؤں کے منہ سے سنا تھا کہ اپنے گیان
 پریشور کر نیکے واسطے اتار لیا جو آپ دیا کر کے بھوکا اب گیان سکھائے کہ جس گیان کے پرتاپ سے بدن جو مٹی کا پہلا ہر چھو کر بھو سا گریا راتوں میں جو
 کرم جی یہ بہت کر رہے تھے اس وقت پھر برہما جی اور سنک سنندن سنان سنت کمار نے وہاں آکر کیل دیو من سے ہاتھ جوڑ کر مٹی کی اسی مہاراج جو
 بات اپنے اپنے گھر سے کسی مٹی دہی کر کے بھوکوں کو اپنا درشن دیا میں کیل دیو من آپکا نام کہا جاتا ہے پھر برہما جی نے کرم جی سے کہا کہ تم اپنی نو
 نوٹکیان کا بواہ کر رکھشور دن سے کرم کرم جی اور دیو ہوتی نے برہما جی کی اگتا سے کلانام لڑکی کی شادی میرے رکھشور سے کر دی اور انکو بوا

کی شادی اتریں سے اور سروہا کی شادی انگر رکھیشور سے اور مہب کا بواہ پکست سے اور گئی نام لڑکی کی شادی پلہ رکھیشور سے اور جو گیا
بواہ کرت رکھیشور سے اور کھیات نام لڑکی کی شادی بھرگ رکھیشور سے اور ارنندھتی کا بواہ بششور رکھیشور سے اور شانت نام لڑکی کی شادی
اعتر بن رکھیشور سے کردی سب جگہ کی کر یا اکر بن بید کے موافق ہوتی ہو بواہ کر کے سب رکھیشور لوگ بنی اپنی استری سمیت کوم جی در دیو
سے بواہ کر خوشی سے اپنے اپنے گھر گئے اور بھاجی اور سنگا دک رکھیشور بھی پہل دیو من کو دندوت کر کے چلے گئے اور کرم جی نے اپنی اٹھکون کو بک کر
پہل دیو من سے کہا کہ اے مہا پر جھو دینا میں یہ جیو بار بار پیدا ہونے اور مرنے میں بھنسا ہر گت ہونے کی اچھا نہیں رکھتا اور بہت طرح سے
آٹھا کر اس اور ہم دیکھ دینا لے کو نہیں چھوڑتا اسکا کیا بھید ہو اور میں یہ بھی آپ سے پوچھتا ہوں کہ کون تدبیر کرنے سے بن جو بچ ایا موہ گل ہوا
اور سنساری گھ کے پھنکر خراب ہوتا ہو اس مایا روپی جال سے چھوٹ سکتا ہو یہ بات کرم جی کی شکر پہل دیو من نے کہا کہ اے رکھیشور تمھاری اچھا
یووری ہوتی جب آدمی دنیا میں پیدا ہوتا تو ب اُسپر تین قرض یعنی دیورن رکھورن تیرن مانہ ہوتے ہیں تم جگہ کر کے دیورن اور بید پھر
رکھورن اور اولاد پیدا کر کے تیرن سے ارن ہو پھر ہر جھن کرنا تمھارے واسطے بہت اچھی بات ہو اور جو تم اپنا من دنیا سے الگ کیا چاہتے
تو دھیرے دھیرے سا دھن کرنے سے سنساری پریت چھوٹ جاتی ہے تم اس بدن کو چھوٹھا جانو طرح پانی میں بلا آٹھتا ہو اور اُس میں مٹی اور پانی
اور آگ در ہوا اور کاش کوئی چیز نہیں ہوتی اسی طرح اس بدن کو ناکھن سمجھو اسکا غرور و ست کر دوسو اسٹے کر پڑان نکلنے کے پیچھے یہ بدن کسی
کا نہیں رہتا اسلئے اس بدن سے محبت کرنا نہ چاہیے محبت اس چیز سے کرنا چاہیے جو ہمیشہ بنی رہے اور کبھی اسکا ناش نہ ہو اور جسے برکاش
رہنے سے اس بدن میں چلے بسنے بولنے دیکھنے کھانے پینے کی سامت ہو اسکا دھیان کرو اور وہ چٹکار سب جیوؤں کے بدن میں میری شکست سمجھو
کسی چیز سے دل نہ لگاؤ اور مہرے پرکاش کو ہر روز اپنے بدن میں دھیان دھیر کے دیکھو تمھارا چت مشدہ ہو جاو لگا اور ای پتا یہ سب گیان
جیو بھو کر فقط اپنے بدن اور دولت اور بر دار پر بگھنڈ کرتے ہیں اسلئے میں نے دھرم اور گیان ظاہر کرنے کے لیے یہاں تار لیا ہو اور اے رکھیشور کام
کر دو وہ تو میرے مہر جھوٹن آدمی کے بدن میں رہ کر بھی سب سنساری جیوؤں کو بھلا داد دیکر خراب کرتے ہیں انھیں کے نشے میں آدمی اندھا
اور کم کرنا ہو اور جو انکے بس میں ہو کر لگا اپنے ادھین رکھے وہ آدمی چاہے جنگل میں رہے چاہے گھر میں رہے اُسکو جیون نکت سمجھا جائے
اور جنگ آدمی اپنے بدن اور استری اور بیٹے اور اپنے ہر وار کو اپنا جانتا ہو تب تک اُسکو موت اور سب کسی سے ڈر ہو اور جب اس
میری اگیانے گیان ملتا ہو تب وہ کال وغیرہ سب سے بے ڈر ہوتا ہو اتنی کٹھناں کر تیرے رکھیشور نے بڑ بڑی سے کہا کہ کرم جی نے
گیان سنتے ہی اپنا من برکت کر کے پہل دیو جی سے بنے کیا کہ اے مہاراج اب کہیے تو میں جنگل میں جا کر آپ کے چرنوں کا دھیان کروں یہاں سے
سے میرا من سنساری مایا موہ میں بھنسا ہینگا اور آپ بھی اپنی مائا کو گیان سننا کہ جو ساگہ یا پرتا رو تھجیے کا یہ بات شکر پہل دیو من نے کہا کہ اے بھاجی
تم جنگل میں جا کر تمھارے سروپ کا دھیان کرو اور ان سا دھو اور مہا تاؤں کی سنگت کر دو جنگی منڈلی میں ہمیشہ میری کٹھا اور کرتن کا آئین
اور چ چار ہتا ہو انکے ست سنگ اور میرے دھیان کے پرتاپ سے پھر من تمھارا سنساری مایا کی طرف نہیں دوڑے گا۔

میرے جی نے کہا کہ اگر ہمدردی یہ بات کہیل دیو من کی سنتے ہی کہ دم رکھیں شورشور انگوڑا موت اور پر کرنا کہ جنگل میں چلے گئے اور چاہا
کہیل دیو من کو سو نہ دیا اسلئے میں چلنے سے لاچار ہوں اور کہ دم جی جنگل میں جا کر نارائن جی کے دھیان اور تپ میں لگ گئے

سب جیو اور سنساری چیزوں میں پریشور کا پرکاش اُدکھ کے رس کی طرح کہ کوئی گانٹھ مٹھائی اور رس سے خالی نہیں ہوتی برابر جھک کر چوڑا بھیا س کے ساتھ تن اپنا تیاگ کر دیا اور اُٹنے جانے سے دیو ہوتی کو بڑا شوق اور دُکھ ہوا لیکن برہما جی کی بات یاد کر کے گیان کی ڈر شٹ سے جہت کو دھرج دیا اور کیل دیو جی کے سلسلے میں ہاتھ جوڑ کر بولی کہ میں نے دیوتاؤں سے سنا تھا کہ آپ آد پرش بھگوان ہو کر یہ سنسار روپی پرچھ جو پایا اور مڑوہ کے بھول دھجھل سے لدا ہوا ہر اس کے کاٹنے دلے ہیں اب جھک کر اجسی کی چاہنا نہیں رہی اسلئے جھک اپنی شرٹ میں جان کر دیا اور کر با سے ایسا گیان کھلائے جس میں میری اکیاننا تھوٹ جاوے دنیا میں اکیان اندھیرے کی طرح جس طرح آدمی اندھیا سے میں راہ بھو لکر ٹھوکر لگنے سے گڑھے میں گر کر چوٹ کھا جاتا ہی اسی طرح اکیانی آدمی سنساری مایا مڑوہ میں اپٹ کر خراب ہو جاتا ہی اور گیان دیکھ ہاتھ میں رکھنے والا آدمی اچھی طرح اپنے مطلب کی جگہ پر پہنچ کر بھوسا گر پار اتر جاتا ہی اور کام کر دودھ کو بھرا ہنکار کے گڑھے میں نہیں گرتا اسلئے میں چاہتی ہوں کہ آپ اس برکت کا حال جس سے سب دنیا پیدا ہوتی ہی اور جس طرح پرکاش پر باتا پر شرک سب جیوؤں کے تن میں رہتا ہی کر پار کے برتن کیجیے یہ جین سنکر کیل دیو میں بولے کہ ایسا مایا میں یہ حال پوچھنے سے بہت خوش ہوا ایسی بات سننے کی اچھا ٹھ سے جو گی اور رکھشور لوگ رکھتے ہیں اور سنساری مایا جال سے چھوٹنے کے واسطے آدمی کو سوا کے گیان ملنے کے دوسری بات اتم نہیں ہو اور مایا اور بتا اور بھائی اور میٹا اور مقرر اسکو کھانا اور سمجھنا چاہیے جو گیان کی بات بتلاوے اور جانا اور بتا داک اپنے پرور کو گیان نہیں کھلاتے اُنکو دوست نہ جان کر دشمن جانتا چاہیے تم تو آپ گیانی ہو تنھارے بھوسا گر پار اترے میں کچھ سندھیم نہیں ہو لیکن تم یہ بات نیچے کر کے جانو کہ میری کر پار اور دیا ہوئے بغیر کسی کو گیان نہیں ملتا نہیں تو جو کوئی چاہتا وہ گیانی ہو جانا اور ہم گیان کا حال تم سے کہنے اسکو جو آدمی ہوت سے سنے گا وہ کرتا رہو ہو کر بھوسا گر پار اتر جائیگا سنسار میں گیانی لوگ ملک پاتے اور گیانی آدمی نلکت پردی کو نہیں پہنچتا اور ای مایا جو کوئی کام کر دودھ کو بھرا ہنکار نہ تھس کے پس ہو کر سنساری مایا مڑوہ میں پھنس جاتا تو اسکو ترک ضرور بھو گناہ پڑتا ہے اور میں اُنکی نلکت پاکر اٹھ کر کم کرنے سے چوراسی لاکھ جون میں جنم لیکر بہت طرح کا دُکھ اٹھاتا ہی اور جو آدمی اُنکو اپنے بس میں رکھے وہ اپنے تن سے اس پرش کو الگ دیکھ سکتا ہی اور گیان پر اپت ہوئے بغیر کام کر دودھ وغیرہ بس میں نہیں ہو سکتے اور جو لوگ برکت ہو کر برک دھارن کر کے جوگ کا بھیا س رکھتے ہیں انکے بس میں بھی کام کر دودھ وغیرہ ہو جانے اور جو لوگ میرے چرنوں کا دھیان پچھے من سے کرتے ہیں اُنکی نلکت ہونے کے واسطے وہ اُنم کی راہ جواب تم اپنے پت اور لڑکیوں کے جانے کی کچھ چنناست کر دو گزستی میں من لگانا یہی سنسار کی بھانسی ہو جو آدمی غنی پرست گل پرور اور دھن آؤک جھوٹے جیو ہار سے کرتا ہو وہ اتنی پرست سادھو اور مہاتاسے کرے تو نلکت پردی پر وہ پہوتیخ جاوے اور اوتانا منکر کا تن کچھ دیوتا سے کم نہیں ہوتا ہی لیکن گیان ہونا چاہیے گیانوان آدمی دیوتاؤں سے اچھے ہوتے ہیں اُنکی برابری دیر تانیں کر سکتے اور بھکت جو گی کی پردی جگتہ دان تیرتھ برت وغیرہ سب دھرموں سے اتم سمجھنا چاہئے جب تک سنساری ترشنا نہیں چھوٹی تب تک بھکت جوگ ملنا کٹھن ہو اور گیان ملنے کے واسطے سب چاہیے سونا کر پار میرے سنت اور مہاتما کی نلکت نہیں ملتی یہ بات سننے ہی دیو ہوتی خوش ہو کر اس جھاسے چاروں طرف دیکھنے لگی کہ وہ سادھو اور سنت کیسے ہوتے ہیں جھکولیں تو میں اُنکا ست سنگ کر کے بھوسا گر پار اتر جاتا ہوں کہ میں نے یہ حال اسکا دیکھ کر کہا کہ ای مایا سادھو اور سنت اور گیانی کے پچھ ہم تم سے کہتے ہیں سونو اُنکو کسی کے بڑا کرنے سے کر دودھ نہیں ہوتا ہندا اور سنت کرتا دونوں اُنکے نزدیک برابر ہیں کسواسطے کہ وہ سب تن میں پریشور کا پرکاش ایک سادھو کھتے ہیں اور دھکی آدمی کو دیکھ کر ہر دے میں دیا آتی ہی اور سب جیوؤں کے ساتھ محبت رکھ کر کسی سے دشمنی نہیں رکھتے اور دن رات ہر چرنوں میں اپنا دھیان لگا کر میری کٹھا اور کیر تن سننے کا پریم اُنکو اٹھوں پر ہزار ہتھو کھانے پھرنے آؤک سنساری کاموں کو اپنا کیا نہیں سمجھتے سب بات بھلی اور بُری

پریشور کی اچھا پرانتے ہیں اور سکھ اور سکھ کو برا بھلا کہہ کر جس جگہ میری کھائی اور کیرن کا شرن اور
 چچا رہتا ہوں بڑے آندر سے رہتے ہیں اور کھانا سننے سے انگو گیان پراپت ہو کر بھکت پیدا ہوتی ہے اور بھکت ہونے سے من انکا سنار کی
 نایا موہ سے الگ ہو کر انکو میرا روپ اپنے ہر دے میں گیان کی آنکھ سے دکھائی دیتا ہے اور انکا من میرے چرون میں لگا رہنے سے برسات
 اور دھوپ اور جاڑا انکو کچھ ستانہیں سکنا ایسے سنتوں سے ست سنگ کرنے کے واسطے جھکاؤ ہمیشہ اچھا بنی رہتی ہے لیکن وہ سادھ اور سنت
 سم دشمنی ہو دین چو پٹل اور پچھی وغیرہ سب جیوؤں میں پریشور کا چٹکا برابر بھجا بھت اور باہر اپنا ایک طرح پرکھیں ایسے گیانین کی بھکت ہوتی ہے اور
 کال سورج چند راجراج اک پانی ہوا وغیرہ سب میرے ادرین رہ کر بنا گیا میرے کچھ کام نہیں کر سکتے اور جو کوئی میری شرن میں آتا ہے اس کے اوپر کی
 کچھ نہیں جانتا یہ بچن کیل دیوں کا سکندر ہوتی ہے کہ اس کی ساری بھکتی کو یہ گیان برایت ہونا بہت کٹھن ہے اپنی بھکت اور پوجا کی سچ
 راہ بتا کر برکت کا حال کیے یہ بات سننے ہی کیل دیوں بولے کہ اے ماما تم پہلے برکت کا حال جو شریر کہتا ہے سو کہ وہی ستون کی درجوں اور
 تم کو گن تینوں ملکر جو ایک جگہ رہتے ہیں اسی کو برکت کی جڑ جاننا کہنا اور اس جڑ کی ڈالیاں سمجھنا چاہیے اور جو بیس تتوان ڈالیوں کے پتے ہیں
 اسی سے سب جیوؤں کا شریر بلکہ سنار کی اپیت ہوتی ہے اور تم آتا کو جسے بولتا پرش کہتے ہوں جو بیس تتون سے الگ جانو کیونکہ وہ آتما سدا
 ایک روپ رکھ کر کھٹنے اور بڑھنے اور مرنے اور پیدا ہونے سے رہت ہے اور جو بیس تتو جس سے بدن طیار ہوتا ہے وہی ہمیشہ بنتے اور بڑھتے رہتے
 ہیں جو آدمی اپنے تن اور اندریوں کے سکھ کو اپنا جان کر اس سے پریت رکھتا ہے اسکو گیان فی اور جو آدمی اپنے شریر میں آتما کو شریر سے ہمیشہ الگ
 جانتا ہے اسکو گیان فی سمجھنا چاہیے اور ادرین چو پٹل تتو سے دیوتا اور آدمی درجہ چو پٹل سب جیوؤں کی آیت ہوتی ہے اس واسطے پریشور کو مالک و
 پیدا کرنے والا جانتے رہنا اچیت ہے اور انا اپنے تن میں آتما کو چو پٹل تتو سے الگ جانو تب ملو گیان پراپت ہو گا۔

اوھیا کے چھتیسواں کننا کیل دیو شرن کا حال پرکرت کا جس سے سب جیوؤں کا تن بنتا ہے
 کیل دیو شرن نے کہا کہ اے ماما میں جو بیوؤں تتو کا جس سے الگ الگ کتا ہوں جسکے جاننے سے آتما اور شریر کا بھید الگ الگ معلوم ہو
 کہ جو برکاش نارائن جی کا سب جیوؤں کے تن میں رہتا ہے اسی کو آتما اور بولتا پرش کہتے ہیں اسکا ناش کبھی نہیں ہوتا ہے اور وہی پرش سب جیوؤں
 کا پالن کرتا ہے اسکا چٹکا جیوؤں کے تن میں سطح پر ہے جس طرح کئی برتن پانی سے بھر کر دھوپ میں رکھ دو تتوان برتنوں میں سورج کی چھایا پڑنے
 سے دوسرے سورج دکھائی دیتے ہیں اور جب اُس برتن کو توڑ ڈالو تو وہ سورج اُس میں دکھائی نہیں دیتے اور اس برتن سے
 ٹوٹنے سے سورج کا ناش نہ ہو کہ وہ پرکاش سورج میں بھاتا ہے اسی طرح آتما کا بھی حال سمجھنا چاہیے جسکو ایسا گیان پراپت ہوتا ہے وہ آدمی سناری
 نایا میں نہیں بھٹتا سوائے اس کے جس طرح لکڑی میں آگ درتل میں تیل درودھ میں گھی ہو کر دکھائی نہیں دیتا اسی طرح آتما بھی تن میں ہو کر دکھائی نہیں
 دیتا لیکن گیان کی راہ سے اسکو الگ سمجھنا چاہیے کہ جسکے وہ بولتا پرش بدن میں رہتا ہے تب تک اسکا سنگ پا کر یہ شریر اسی کی
 سامہ قر سے جتنے کرم چلنے اور بولنے اور کھانے اور پینے اور اندریوں کے سکھ بھو گنے کے ہیں سب کام کرتا ہے لیکن اُس سکھ کا بھوگ کرنے والے
 اسی آتما پرش کو جو چھوٹا روپ پریشور کے پرکاش کا انکوٹھے کے برابر سب کے شریر میں رہتا ہے سمجھنا چاہیے کس واسطے کہ جب وہ آتما پرش
 سے باہر نکلا الگ ہو جاتا ہے تب وہ بدن مردہ ہو کر سوائے گلپانے اور مٹ جانے کے پھر اُس بدن سے کچھ کام نہیں ہو سکتا اسی بات کو جو ظاہر
 بجا کر جو بیس تتو سے آتما کو الگ جاننا چاہیے ایسے جو لوگ گیان فی ہیں وہ آتما پرش کو انباشی اور شریر کو ناش ہونے والا جان کر اس شریر
 پریت نہیں کرتے اور پرکرت کا روپ پہلے اچھی طرح معلوم نہیں ہوتا ستون اور درجوں اور تم کو گن اسی میں بجاتے ہیں تب اُسکا سرو

پرکٹ ہوتا ہے اور پریشور کا چھوٹا روپ شریر میں رہنے والا بغیر جوگ ابھیا س گئے اور گیان پراپت ہوئے کسی کو دکھائی نہیں دیتا اور وہی
 پرش دوسرا روپ کال بنکر باہر رہتا ہے اسی کے جاننے کے واسطے جگیتہ اور تپ اور دان اور دھرم آدک سب شجر کرم سنار میں بنے ہیں اور
 ماما جس نے اس پرش کو بچا کر لینا مالک اور پیدا کرنے والا جاننا وہ سب جگیتہ اور تپ آدک شجر کرم کو بچا کر لینا سکے جانے سب شجر کرم بچا ہوتے ہیں
 اسکا جاننا کچھ نہیں ہے وہ سب میں بھکت اور پریم کرنے سے پہچانا جاتا ہے سو تم بھکت کر کے اس پرش کو جانو پھر تم کو کوئی دوسری بات کرنے کے
 واسطے کچھ کام نہ رہ کر سناری شوج تھارا چھوٹا جائیگا میں چار طرح کی بھکت ساتو کی راہی تاسی تو دھما تم سے کتا ہوں اُس کا
 حال میں لگا کر سنو کہ پریشور کے مٹنے کے واسطے ساتو کی بھکت جل کے سماں نرمل ہو جس میں سوائے بھکت یا نے کے دوسری کامنا نہیں رہتی اور
 راجسی بھکت استری اور دھن اور تپ آدک سناری شجر مٹنے کے واسطے سمجھو اور تاسی بھکت اس واسطے ہو کہ میرا دشمن مچ جائے اور نو دھما بھکت
 کرنے والے سناری سکھ اور بھکت وغیرہ کسی چیز کی چاہنا نہیں رکھتے اس طرح کی بھکت جھکو بہت پیاری معلوم ہوتی ہے اور بھکت اسکو کہتے
 ہیں کہ میرے چرن کل کا دھیان جو بہت سدا ورات کو مل ہے جڑی پریت اور پچھے من سے اپنے ہر دے میں رکھے اور آٹھ پر میرے نام کا
 اشمن کرے اور کسی وقت جھکو نہ جھلا کر باخون سے میری سیوا اور پوجا اور پیردن سے تیرھ جاتا کرے اور جو لوگ ساتو کی اور راجسی اور تاسی
 بھکت کرتے ہیں انکی اچھا اور کامنا بھی پوری کر دیتا ہوں جس میں محنت انکی بیکار نہ جاوے لیکن جو آدمی بغیر کسی اچھا کے نو دھما بھکت میری
 کرتے ہیں ان سے میں بہت شرمندہ اور خوش رہتا ہوں کہ کون چیز انکو دے کر انکے ہرے سے اُرن ہو جاؤں اے ماما تم نو دھما بھکت میری
 کر دو بھکت پر دی پر ہو جوگی پر جو تم اپنے من میں رہ جاتی ہو کہ میں راجا سوا بھو من اور ست روپا کی مٹی اور کرم جی کی استری اور راجا
 آناں پا دا اور پریرت کی ہوں یہ شریر کا سب نانا جو کھٹا جان کر بھکت اور سادھ اور سنتوں سے نانا لگاؤ اور سب اندریوں کا جو سواد
 اور سکھ ہو اسکی چاہنا پریشور کو اپن کیے بنامت کر دو جب اس طرح تم سادھن کر دو گی تب تمھارے ہر دے میں اُس ادیش کار روپ
 ٹکواپ سے دکھائی دلیگا اور اے ماما یہ گیان اُس دی کو مل سکتا ہے جو اپنے دھرم اور کرم پر شکر کر گیا نیوں کا ست سنگ رکھے اور جس کام کا بھل
 بڑا کر وہ کام نہ کرے اور جو کچھ اسکو پرار بھگے موافق ہے اس پر سنتو کہ رکھ کر زیادہ لالچ نہ بڑھاوے اور بیٹ بھرنہ کھاوے جس میں پریشور کا بھجن
 اور اشمن کرتے وقت اُس نہ آوے اور جس جگہ تیرھ استھان اور گیا نیوں کا ست سنگ چھا ہو وہاں رہے اور جان ست سنگ اچھا
 نمود وہاں نہ رہے اور ہر ماما کو اپنے شریر اور سب جیوؤں میں برابر دیکھ کر بھوکھ پیاس درودھ سکھ کو برابر سمجھ ایسے آدمی کو جیوؤں بھکت کہتے ہیں اور
 جہنک ایسا گیان پراپت نہوت تک پہنچے اور آشرم کے موافق کرم اور دھرم کرتا رہے اسکے کرنے سے دھیرے دھیرے گیان پراپت ہو جاتا ہے

اوھیا کے ستائیسواں کننا کیل دیو جی کا سا نکھ جوگ گیان دیو ہوتی ہے
 کیل دیو جی بولے کہ اے دیو ہوتی اب میں سا نکھ جوگ گیان سے کہتا ہوں جت لگا کر سنو لیکن تم اس گیان کو بہت اچھا جان کر ہر کسی سے
 مت کہنا یہ گیان جلدی سب آدمی کو نہیں ملتا اور سناری ہو یا تم جھوٹا جان کر کبھی سچ مت سمجھنا جو ٹکویہ مند یہ ہو کہ جو سناری ہو یا سب
 جھوٹا ہے تو سنار میں جو جگیتہ اور تپ آدک دھرم اور پاپ آدک کی بات لوگ کرتے ہیں وہ بھی جھوٹ ہوگی سو وہ پُٹ اور پاپ کی بات سچ
 مانکر جھوٹ کبھی مت سمجھو جس طرح کوئی آدمی کسی استری سے جاگتے وقت مٹنے کی چاہنا کہ کراہی دھیان میں سو جاوے اور پٹنے میں اسی
 استری سے بھوگ کر کے سچ اسکا کرے تو بھوگ کرنا اسکا جھوٹا اور بیچ کرنا سچ ہوتا ہے اسی طرح یہ سنار جھوٹا ہو کہ پاپ در پناہی
 کرتے ہیں اُسکے بدلے دھمکھو فر دھو گنا پڑتا ہے اس بات کا ایک اتھاس کہتا ہوں سنو کہ ایک آدمی جھل سے لکڑی کا ٹوچھ کاٹ کر اپنے شریر

اور سنت اور مانتا کا ست سنگ نہیں کیا اس لیے اٹھا لٹک کر دکھ پاتا ہوں اس وقت میرے اوپر سہا تیا اور کر باکر کے اس نرک کٹھ سے مجھ کو باہر نکالے تو اب میں تن اور من سے آپ کے تپ اور سیوا میں متعدد مصروف رہونگا لیکن ایسی دیا کیجیے کہ یہ گیان مجھ کو نہ بھولے اور دنیا میں ایسا کام کروں جس میں خیم اور من سے چھوٹ جاؤں جب نوان یا دسوان مہینا ہوا تب باجو جسکو پر سوت کہتے ہیں اور کر کے اسکو باہر کر دیتی ہو اور کر بھی میں لڑکی بائیں طرف اور لڑکا دائیں طرف کو دکھ میں رکھ کر پڑھو پڑھو کر دتا ہو تب پریشور کی مایا سے پیچھے جنوں کا گیان اسکو بھول جاتا ہے وہ جھوٹا لٹک جھوک اور پیاس لگنے سے دکھ باکر سوائے رونے کے اور کچھ بول نہیں سکتا اور بچھونے پر بل در موثر کرنے سے جب تک کوئی اسکو نہیں اٹھاتا تب تک اس میں بڑا رھ کر دکھ پاتا ہو اور مانتا اور بتا سکے بل اور موثر کو تاپا پانی سے پوچھنے اور دھونے کے بعد اسکو گود میں لیکر خوش ہوتے ہیں جب اس عمر سے سنا ہو کر پانچ برس کا ہوتا ہو تب اس کے مانتا بتا بدیا سکھنے کے واسطے اسکو گرو کو سو نپ دیتے ہیں وہ ان بھی بدیا سکھنے میں مار پیٹ کھانے سے دکھ باکر اپنے من کے موافق کھینے نہیں پاتا جب سولہ برس کی عمر میں جوان ہو کر اچھا گنا اور کپڑا پہنتا ہو تب ابھان سے کام کر دودھ مٹوہ میں پھنسا کر اپنے برابر دوسرے کو نہیں سمجھتا ہو اور جو در درزی اور کنگال ہوا تو دوسروں کو اچھا گنا اور کپڑا پہنے اور اچھی چیز کھائے دیکھ کر ڈاھ کی راہ سے شوق کرتا ہو اور بواہ ہونے کے پیچھے استری گھر میں آنے کھانے اور کمانے کی فکر میں دن رات دکھ دیکھ کر بڑا غم پاتا ہو پھر تھکا تھکا اور جو آدمی پہلے خیم میں کچھ دان اور دھرم نہیں کیے ہوتا ہو وہ آدمی زیادہ کنگال ہو کر آٹھون پہننے بھرنے کی چٹنا اور دکھ اٹھاتا ہو جب لڑکے ہائے پیدا ہوتے ہیں تب انکی پریت میں پھنسا کر بہت طرح کے جھوٹے اور پیچ بو سے کمائی کر کے انکا پال کر تا ہو اور جب تک سامر تھرتی ہو تب تک استری اور لڑکوں کو اپنا سمجھ کر ان کے پالن کرنے کے لیے انہ جان پر سب رکھ کر اپنے مانتا اور بتا کو ٹھونچنے کھنے سے دکھ دیتا ہو اور پلوک کا ڈر نہیں رکھتا اور جیسا آدمی استری کے مٹوہ میں پھنسا کر خراب ہوتا ہو وہی دوسری راہ اس کے بروک بگڑنے کے واسطے نہیں ہو۔

دوہا	آہ کھ تو کالے چڑھے یہ چرت چڑھ جائے	گیان دھیان اور دھرم کو جراثمول سے کھائے
	مار پڑائی سین میں بھوگت ات سکھ پائے	دھرم اور کام گنوا کے آپ رہے کھیاے
گیان نے کتا ہوں اور جب جوانی گذر کر بھاپا آتا ہو تب انکھوں سے کم دیکھ کر انون سے سنائی نہیں دیتا اور کمانے کی طاقت نہیں رہتی ہو تب اور پیچھے بغیر بہت دکھ پاتا ہو اور جسکے بیٹے جوان کیس طرح اپنے لڑکوں کو پالن کر دنگا اور جو کنگال اور دروری ہوا تو وہ اسوقت کھانے پور ٹھاجب اپنے کام اور مل کو کسی سے کچھ کتا ہو تب وہ اسکو گھر کے درجین کہتے ہیں تو وہ اسوقت بڑا دکھ کر کے کتا ہو کہ دیکھو اب میں بڑھا ہو کر کمانے کے لائق نہیں رہا اس سبب سے یہ لوگ جنکو میں نے جنم بھرا لایا مجھ کو بے اور جان کر کھانے اور پینے کی خبر بھی دیتا ہے		
دوہا	وانت کھیاے گھر گھسے پیٹھ بوجھنا	اپنے بڑے بیل کو باندھے جس کو دے
اور مانتا اسوقت وہ بڑھا ہے سب دکھ دیکھ کر پریشور سے اپنی موت مانگتا ہو لیکن عمر پوری ہوئے بغیر موت بھی نہیں آتی ہو اور اسکا بیٹا اور بیٹا		

پرگٹ ہوتا ہو اور پریشور کا چھوٹا روپ شری میں رہنے والا بغیر جوگ ابھیا س گئے اور گیان پریت ہوئے کسی کو دکھائی نہیں دیتا اور وہی پرش دوسرا روپ کال بنکر باہر رہتا ہو اسی کے جاننے کے واسطے جگیت اور تپ اور دان اور دھرم اور کرم سنا میں بنے ہیں اور مانتا جسے اس پرش کو پوجا کر اپنا مالک اور پیدا کرنے والا جانا وہ سب جگیت اور تپ اور کرم اور کچھ بھولنے کے سبب کرم بھگتا ہوتے ہیں اسکا جاننا کچھ نہیں ہے وہ سب میں بھگت اور پریم کرنے سے پہچانا جاتا ہو سو تم بھگت کر کے اس پرش کو جانو پھر تم کو کوئی دوسری بات کرنے کے واسطے کچھ کام نہ رہ کر سناری پوج تھار اچھوٹ جائیگا میں چار طرح کی بھگت ساتویں راجسی تاسی تو دھما تم سے کتا ہوں اس کا حال میں لگا کر سنو کہ پریشور کے شنف کے واسطے ساتویں بھگت جل کے سماں نرمل ہو جس میں سوائے مکت پانے کے دوسری کامنا نہیں رہتی اور راجسی بھگت استری اور دھرم اور تپ اور کرم سناری سکھانے کے واسطے سمجھ اور تاسی بھگت اس واسطے ہو کہ میرا دشمن مر جائے اور دودھا بھگت کرنے والے سناری سکھ اور مکت وغیرہ کسی چیز کی چاہنا نہیں رکھتے اس طرح کی بھگت مجھ کو بہت پیاری معلوم ہوتی ہو اور بھگت اسکو کہتے ہیں کہ میرے چرن کل کا دھیان جو بہت سدا و رات کو مل ہو پڑی پریت اور پچھے من سے اپنے ہر دے میں رکھے اور اٹھ پیر میرے نام کا اسم کر کے اور کسی وقت مجھ کو نہ بھلا کر بائھوں سے میری سیوا اور پوجا اور پر دے سے تیر تھ جاترا کرے اور جو لوگ ساتویں اور راجسی اور تاسی بھگت کرتے ہیں انکی اچھا اور کامنا بھی پوری کر دیتا ہوں جس میں محنت انکی بیکار نہ جاوے لیکن جو آدمی بغیر کسی اچھا کے دودھا بھگت میری کرتے ہیں ان سے میں بہت شرمندہ اور خوش رہتا ہوں کہ کون چیز انکو دے کر انکے بدلے سے ارن ہو جاؤں اسے مانتا تم نہ دھا بھگت میری کرو تو مکت پدوی پر پوجی پر جو تم اپنے من میں یہ جانتی ہو کہ میں راجا سو ابھجھوں اور ست روپا کی بیٹی اور گروم جی کی استری اور راجا اناں پا اور پریرت کی بہن ہوں یہ شری کا سب مانتا چھوٹا جانکر بھگت اور سادھ اور سنتوں سے نانا لگاؤ اور سب اندریوں کا جو دوا اور سکھ و اسکی چاہنا پریشور کو امین کی بنامت کر دجس طرح تم سادھن کر دگی تب تمھارے ہر دے میں اس اور پرش کا روپ لگوا آپ سے دکھائی دیکھا اور اوی مانتا یہ گیان اس آدمی کو مل سکتا ہو جو اپنے دھرم اور کرم پر پھر کر گیا نیوں کا ست سنگ رکھے اس کام کا بھل بڑا ہر وہ کام نہ کرے اور جو کچھ اسکو پرا پر دھ کے موافق ملے اسپر سنتو کہ رکھ کر زیادہ لالچ نہ پڑھاوے اور پیٹ بھر نہ کھاوے جس میں پریشور کا گھن اور شرم کرتے وقت اکس نہ آوے اور جس جگہ تیر تھ استھان اور گیا نیوں کا ست سنگ چھا ہو وہاں رہے اور جہاں ست سنگ اچھا نہ ہو وہاں نہ رہے اور یہ مانتا کو اپنے شری اور سب جیوؤں میں برابر دیکھ کر بھوکھ پیاس اور دکھ سکھ کو برابر سمجھے ایسے آدمی کو جیون مکت کہتے ہیں اور جب تک یہ گیان پر اپت نہو تب تک اپنے پرن اور آشرم کے موافق کرم اور دھرم کرتا رہے اسکے کرنے سے دھیرے دھیرے گیان پر اپت ہو جاتا ہو

اوصیائے سانیستوان کہنا کیل دیو جی کا سا نکھہ جوگ گیان دیو ہوتی ہے	کیل دیو جی بولے کہ اے دیو ہوتی اب میں سا نکھہ جوگ گیان کہتے کتا ہوں چیت لگا کر سنو لیکن تم اس گیان کو بہت اچھا جان کر ہری سے مت کہنا یہ گیان جلدی سب آدمی کو نہیں ملتا اور سناری ہو بار تم جھوٹا جانکر کھی بج مت سمجھنا جو ٹکویہ سند ہیہ ہو کہ جو سناری ہو بار سب جھوٹا ہو تو سناری میں جو جگیت اور تپ اور دھرم اور پاپ اور ک کی بات لوگ کرتے ہیں وہ بھی جھوٹے ہوگی سو وہ پین اور پاپ کی بات سچ مانکر جھوٹ کھی مت سمجھو جس طرح کوئی آدمی کسی استری سے جاگتے ہیں کی چاہنا رکھ کر اسی دھیان میں سو جاوے اور پنے میں اسی استری سے جھوگ کر کے بیچ اسکا گڑے تو جھوگ کرنا اسکا جھوٹا اور بیچ کر نا بیچ ہوتا ہو اسی طرح یہ سناری جھوٹا ہو کہ جو پاپ ورن آدمی کرتے ہیں اس کے بدلے دکھ شکر خرد بھوگنا پڑتا ہو اس بات کا ایک اقداس کتا ہوں سنو کہ ایک آدمی جگل سے لکڑی کا بوجھ کاٹ کر اپنے سر پر	
---	--	--

اور سنت اور مانتا کاست سنگ نہیں کیا اس لیے اٹنا لٹک کر دکھ پاتا ہوں اسوقت میرے اوپر سہاوتا اور کرپا کر کے اس نرک کٹھ سے بھٹکوا باہر نکالے تو اب میں تن اور زن سے آپ کے تپ اور سیوا میں مستعد و مصروف رہوں گا لیکن ایسی دیا کیجئے کہ یہ گیان مجھ کو نہ چھوے اور دنیا میں ایسا کام کروں جس میں جنم اور مرن سے چھوٹ جاؤں جب نوان یا دسوان مہینا ہوا تب باجو جسکو پر سوت کہتے ہیں زور کر کے اسکو باہر کر دیتی ہوں اور کر کے تین لڑکی بائیں طرف اور لڑکا داہنی طرف کو دکھ میں رکھ کر جب پر تھو پر گر کر رہتا ہوں تب پریشور کی مایا سے پچھلے جنون کا گیان اسکو بھول جاتا ہے وہ چھوٹا لڑکا بھوک اور پیاس لگنے سے دکھ پا کر سوائے رونے کے اور کچھ بول نہیں سکتا اور بچھونے پر مل در موتر کرنے سے جب تک کوئی اسکو نہیں اٹھاتا تب تک اس میں بڑا دکھ پاتا ہوا اور مانتا اور بتا اسکے نل اور موتر کو تاپا پانی سے بوجھنے اور دھونے کے بعد اسکو گود میں لیکر خوش ہوتے ہیں جب اس عمر سے سیانا ہو کر پانچ برس کا ہوتا ہوں تب اسکے مانتا پتا بدیا سے کھنے کے واسطے اسکو گرو کو سوپ دیتے ہیں وہ ان بھی بدیا سے کھتے ہیں ماریٹ کھانے سے گھٹ پکڑنے میں کے موافق کھینے نہیں پاتا جب سولہ برس کی عمر میں جوان ہو کر اچھا گنا اور کپڑا پہنتا ہوں تب اچھا سے کام کر دھرم توہ میں پھنس کر اپنے برابر دوسرے کو نہیں سمجھتا ہوں اور جو در در کی اور کنگال ہوا تو دوسروں کو اچھا گنا اور کپڑا پہنے اور اچھی چیز کھائے دیکھ کر ڈواہ کی راہ سے سوچ کرتا ہوں اور براہ ہونے کے نیچے استری گھر میں آنے کھانے اور کمانے کی فکر میں دن رات دکھی رہ کر جنم اپنا پر تھکا ہوا اور جو آدمی پہلے جنم میں کچھ دان اور دھرم نہیں کیے ہوتا وہ آدمی زیادہ کنگال ہو کر آٹھون پہنچ کر بھوکے کی جھتا اور دکھ اٹھاتا ہوں جب لڑکے باپ پیدا ہوتے ہیں تب ان کی پریت میں پھنس کر بہت طرح کے جھوٹے اور سچ بولنے سے کمانی طرح کے دکھ اٹھاتا ہوں اور جب تک سامر تھرتھتی ہوں تب تک استری اور لڑکوں کو اپنا سمجھ کر ان کے پالن کرنے کے لیے اپنی جان پر سب سہا کر اپنے مانتا اور بتا کو کھو دینے کے مرنے سے اتنا روتا ہوں کہ جسکا برن نہیں ہو سکتا اور اپنی استری کے بس میں دوسری راہ اسکے پر لوک بڑھتے کے واسطے نہیں ہوتی۔

دوہا	آہ دکھ تو کاٹے چڑھے یہ چوت چڑھا جائے	گیاں دھیان اور دھرم کو جراثمول سے کھائے
	مار پڑائی سین میں بھوگت ات شکھ پاسے	دھرم اور کام گنواے کے آپ رہے کھیاے

ایسا جو آدمی اپنا بھلا چاہے تو استری کے اسنیہ میں نہ چھتے ایسا مانتا تم بھی استری ہو میرے کہنے سے برانہ ماننا دھرم شاستر کے موافق گھر میں بڑا ہوا طبیعتی سانیہ لیکر چھتا اور کتا ہوں کہ اب میں کس طرح اپنے لڑکوں کو پالن کروں گا اور در در کی اور در در کی ہوا تو وہ اسوقت کھانے اور پینے پر بہت دکھ پاتا ہوں اور جسکے بیٹے جوان کمانے والے ہوتے تو وہ اپنی استری ہمیت اس بوڑھے کو دشمن برابر سمجھتے ہیں اس عمر میں وہ بڑھاپا ہو کر کام اور مل کو کسی سے کچھ کتا ہوں تب وہ اسکو گھر کے درجن کہتے ہیں تو وہ اسوقت بڑا دکھ کر کے کتا ہوں کہ دیکھو اب میں نہیں لیتے جس طرح جب بیل بڑھا ہو کر تو بھرا اٹھانے کی سامر تھ نہیں رکھتا ہوں تب بیٹے لوگ ناخوش اسکی کانٹے جگ مل میں چھوڑ دیتے ہیں۔

اور اسوقت وہ بڑھاپا سب دکھ دیکھ کر پریشور سے اپنی موت مانگتا ہے لیکن عمر پوری ہوئے بغیر موت بھی نہیں آتی ہوں اور اسکا بیٹا اور

پہلے آپ بھوجن کر کے نیچے بھٹکھاریوں کی طرح کچھ اسکو بھی کھانے کے واسطے دتے ہیں جب بڑھاپے کے وقت میں کچھ بیماری وغیرہ آئے ہوتی ہوں تب کوئی گھر والا آدمی اسکی سیوا نہ کر کے دو گھڑی بھی اسکے پاس بیٹھنے کا ساتھی نہیں ہوتا اور وہ بچا راکیلا بڑا کر جب کسی کو کھانا یا پانی مانگنے کے واسطے بلاتا ہوں تب جان بوجھ کر چپ ہو جاتے ہیں اور اسکی بات کا جواب نہ دے کر درجن اسکو کہتے ہیں یہ سب تکلیف اور رنج اٹھا کر جب اسکے مرنے کا وقت نزدیک آہو پختا ہوں تب کف اور پٹ اور بات سے گلا اسکا بند ہو کر سیدھی سانس بھی اسکی نہیں نکلتی اس وقت ادھرم اور باپ کر کے والوں کو جرم دوت کہتے ہیں کہ جن کے لیے تو یہ سب باپ بٹور اٹھا ان کو آپ اپنی رچھا کرنے کے واسطے بلاؤ جب وہ بول بند ہو جائے اسکا جواب دینے اور کسی کو بلا نہیں سکتا تب اپنی کرنی یاد کر کے انگلیوں سے سب کو دیکھ کر دیتا ہوں جب جم دوت اپنا بھیا نکا روپ اسے دکھلا کر دکھاتا ہے میں تب اسکے ڈر سے اسکا مل اور موتر نکلتا ہوں لیکن سوائے اسکے دوسرے کو وہ دوت دکھلائی نہیں دیتی اسوقت کل پر دار والے اپنی جھوٹی بریت جگت کے دکھلانے کو ظاہر میں روتے ہیں ایسے میں اسکا اور زیادہ گھبراتا ہوں اور اس رونے اور پٹنے کی آواز سن کر جم دوت اسکو بہت دکھ دیتے ہیں اسوقت پریشور کا نام اور کتا اور کیرن اسکو سنانا اور گنگا جل در تسی دل در سا لگام جی کا پر نامت اسکے ذہن ڈالنا اور سادھار پریشور کے جرنون کی دھوا اسکے بدن پر لگانا اچھت ہوسوہ بھی کسی سے نہیں ہو سکتا صرف جمل مکر کا رونا چاہتے ہیں۔

اوصیائے استیوآن - لیجا ناجم دونوں کا ادھرمی جیو کو جراج کے پاس

میرے جی نے کہا کہ ای میری اتنی کتا شکرو دیو ہوتی ہے پوچھا کہ ای میرا بھو اس ادھرمی کامرنے کے نیچے کیا حال ہوتا ہوں وہ بھی کیے کپل دیو جی بولے کہ ای مانتا یہ سب دکھ اٹھانے کے نیچے جم دوت لوگ اس جو کو مرنے کے بعد انگلیوں کے برابر بدن اسکا بنا ہو کر سب اندریوں کی شکست اس میں ہوتی ہوں اپنی چھانسی سے باندھ کر لوہے کے ٹنگروں سے مارتے ہوئے جم بری میں جو مرت لوک سے ننانوے ہزار جرجن پر ہوں جراج کے پاس لیجاتے ہیں اسوقت وہ جیوراہ میں بھٹکھارے اور پیاس لگنے اور دانہ پانی نہ ملنے سے اپنے کیے ہوئے پاؤں کو یاد کر کے بہت پچھتا ہوں اور راستے میں زمین آگ کے برابر جلتی ہوئی ملتی ہے جب وہ اس میں پڑے پیر اور ننگے سر اور ننگے بدن چلنے سے تھک کر کہیں سستانے کو چاہتا ہوں یا راہ میں اندھ کار رہنے سے چل نہیں سکتا تب جم دوت اسکو ٹنگروں سے مار کر دم نہیں لینے دیتے اسوقت وہ مرنے کی طرح بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑتا ہوں جس طرح یہاں دنیا میں راجا لوگ جبراکرم کرنے والوں کو دند دیتے ہیں اسی طرح وہاں بھی باپ کو نوا لا آدمی راہ میں تکلیف یا گریہ پریشور کی مایا سے اس انگلیوں کے برابر شریر کو اپنا پہلا بدن بھٹکا اور اسوقت بہت دکھی ہو کر کوئی اپنے کل اور پر واد لا دکھائی نہیں دیتا تب وہ پھر کر دیکھتا ہوں کہ اس برے دکھ میں کوئی میری مدد کرنے کے واسطے آتا ہوں یا نہیں جب اسکو وہاں پر کوئی کل اور پر دار والا دکھائی نہیں دیتا تب وہ بہت پچھتا نے اور رونے کے بعد کتا ہوں کہ دیکھو جنکے پالنے کے واسطے میں یہ سب باپ بٹور اٹھا ان میں سے کوئی آدمی اسوقت میری مدد نہیں کرتا یہ بات یاد کر کے اس جیو کو بڑا دکھ ہوتا ہوں لیکن اسوقت سوائے پچھتانے کے کچھ اور نہیں ہو سکتا اور راہ میں سانپ اور بچھو وغیرہ بہت طرح کے جیور ہکر اسکو کاٹتے ہیں جب اس طرح بہت دکھ دیتے ہوئے جم دوت لوگ اس ادھرمی کو بہتر فی ندی میں جمان لے تو تر کو پیٹ اور کیرٹے اور ناخن اور ہڈی اور مٹا ہوا مانس بھرا ہوا چار کوس کا پاٹ ہوتا ہوں چار گھڑی میں لیجا کر ڈال دیتے ہیں تب وہ جیو اس ندی میں کیرٹوں کے کاٹنے اور ٹھوکر مارنے اور گڈھوں کے مانس نوچنے سے بہت دکھ باکرات بلا پ کر کے کتا ہوں کہ جو کوئی مجھ کو اس ندی سے پار کر دیتا اسکا میں بڑا جس مانتا یہ بات سن کر جم دوت لوگ اسکو اپنی گدا سے مارتے ہیں یہ سب دکھ اٹھانے کے نیچے وہ جیو بہتر فی پار اتر کر جب چار گھڑی میں جراج کے پاس پہنچتا ہوں تب جراج کی اگیا سے چتر گیت اسکے کرموں کا کاغذ

ایسے بڑھے بیل کو باندھ جس کو دے

دیکھ کر ختنے دن جس نرک میں رہنے کا دندنا اُچٹ ہوتا ہے وہاں اُسکو بھیج دیتے ہیں اُس نرک میں جا کر وہ بہت دکھ پاتا ہے اور میعاد پوری ہو جانے کے بعد وہ جو نرک سے نکل کر اُسر شدہ اور کروپ جیو کی جون میں خجہ پاتا ہے اور ہمیشہ روگی رہ کر کبھی سنگھ نہیں پاتا اسی طرح چوراسی لاکھ جون میں بھرم کر بھر کر آدمی کا تن ملتا ہے مائے جتین چلا آدمی کا ملنا سچ نہیں ہوتا اور رو رو آؤگ اٹھائیں نرک میں اُنکا حال پانچویں اسکندھ میں آوے گا۔

ادھیائے تیسواں۔ کنناکیل دیو جی کا دیو ہوتی سے کہ یہ پاپ کرنے سے مرنے کے بعد یہ دند ملتا ہے کبل دیو جی بولے کہ اے مائے جتین پاپ کرنے سے آدمی جم پڑی میں جا کر نرک بھوگتا ہے اُن پاپوں کے دند ملنے کا حال تم سے الگ الگ کہتا ہوں منو کہ چوٹی کسی کا مال زبردستی لے لیتا ہے اُسکو جم دوت بہت اونچے پہاڑ پر چڑھا کر نیچے پتھر کی چٹیان پر گر دیتے ہیں تو اُسکا انگ انگ ٹوٹ جاتا ہے اور بڑے بڑے گدھے اُسکا مانس کھاتے ہیں اور رو رو نام جیو جو کون کی طرح ڈوبتی کر اس سے کہتے ہیں کہ جتنا دھن تنے دوسروں کا لیا ہوتا ہے کلپ بھر تک کھا رہا ہے یہی حال ہو گا یہ بات سُکر وہ جیو دکھ پانے سے بہت بچتا کر سوچ کرتا ہے لیکن جان اسکی نہیں نکلتی اور جو آدمی اچھا کھانا اور کپڑا مانا کر صرف آپ ہی کھاتا اور پہنتا ہے اور اپنے پر وار اور ساتھ والوں کو نہ دیکر ساودھ سنت کی سیوا نہیں کرتا اُسکو وہاں اور جو کوئی سنت اور مہاتما کو درجن امکر اُنکو ٹیٹھی اُنکھ سے دیکھتا ہے اُسکی اُنکھیں گدھے اپنی جھنج سے بھوڑ کر نکال لیتے ہیں اور اُسکا بانس اور سر کا گودا ٹھوکر دے نکال لیتے ہیں اور جو آدمی یا حاکم بنا اپرا دھ کسی کو دند دیتا ہے اُسکو جم دوت پتھر کی چٹیان پر رکھ کر کھڑکی طرح پیرتے ہیں اور جو کوئی کھانے میں نہر ملا کر کیکو دیتا ہے یا اگ لگا دیتا ہے اُسکو بہت اونچے درخت پر جس میں تلوار کی طرح پتے ہیں چڑھا کر اوپر سے چھوڑ دینے ہیں تب بدن اُسکا کٹ کٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے اور جو آدمی بڑائی استری سے بھوگ کرتا ہے اُسکے بدن سے لوہے کی استری بنو کر اگ میں لال کر کے لپٹا دیتے ہیں اور جو کوئی دوسرے کی امانت بے ایمانی سے لے لیتا ہے اُسکو اگ کی طرح جلتی ہوئی زمین پر لوٹا کر اور گرم گرم تیل ڈالتے ہیں اُنکو لالا چھ نام نرک میں جو بیب اور مٹھی کی لار سے بھرا ہے ڈال کر بانی کی جگہ وہی پلاتے ہیں اور جو کوئی نیا اور نیچائیت اور گواہی میں پچھ کرے جھوٹ بولتا ہے اُسکو بہت گرم اور اندھیارے کنوئیں میں جو سانپ اور بچھو سے بھرا رہتا ہے بار بار ڈالتے اور نکالتے ہیں تب وہ سانپ اور بچھو کے کاٹنے سے بہت دکھ پاتا ہے اسی طرح جو جیسا پاپ کرتا ہے اُسکو ویسا دند وہاں ملتا ہے۔

ادھیائے اکیسواں۔ کنناکیل دیو جی کا دیو ہوتی سے یہ بات کہ نرک بھوگنے کے تیجھے جیو کا کیا حال ہوتا ہے۔

جیو جتین بھی وغیرہ کا بدن پائے میں اسی طرح چوراسی لاکھ جون میں خجہ پاکر بھر آدمی کا تن ملتا ہے لیکن وہ لوگ کانے کُڑے اندھے روگی کروپ اور دوری نکال ہو کر دنیا میں سب طرح کا دکھ اٹھاتے ہیں جو آدمی دنیا میں خوبصورت اور دھرماتا بھگت نیت دان دھنی پاتر دکھائی دے اُسکو جیو لوگ اُسے مرگ سے آکر سنسار میں خجہ لیا ہے اے مائے دونوں باتیں پر پتھر دیکھ کر مرگ اور نرک کے آنے والوں کا حال بھی طرح دنیا میں ہیں ہو کر پاپ نہیں رہتا وہ جیو مرنے کے بعد دیوتا اور گندھرب کا تن باکر دیو لوگ اور مرگ میں سنگھ بھوگ کرتا ہے اے مائے جیو دیوتا آدمی یا کتا یا بلی یا سور وغیرہ جس جون میں خجہ پاتا ہے پریشور کی بابا سے اسی جون میں ہمیشہ رہنے کی اچھا رکھ کر خوش رہتا ہے اور من اُس کا بغیر

دیا اور کر پاپریشور کے سنار سے برکت نہیں ہوتا اور جس بدن کو اپنا جانکر پالتا ہو وہ بدن اسکا قائم نہیں رہتا ستوگن اور رجگن اور توگن تین
 طرح کا سو بھاؤ ہوتا ہو جسکو رجگن زیادہ ہوتا ہو وہ راجسی کرم کر کے سنگ لوک میں جاتا ہو اور توگن زیادہ رہنے سے پاپ کرنے والا آدمی پاتال
 میں بیچ نرک کے پڑتا ہو اور ستوگن کی راہ سے شجھ کرم کرنے والا دیو لوک میں پہنچتا ہو اور ایسا مناسب جیوؤں کی گت میں طرح پر جانکر چپ نہ
 دان آؤک جو اچھے کرم ہیں اسکو بھی راجسی اور تاسی اور ستوگنی سمجھو جسکا جیسا سو بھاؤ ہوتا ہو اسکا من اسی بات میں لگ کر وہی کام وہ کرتا
 ہو اور یہ جو اپنے سو بھاؤ کے موافق کرم کر کے بار بار سنسار میں جنم لیکر دکھ بھوگتا ہو اور اوگن سے نہیں چھوٹتا جس طرح کنوین سے پانی
 بھرنے کے واسطے ایک رہٹ چرخی کا بنا کر اس میں مٹیوں کا بارادیر سے پانی تک پہنکا کر اس رہٹ کو گھماتے ہیں اس میں دیر کی مٹی پانی
 کر جانے سے خالی ہو کر دوسرے مٹیوں میں نیچے پانی بھر جاتا ہو اسی طرح اس جیو کی گت سمجھنا چاہئے کہ ایک تن سے نکل کر بہت کرموں کا بھل بھلا
 شجھ جیسا کیا ہو بھوکنے کے پیچھے دوسرے شری میں جاتا ہو اور جس تن میں جیسا کرم کرے اسی کے موافق دوسرا تن پاتا ہو یہ بات سنکر دیو ہوتی
 نے کہا کہ ایسا ماراج جو یہی حال ہو تو جیو کا چھکارا اس دنیا سے کبھی نہیں ہو سکتا تب کیل دیو جی بولے کہ ایسا مانا جنم اور مرگ سے چھوٹنے کی تدبیر
 ہم تم سے کہتے ہیں ستوکر سچ بولنا آچار سے رہنا سب جیوؤں کی رچھا کرنا بے مطلب بہت نہ کہنا بدھ کو نہ بگاڑنا بڑی سنگت اور مہرے کام
 سے الگ رہنا سدا پر سن چت رہنا جتنا پریشور دیوے اسپر ستو کر رکھنا کسی کے پاس دولت دیکھ کر ڈاھ نہ کرنا شجھ کرم کر کے دنیا میں نیک نام ہونا
 بات کی بدنامی نہ لینا کسی پر غصہ نہ کرنا دھرم سے کمائی کر کے اپنے دن کا ٹنا پریشور کے چرنوں میں پریت رکھنا پریشور کو اپنا مالک درپید کرنے والا اور
 روزی رزق دینے والا جانے رہنا کسی جیو کو مار کر دکھ نہ دینا پر ناری سے پر سنگ نہ کرنا سادھ سنت براہمن کی سیوا کرتے رہنا پریشور کی کھٹا
 اور کیر تن سننا پریشور کے نام کا بھجن کرنا بڑوں کی سیوا میں رہ کر کبھی انکا آوارہ نہ کرنا بڑی اور بھلی سب باتوں کو پریشور کی اچھا پر سمجھنا اپنے
 کرم اور دھرم میں لگے رہنا اور مانا جو جیو آدمی کا تن پا کر اس طرح کے کرم کرنا ہو وہ جیو آؤگن سے چھوٹ کر بھو ساگر پار اتر جاتا ہو یہ سب گمان
 بغیر ست سنگ کے اور بغیر کھچیران سے نہیں ملتا ہو اس واسطے آدمی کو مانتا اور گیا فی لوگوں سے پریم رکھنا بہت ضروری ہو جتنا
 زیادہ بہت ست سنگ کر لیا اتنا ہی زیادہ فائدہ اسکو ہوگا اور ہی لوگوں کی سنگت کرنے میں جو پہلے سے کوئی گن اس میں بہ گاوہ بھی جاتا
 رہے گا اور جگت میں براستری گامی اور جواری اور لو بھی اور جو راو شراب پینے والا اور جینو راو رجھو ٹھہرنے والے اور اپنا شریر پائے
 والے ہو کر جو شکر کے واسطے اپنا دھرم چھوڑ دیتے ہیں ایسے لوگوں کی سنگت کبھی کرنا چاہئے ایسے لوگوں سے یک ساعت سنگت کرنے میں بھی
 عقل خراب ہو جاتی ہو چت کا بننا بہت مشکل ہو کر خراب ہونے میں دیر نہیں لگتی اور جو لوگ پرانی استری سے بھوگ کرتے ہیں انکا گمان اور
 دھرم دونوں خراب ہو جاتے ہیں اسلئے اپنی بیٹی اور بہن کے پاس بھی اکیلے میں بیٹھنا نہ چاہیے کسو اسلئے کہ آدمی کا دل ہر ساعت ایک طرح پر نہیں
 رہتا اور کا دیو ایسا بڑا ہو کہ آدمی کا گمان لیکر اس سے بہت پاپ کرنا ہو ایک سے برہما جی جو سب جگت اور چار دن بید کے پیدا کرنیوالے اور
 ایک شری گمانی رہ کر بید کے موافق دھرم اور ادھرم کا پچا کر رکھنے والے ہیں مرسوتی نام اپنی بیٹی کے پاس اکیلے بیٹھے تھے پریشور کی مایا سے اس لوگی
 کی خواہش ہوئی دیکھ کر برہما جی کے من میں پاپ سایا جب برہما جی کا دیو کے نشے سے متوالے ہو کر اپنی بیٹی کے ساتھ بھوگ کر کے واسطے چلتے
 ہوئے دھرم روپی انکا یہ حال دیکھتے ہی بہت شرمندہ ہو کر ہرنی کا روپ رکھ کر وہاں سے بھاگی اور برہما جی ہرن کا روپ رکھ کر اس کے پیچھے دوڑا
 اسوقت سنکا دک انکے بیٹوں نے جو پریشور کا اوتار ہیں وہاں پر اگر برہما جی کو بہت سمجھا یا تب برہما جی نے گمان پر اپت ہونے سے بہت شرمندہ
 ہو کر وہ تن اپنا چھوڑ کر دوسرا تن دھر لیا اور مانا دیکھو برہما جی جکے بنائے ہوئے رکھیشور اور مین پر جاؤک سنساری جیو ہن کا دیو کے بس ہو کر انکی

دو اور کسار روپی بھاری روگ میرا چھڑا دیا اتنی کھٹا سنا کر متیرے رکھیشور نے کہا کہ ای بد رچی یہ سب آستیت دیو ہوتی کی سنکر کیل دیو جی بولے کہ ای ماما تم اس سورج روپی گیان کو بہت اچھا جانکر ہر کسی سے مت کہنا اور ہمیشہ یاد رکھنا جس طرح سورج کے پرکاش سے اندھ کا رٹھ جانا چھوٹی اسی طرح یہ گیان یاد رکھنے سے آدمی کی اکیان نام چھٹی ہو اور گرد اور براہمن اور سادھ اور مشیو اور بھکتوں کو یہ گیان سنانا اور آدھرمی اور مورکھ اور چور اور لالچی اور جھوٹے اور چلخوڑ سے مت کہنا اور جو آدمی گرد اور پریشور سے پھر پھر دوسرے کا اپکار نہ مانے اور گرد کی بات کا یقین نہ کرے اسکو بھی یہ گیان نہ سنانا اور آدمی اور مورکھ لوگوں کو گیان سکھانا کیسا ہوتا ہو جیسے کوئی ٹرساٹن یعنی سونا بنانے کی راگھ پانی میں ڈال دے یہ بات کہ کر کیل دیو جی بولے کہ ای ماما اب میں لنگا سا کر جاتا ہوں ٹکوں جس چیز کی چاہنا ہو مانگ لو یہ بات سنکر دیو ہوتی نے کہا کہ ای مہاراج جسکے تھارے برابر بیٹا پیدا ہوا اسکو بھر کس چیز کی چاہ رہیگی یہ بات اپنی ماما سے سنکر کیل دیو جی پورب دشا کو چلے گئے اور دیو ہوتی نے من اپنا سناری مایا سے برکت کر کے ہمان وغیرہ کو اسی جگہ چھوڑ دیا اور سرسوتی کنارے بیٹھ کر نارائن جی کے چرنون کا دھیان اور انکے نام کا اترمن اپنے سچے من سے کرنے لگی دھیان کرتے کرتے بدن اسکا پانی کی طرح بہکر سرسوتی ندی میں لگیا اور حبتین آتما لگت پدوی پر پوچھا اور جب کیل دیو جی سدر کنارے لنگا سا کر پوچھے تب سمدرنے بدھ کے ساتھ انکی پوجا اور پرکرا اور استت کر کے انکو بیٹھنے کے واسطے آسن دیا تب وہ اسواسطے وہاں بیٹھ کر جوگ بھیا س کرنے لگے جس میں کلجگ باسی لوگوں کو جو جوگ اور تپ نہیں کر سکتے میرے درشن سے جوگ بھیا س کا پھل ملے سو یہ ستنان کیل دیو من کے بیٹھے کا کلکتہ شہر کے پاس لنگا سا کر میں اب تک موجود ہے بہت لوگ انکے درشن کے واسطے کلکتہ کی راہ سے وہاں جاتے ہیں وکیل دیو جی نے وہاں بیٹھ کر شک نام رکھیشور آدک کو ساکھیہ جوگ گیان پڑھایا تھا اتنی کھٹا سنا کر شک دیو جی نے کہا کہ ای راجا جو ساکھیہ جوگ گیان کیل دیو جی نے دیو ہوتی سے برتن کیا تھا وہی گیان میں نے ٹکوتا یا اور ساکھیہ جوگ کا تود سار ہی ہو کہ آتما کو انباشی اور اپنے شریر کا ناش سمجھ کر میں اپنا سناری مایا میں نہ لگاؤے اور متیرے جی نے بد رچی سے کہا کہ میں نے کیل دیو اتار کی کھٹا ٹکوتا سی جو کوئی اسکو سپے من سے لے جائے وہ آدمی دنیا میں چاہا ہوا پھل پا کر انت سے ملکت پدوی کو پاوے گا۔

دوہا - کرم ہوتے ات سرس کرت جو ابھان تخت نہ ٹوٹی جھوٹری کرم تھے ہمان

اسکندھ چو چھا
دھچھ پر جاپت کی جائیہ میں تتی جی کا تن تیاگ کرنا اور مہا چل برت کے
یہاں پار تپی نام سے جنم لینا اور دھرو بھکت اور راجہ پر تھو کی ستھیا

ادھیائے پہلا

پیدا ہونا اور تپ کرنا اترمن کا اور جنم لینا چندرما اور دتاترے اور در باسا رکھ کا اترمن کے یہاں

دوہا - خزانارائن گراہت بیاس دیو شک دیو بار بار نبودن تمھیں ہر دھن بھن بدھ دیو

متیرے رکھیشور نے کہا کہ ای بد رچی اب ہم سنسار پیدا ہونے کا حال کہتے ہیں سنو کہ برہما جی سے مرت نام بیٹا پیدا ہوا اس کے کٹان کل نام دو بیٹے پیدا ہو کر اس سے آگے بہت سستان ہوئی جسکا حال چھٹے اسکندھ میں آویگا اب میں سوا بھوموں کی اولاد کا حال کہتا ہوں راجا سوا بھوموں کے دیو ہوتی وغیرہ من بیٹی اور اتان پاو اور پرہ برت نام دو بیٹے پیدا ہوئے دیو ہوتی کا بواہ کرم رکھیشور سے ہوا

جسکے یہاں کیل دیو بھگوان نے اتار لیا تھا انکا حال میں کہ چکا اب دونوں بیٹوں کا حال سنو کہ ایک بیٹی کا بواہ دھچھ پر جاپت سے اور دوسری لڑکی کی شادی یوج پر جاپت سے جب سوا بھوموں نے کروی تب یوج پر جاپت کے اس استری سے اتر نام بیٹا پیدا ہوا اور اتر سے تین بیٹے ہوئے اتنی کھٹا سنا کر بد رچی نے متیرے رکھیشور سے کہا کہ ای مہاراج اتر کے بیٹوں کے پیدا ہونے کا حال کیسے تب متیرے جی نے کہا کہ ای بد رچی اتر نے بھی برہما جی کی اکیا سے دنیا پیدا کرنے کی اچھا کر کے من میں ایسا بچار کیا کہ میرے لڑکے کو بھی سنساری جیو پیدا کرتے ہوئے اسواسطے پہلے برہمنور کا تپ کر کے تیجھے سے سستان پیدا کروں جس میں اولاد دھرتا ہوا ایسا بچار کر اتر من اپنی استری ان سویا سمیت تپ کرنے لگے لیکن کسی دیوتا کا نام نہ لیکر کرتا مگر تپ کرنے لگے جب سولہ برس تپ کرتے ہوئے بیت گئے تب برہما اور بشن اور مہا دیو جی تینوں دیوتاؤں نے اکر اتر من کو درشن دیا اتر من نے تینوں دیوتاؤں کی پوجا اور استت کر کے کہا کہ ای مہاراج میں نے تو ایک دیوتا کا تپ کیا تھا آپ تینوں دیوتاؤں نے کس واسطے مجھکو درشن دیا اب میں اپنی کامنا کس سے مانگوں یہ بات سنکر بشن جی نے اتر من کو یہ جواب دیا کہ تم تپ کرتے وقت کرتا کا نام لیتے تھے سو ہم تینوں کرتا میں ایک ایک کام آیت اور باسن اور ناش دنیا کا کرتے ہیں اور ہم لوگوں نے آدرنگا رجوت کی اچھاسے جنم لیا ہوا اور درودھن گن نرنگا رکھ روپ اور رکھیا نہ رکھ کر کسی کو اپنا درشن نہیں دیتے اور انکو کوئی آنکھ سے دیکھ نہیں سکتا لیکن سب کام دنیا کا انکی اکیا سے ہو کر ہم لوگ اپنے اپنے کام پر جسکا برتن اور پر ہو چکا ہو انکی طرف سے موجود ہیں جو تم کو اچھا ہو ہم لوگوں سے ہوان مانگ لو ہم تم کو دینگے یہ بات سننے ہی اتر من نے دندوت کر کے اُسے کہا کہ ای مہاراج میں بھگوان میں بھگوان اور اتر من کے یہاں دتاترے تو بشن بھگوان کی کرپا سے اور در باسا شری مہا دیو جی کے اکر اتر من کے موافق بردان دیکر اپنے اپنے لوک کو چلے گئے اور اتر من کے یہاں دتاترے تو بشن بھگوان کی کرپا سے اور در باسا شری مہا دیو جی کے اکر اتر من کے اور چندرما سے بہت اولاد ہوئی انکے نام سنسکرت بھاگوت میں لکھے ہیں اتنی کھٹا سنا کر متیرے رکھیشور نے کہا کہ ای بد رچی یہ سوا بھوموں کی دوسری لڑکی جو رت پر جاپت کے ساتھ بیابانی گئی تھی اسکی سستان کا حال ٹکوتا یا اب تیسری لڑکی جو دھچھ پر جاپت کے ساتھ بیابانی گئی تھی اسکی سستان کا حال سنو کہ دھچھ پر جاپت کی اس استری سے ساٹھ لڑکیاں پیدا ہو کر ان میں تھی نام لڑکی کا بواہ شری مہا دیو جی سے ہوا تھا۔

ادھیائے دوسرا براننا دھچھ پر جاپت کا مہا دیو جی سے اور شاپ دینا شری مہا دیو جی کو۔

بد رچی نے اتنی کھٹا سنا کر متیرے رکھیشور سے پوچھا کہ ای مہاراج ستی جی نے اپنا تن کس طرح تیاگ دیا تھا اسکا حال برتن کیسے متیرے رکھیشور نے کہا کہ ستی جی کا بواہ ہونے کے بعد ایک ن مہا دیو جی بہت دیوتا اور رکھیشور دن سمیت برہما جی کی جگتہ کرنے کی بھامین بیٹھے تھے اسوقت دھچھ پر جاپت وہاں پر آئے تو سب نے انکو بڑے اور بھاؤ سے بٹھا لیا لیکن اسوقت مہا دیو جی جوابی آنکھ بند کیے ہوئے پریشور کے دھیان میں ڈوبے ہوئے وہاں پر آئے تو سب نے انکو بڑے اور بھاؤ سے بٹھا لیا لیکن اسوقت مہا دیو جی نے دھچھ پر جاپت کو دندوت بھی نہ کی اسلئے دھچھ نے کدوہ کر کے کہا کہ انکو لوگ گیانی اور تپسی اور ست باوی جو کہتے ہیں سو جھوٹے ہر انکا نام دیوتاؤں نے برتھا مہا دیو رکھا ہی بنے بھول کر برہما جی کے کہنے سے اپنی بیٹی کا بواہ مہا دیو جی سے جو ایک لوگ بال کے برابر ہیں کیا یہ اس بواہ کے لائق نہ تھے میری لڑکی بیابان سے دیوتاؤں میں انکی عزت بڑھ گئی اس سے انکو ایسا غرور ہوا کہ میرے واما دیو کہ مجھے دندوت بھی نہیں کرتے میں نے ستی ایسی لڑکی مہا سدری اور مرگ نبی مہا دیو ایسے بھوتوں کے راجا کو جو دن رات برہما جی پر بیٹھے رہتے ہیں بیاہ دی جس طرح کوئی آدمی شودر کو بید پڑھاوے یہ درجن کہنے کے تیجھے دھچھ پر جاپت نے اسی بھامین کھڑے ہو کر برہما جی وغیرہ دیوتا اور رکھیشور دن کے سامنے مہا دیو جی کو یہ شاب دیا کہ آج سے کوئی جائیہ میں مہا دیو جی کا حصہ نہ نکالے شری مہا دیو جی

یہ شاپ سننے پر بھی کچھ جواب نہ دیکر اسی طرح چپ چاپ پریشور کے دھیان میں بیٹھے رہے جب دھچ پر جا پت ایسا شاپ دیکر اپنے گھر چلا گیا تب
ہندی گن نے بچا کر کیا کہ دیکھو اس براہمن نے ہمارے سوامی شیشو شکر بھولا نا تھ کو بے ابرادھ ہی شاپ دیا ہے اس سے میں بھی براہمن کو شاپ کا
ایسا پکار کر ہندی گن نے سب سبھا والوں کو سنا کر کہا کہ اے دھچ میں تجھ کو اور سب براہمنوں کو یہ شاپ دیتا ہوں کہ براہمن لوگ ہیدو ورن
بڑھنے پر بھی اپنے پر لوک کا سونے نہ رکھیں اور اپنا چپ تپ پوجا یا ٹھ پھل آدمی کے ہاتھ پیسا اور روپیہ لیکر بچیں اور غیر پالا گن کے سب کو
سیس دیوین اور سب جگہ بھوجن کرین دھرم دھرم کا پکار نہ کریں یہ شاپ ہندی گن کا سنکر بھرگ رکھیشور نے جو اس سبھا میں بیٹھے تھے
کہا کہ اے ہندی گن تھے دھچ پر جا پت نام ایک براہمن کے ابرادھ کرنے لے بدے میں سب براہمنوں کو برحقا شاپ دیا اسلئے میں بھی ہمدیو جی
کے بھکت اور سیو کوں کو شاپ دیتا ہوں کہ وہ لوگ شراب پی کر پر لوک کا ڈرنہ رکھیں اور اپنے بدن میں رکھ مل کر کا نون میں بڑا بڑا چھید
کرین اور ہمدیو جی کی طرح جو گھٹنوں کا بھیس بنا وین اور پوجا اور باٹھ کرنے کا پھل اٹکونے لے جب شاپ ہو چکا تب دھچ پر جا پت اپنے
مکان پر آئے اور ہمدیو جی بھی یہ جھگڑا ہندی گن اور بھرگ رکھیشور کا دیکھتے ہی ہندی بیل پر چڑھ کر کیلا س کو چلے گئے اور سادھ لگا کر پریشور
کا دھیان کرنے لگے اور سب دیوتا اور رکھیشور آدک بھی یہ حال دیکھنے سے آداس اور دھکت ہو کر اپنے اپنے گھر چلے گئے اور دھچ پر جا پت
نے اپنے گھر پہنچ کر یہ بچا کر کیا کہ میں نے دیوتا اور رکھیشور دن کی سبھا میں ایسا شاپ دیا کہ کوئی ہمدیو جی کا بھاگ جائیہ میں نہ نکالے لیکن
اس بات کو پہلے بھی کو شرو ع کرنا چاہیے جب میں اپنے گھر جائیہ کر کے سب دیوتا اور رکھیشور دن اور براہمنوں کو بلا کر ہمدیو کا بھاگ
جائیہ میں نہ نکالتا زیادہ آجان ہو کر کوئی آدمی بھی اُنکا بھاگ جائیہ میں نہ نکالے گا ایسا پکار کر دھچ پر جا پت نے اپنا تیج اور پرکاشی
بڑھنے کے واسطے جائیہ کی تیاری کر کے سب دیوتا اور دیت اور رکھیشور اور پتی اور گندھرب اور کٹھ وغیرہ کو نیوتا بھیج دیا۔
اور ہمدیو جی کے پاس آئے۔

چڑھ کر دھچ بھرجا پت کی جاگہ میں در دیکھنا سستی کا کیلا سیریت سے

اپنی اپنی استریوں سمیت اچھا اچھا کھانا اور کپڑا منے اور تیاری کرنے کے بعد اچھے اچھے بانون پر چڑھ کر نہتے کھیلنے لگے جاتے دھجے کے جگہ مارگ میں بھیر ڈھکائی دینے کا کیا سبب ہو یہ بات سنگرمہادیوجی کے پاس بیٹھے ہوئے اُنکے جانے کی آواز منکر لوگوں سے پوچھا کہ آج آکاش اور رکھیشور اُدک اپنی اپنی استریوں سمیت وہاں نیوتا کھانے جاتے ہیں یہ سنتے ہی سستی جی نے من میں اُداس ہو کر کہا کہ دیکھو میرے باپ نے اپنی جگہ میں اور اور لوگوں کو نیوتا بھیجا اور چھکوا اور مہادیوجی سوامی کو نہیں بلا کر میرا پان کیا جو کام کاج کی بھیر میں وہ بھول گئے ہونگے تو نا ادا پتا اور گرد اور مٹر کے گھر آسو ہونے پر نیا بلالے بھی جا کر کام اور ٹھل کرنا چاہے اس میں کچھ ایمان نہ ہو گا اسلئے وہاں جا کر سب سے بھینٹ کر آئندہ دیکھنا چاہئے اور میرے نہ جانے سے دیوتا اُدک کی استریاں وہاں اکٹھی ہو کر آپس میں کہیں گی کہ کیا بھیجید جو دھجے پر جا پت نے سستی جی کو نہیں بلایا اس میں میرے مانا پتا کی نام دھرائی ہوگی اور میرا ایمان ہو کر مرنے دم تک سناات کا بچتا دامن میں رہے گا ایسا ہی کر سستی جی نے مہادیوجی سے بنے کیا کلام پر جو میرے پتا کی جگہ میں سب دیوتا اُدک اپنی اپنی استری ساتھ لیکر نیوتا کھانے جاتے ہیں جو میرے مانا اور پتانے کام کاج کی بھیر میں بھول کر آپ کو اور چھکوا نہیں بلایا تو میرا اور اُنکا ایک واسطہ ہو نیا بلالے جانے میں کچھ لالچ

منہیں اُس سسر کو باپ اور گرد کے برابر جانکر بغیر بلائے بھی اُس جاگتہ میں جانا اُچھت ہو وہاں میری سب بہن اپنے اپنے پت کے ساتھ آؤنی چھوکتی
وہاں سے یہ اجلا کھا تھی کہ کوئی کام خوشی کا میرے باپ کے گھر ہو تو میں بھی وہاں تھا ہر ساتھ جاؤں آپ دیا کر کے مجھ کو اپنے ساتھ لیکر وہاں
چلے سب بھینٹ ہو کر بڑا آئندہ کھلائی دیکھا یہ بات سنی جی کی سنتے ہی مہادیو جی نے پر جا پت کی دشمنی کا سب حال سنا کر کہا کہ اوتی جی تمھارا
باپ ہم سے دشمنی رکھتا ہو جو وہ ہم سے بُرا نہ مانتا تو بغیر بلائے بھی ہم چلے جاتے اور جو بغیر بلائے اُسکے یہاں جاوین اور وہ ہم کو دیکھ کر اور نہ کرے
بانا تمھیں بھولے یا کوئی کٹھور بچن کے تو اُس بن اچھا نہ ہوگا کسو اسے کہ تیرا اور تلوار کے گھاؤ تو ہم سے بھی اچھے ہو جاتے ہیں مگر زبان کا گھاؤ
جو کسی کے دُر بچن کہنے سے کھینے میں پڑ جاتا ہو وہ کسی طرح اچھا نہیں ہوتا اسکا علاج ملنا مشکل ہو اس لیے ہم تمھارے پتا کی جاگتہ میں نہیں جائیں گے
جب مہادیو جی نے جانا منظور نہیں کیا تب سنی جی ہنسی کر کے بولیں کہ اگر آپ نہیں جاتے تو مجھ کو اگیا دیجیے مجھ کو اپنے ماما اور پتا کے گھر بغیر بلائے جانے
میں کچھ شرم نہیں ہو یہ بات سنکر مہادیو جی نے کہا کہ اوتی جی دھتے پر جا پت اپنے راج اور دولت کے غور میں بھرا ہوا ہو ہمارا دشمنی سے تمھارا
جی ایا جان کر کیا تب تم بہت دکھ اٹھاؤ گی اور تمھارا نرا اور ہونے سے ہلو بھی کر دو دھ پیدا ہوگا ہماری جان میں تمھارا جانا کسی طرح اچھا نہیں ہو رہے شہور
کی اچھا سے سنی جی نے اُسکے سمجھانے پر بھی نہ مانکر پھر مہادیو جی سے کہا کہ میرے وہاں نہ جانے سے میری ساتھ بہنوں کے نزدیک میرا نادر ہوگا
اور وہ مجھ کو طعنہ مارینگا ایسے میرے بغیر کئے بات نہیں سنی ہو مجھ کو اگیا دیجیے کہ میں جلد جاؤں شیو جی نے یہ بات سنتے ہی اپنے من میں بجا رہا
ایا کہ دیکھو آج تک سنی جی نے کوئی کام ہماری اگیا کے بغیر نہیں کیا تھا اور آج یہ جانے کے واسطے ایسا ہٹھ کر کے ہمارا کہنا نہیں مانتی
وہاں اس سے ہم کو جان پڑتا ہو کہ اُسکے وہاں جانے میں اچھا نہ ہوگا ہونا رہیل ہو کر پڑے شہور کی اچھا میں کسی کا کچھ بس نہیں چلتا یہ
بیکار کہ مراد ہے۔

یو جی نے سستی سے کہا کہ تم چاہو جی جاؤ تمھاری حویلی مارا میں رہیوں

[illegible]

اور شوجی سب گنوں سے بھرے ہوئے صرف دنیا کے لوگوں کو دکھلانے کے واسطے اپنا روپ بھیا نک بنائے رہتے ہیں اسی کو تنہ دیکھا اور لگے گنوں کو نہیں جانا سنکٹ ادک اور نادرادک اُنکے چرون کا دھیان اپنے ہر دے میں رکھتے ہیں تمھاری بدوی ایسی نہیں ہو جو تم اُنسے برابری کر سکو تم اُنکو جو تینوں لوک کے جوؤں میں سے ہیں سبھ میں بھیا میں بھیکر دین لکھنا در کرتے ہوا لیا نہ چاہیے اور تمھیں کیا کہوں تم میرے بتا ہو لیکن میں تمھارے آگے کر دو دھین یہ تن اپنا چھوڑ دیتی ہوں جس میں تم ایسے ادھرمی اور اگیا نی کے ساتھ شوجی کا نام رہے تم کو اُنکے ساتھ ناحق دشمنی کرنے کا حال جان پڑے گا یہ بات کہہ کر سستی جی نے اُس جگہ اتر بیٹھ کر تن اپنا جوگ بھیا س کی آگ سے جلادیا شوجی کے گنوں نے جو ساتھ آئے تھے یہ حال سستی جی کا دیکھتا ب کر دوہ کر کے اپنے اپنے ہتھیار لیکر جا ہا کہ جو لوگ یہاں ہیں اُن کو مار پیٹ کر کے دھج پر جابت کی جگہ بگاڑ ڈالیں اُس وقت بھرگ رکھیشور نے جو اُس بھیا میں بیٹھے تھے اُن گنوں کی اچھا جان کر جگہ کی رکھا کرنے کے واسطے کچھ منتر پڑھ کر اُن گنوں میں جیسے اہت ڈالی ویسے ہی اگن پرش اور بیتال اور ہر بھدر تین شخص اُس کٹ سے نکلے ہوئے کہ لے رکھیشور ہلکے ہو گیا ہو وہ کون تہ بھرگ رکھیشور نے کہا کہ مہادیو جی کے گن یہ جگہ مٹانا چاہتے ہیں تم لوگ اُنکو باہر نکال دیو یہ بات سننے ہی اُن تینوں نے مہادیو جی کے گنوں کو دھکا دے کر جگ شالا سے باہر نکال دیا۔

ادھیائے پانچواں مہادیو جی کے پاس نار دمن کا انا اور سستی جی کے تن چھوڑنے اور گنوں کے نکالے جانے کا حال متیر جی نے ہر جی سے کہا جو قوت سستی جی نے تن اپنا تیا کیا اور مہادیو جی کے گن بھاسے نکالے گئے اسی وقت نار دمن نے یہ حال دیکھ کر شوجی کے پاس کیلاس پر بت پر پوچھے شوجی نے نار دمن کو دیکھتے ہی دندوت کر کے پڑے اور بھاسے بھاسے لڑکے بھاسے لڑکے کمان سے انا ہونا اور جی نے کہا کہ ہمارا ج آپ کو یہ بات معلوم ہو یا نہیں کہ آج سستی جی نے دھج پر جابت کی جگہ میں اپنی خدا سننے سے تن اپنا تیاگ کر دیا اور بھرگ رکھیشور کے منتر پڑھنے سے آپ کے گن لوگ بھی نرا در ہو کر اُس بھاسے نکالے گئے اسکی کچھ تدبیر کرنا چاہیے ایسا کہل نار دمن چلے گئے اور شوجی نے سستی جی کا مرنا سننے ہی کر دوہ کر کے اپنی جٹا کا بال نوچ کر جیسے پر پتھری پر پٹکا ویسے ہی ایک شخص ہر بھدر نام تھا اُس جٹا سے پیدا ہو کر پھر پھر کر بولا کہ مجھے جو اگیا ہو سو کروں شوجی نے اسکو دیکھ کر کہا کہ تو ابھی بہت جلد دھج پر جابت کی جگہ میں چلا جا اور اُنکا کاٹ کر اگن کٹھن میں ڈال دے اور جو لوگ اُس بھیا میں بیٹھے ہوں اُن سب کو وہاں سے باہر نکال دے یہ بات سننے ہی ہر بھدر جسا کدن بہاڑ کی طرح بڑا تھا ترشول باندھے ہوئے بھوت پریت کی فوج ساتھ لیکر وہاں سے چلا اور ساعت بھر میں جگہ شالا میں پہنچ گیا اور دھج پر جابت کا سر کاٹ کر اگن کٹھن میں ڈال دیا اور بھرگ رکھیشور کی ڈاڑھی نوح ڈالی اور اور دیوتا اور رکھیشور اور کندر ہل و کندر ہل ہر امن لوگ جو اُس بھیا میں تھے اُنکو مار پیٹ کر سب کا انگ بھنگ کر ڈالا اور وہاں سے سب لوگوں کو باہر نکال کر جگہ شالا کا مکان توڑ کر ہوم وغیرہ جگ کا سب سامان پھینک دیا جب سرکاٹنے پر بھی دھج پر جابت کا بڑا زان نہیں نکلتا ت مارے گنوں کے اُسے مار ڈالا اسی وقت جتنے استری پرش دھج کے یہاں نیو تاکھانے آئے تھے سب گھر گھر کر باہر نکل بھاگے اور آپس میں کہنے لگے کہ دیکھو دھج مہامور رکھنے مہادیو جی مہاتا پرش کا جو سب دیوتاؤں میں سریشٹھ ہیں جیسا ایمان کیا دیا سچھل پایا اسی طرح سب چھوٹے اور بڑے دکھ باکر دھج کو گالیوں سے لگے اور جب ہر بھدر نے سب جگہ کو بڑھوس کر کے شوجی کے پاس آکر سب حال کہا تب بھولا ناخن نے سستی جی کا مرنا پریشور کی اچھا پوچھ کر کر دوہ کر دیا جھانکنا اور وہ آندھ مورت بھر میں چت بیٹھ کر اپنے چیلوں کو گیان سکھلانے لگے اور تین بھگوان اور ہر بھاجی انتر جامی پہلے سے جگہ بڑھوس ہوئے کا حال جانتے تھے اس لئے دونوں وہاں نہیں گئے تھے۔

ادھیائے چھٹواں جانا بھرگ اور رکھیشور اور دیوتاؤں کا برہما جی کے پاس اور کنا حال ہر بھدر کا متیر رکھیشور نے کہا کہ ای بد جی جب ہر بھدر نے بھرگ اور دیوتاؤں کو مار پیٹ کر کے جگہ شالا سے باہر نکال دیا تب سب گنوں نے ہوئے برہما جی کے پاس جا کر اپنا اپنا حال اُنسے کہا برہما جی اُنکا حال سنکر بولے کہ تم لوگوں نے بہت جگہ کام کیا جو جگہ میں بھیکر شوجی کی منڈا پنے کانوں سے سنتے رہے اور مہادیو جی کا بھاگ جگہ میں سے بند کر کے اپنا اپنا انش تم لوگوں نے لیا ایسا ادھرم کرنا کون مناسب نہ تھا جیسا کچھ ابراہم شوجی کا تنے کیا دیا سچھل پایا سونما دیو جی سب دیوتا بلکہ تینوں لوک کے جوؤں میں سریشٹھ اور پریشور کے برابر ہیں اُنکا کچھ میں نہیں کر سکتا تم سب کوئی میرے ساتھ اُنھیں کی شرن میں چلو کہ میں بنتی اور استت کر کے تمھارا ابراہم اُن سے چھا کر اُن سے بات کہہ کر برہما جی سب دیوتا اور رکھیشور دن کو ساتھ لیکر کیلاس پر بت پر گئے اُس بہاڑ پر بھرگ کی جگہ محل دھیرا اور بنا وغیرہ بہت طرح کے رتن ہو کر وہ بہاڑ سولہ کوس اونچا اور بارہ کوس کے گھیر میں ہوا اور وہاں برگد وغیرہ بہت سے درخت لگے ہوئے سے دھوپ کا پرکاش نہیں ہوتا ہوا اور تین ٹھنڈی ہوا پنی رتنی ہوا اور بہت طرح کے پھول لیسے لگے ہیں جنکی خوشبو کو سون تک اڑتی ہوا اور بہت طرح کے پھل بارھوں مینے لگے رہتے ہیں جو امت کا سونڈ دیتے ہیں اور وہاں پر تالاب اور باولی اور نہر اور چھرنے پانی کے لیے نرمل بھرے ہیں خشک دیکھنے سے آنکھوں میں طراوت آتی ہے اور تالاب اور باولی کے کنارے اچھے اچھے نچے مہاسندر بیٹھی بیٹھی بولی بولنے والے طوطا مینا کوکلا مور وغیرہ بیٹھے ہوئے چمچے جاتے ہیں اور اس جگہ دیو مینا اور کندر ہب وغیرہ اگر جس چیز کی اچھا کرتے ہیں وہ مطلب اُنکا پورا ہو جاتا ہوا اور وہاں کی شو بھا دیکھ کر من اُنکا موہیت ہو جاتا ہوا اور وہ لوگ پست گنگا میں جو دھسا رہا چل بہاڑ سے کر کو وہاں آئی ہوا انسان کر کے خوش ہو جاتے ہیں اُسی بہاڑ پر ایک درخت برگد کا جو چوراسی کوس اونچا اور تین کوس چوڑا ہوا اُسکے نیچے شری مہادیو جی جس وقت مرگ چھالا پر بیٹھے تھے نار دمن اور سنکا دل پنے اپنے چیلوں سمیت پریشور کے گن ہرمن کر رہے تھے اور جوگ اور تب اور بیدار اپنا اپنا روپ دھارن کیے ہوئے شوجی کے سامنے رہ کر کوئی ایسی سامرہ نہیں رکھتا تھا کہ دم مار سکے اسی وقت برہما جی سب رکھیشور اور دیوتاؤں سمیت وہاں پر جا پہنچے شری مہادیو جی نے برہما جی کو دیکھتے ہی دندوت کر کے بڑے اور بھاسے جب انکو اپنے پاس بیٹھا لائے برہما جی شری مہادیو جی کو نکسا کر کے اُنکے سامنے بیٹھے اور دیوتاؤں کو جو برہما جی کے ساتھ گئے تھے شوجی کو دندوت کر کے بھاجوگ بھاجوگ بھاجوگ چاروں طرف بیٹھ گئے مہادیو جی مہاتما کے من میں پر جابت کی دشمنی کا کچھ سوچ اور سستی جی کے تن تیاگ کرنے کا کچھ دیکھ تھا وہ سب باتوں کو پریشور کی اچھا پوچھ کر اُس وقت ہر جی میں گن تھے کہ اُنکو اس بات کا کچھ دھیان بھی ہوا کہ برہما جی دیوتاؤں کا ابراہم تھا کہ ان کے واسطے آئے ہیں اور ہر بھدر نے رکھیشور اور دیوتاؤں کو بھی مارا پیٹا ہوا سوا سٹے شری مہادیو جی برہما جی کے آنے پر بھی سب کی ہر جی تڑپتی رہے تب برہما جی نے شری مہادیو جی کی بہت استت کر کے اُنسے بنے کیا کہ آپ سب دیوتاؤں کے مالک ہیں اس سے آپ کا نام مہادیو ہو اچھلے آپ کی پر بھائی نہ جان کر جیسا ایمان کیا کیا دیا سچھل پایا اُسکے نرا در کرنے سے کچھ آپ کی بڑائی کم نہیں ہو گئی جس طرح کوئی آدمی چندر ما پر تھو کے تو وہ تھوک چندر ما پر نہیں پڑتا اسی تھو کے دے کے منہ پر گرنا ہی وہی حال دھج کا ہوا آپ میرے بنے کرنے سے دیوال ہو کر دھج کا ابراہم چھا کیجئے اور دیوتا اور رکھیشور اُدک جو اس بھیا میں تھے اُنکو آپ کے بیٹے ہر بھدر نے بہت دکھ دیا کیسا کھانہ کسی کا پائوں توڑ کر گنوں کی اُنکھ بھوڑ ڈالی ہو وہ لوگ بھی آپ کے ڈر سے گھر رہے ہیں اسلئے اُنکو دھیرج دے کر ایسا شیر باد دیکھ کر جس میں اُنکا کھانا ملے اچھا ہو کر وہ لوگ جنوں کے تیوں ہو جاویں اور دھج پر جابت جو مر گیا ہو پھر آپ کی کربا سے جی اُٹھے اور اپنی جگہ بدھ کے موافق پوری کرے اور سب دیوتا اور رکھیشور لوگ بھی وہاں آکر اپنا اپنا بھاگ جگہ میں پاویں اور آپ بھی میرے ساتھ وہاں چلے میں

دو بیٹے اتان پاد اور برہ برت پیدا ہوئے پر برہ برت کے سنان کی کتھا باجوین اسکندر میں آدی کی اور اتان پاد کے بیٹوں کی کتھا اس طرح ہے کہ
 سو مجھوٹن کے تن تیاگ کر کے بعد انکا بیٹا اتان پاد راجا ہوا جو کوئی اس بات کا سہید نہ کرے کہ سو مجھوٹن کی طرح گدی پر برہ برت نے
 راج کیا اتان پاد کس طرح راجا ہوا اسکا حال اس طرح ہے کہ برہ برت راجا سو مجھوٹن کی بجائے گدی پر بیٹھا اور اتان پاد انھیں کے دیش میں دوسرے
 کے راجا ہوا اور اس کے دوستری سنیست اور منیج نام تھیں راجا کے دونوں استروں سے اولاد پیدا ہو کر بڑی رانی کے بیٹے کا نام دھرو اور چھوٹی رانی کے
 بیٹے کا نام اتھ راجا چھوٹی رانی اور اس کے بیٹے سے بہت پریت اور بڑی رانی اور اس کے بیٹے سے کم پریت رکھتا تھا ایک دن راجا اپنی چھوٹی
 رانی سمیت راج سنگھاسن پر بیٹھا ہوا اُس کی بیٹی کو گود میں لے پیار کرتا تھا اسی وقت بڑی رانی کا بیٹا دھرو جو پانچ برس کا تھا ٹھیکتا ہوا
 وہاں پہنچا اور اسے چاہا کہ ہم بھی راجا کی گود میں بیٹھا اُٹم اپنے بھائی کے برابر بیٹھیں راجا نے دھرو کی مائیں پریت رکھنے اور چھوٹی رانی کے
 ڈر سے کہ وہ اس وقت وہاں بھی تھی دھرو کو اپنے پاس نہیں بیٹھا لایہ دیکھ کر چھوٹی رانی نے دھرو سے کہا کہ تو نے پچھلے جنم میں تپ و اسمن
 نارائن جی کا نہیں کیا اس سے تو ابھی پیدا ہوا تو پچھلے جنم میں تپ کرتا تو میرے پیٹ سے پیدا ہو کر راجا کی گود میں بیٹھنے کے لائق ہوتا
 تھا کہ اس جنم میں راج سنگھاسن پر بیٹھنا بہت مشکل ہے اب بھی تو جا کر پریشور کا بھجن و اسمن کر جب تیرا بھاگ اُسے ہو تب میرے پیٹ
 سے پیدا ہو کر راجا کی گود میں بیٹھنا کس واسطے کہ میں پٹ رانی ہوں سو اسے میرے بیٹے کے دوستری رانی کا بیٹا راج سنگھاسن پر نہیں بیٹھ سکتا
 راجا اتان پاد نے بھی جب یہ بات رانی کی سن کر دھرو کا کچھ اور نہیں کیا تب دھرو کو یہ بات سوتیلی مائیں کے برابر کیجیے میں لگی اس سے
 دھرو دوتے ہوئے اپنی مائیں کے پاس آئے سنیست اُن کی مائیں دھرو کو دتے ہوئے دیکھ کر اپنی گود میں اٹھالیا اور کہنے لگی کہ اے بیٹا تجھے کس
 مالا راجا اتنا روتا ہوا دھرو کو زیادہ رونے سے ایسی ہی لگی تھی کہ تھوڑی دیر تک اس سے بولا نہیں گیا جب اسکا رونامک ہوا تب دھرو اپنی مائیں
 راجا نے بھوکا اپنی گود میں نہیں بیٹھا تب اُٹم کی مائیں نے ہنسے کہا کہ تو نے پچھلے جنم میں پریشور کا تپ بھجن و اسمن نہیں کیا اس سے تو کم نصیب
 پیدا ہو کر راجا کی گود میں بیٹھنے کے لائق نہیں ہو اب بھی تو جا کر پریشور کا تپ اور اسمن کر کے میرے پیٹ سے پیدا ہو تب راجا کی گود
 میں بیٹھنا سنیست یہ بات سن کر رانی کو اور بیٹا راجا کی چھوٹی رانی سے کہتی ہو جڑو پچھلے جنم میں پریشور کا تپ کیے ہوتا تو میرے پیٹ سے
 جنم لینا اسلئے اب بھی تو نارائن جی کا تپ اور اسمن کر کے اُن کی شرن میں جا تو تیرا منور تھ پورا ہو گا پہلے برہما جی تیرے پر دانا سے بھی کھن کام
 دینا پیدا کرنے کا نہیں ہو سکتا تھا جب انھوں نے نارائن جی کا تپ و دھیان کیا تب پریشور کی کرپا سے اُنکو گیان پراپت ہوا اور گیان
 کے پرتاپ سے برہما جی نے جلک کو پیدا کیا اور سو مجھوٹن تیرے دادا نے پریشور کا تپ کر کے دھرماتما سنان پایا سو سب منور تھ آدی
 پریشور کی کرپا سے پورا ہوتا ہو پریشور کا تپ کرنے سے تیری منو کا مناجی پوری ہوگی راجا مجھوٹن اپنی واسی کے برابر بھی نہیں سمجھے جو بات میری
 شرمندہ ہو کر پریشور کے کھوج میں گھر سے نکل کر جنگل کا راستہ لیا لیکن وہاں میں اس بات کا سوچ اور بچار کرتا جاتا تھا کہ میں اکیان بالک ہوں
 پریشور کا پتا کس طرح پاؤں جو اُن کی شرن میں جا کر اپنے منور تھ کو پاؤں اسی وقت راہ میں نارو جی نے آگے سے آکر میں میں یہ بچار کیا کہ یہ لڑکا
 تھوڑی سی بات پر اپنی مائیں کے گنے سے دھکی ہو کر پریشور کو ڈھونڈنے نکلا ہو ہم اسکی پرچھا لیوں کہ یہ اپنے ارادے پر مضبوط ہو یا نہیں
 ایسا بچار کرنا رو جی بولے کہ اے راجا اکیان تو کس واسطے اپنے گھر سے نکل آیا لیکن میں تجھ کو ایسا کرو دھکرنا نہ چاہیے بالک کو کوئی دیکھ

لکھ کر پیار سے بلاوے تو وہ اُسکے پاس چلا جاتا ہے تو نے اُنکو ان کا سوجھا و چھوڑ کر جنگل کا راستہ لیا ایسی بات کرنا چیت نہیں ہم مجھوٹن سے
 باپ کے پاس لے چلتے ہیں راجگدی یا جس چیز کی بھکھو چھا ہو وہ ہم دلا دیں گے اور جو تو پریشور کو ڈھونڈتا ہے سو اُنکا ملنا تو سچ نہ سمجھنا بہت سے
 جو کشور اور تپسی لوگوں نے پریشور کے کھوج میں تپ اور جب کر کے بدن اپنا جلا دیا تپ بھی اُنکو نہیں پایا تو پرچھا اُنکو ڈھونڈنے کیوں جاتا ہے
 اور ہم نارو جی پریشور کے بھکت اور سیک ہیں مجھوٹن سے باپ کے پاس لیا کر جو کچھ ہم کہیں گے وہ سب بات ہماری تیرا پانچا نیکاد و جی
 سنے یہ بات نارو جی کی سن کر بچار کیا کہ میں نے سنا تھا کہ نارو جی ہم بھکت پریشور کے ہیں دیکھو میں ابھی پریشور کے کھوج میں گھر سے نکلا ہوں
 سو ایسے مہاتما اور ہر بھکت کا درشن پایا جب میں پریشور کے تپ اور اسمن میں ہوں تب ہونگا تب نہ معلوم مجھ کو کیسے اچھے پدارتھ ملیں گے یہ بات
 بچار کر دھرو جی نے نارو جی کو دندوت کر کے بنے کیا کہ اے ہمارا راج آپ پریشور کے ہم بھکت ہیں اسلئے میری سہا تیا کیجیے جس میں پریشور کے جروں تک
 جملہ ہونے جاؤں آپ کو پریشور کی راہ پر جانے سے مجھے پھر ناچیت نہیں ہو جو راستہ پریشور کے ملنے کا ہو وہ مجھ کو دکھلا دیجیے اور میں پچھری کا بیٹا
 ہوں اب بنا درشن کیے پریشور کے اپنے گھر نہ جاؤنگا جب نارو جی نے دیکھا کہ یہ لڑکا پریشور کی بھکت میں سچا اور گیان سکھلا نے جو کہ تپ
 نارو جی نے دھرو جی سے کہا کہ اے بیٹا مجھ کو اور تیرے گیان کو دھن ہم تیری پرچھا لیتے تھے اب تجھ کو پریشور کے ملنے کی راہ دکھلا دیتے ہیں تو
 ایمان سے تھرا پڑی جا کر جتنا کنا رے جہان شری کرشن جی ترلو کی ناٹھ اٹھو پھر رہتے ہیں گنا کا آسن بچھا کر اُتر تھو بیٹھ کر جہا جی کی مہا اور بڑی رانی
 کی لکھنے سے زیادہ دھرو اس سے تو ہر روز جہا جی میں تینوں وقت اسنان کرنا وہاں مہا نے سے تیرے سب باپ جنم جہا نتر کے چھوٹ جا میں گے
 اور زار امل جی کے دھیان میں ہر وقت لین رہنا اور سروپ اُنکا اس طرح ہو کہ کشام رنگ مکمل نہیں چنچ جڑو لکٹ پہنے لکارت کندل پہنے
 چند مال جی کے دھیان میں ہر وقت لین رہنا اور سروپ اُنکا اس طرح ہو کہ کشام رنگ مکمل نہیں چنچ جڑو لکٹ پہنے لکارت کندل پہنے
 دھیان میں گنا کرنا اور بھل یا دھوب یا جل جو کچھ ملے اسی سے دھوپ دیپ آدک پریشور کو کر دینا اور بارہا اچھرا کا منتر نارو جی نے دھرو جی کو پیش
 کر کے کہا کہ اسی منتر کو جپنا اور بھوجن کم کر کے پانی بھی کم پینا شری نارائن جی دیال ہو کر تجھ کو درشن دینگے اور تیری کامنا پوری کر کے بڑی پوری
 پریشور کا دینگے ہر بھجن کرنے سے سنسار اور پرلوک دونوں جگہ کا شکھ ملتا ہے دھرو جی نے نارائن جی کا سروپ اور دھیان اور منتر جپنے کی بات
 نارو جی سے سن کر بہت خوش ہو کر کہا کہ آپ نے بڑی دیا کر کے پریشور کے ملنے کا سچ راستہ مجھے دکھلا دیا میں تو جانتا تھا کہ نارائن جی کا گھر کسی
 شرم کا لڑکوں میں نہ معلوم کتنی دور ہو گا وہاں جا کر ڈھونڈھنا سو آپ نے اسمن اور دھیان کرنا اُنکا میرے ہر دے میں تہا دیا اب میں تمھاری
 اکیان کے موافق جپ و دھیان کر کے پریشور کو ملونگا دھرو جی یہ بات لکھ کر نارو جی کو دندوت کر کے تھرا پڑی کو چلے گئے اور نارو جی نے وہاں سے
 بھکر راجا اتان پاد کے پاس آکر کیا دیکھا کہ راجا اور دھرو جی کی مائیں دونوں روتے اور جپنا کرتے ہیں کہ ہلوگوں نے اپنے پانچ برس کے بیٹے کو کچھ گیان نہیں
 دیا تھا تب کہنے کا آپدیش دیکر جنگل میں بھجیہ یا نہ معلوم وہ بچار کیا کیا اور اُسکی کیا گت ہوئی ہوگی بڑے بڑے جو کشور اور گیانیوں کو پریشور کا ملنا
 دشمن اور اُس کی اکیان کو بھکھو ان کس طرح ملیں گے اور راجا اپنی چھوٹی رانی پر کرودھ کر کے کہتا تھا کہ تو نے ٹھوہرین لکھ کر میرے بیٹے کو بن باس مائیں میں نارو
 جی مانا ہو پھر راجا نے دندوت کر کے بڑے آدے اُنکو بیٹھا لکھ کر بچھا لایا ہمارا راج آپ کہانے آئے ہیں نارو جی نے کہا کہ ہم اپنا حال اچھے کیلئے لیکن اس وقت
 لکھ کر بہت چھٹا اور آدی میں دیکھتے ہیں اسکا کارن کہو راجا بولا کہ اے اُس ناٹھ میری چھوٹی رانی نے میرے بیٹے دھرو کو جو مہا اکیان بالک تھا
 اسی کی گت پختا اور آدی میں دیکھتے ہیں اسکا کارن کہو راجا بولا کہ اے اُس ناٹھ میری چھوٹی رانی نے میرے بیٹے دھرو کو جو مہا اکیان بالک تھا
 اور پچھو وغیرہ اُسکو کھا لینگے مجھ سے بڑی بھول ہوئی جا ستری کے بس ہو کر اُس کا زور کیا یہ بات سن کر نارو جی بولے کہ اے راجا تم چت اپنا

ہر دے میں بچار کہ دھرواں راج کرے جوگ ہوا اب اسکو راج گدی دیکر میں پریشور کا تپ کرتا تو دیر پر لوگ بنتا ایسا بچار کر راجا جانے اپنے منہ زبون سے
 پوچھا جب سب کسی کو یہ بات پہلی معلوم ہوئی تب راجا نے اچھا مہورت پوچھ کر دھرو جی کو راج سنگھاسن پر بٹھال دیا اور سب راج کالج لنگو سونپ کر میں جا کر
 نارائن جی کا تپ اور دھیان کرنے لگا اور دھرو جی نے راج گدی پر بٹھکر ساتون دیب کا ایسا راج کیا جتنے دھرم اور انصاف سے سب پر جانا مندر میں روکش اور
 بکری ایک گھاٹ پانی پیتے تھے اور کوئی اُنکے راج میں دھکی اور دلہری نہ ہو کر ہر جگہ مانگنے کے وقت پانی برساتا تھا اور دھرو جی نے اتم اپنے بھیانی کو
 راج کالج کا ادھکار دیا تھا اور اتم بھی دھرو جی کی اکیا کے موافق سب کام کر کے بڑے پریم سے اُنکی سیوا کرتا تھا ایک دن اتم دھرو جی سے اکیا بیکرنگل
 میں شکار کھیلنے گیا جب ایک ہرن کے پیچھے گھوڑا دوڑاتا ہوا کبیر دوتا کے ہمار کی جگہ پر جا پہنچا اور اُسکے ساتھیوں نے وہ جگہ مل اور موتر کر کے خراب
 کر دی تب جب لوگ کبیر دوتا کے نوکر ہوئے کہ تم سنساری منکر ہو کر دیو لوگ میں کس واسطے آئے ہو اسی بات پر اتم بھیانی اپنے راج کے ابھان سے
 کچھ دیکھ کر بچاں بولا اسواسطے ایک چھتے جو بلوان تھا اتم کو مار ڈالا جب اُسکے ساتھیوں نے اکر یہ حال دھرو سے کہا تب دھرو جی کو دھو میں اکر اپنی فوج
 لیکر چھتے سے اڑنے چلے اور شرح اتم کی مادیہ حال سنکر روتی اور بلاپ کرتی اسی وقت دھرو جی سے کو جھل میں کئی سودہ اگ لگنے سے جل مری اور جوت
 راجا دھرو اپنی فوج سمیت چھتوں کے جنگل میں پہنچا اُسوقت کبیر دوتا کے نوکر ایک لاکھ تیس ہزار تھے اپنے ہتھیار لیکر دھرو جی سے لڑنے کو آئے تب
 راجا نے سینا بیٹوں سے کہا کہ تم لوگ پہلے الگ کھڑے ہو کر لڑائی کا قاتل دیکھو کھو لڑنے دو ایسا کہ دھرو جی اپنا رتھ چھتوں کے سامنے لے گئے تب
 چھتوں نے راجا کو دیکھ کر اپنے اپنے ہتھیار اُن پر چلائے دھرو جی نے اُنکے سب دار بچا اور اپنا دھنکھڑ پڑھا کر ایسے بان چھتوں کو مارے کہ انہیں سے کچھ
 مارے گئے اور باقی گھائل ہو کر گر پڑے اور فوج راجا دھرو کی ہوئی یہ حال چھتوں کا دیکھ کر ایک چھتے نے کبیر سے جا کر سب حال کہا جب کبیر نے اپنے نوکر کو
 گھائل ہونے اور مارے جانے کا حال سنا تب اپنی فوج ساتھ لیکر لڑنے کے واسطے سنگرم جھوم میں آیا اور کبیر نے دھرو جی سے کہا کہ تم آدمی ہو کر دیوتاؤں کو
 دکھ دیتے ہو میں تمکو بھی مار ڈالوں گا دھرو جی بولے کہ میں کبیر پریشور کو دیتا اور مالک جانتا ہوں جسکے بنائے ہوئے دیوتا اور آدمی سب جیو میں دھرو
 کو کچھ مال نہیں بچتا بھر کبیر نے بہت سے بان دھرو جی کو مارے دھرو جی نے ان سب ہاتھوں کو اپنے بازوؤں سے کاٹ ڈالا تب کبیر نے دھرو جی سے
 کہا کہ تمھارا گرو دھن دیو جسے تمکو ایسی بدیاد بھائی تم بتاؤ کہ تم کسے چیلے ہو دھرو جی نے کہا کہ جتنے پر تاپ سے تم دیوتا ہوے ہو وہی میرے گرو اور
 مالک ہیں یہ بات سنتے ہی جب کبیر نے گرو دھو کے نارائن اشترو دھرو جی کو مارنے کے واسطے نکالا اور دھرو جی نے بھی نارائن اشترو ٹھٹھا یا
 تب برصا جی نے بچار کیا کہ نارائن اشترو چلنے سے بڑا تر تھو ہو کر سنساری جو مارے جائیں گے اور دھرو جی پریشور کے بھکت کبیر جی دیوتا ہیں
 ان دونوں میں کوئی نہیں مر سکتا ایسا بچار کر برصا جی نے سو اچھوٹوں دھرو جی کے دادا اور نار دجی سے کہا کہ تم لوگ جاکر کبیر دیوتا اور دھرو جی
 کو سمجھا کر ان دونوں میں صلہ کرو اسی ساعت وہ رن جھوم میں جہان دھرو جی لڑتے تھے جاکر اُنکو پریم سے بچارنے لگے جب دھرو جی نے
 دیکھا کہ سو اچھوٹوں ہمارے دادا آئے تب سب لڑائی چھوڑ کر تھوڑے اُتر پڑے اور سو اچھوٹوں کو ساسٹانگ دندوت کی
 ادھیائے کیا رھوان ملاپ کر لینا دھرو جی کا کبیر دیوتا سے اور اپنے بیٹے کو راج دیکر جنگل میں تپ کر نیکو چلے جانا
 تیرے جی نے بڑی سے کہا کہ جب دھرو جی نے سو اچھوٹوں کو دندوت کی تپ سو اچھوٹوں بولے کہ اے دھرو دھم پریشور اور پریشور کے بھکت ہو
 اور ہر بھکتوں کو گرو دھو کرنا چاہیے گرو دھو کر لے والے آدمی اپنے کو جو سادھو ویشنو کہیں تو یہ کہنا اُنکا جھوٹا سمجھ کر دھو کر لے سے بہت پاب
 ہوتا ہے اے دھرو دھم پریشور اور راجا ہونے پر بھی کچھ نیا نہیں کیا کیونکہ تم تمھارے بھیانی کو کہہ اُسکی موت ہی اُنکی تھی ایک چھتے نے مار ڈالا اُسکے بدلے
 تھے ایک لاکھ تیس ہزار چھتوں کو گھائل کر کے دکھ دیا اُن میں کتنے لوگ مر بھی گئے۔ بات تم نے اچھی نہیں کی راجا کو نیا دھو کر لے سے آدمی ہوتا ہے

اور سب کو اپنی موت سے مرتے ہیں ایک بہانہ اور جس دوسرے کو ہوتا ہے اسکا ایک تھاس ہم تم سے کہتے ہیں منو کہ سار سوت او کلب میں
 سنساری جیو بہت پیدا ہوئے اور تب تک موت نہیں پیدا ہوئی تھی اسلئے جب پریشوری سنساری جیو دن کے بوجھ سے پانی میں ڈوبنے لگی تب برصا جی
 نے ایک کنیا نام موت پیدا کر کے اُسکو سمجھا کر کہا کہ تو دنیا میں جا کر پڑھے اور روگی آدمی کو مار ڈال لیکن وہ لڑکی یہ بات قبول نہ کر کے پریشور کا تپ
 کرنے لگی تب نارائن جی نے اُس مرت روپی لڑکی سے کہا دنیا میں جا کر عمر آخر ہونے پر سب جیو دن کو مار کھجھو کچھ جس نہو گا کوئی کہے گا کہ تپ دک لوگ
 سے مار کوئی کیسا کہ سانپ کے کاٹنے سے مر گیا ایسے ہی بہت طرح سے دوسرے کو دوش لگا دیئے یہ بات نارائن جی کی سنتے ہی جب اُس لڑکی نے دنیا
 میں لڑکوں کو مارنا شروع کیا تب پریشوری کا بوجھ ہلکا ہونے پریشور کا بھجن کیا اے بھگوان کی سرشت کو مار کر کیوں ابرا دھ لیتے ہو دھرو جی نے یہ بات سنتے
 ہی شرمندہ ہو کر لڑائی بند کر کے سو اچھوٹوں سے بنے کیا کہ اے ہمارا راج مجھ سے ابرا دھ ہوایہ بات سنکر سو اچھوٹوں بولے کہ اے دھرواں تپ اس بات کی
 جمناسمت کرو ان لوگوں کو اس طرح مرنا اور دکھ پانا لکھا تھا ہونی پر بل ہو کر پریشور کی اچھا کے موافق سب بات ہوتی ہو اور نار دھن نے کبیر کو
 سمجھایا کہ دیکھو دھرو جی نے سو اچھوٹوں کے کہنے سے لڑائی کرنا چھوڑ دیا تم بھی اپنا گرو دھو چھوٹ کر سو کبیر کے بھی لڑنا بند کر دیا بھر سو اچھوٹوں اور
 نار دھن نے کبیر سے کہا کہ پہلے تمھارے نوکر دن نے دھرو جی کے بھیانی اتم کو ناحق مارا تھا اس لیے تم اپنے سید کو ان کا ابرا دھ اُنھے سمجھا کر اُوکبیر نے
 یہ بات سنکر بھتی کر کے دھرو جی سے کہا کہ اے راجا ہمارے نوکر دن سے ابرا دھ ہو اچھا تمھارے بھیانی کو مارا اُسکے بدلے جو چاہو مجھے دیند لیکر ابرا دھ اُن کا
 جھا کر دھرو جی نے کہا کہ آپ دیوتا ہیں ہمو ایسا آشیر باد دیجیے جس میں ہمو کر دھو نہ ہو کر پریشور کے جرنوں میں بھکت بنی رہے اتم کے نصیب میں
 اسی طرح مرنا لکھا تھا کبیر نے دھرو جی کو اچھا پور بک بردان دیکر آپس میں ملاپ کر لیا اور سو اچھوٹوں اور نار دجی اُن دونوں میں ملاپ کر کے جہان
 سے آئے تھے وہاں چلے گئے اور کبیر جی اپنے امتحان کو گئے اور دھرو جی نے اپنے گھر آکر بچار کیا کہ یہ راج اور دھن اور استری اور پریشوری ہو چھا
 اپنے اسی طرح چھوٹا ہے اور راج گدی پر رہنے سے کام کر دھو کو تھوڑے باکر سو بھاؤ میں گھس آتے ہیں اسلئے ان سب الگ ہکر بھجن کرنا چیت ہے
 ایسا بچار کر دھرو جی نے اکل اپنے بیٹے کو جو الانام استری سے بہت شرمندہ پیدا ہوا تھا راج گدی پر بٹھال دیا اور اپنی استری سمیت بدر کا شرم میں جا کر
 پریشور کے تپ اور دھیان میں لین ہوئے اتنی کھٹا سنا کر شکد لوجی نے کہا کہ اے بھکت راجا جہنم تھارے دادا کی جگہ میں کسی براہمن کے سونے کا
 فعال پڑایا تھا لوگوں نے کہا کہ اس براہمن کا ہاتھ کاٹ ڈالو یہ بات سنکر راجا جہنم تھارے اس براہمن کو راجا بل کے پاس نیاے کر نیکے واسطے بھجوا
 تب راجا بل نے کہا کہ جس لڑکے ویش میں یہ براہمن رہتا ہے اُس راجا کو دند دینا چاہیے کیونکہ راجا نے اُس براہمن کو کسواسطے اتنا دان نہیں دیا
 جس لڑکے اُسکو چوری کرنے کی اچھا منوئی دی پر بھکت راجن کو اسی طرح پر دھرم رکھنا چاہیے اس براہمن کا حال سب بھارت میں بد پرور بک لکھا ہے

ادھیائے بارھوان جانا دھرو جی کا اپنی دونوں مائا سمیت دھرو لوک میں

تیرے جی نے بڑی سے کہا کہ جب دھرو جی کے تن تباک کرنے کا ہے آپ بچار تپ شری نارائن جی کے کنوں نے ایک جہان بہت اچھا لاکر
 دھرو جی سے کہا کہ شری نارائن جی نے یہ جہان تمھارے واسطے بھجوا دیا ہے بھگوان دھرو لوک میں چلو یہ بات سنکر دھرو جی نے بچار کیا کہ شری میری جھوٹی مائا
 جسکے طعنہ مارنے سے میں پریشور کا تپ کر کے اس پدی پہنچا وہ گرو کے برابر ہوئی اور بھگوان کھو بھجن کئے سے ترک بھو گئی ہو وہاں میرے اکیلے
 جہان سے کیا دھرم ہو گا کہ میں شکد کروں اور میری مائا دکھ بھو گے دھرو جی اسی صبح میں تھے کہ گن لوگ نیکے من کا حال جانکلو لے کہ تم کس جنتا
 میں ہو دھرو جی نے کہا کہ جس مائا کے طعنہ مارنے سے میں نے یہ پدی پائی ہے میں چاہتا ہوں کہ نارائن جی سے لکھ اُسکی مکت کرو ان گن لوگ
 اُسکے بھگوان نے اکیا دی کہ دھرو جی کو اُنکی دونوں مائا سمیت بان پر بٹھال کرے اُوہ دونوں تھے پہلے وہاں پہنچنے کی یہ بات سنتے ہی دھرو جی

۹۳۷ کل
۲۱۷

بہت خوشی سے اپنی استری سمیت دیہ ہو کر مان پر چڑھ کر دھروک میں چلے گئے یہ حال دیکھ کر دیوتاؤں نے دھروجی کے اوپر پھولوں کی کچھلی اور ناراد
 جی اس سے بھرپور بھین بھین کر پھونک کر اسے سوہ دھروجی کا مان دیکھ کر اسے خوشی کے ناپنے لگے پھر ناراد جی نے جگیتھ کرانے کے
 بعد دھروک میں جا کر کہا کہ او دھرو تیرا سب منور ہو رہا ہوا دھروجی نے ناراد جی کے چرون پر گر کر ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے دیوتاؤں میں سب بڑی بھگوان
 ویا اور کرپا سے ملی تب ناراد جی نے بولے کہ جیسی کہ یا تیرا ناراد جی نے کی ایسی جلی پڑی دوسرے کو ملنا مشکل ہے یہ بات کہ ناراد جی ہر دم لوک کو چلے گئے اور
 دھروجی خوشی اور امانت سے رہ کر وہاں ٹکھ بھونکے گئے اتنی کھانکھاراجا پر بھیت لے پوچھا کہ اے دیوتاؤں میں ہاتھ پر جیتا لوگ کون تھے انکا حال بھی برتن کیجیے
 شکدیو جی بولے کہ اے راجا جب دھروجی بدر کا مٹم کو گئے تب اٹکل اٹکل بیٹے نے بہت دنوں تک ساتون دیپ کا راج کر کے سب پر جا کو خوش
 رکھا پھر انھوں نے بھی ایسا بجا کر کیا کہ راج اور دھن اور کل اور پروار اور سنساری ٹکھ سنے کے برابر ہیں جس طرح راجا دھرو دھرو باپ برکت ہو کر
 ناراد جی کی شرن میں جا کر کرتا رہے ہوا اسی طرح میں بھی اس مایا جال سے جھوٹ کر بریشور کا بھجن کرتا تو کیا اچھی بات تھی لیکن گھروائے برکٹ سے
 اور گھر چھوڑنے کے وقت منع کرینگے ایسے بہتر ہی ہو کہ میں اپنے کو شری دیوانہ بنالوں جب سب لوگ یہ جاننے لگے کہ یہ راج کرنے کے لائق نہیں
 تب اُنکے ہاتھ سے بران اپنا چھوڑ کر تین پریشور کا تپ و راسمن اچھی طرح کرونگا ایسا بجا کر راجا اٹکل نے اپنے کو باؤ لا بنالیا اور بے پرمان بن
 گئے نگاہ حال اسکا دیکھ کر گھروائے اور کا مداردن نے جانا کہ یہ دیوانہ ہو گیا ہے راج کرنے کے لائق نہیں ہاں سب کسی نے صلاح کر کے تیسرا نام چھوٹے
 بھائی کو جو دھروجی کی دوسری استری سے پیدا ہوا تھا راج نکھاسن بیٹھا لا اور اٹکل پور دھون کی طرح گھوم رہے تھے کچھ دن اسی طرح پریتے جب اٹکل نے
 دیکھا کہ اب راج گدی کا کام چل نکلتا ہے اب ان پریشور کے گھر سے نکال کر جنگل کا راستہ لیا اور جنگل میں جا کر پریشور کا دھیان کر کے تن اپنا تیاگ کر دیا۔

ادھیائے تیرھواں - پیدا ہونا میں کا راجا اٹکل کے یہاں دھروجی کے کل میں -

سوت جی نے سونگ ادک رکھیشور دن نے کہا کہ اب ہم دھروجی کے پیش کا حال جو اُنکے راجا ہوئے گئے ہیں سنو کہ دھروجی کے پیش میں کی پڑی
 کے بعد جگتا نام سنسکرت بھاگوت میں لکھا ہوا اٹکل نام راجا ہوا اسکے کوئی بیٹا نہ تھا اسلئے اُسکے دھت ہو کر براہمن اور رکھیشور دن سے کہا کہ کوئی ایسا بپا
 اس پر ساد کے پرتاپ سے اُسکے گھر لاکھا پیدا ہوا رکھیشور دن نے راجا سے جگیتھ کر کے پرساؤ اسکا راجا کو دیکر کہا کہ تم پر ساد اپنی استری کو کھلا دو راجا نے سنیتا اپنی رانی کو کھلا
 معلوم ہوئے تب براہمنوں نے جو چاہا کاجنگ ہمارے کل میں کوئی لاکھا ایسا نہیں پیدا ہوا سب براہمنوں نے میں رکھا جب راجا نے اُس بالک کو بہت بد صورت شورو کی طرح دیکھا اور گرا
 بد صورت پیدا ہوا براہمنوں نے کہ جگیتھ کا پرساؤ جو جن کرتے تھے شکاری استری نے رت نام اپنی ماما اور ادھرم نام اپنے پتا کو یاد کیا تھا اس سے یہ لاکھا
 تانا اور نانی کے بچھاؤ پر بد صورت اور بد نصیب پیدا ہوا یہ بات سنکر راجا کو چتا ہوئی لیکن پریشور کی اچھا اسی طرح سمجھ کر اس بالک کو پالنے لگا
 جب میں سیانا ہوا تب شکار کھینے کے واسطے بن میں جا کر ان جانوروں کو جنگ مارنا اور ادھرم ہر راجا کے منع کرنے پر بھی رنے لگا اور شہر کے لوگوں کو اپنے ساتھ
 کے واسطے ندی کنارے لجا کر پانی میں ڈوب کر مار ڈالتا اور کبھی جنگل میں لجا کر گوسا اور لات مار مار کر زنی جان لے لیتا تھا جب یہ ایسا ادھرم کرنے لگا تب وہاں
 کی رعیت نے جا کر یہ حال راجا سے کہا کہ راجا ہمارے ہمارے لڑکوں کو بنا پر ادھرم مار ڈالاراجا نے کئی مرتبہ رعیت کو سمجھا جُھکا کر دیا اور میں اپنے بیٹے کو
 طرح سے سمجھا یا لیکن وہ راجا کا کہنا نہ مانکر اور زیادہ ایدرو کرنے لگا تب ایک دن پھر اُس نگر کی رعیت نے جا کر راجا سے کہا کہ اے پریشوری نا تھہ ہم ایسی
 ہونے سے اچھے دیش میں نہیں ہ سکتے جب راجا نے پر جا کو بہت دھکی دیکھا تب میں کو بہت ڈانٹ کے سمجھا یا کہ تو پر جا کو دھک مت دے تو تپید
 نہ مانکر روتا ہوا اپنی ماما کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ راجا جھکاوا حق دھکا تا ہر میرا کچھ اونچین کرتا اسلئے میں گھر سے باہر نکلیاؤں گا سنیتھا اسکی ماما

۱. پراچین
۲. برہمن
۳. پرتیوت

۴. رتسار

۵. بن

۶. راجا

۷. سونی

ادھروجی تھی اس کارن وہ بین کی بات سنکر بولی کہ اے بیٹا تیرے باپ کی عقل پڑھ ہونے سے ماری گئی اسکو کہنے سے جو تیرا دل چاہے ہو
 سنیتھا اس طرح اپنے بیٹے کو دھروج دیکر اُسکی طرف ہو کر اپنے پت سے لڑنے لگی تب راجا نے دھت ہو کر سوچا کہ دیکھو میں پریشوری ہوں سب
 راجا میرے ادھمن رہتے ہیں چاہوں تو بین کو اسکی ماما سمیت اپنے دیش سے نکال دوں لیکن اس میں بھی میری منسی ہوگی اور آدمی نہیں استری
 پریشور کے موہ میں جھسا رہا ہوں اور پریشور کا سوچ نہیں کرتا سوچی لوگ بھلی بات سمجھانے سے برا ماننے میں ہوں کسوتے اپنا جنم پر تھا کھوؤں میرے پچھلے
 جنم کا پاپ آئے ہو اچھا ایسے ادھرمی بیٹے نے میرے یہاں جنم لیا اسکے باپ کرنے سے میں بھی نرک بھوکو لگا جسکی ماما دھرم اور دم کا بیا نہیں کرنی
 اسکا بیٹا کس طرح پاپی نہواں ایسے ادھرمیوں کی سنگت میں رہنا نہ چاہیے جی سنگت میں رہنے سے کچھ شکھ نہیں ملتا اس سے جنگل میں جا کر
 پریشور کا تپ و راسمن کرنا اچھت ہے میرے بیٹے جیسا چاہے ویسا ہو راجا نے یہ بجا کر من اپنا برکت کر لیا اور ادھی رات کے وقت رانی کو
 سوئے ہوئے چھوڑ کر بغیر کے جنگل میں چلا گیا اور پریشور کے تپ اور دھیان میں لین ہوا اور اُس دن راجا کے نکلی نے کا حال کسی نے نہیں جانا۔

ادھیائے چودھواں - بیٹھنا راجگدی پر میں کا اور منع کرنا رکھیشور دن کو ہر بھجن کرنے سے

تیرے جی نے بدھ جی کہا کہ جب راجا اٹکل بنا کے جنگل میں چلا گیا تب صبح کے وقت منتر پون کو یہ حال سنکر براؤکھ ہوا اور بہت ڈھونڈھنے پر بھی
 راجا کا پتا نہ پایا اور بغیر راجا کے اُس دیش میں جو راور ٹھگ ایدرو کرنے لگے جب براہمن اور رکھیشور دن نے بغیر راجا کے پر جا کو دھکی دیکھا اور دوسرے
 کی طرح کواٹک کشش میں نہ پایا تب لاچاری سے آپس میں صلاح کر کے بین کو راجگدی پر بیٹھا لا بین نے راجگدی پر بیٹھے ہی ڈاکو اور چور دن کو کچھ کرنا
 شروع کیا اسکے راج میں چوری اور ڈاکے کا نام نہ رہا اور سب ادھرمی لوگ اسکے راج سے ایسے نکل بھاگے جیسے سانپ کے ڈر سے جو بے بھاگ جاتے
 ہیں اور جو راجا لوگ اپنے دیش کا پیسا اٹاک کو نہیں دیتے تھے وہ بھی راجا بین کے حکم ماننے لگے جب میں ساتون دیپ کا ایسا پرتاپی راجا ہوا کہ جسکا سنا
 رنے والا کوئی دوسرا دنیا میں نہ رہا تب اسے راج اور دولت کے غور سے اندھا ہو کر یہ بات بجا رہی کہ دوسرے دیوتا کے نام پر جگیتھ اور دان اور
 سب اور تپ وغیرہ کسی کو کرنا نہ چاہیے سب کوئی دیوتا اور تپ کی جگہ پر ہماری پوجا کیا کریں کسوتے کہ سب کو کھانا اور کپڑا دے کہ میں ہی پالتا ہوں
 ایسا بجا کر وہ پریشور کو بھول گیا اور اسنے اپنے راج بھریں ڈھنڈھو راپٹا دیا کہ کوئی آدمی جگیتھ اور پوجا اور شرادھ اور ہوم اور دان وغیرہ پریشور
 اور راجگدی کے نام پر نہ کرے جسکو کرنا ہو وہ میری پوجا پریشور اور دیوتا اور تپ کی جگہ کیا کرے جو کوئی ایسا نہ کرے اسکو تم ڈنڈ دینے اس طرح ڈھنڈھو را
 اسکا بھرت دیتے تھے تب راجا بین نے فوج ساتھ لیکر دوسرے راجاؤں کے دیش میں دگ بے کر کے کو جلا جان وہ ہو چیتا تھا وہاں راجا بہت طرح کی چیزیں لیکر
 اسکا نام پر نہ کرے جسکو کرنا ہو وہ میری پوجا پریشور اور دیوتا اور تپ کی جگہ کیا کرے جو کوئی ایسا نہ کرے اسکو تم ڈنڈ دینے اس طرح ڈھنڈھو را
 اسکا بھرت دیتے تھے تب راجا بین نے فوج ساتھ لیکر دوسرے راجاؤں کے دیش میں دگ بے کر کے کو جلا جان وہ ہو چیتا تھا وہاں راجا بہت طرح کی چیزیں لیکر
 اسکا نام پر نہ کرے جسکو کرنا ہو وہ میری پوجا پریشور اور دیوتا اور تپ کی جگہ کیا کرے جو کوئی ایسا نہ کرے اسکو تم ڈنڈ دینے اس طرح ڈھنڈھو را
 اسکا بھرت دیتے تھے تب راجا بین نے فوج ساتھ لیکر دوسرے راجاؤں کے دیش میں دگ بے کر کے کو جلا جان وہ ہو چیتا تھا وہاں راجا بہت طرح کی چیزیں لیکر

اسکا بھرت دیتے تھے تب راجا بین نے فوج ساتھ لیکر دوسرے راجاؤں کے دیش میں دگ بے کر کے کو جلا جان وہ ہو چیتا تھا وہاں راجا بہت طرح کی چیزیں لیکر

اس واسطے اپنے میں چھپائی تھیں کہ راجا بین کے راج میں سنساری لوگ ہوم اور دان کرنا چھوڑ کر سب اناج اپنے ہی خرچ میں لائے اور دیوتا اور آگن کا بھاگ دینا بند کر دیا تھا اس لیے میں نے ادھرمی لوگوں کا پالن کرنا اُجست نہیں جانا اب تم دھرمی راجا اوتار نے پتلے کی طرح اناج اور پھل پیدا ہونا چاہتے ہو تم بین کا منتر پڑھ کر جوگ اختیار کر کے اس کے ساتھ گنوں کی طرح ٹھکود ہو تو جو کچھ میں نے گیت کر لیا ہے اور جس چیز کی اچھا تم کو ہوگی سب کچھ مجھ میں دودھ کی طرح نکلے گا اور پہاڑوں کا بہت بوجھ میرے اوپر بے ٹھکانے رکھا ہے

ادھیائے ایسوان - جو ویسواں -
میرے جی نے بُرجی سے کہا کہ جب سب پر جا راجا پر تھ کی آند اور خوش ہوئی تب راجا نے رکھیشور دن اور براہمنوں کو بلا کر سنگت بنو
اشو سیدھ جگمگہ کا کیا اور برصا ورت میں سوا میچھوٹن کے استھان پر نہ کام جگمگہ کرنے لگا راجا پر تھ کے نیت اور دھرم کرنے سے گھی اور دودھ
اور دہی کی مری سنار میں پر گٹ ہو کر بننے لگی اور موتی اور سُونا اور چاندی اور تانہا وغیرہ کی کھان سہرا اور پہاڑوں سے بغیر کھوپ پر گٹ
ہو کر کیناں سلیمے اُنکے راج میں کوئی دروری اور دکھی نہ تھا جب راجا نے شاستر کے موافق شیام کرن گھوڑا چھوڑ کر اپنی فوج اُسکے ساتھ کر دی
تب وہ گھوڑا سا تو دیپ میں بھر کر چلا آیا کسی دوسرے راجا کو ایسی سامر تھ نہ ہوئی جو راجا پر تھ کا گھوڑا باندھ سکے سب راجا اُسکے انوھیر
ہو کر اپنے اپنے دلش کا پیسا اُسکو دیتے تھے جب اسی طرح راجا نے نانوئے جگمگہ پوری کر کے ستوین جگمگہ شروع کر کے شیام کرن گھوڑ
چھوڑا تب اندر نے چنتا کر کے بچار کیا کہ ستوین جگمگہ پوری ہو جائے پر راجا پر تھ میرا اندر سن چھین لگا اس لیے یہ گھوڑا لینا چاہیے جس
میں تنو جگمگہ پوری نہوے پاوین ایسا بچار کر اندر اپنے بیٹے سے بولا کہ تو جا کر یہ گھوڑا کسی طرح پکڑ کر ہمارے پاس لے آجب اندر کا
گھوڑا پکڑنے کے واسطے آیا تب اُسکے ساتھ بڑے بڑے جودھا دیکھ کر مارے ڈر کے گھوڑے کو نہ پکڑ سکا اور اندر کے پاس جا کر کہا کہ مجھے
سامر تھ نہیں ہے جو اُس گھوڑے کو پکڑ سکوں تمکو سامر تھ ہو تو پکڑ لاؤ یہ بات سنکر اندر نے بچار کیا کہ راجا پر تھ بڑے دھرم اتما اور بلوا

بھاگ کر شہر کم میں فرج کیا کرے ہم اس میں بہت خوش ہیں جو دھن دھرم میں خرچ ہو یا دوسرے کے کام آوے اسی کو بچل جانا چاہیے اور
 پریشور کی بھکت کرنے سے آدمی کی سب کا منا پوری ہو کر مرنے کے بعد بیکٹھ کا ٹکھ ملتا ہے جس طرح آگ لکڑی میں رہ کر پائے کیے بنائے
 نکلتی اسی طرح پریشور سب کے ہر دے میں رہ کر بنا بھکت کیے اور گیان پر اپت ہوئے دکھلائی نہیں دیتے اور پریشور کا جڑ کھ اگن اور
 جتین کھ براہمن اور پریشور جتنا براہمن کو کھلانے سے خوش ہوتے ہیں اتنا اگن میں جگتہ ہوم کرنے سے خوش نہیں ہوتے سو میں اچھن
 براہمنوں کے جرنوں کی دھول اپنے ہاتھ پر چڑھاتا ہوں جنکی سیوا کرنے سے آدمی جلد اپنا منور تھ پاتا ہے جس آدمی سے براہمن خوش ہو
 اسکو بھجنا چاہیے کہ پریشور اس سے خوش ہیں اور جسر براہمن کر دھ کرے اسکو پریشور کا دشمن جانا چاہیے یہ بات سنتے ہی سب
 براہمن اور رکھشورون نے راجا کو اشریاد دیکر کہا کہ جب ایسا دھرم کا راجا ہم لوگوں نے پایا تب سب دکھ ہمارے چھوٹ گئے تب
 تو سب راجوں نے اپنے اپنے دل میں اگر راجا پر تھ کی اگتیا کے موافق دھرم کا رواج کر دیا جب راجا پر تھ کے ایدیش
 سے سب لوگ سنساری ساتون دیب میں پریشور کے جرنوں کی بھکت اور انکے نام کا اسمن کرنے لگے تب دیو لوگ میں یہ سماچار سنکر
 ایک دن سنکا دک رکھشورون نے ہرجا جی کی بھامین کہا کہ مر ت لوگ میں راجا پر تھ ایسا دھرم پاتا پیدا ہوا ہے کہ جسکے ایدیش سے ہر جھن اور
 جگوت دھرم کے سب لوگ کرتا رہتے ہوئے سو ہم بھی راجا کو دیکھنے جاتے ہیں ایسا کہ وہ چار دن بھائی راجا پر تھ سے ملنے کے واسطے
 راج مندر پر آئے ان سب کو آگاش کی راہ سے سورج کی طرح آتے دیکھ کر راجا اپنی بھاسمیت اٹھ کھڑا ہوا اور دندوت کر کے بڑی خوشی اور
 اور سے نگھاسن بر بھال کر جرن انکا دھویا اور بدھ پوریک پوجا کر کے اور چر نامرت لینے کے پیچھے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے مہاراج میرے بچلے
 جنم کا پین آوے ہوا جو اپنے بنا بلالے اپنا درس دے کر مجھے کرتا رہے کیا یہ دین جین سنکر سنت کما دجی بولے کہ اے راجا پریشور میں تیری
 بھکت سنکر ہم بھگوت کھنے آئے ہیں راجا نے بہت دیا انکی اپنے اوپر دیکھ کر پوچھا کہ ای دین بندھ سنساری آدمی جنم اور مرن سے کس طرح
 چھوٹے ہیں سنت کما دجی نے کہا کہ ای راجا تھے سنسار کا بھلا کرنے کے واسطے یہ بات پوچھی ہے سو اسکی تدبیر ہم تم سے کہتے ہیں سنو کہ جو
 کوئی آدمی کاتن پاکر انتہ کرکے شام مندر کے جرن اور سروپ کا دھیان اور زبان سے انکا اسمن اور ہر چر جا رکھ کر کانون سے انکی
 کتھا اور لیا پریت کے ساتھ سنا کرنا پڑوے آدمی جنم مرن سے چھوٹ جاتا ہے اور پریت پریشور میں ڈرھ ہو جانے سے چھرم نہیں ہو جاتی اور
 سادھ اور مہاتما کے ملنے میں دونوں کو لایہ ہوتا ہے اور دنیا میں اپنے شری اور گھر اور استری اور سپردن کو اپنا کچھ کران سے پریت رکھنا
 یہی دکھ کی جڑ جانا اور پریشور کے جرنوں کا دھیان کرنے سے گیان پر اپت ہوتا ہے اور کام کر دھ کر دھ کو بھو موہ میں چت گانے سے گیان
 نہیں رہتا یہ بات بجا کر آدمی کو واجب ہو کہ ہر ہی سنگت سے الگ رہ کر سنت اور مہاتما کی سیوا کیا کرے جس میں اسکا بھلا ہو سو اسے
 اس کے دوسری کوئی تدبیر نکلت ہونے کے واسطے نہیں ہے یہ گیان سنکر راجا نے بنے کیا کہ اے تارن ترن مہاراج جس طرح کر یا کہ
 آپ یہاں آئے ہیں اسی طرح دیاں ہو کر ایسا اشریاد دیکھو جس میں سب پر جامیری ہر بھکت ہو جاوے اور یہ گیان جو آپ نے مجھ کو
 ایدیش کیا اسکے بدلے میں آپ کو کون کی چیز دوں جو میں اپنا سرو دوں تو اس گیان کی برابر ہی نہیں رکھتا اور جب میں نے سر جھکا کر آپ
 دیوتوں کی تپ سرو دینے میں کچھ باقی نہ رہا اور سب دھن اور راج اپنا میں براہمن اور پریشور کا سمجھ کر ان لوگوں سے جو جپتا ہے
 اسکو اپنے کام میں لاتا ہوں اس لیے آپ کو کچھ نہیں دے سکتا آپ کا ربی (قرضدار) ہوں آپ دیا کر کے کوئی ایسی تدبیر
 کیجیے جس میں اس دن سے میں ارن ہو جاؤں سنت کما دجی نے کہا کہ اے راجا جس طرح کوئی کسی کا رنیا ہوا اور پانے والا رن کا ہے

کرتے اپنا رن بھگوت چھوڑ دیا تو وہ ارن ہو جاتا ہے اسی طرح ہم نے بھی رن چھوڑ کر ارن کر دیا سنکا دک یہ کہہ کر ہم لوگ کوچلے گئے۔

اوصیائے بایسوان - جانا راجا پر تھ کا تپ کرنے کی واسطے جنگل میں راج استری سمیت

تیرے جی نے کہا کہ ای بدرجی سنکا دک کے جانے کے پیچھے راجا پر تھ نے اسی طرح دھرم اور پر جاپالن کے ساتھ بہت دنوں تک راج کیا
 لیکن وہ سدا سادھ اور براہمن کی سیوا اور ہر جھن کر کے نارائن جی کی کتھا اور کیرتن سنا کر تاتھا اور سا تو دیب میں بھگوت بھجن ہونا تھا جب راجا
 راج نام استری سے بھتا شوا دک پانچ بیٹے پیدا ہوئے تب راجا نے کچھ دن پیچھے بجا کر کیا کہ دیکھو یہ راج اور دھن سدا بنانا نہ رہ کر مرنے کے پیچھے
 ساتھ نہیں جانا اسلئے اتم ہر کہ میں اس سے الگ ہو کر جنگل میں جا کر پریشور کا بھجن اور اسمن کروں جس میں میرا پر لوک بنے راجا پر تھ نے
 یہ بات بجا کر راج گدی اپنے بڑے بیٹے بھتا شوا کو جو چھتیس گن بدھان تھا دے دی اور میں اپنا سنساری مایا سے برکت کر کے راج اپنی
 استری سمیت جنگل میں جا کر پریشور کے تپ اور دھیان میں لگن ہوا راجا پر تھ کے چلے جانے سے سب پر جانے دکھ بہت کیا۔

اوصیائے تیسوان - تن تیاگ کرنا راجا پر تھ کا ساتھ جوگ ابھاس کے اور تی ہونا راج انکی استری کا۔

تیرے جی بولے کہ ای بدرجی راجا پر تھ نے جنگل میں جا کر گرمی میں پنچ اگن تاپا اور برسات میں میدان میں بیٹھے رہے اور جاڑے میں
 بانی کے بھیتر کھڑے رہ کر پریشور کا تپ اور اسمن کیا جب اسی طرح استری سمیت تپ کرتے ہوئے کچھ دن بیت گئے تب ایک دن راجا نے بجا
 کیا کہ اب یہ تن چھوڑ کر بیکٹھ میں جانا چاہیے یہ بات ٹھان کر دھیان سے راجا پر تھ نے آدنر کار جوت کے دھیان میں جوگ ابھاس کے
 ساتھ بیٹھ کر ہر صاٹ کی راہ سے پران اپنا نکال دیا تب راج انکی استری نے یہ حال راجا کا دیکھ کر پہلے بہت سوچ کیا پھر من کو دھرج دیکر اٹھی اور جنگل
 سے لکڑی بڑھ کر چتا بنائی اور اُس پر راجا کی موتھ رکھ کر آگ لگا دی اور اپنے پت کے چرن دیکھتے ہوئی کسات پر کرنا اُس چتا کی دی اور ہاتھ جوڑ کر بولی
 کہ اے مہاراج میں تمھارے بنا دوسری جگہ نہیں رہ سکتی مجھ کو کیلے چھوڑ کر کہاں چلے جمان آپ جاتے ہیں وہاں مجھ کو بھی اپنے ساتھ سیوا اور شغل
 رکھو گئے چلے جس میں آپ کی سیوا کرنے سے میرا پر لوک بنے یہ بات کہہ کر رانی بھی اُس چتا میں کود کر راجا کے ساتھ سی ہو گئی اُسوقت ایک
 مکان بہت اچھا جڑا جس میں مخنی بھوننا بچھا تھا اور موتیوں کی جھال لگی تھی بیکٹھ سے وہاں پر آیا راجا پر تھ اپنی استری سمیت اُس پر بٹھکر
 اوصیائے کو چلے گئے۔

اوصیائے چوبیسوان - استت کرنا دیوتاؤں کا راجا پر تھ کی اور راج کرنا بھتا شوا کا ساتھ دھرم کے

تیرے جی بولے کہ ای بدرجی جوقت راجا پر تھ اپنی استری سمیت ہمان پر بٹھکر بیکٹھ میں ہو چکا اُسوقت دیوتاؤں نے انکی استت کی اور
 اُس میں کتنے لگے کہ دیکھو کج تک اس طرح کا راج اور پر جاپالن اور تپتیا کسی راجا نے نہیں کی اور ایسی پت برتا استری اُج کی طرح دوسری
 ہو گئی اور راجا نے اپنی راج گدی کے سے ایسا دھرم بڑھایا کہ ساتون دیب میں سنساری لوگ ہر بھکت ہو گئے اور وہ اسلئے راج کا ج کرتے
 تھے جس میں اور راجا نے اپنی راج گدی کے سے ایسا دھرم بڑھایا کہ ساتون دیب میں سنساری راجوں کو دھرم اُپدیش کرتے
 اور جس میں اور صرمی اور پاپیوں کو دند دینے سے پن پر اپت ہوا اور راجا پر تھ جو نارائن جی کا اوتار تھے سنساری راجوں کو دھرم اُپدیش کرتے
 جب پریشوری پرنگر اور گانون آدک بسا کر جو دُن کو شکھ دینے کے واسطے شکھ کا شریر دھارن کیا تھا اتنی کتھا سن کر تیرے جی بولے کہ ای بدرجی
 جب راجا پر تھ کا بڑا بیٹا بھتا شوا راج گدی پر بیٹھا ہے اپنے چاروں بھائیوں کو چاروں دشا کا راج بانٹ دیا اور پنج راج گدی پر آپ
 بیٹھ کر دھرم اور پر جاپالن کے ساتھ راج کرنے لگا اس کے راج میں بھی سب رعیت خوش رہتی تھی اتنی کتھا سن کر شکھ دیو جی بولے کہ
 اے راجا پر تھ اور پر جاپالن کے ساتھ راج کرنے لگا اس کے راج میں جس میں براہمن لوگ ہوں کرتے ہیں دوسری رستو میں
 راجا پر تھ ایک بار بٹھ جی نے تین طرح کی اگن کو ایک جس میں براہمن لوگ ہوں کرتے ہیں دوسری رستو میں

۱۲۴

اُدھم نہیں ہوا اور آپ جھکو اس میں ڈرتلائے بن اسکا کارن کیسے اسوقت راجا کے نزدیک ایک نیچڑا مینا کا اور ایک نیچڑا طوطے کا رکھا ہوا
 ناروجی نے دیکھ کر کہا کہ اے راجا یہ طوطا اس مینا سے بار بار کہتا ہو کہ جو تو جھکو اس نیچڑے سے نکال دے تو میں قید سے چھوٹ کر جنگل میں
 پنچھیوں کے ساتھ بہا کر دوں اور مینا کہتی ہو کہ اے طوطے میں بھی چاہتی ہوں کہ کوئی جھکو اس نیچڑے سے باہر نکال دیتا تو اپنے ساتھیوں میں
 جا کر خوشی مناتی دونوں آپس میں ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ پہلے تم اڑو لیکن اڑنے کی سامتھ نہیں رکھتے جو دوسرے کو نیچڑے سے
 باہر نکال سکے یہ بات سنکر راجا بولا کہ اے مینا تو یہ دونوں آپ نیچڑے میں بند ہیں سطح ایک دوسرے کو نکال سکے جب ان میں سے
 ایک نیچڑے سے باہر ہو تب دوسرے کے نکالنے کی تدبیر کرے ناروجی بولے کہ اے راجا اس طرح تمھارے پنڈت اور پڑوہت اور منتری
 بھی سنسار روپی مایا جال کے نیچڑے میں پڑے رہ کر کیا سامتھ رکھتے ہیں جو تم کو اس سنسار روپی جال سے باہر کر سکیں یہ بات سنکر راجا
 کہ آج تک ایسا کیا ہی نہیں ملا جسکا بچن سننے سے جھکولیاں پر ایت ہوتا ایسا بچا کر راجا نے بنے کیا کہ اے مہاراج کوئی تدبیر کیا
 جس سے ان جیونوں کے ہاتھ سے بچ کر نکلت پدوی کو پاؤں یہ بات سنکر ناروجی بولے کہ اے مہاراج ایک تھاس نام کہتے ہیں سنو کہ ایک
 پرچن نام راجا اگیات اپنے برتر سے بڑی پریت رکھتا تھا اور کسی دوسرے کو یہ بات معلوم نہ تھی اور اگیات سب طرح سے راجا کے کھا
 اور پرنے اور کھ اور آرام کی سندھ لیتا تھا ایک سے راجا پرچن اپنی اچھاسے اگیات کا ساتھ چھوڑ کر کسی دوسری جگہ جانے کے واسطے
 اچھا کر کے چلا سو وہ پورب اور پچم اور اتر تینوں دشاؤں میں ڈھونڈھتا اور گھومتا ہوا بہت دنوں تک بیاکل رہا اچھا پوربک کوئی جگہ
 رہنے کے لائق اسکونہ ملی جب وہ دشمن دشا میں پہنچا تب ایک مکان قلعہ کے برابر بہت اچھا تو دروازے کا دکھلائی دیا اسکے چاروں طرف
 نہر اور باغ اور پھل اور میوؤں کے درخت تھے جنہر بہت طرح کے پھل بھی مٹھی بولی بولنے والے بیٹھے ہوئے چھپا چارے تھے
 وہاں سب طرح کا شکمہ دیکھ کر راجا پرچن اُس مکان میں رہنے کے واسطے اچھا کر کے بھرتے چلا تو دروازے پر پہنچ کر دیکھا کہ ایک جوان استری
 بہت سندھ طرح کے گنے اور کپڑے پہنے ہوئے وہاں ٹھل رہی ہو اور وہ سہیلیاں اسکے ساتھ سیوا اور ٹھل کرنے کے واسطے موجود ہیں
 اور اُس سے تھوڑی دور آگے ایک سانپ پانچ پھن کا دروازے پر بیٹھا ہوا دکھلائی دیا راجا پرچن اُس استری کو دیکھتے ہی اسکے روپ پر بہت ہوا

۱۲۸ جن
۲۷

اور اُدھم بولے کہ اے پرچن جب راجا پرچن کا چت اُس استری پر بہت ہو گیا تب اسکے پاس جا کر پریم سے پوچھا کہ اے سندری
 تم دیوکتیا اور پچھی جی کے برابر سندرسکائی بیٹی اور کسی استری ہوا اور کس چھاسے یہاں ٹھلتی ہو تمھاری آنکھوں کے بان سے پریشون کا من
 ہو جاتا ہو اور یہ مکان کس نے بنایا ہو اور اس میں کون رہتا ہو یہ بیٹھے بچن سنکر وہ استری سکرا کر بولی کہ اے راجا میں اپنی ماما اور پتا کا نام
 نہیں جانتی کہ میں کس کی بیٹی ہوں اور ابھی تک میرا بواہ نہیں ہوا اس لیے جھکو بواہ کرنے کی اچھا ہو اور یہ نہیں معلوم کہ یہ مکان
 بنایا ہو لیکن میں یہاں رہتی ہوں جو کوئی میرے ساتھ بواہ کرے وہ بھی اس قلعہ میں رہے اور یہ سانپ میرے دروازے پر بھاگے
 کے واسطے رہتا ہو یہ بات سننے ہی راجا پرچن نے بہت خوش ہو کر کہا کہ اے پران پیاری تم جھکو قبول کرو تو میں تم سے بواہ کرے میں بہت
 ہوں تمھارے ساتھ بواہ کر کے میں اسی مکان میں رہ کر بھوک اور بلاس کروں گا تب وہ سندری ہنس کر بولی کہ اے راجا تمھارا ایسا سند روپ
 کون استری موہت نہیں ہوگی جب اس طرح دونوں سے بات چیت ہوئی تب راجا پرچن اسکے ساتھ قلعہ میں جا کر گندھرب بواہ
 ساتھ کر کے بھوک اور بلاس کر کے لگا اور راجا اسکے بس ایسا ہو گیا کہ دن رات اُسکی آلیا میں رہ کر بنا پوچھے اُس کے کوئی

نہیں کرتا تھا جب پرچن کے اُس استری سے بہت بیٹے اور بیٹی پیدا ہوئے تب راجا اُنکا بواہ کر کے ایک دن بنا پوچھے اُس استری کے
 رتھ پر سوار ہو کر شکار کھیلنے کے واسطے جنگل میں جا کر بہت سے پیش مارے اسلئے رانی کروہ میں بھر کر میلی دھوئی پہن کر کوپ بھون میں پڑی
 رہی جب راجا شکار میں دوڑ دھوپ کرنے سے پیاسا ہو کر اپنے مکان پر آیا تب اُس نے پانی پی کر داسون سے رانی کا حال پوچھا تو
 اُنھوں نے کہا کہ نہ معلوم کونسا دھو رانی کو آج پیدا ہوا جو گنا اور کپڑا اتار کر پر پڑی ہو یہ بات سننے ہی راجا بڑے ڈر اور شوج میں
 ہو کر رانی کے پاس دوڑا ہوا گیا اور پاس جا کر بڑے پریم سے بکا راجب وہ مارے کروہ کے کچھ نہ بولی تب راجا بڑی ہمتی سے اُسکے چرن
 اب کر کے لگا کہ اے پران پیاری تم کس واسطے مجھ سے نہیں بولتی ہو میں نے کوسی چیز تم کو نہیں دی اور کس بات میں تمھارا گنا نہیں ملا جو تم اتنا
 اُٹھ اٹھاتی ہو تمھاری یہ دشا دیکھنے سے میرا کلیجا پھٹا جاتا ہو تم کو میری سوگند ہو جلد ہی تیج کد جو تم کو کسی نے درجین کہا ہو تو میں اُسکو بھی
 دندون یہ بات سننے ہی رانی کروہ سے بولی کہ یہ سب تمھارا قصور ہی جو تم بغیر پوچھے شکار کھیلنے چلے گئے تھے اسی سے میں اُداس
 ہوں تب راجا پرچن رانی کے پانوں پر گر کر ہاتھ جوڑ کر بولا کہ مجھ سے قصور ہوا جو بغیر پوچھے چلا گیا اب تمھاری اگیا بغیر کمین نہ جاؤں گا
 مجھے اپنا داس سمجھ کر اس مرتبہ میرا قصور معاف کرو میں تمھارے اوپر بھاد رہتا ہوں تم اپنے ہاتھ سے مجھکو باندھ کر جو چاہو سو دوؤ
 جب ایسی ہمتی کرنے سے رانی اُٹھی تب راجا نے اپنے ہاتھ سے منھ اُسکا دھو کر بدن کی دھوڑھا ڈوی اور اُسکو گنا اور کپڑا بنا کر بہت
 دن تک اُسکے ساتھ بھوک اور بلاس کیا لیکن من میں مایا روپی جگت سے برکت نہیں ہوا جس طرح مجھکو سنساری چاہنا ہی
 ہے اسی طرح راجا پرچن کو بڑھاپا آنے اور اندر یاں تھل ہونے پر بھی سنسار کا موہ لگا تھا اتنا حال راجا پرچن کا سنا کر ناروجن بولے کہ
 اے پرچن ہر کچھ مروت نام کال کی بیٹی اپنا بیت ڈھونڈھنے کے واسطے سب جگہ جاتی تھی لیکن اُسکو موت جان کر کوئی قبول نہیں
 کرتا تھا سو وہ ایک دن میرے پاس آکر کہنے لگی کہ تم میرے ساتھ اپنا بواہ کرو جب میں نے نہیں مانا تب اُسے کروہ کر کے مجھکو یہ شاپ
 دیا کہ تم ایک مہورت سے زیادہ کسی جگہ نہ رہو دن رات پھرتے گھومتے رہو تم اڑھائی گھڑی سے سوائے کمین ٹھہرو گے تو تمھارا سر
 ڈکے گا جب اُسے مجھکو ایسا شاپ دیا تب میں نے اُسکو یہ تدبیر بتلائی کہ تو جا کر یہ جوا نام گندھرب کی بہن ہو جا اُسکی فوج بہت ہے
 وہ ہر روز ایک پریش پکڑ کر تجھے بھوک کرنے کے واسطے دیا کرے گا یہ بات سننے ہی وہ مروت پر جوا گندھرب کے پاس جا کر بولی کہ
 میں تمھاری بہن ہونے کے واسطے آئی ہوں گندھرب بولا کہ بہت اچھا تم یہاں رہو پر جوا نے جوا نام کشتی کو بلا کر کہا کہ تو اسکے واسطے
 ایک آدمی جوان اور خوبصورت ٹھہراوے تو ہم اُسکی شادی اسکے ساتھ کر دیں اتنی کھانا کر شکد یو جی بولے کہ اے راجا جو کوئی کسی کو
 چھ پریشانی خوشی سے دے اور وہ نہ لیوے یادھن پاکروان اور پچن نکرے تو وہ آدمی تیجے سے دُکھ پاتا ہو اور پریشور نے اسواسطے
 موت کی حد نہیں رکھی کہ جو آدمی کو اپنی موت کا حال معلوم ہو جائے گا تو وہ اُدھم کرنا چھوڑ کر برکت ہو جاوے گا اس لیے اپنی بیا سے
 یہ بات پریشور نے گیت رکھی ہو۔

۱۲۹ جن

اور اُدھم بولے کہ اے پرچن جب راجا پرچن کا چت اُس استری پر بہت ہو گیا تب اسکے پاس جا کر پریم سے پوچھا کہ اے سندری
 تم دیوکتیا اور پچھی جی کے برابر سندرسکائی بیٹی اور کسی استری ہوا اور کس چھاسے یہاں ٹھلتی ہو تمھاری آنکھوں کے بان سے پریشون کا من
 ہو جاتا ہو اور یہ مکان کس نے بنایا ہو اور اس میں کون رہتا ہو یہ بیٹھے بچن سنکر وہ استری سکرا کر بولی کہ اے راجا میں اپنی ماما اور پتا کا نام
 نہیں جانتی کہ میں کس کی بیٹی ہوں اور ابھی تک میرا بواہ نہیں ہوا اس لیے جھکو بواہ کرنے کی اچھا ہو اور یہ نہیں معلوم کہ یہ مکان
 بنایا ہو لیکن میں یہاں رہتی ہوں جو کوئی میرے ساتھ بواہ کرے وہ بھی اس قلعہ میں رہے اور یہ سانپ میرے دروازے پر بھاگے
 کے واسطے رہتا ہو یہ بات سننے ہی راجا پرچن نے بہت خوش ہو کر کہا کہ اے پران پیاری تم جھکو قبول کرو تو میں تم سے بواہ کرے میں بہت
 ہوں تمھارے ساتھ بواہ کر کے میں اسی مکان میں رہ کر بھوک اور بلاس کروں گا تب وہ سندری ہنس کر بولی کہ اے راجا تمھارا ایسا سند روپ
 کون استری موہت نہیں ہوگی جب اس طرح دونوں سے بات چیت ہوئی تب راجا پرچن اسکے ساتھ قلعہ میں جا کر گندھرب بواہ
 ساتھ کر کے بھوک اور بلاس کر کے لگا اور راجا اسکے بس ایسا ہو گیا کہ دن رات اُسکی آلیا میں رہ کر بنا پوچھے اُس کے کوئی

لڑنے لڑنے تک گیا تب اُداس ہو کر کھینے لگا کہ دیکھو میں اتنے دنوں تک دشمن سے لڑا لیکن میرا مالک بھوگ اور بلاس میں ایسا بیجا
 کہ جسے کچھ بھی میری مدد نہ کی جب اس طرح سوچ کر نے سے وہ سانپ ٹھک گیا تب ایک کھوکھلے درخت میں جا چھپا تب پر جوار گندہ
 اُس قلعہ میں آگ لگا کر بھیر جلا گیا جب آگ لگنے سے پُرجن بیا کل ہو کر اپنا پران بچا نہ سکا تب اپنے گھمب کی رچھا کیونکر کرے گا اُس
 پُرجن نے اُداس ہو کر بیا کر کیا کہ کسی طرح میرا پران بچتا تو اچھا تھا پر پُرجن کا بچنا تو بہت مشکل ہوا اسی چنتا میں راجا پُرجن جگر مر گیا سو وہ
 دیش میں راجا جرجہ کی بیٹی ہوا اور کارن استری ہونے کا یہ ہر کہ مرتے وقت پُرجن میں اُسکا دھیان لگا تھا اسلئے استری کا تن پایا اور
 پانچال دیش میں سے دھوج راجا کے ساتھ جو ہڑا دھرتا تھا اُسکا بواہ ہوا سو اُس نے بہت دنوں تک گریستی کا سکھ اٹھا اور
 سات بیٹے اور کئی بیویاں پیدا ہوئے۔

۱. ملای
 ۲. وید
 ۳. پانچال
 ۴. ملایا و جرجہ

اوصیائے یسوان۔ فرنا راجا کے دھوج کا اور بھینٹ ہونا پُرجن کا اہلیات اپنے مہر
 نادر ہی نے کہا کہ اگر پُرجن بہت دنوں تک راجہ کے دھوج راج کر کے اگست میں سے گیاں سیکھ کر سناری مانا سے برک
 ہو گیا اور راج گدی اپنے بیٹے کو دیدی اور استری سمیت جنگل میں جا کر بہت دنوں تک ہرجن کر کے جب تن اپنا تیاگ کیا تب رانی چنا
 اور راجا کی کوٹھ آسیر رکھ کر جانے کے واسطے تیار ہوئی لیکن وہ کے بس ہو کر آگ نہیں لگا کر بہت بلا پ کر لے گئی تب اہلیات اُسکے پاس
 مترے وہاں آکر اُسکو بچانا کہ وہی پُرجن ہی جسے میرا ساتھ چھوڑ کر مہر سے استری کا تن پایا یہ وٹا اُسکی دیکھ کر اہلیات نے یہ کیا کہ
 استری روپ پُرجن نے بچا کہ تو کس واسطے اتنا روتی ہو اور یہ تیرا کون تھا جو مر گیا مجھ کو تو نے بچانا یا نہیں تب رانی بولی کہ میں تلو
 بچا ہوتی ہوں اور یہ میرا بہت مر گیا ہو جسکے سوچ سے میں روتی ہوں یہ بات سن کر اہلیات نے کہا کہ تو پہلے جنم میں پُرجن پریش تھا اور
 اہلیات نام تیرا تھو تو میرا ساتھ چھوڑ کر گھر سے نکل آیا اور ایک استری کے ساتھ بھوگ اور بلاس سناری سکھ میں پٹ کر
 بھول گیا اس لیے تو نے استری کا تن پایا اس کے مرنے کا سوچ چھوڑ کر پریش کا تن ملنے کی تدبیر کرنا چاہیے اور ہم اور تم دونوں
 ہنس روپی جیو اتما اور پرما تمان سرور کنارے کے رہنے والے ہیں سو تم سناری سوہ میں چھسکر خراب ہو گئے یہ جو میری
 جو راسی لاکھ جون میں بہت طرح کا تن پایا ہو یہ بات سنتے ہی جہاں استری روپ پُرجن کو گیاں ہوا تب اُسنے پت کا سوچ چھوڑ کر
 اُسکی طادی اور اہلیات کی ایک کے موافق ہرجن میں لین ہو کر اور وہ تن چھوڑ کر پریش کا تن پایا اور اہلیات اپنے متر سے جا ملا اتنی
 پراجین برکھ نے ناروجی سے پوچھا کہ او ہمارا راج میں سناری جیو اتنا گیاں نہیں رکھتا جو اس کھٹا کا ارتھ سمجھ سکوں آپ دیاں
 بستا پور بک اسکا حال برن لکھے تب میری سمجھ میں آوے یہ بات سن کر ناروجی بولے کہ ای راجا وہ پُرجن جیو پور اور اہلیات نام متر
 کو بھنا چاہیے جو اس جو کی رچھا سب جگہ ترک اور گرجہ آدک میں کرتے ہیں لیکن کسی کو دکھانی نہیں دیتے اور یہ جیو پور پُرجن کا اسم
 دھیان چھوڑ کر سناری سکھ میں چھتا ہوا اور اپنے اگیان سے جیسا جیسا کرم کرتا ہو وسا ویسا جنم جو راسی لاکھ جون میں پائے گا
 سکھ اُس تن میں نہیں پاتا ہو اسی طرح پُرجن بھی اہلیات کا ساتھ چھوڑ کر چراسی لائی جون میں بہت دنوں تک بھرتا رہا جسکے
 پے جو آدمی کا تن با کر خوش ہوتا ہو اسی طرح پُرجن بھی اُس قلعہ کو دیک وہ سندری ہنسکر بولی کہ اوصیائے اُس قلعہ میں نور دروازے
 تھا ویسے آدمی کے تن میں ناک اور کان اوک نو چھیدا ندریوں کے تب راجا پُرجن اُسکے ساتھ قلعہ پر ہر پُرجن پُرجن کا
 گیا تھا اُس رخت کے ٹھوڑے اندریوں کو بھنا چاہیے جس طرف من وغیرہ اُسکی اگیان میں رہ کر بنا پوچھ آدمی کرتا ہے

آدمی کے آہنکار کو وہ سانپ جو پُرجن کے قلعہ کے دروازے پر دیکھا تھا بھنا چاہیے کسوا سٹے کہ آدمی بڑھاپے کے وقت بھی اپنا آہنکار
 نہ چھوڑ کر کستا ہو کہ ہم مرتے دم تک بھی اپنے لڑکے بالوں کو پالیں گے اور یہ بات نہیں جانتا کہ سب کے پالنے والے پریشور میں
 اور آدمی کی بدھ کو وہ استری جہر پُرجن موہت ہوا تھا بھنا چاہیے جس طرح مرتے دم تک بدھ آدمی کے ساتھ رہ کر اپنی اچھا کے
 موافق اُس سے کام کراتی ہو اسی طرح پُرجن نے بھی اُس استری کے بس ہو کر عمر اپنی گذران دی اور جس طرح اگیانی آدمی اپنی بدھ
 اور کرتب کے برابر کسی کو نہ سمجھ کر پریشور ترلو کی ناکھ پیدا اور پالنے کرنے والے کو بھول کر اور پُرجن کی باتوں پر بسواس نہ رکھنے سے آخر
 دیکھ پاتا ہو ویسے ہی پُرجن بھی اہلیات اپنے متر کا ساتھ چھوڑنے اور بدھ روپی استری کا سنگ کرنے سے بہت دیکھی ہوا تھا اور جس
 طرح آدمی محنت کرتے پر بھی اپنے منورہ کو نہ پا کر بھتا تا ہو اسی طرح پُرجن نے بھی جلتے اور مرنے کے سے چنتا کی تھی اور آدمی
 کے بدن میں کام کر وہ بوجھ موہ اُدک جو بھارت ہتا ہو اُسکو برادر پُرجن کا بھنا چاہیے جس طرح بڑھاپا مرنے والے کی خبر کال کے
 یہاں جا کر دیتا ہو کہ اُسکو مارا اسی طرح جہانام کتنی نے بھی پُرجن کا بڑھاپا دیکھ کر پر جوار گندہ صرب سے اُسکے مارنے کے واسطے کہا تھا اور
 وہ کال کی بیٹی موت ہو کر پر جوار گندہ صرب کو انت سے کا بھجور جانا چاہیے اور اُسکے ساتھ جو تین سو ساٹھ گندہ صرب تھے اُنکو دن اور گندہ صرب
 کورات جانکر ہی کال کی فوج سمجھ جس دن اور رات کے گذرنے سے عمر پوری ہونے کے بعد کال مار لیتا ہو اور جس بڑھاپے کے وقت
 اندریوں میں تمام رخت نہ رہ کر اُدھو اور مانس بدن کا سوکھ جاتا ہو اسی طرح پر جوار گندہ صرب کی سینا نے جا کر پُرجن کا قلعہ تباہ کیا اور مرتے
 وقت جس چیز میں دھیان آدمی کا لگا رہتا ہو مرنے کے بعد وہی تن پاتا ہو پُرجن کا چت مرتے وقت پُرجن میں لگا تھا اس لیے وہ استری
 ہوا سو وہ استری ہونے سے اپنے پت کی اگیان میں رہ کر دن کاٹنے پڑے ہیں اور جب تک اس جیو کی ملک نہیں ہوتی تب تک اسی طرح
 جو راسی لاکھ جون میں جنم پا کر دیکھ سے نہیں چھوٹا وہ اہلیات نام متر جو پریشور ہو دیا کر کے آدمی کے تن میں کسی سادھ اور دھما تمان سے
 بھینٹ کر اودے اور اُس مہا تمان کے اُپدیش کرنے سے آدمی ہر کھٹا اور کیرن سنکر اگیان چھوڑ کر ہر جون میں پریت کرے تب
 ایشور کن کے اُپدیش۔ تم اور میں سے چھوٹے جس طرح پُرجن اہلیات متر کی کرپا سے اپنا پستاق یا کر ملک ہوا تھا اے راجا بغیر
 آدمی پانی اور موت۔ رہتا تھا کا ورش اور ست سنگ ملنا کھن ہو اور آدمی ہناست سنگ اور سوا کر کے ہر جھکتوں کے سناری
 جانے لکے نہیں سنا سو قہنے بہت دنوں تک راج گدی پر بیٹھ کر سناری سکھ بھوگا اور بہت جگہ اور دان کر کے جس پایا اب
 نکلوا چت ہو کہ میں اپنا برکت کر کے ہر جون میں پریت لگا کر پریشور کا بھن اور اسمن کر جس میں تمھارا پر لوک بنے اور جب تک
 سناری موہ چھوڑ کر ہر جون میں پریت نہ کر کے تب تک آواگون سے چھوٹا بہت مشکل ہو جب تم پریشور کی کھٹا اور لیلنا سنکر سادھ
 اور مہا تمان سے ست سنگ کر کے تب تمھارا انتہ کرن شدھ ہوگا اور اس دان اور جگہ کرنے سے سناری لوگ تھوڑے دن
 دیو لوک میں رہ کر سکھ بھوگ کر پھر جنم لینے سے دیکھ پاتے ہیں اور برکت ہونے اور ہر جھکت کرنے سے بیکھنے کا سکھ لیتا ہو سو تم کو جھکت
 کرنا چاہیے یہ بات سنکر راجا نے ہاتھ جوڑ کر جی سے کہا کہ اے مہاراج آپ نے یہ کیاں بہت اچھا بتلایا لیکن ابھی تک ہمارے بیٹے
 جو تب کرنے کو گئے ہیں نہیں۔ م نئی نے جا کر پر جوار گندہ صرب لکڑی دیکر میں جنگل میں جا کر پریشور کا تپ اور دھیان کروں۔

اوصیائے اگیان۔ سو ساٹھ گندہ صرب اپنی فوج کی ایک ہزار باغ ہرن سمیت اپنے جوک بل سے پراجین برکھ کو
 اڑے پر ہتا تھا گندہ صربوں۔ بات سنکر انچر ج مانکر پکارا کہ دیکھو میں نے اتنا گیاں راجا کو سکھایا لیکن برکت نہ ہو

ابھی تک اسکورنگ گدی کاٹھ لگا کر ایسا بچا کرنا رہیں اپنے جوگ بل سے ایک باغ آکاش میں تیار کر کے بولے کہ اے راجا ہکو ایک بڑا
 اچھا معلوم ہوتا ہو ذرا دیر تو دیکھو جیسے راجا نے آنکھ اٹھا کر دیکھا تو آکاش کی طرف ایک باغ بہت اچھا پھل اور پھول لگا ہوا چار دروازے
 کا دکھائی دیا اور ایک ہرن چنگی ہریالی دیکھ کر کودتا اور چوڑی بھرتا ہوا جب اُس باغ میں اگر پھل اور گھاس کھالے لگا تب ایک
 ہیلیا سب سامان شکار کا ساتھ لے اُس ہرن کو پکڑنے کے واسطے باغ میں پہنچا اور اُسے ایک دروازے پر جال لگا کر دوسرے
 دروازے پر گئے کو لکڑا اور تیسرے دروازے پر آگ لگا کر چوتھے دروازے میں آپ دھنکھ اور بان سادھ کر کھڑا ہوا اور وہ ہرن
 یہ حالت دیکھنے پر بھی کچھ ڈرنے مانگر خوشی سے تھی اور پھل کھاتا تھا راجا اُس باغ اور ہیلیا اور ہرن کو دیکھ کر بولا کہ اے مین نا تھ ایک بات
 بڑے آئینہ کی دکھائی دیتی ہے کہ چاروں دروازوں پر اس ہرن کے مرنے کا سامان نزدیک آپہنچا ہو تو یہ بھی یہ ہرن مرنے کا ڈرنے مانگر
 بڑے آئینہ سے چرہ ہوا اس چہرے سے اسکو کیا فائدہ ہو گا یہ بات سنتے ہی نار دمن مسکرا کر بولے کہ اے راجا تیرا بھی یہی حال ہو پڑھا پاتے سے
 تیری سب اندریوں کی سامنے جاتی رہی اور مرنے کا وقت نزدیک آپہنچا اور پہلے جو کچھ بھجو جو آئی سے امید تھی وہ ذرہ کر اب بڑھا پاتا
 ہونے سے دن رات تیرے بدن کا لہو اور نال اس طرح سوکھتا جاتا ہے جس طرح پانی آگ کی گرمی سے جل کر کچھ باقی نہیں رہتا اور موت
 بھجو تیرے گتے کی طرح رہنے لگی ہو اور مرنے کا دن شکاری کی طرح دھنکھ پان لیے ہوئے تیرے سامنے کھڑا ہو اسکے ہاتھ سے تیرا
 بچاؤ نہیں ہو سکتا اور تسساری مایا مٹھ کے جال میں ایسا بندھا ہے کہ یہ سب حال آنکھوں سے دیکھنے پر بھی نہ لپے مرنے کا ڈر کچھ نہیں ہوتا اور
 سنساری کھتا اور راج گدی کی بوس بھجو ایک نئی ہری گیان سنتے ہی جب راجا کے روٹین کھڑے ہو گئے تب وہ ڈر مانگر ایسا سمجھا کہ میرا بدن
 جلا جاتا ہے وہ دشاہی دیکھتے ہی نار دمن کے چرٹوں پر گر کر بولا کہ اے مہاراج اپنے بڑی کر با کر کے بھجو سنساری پھندے سے باہر نکال انہیں تو
 میں اس مایا مٹھ کے مہا جال میں پھنسا رہا ہوں بات کہہ کر راجا نے بدھ کے ساتھ نار دمن کی پوجا کی اور اسی جگہ سے سنساری مٹھ چھوڑ کر بدری کیدا
 کی طرف چلا گیا اور پھر بھجن کر گتے نکت پدوی کو پہنچا اور نار دمن وہاں سے چلے گئے اسکے بہت دنوں بعد نار دمن جی پر جیتون کے تیرا
 آئینہ کرنے سے خوش ہوئے تب اپنے چتر بھی روپ کا درشن دیکر اُسے کہا کہ تم لوگ بردان مانگو تب چتر میں پھنسا کر خراب ہو گئے تیرے
 کہا کہ اے مہاراج ہم یہ بردان مانگتے ہیں کہ ہم لوگ سنساری مایا میں نہ پھنسے اور سادھو اور مہاتماؤں کا ست سدا اُسے پت کا سوچ چھوڑ
 ہماری بھکتی ہی رہے شیش مٹھ تر لو کی نا تھ لے اچھا اور یک بردان دیکر کہا کہ تم لوگ گرو تھ ہو کر انت سے نکت پدوی کو پا کر جا لیا
 ایسا بردان پا کر وہ اپنے گھر چلے گئے تب راستے میں کیا دیکھا کہ جو نگر اور گاؤں بسا تھا وہ سب اچھوڑ کر جنگل ہو گیا یہ حال دیکھ کر چرٹوں پر
 کہا کہ جنگل کے دیوتوں نے ہمارا راج اور دیش اچھا دیا سوچ کی آگ سے اُنکو جلا دینا چاہیے جس میں اپنے کیے کا پھل پاویں کیا
 جب پر جیتاؤں نے جنگل کی طرف گرو دھ سے دیکھا تہہ جنگل چلے لگا اور وہاں کے دیوتا اپنا پیران لیکر بھاگے اور برہما جی کے پاس
 جا کر یہ حال کہا تب چندر ما برہما جی کی اکیا سے پر جیتون کے پاس آکر بولے کہ تم لوگوں نے ہر بھکت ہو کر دمن ہزار برس تک پریشور کا
 تپ کیا ہے مگو بقصور ایسا غصہ کرنا نہ چاہیے اس جنگل سے سب رکھیشور اور نیشور اور نیشل در پھجیوں کو بھوجن ملکر بہت سے جیوؤں کی بھج
 ہوتی ہے اسکے جانے سے مگو بڑا باب ہو گا اور تم سنساری پید کرنے کی اچھا سے پریشور کا تپ کیا ہے سو تم لوگ تم لوچا نام کتیا سے
 جوہ خون کی مٹی اپنی شادی کرو اس سے تمہارے بہت منتان ہوگی یہ بجن چندر ما کا شنتے ہی جنگل کے دیوتا وہ لڑکی چیت
 کے پاس لے آئے اور چندر ما کے سمجھانے سے پر جیتون نے گرو دھ اپنا چھا کیا اور آگ جنگل کی مجبادی تب

پر جیتا لوگ اُس لڑکی سے گندھرب بواہ کر کے استری سمیت باکھ متی اپنے باپ کی نگری میں پہنچے اور راج کاج کرنے لگے اور
 چندر ما خوش ہو کر اپنے لوگ میں گئے سو اسی لڑکی سے پر جیتون کے دھچھ نام بیٹا پیدا ہوا جسے پریشور کا تپ کر کے میٹھن دھرم کرنے
 سے بہت سے جیو پیدا ہے جب کچھ دنوں بعد پر جیتا لوگ اپنے بیٹے کو راج دے کر پریشور کا تپ کرنے کے واسطے کچھ طرف چلے گئے
 تب راہ میں اُنکو نار دمنی لے سوانکے اُپدیش سے پر جیتا لوگ پریشور کا بھجن اور آئینہ کرنے کے جوگ بھیتا س کے ساتھ تن پنا تاک کر
 گولوگ میں پہنچے اتنی کتھا بڑی متیرے رکھیشور سے منکر متنا پور کو چلے گئے۔

دوہا	پت کی نداشت ہی تجی تیخ دیہہ جو چوتھے اسکندھ کو کے منے چت لائے	لاکھن گاری دیت آب پت کو تیاگ سہہ لے گیان سکھ سمید اپاپ بہاڑ بلاے
	پانچوان اسکندھ	
	راجہ پر یہ برت اور جبر بھرت کی کتھا اور سا تو دیپ اور ٹوکھنڈ اور	
	چودھون بھون اور سب نرکون کا حال	
دوہا	شیش شاردا بنے کر گوبند پد سہ دھار	یہ پنچم اسکندھ کی کتھا کہوں بتاے

بڑے بھرت اور جبر بھرت کی کتھا اور سا تو دیپ اور ٹوکھنڈ اور
 چودھون بھون اور سب نرکون کا حال
 اوصیا کے پہلا یو چھنا راجہ پر بھکت کا شکد یو جی سے حال راجا پر یہ برت کا
 راجا پر بھکت نے اتنی کتھا سن کر شکد یو جی سے بنے کیا کہ اے مہاراج اپنے تیسرے اسکندھ میں کہا ہے کہ پر یہ برت سوا بھجوں کے بیٹے
 نے نار دمن کے اُپدیش سے لڑکپن میں برکت ہو کر جنگل میں جا کر پریشور کا تپ کیا تھا پھر گرو تھ ہو کر راج بھوک کرنے کے بعد تپ کر کے
 نکت پدوی پائی اے جرم مورت گیان پر اپت ہونے پر پھر وہ کوسا سے گرو تھ میں پھنسا جب تک دی سنساری مٹھ میں پھنسا کر اُسٹری اور پیر اور دھن
 کو اپنا جاتا ہو تب تک وہ گیان فی نہیں ہوتا اور جس کے گیان پر اپت ہونے سے سنساری مایا چھوٹ جاتی ہے وہ پھر کوسا سے جان بوجھ کر
 مایا جال میں پھنسنے کا یہ سند یہ میرا مٹھا دیکھ شکد یو جی ہر چرٹوں کا دھیان کر کے بولے کہ اے راجا تھے بہت اچھی بات پوچھی حال اس کا
 اس طرح پر ہو کہ راجا پر یہ برت گیانی ہونے پر بھی پھلے جنم کے سنکار سے دیکھنے میں راج کاج کرتا رہا لیکن وہ گرو تھ آئینہ میں جی برکت
 راجا اور دھن اور استری اور پیر تارک کے مٹھ میں نہیں پھنسا کچھ دنوں کے بعد راج گدی چھوڑ کر پریشور کے تپ و دھیان میں رہا ہوا
 اور جب پہلے نار دمن کے اُپدیش سے پر یہ برت گیانی ہو کر مند راجل پہاڑ پر تپ کرنے کو چلا گیا تھا تب راجا سوا بھجوں نے وہاں
 جا کر پر یہ برت سے کہا کہ اے بیٹا تو راج اور بواہ کر کے اولاد پیدا کر اُس نے جواب دیا کہ اے پت پواہ کرنے اور اولاد پیدا ہونے
 سے آدمی دھن اور پیر وار کے مٹھ میں پھنسا کر نرک میں پڑتا ہے اے مین راج گدی اور سنساری سکھ نہیں چاہتا بھجو پریشور کا آئینہ
 اور دھیان اچھا معلوم ہوتا ہے جب پر یہ برت نے سوا بھجوں کا کہنا نہیں مانا تب وہ اُداس ہو کر بیٹھے تھے کہ اُسی وقت برہما جی
 سنکا دک رکھیشور اور دیوتاؤں کو ساتھ لے ہوئے ہنس پر سوار ہو کر وہاں آئے جب سوا بھجوں اور پر یہ برت نے اُن کو

چند اداک سنگدھ لگی دیکھ کر بولا کہ تمھارے بیٹے میں نندی کی مٹی اسی طرح ہوتی ہے جو تم اپنے بدن میں لگائے ہو جسکی مرگ سے میرا سب
 امتحان بھر گیا اور اُس جنگل میں اُسی روپ کے سب رکھ اور میں رہتے ہیں مجھکو تمھارے امتحان دیکھنے کی اجھلا کھا ہو سو کر یا کر کے مجھکو
 دکھلا دو اور میری جسان میں تم بھی یا نارائن جی کی نایا ہو جو یہاں اگر اپنی آنکھوں کا بان جلا کر مجھ ایسے ہرن کو مارا جاتی ہو پیشو
 نے بڑی کر با کر کے تمھارا درشن دیا تمھارا موہنی سوپ مجھکو بہت پیارا معلوم ہوتا ہے میں تمھارا بیچا نہیں چھوڑو لگا جب یہ بات راجہ کی فک
 پر پرتی نے جانا کہ راجہ میرے اوپر بہت موہت ہو اور تب وہ مسکرا کر بولی کہ اور اجا ہمارے بیٹے میں اسی روپ کے سب رکھ اور میں
 رہتے ہیں اور وہاں ایسے کندھول ہوتے ہیں کہ جتنے کھانے سے آدمی ہمیشہ جوان اور روپ دان اور کو مل بنا رہتا ہے جو جب تم اپنی
 راجگدی پر چکر کچھ دن میرے ساتھ رہو گے تب میں اپنا امتحان تمکو دکھاؤنگی یہاں پہاڑ پر تمھارے ساتھ میں نہیں رہ سکتی یہ بات
 سنتے ہی راجا پریشور کا تپ اور دھیان چھوڑ کر اُس اسیرا سمیت اپنے راج مندر پر چلا آیا اور اُسکے ساتھ بواہ کر کے دیش
 برس تک بھوک اور بلاس اور دھرم کے ساتھ راج کا ج کرتا رہا جب راجا کو اُس پر پرتی اسیرا سے ناہ اور لا برت وغیرہ
 بیٹھے پیدا ہوتے ہی اپنی ماما کے آشیر باد سے جوان اور تیج دان اور بلوان ہو گئے تب پرتی جی اُنکو بواہ کر کے اندر لوک کو چلی گئی اور
 راجا نے اُس جمبو دیپ کے نو حقے کر کے ایک ایک حصہ جسکو نہ کھنڈتے ہیں اپنے نو بیٹوں کو بانٹ دیا اور آپ جنگل میں جا کر پریشو
 تپ اور دھیان کرنے لگا بھرت کھنڈ جس میں بہت سے دیش اور نگر ہیں ناہ بڑے بیٹے نے پایا اور راجا کو پرتی جی کے پیچھے کا
 ایسا سوچ ہوا کہ اُسی میں اپنا تن تیاگ کر دیا اور گندھرب کا تن یا کر اُس سے جاملایا۔

ادھیان سے پسر ادا والینا بھگ دیو جی کا راجا ناہ کے یہاں

شکر دیو جی بولے کہ اے راجا پر تپتے ہیں راجا اُنی دھرتی کرنے کو جنگل میں جلا گیا تب ناہ اداک سے بیٹے اپنے اپنے کھنڈ میں ساتھ
 دھرم اور پر جاپا ل کے راج کرنے لگے کچھ دن کے بعد راجا ناہ بڑے بیٹے نے میر دیو جی اپنی استری سمیت سنتان کی اچھا سے جنگل میں جا کر
 بہت دن تک پریشور کا تپ کیا پھر رانی سمیت اپنے گھر گرا رہی اور رکھیشور دن کو بلا کر جگہ کرنے لگا جب جگہ اچھی طرح سمجھو رن ہوئی تب
 نارائن جی سانولی صورت موہنی صورت نے سنگھ جگہ پر اپدم دھارن کیے کریت نکٹ کنڈل بجیتی مالا پہنے ہوئے تاپ ہارنی چتون منڈ
 مسکراتے ہوئے اگن گنڈ سے نکھر درشن دیا انھیں دیکھتے ہی راجا ناہ اور رکھیشور اداک جتنے آدمی جگہ شالا میں بیٹھے تھے
 وندت کر کے کھڑے ہو کر اُنکی استت کر لے لگے اور دیوتاؤں نے آکاش سے انپر چھول برسائے اور راجا نے ہاتھ جوڑ کر بے کیا کہ
 اے تر لوکی ناہ آپ نے مجھ غریب کی اچھا بوری کرنے کے واسطے دیا ہوں کہ درشن دیا کسی ایسی مرقہ جو تمھاری ہمار بن کر کے جڑوں
 میں جھکت کرے والوں کو چار دن پدارتھ ملے میں سو مجھکو ایسا بردان دیجئے کہ جس میں تم سا بیٹا میرے یہاں پیدا ہو یہ بات سنتے ہی
 جگہ بھگوان خوش ہو کر بولے کہ اے راجا تم نے مجھ ایسا بیٹا پیدا ہونے کے واسطے چاہنا رکھ کر تپ اور جگہ کی اے سو تم تمھارے گھر ادا
 لینے یہ کھلے بھگوان بلکے کو پدھارے اور راجا نے براہمن اور رکھیشور دن کو دچھندا دے کر ہدا کیا اور جیسے چر پر ساد جگہ میر دیو جی اپنی
 رانی کو کھلایا ویسے ہی اُس کے گھر رہا تب برصا جی نے دیوتاؤں سمیت گرجہ استت کرنے کے لیے لاج مندر پر اکر کیا کہ اے
 راجا تیرا بھاک ادا ہے ہوا جو ادرش بھگوان تیرے یہاں پتر ہو کر اوتار لینے جب برصا جی وغیرہ سب دیوتا گرجہ استت کر کے اپنے
 اپنے لوک کو چلے گئے تب دیشوین مینے پر برہم پریشور نے رانی کے گرجہ سے اوتار لیکر جیسے ہی اپنی سانولی صورت

۱۳۷

۱۳۸

چتر جی مورت کریت کنڈل نکٹ ساجے نورتن جھ بند اور بن مالا برا جے کو ستھ من بجیتی مالا گلے میں پہنے راجا ناہ اور میر دیو جی کو درشن
 تب وہ بڑے آندھ میں ہو کر وندت کر کے اُنکی استت کرنے لگے اور دیوتاؤں نے اپنے بمانوں پر ڈھک کر آکاش سے انپر چھول برسا دے اور
 اور اسیراؤں نے ناچ دکھلا کر گندھربوں نے گانا سنا یا اور برصا جی نے اگر کچھ دیو جی اُنکا نام رکھا جب برصا جی وغیرہ سب دیوتا وندت
 اور استت کر کے وہاں سے چلے گئے تب پر برہم پریشور ہالک روپ ہو کر رونے لگے۔

ادھیان سے چوتھا۔ راجا ناہ کا اپنی استری سمیت بن جاکر تپ کرنا اور رکھ دیو جی کا راجگدی پر چھنا
 شکر دیو جی بولے کہ اے راجا پر تپتے ہیں رکھ دیو جی جھنڈل سن گندھان ادرش بھگوان نے راجا ناہ کے یہاں جنم لیا تب راجا نے اُنکو پریشو
 اوتار بھگدی بڑی خوشی سے براہمنوں اور جاپکون کو اتنا دان اور دچھندا دیا کہ اُس کے راج میں کوئی آدمی کنکال نہ رہ سب دھن دان ہو
 اور راجا اور رانی رکھ دیو جی کی بال لیلکا کا سکھ دیکھنے سے اپنا جنم بھل جانکر مارے خوشی کے جام میں نہیں سماتے تھے جب رکھ دیو جی
 سیانے ہو کر راج گدی پر بیٹھنے کے قابل ہوئے تب راجا نے منتری اور پر جاپا ل کے خوش دیکھ کر بچا کر کیا کہ اب اُنکو راج گدی پر
 بیٹھال کر مجھکو پریشور کا بھجن کرنا چاہیے ایسا بجاتے ہی راجا نے جتشیوں سے اچھی ساعت پوچھ کر رکھ دیو جی کو راجگدی پر بیٹھال دیا اور
 آپ استری سمیت بدری کیدار میں جا کر پریشور کا تپ اور دھیان کرنے لگا کچھ دن بعد جوگ ابھیاس کے ساتھ تن پنا تیاگ کر بھو ساگر
 پار اتر گیا اور رکھ دیو جی نے دھرم اور پر جاپا ل کے ساتھ ایسا راج کیا کہ جتنے راج میں باگھ اور بکری ایک لکھاٹ پانی پیتے تھے اور
 کوئی رعیت کنکال اور دھکی نہ تھی اُنکی استت دیو لوک میں دیوتا کیا کرتے تھے جب اندر نے سب چھوٹوں اور بڑوں کے گھر سے اُنکا جس اور
 پر تپ سنا تب ڈاہ سے اُنکے راج یعنی بھرت کھنڈ میں پانی نہیں برسا یا جب رکھ دیو جی کو یہ حال معلوم ہوا تب انھوں نے اندر کے اگیان پر
 ہنسا کر اپنے جوگ بل سے ایسا کر دیا کہ اُنکے راج میں پر جاپا ل جوقت پانی چاہتے تھے اسوقت نارائن جی کی کرپا سے پانی برستا تھا جب
 اندر نے یہ سنا اور پر تپ رکھ دیو جی کا دیکھا تب اُنکو پریشور کا اوتار جانکر اپنا ادر دھجھا کرنے کے واسطے جیتی نام اپنی بیٹی اُنکو بواہ دی تب
 رکھ دیو جی کے اسی استری سے شولر کے پیدا ہو کر اُن میں سے نو بیٹے برکت ہو گئے اور جنگل میں جا کر پریشور کا تپ اور دھیان کرنے
 لگے انھیں کو نو جوگیہ شور کہتے ہیں جنھوں نے راجا جاک کو گیان ادریش کیا تھا اُنکی کھا گیا رہوین اسکندھ میں آدیگی اور وہ بیٹے نو کھنڈ کے
 راجا ہوئے بھرت نام اُنکا بڑا بیٹا اپنے باپ کی خاص راجگدی پر بیٹھا اور اکیاسی بیٹے براہمنوں کے سماں بید بڑھنے لگے اور تپ کرنے
 لگے ایک سے رکھ دیو جی نے سب پر جاپا ل کے بیٹوں کو یہ گیان ادریش کیا کہ اے بیٹے دنیا میں جتنے جیوڑاوتین دیکھتے ہو لیکن
 سب کا ناش ہو کر کیول نارائن جی اناشی پریش استھ رہیں گے اور انھیں کی شک شری میں رہنے سے سب جو چلے پھرتے ہیں سو تم لوگ اسی
 پریشور کا دھیان کرو میں رکھک سناری جیوڈن سے موہ توڑ کر گیانی اور ماما کو کون کا ست سنگ رکھو جس میں تمھاری نکٹ ہو
 بری سنگت کرنے سے آدمی جلدی خراب ہو جاتا ہے اس سے بڑی سنگت مت کرو آدمی جب تک سناری سکھ سپنے کی طرح جھوٹا ہنر چھتا
 دو دنوں سے الگ رہے وہ اس مایا جال سے چھوٹ سکتا ہے لیکن ان دونوں سے بچنا اور سناری مایا چھوڑ کر پریشور میں جت لگانا
 سناری میں ہوتا لیکن اسکی ایک تدبیر ہم سے کہتے ہیں سونکہ سنت اور ماما کی سنگت کرنا یہی اسکی جڑ ہے بغیر ست سنگ کے گیان ملنا اور
 سناری کو چھوٹا جانا اور پریشور کے چرنوں میں پریت ہونا بہت کٹھن ہے سادھو اور ماما کاؤں کی سنگت کرنے سے دھیرے دھیرے

آدمی کا من برکت ہو کر پیشواری طرف لگتا تاہم سوائے اسکے ایک بات شکستہ کہتا ہوں اسکوتم بشواس کر کے جانو کہ دنیا میں نرک و مورت کے دو دروازے ہیں سنت اور مہاتما کی سنگت اور سید کرنا موش کا دروازہ ہو اور پرائی استری سے بھوک کرنا اور چر اور جوری اور بٹی اور شراب پینے والے کا سنگ کرنا نرک کا دروازہ ہو۔

اوصیائے پانچوان - رکھو دیو جی کا اپنے بیٹوں کو گایان سکھانا اور سنت اور مہاتماؤں کے چھین کہنا

رکھو دیو جی نے کہا کہ اے بیٹا جن سنت اور مہاتماؤں کی سنگت اور سوا کر کے موش کا دروازہ کھلتا تاہم اسکے بیٹے جن سے بہت پریت رکھتے ہیں رات دن ہر کھتا اور چر جائے اور سننے میں انکو سنت کو کہہ ہو کر اس میں اپنا جو اپنے گھر اور برادر میں اتھ کی طرح یہ ہو کہ جس طرح کوئی لنگال پر دیسی دوسرے شہر یا گاؤں میں ہونے سے کچھ خوشی اور فکر نہیں کرتے اتھ کا ایک چھین تو جو جن دینے والے سے اسکو کچھ مودہ پیدا نہیں ہوتا دوسرے چھین اتھ کا یہ ہو کہ جیسے کوئی بچی کسی مکان میں گھوسلا بنا کر دانی کھا کر وہاں رہتا ہو لیکن اس گھر کے گرنے اور بننے اور جل جانے کا سوچ اسکو نہیں ہوتا تو تیسرا چھین اتھ کا یہ ہو کہ جس طرح کھیر کا پتر کا مودہ رکھ کر انتہ کر کے اسکو دشمن اپنا جانتا ہو اسے برکت گرستہ کو بھی جو کسی جیو کو دکھ نہیں دیتا سادھ اور مہاتما سمجھنا چاہیے سو تم براہمن کو بہت بڑا اور تم جانکر دیا تو ربک بڑا جو کہ اس طرح کا گایان رکھنے والا جو دو تون کی چھانسی میں نہیں باندھا جاتا رکھو دیو جی نے گایان اپنے بیٹوں کو سکھا کر کچھ دن کے بعد جب اسکیا کہ انت سے یہ راج اور برادر میرے ساتھ نہ جا کر سب یہ ساتھ چھوڑ دینگے اسلئے پہلے ہی سے انکا ساتھ چھوڑ دینا چاہیے ایسا چار کر بھرت نام اپنے بڑے بیٹے کو راج گدی پر بٹھال دیا اور نیم اور اچار اسان اوک کا کچھ نہ رکھتے اور جو جن اور رستہ کا آبا سے چھوڑ دیو کے گئے چھین جڑ بھرت کا یہ ہو کہ مل اور مورت کرنے پر اپنے بڑے کی بھی خبر نہ رکھے سو رکھو دیو جی نے یہی چھین رکھ کر اسان اور پوجا اوک سب چھوڑ دیو تیسرے بھی انکار و پ دیکھ دیو کتا مورت ہو جاتی تھیں اور چائینس کو اس تک اُنکے مل اور مورت کی سنگت ہو جاتی تھی اسی سے اشت سبھیوں نے اُنکے پاس اگر اپنے اپنے گنوں کو برتن کیا لیکن رکھو دیو جی نے اُنکی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا۔

اوصیائے چھٹھوان - برکت کرنا آدمیوں کا سراو کی دھرم رکھو دیو جی کا چلن دیکھنا

راجا برجھت اتنی کھٹا شکوے کہ اے من ناٹھ رکھو دیو جی جو نارائن کا اوتار تھے انھوں نے اُنکو سدھیوں کا من اپنی طرف کھینچ کر دیا جو آدمی کو دودھ لوبھ مودہ میں اور اندھوں کو اپنے بس میں نہ رکھتا ہوا اسکو اشت سدھ کی طرف دیکھنے سے روک رکھا ہو سو رکھو دیو جی تو ان سکوا اپنے بس میں کے تھے انھوں نے اسو اسے اشت سدھ کی طرف نہیں دیکھا یہ بات سنکر شکوے ہوئے کہ اے راجا میں من چل کر اور کام کر دودھ اوک بہت بلوان ہیں بڑی سنگت پانے سے بس میں نہیں رہتا ان میں ایک مدیو یا سید ہو کہ جسکے نشہ میں آدمی اندھا ہو کر اپنا بھلا اور برا نہیں سمجھتا اور یہی کا مدیو بڑے بڑے جوگی اور رکھیشوروں کے

اور دھیان میں گھبن ڈالکر ہزاروں برس کا تپ ایک ساعت میں بگاڑ دیتا ہو میں چلن چلی اور پارس کی طرح کبھی ایک ٹھکانے پر نہیں رہتا اسلئے اس میں کا بشواس نہ رکھنا چاہیے جس طرح بدکار عورت اپنے غاوند کو بھلا دانتے کر دوسرے مرد کے پاس جاتی ہو اسی طرح من اور اندریان اُنکو سدھیوں کا سنگت پانے سے چھین ہو کر برکرم کرنے کی اچھا کرتی ہیں یہ بچار کر اُنکی طرف رکھو دیو جی نے نہیں دیکھا جس میں کا مدیو کو روکنا نہ پڑے جڑ بھرت روپ رہنے میں شاستر کے موافق دھرم رکھنے اور کھٹ کرم کرنے کا کچھ کام نہیں رہتا اسلئے بہت آدمیوں نے رکھو دیو جی کے چلن دیکھ کر اسان کرنا اور سید پڑھنا چھوڑ دیا اسوقت سے اُس وال اور سراو کی کامت جولو بید اور شاستر کو نہیں مانتے دنیا میں پھیل گیا دیوگ جن دھرمی کھلا کرنے کے پیچھے فرورنگ بھو گئے ہیں سو رکھو دیو جی اگ لگنے سے جلا کر اسی اوصیائیں یرم دھام کو گئے۔

اوصیائے ساتوان - رکھو دیو جی کے بیٹے بھرت جی کا راجا ہونا اور پھر جنگل میں تپ کرنے کے واسطے جانا

شکھ دیو جی نے کہا کہ اے راجا برجھت رکھو دیو جی کے بڑے بیٹے بھرت اُنکی جگہ پر راجا ہوئے اور انھوں نے دھرم کے ساتھ راج کر کے پرجاکو بیٹے کی طرح جانا اور براہ اپنا بیٹے جی نام بشور وپ کی بیٹی سے کیا اور راجا بھرت کے اسی استری سے دھومر کیت وغیرہ پانچ بیٹے بہت سندھ اور پر تپانی پیدا ہوئے راجا نے بہت سی جاگتہ کر کے پھل اسکا بریشور کو ابن کر دیا تپ انکو پریشور کی چتر بھی مورت کا ورش دھیان میں ہونے لگا اسی طرح دس ہزار برس تک راج اور سکھ بھوک کر سناری بوجھا جھوٹا بھجا اور برکت ہو کر راج گدی بیٹوں کو سوپ دی اور اور جنگل میں جا کر پیکٹا شرم نام ندی کے کنارے جہان پناہ میں شاکرم سروپ سے رہتے ہیں ٹھیک بھگوت بھجن کرنے لگے وہ بیٹوں کی گئی میں گندمول کھا کر جیسے آندھ میں رہتے تھے ویسا شکھ انکو راج گدی میں نہیں ملتا تھا بید کی اگیا کے موافق براہمن چتر کی کو شاکرم جی کی پوجا کر دکر کرنا واجب ہو ایک دن راجا بھرت دوپہر کے وقت ندی کے کنارے بیٹھے ہوئے سورج دیوتا کا دھیان کر رہے تھے اسوقت ایک ہرنی گرہو وئی اپنے غول سے پھوٹ کر جیسے وہاں پانی پینے لگی ویسے ہی ایک شیر گر جاہر فی اسکی آواز سننے ہی بھاگی تو ندی کا سوتا بھاندتے وقت بچہ اسکا پیٹ سے گر پڑا سو وہ بچہ اپنا جیتا ہوا چھوڑ کر اسی جگہ مگنی راجا بھرت نے یہ حال دیکھ کر بچار کیا کہ یہ بچہ وہاں بڑا رہنے سے کوئی جانور اسکو کھالے یا مارے جو کچھ پیاس کے مر جائے تو چھکو باب ہو گا اسکا بوجھ میرے اوپر ڈال دیا اسلئے چھکو اسکی رچھا کرنا چاہیے ایسا چار کر راجا دھرم اور دیا کی راہ سے اُس بچہ کو اٹھا لایا اور پانی سے دھو کر نئی کٹی میں رکھا اور گنوکا دودھ پلا کر اسکو پالنے لگا۔

اوصیائے آٹھوان - بھو جانا اُس کے کا اور شن تیاگ کرنا راجا بھرت کا اسی کے سوچ میں

شکھ دیو جی نے کہا کہ اے راجا برجھت جب اُس بچے کو پالنے سے بھرت جی کو بہت مودہ پیدا ہوا تب وہ اپنے ہاتھ سے ہری ہری لکاس چھیل کر اسکو کھلانے اور اپنے پاس سلانے لگے جب دس بھرت نے اور اسان کرنے کے واسطے کہیں باہر جاتے تھے تب اسکو اپنے ساتھ رکھتے تھے اور پوجا اور تپ کرتے وقت بھی اسکو اپنے پاس بیٹھائے رہتے تھے ہر روز بھرت جی نے اتنی پریت اُس بچے سے بڑھائی کہ اُنکے چہلے وردھیان میں با دھا ہونے لگی جب وہ بچہ کہیں چلا جاتا تھا تب وہ اُسکے سوچ میں بہت ڈھونڈنے پر بھی نہ پاتا تب وہ سوچ بھوٹ کر جنگل میں چلا گیا اور اپنے غول میں بلجانے سے چھری پر نہ آیا جب راجا بھرت نے بہت ڈھونڈنے پر بھی نہ پاتا تب وہ سوچ کر کے کہنے لگے کہ دیکھو مجھ سے بڑی چوک ہوئی جو میں نے اسکو اکیلا چھوڑ دیا اسی سے وہ بھاگ گیا جو میں ایسا جانتا کہ وہ بچہ میرا چلا جاتا ہو گا تو اسو اسے اسکو اکیلا چھوڑ دیتا پریشور چھریاں ہو کر میرا بھاگ اُسے کرین جس میں وہ بچہ میرا میرے پاس چلا آوے

۲ خواصاں

۲ پانچونی

۲ پانچونی

۲ پانچونی

وہ بچہ ڈانٹتے سے منسوبوں کے بالک کے سمان ڈرتا تھا اور اسی پر تھوڑی تو اسکو اکیلا دیکھ کر اٹھا لیکن اسی سو تو میرے بچے کو بتا دے جب سوچ اور بلا پ کرتے رات ہو گئی تب کہا کہ اسی چند رات میں اس بچے کو ضرور دیکھتے ہو گے جہاں میرا بچہ ہو گا مگر کیا کر کے بتا دو جس میں وہ مل جائے نہیں تو میرا پران نکلا جا رہا ہے جیسا سوچ کوئی اپنے بچے کے مرنے کا رتا ہی ویسا ہی سوچ بھرت جی نے اس بچے کے واسطے کر کے اسدن انسان اور پوجا اور بھوجن کچھ نہیں کیا اور اسی سوچ میں اپنا تن تیاگ کر دیا سو مرتے وقت دھیان اور پران انکا اس بچے میں لگا تھا اس سبب سے وہ تن چھوڑ کر ہرن کا تن پایا۔

اوصیائے نوان۔ تیاگ کرنا بھرت جی کا ہرن کے تن کو اور پیدا ہونا ایک براہمن کے گھر
 شکد یو جی بولے کہ اسی راجا پر بھرت جی ہرن کا جنم پا کر جنگل میں رہنے لگے لیکن ہر بھجن کے پر تپ سے وہ اپنے پورب جنم کا حال جانتے تھے اسلئے اپنی اکیلا سنا بھرت جی میں کہا کہ دیکھو میں نے ہر جنم کا دھیان چھوڑ کر جیسی پریت اس بچے سے کی ویسی اپنی استری اور بریت نہ رکھ کر کہتے تھے کہ نہ معلوم انکی نسلت کرنے سے پھر میری کیا ت ہو گی یہ بات سمجھ کر بھرت جی نے کسی جیو کو دکھ دینا اور ہری گھاس کھانا چھوڑ دیا جو بھل اور پتا سوکھ کر گر پڑا تھا اسی کو کھا کر ہرن کے تن میں بھی پریشور کا دھیان اور اسمرن کرنے تھے اتنی کتھا کرنے سے ایسے مہاتما کی یہ گت ہوئی تو دوسرا کوں گنتی میں ہو جو پریشور کا دھیان چھوڑ کر نیا روپی جال میں پھلے گا اسی کی ہی گت ہو گی سو بھرت جی اسی تن میں دن رات اس بات کا سوچ کرتے تھے کہ جلد ہی یہ شری میرا چھوٹے تو آدمی کا شریر ہر باکر پریشور کا بھجن کروں اسی طرح کچھ دن بسر کر کے ایک دن ندی کے کنارے پر جا کر بار بار جانا چاہا تو سوکھے پتے کھانے سے بدن میں کچھ طاقت نہ رہی تھی اس سے سوتا بچا نہ دے وقت پہلا شرم ندی میں ڈوب کر مر گئے تو وہ تن چھوڑ کر ہر بھجن کے کرنے کے پر تپ سے گر چھتر میں اکر اتر میں بید بڑھنے والے براہمن کے بیٹے ہوئے اور نام انکا بھرت ہوا جب سیانے ہوئے تب پہلے جنم کا حال یاد کر کے سنساری موہ میں نہیں پھنسے اور دن رات بیٹوں سے جو بڑھے تھے کہا کہ اسی بیٹا میں نے بہت چاہا کہ بھرت تھا راجا کی کچھ طرح لیکن اُسے بڑھتے میں جیت نہیں لگا یا اس کارن موڑکھ بنا رہا سو تم لوگ میرے انت سے کی بات مانکر ایسی تدبیر کرنا جس میں وہ بڑھ کر ہوشیار ہو جائے جب وہ براہمن یہ کہہ کر گیا تب اس کے بیٹوں نے بھرت جی کے بڑھنے کے واسطے بہت آپا سے کیے لیکن بھرت جی کچھ نہ بڑھے اور بھرت روپ بنکر ایسا چلن پکڑا کہ بھوجن اُنکو دیدیا کرتے تھے جب اُنھوں نے دیکھا کہ یہ کوئی کام گھر گھر ہستی کا نہیں کرتا تو ہفت میں کھانا تو بھرت جی نے اپنا کھیت رکھانے کے واسطے بیٹھا لیا کہ کما کما تم دیکھا کرو جس میں کوئی اس کھیت کا اناج نہ لیجائے بادے اور پش بھی نہ کھانے پادین بھرت نے کچھ رکھواری اُسکی نہ کی وہاں آئند سے بیٹھ کر پریشور کا اسمرن اور دھیان کرنے لگے بھتلون کا ایک راجا جو اس دیش میں رہتا تھا اُسے یہ منت مانی کہ اسی بھدر کالی جو میرے بیٹا ہو تو میں تم کو آدمی کا بلدان چڑھاؤں جب بھدر کالی کی کربا سے

اُسکے پیدا ہوا تب اُسے ایک بالک بلدان دینے کے واسطے مول لیکر یا لاجب وہ لڑکا اپنے بلدان دیے جانے کا حال سنا چھا گیا راجا اپنے نوکر دن سے بولا کہ کچھ روپیہ دے کر ایک آدمی بلدان دینے کے واسطے ڈھونڈھو اُسے آؤ جب وہ لوگ ڈھونڈھتے ہوئے رات کے وقت اُس کھیت پر پہنچے تب اُنھوں نے وہاں جڑ بھرت کو مونا تازہ دیکھ کر بلدان دینے کے واسطے پکڑ لیا اور رشتی کلمے میں ہاندھ کر راجا کے مندر پر لیگے وہ راجا جڑ بھرت کو مونا تازہ دیکھ کر خوشی سے بولا کہ تم ایسا اچھا آدمی بلدان دینے کے واسطے لائے ہو کہ جو اپنے مرنے کا کچھ ڈرنہ رکھ آئند مورت دکھائی دیتا ہے بھدر کالی اسکا بلدان پاکر بہت خوش ہو گی اور راجا کے پر وہمت اور براہمن جہاں موڑکھ بیلو شاسن کا حال کچھ نہ جانتے تھے کہ براہمن کا بلدان دیا جاتا ہے یا نہیں سو راجا نے اس بات کا بچار نہ کر کے جڑ بھرت کی حجامت بنوائی اور اہن اور خلیل لگا کر لسان کر لیا اور بلدان دینے کے واسطے اُسکو نیا کپڑا اور گنا پہنایا اور عطر اور چندن بدن میں مل کر بہت اچھا بھوجن اُسکو کھلایا اُسوقت جڑ بھرت نے خوش ہو کر اپنے من میں کہا کہ جب سے میری ماما اور پتا مرے ہیں تب سے مجھے کسی نے ایسا بھوجن نہیں کھلایا تھا آج مجھ کو بہت اچھا کھانا یہ لوگ بڑے پیار سے کھلاتے ہیں جب بھوجن کرانے کے تیجھے جڑ بھرت کے کلمے میں اچھا بھولوں کو بار بار اُسکو بھدر کالی کے سامنے لاکر کھاتا تھا براہمنوں نے راجا کے ہاتھ میں ننگی تلوار دے کر کہا کہ اسکو مارو جیسے راجا نے تلوار مارنے کو ہاتھ اٹھایا وہیے جڑ بھرت نے یہ بات بچار کر سراپا اُسکے سامنے جھکا دیا کہ پوری اور مٹھائی کھائے کیوقت میں نے اپنا منہ پھیلا یا تھا اب تلوار کھانے کے وقت گردن سامنے سے ہٹانا اُچت نہیں ہو بھدر کالی نے اُسکو مڑھکا تے دیکھ کر بچار لیا کہ یہ سب براہمن ایسا گیان نہیں رکھتے جو راجا کو بلدان کرنے سے منع کریں اور اس براہمن بھکت کے دکھ دینے میں ایسا نہ ہو کہ مارا کہن جی جھکو وند دیوین جو میں اسکی رچھا نہیں کر دنگی تو مجھ کو پاپ ہو گا کس واسطے کہ جو کوئی آدمی اپنے سامنے کسی کو بنا اپرا دھ دیکھ دیکھ دیکھ کر اسی رچھا کر فی چاہیے نہیں تو دیکھنے والے کو پاپ لگتا ہے ایسا بچار کر بھدر کالی نے بڑا کر دھ کیا اور تلوار اور کچھ ہاتھ میں لیے ہوئے چلا کر ایسا ڈنٹا کہ راجا وہ آواز سنتے ہی اپنے پیر دست سمیت ہرا ہو کر ایسا بیہوش ہو گیا کہ تلوار ہاتھ سے گر پڑی تب بھدر کالی نے اسی تلوار سے راجا اور پیر دست کا سر کاٹ لیا اور دونوں کا سر گیند کی طرح اچھا کر اس اچھا سے ناچنے لگی کہ جس میں جڑ بھرت خوش ہو کر جھکو کر یا اور دیا کی درشت سے دیکھے تو میرا بھلا ہوا اُسکے دکھی رہنے سے میرا بھلا نہ ہو گا جب بھدر کالی کے ناچنے پر بھی وہ ہی طرح سر جھکا لے کھڑے رہے تب بھدر کالی نے اشت کر کے اُسے کہا کہ اسی برہم دیو آپ کر یا کر کے میرا ابرا دھ چھا کہ میں کسواسطے کہ جب کبھی بھکت یا سیوک دوسرے کا ابرا دھ کرتا ہے تب اُسکے مالک کا نام دھرا جاتا ہے سو آپ ایسا نہ سمجھیں کہ یہ راجا بھدر کالی کا بھکت تھا یہ براہمن دشمن تھا جسے آپ ایسے مہاتما کو دکھ دینا چاہا اور راج اور دھن کے نشے میں اندھا ہو کر نگو نہیں بچانا جڑ بھرت نے یہ بات سن کر بھی مسکرا کر کہا کہ اتما کا ناش کبھی نہیں ہوتا اس لیے میں اپنا سر کٹنے سے نہیں ڈرتا لیکن تیرا بھکت اس پاپ کے بد سے بڑھ کر بھوکے گا یہ سوچ مجھ کو ہی جڑ بھرت یہ کہہ کر وہاں سے چلا آیا اتنی کتھا سنا کر شکد یو جی بولے کہ اسی راجا تم سچ کر کے جانو کہ جو آدمی من اپنا براہمن نہیں لگائے رہتا ہے اُسکو کوئی دکھ نہیں دے سکتا۔

اوصیائے دشوان۔ راجا رھون کا جڑ بھرت کو پکڑ کر اپنے سنگھال میں لگانا۔
 شکد یو جی نے کہا کہ اے راجا دوسرا حال جڑ بھرت کا سنو کہ راجا رھون سندھ سیر اپنے نگر سے بالی پر چڑھ کر کیل دیوین کے پاس لسان لکھنے جاتا تھا راہ میں ایک کمار اُسکی سواری کا بچار ہو گیا اسی طرف کین جڑ بھرت بھی پریشور کے دھیان میں آئند سے

۱۲۷۱
 ۲۲۱۱

نیٹھے دوسرے کناروں نے جڑ بھرت کو موٹا تازہ دیکھ کر کھڑکیا اور بالکی میں لگا دیا جڑ بھرت خوشی سے راجا کی بالکی اٹھائے چلے جاتے تھے اور اپنے اس اپکان کا کچھ سوچا نہ تھا لیکن زمین کو دیکھتے ہوئے جیٹھی دھیر جیوؤں کو دہنے سے بچاتے ہوئے پاؤں رکھتے تھے اس سبب سے جب کئی مرتبہ بالکی اٹلی تب راجا نے کرودھ کر کے کناروں کی طرف دیکھ کر کہا کہ تم لوگ بالکی کیوں ہلاتے ہو کہ مارو لے کر اور مہاراج ہمارے کچھ تصور نہیں یہ نیا کار بالکی ہلاتا ہی یہ بات سنکر راجا نے جڑ بھرت سے کہا کہ اے کنار تو اتنا موٹا تازہ دیکھ پڑتا ہی ابھی اتنا راستہ نہیں چلا جو شک گیا اپنے پران کا ڈنڈہ رکھ کر مرنے کی ابھار کھتا ہی جو بالکی ہلاتا ہی اچھی طرح نہیں لے چلتا جڑ بھرت یہ بات سنکر سب ہو رہے اور کچھ جواب راجہ کو نہ دیکر اپنے من میں کہا کہ دیکھو اس شری کو کرم کے موافق سنو دیکھ ملتا ہی اور پر تاتا ان دونوں سے الگ رہ کر ہمیشہ ایک طرح پر رہتا ہی جب جڑ بھرت چپ ہوئے تب راجا پھر کرودھ کر کے بولا کہ اے کنار تو ہماری بات کا جواب کیوں نہیں دیتا یہ بات سنکر جڑ بھرت نے بچار کیا کہ یہ اپنے کو بڑا کیا فی سمجھتا ہی اسلئے اسکا ابھمان توڑنا چاہیئے ایسا بچار کر جڑ بھرت ہنس کر بولے کہ اے راجا اتنے کہا کہ تو بہت راہ نہیں چلا اور شک گیا جو آدمی بھانڈہ پھر تازہ وہ تکلیف پانے سے ضرور ماندہ ہو گا کیوں ایسا کرم نہیں کرتا جس میں جنم اور مرنا چھوٹ جائے اور تم نے کہا کہ تو در بل نہ ہو کر موٹا تازہ دکھلائی دیتا ہی سو اسے راجا پر تاتا جسکو جو کہتے ہیں وہ ہر ساعت جیٹھی رہ کر موٹا ہی ہوتا ہی دہلا ہی ہوتا ہی ہمیشہ برابر رہتا ہی جو اسکو دہلا کہو تو وہ ایسا باریک ہی کہ کسی کو دکھلائی نہیں دیتا اور جو اسے موٹا سمجھو تو اس کے برٹ روپ میں سارا سنسار اور چودھوں لوگ موجود ہیں اور یہ شری نہ نش ہونے والا کبھی موٹا اور کبھی دہلا رہتا ہی جسے اس اندیشہ شری میں پریت لگا فی اسکو ان باتوں کا بچار کرنا چاہیئے اور جو نے کہا کہ تو مرنے کی ابھار کھتا ہی سو میرے نزدیک جینا اور مرنا دونوں برابر ہیں بے موت کے کوئی نہیں مرنے والا ہی راجا پریشور کا پرکاش میرے اور تمھارے اور سب جیوؤں کے تن میں برابر ہی اس سے میں سوامی اور بیوک کر برابر جانتا ہوں اور تم اسی شری تک راجا ہو مرنے کے بعد ہم اور تم دونوں برابر ہو جائیں گے اسلئے تم کو یہ سامعہ نہیں ہو کہ جو آتا دکھ اور سکھ سے کچھ کام نہیں رکھتا یہ بات سنکر جب راجا کو گیان پر اپت ہوا تب وہ بالکی سے اتر پڑا اور جڑ بھرت کو دندوت کر کے اپنا جیس بدے پھرتے ہو کر باکر کے اپنا بھید بتلا دیا اور جھکو گیان سکھلا کر بھوسا کر گیا تاؤم کوئی رکھشور یا مہا پریش کا اوتار ہو کر اودھو توں کس طرح جمران اور چندرما اور سورج اور آگن وغیرہ کسی دیوتا سے اتنا نہیں ڈرتا جتنا براہمن کے شاپ سے ڈرتا ہوں سو ابراہم میرا چھا کر یہ بات سنکر جڑ بھرت نے کہا کہ اے راجا یہ جیو اپنی کرنی سے کبھی دیوتا ہوتا ہی کبھی آدمی اور آدمی کے تن میں کبھی راجا کبھی بھکھاری ہوتا ہے یہ گت اس شری کی سمجھ کر ہر ماکہ کو جسے جو کہتے ہیں ان سب سے الگ جانتا چاہیئے اتنا گیان کننے کے نیچے جڑ بھرت نے حال اپنے پورب جنم کا راجا رگھو گن سے برزن کیا۔

اوصیائے گیارہوان - گیان پریش کرنا جڑ بھرت کا راجا رگھو گن کو

جڑ بھرت نے کہا کہ اے راجا تم آدمی کے گیان تا کو دیکھو کہ وہ اپنے کانوں سے جن شری اور تیر آدک کا درجن سن کر دیکھ پاتا ہی اس طرف سے اسکا جیت تیر بھی نہیں ملتا اور جھوٹا اور سچ بول کر کسی طرح دین روپیہ ماکہ اڑھیں لوگوں کو پالتا ہی اور چلے چور اور شک آدمی کے ساتھ رہ کر اس طرح اسکے آچھے کرموں کو چھلے لیتے ہیں جس طرح راہ میں چور اور شک دد تمند کے ساتھ لگ

اور سب کو اسکو لوٹ لیتے ہیں اور جو ہا گھڑ میں رہنے سے کھانے پینے پر بھی کپڑا وغیرہ کاٹ ڈالتا ہی اور جس کے گھڑ میں چوہا نہوا سکی چیز خراب نہیں ہوتی ہی۔ ان جھوؤں میں سے ایک چور میں کو سمجھو جسکے چلا مان ہونے سے آدمی بڑا کرم کر کے خراب ہوتا ہی اور دوسرے بانج چور اور شک کا م کرودھ تو جھوٹوہ اور اندریان میں جٹکے جس ہو کر بڑا کرم کرنے سے آدمی کا دھرم جاتا ہوتا ہی اسلئے آدمی کو چاہیئے کہ ان چوروں چور اور شک کو اپنے بس رکھ کر آپ انکے بس نہو جائے جب جڑ بھرت نے یہ بات راجا رگھو گن سے کہی تب راجا نے پھر گوندوت کی

اوصیائے بارہوان - تعریف کرنا راجا رگھو گن کا منکھ تن کی

راجا رگھو گن نے جڑ بھرت سے اتنا گیان سنکر کہنے کیا کہ اے مہاراج منکھ تن سے بڑھ کر دوسرا جولا اتم نہیں ہوتا جس سے تم ایسے گیانی اور مہاتما کا درجن جھکو ملا اور منکھ کا جنم دیوتاؤں سے بھی اچھا سمجھنا چاہیئے جو دیوتا پریشور کا تپ کرے تو سوائے شک کے دوسرا منوہ اسکو نہیں مل سکتا اور بھرت کھٹ کا آدمی جس مطلب کے واسطے پھر جن کرے وہی پھل اسکو پر اپت ہوتا ہی اس لیے میں منکھ تن کو دیوتاؤں سے اتم جان کر دندوت کرتا ہوں جڑ بھرت یہ بات سنکر بولے کہ اے راجا یہ سب بات میں نے تجھ سے کہی اسکا رتھ تو نے سمجھا یا نہیں راجا بولا کہ اے مہاراج میں سنساری جو بہت موکھ اور گیان ہوں اس سے یہ گیان اچھی طرح نہیں سمجھا آپ دیال ہو کر تیار ہو کر ایک کیلے تب میں سمجھ سکتا ہوں یہ بات سنکر جڑ بھرت ہنس کر بولے کہ اے راجا یہ بات شکل ہی ایسا گیان جگتہ اور پوجا اور تپ کرنے اور برکت ہونے اور بن باس کرنے اور پوجا گون اپنے اور جل میں بیٹھنے اور دان دینے سے بھی نہیں ملتا ہی بلکہ ان سب کرموں کے کرنے سے آدمی کو اس بات کا اہنکار ہوتا ہی کہ میں ایسے اچھے کام کیے ہیں میرے برابر دوسرا کون ہو گا شکر کرم کرنے سے بھی وہ اہنکار کرنے سے خراب ہو جاتا ہی اور جب تک آہنکار چھوڑ کر سنت اور مہاتما کے چرنوں کی دھوپ اپنے ماتھے پر نہیں لگاتا تب تک یہ گیان اسکو نہیں ملتا اور مہاتما کا درشن دیکھ کر اور اے رگھو گن تم سمجھے ہو کہ میں راجا ہوں مہو میں بھی پچھلے جنم میں بھرت نام ساتوں دیپ کا راجا تھا لیکن وہاں رہنے میں اپنا بھلا نہ سمجھ کر راجگدی چھوڑ دی اور میں میں جا کر نارائن جی کی شرن میں ہو کر ہر جنم کرنے لگا سو تم کو ابھی تک اپنی راجگدی کا ابھمان بنا ہو اس سے دوسرے جیوؤں پر دیا نہیں رکھتے جس طرح پرکاش پریشور کا تمھارے تن میں ہو اسی طرح پریشور کا پرکاش ان کناروں میں بھی سمجھنا چاہیئے اور گیان کی درشتی یہ لوگ اور سب جیو پریشور کے تمھارے برابر ہیں سو تم اپنے شری کے شکھ کیلئے اسلئے انکو دکھ دیتے ہو سو بہت نامناسب ہی یہ گیان سننے ہی راجا رگھو گن نے اس کے کانپنے لگا اور جڑ بھرت سے ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے مہاراج میں براہمن کے شاپ بہت ڈرتا ہوں ایسا نہو کہ آپ کرودھ کر کے جھکو کچھ شاپ بن

اوصیائے تیرہوان - کتنا جڑ بھرت کا ایک دھنی بننے کا حال راجا رگھو گن سے

راجا رگھو گن کی بات سنکر جڑ بھرت نے کہا کہ اے راجا تو مت ڈر میں جھکو شاپ نہیں دوں گا تن گیانی اور مہاتما لوگ سنساری شکھ بننے کی طرح جھوٹا سمجھ کر اس شری سے بہت نہیں رکھتے اور پر تاتا شری سے اس طرح الگ ہی جس طرح نیچے برچھ پڑ پڑتا ہو اور اس برچھ کے کاٹنے سے پھٹی کو دکھ نہیں ہوتا جو نیچے بیفانڈہ اس درخت کو اپنا جانکر روئے تو سوچ کر نابیکا رہی جو کوئی اس شری کو اپنا سمجھ کر سنساری شکھ میں من لگاتا ہی اسکو سوائے دکھ کے شکھ نہیں ہوتا جب وہ برکت ہو کر پریشور میں دھیان لگاتا ہی تب اسکو شکھ ملتا ہی اور پریشور کی بھکت کرنے سے ہر دے میں گیان کا دیپ روشن ہو کر کام اور کرودھ کا اندھیار اُسکے بھیرے سے ہٹ جاتا ہی یہ گیان سنکر راجا رگھو گن نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہاراج میں نے آپ کو پہچانا کہ آپ براہمن ہیں جس طرح روگی کا دکھ امت پینے سے چھوٹ جاتا ہی اسی طرح آپ سنساری منکھ تن کو جو مایا اور موہ میں پھنس کر خراب ہو رہے ہیں اپنا درشن دے کر کر تار تھ کرتے ہیں سو جھکو بھی اپنا واس سمجھ

ورن دیا یہ بات سنکر جڑ بھرت بولے کہ اور اجا میں ایک اتنا س کتا ہوں تو اس کے سننے سے جو ساگر بار اتر جائے گا سن ایک بنیا بہت دھن والا بہت سی چیزیں بیا پار کی اپنے ساتھ لیکر کسی دس اور کو چلا اور اسے مارے کجوسی کے مال کی نگہبانی کے واسطے کوئی لو اپنے ساتھ نہ لکھا اسلئے چھ چور اس کے ساتھ ہو گئے اور ان چوروں کے مددگار اور بھی اُس کے پیچھے پیچھے چلے جاتے تھے تھوڑی دور شہر سے باہر جا کر وہ بنیا راہ بھول کر ایسے جنگل میں پہنچا جہاں کو سون تک بستی نہ تھی جب جنگل میں شیر اور ریچھا اور کٹیلے و رخت اور ہندی نالے بہت ہونے سے اُسکو راہ چلنا مشکل ہو گیا تب وہ بنیا مارے ڈر کے اُس جنگل سے پار ہونے کے لیے شام تک برابر چلا گیا لیکن بستی نہ ملی اور اُسی جنگل میں رات ہو گئی جب بنیا رات کو ایک نالے میں اپنے مال سمیت پہنچا تب وہی چھ چور اور اُس کے حمایتی مددگار سب مال اُسکا لوٹنے لگے اسوقت اُس نے اپنے مارے ڈر کے اُس جنگل سے پار ہونے کے لیے شام تک برابر چلا گیا بچا کر جس چیز کا بچا کر ناکھا اُسی کو وہ سب چور لوٹتے تھے جب سب مال اُسکا چور لوٹ لیا تب وہ بنیا اپنے گھنے کی جگہ ڈھونڈنے لگا لیکن کوئی جگہ اُسکو رہنے کے واسطے نہ ملی اور وہ شیر اور باقی وغیرہ کی بولی سنکر ڈر سے کانپتا ہوا راہ چلا جاتا تھا جب کہیں زمین پر سانپ اور بچھو دیکھتا تھا تب ٹھوکر کھا کر گر پڑتا تھا اور کہیں پر میں کاٹنے چھنے سے ڈکھ پاتا تھا اگر کسی درخت کے نیچے سستانے لگتا تھا تو درخت پر اُلو کی آواز سنکر وہاں سے بھی بھاگ جاتا تھا کبھی جنگل میں آگ لگی دیکھ کر اُس کے ڈر سے دوسری طرف دوڑتا تھا اُسی بہت میں بھاگتا ہوا ایک سوکھے کنوئیں میں گر پڑا اس کنوئیں پر ایک برگد کا درخت تھا ایک ڈالی اُسکی اُس کنوئیں میں تھی جسے جب وہ بنیا اُدھے کنوئیں میں پہنچا تب وہ ڈالی اُس کے ہاتھ لگی اُسکو پکڑ کر لٹک گیا اور اُس کنوئیں میں ایک سانپ بھی نکلا بیٹھا ہوا اور جس ڈالی کو وہ پکڑے تھا اُس ڈالی کو اوپر سے چوبیس سیاہ اور سفید رنگ کے کاٹ رہے تھے تب بنی نے بچا کر کہ جو میں کنوئیں میں کو پڑوں تو سانپ کے کاٹنے سے مر جاؤ گا اور جو نہیں لگتا ڈالی ہلنے سے ایک ایک بوند شمد کی ٹپک کر جو اس بنی کے منہ میں جا پڑے گا وہی موتی اور بچا کر رہنا کر رہا تھا اور اُسی برگد کے درخت میں ایک شمد کا بچھا ہوا تھا اُسی طرح اُس بنی کی عمر اُس کنوئیں میں لٹکے ہوئے بیت گئی اور کوئی اُسکو نکالنے والا وہاں نہیں پہنچا جب ایک دن جڑ بھرت سے کہا کہ اور مہاراج مجھکو پڑا شجر معلوم ہوتا ہے کہ وہ بنیا ایک بوند شمد کھا کر خوش رہا اور ڈالی پکڑ کر اوپر کیوں کے نہیں چڑھ آیا پاتے ہیں لیکن گھروالوں کو کسی طرح کا سنتو کہ نہو کہ ہر روز اور لالچ پڑھتا جاتا ہے اور اپنے آدم سے اُنکو ایک ساعت بھی چھٹی نہیں ملتی جو وہ گھڑی اپنے پیدا اور بالن کرنے والے پریشور کا اسمن اور دھیان کر رہا ہے جب کوئی اُس سے ہرچھن کرنے کا ذکر کرتا ہے تب وہ کہتے ہیں کہ ہلکا اپنے آدم سے چھٹی نہیں ملتی اسوقت پریشور کا بھجن اور اسمن کر رہا ہے اس سے ہرچھن کرنے کا ذکر کرتا ہے تب بنیا کہہ کر اسے دھرم اور گیان بڑھانے کے لیے اس بھرت کھنڈ میں آدمی کا تن پایا جو جسٹھ کا حمایتی سمجھا اور جو کو اس سے اور ہرچھن نہ کر کے سنساری مایا جال میں پھنس گیا اس کا رن اُس کے پورب جرم کا دھرم جو پچھتاوا بھی ہوا اور واولوں نے چڑایا

اسی طرح بنی نے اپنے مال کی رچھا کرنے کے واسطے نوکر نہیں رکھا اسلئے چوروں نے اُسکو لوٹ لیا جو وہ جو بھرت کھنڈ میں جمل لیکر سادھ اور مہاتما کا ست سنگ کر کے گیان سکھاتا تو اس واسطے بنی کی طرح مایا جال میں پھنس کر خراب ہوتا جیسے وہ بنیا اپنے گھنے کے واسطے جگہ ڈھونڈتے وقت شیر وغیرہ کے ڈر سے بھاگتا دیکھ ہی سنساری سمجھ جاتے دالے ڈکھ بھگتے ہیں اور آدمی اپنے کٹیلے کی بیماری اور مرنا دیکھنے اور اپنے شہر کے روگ سے اور کبھی دھن ملنے کے واسطے ڈکھ یا کر اٹھوں پھر جیتا میں پھنسا رہتا ہے جس طرح اُتو اور باکھ وغیرہ بنی کو ڈراتے تھے اُسی طرح جب پروار والے جھگڑا کر کے گھڑتے ہیں تب آدمی بڑا ڈکھ یا کرتا ہے اور استری کی سنگت اندھکار سمجھنا چاہیے جہاں گیان اور بیدارن کا بچن سب بھول جاتا ہے اور جب آدمی بوڑھا ہو کر کچھ کمائی نہیں کر سکتا تب پروار والے اُس کو دوجن لکھ کر کھانے اور کپڑے کا ڈکھ دیتے ہیں اور کچھ اُس کا اور نہیں کرتے جس طرح آدمی بہت ڈکھ پانے میں بھی مرنے کا کچھ ڈر نہ رکھ کر دن رات کمانے کا سوچ کر کیا کرتا ہے اسی طرح وہ بنیا کنوئیں میں سانپ اور چوبے دیکھنے پر بھی مرنے کا ڈر نہیں رکھتا تھا سو آدمی کے واسطے سنسار اور پروار میں رہنا اندھیا انکھن اور جیسے کرم تجھلے جرم کے ہیں اُسی کو برگد کی جڑ بھجھو جسکو پکڑ کر جیتا ہے اور دوجوبے کا لے اور سفید جو چھکاٹے تھے وہی دن اور رات ہیں جنگل بنیے سے عمر کتنی ہو اور بنی نے جو سانپ کنوئیں میں دیکھا تھا اُسکو کال بھجھو جس طرح ایک بوند شمد چاٹ کر بنیا خوش ہوتا تھا اُسی طرح گیان آدمی بڑھاپا اور سب طرح کا ڈکھ ہونے پر بھی اپنے کٹیلے میں بیٹھ کر خوش ہوتا ہے وہی شمد کی بوند بھجھو اور اجا دنیا کو وہی بن ڈکھ دینے والا جانو سنساری مایا جال میں پھنسنے والا اُسی بنی کے برابر ڈکھ پا کر خراب ہو گا جس طرح تو جگت کی مایا میں لپٹا ہے اسی طرح وہ بنیا استری اور پتر کے موہ میں پھنس کر خراب ہوا تھا جو کوئی بید اور شاستر کے موافق چلے وہ اپنا منورہ پاسکھا نہیں تو سب چھوٹے بڑے اسی مایا روپی جنگل میں بھولے ہوئے خراب ہو رہے ہیں بغیر ست سنگ کے اس موہ روپی جنگل سے باہر نکلتا بہت مشکل ہے۔

اوصیائے چودھوان - خوش ہونا راجا رگھوگن کا یہ گیان سنکر اور چلے جانا تب کرنے کے واسطے جنگل میں جڑ بھرت نے جب اس طرح کا گیان راجا رگھوگن کو بتلایا تب راجا خوش ہو کر جڑ بھرت کے چرنوں پر سر رکھ کر ہنسی کر کے بولا کہ اپنے بڑی دیا اور بھگت جو مایا میں بھول رہا تھا یہ گیان روپی راہ دکھلائی یہ بات سنکر جڑ بھرت بولے کہ تم اس گیان کے پرکاش سے سنساری جال میں پھنسو گے یہ بات سننے ہی راجا نے برکت ہو کر اُسی جگہ پا لکی چھوڑ دی اور جنگل میں جا کر ہرچھن کر کے گلت ہوا اور جڑ بھرت اپنا شرموگک اچھاس کے ساتھ تیاگ کر یم دھام کو چلے گئے اور جڑ بھرت کے بیٹے شمت نے ساج گڈی پر بیٹھ کر جن دھرم کا ست سنسار میں پھیلا یا اُنکے فیش میں پرت ہار اوک پیدا ہو کر کچھ کرم کر کے یم بد کو پونے۔

اوصیائے پندرھوان - کہنا شکد یوچی کا راجا پرچیت سے بستر پر پھوی اوک کا
 راجا پرچیت نے اتنی کتھا سنکر کہ اسی سوامی آپ دیاں ہو کر پھوی اور سورج وغیرہ لوکوں کا حال بتا کر بیک برن کیے شکد یوچی کے لکڑی راجا پہلے حال ساتون دیپ کا پنجپے کہا ہے پھر بستر کر کے کہتے ہیں سنو کہ اس پر پھوی کے سات دیپ ہیں اور ساتون دیپ کی پر پھوی الگ الگ بٹی ہو اس میں جو دیپ لکھ جو جن کا ہے اور سب پر پھوی ساتون دیپ کی پائش گرد و جوں ہی اس سے پھوٹتی ہے اُس کا لوک پریت کے بیٹے دینی دتین حصوں میں ساتون دیپ اور سدر میں راجا پریر برت ان ساتون دیپ کے مالک نے ایک ایک اپنے ساتون بیٹوں کو بانٹ دیا اور آپ بن میں جا کر پریشور کے تپ اور دھیان میں لین ہوا اور پریر برت کے

اگنی دھڑیٹے نے جب وہ پ کے نوکھڑ کر کے ایک ایک کھنڈا بنے نو بیٹوں کو بانٹ دیا اور جو نام اُنکے بیٹوں کے تھے وہی نام اُن کھنڈوں کے رکھے گئے پہلا اکل دوسرا ہرن تیسرا تیسرا کھنڈا چھٹا کھنڈا مال کھنڈا پانچواں الادرت کھنڈا ہوا اس کھنڈے کے بیچ میں ایک سونے کا بھڑا نمیر نام لاکھ جو جن اور سولہ ہزار جو جن مہا اور آٹھ ہزار جو جن چوڑا اور بیس ہزار جو جن کے گھیر میں ہر چھٹھوانا ناہ کھنڈا ساتواں کم پڑش کھنڈا آٹھوان بھرت کھنڈا نو اُن نہر کھنڈا ہوا اور برہماند کمل کے چھول کی طرح گول ہوا ایک ایک پہاڑوں کھنڈوں کے سواے ہر برہمان ہوا اور نمیر ہوت کے چاروں طرف چار پہاڑوں پر دودھ اور شہد اور پانی اور رس کا گنڈ بھرا ہوا اور کپور ہوا اور آندر اور قرین دیوتاؤں کے چار باغ بہت اچھے پھل اور پھول لگے ہوئے وہاں ایسے بنے ہوئے ہیں کہ جہاں جانے اور اسان کرنے سے دیوتاؤں کی استریان جوان ہو جاتی ہیں اور نمیر ہوت کی جونی پر وہم پڑی دس ہزار جو جن لمبی اور چوڑی جڑاؤنی ہر وہاں ہر طرح کے نیچے ٹھٹی ٹھٹی بولیاں بولتے ہیں اور راجا وہاں کی شو بھا ہم سے کہاں تک کہیں دیکھنے سے معلوم ہوتا ہو۔

اوصیائے سوتھوان کہنا شکدیو جی کا راجا پر بھیت سے کٹھا لوکا لوک کی

شکدیو جی نے کہا کہ راجا اس طرح جمہور پ میں نوکھنڈ ہو کر ایک کھنڈ کے رہنے والے سب اوتاروں کی پوجا الگ الگ کرتے ہیں اور ان ساتوں دیپ کے باہر لوکا لوک ہوت ہے اُس کے اُس طرف اندھیا لار ہوتا ہے سورج اور چندر ما کا پرکاش میں ہر چھٹا وہاں پر جوگی لوگ جاسکتے ہیں اور سنساری لوگ وہاں جانے کی سامت نہیں رکھتے اور آٹھ ما تھی بڑے بلوان جنگا دیپال کہتے ہیں سب یہ تھو کے آٹھوان طرف نہ کر رہتھو کو اپنے پیچھے ایسا دبا ہے ہیں کہ ہلنے نہیں دیتے اور نمیر ہوت پر چار پڑی گہری پڑی برن پڑی اندری پڑی پڑی پڑی اور سورج کا رخ دودھ پر ہے ان چاروں پڑی میں صبح اور دوپہر اور شام اور آدھی رات کے وقت ایک ایک جگہ چھٹا اور برہما کی پڑی سے لنگا جی نکھر نمیر ہوت کے پیچھے ہو کر لنگھتے ہیں آئی ہیں۔

اوصیائے سترھوان کہنا شکدیو جی کا مہا شری گنگا جی کی

شکدیو جی نے کہا کہ راجا پر بھیت اب میں شری گنگا جی کی اُتیت بستا کر کے کہتا ہوں سونو کہ جب نارائن جی نے باون تالیکیٹین پر تھو مابا مل سے دان کی تب بڑا روپ دھر کے ایک پگ میں ساتوں لوک پیٹھے کے اور دوسرے پگ میں ساتوں لوک دھڑے سے پانی پر جامدی کا جو پر ہجوم پر ہجوم کے اُتو کرنے سے بیکٹھ میں پرکٹ ہوئی تھی لیکر ان جڑوں کو دھویا اور چنار مت لیکر وہاں سر اور انگوٹھوں میں نگایا اور وہ چرن دھوتے وقت جو پانی نمیر ہوت پر گر آٹھا وہ پیچھے اگر مندر اجل پہاڑ کے سواے ہر ہجوم ہر ہجوم وہاں وہ جل چار دھارا ہو کر بہا تو ایک دھارا نمیر کے پچھم اور دوسری نمیر کے دکھن اور تیسری نمیر کے اتر دشا ہر ہجوم میں لگتی چلتی دھارا جو پورب کو بھی تھی وہ بھاگیرتھ کے پتوں سے لا درت کھنڈ کو بائیں طرف چھوڑتی ہوئی نر نارائن پریت سے اتر کر لنگھتے تھے بان یاد رشن کرنے کے واسطے اپنے گھر سے جانے کی اچھا کرتا ہوا اسکے گرد و زون خیم کے پاپ چھوٹ جاتے ہیں اور وہ آدمی اس اچھا سے جتنے قدم چل کر لنگا جی تک پہنچتا ہوا ایک ایک قدم رکھنے کے بدلے اسکو توتو راجا جوئے جگتھ اور آشومیدہ جگتھ پھل ملتے ہیں یہ بات سنکر راجا پر بھیت نے سند یہ مانکر شکدیو جی سے پوچھا کہ اے مہاراج جب آدمی کو لنگا انسان

کے لیے صرف جانے سے جگتھ کے پھل ملتے ہیں توجہ دھڑ ہمارے دادا نے کس واسطے اتنا روپیہ خرچ کر کے جگتھ کیا تھا اور دوسرے راجا لوگ کیوں جگتھ کرتے ہیں یہ بات سنکر شکدیو جی بولے کہ اے راجا ہم ایک تہا س کہتے ہیں سونو کہ ایک شری مہادیو سوامی شری پاربتی جی کو ساتھ لیکر لکھن میں لنگا انسان کرنے کے واسطے پر یاگ ران کو جاتے تھے جب راہ میں شری پاربتی جی نے بہت لوگوں کو جاتے ہوئے دیکھ کر شری مہادیو سوامی سے لنگا انسان کا ماہا تم پوچھا تب شری مہادیو جی نے کہا کہ اے پاربتی جی جو کوئی لنگا انسان کرنے کو اپنے گھر سے چلتا ہو اسکو ایک ایک قدم چلنے میں توتو آشومیدہ جگتھ کا پھل ملکر گرد و زون خیم کے پاپ چھوٹ جانے سے وہ منکھ دیوتاؤں کے برابر ہو جاتا ہے یہ بات سنکر اور جاتریوں کو دیکھ کر پاربتی جی نے یہ سند یہ کیا کہ دیکھو لاکھوں آدمی بیچ ذات لنگا جی سے نہ ماننا کر چلے جاتے ہیں لکر ان لوگوں کی بد صورتی تک لنگا نہانے سے نہیں مٹی تو پھر دیوتا کیسے ہو جائیں گے اور مہادیو جی ایسا کہتے ہیں اتنے جاتریوں کو ایسا پھل کس طرح ملے گا ایسی خنکا مان کر پاربتی جی پھر بنے پوربک بولیں کہ اے مہاراج آپ نے لنگا انسان کا ماہا تم اس طرح برتن کیا پرنت ان انسان کرنے والوں کا روپ دیکھنے سے مجھے اس بات کی پریت نہیں ہوتی مہادیو جی بولے کہ اسکا بھید ہم تم سے کیا کہیں چلو گے دھلا دیوین ایسا کہ کر جب مہادیو جی لنگا جی کے نکٹ جس راہ پر جاتری لوگ چلے جاتے تھے پہنچے تب وہاں کوڑھی کا روپ بن کر بیٹھ گئے اور پاربتی جی سے کہا تم دیکھو روپ بہت سند یہ کر میرے بدن کی کھیاں اُڑاؤ اور جو کوئی انسان کرنے والا تم سے پوچھے تو اس سے یہ بات کہنا کہ یہ ہمارا پت کوڑھی ہو گیا ہوا اور ایک پنڈت نے کرم بپاک کی پوٹھی دیکھ کر بتلایا ہو کہ جس کسی نے توتو آشومیدہ جگتھ کی ہون وہ انکو اپنے ہاتھ سے چھوے تو انکا کوڑھ چھوٹ جائے یہاں لاکھوں آدمی سامنے کے لیے آتے ہیں اس واسطے انکو یہاں لاکر بیٹھی ہوں کہ جسے سو جگتھ کی ہوں وہ انکو چھوے تو یہ تن انکا اچھا ہو جائے جب پاربتی جی دیو کنیاں کے برابر ہو کر کھٹی اُڑانے اور یہ بات کہنے لگیں تب بہت سے جاتری انکا روپ دیکھ کر موہت ہو کر اُنکے چاروں طرف ہو گئے اُن میں کوئی پاربتی جی کو اپنے ساتھ چلنے کے واسطے کہتا تھا کوئی اُسے ہنسی مٹھاتا کرتا تھا کوئی بہت طرح کا ڈراور لایا انکو دکھاتا تھا اور گیلیاں لوگ کہتے تھے کہ یہ استری دھن ہر جواہری دشامین بھی اپنے پت کی سیوا نہیں چھوڑتی ہر جواہری اپنے پت کو کا ناگہر انکھڑا اندھا کوڑھی در درمی بد صورت کیسا ہی ہو پریشور کے برابر جاکر انکھڑا پوربک اس کی سیوا کرے اور پرانے پرش کو گھٹاؤ سے ندیکھے اُسے پت پرنا کہنا چاہیے۔ اُسی سے ایک کنگال براہمن دربل انکو دیکھتے ہی پاس آ کر دندوت کر کے پاربتی سے بولا کہ اے ماہا تم کس واسطے بیٹھ میں یہاں بیٹھی ہو کہ میں لچا کر اپنے پت کی سیوا کر جس میں کھتی وغیرہ بیٹھنے سے یہ دکھ نہ پاؤں یہ سنکر پاربتی جی بولیں کہ میرے پت کے کرم بپاک میں ایسا نکلا ہے کہ جسے سوا آشومیدہ جگتھ کی ہوں انکو چھو دیوے تو انکا بدن اچھا ہو جائے اسی اچھا سے میں انکو یہاں لاکر بیٹھی ہوں کہ اس پر میں لاکھوں آدمی آویں گے کسی نے توتو آشومیدہ جگتھ کی ہوگی جسکے چھوٹے سے ہمارے سوامی کے بدن کا روگ چھوٹ جائے یہ بات سنکر وہ براہمن بولا کہ یہ کون بڑی بات ہے تم صرف شوا آشومیدہ جگتھ کرنے والے کو ڈھونڈھتی ہو اور میں نے لاکھوں آشومیدہ جگتھ کی ہیں جنگا گنتی تم بھی نہیں کر سکتی ہو یہ بات سننے ہی پاربتی جی بنے پوربک بولیں کہ اے مہاراج آپ دیا کر کے انکو چھوڑ دیجئے جیسے اُس براہمن نے شری شیو جی کے بدن سے اپنا ہاتھ لگایا دیسے ہی مہادیو جی دیکھ روپ اشونی گمار کے برابر ہو گئے یہ حال دیکھ کر پاربتی جی اور سب جاتریوں کو اس بات کا سند یہ ہوا کہ یہ براہمن تین برس کا اور کنگال ہوا اور سوا آشومیدہ جگتھ کرنے میں تین برس اور بہت سا روپیہ اور سونا دوسرے راجوں کو چھیننے کے واسطے چاہیے اسے سو جگتھ کس طرح کی ہوگی شوبی انتر جابی نے

رہتے ہیں جنکے ایک سر پر ہر چھوی ایک سرسوں کے برابر رکھی ہوا اور ہزاروں ناگ کنیا بہت سندری دن رات انکی سیوا کیا کرتی ہیں اور شیش جی آٹھوں پہر پر مشور کے گن ہزار منہ اور دو ہزار زبان سے گایا کرتے ہیں تپس بھی انکے مجید اور آواہت کو نہیں پہونچتے مین اور شیش جی کے بدن پر ایک شجی بہت سندری بھی ہوئی ہوا ہے ہر چہ بھی روپ بھگوان جلوت کو سکھ دینے والے تیس ہزار مروجین کے بدن سے بھی جی سمیت نشین کرتے ہیں اور پنے کے ساتوں لوک مین سورج اور چندرما کا پرکاش نہیں جاتا ہر وہان پر مین اور رتن وغیرہ ایسے ہیں کہ جن کے تپ سے دن رات اجیالا بنارہتا ہوا اور وہان سندرشن جکر کی تڑپ سے استروان کا گر جھگرتا ہوا اس لیے وہان کے لوگ بہت نہیں ہوتے ہیں اور دیوتاؤں کی طرح سکھ جھوکتے ہیں اور بوڑھے اور بچے نہیں ہوتے ہیں۔

ادھیا کے پچیسواں کہنا شکریہ کی کامہا شیش ناگ جی کی

شکریہ میں لے لیا کہ شیش ناک جی بھی گیا رحون رزور میں ناک کی کھن نام ایک رزور میں مہا پرے میں آئے مخم سے آگ نکل کر تینوں کو
جلادیتی ہو اور چودھون بھون انکے ایک مہین برکھا ہو اور انکو کچھ بوج نہیں معلوم ہوتا ہو اور ہر روز ہزاروں دیوتا اور ناگون کی کتیا انکی
پوجا اور سیوا میں مین رہتی ہیں تب بھی شیش جی کو کچھ کام نہیں آتا سکتا ہو وہ کیوں شکار کے بھلے کے واسطے کام کرو وہ بوجہ مہو میں اور
اندری کو اپنے بس میں رکھ کر آپ انکے بس نہیں ہوتے ہیں اور بڑے بڑے جوگی اور مین انکے چرنوں کا دھیان اور اسمرن آٹھویں
کیا کرتے ہیں اور شیش جی دن رات بیکٹھ ناٹھ کی کتھا اور کیرتن کہنے کے سوا اور دوسرا کام نہیں کرتے ہیں جو کوئی انگشت کی چاہنا
رکھتا ہو وہ شیش بھگوان کا دھیان اور اسمرن کر کے انکی شرن پکڑے تو دنیا میں مین مانا پھل پا کر بھو ساگر یا راتر جائے شیش جی سے زیادہ
کسی دوسرے دیوتا کی پوجا پریشور کے ملنے کے واسطے اتم نہیں ہو کمان تک ان کی استت سے کہیں انکا کچھ انت نہیں ہو اسے راجا
جہان ناک اس جیو کے رہنے اور جانے کی گت ہو وہ تم سے کسی سوا اسکے اور کہیں یہ جیو جانے اور جہ لینے نہیں سکتا ہو۔

تو اتنی تھک سکوئے کہ اوس شکرہ یوسوامی اپنے کئی جگہ گیا ہے کہ کیا پکڑے واسطے

کرنے والے شُرک لوگ ادب کا شکہ جھوٹے ہیں اور چودھون لوگ کی کتھا کہنے پر بھی اپنے کسی جگہ نرک کا حال نہیں برتن کیا اس سے بھگوا
نرک کا نام کیوں ڈر دکھانے کے واسطے معلوم ہوتا ہو مجھ سے اپنی تمام عمر میں ایک ہی ایسا دھرم ہوا جو براہمن کے گلے میں مرا ہوا سانسپ
ڈال دیا اس باب کے پرنے بھگوان نرک میں جانے کا ڈر لگا ہوا جو سوزنک کا کوئی الگ لوگ پر غصہ پر ہوا یا پانی پر ہوا اسکے نام میں کچھ عیب
نہیں کہتا اب پوچھنے پر کہتے ہیں میں نرک میں میری بہت سے ننانوے جو جن دکھن طرف زمین کے نیچے اور پانی کے اوپر ہو شوق دھرت پر
وغیرہ چاروہن کے دبیہ پتر اس نرک کا دکھ دیکھ کر اپنے کل اور پروار والوں کو منع کرنے کے واسطے اسکے دروازے پر بنے رہتے ہیں
جس میں کوئی ہمارے پروار کا ایسا کرم نہ ہو کہ اسکو نرک میں آنا پڑے اور سورج کے بیٹے جمران جی پُری کے راجا ہیں اور
تاشر اور ورو نام ادک اٹھائیس نرک ہیں اسکے دکھن طرف پنجی نام ایک پُری بھی نرک کے برابر ہو سو جمران جی جنکو دھرم راج بھی کہتے ہیں
مرنے کے بعد پانی کو نرک اور مرنات کو نرک میں بھی جیتے ہیں اور وہ جو اپنے کرم کے موافق دکھ اور سکھ بھوک کر پھر سنسار میں جنم پاتا ہے اور
بہت دکھ پائے بھی نرک میں پران نہیں نکلتا اب جس باب کرنے سے جس نرک میں وہ لوگ جاتے ہیں اسکا حال سنو کہ جو آدمی

[illegible]

جس طرح اکللی بن دھان کوٹا جاتا ہے۔ آگ لگانے والے کو جم دوت سارے یاؤن نام نرک میں ڈال کر ہزاروں گتوں سے کٹواتے ہیں جو کوئی کسی سے در ب لیکر چھوٹا نیا ڈکرتا ہی یا چھوٹی گواہی دیتا ہی اسکو جم دوت میں ہزار جوں اور پانچا لکھا کر سر پٹے اور پانچوں اوپر کر کے بشراس نام نرک میں جو لوہے سے بھرا ہوا ہو گرا دیتے ہیں اور اسکو سوکھی زمین پر پانی بھرا ہوا دکھلائی دیتا ہو اور پانی بھرا ہوا سوکھا دکھلائی دیتا ہو جو براہمن اور چترئی اور بنیئیں بید کا وہ کاری ہو کر دیوتاؤں کے ہاں اپنے شک کے واسطے شراب پیتا ہی اسکو جم دوت چھار کر دم نام نرک میں جو لوہا مٹی سے بھرا ہوا ہو ڈال کر گھلایا ہوا سیسا پلاتے ہیں جو براہمن اور چترئی اور بنیئیں بنا پر شاو جگیتہ کے پیش کا ٹاس کھاتا ہی تو وہی جو گتھ روپ ہو کر اسکا مانس کھاتے ہیں اور اسکو سواے خون کے پانی پینے کے واسطے نہیں ملتا ہی جو کوئی کسی سادھ یا سنت یا کنگال یا اپنے سیوک کو بنا ابراہمہ درجن لکھرتا ہی اور اندھے آدمی کو پوچھتے پر بھی راہ نہیں بتلاتا ہی اسکو جم دوت چھوٹوں جوں نام نرک میں جہاں مچھس کاٹتے ہیں ڈال کر پانچ پانچ سات سات منھ کے سانپوں سے کٹاتے ہیں جو کوئی آدمی بھکاری یا بیراگی کو بھیک مانگنے کے وقت ٹیڑھی آنکھ دکھلا کر بھوک دیتا ہی اسکو جم دوت شول پھرت نام نرک میں ڈالکر بڑے بڑے گتھ اور سانپوں سے کٹاتے ہیں اور کچھ کھانا اور پانی نہیں دیتے۔ اتنی کھائیں شکر شکریو جی نے کہا کہ اسے راجا جو کوئی آدمی بید اور شاستر سے بکرہ کر چھوٹا یا بہت بڑا کر کم کرتا ہی اور پریشور کی کتھا اور اسمن میں پریت نہیں رکھتا ہی وہ آدمی ضرور نرک میں جا کر اپنے کرم کے موافق دکھ پاتا ہی آدمی کا تن بید اور شاستر سے برخلاف چلنے کے واسطے نہیں ہوتا ہی اپنے تن کو دوسرے جوں دلے بھی پال سکتے ہیں اس لیے آدمی کو سنت اور دھما تا کی سیوا اور سنگت کر کے گیان سکھنا چاہیے اور گیانی ہونے پر بھی سب جیوؤں میں پریشور کا چنگار برابر بھوک دوسرے جیوؤں کی چھا اور پرکار کرنا اچھت ہے جس میں بر لوک بنے اور گیان جب تک کتھا اور پران نہ آسمن کرے تو نارائن جی وین دیال سب ابراہمہ اسکا چھا کر کے اسکو دیولوک اور بیکٹھ کا سکھ دیتے ہیں اور پہلے پاپ کرنے کے کارن سے وہ نرک میں نہیں جاتا ہی راجا ممت ڈرو اس بھاگرت سننے کے پرتاپ سے تھرا ابراہمہ براہمن کے گلے میں سانپ ڈالنے کا چھوٹ گیا اب بھاگرت پر اپت ہو کر بیکٹھ کا سکھ لگا اور جو کوئی اس اسکندھ کی کتھا پڑھنے میں سے ٹیٹکا اور پڑھنے کا وہ سب پاپوں سے چھوٹ کر چھو سا گریا راجا بیکٹھا

انگت ہونا اجامل براہمن ادھرمی کا اور کتھا دیوتاؤں اور دیوتوں کی
 دوہا | کھون بڑائی نام کی چس کو وارنہ پار | جہہ شمرے سے ہوت ہیں کوٹن جیون تار |
 اوصیا کے پہلا۔ کتھا اجامل براہمن کی۔
 اتنی کتھا شکر راجا برہمچیت نے شکریو جی سے کہا کہ ای مہاراج اپنے دوسرے اسکندھ میں آدمی کے بیکٹھ جانے کے واسطے بد پریت مارگ اور نبرت مارگ دو راہ بتلا کر یہ کتھا کہ برہم ہنس اور گیانی لوگ نبرت مارگ سے سکورج منڈل ہو کر پہلے برہمچری ہوتے ہیں کچھ دن وہاں رہ کر پھر صحابی کے ساتھ انکی گت ہوتی ہی اور جو جیوایا کے گنوں سے بار بار چیتے اور مرتے ہیں وہ جیو پر پریت مارگ سے چندر منڈل میں جا کر اپنے کرم کے موافق نرک ادک کا سکھ بھوک کر پھر دنیا میں پیدا ہوتے ہیں اور آپ نے کتھا چودھون روک کر نرک اور نرک اور ادھرم کرنے والوں کی گت جو پاپ کے بدلے نرک کا دکھ اور پٹن کے بدلے نرک کا سکھ پاتے ہیں سنائی اور

حال راجا سوا بھوج من اور پریرت اور اتان پاد اور دیو ہوتی اور دھرو ادک انکے بیٹے اور ساتون دیپ اور کوکھنڈ اور ساتون سمدر اور پریشوری کا ستار اور جیو منڈل ادک کا برن کیا اب میں ایسی تدبیر سننا چاہتا ہوں کہ جس دھرم کرنے سے پاپی اور ادھرمی لوگ بھی پوتر ہو کر نرک کا سکھ پادین آپ دیا کر کے بتلائیے جس میں کوئی نرک میں نہ جاوے یہ بات شکر شکریو جی نے کہا کہ ای راجا جو لوگ منسا یا جا کر منے جان بوجھ کر پاپ کرینگے انکو اس ادھرم کے بدلے ان نرکوں کا دکھ جو میں نے کہا ہی ضرور بھوگنا پڑے گا اسواسطے آدمی کو چاہیے کہ یہ تن پاکر ہر ساعت اپنی گت ہونے کی تدبیر کرتا رہے جو کوئی اس تن میں اسکا سوچ نہیں کرتا ہی وہ اپنا جہم کا رتھ کھو کر تیجے بہت بچھتا ہی آدمی سے کوئی پاپ چھوٹا یا بڑا کسی طرح کا ہو جائے تو اسکا پریشیت تھوڑا یا بہت شاستر کے موافق کر ڈالے جس طرح روگ بٹا اوکھڑ کھائے نہیں جاتا اسی طرح پاپ بھی بنا پریشیت کیے نہیں چھوٹتا یہ بات شکر راجا برہمچیت نے بے کیا کہ ای مہاراج جان بوجھ کر پاپ کرنے والا جو ایک مرتبہ پریشیت کرنے سے شترہ ہو کر پھر پاپ کرے گا تو اسکا ادھار پریشیت کرنے سے کس طرح ہو سکتا ہی یہ بات شکر شکریو جی نے کہا کہ ای راجا پاپ اور پٹن دونوں ایک ایک کرم ہیں اچھا کرم کرنے سے پاپ چھوٹتا ہی لیکن پھر پاپ نہ کرے جس طرح روگ چھوٹنے کے واسطے دوا کھا کر پرہیز نہیں کرتا یا تھوڑے دن پرہیز کر کے پھر کھٹا کھٹا کھانے لگتا ہی تو دوا کا کھانا اور نہ کھانا دونوں برابر ہو کر روگ اسکا نہیں چھوٹتا ہی بلکہ اور زیادہ ہو جاتا ہی جس طرح ہاتھی نہا کر پھرتی اٹھا کر اپنے سر پر ڈال لیوے تو اسکو نہلائے سے لیا فائدہ ہوگا اور جیسا ادھار گیان ملنے سے ہوتا ہی ویسا اچھا کرم کرنے سے جلدی پاپ نہیں چھوٹتا لیکن پرہیز کرنے والے کا روگ نہیں بڑھتا اسلئے اچھا کرم کرنا اچھا ہی کچھ دن کے بعد اسکا بھلا ہو جاتا ہی سواے اسکے پاپوں کو ناش کرنے کے واسطے برہم جج اور برت رکھو دھم اور تپ کرنا اور اندریوں کو اپنے قابو میں رکھنا اور من کو سنساری مایا مہ سے برکت رکھ کر جج بولنا اور منسا یا جا کر مناسے کسی کا برا نہ چاہ کر جہان تک ہو سکے پرکار کرنا اور کسی جیو کو دکھ نہ دینا اچھت ہے یہ سب تدبیر کرنے سے بھی پاپ کٹ جاتے ہیں لیکن جیسا پریشور کے چرنوں میں بھکت اور پریت رکھنے اور انکا نام چنے اور کتھا اور کیرتن سننے سے بہت جہم کے پاپ چھوٹ کر آدمی جلد گت پاتا ہی ویسا تپ وغیرہ کے کرنے سے شترہ نہیں ہوتا جس طرح صبح کے وقت کڑے کا اندھیر سورج دیوتا کے پرکاش سے دور ہو جاتا ہی اسی طرح باسیلو اور شری کرشن جی کا نام لینے سے بہت جنموں کے بڑے بڑے پاپ نہ معلوم کمان بھاگ جاتے ہیں جیسے زمین پر درخت اور پھل وغیرہ آگتے ہیں ویسے ہی آدمی پریشور کا بھجن اور بھکت کرنے سے من با نچھت پھل پاتا ہی اسلئے آدمی کو دنیا میں پریشور کی پریت پیدا کرنے کے واسطے سواے سنت سنگ اور سیوا کرنے سادھو اور دھما تا کے دوسری راہ اچھی نہیں ہوتی اور انکے سب سنگ اور سیوا کرنے سے بہت جلد من آدمی کا سنسار سے برکت ہو کر گت پاتا ہی اور جو لوگ پریشور سے بکھ ہیں وہ پریشیت کرنے سے بھی کسی طرح شترہ نہیں ہوتے جس طرح شراب کا گھر انگا جل سے دھونے سے پوتر نہیں ہو سکتا ہی جس نے ایک مرتبہ بھی اپنا چت شری کرشن جی کے چرنوں میں لگا یا وہ پسینے میں بھی جرج اور جم دونوں کو نہیں دیکھتا تم جانو کہ وہ سب پریشیت کر چکا ہم ایک کتھا نارائن نام کے ماہا تم کی کہتے ہیں کہ جگوان اور جم دونوں کا سمباد ہی کہتے ہیں جنکو کچھلے جگ میں اجامل نام ایک براہمن رہتے والا قنوج کا ایک لونڈی سے بہت رکھ کر چوری اور چٹکی اور جوا اور پچا نسی کا کام کرتا تھا اس لونڈی سے دس لڑکے پیدا ہوئے اسکو اپنے چھوٹے بیٹے نارائن نام سے بڑی بد پریت تھی اسلئے کھاتے پیتے اٹھتے بیٹھتے پھرتے اس کی یاد میں رکھتا تھا جب اسی چلن اور پوہار سے اجامل نے عمر اٹھائی برس کی ہوئی اور اسکے مرنے کا وقت آہو نیا تین جم دوت بھیا نک روپ گدا اور پچا نسی لیے ہوئے اسکی جان

نکالنے کے واسطے آئے اور گئے میں بھائی ڈال کر کھینچنے لگے تب اجاہل نے اٹکا بھیانک روپ دیکھتے ہی گھبرا کر جیسے نارائن نام اپنے بیٹے کو چلا کر پکارا ویسے ہی انت سے نام لینے کے پر تپ سے بش بھگوان کی اکیا سے چار دوت شام رنگ چتر بھج روپ ششنگہ چکر گد پدم لیے ہوئے تیوان سونے کی چھڑی لیے ہوئے اُسکے پاس پہنچ کر دم دوتوں سے کہنے لگے کہ تم ہمارے سامنے اس کو دکھو دے کو حراج کے پاس نہیں بچا سکتے یہ بات شکر دم دوتوں نے کہا کہ منو مہتر اس براہمن نے دنیا میں بہت پاپ کیے ہیں اور پانی کو دینے حراج جی دیا کرتے ہیں اس لیے ہم ان کے حکم کے موافق اسکو نرک میں بچا بیٹے تھیں نارائن جی کے دوت ہو کر ایسے اور مری کے پاس آنا اور بھوکھانے سے منع کرنا چاہیے یہ بات شکر بش بھگوان کے دوتوں نے کہا کہ تم دھرم راج کے دوت ہوئے ہو بھی یہ نہیں جانتے کہ کس آدمی کو سکھ دینا چاہیے اس لیے تم بھوکھ دھرم اور دھرم کا حال بتلاؤ کہ کس پاپ کرنے والے کو دینا چاہیے اور کون کرم کرنے والے کو سکھ دینا چاہیے تم دوتوں نے کہا کہ جو بات مید اور شاستر میں اچھی لکھی ہو اسکو دھرم اور جو کرم بر لکھا ہو اور چند اور ان اور دن اور رات اور دشا اور باؤدک دیوتا ہین انھیں لوگوں سے دھرم اور دھرم کا حال پوچھ کر لوگوں کو دکھو دیا جاتا ہو ایسا کوئی جیو دنیا میں ہوگا جس سے چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے پاپ اور برہمن نہ ہو یہ اجاہل براہمن کے گھر بیٹا ہو کر بدیا پڑھ کر شاستر کے موافق گود اور مان اور باب وراگن ورسورج اور بش بھگوان کی بھکت رکھ کر اپنے دھرم اور کرم سے رہتا تھا ایک دن اپنے پاپ کی اکیا کے موافق جنگل سے لکڑی اور پیتا اور پچول وغیرہ توڑ کر لیے چلا آتا تھا راہ میں کیا دیکھا کہ ایک بھیل اپنی ہستی پیش کر کے اپنے ہوئے دونوں متواں ہو کر کہیں میں بنستے اور کل کرتے ہیں اس براہمن کو دیکھتے ہی وہ پیشا متواں کا مدیو کے بس ہو کر اُس سے بھوک کر کے اُسکو اپنے گھر لے آیا اور اپنی مان اور باب اور پاپ اور جو ان استری پچالی کا پیشہ کر کے اپنا کٹمب پانے کا واسطے ایسے مہا پانی کو حراج کے یہاں لے آئے جس میں یہ اپنے کرموں کا دند و بان پاکر شہہ دیا

ادھیائے دوسرا۔ کننا بش بھگوان کے دوتوں کا مہا پریشور کے نام کی

شکر بوجی نے کہا کہ اے راجا جم دوتوں سے اجاہل کے دھرم کرنے کا حال شکر بش بھگوان کے دوت بوسے کہ دھرم راج کے یہاں بڑا اندھیر ہو چکا تھا انصاف نہیں ہوتا کسو اسے کہ انکے دوت بنا پر دھرم سادھ لوگوں کو بھی دکھ دیتے ہیں جب دھرم راج سب پاپ اور برہمن سر رکھ کر سوئے اور وہی اُسکا سر کاٹ لیوے یا مان باب اپنے بیٹے کو زہر دیوین تو اُسکی رچھا کون کر سکتا ہے تم لوگوں نے نارائن نام کی مہا نہیں سنی جو آدمی جانکر یا دھرم کے سے یا دھرم سے یا مہنسی سے بھی پریشور کا نام لیتا ہے اُسکے سب بڑے بڑے پاپ بھی مثلاً سونا چرانے اور سونے پریشور کا نام لینے سے چھوٹ جاتے ہیں اس براہمن نے مرتے وقت نارائن کا نام اپنے منہ سے نکالا اگرچہ اُسکے بیٹے کا نام تھا کہ سندھ یہ ہو اُسی نام لینے کے پر تپ سے بہت جنموں کے پاپ چھوٹ کر یہ براہمن بھگنہ میں جانے کے لائق ہو گیا اس نام لینے اور چھوٹنے کے پیچھے پھر اُسے کوئی پاپ نہیں کیا جو دند دینے کے لائق ہو اور نارائن نام لینے سے زیادہ اور کوئی پاپ نہایت پاپوں کا چھوٹنا

میں نہیں ہو جو کسی جگہ یا تپ وغیرہ میں کچھ بھول ہوئے تو رام اور کرشن کا نام لینے سے وہ شہد ہو جاتا کوئی تیر تھرت نیم تپ جب جگہ ہوم دان دھرم رام نام لینے کے برابر نہیں ہو سکتا جو آدمی نارائن نام چار انچ کا اپنے منہ سے نکالتا ہو اسکو پریشور راج دھرم کام نکوش چار دن پدارتھ دیتے ہیں بڑے بڑے جوگی اور منیشورون نے پریشور کے نام کا ماہاتم سب سے بڑا لکھا ہوا ان کا نام لینے اور انکی کٹھا سننے اور انکی بھکت کرنے سے بہت جنموں کے پاپ چھوٹ جاتے ہیں جس طرح دنیا میں دن میں آدمی ایک جگہ بیٹھے ہوں اور ان میں سے کسی کا نام لیکر کوئی پکارے تو وہ آدمی انکھ اٹھا کر اُسکی طرف ضرور دیکھتا ہے اسی طرح پریشور ترلوکی ناتھ نے اجاہل کے نارائن نام لینے سے انکھ اٹھا کر دیکھا تھا جس طرح آدمی کا روگ دوا جانکر اور انجان میں دونوں طرح کھائے سے چھوٹ جاتا ہے اور ایک چنگاری لگ کی روئی اور لکڑی کے بڑے ڈھیر کو ساعت بھر میں جلا دیتی ہے اسی طرح ایک مہر نارائن نام لینے سے بہت سے پاپ روئی اور لکڑی کی طرح جلا کر جھپٹتے اور پریشور نے مید میں ایسا کہا ہے کہ جو کوئی میرا نام لیوے اسکو میں کرتا رہ کر دیتا ہوں جس طرح جنگل میں شیر کی آواز سنکر ہرن بھاگ جاتے ہیں اسی طرح رام نام منہ سے نکلتے ہی پاپ بدن سے نکل کر بارے ڈر کے بھاگ جاتے ہیں جب بش بھگوان کے دوتوں نے ایسی ایسی باتیں کہیں تو دوتوں کو وہاں سے نکال دیا اور چار بھجیا وائے دوتوں کا درشن کرنے سے اجاہل کو گیان اور برہم ہوا تب وہ پریشور کے نام کی مہا شکر اور سچ کر بہت بچتا کر کہنے لگا کہ دیکھو میں نے براہمن کے گھر جنم پا کر اپنا کرم اور دھرم چھوڑ دیا اور نوٹھی کے ساتھ ہر گرجی عمر بڑے کرم میں کھودی ان سادھوؤں کے آنے سے میری جان بچی نہیں تو جم دوت نہ معلوم کیا کیا دکھ بھگودیتے جس نارائن نام لینے کے پر تپ سے میرا بھلا ہوا اب عمر بھر پریشور کا نام جب کر اپنا جنم نہ حار و نگا جب اجاہل اس طرح بچھٹانے لگا اور بش بھگوان کے بار کھد وہاں سے اندر دھیان ہو گئے تب اجاہل نے اُسی وقت اپنا چت سنساری مایا موہ سے برکت کر لیا اور پار کھدوں کا درشن کر کے پر تپ سے ایک برس ور عمر اسکو ملی تب وہ ہر دوار میں جا کر اپنے سچے من سے پریشور کا دھیان اور آسمن کرنے لگا جب اُسکے زمان ایک برس دھیان اور بھگت کرتے ہوئے گذر تا تب بھگت سے بہت اچھا ہوا اُسکے پاس اگر ترات وہ اُس ہاں پر چڑھ کر گاتا جاتا ہوا بھگت کو چلا گیا اور چتر بھج روپ ہو کر وہاں رہنے لگا یہ حال دیتا اور دیکھشورون نے دیکھ کر اُسکی بڑائی کی اتنی کٹھا سنا کر شکر بوجی نے کہا کہ اے راجا دیکھو ایسے مہا پانی نے اپنے بیٹے کے دھوکے سے نارائن جی کا نام اپنے منہ سے لیا تھا وہ ایسی پدوی کو پوچھا تو چتر بھج روپی سنسار سے برکت ہو کر برہمن بن کر رہا اُسکی گت کیا کننا چاہیے اُنکا بھکت نرک میں نہیں جاتا ہے۔

ادھیائے تیسرا۔ کننا جم دوتوں کا حال جابل کا حراج جی سے

راجا برہمچیت نے اتنی کٹھا سنا کر شکر بوجی سے پوچھا کہ اے مہاراج جم دوتوں نے اجاہل کے پاس سے جا کر حراج جی سے کیا کہا اور حراج جی نے کیا جواب دیا سو بھجی دیا کر کے کہیے شک بوجی بولے کہ اے راجا جم دوتوں نے حراج جی سے جا کر کہا کہ دنیا میں بہت سے انصاف کرنے والے ہو مگر انصاف دینے میں بہت لوگ انصاف کرینگے تب آپس کے جھگڑے سے کوئی پانی کو بھگنہ میں اور کوئی دھرم نام کو نرک میں بھیج دے گا ہم لوگ آج تک کیوں آپ ہی کو انصاف کرنے والا جاننا کہ آپ کے حکم سے سب جوؤں کو لاتے تھے اور کرم کے موافق انکو جیل لٹا تھا آج ہم لوگ آپ کے حکم سے اجاہل پانی کو لیے گئے تھے جیسے اُسے بھوک دیکھ کر نارائن اپنے بیٹے کو پکارا ویسے ہی چار بار اُسکا نام شام چتر بھج روپ نے اُسکی پانی کو لیے چھین لیا اس لیے ہم کہتے ہیں کہ اسکی مذہب کر دھرم میں ہمارا ایمان نہ ہو یہ بات شکر حراج جی نے برہم روپ بھگوان کا دھیان کر کے دوتوں سے کہا کہ تم لوگ نارائن نام کی مہا نہیں جانتے ہو اس نام کا مہا تم برہن

ادھیائے چوتھا۔ پیدا ہونا دچھ کا پر جیتون کے یہاں

اور اندرا داک اٹھارہ دیوتا اور بھگت ادک رکھیشور بھی اسی طرح نہیں جانتے اور ہم برہما جی اور راجا جنک اور من اور بھیشم پتاماہ اور پرلا داد راجا بل اور شکدیو جی اور نارادی اور شری مہادیو جی اور کپل دیو جی اور سنگا داک چاروں بھائی خاص خاص بھکت انکے اچھی طرح جانتے ہیں دیکھو اس نام کا پرتاپ ایسا ہے کہ اجا مل ایسا مہا پانی اپنے بیٹے کے دھوکے سے نارائن نام لیکر تمھاری بھالسی سے چھوٹ گیا ہم اور برہما جی اور شری مہادیو جی اور اندر وغیرہ سب دیوتا پریشور کی سیوا میں رہ کر انکے حکم کے موافق سب کام کرتے ہیں اور بھگوان کی اچھا سے سب اُتھت اور پالنا درناش تینوں لوگ کا ایک ساعت میں ہو کر انکی یا میں سب جگت بندھا رہتا ہو اور انکے دوت سب جگت پر اپنا بڑا جگت سمجھو جو تم کو انکا درشن ملا انکا درشن دیوتا اور رکھیشور دن کو بھی جلدی نہیں ملتا۔ تم دو تون نے یہاں تا تم نارائن نام کا سنگ جرجی سے کہا کہ جب پریشور کے نام ہی لینے سے ایسا بھل ہوتا ہو تو پھر بیدار شستر میں پاپ چھڑانے کے واسطے تب آدک کھن کی برائیت کیوں کہا جو جرج نے کہا کہ جو آدمی نام کی مہا نہیں جانتے ان کے واسطے تب آدک کھن کی بریشور کی بھکت اور پوجا میں لگے نہیں تو نارائن نام لینے سے بڑھ کر کوئی دوسرا شجرہ کرم نہیں ہو سکتا اور تب وغیرہ کے کرنے سے ایک ہی پاپ چھوٹتا ہو اور پریشور کا نام لینے سے بہت سے پاپ چھوٹ جاتے ہیں بھگوان نے کلجک باسیون کو کیول ڈر دکھانے سے واسطے جگت اور تب آدک کھن کھن پریشچت بنا دیے ہیں جس میں دنیا کے لوگ اس ڈر سے پاپ نکریں نہیں تو آدمی بے ڈر ہو کر ایسا بجا راکہ پہلے دنیا کے سکھ کرنے کے واسطے پاپ کر لیوں تیجے سے پریشور کا نام لیکر شجرہ ہو جائینگے یہ بات سنگرم دو تون نے کہا کہ اے مہاراج تمام عمر میں کبھی پریشور کا نام نہ لیا ہو یا کبھی پریشور کی لیلیا اور کھانا منی ہو ایسے آدمی کو بڑا پانی سمجھا جائیے اور جو نارائن جی کی شرن میں جاتا ہو اس سے پاپ نہیں ہوتا پریشور اسکو برے کاموں سے بچائے رکھتے ہیں تم لوگ آج سے ایسے پانی کو بچا کر لایا کرو جو پریشور سے بکھڑا ہو اور جو لوگ ہر جگہ میں رہ کر شاکر گرام کا جزا مرت ہر روز لیتے ہیں انکے پاس کبھی مت جانا وہ لوگ کندن کی طرح شدہ ہو کر جگت پاتے ہیں ایسا لکھ دھرم راج جی نے پریشور کا دھیان کر کے اپنے دو تون کا ابراہم اُسے جھاکرایا اور ہم دو تون نے یہ بات سنگرم دو تون نے کہا کہ اے مہاراج یہ صلاح کی کہ آج سے کبھی اُس آدمی کے پاس جو ہر جگہ چار بھکتا ہونا چاہیے اتنی کتھا سنگرم راجا پر بھیت نے کہا کہ اے مہاراج اجا مل بڑے پانی کے منہ سے مرتے وقت نارائن نام کس طرح نکلا شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا ایک دن چار سادھو تہہ جاتا کرتے ہوئے اجا مل کے گاؤں میں شام کے وقت پہنچے انھوں نے اپنے منکے کے واسطے کسی ہر بھکت کا گھر لوگوں سے پوچھا تب گاؤں کے لوگوں نے ہنسی سے اجا مل اور دھرمی کا گھر بتلادیا جب سادھو لوگ وہاں گئے تب اجا مل کی پٹریا نے ان سادھوؤں کو اچھا گھر کھنے سے واسطے دے کر دعوتی اور پانی سے انکی خدمت کی وجہ کو چلتے وقت سادھوؤں نے اُس پٹریا سے جو مالہ تھی کہا کہ تیرے بیٹا ہو تو اُس کا نارائن نام رکھو انکے حکم کے موافق اجا مل نے اُس بیٹے کا نام نارائن رکھا ان سادھوؤں کی کرپا سے مرتے وقت اجا مل کے منہ سے نارائن نکلا تھا دیکھو سنت مہاتما کی خدمت بیکار نہیں جاتی جو لوگ سادھو اور پریشور کی سنگت اور مل کر کرتے ہیں انکو کوئی دھم نہیں دے سکتا یہ سنگرم راجا پر بھیت بہت خوش ہوئے اور شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا یہ کتھا سننے اگست من سے منی تھی سو وہ تم کو منی راجا پر بھیت باختر جوڑ کر کہا کہ آپ نے بڑی دیا اور کرپا کر کے نارائن نام کا مہاتم جھکو سنا یا۔

ادھیائے چوتھا۔ پیدا ہونا دچھ کا پر جیتون کے یہاں

راجا پر بھیت نے اتنی کتھا سنا کر کہا کہ اے مہاراج آپ نے دیوتا اور دیت وغیرہ کی بدائش تھوڑی سی کی اب میں اسکو بشار پور بک سنا چاہتا ہوں یہ سنگرم شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا براہین برکھ کے دس بیٹے پر جیتا نام سنگرم کے کنارے جا کر شری مہادیو جی کے گیسان سکھانے سے پریشور کا تپا وردھیان کرنے لگے اور انکے چلے جانے کے تیجے نارائن کے کہنے سے براہین برکھ راج گدی کو خالی چھوڑ کر جنگل میں ہر جگہ جرن کرنے کو چلے گئے تب تک بہت سارے راجا لوگوں نے دبا لیا اور بہت شہر اور گاؤں اُجڑ کر جنگل ہو گئے جب پر جیتون کو ہر جگہ کے پرتاپ سے پریشور کا درشن مل چکا تب نارائن نے ایک دن گھومتے ہوئے جا کر حال اُجڑے شہر اور ہو جانے جنگل اور دبا لیتے دوسرے راجوں کا اُسے کہ دیا یہ بات سننے ہی مارے غصہ کے آگ کی طرح سانس اُنکی ناک سے نکلی کہ جسکی نو دشملہ سے جنگل جلنے لگا یہ حال دیکھتے ہی چند رانے غم لوجا نام لڑکی جو بشوامتر اور مینکا آپس کے سنگرم سے پیدا ہوئی تھی لا کر پر جیتون سے اسکا بواہ کر دیا جسے پر جیتون نے اُنکے اٹھا کر لڑکی کو دیکھا ویسے ہر جگہ سے گر بھر بگیا دسویں مہینے دچھ نام بیٹا پیدا ہوا تب پر جیتون نے اپنے باپ کا دیش بسانے اور مرشٹ بڑھانے کی اسکو اگیا دی تب دچھ نے مانسی مرشٹ سے بہت آدمی پیدا کیے یہ لوگ ستری اور پریش کے بھوک نہ کرنے سے زیادہ نہیں ہوتے تھے اسلئے دچھ نے مانسی مرشٹ بڑھانے کے لیے مندر اجل پہاڑ پر جا کر کچھ دن تپ اور دھیان پریشور کا کر کے اس طرح ہنس گئے نام استوت ترے انکی اسٹ کی کہ میں اُس پریش کو نکار کرتا ہوں جسکا تیج کبھی نہیں گھٹتا اور مایا کے گنوں میں وہ تیج بڑھ کر جو پر جیتون کرنا ہو اور اس جیواتما سے اسنہ رکھ کر سب اندریوں کا حال جانتا ہے اور اندریاں اسکا بھید نہیں جان سکتی ہیں اُس پریشور کو دندوت کرتا ہوں جسکی کرپا سے شریا اور پران اور من اور بڑھ یہ سب اپنا اپنا کرم کرتی ہیں اور گیانی لوگ جنکے چرنوں کا دھیان اٹھوں پر ہر دے میں رکھ کر انکو پر نام کرتے ہیں اور اُسے بناشی پریش کا چرن پکڑتا ہوں کہ جس سے یہ سب جگت پیدا ہوا ہو اور اُس کی کاروب ہو کر اسکے آشرے پرستھت ہو اور جو اس جگت سے الگ رہ کر اپنی مایا کا دخل اُس میں رکھتا ہو ایسے ایشور کو من و نفوت کرتا ہوں جب دچھ نے ایسی اسٹ کر کے نارائن جی کو خوش کیا تب وہ سانولی صورت اٹھتے بھی مورت شکھ چکر گدا پدم لیے تاپ بارنی جیتون تیجوان پتیا مبر دھارن کیے کریت کٹ گنڈل ساجے بھتی مالا اور بن مالا براجے کو مستبھ من پنے گڑ پر سوار نارادی وغیرہ جگت لکھ بھر رکھ سنگ لیے مند مند مسکراتے ہوئے دچھ کے سامنے آئے ایسا روپ دیکھتے جب دچھ نے بڑی خوشی سے سانشا ناگ دندوت کی تب بھگوان جی اسکو اپنا بھکت جان کو لے کر اے پر جیتا کے لڑکے تو اپنی پتیا سے رستھ ہوا اور ہم پرستھ اسٹ کرنے سے بہت خوش ہوئے اور برہما جی اور مہادیو جی ادک جو میرے بھکت ہیں انکو میں دھتارنا چاہتا ہوں اور تب میرا دوسرا اور جگت میرا بدن اور دھرم میری آتما اور دیوتا میرے پران ہیں اس جگت کا پیدا کر کے والا میں ہی ہوں اور برہما نے بھی تپ آدمی کے پرتاپ سے اس جگت کی رچنا کی ہو تم بھی ایسی نام لڑکی تیج جنہ پر جاپت سے بواہ کر کے متھن کرنے سے دنیا پیدا کرو مانسی مرشٹ پرکرت ہو کر تپ کرنے کے واسطے چلی جاتی ہو اُس کو کسی سے پریت نہیں ہوتی ہو استری پریش کے بھوک کرنے سے موٹھی مرشٹ بہت پیدا ہو کر سناری مایا میں اس طرح پٹے رہیں کہ جس طرح گڑ میں جیتا پٹا رہتا ہو اراج سے سب متھن کر کے دنیا میں پیدا ہو کر اپنے اپنے کرموں کا بھل پاوینگے یہ لکھ نارائن جی وہاں سے انتر دھیان ہو گئے اور دچھ اُس لڑکی سے بواہ کر کے گھر سے راج کر راج کرنے لگا۔

آدھیاے پانچوان۔ پیدا ہونا دین ہزار اشکون کا اُسی استرمی سے

شکریہ جی نے کہا کہ اے راجا جب دھچکے کو اسی استری سے بچھن کر کے دل ہزار لڑکے پیدا ہوئے تب دھچکے سے بگا نام ہر جیو
انہی کے پہلے تم لوگ پریشور کا تپ کر کے تیجے سے سنتان پیدا کرو یہ بات سنتے ہی وہ دل ہزار لڑکے بچھ کر طرف نارائن سرنام تیر تیر
جب پریشور کا تپ اور دھیان کرنے لگے تب نارائن نے دیا کی راہ سے ان لوگوں کو بھوسا گریا یا آنا یا بکارا سے کہا کہ تم لوگ جانے
ہو کہ سب سنسار کا پیدا کرنا ایک پریش ہی اسکے برابر دوسرا نہیں ہو سکتا اور سب جیوؤں میں اسی کے تیج کا پرکاش رہتا ہی اسکی شکست
سے سب جیوؤں کو چلنے پھرنے کی سامرہ ہوتی ہی اور مہارے ہونے پر بھی کیوں وہی ابناشی پریش بنا رہتا ہی تم لوگ جگت کو کس طرح
کرو گے ابھی تم لڑکے ہو پریشوری کا انت اور ایک پریش اور اس اتھان کو جہان کا گیا ہوا کوئی نہیں پھرتا تھے نہیں دیکھا اور پھر دہی
استری کو جنت نے پریش کی چاہنا کرتی ہی تھے بھانکے بھجاری استری کے پت کو بھی نہیں چھپا اور ایک ندی تین دونوں طرف دھارا چاتی
اسکو بھی تم نہیں جانتے اور ہمیشہ جیوؤں سے بنا ہوا گھر اور ایک ہنس جو ہر اسکو بھی تھے نہیں دیکھا اور چوٹی دھار کے چکر کو بھی تم نہیں جانتے
اسیے ان سب باتوں کو بجا کر دنیا کو پیدا کرنا اور اپنے پاپ کے حکم کو بھی رکھنا نار دھجی جب یہ گمان پھیلنے کی طرح بتلا کر چلے گئے
تب ان لوگوں نے آپس میں ہٹھکرائے گیان سے ان سب باتوں کا مطلب یہ بجا کر کہ پریشوری جیوؤں اور اسکا انت موش اور جنت
ہم اسکو نہ جان لینے تب تک سرشت کیا بڑھا دیگے اور وہ پریش نارائن جی کو سمجھنا چاہیے انکی کرپا اور انکے درشن ہوئے بغیر
کیا کر سکتے ہیں اور وہ اتھان کیلئے جو جہان کا گیا ہوا پھر دنیا میں پیدا نہیں ہوتا بغیر اسکے دیکھے ہم سے کیا ہو سکتا ہے اور پھر دہی
استری بوجھ کو سمجھو بغیر ایک جت کے ہم سنساری جیوؤں کو کس طرح پیدا کرینگے اور بھجاری استری کا پریش جیوؤں سے وہ سنساری مایا میں
چھنس گیا ہی اسکو بدو نہ میندہ کے دنیا سے پیدا نہیں ہوگی اور دونوں طرف بننے والی ندی مایا کو سمجھنا چاہیے دیکھو دنیا میں ایک گھر
دھول بجا کر خوشی سے گانا ہوتا ہی اور دوسرے گھر میں شوک اور بلاپ ہوتا ہی جب تک ہم کو اس مایا کا بھید نہ معلوم ہوگا تب تک
ہم سے دنیا پیدا نہ ہو سکے گی اور ہمیشہ تینوں سے بنا ہوا یہ بدن ہو اس میں پریشور کا پرکاش ہی بغیر دیکھے اور جانے اس پریشور کے ہمارے
کیا کچھ ہوگا اور ہنس پیدا اور شاستر کو سمجھو جگا جین بندھ اور موش کا بتانے والا ہے بغیر اسکے جانے ہم دنیا کو پیدا نہیں کر سکتے اور
جو کھی دھار کا چکر موت کو جاننا چاہیے جو سب جگت کا ناش کرتی ہی بغیر اسکے جانے ہم کو دنیا کے بڑھانے کی سامرہ نہ ہوگی ان
سب باتوں کو بجا کر انھوں نے دنیا کا پیدا کرنا اچھا نہیں جانا جب گیان مہانے سے انتہ کرنا انکا شہر ہو گیا تب وہ لوگ پھر
اپنے گھر میں آئے ہم ہنس ہو کر جیوؤں مکت ہو گئے جب بہت دن گذر جانے پر بھی وہ پھر کر نہیں آئے تب دھچکے نے جاننا کہ نارائن
گیان سکھلا کر انکو برکت کر دیا ہی ایسا بجا کر دھچکے نے ہزار بیڑ اور اسی استری سے پیدا کر کے سب نام رکھ کر ان سے کہا کہ تم لوگ
پریشور کا تپ کر کے تیجے سے سنتان پیدا کرو جب وہ لوگ بھی اسی جگہ جہان انکے بھائی گئے تھے جا کر پہونچے تب نارائن نے
وہاں آکر انکو ایسا گیان بتلایا کہ وہ بھی سنساری مایا چھوڑ کر پریم ہنس ہو گئے یہ حال سنکر دھچکے غصہ میں آکر کہنے لگا کہ دیکھو ہمارے
ہزار لڑکوں کو نارائن نے گیان سکھلا کر برکت کر دیا دنیا میں اومی کس طرح بڑھینگے دھچکے اسی غصہ میں بیٹھا تھا کہ نار دھجی اسی وقت میں
ہر گن گاتے ہوئے وہاں آئے انکو دیکھتے ہی دھچکے نے بناوڈت کیے ہوئے کہا کہ نارائن تھے ہمارے گیان بالکون کو بگا کہتے
کر دیا مجھ کو بگاؤ تو میں جانوں کہ تم بڑے گیانی ہو پریشور کے پارکھو دن میں ہو کر تمکو ہمارے ساتھ دشمنی کرنا نہ چاہیے تم کیوں

اورست بادی ہی ہو دھرم اور بیدار شاستر کو نہیں جانتے آدمی کو دیون اور رکھرن اور پترن سے اُن ہونا ضرور چاہیے میرے
لڑکے ابھی تک اُن تینوں رن سے نہیں چھوٹے تم نے اُنکو کس واسطے کیا نہ سکھا کر برکت کر دیا کیا تم استری اور پتر وغیرہ گراستہ آشرم میں رہنا
اچھا نہیں جانتے ہو جو گراستہ آدمی شاستر کے موافق اپنا کرم اور دھرم رکھے وہ ضرور جوگی اور یرم ہنس کی گت کو پہونچتا ہے تم نے بیدار
شاستر کا دھرم بُرا جانا اسلئے میں پریشور سے چاہتا ہوں کہ تم دو گھڑی سے زیادہ ایک جگہ نہ ہو اور جو رہو تو تمھارا سر دیکھے دچھ
نے ایسا شاپ نار دجی کو دیا اور نار دجی کو بھی شاپ دینے کی سامت تھی پراخون نے دچھ کو ہر بھکت جان کر کچھ شاپ اُسکو
نہیں دیا اور خوشی سے وہاں سے چلے گئے تب دچھ نے برہما جی سے جا کر کہا کہ نار دمن تمھارا بیٹا ہمارے بیٹوں کو کیا نہ سکھا کر
برکت کر دیتا ہو دنیا کی پیدائش کس طرح بڑھیکے برہما جی نے یہ سنکر کہا کہ تم لڑکیاں پیدا کرو اُنکو گھر میں رہنے سے نار دگیاں اپدیش
نہ کر سکیں گے اور استہم کہ چلے کر گیا ہنسنہم ہوتا ہے وہ اپنے مطلب کو اچھا جانتی ہیں اُن سے دنیا کے جیو بہت پیدا ہونگے۔

اور صبا کے چھٹے ان پیدا کرنا دچھ کا ساتھ لڑکیاں اسی استری ہے

شکریہ کی وجہ سے کہا کہ اور راجا دھرم نے برہما کی اکیلا سے اسی نام استری سے ساتھ لڑکیاں پیدا کیں ان میں دس لڑکیاں دھرم کو اور ستائیس چندرما کو اور سترہ کسپ کو اور دو بھوت کو اور دو انگارہ کھیشور کو اور دو کرناشور جا پت کو بواہ دین انھیں سب لڑکیوں سے بہت جیو دیوتا اور آدمی اور دیت اور دالو اور بیش اور نیچی پیدا ہوئے اب ہم ان سب لڑکیوں اور ستان کے قصوں سے نام لکھتے ہیں سنو کہ دھرم کی دسواستریوں کے نام بھان لمبا گلوب جامی بشواسا دھیا مرت دتی بسو مورتا اور سنکلیا نٹا بھان کا بیٹا کچھ اُسے اندر سین۔ لمبا کا بیٹا بڑا اُسے میگہ گلوب کا بیٹا سنگٹ اُسے بکٹ ہو کیکیٹ سے کلک دیو پیدا ہوئے جامی کا بیٹا سورگ اُسے نندپ جنما بشوا کا بیٹا بشو دیوا سا دھیا کا بیٹا سا دھ گن اُسے ارکھ سدھ ہوا مروتی کے بیٹے اندرا اور اپنیدر ہوئے بس کے اٹھ برس دیوتا ہوئے مورتا کے دیوتا۔ سنگپ کا بیٹا سنگپ اُس سے کام نام بیٹا پیدا ہوا۔ سورو پا نام بھوت کی ایک استری سے گڑھ سے اور پور پیدا ہوئے ان میں گیارہ رڈ رکھیا ہیں ریت اُج جوبھیم ہام اڈگر برکھا کپ آبے پادا ہر بدھنیہ بہر روپ مہان۔ انگارہ کی سدا نام استری سے پتروگ پیدا ہوئے کرناشور جا پت کی اسی نام استری سے دھرم کیٹ نام لڑکا ہوا۔ چندرما کی استریوں کے نام اشونی بھری کرناشور دھنی مرگسار اور پترس کچھ اشلیکھا پور باجھا لگنی اتر باجھا لگنی، بہت چڑا سواتی بنا کھا اتر باجھا جیشھا۔ مول پور بنا کھا ٹھہ اتر کھا ٹھہ شرون دھنشا شانت بھکھ پور باجھا در پد اتر باجھا در پد ریونی یہ ستائیس پترس ہیں سوچھ کے شاپ دے سے چندرما کے چھی روگ ہو گیا تھا اس لیے اُن سے ستان نہیں ہوئی راجا پر بھت نے اتنی کتھا سنکر پوچھا کہ دھرم نے چندرما اپنے داناد کو کس واسطے شاپ دے کر لڑکیوں کے ہنس کی ہان کی سو کیے شکریہ کی وجہ سے کہا کہ ایک نے کرتا نے اپنے باپ سے جا کر کہا کہ چندرما ہکو نہیں چاہتا ہے اور ہماری بہن روہنی کو بہت پیار کرتا ہے یہ بات سنتے ہی دھرم نے چندرما کو شاپ دیا کہ چندرما کو چھی کاروگ ہو جائے اُسی سبب سے چندرما ہزار برس تک سندرمین پڑا رہا جب چندرما نے دھرم کی بہت اسنت کی تب دھرم نے خوش ہو کر اشیر باد دیا کہ یہ روگ تیرا چھوٹ کر پندرہ دن تک کلاتی رہے پھر کرے اور پندرہ دن تک گھا کرے اسی سبب سے چندرما کی کاٹھنی بڑھتی ہے۔ اور کسپ کی بنتا نام استری سے گڑ اور اُن اور کڈرو سے سانپ وغیرہ اور بنگی سے بچی وغیرہ اور جامنی سے ٹیڑھی وغیرہ اور بنی سے جل کے جیو اور سرمے گئے

وغیرہ بلخ ناخن والے جیو اور تار سے گندھ اور بازو وغیرہ اور کدوہ بتاے پچھو وغیرہ اور منی سے اپسرا اور لال سے درخت وغیرہ اور سربا
 راجپست وغیرہ اور اریشا سے گندھرب وغیرہ اور کاشا سے گھوڑے وغیرہ سب گھوڑے پیش اور دن سے دانو وغیرہ اور دت سے
 ہریتہ کشپ اور ہرنیا کش دیت اور دت سے سورج اور توشا دک دیوتا پیدا ہوئے اور سواے ان سترہ استریوں کے دواستری
 انکی اور دیوتا اور کالکا نام تھین بلوہا سے دیوتا اور راجپست اور کالکاسے کالے کالے دیتوں نے جنم پایا اور سچھی دانو کے شکم کا نام استری سے
 راہ نام دیت پیدا ہوا جس راہ کا سرنارائن جی نے سندھن چکر سے کاٹ ڈالا تھا اور سورج سے شرادھ دیو اور دھرم راج دولہ کے
 اور جہنا نام لڑکی سہنا استری سے جو شوکر لکی ٹیٹی تھی پیدا ہوئی اور جب وہی سہنا نام استری اپنی چھایا مایا روپی چھوڑ کر چلی گئی اور آپ
 گھوڑی کی صورت بن گئی تب سورج کے اُس چھایا کے پیٹ سے سینچا اور ساربن من دولہ کے اور پیدا ہوئے اور جب سورج نے اپنی
 سہنا استری گھوڑی کی صورت سے جا کر چھوگ کیا تب اُس سے اشونی نکلا پیدا ہوئے اور توشا دیو کا بواہ جہنا نام کنیا دیت کی بیٹی
 ہوا تھا سوا سے ایک بیٹی اور بشونا نام بیٹا پیدا ہوا جس بشونا وغیرہ دیوتاؤں نے برہمپت کے روتھ جانے سے اپنا پروہت
 بنایا تھا۔ اتنی تھا سکر راجا پچھت نے پوچھا کہ اے مہاراج سہنا اپنی چھایا چھوڑ کر کس طرح چلی گئی تھی اسکا حال کسے شکدیو جی نے
 کہا کہ اے راجا سہنا اپنے بت سورج دیوتا کا تیج نہیں سہ سکتی تھی اس لیے اُس نے اپنی چھایا کو منتر کے پرتاپ سے استری بنا کر اُس سے
 منتر کے بال پکڑ کر سورج دیوتا بھکھو نہ مارے تب تک میں نہیں کہوں گی جب سہنا یہ بات مایا روپی استری سے سمجھا کر آپ اپنے باپ کے
 گھر آئی تب بشوکر نے کدوہ کر کے کہا کہ تو نہ آگیا اپنے بت کے چلی آئی ہو اس لیے میں تجھ کو نہیں رکھوں گا جب سہنا نے یہ بات سنے باپ
 کی سنی تب نراش ہو کر گھیرتی ہوئی چلی گئی اور گھوڑی کی صورت ہو کر وہاں رہنے لگی اور مایا روپی سہنا کے سینچر اور ساربن نام دولہ کے پیدا ہوئے
 وہ اپنے بیٹوں سے زیادہ محبت رکھ کر دھرم راج اور شرادھ دیوتا سہنا کے بیٹوں کو کم جاتی تھی ایک دن چھایا نے دھرم راج کو لات ماری جب
 سورج دیوتا نے یہ بات سکر چھایا کے سر کے بال پکڑ کر اسکو مارا تب اُسے سہنا کے چلے جانے کا حال کہنا یہ حال سکر جب سورج دیوتا نے اسکو دیکھا
 ہوئے گرجتے ہوئے اور گھوڑا بنا کر اُس سے بھوک کرنا چاہا تب سہنا گھوڑی روپ لے کر اپنا پچھو لیا اس لیے انکا بیچ گھوڑی کی گردن اور ناک پر گیا
 گردن کے بال سے اشونی اور ناک سے مایا پیدا ہوئے اور راجا سہنا اس طرح اپنی چھایا چھوڑ گئی تھی یہ تھا سکر راجا پچھت بہت پریشان ہوئے

ادھیائے ساتواں۔ روٹھنا برہمپت پروہت کا اندرا دک دیوتاؤں سے

راجا پچھت نے اتنی تھا سکر کا لکا و من ناٹھ اندر سے برہمپت کو کس واسطے ناراض کر کے بشوروپ کو اپنا پروہت بنایا تھا اسکا
 حال کئے شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا ایک دن اندر بڑے غور سے راج گئی بیٹھے تھے اور بہت سے دیوتا رکھیشور گندھرب کترو وغیرہ اس
 سجھائیں موجود تھے اسوقت برہمپت جی وہاں آئے راجا اندر ہمیشہ اور کر کے انکو اپنی گدڑی پر بیٹھاتے تھے مگر اُس دن غور سے انکا اور
 اس سے برہمپت جی روٹھ کر اپنے گھر چلے گئے تب اندر نے بڑا سوچ کر کے کہا کہ دیکھو مجھ سے بڑی چوک ہوئی کہ میں نے راج اور دت سے
 غور سے انکا اور نہیں کیا جیکے شیر باد اور کر پائے بھکھو یہ سب شکم ملا کر کے کدوہ کر کے سے یہ سب جاتا رہا اس لیے انکے پاس چکر پتی کہ
 اپنا قصور معاف کرانا چاہیے جس میں میرا بھلا ہوا ہے پکار کر اندر اسوقت انکے گھر کے جب برہمپت جی نے اپنے چوک مل سے جانا کہ اندر سہنا
 آتا جو تب غصہ کے سبب ملاقات کرنا اچھا نہ جانتا تر دھیان ہوئے جب اندر نے برہمپت کو گھر پر نہیں پایا تب وہاں اس ہو کر چلے گئے

دیتوں نے یہ حال سنا تب برہمپت پر بادیتوں کے راجا نے شکرجی کے حکم سے اپنی فوج لیکر اندر پڑی کو گھیر لیا جب لڑتے وقت دیوتاؤں کو برہمپت
 جی کے روٹھ جانے کے سبب سے ہار معلوم ہوئی تب انھوں نے جھاجی کے پاس جا کر سب حال کہا جھاجی نے کہا کہ تم نے بڑا قصور کیا جو
 برہمپت اپنے پروہت کا آجمان کیا اب تمھارا ہی میں بھلا ہوں کہ توشا براہمن کا بیٹا بشوروپ نام بڑا پتھی اور گیا فی ہو اسکو اپنا پروہت
 بناؤ تب تمھارے واسطے اچھا ہو گا یہ بات سننے ہی اندر نے توشا کے پاس جا کر ہاتھ جوڑ کر کہا کہ میں آپ کے پاس بھیکہ مانگنے آیا ہوں آپ
 دیال ہو کر میرے پروہت ہو جائیے اور ایسی تدبیر کیجئے کہ جس میں میرا راج بنا رہے توشا نے جواب دیا کہ پروہت ہونے سے پہلے گھٹ
 جانا ہے پر تم بہت بنتی کرتے ہو اس لیے بشوروپ ہمارا بیٹا پروہت ہو کر تمھاری مدد کرے گا تب بشوروپ کے اپنے باپ کے حکم کے
 موافق پروہت بن کر ایسی تدبیر کی کہ ہر اچھا سے اندر برہمپت پر باکو لڑائی میں جیت کر اپنے اندر اس پر رہے۔

ادھیائے آٹھواں۔ کننا شکدیو جی کا ماہا تم اس کوچ کا جس کے پرتاپ سے اندر نے دیتوں کو جیتا تھا

راجا پچھت نے اتنی تھا سکر کو چھایا کہ اے شکدیو سوامی بشوروپ کی تھوڑی کر پار کے سے اندر نے کس طرح دیتوں کو جیت کر اپنا راج
 شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا بشوروپ نے ایسا نارائن کوچ اندر کو سکھایا کہ جس کوچ کا منتر پڑھ کر بدن پر چھو نک دینے اور وہ کوچ لکھ کر
 بازو پر باندھنے سے کسی دشمن کا گھلاؤ نہیں لگتا ہی جس طرح شور بھرا ہے بدن کی حفاظت کے واسطے زرہ اور بختہ پہن لیتے ہیں اسی طرح
 کوچ کو لکھنا چاہیے اے پچھت اندر وہی منتر پڑھ کر اپنے بدن پر چھو نک لڑنے کے واسطے چڑھے تھے اسی کے پرتاپ سے دیتوں کو جیتا یہ
 راجا پچھت نے کہا کہ اے مہاراج جس کوچ میں ایسا کن اور پرتاپ ہو اسکا حال برہن کیجئے شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا جب کسی دی کو چھوڑو
 تب وہ ہاتھ پاؤں دھو کر آجمن کر کے اتر پڑھ بیٹھے اور آٹھ آچھر کے منتر سے انگ نیاس کر کے ہارہ اچھر کا منتر پڑھ کر یون کے کہ جل میں تس اف تار
 سے رچھا کر کے پاتال میں باؤں اوتار سے رچھا ہو اور جہان پر قلعہ اور جنگل یو وہاں پر رز سنگھ اوتار سے رچھا کر کے راہ میں جگہ بھگوان بچھا
 کر لکھنا اور ہاتھ میں شری رام چند جی رچھا ہو کر جوگ مارگ سے و تارتے جی رچھا کر یون دیوتا کے ابرادھ سے سنت لکھ کر جی رچھا ہو کر
 دیوتا کے گچھ میں نارنجی سما یک ہون مری راہ سے دھنوت پر رچھا کر کے اکیان سے بید بیاس جی اور ادھم سے کھلی بھگوان سہاتیا
 کر یون اور ریش کو خند نارائن بھجدر مدھ سدھون ہر کھ کیش پرم ناہر کو پی ناٹھ دامو ریشور پریشور جی بھگوان کے نام ہیں وہ آٹھون پر
 سب انگ اور اندریون کی رچھا کر یون اور بیکٹھ ناٹھ کا شنگھ چکر گدا پدم اور گڑھی انیک بھنے سے رچھا کر یون ہی کوچ بشوروپ نے
 اندر کو تھلا کر کہا کہ اے اندر اس نارائن کوچ کو دھارن کرنے والے آدمی کا سب ڈر چھوٹ جاتا ہے ہی کوچ چکر گڑھی بیکٹھ ناٹھ کو اپنے اوپر بٹھا کر
 اسکو بھن جس کے پرتاپ سے کرنی انکو نہیں جیت سکتا جو ایک سے کو شک نام براہمن اس کوچ کا ہر روز پڑھنے والا ستر نام دیش میں مریا دی
 کی وہاں پڑھی تھی ایک دن چتر تھ نام گندھرب کا بھان اڑتا ہوا چلا جاتا تھا جیسے بھان کی چھایا اس ہڈی پر پڑی ویسے ہی وہ بھان
 اٹھ گیا جب بال کھلیا رکھیشور کے بتلانے سے اُس گندھرب نے اُن بیٹوں کو مشرقتی ندی میں بہا دیا تب اُسکا بھان پھر اڑنے
 لگا اسے راجا ایسا نارائن کوچ جتنے تم کو سنایا جو کوئی اس کوچ کو پڑھا کرے اُسکے سامنے لڑائی میں کوئی نہیں ٹھہر سکتا۔

ادھیائے نواں۔ مارنا اندر کا بشوروپ اپنے پروہت کو

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا بشوروپ کے تین پتر تھے اس لیے وہ ایک منتر سے سوم لپی نا کارس جگیش میں لگا لگ رہا تھا اور دوسرے
 منتر سے شراب پیکر تیسرے منتر سے اناج وغیرہ بھوجن کرتا تھا اندر نے راج پر بیٹھ کر کچھ دن جانے کے تیجے بشوروپ سے کہا کہ میں

آپکی دیا سے جگہ کرنا چاہتا ہوں جب بشورپ کی اگیا سے جگہ شروع ہوئی تب ایک ن کسی دیت نے بشورپ کے پاس لگا کر کہا کہ تمہاری ماں
 بھی دیت کی لڑکی ہو اس سبب سے ہماری بہتری کے واسطے ایک آہستہ دیتوں کے نام پر بھی جگہ میں دیا کرتے تو اچھا ہوتا جب بشورپ
 کتنا اس دیت کا مالک آہستہ دیتے وقت دیتوں کا نام بھی دھیرے سے لینے لگا اور اسی سبب سے دیوتاؤں کا بیج جگہ کرنے سے نہیں بڑھا
 تب مدر نے یہ حال جانتے ہی غصہ میں ہو کر تینوں سر بشورپ کے کاٹ ڈالے شراب کے پینے والا سر بشورپ کے پینے والا سر بشورپ کے پینے والا
 آناج کھانے والا سر بشورپ کے پینے والا سر بشورپ کے پینے والا سر بشورپ کے پینے والا سر بشورپ کے پینے والا سر بشورپ کے پینے والا
 کے بریں دن تک بر شجران کرنے پر بھی وہ بڑا پاپ برعم ہتیا کا نہیں چھوٹا تب اندر وغیرہ دیوتاؤں کے منتی کرنے سے برصا جی نے اس
 برعم ہتیا کے چار ٹکڑے کر کے ایک ٹکڑا زمین کو دیا اسی سبب سے زمین کمین اور ہوتی ہو وہاں بوجا اور پاٹھ نہ کرنا چاہیے اور
 بردان زمین کو دیا کہ جہاں لڑھا ہو کچھ دن میں وہ آپ سے بھر جائے دوسرا ٹکڑا درختوں کو دیا جس سے کوئی درخت گوند اور لاہی لگ
 سوکھ جائے تین سو اسے گوگل کے اور سب کو نڈا شدہ ہیں اور یہ آشر باد دیا کہ درخت کاٹ ڈالنے پر بھی جڑ بنی رہنے سے بھرتا
 ہو جائے اور تیسرا ٹکڑا استریوں کو دیا اسی سبب سے استری مہینے مہینے رخصت ہوں اور پہلے دن چاندالی دوسرے دن برعم کھائی تیس
 دن دھوین کے بلا ہو کر جو تھے دن شدہ ہوتی ہو اور یہ بردان استریوں کو دیا کہ ہمیشہ انکا کام دینا رہے اس لیے مگر یہ دانی
 استری کا بھی من بھوک کرنے کے واسطے چاہتا ہو اور چوتھا حصہ پانی کو دیا کہ جس سے پانی پر کافی اور پھینا اور بلا وغیرہ ہوتا ہو
 پانی کو یہ بردان دیا کہ جس میں پانی کو ڈال دیں وہ چیز زیادہ ہو جائے اندر چاروں جگہ ہتیا بٹ جانے سے شکر ہو کر اپنا راج کرنے لگے
 جب تو شتا کو بشورپ کے مارے جانے کا حال معلوم ہوا تب اسنے بڑا کر دودھ کر کے ایسا منتر پڑھ کر موم کیا کہ جس سے ایک پریشاں
 مار نیوالا پیدا ہو پریشور کی اچھا سے سر سوئی نے اس منتر کا مطلب اس طرح پڑا کہ دیا کہ اندر اسکا مار نیوالا ہو موم پورا ہو چکے سے
 گند سے ایک دیت بڑا ہوا ان بھاڑ کی طرح کا لارنگ گدا اور کھڑک ہاتھ میں لیے ہوئے نکلا جتنی دور ایک تیر جاتا ہے اتنا بدن اس دیت
 ہر روز بڑھتا تھا اسی واسطے تو شتا نے اسکا نام برترامر رکھا اور اس سے کہا کہ اندر نے تیر بھائی کو مارا ہو تو بھائی اپنے بھائی کا بدلہ لے
 بہ بات تو شتا کے منہ سے نکلی دے برترامر نے ایک مساحت میں اندر کے پاس پہنچ کر لگا لگا اسکا بھیا نک روپ دیکھنے اور لگا لگا
 سے سب دیوتا گھبرا گئے جب برترامر نے چاہا کہ اندر کو اپنے منہ میں ڈال کر لکل جاؤں تب اندر وغیرہ سب دیوتاؤں نے اسے
 سامنے آکر اپنے اپنے ہتھیار اُسپر چلائے جب برترامر ان سب کے ہتھیار لکل گیا تب اندر دیوتاؤں سمیت وہاں سے بھاگے اور
 جی کی شرن میں جا کر رہنے کیا کہ اندر دینا نا تھ میں آپ کی شرن آیا ہوں میرا پران اس دیت کے ہاتھ سے بچائے ہم لوگوں کا کیا
 ہو سکتا جس طرح ساون میں کتے کی پوجہ پڑھ کر اڑھی گنگا پار نہیں جاسکتا اسی طرح ہمارا بھجن اور اسمرن کرنے سے کوئی بچھڑ
 نہیں آتا یہ آہستہ سنتے ہی پریشور ویندیا نے اندر کو اپنا بھکت جان کر سولہ بار گھڑ ساتھ لیے ہوئے چھوٹی
 سے انکو ورش دیا اندر کو دیوتاؤں نے بیکٹھنا تھ کو دیکھتے ہی دندوت کر کے کہا کہ اسے مہاراج یہ جو روپ آیا ہے اس
 منکار کرتے ہیں پیدا اور ستر آپ کی شوا اس سے پیدا ہو کر آپ کے آو اور انت کو نہیں جان سکتے ہم لوگ ہمارے
 ہماری دندوت قبول ہو۔ اسے بھگوان دینا نا تھ سب دیوتا اور آدمی آپ کے بنائے ہوئے ہیں برترامر کے

جانے کی کوئی ترسیر کچھ نہیں تو وہ دیوتا اور منکر آدمی سب جیون کو مار ڈالے گا ہم لوگ آپکے واس ہو کر ایسے دیکھی ہیں کہ برترامر کے ڈر کے
 مارے اچھی طرح نیند نہیں آتی ہو اور اپنے وقت پر سب آپکی کرپا سے بڑھتے ہیں اس واسطے دیوتاؤں کو بڑھانا چاہیے سو برخلاف اس کے
 برترامر چھاپا ایسے ہلکے دیکھی اور دین جان کر دیا ل ہو چئے یہ بات سن کر نارائن جی نے کہا کہ ای اندر تھنے اگیا نسا سے براہمن کو جو مارا تھا اسی کا
 یہ سبب بھل ہو برترامر کے بدن پر کوئی ہتھیار نہیں لگ سکتا اس لیے تم دو چھ رکھشور کی ہڈی جسے بہت تپ کیا ہو مانگ کر اس ہڈی کا
 بھرناؤ تب اسکے تپ کے پر تاپ سے وہ بخت برترامر کے بدن کو کاٹے گا ایسا کہ منکر بیکٹھنا تھ اندر دھیان ہو گئے۔

ادھیانے دسوان - جانا اندر اوک دیوتاؤں کا دو چھ رکھشور کے پاس پڑھنی ٹٹنے کی واسطے

شکر یو جی نے کہا کہ ای راجا پر بھیت نارائن جی کی یہ بات سننے ہی راجا اندر سب دیوتاؤں سمیت دو چھ رکھشور کے وہاں گئے اور
 دندوت کر کے کہا کہ ہم لوگ آپکے پاس بیکٹھنا ٹٹنے کے واسطے آکر بیٹھنا کیلئے کے واسطے آپ کے بدن کی ہڈی چاہتے ہیں یہ بات سننے
 رکھشور نے کہا کہ اسے اندر تم اپنے من میں بچا کر کہو کہ تھوڑا دھک بدن پر ہو چئے سے کیسا دھک ہوتا ہے ایسے ٹکوا اپنے بدن کے برابر دوسرے کا
 بدن بھی بھجنا چاہیے جس طرح سب لوگ اپنا بدن پیارا جان کر اسکو ٹکھ دینے اور موٹا کرنے کے واسطے تدبیریں کرتے ہیں اسی طرح بھکھو بھی اپنا
 بدن پیارا ہو تم بھکھو کسو واسطے ایسا دھک دینے آئے ہو اندر نے جواب دیا کہ آپ یہ بات سچ کہتے ہیں لیکن میں نارائن جی کی اگیا سے ہڈی مانگنے
 کے واسطے آیا ہوں جس طرح ہر درخت اپنی چھایا اور پھل درختوں سے لے کر بھی وغیرہ سب جیون کو ٹکھ دیتا ہو اور کسی کے ڈالی کاٹنے پر بھی دھک
 نہیں پاتا اسی طرح منیشور اور رکھشور بھی بدن اپنا پڑا کر کے واسطے سمجھتے ہیں انکا بدن اگر دوسرے کے کام آوے تو دینے سے انکار نہیں
 کرتے جب اندر نے ایسا گمان کر لیا کہ بہت منتی کی تب رکھشور نے کہا کہ ای اندر یہ بدن نارائن جی نے دیا ہو جو وہ آپ اگر ایسا کہتے تو جیون
 اپنی خوشی سے نہ مانتا پڑا ایسا سمجھ کر تھوڑا کتنا ماننا ہوں کہ بہ بدن ہمیشہ نہیں بنا رہیگا ایک دن ضرور نشٹ ہو جائیگا اس سے کیا بہتر ہو جو تھارے
 کام آوے میں جوگ ابھی اس کے پریشور کے دھیان میں بیٹھا ہوں تم ایک گوبلا کر میرا بدن چٹاؤ جب سب مانس بدن کا چاٹ کر
 ہڈی رجا سے تب اس ہڈی کو لیکر اپنا کام کرنا لیکن مجھ کو تیرا انسان کرنے کی چاہ ہو تم کو تو تیرا انسان کر ڈوں تب ہڈی میرے بدن کی لینا
 دیوتاؤں نے کہا کہ ہم اسی جگہ سب تیر تھون کا جل لائے دیتے ہیں آپ انسان کر لیجئے رکھشور نے کہا کہ بہت اچھا ہے دیوتاؤں نے سات
 بھرمین سب تیر تھون کا جل وہاں لا دیا جب رکھشور انسان کر کے جوگ ابھی اس پران اپنا بھانڈ میں چڑھا کر پریشور کے دھیان میں گئے
 تب اندر نے ایک گوبلا نکا نک لگا کر انکا بدن چٹا دیا جب اس گوبلا نے سب مانس چاٹ لیا اور ہڈی باقی رہ گئی تب اندر نے وہ ہڈی لیکر
 بشور کو مار کر ہتھیار بنانے کے واسطے دی اتنی کھنسا کر شکر یو جی نے کہا کہ ای راجا دیکھو دو چھ رکھشور کو دانا سمجھ کر راجا اندر بھکھاری ہو گیا
 دانا کا نام سب لوگ لیتے ہیں اور رسوم اور لالچی کا نام کوئی نہیں لیتا دینا بہت اچھا ہوتا ہے جب بشور نے اس ہڈی کا بھر نام ہتھیار
 بہت اچھا بنا دیا تب اندر وہ بھر لیکر برترامر سے لڑنے کے واسطے آئے تو وہ دیت اندر کو دیکھ کر بولا کہ یہ تو میرے سامنے سے بھاگ گیا تھا
 آج نہ معلوم کس سبب سے بھر لڑنے آیا ہے ایسا بچا کر برترامر نے موچی اور دو مور دھا اور پیچتی وغیرہ دیتوں کو اپنے ساتھ لیکر دیوتاؤں سے ہڈی
 بھاری لڑائی کی جب گدا اور تیر اور تلوار اور ترشول دیکھتے ہی وہ سب ہتھیار دیتوں کے ٹوٹ گئے تب وہ لوگ ہمارا درخت اٹھا کر لڑنے لگے
 لیکن لشور کی دیا سے دیوتاؤں نے دیتوں کو مار کر مٹا دیا جب برترامر کے ساتھی ہارنا کر بھاگے اور دیوتاؤں نے انکا چھاپا کر برترامر نے دیتوں کو بھجائے
 دیکھ کر کہا کہ تم لوگ لڑائی سے نہ بھاگو ایک دن ضرور مرنا ہو موت کے ہاتھ سے کوئی نہیں بچا کر میں مڑا اچھا نہیں دو طرح کی موت اچھی بھجنا چاہیے

ہوتا ہو شکدیو جی نے کہا کہ اور راجا جس سبب سے برتر انکرا نیت کے کیاں پیدا ہوا وہ حال سنو کہ اگلے جنم میں برتر انکرا نیت نام ساتون دیپ کا راجا تھا دھرم اور پر جا پائوں کے ساتھ راج کرتا تھا اور سب چھوٹے بڑے اسکے راج میں اپنے دھرم اور کم سے بہر خوش تھے لیکن راجا کے کردار استری ہونے پر بھی کوئی انکار نہ تھا اس سے وہ انھوں پر شوق میں رہتا تھا ایک دن انکرا رکھشور اپنی خوشی سے راج مندر پر آئے اور راجا جانے لگا تب راجا نے سے بھاگ کر اٹکی پوجا کی جب رکھشور نے راجا کو اس دیکھ کر پوچھا کہ تم اپنے بڑے دھرم اتا اور پر تانی ہو کر ملین روپ کیوں دکھلائی دیتے ہو تو راجا نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہاراج آپ کے آشیر باد سے سب کچھ چھوٹا ہو گیا لیکن اولاد ہونے سے دکھی رہتا ہوں جس طرح چھوٹے اور پیاسے آدمی کے بدن میں چند دن وغیرہ لگاؤ تو خوش ہو گئے سے اسی چھوٹے اور پیاسے نہیں جاتی اس طرح بغیر اولاد کے یہ ساتون دیپ کا راج اور شکدیو جی نہیں لکھی تو کم کس واسطے اتنا شوق کرتے ہو تم تمھارے جو ساگر بار تر سے کی تدبیر بتلاؤ دیتے ہیں تم پریشور کا بھجن کر جس میں تمھاری نکت ہو راجا نے کہا کہ اسے ہمارا چھوٹا اولاد کے کیاں اور دھیان کچھ اچھا نہیں لگا انکرا رکھشور نے کہا کہ اور راجا تمھاری قسمت میں اولاد راجا جو تم ایسی ملے کرتے ہو تو تمھارے ایک لڑکا ہو گا اسکے ہونے سے تم کو پہلے بڑی خوشی اور تھپے سے بھگا راجا نے کہا کہ اے دیکھ کر کہا کہ اسے بیٹے کا شکہ دکھلا دیجئے جو چاہے وہ ہو یہ بات سنکر انکرا رکھشور نے لڑکا ہونے واسطے راجا سے جگمگہ کرانی اور پورن آہستہ آگن کر ملین ڈال کر جو رانی کے گھر رہ کر دوسوین مہینے بیٹا پیدا ہوا راجا نے بڑی خوشی سے چھ ارب گنہ بدھ کے ساتھ براہمنوں کو دان دین اور سب شگلا اچھی چھوٹے بڑے کو خوشیاں دولت دیکر اس طرح خوش کیا کہ جس طرح ساون بھا دون میں بانی برن کر خفت کو خوش کر دیتا ہو اور راجا چتر کیت کو اس لڑکے سے اتنی محبت ہوئی کہ جس کے پیار میں راجا بڑی رانی کے محل میں دن رات لڑکے کے پاس رہنے لگا جب دوسری رانیوں نے دیکھا کہ راجا لڑکے کی محبت سے انھوں پر ہمارا سوت کے پاس رہتا ہو اور ہم لوگوں کو انکرا رکھشور نے دیکھا کہ راجا کی رانیوں نے اس کے پاس رہنے لگا جب دوسری رانیوں نے دیکھا کہ راجا راجا کی کسی رانی نے اس لڑکے کو ایک دن اکیلا باکرہ رکھ دیا جس سے وہ لڑکا مر گیا جب کرت دتی رانی اسکو سوتا ہوا جاکر چکے لگے ایسا بیکار کہ مرادیکہ کر بہت بلا پ کرنے لگی جب راجا نے یہ حال سنا تب روتا بیٹھا ہوا وہاں جاکر زمین پر گر پڑا اور بارہ ہیر تک ایسا ہوش رہا کہ جس کو اپنے بدن کی خبر نہ رہی جب راجا کا مرنا اور راجا کے بیہوش ہونے کا حال سنکر شہر میں ہا ہا کا رنج کیا تب سب چھوٹے اور بڑے روتے ہوئے راج مندر پر آئے اس لڑکے کے مرنے کا سوچ جیسا راجا اور بڑی رانی اور داس اور داسی اور نگر باسیوں کو ہوا ویسا برن نہیں ہو سکتا اتنی کتنا شکدیو جی نے کہا کہ اور راجا استری اپنے گل اور پت کا بھلا نہ جاہ کر اپنے ہی شریک کا شکہ چاہتی ہے اس لیے کیا فی آدمی کو استری کی بات پریشور اس اور ہر وسا کرنا اور اس کے قابو میں ہو جانا اچھا نہیں ہے

اوصیائے پندرھواں - اتنا نارو جی اور انکرا رکھشور دن کا راجا کے مکان پر بچھانے آئے انھوں نے چتر کیت کو اٹھا کر کہا کہ اور راجا تو کس واسطے اتنا دکھ کرتا ہو وہ لڑکا جسے کیا کام رکھتا تھا یہ سب سناری جیوں نے پہلے جم کا بدلنے کے واسطے دنیا میں آگن جمع ہوئے میں جس محل کا بدل لاکر انت سے آن پہونچا تب پھر وہ لوگ علیحدہ ہو جاتے ہیں

اس لیے مرنے کا شوق نہ رکھ کر سب باتوں کو بھلے جنم کے سنکار سے جانتا چاہئے اور سنسار پسے کے برابر ہی جس طرح آدمی کو پسے میں بہت طرح کی چیزیں دکھلائی دے کر چاگنے پر کچھ نہیں ملتی ہیں تب وہ جانتا ہو کہ یہ سب پسے کی بات جو چھی سچی سب طرح جتنکے نیامیں آدمی کو کیاں نہیں ہوتا تب تک نہ آگیاں روپی نیند میں بیہوش رہتا ہو تم اس بات کو سمجھ کر شوق اپنا چھوڑ دو اس وقت راجا لڑکے کے جنم میں ایسا ڈوبا ہوا تھا کہ رکھشور کو نہیں چچا نکرا ان لوگوں سے پوچھا کہ تم لوگ کون ہو تب انکرا رکھشور نے نارو جی وغیرہ رکھشور دن کا نام بتا کر راجا سے کہا کہ میں آدمی انکرا رکھشور ہوں جسے قیر یہاں لڑکا پیدا ہونے کی تدبیر کر کے پہلے تھے کہدیا تھا کہ بیٹا پیدا ہونے میں بھگو خوشی اور رنج دونوں ہونے اب تو اپنے من کو دھیرج دیکر میری بات سچ مان کہ سب ہاں اور لاہر پریشور کی اچھا سے ہوتی ہو اس میں کوئی تل بھر بھی کھٹا تھا نہیں سکتا اس لیے تو ہرچہ نون میں دھیان لگا کر اپنی نکت کی تدبیر کر اور اس جگت کی چھوٹی مایا کو چھوڑ دے جس میں تیرا بھلا ہوا اور نارو جی نے اپنی سب طرح بہت کیاں سمجھا کر کہا کہ اور راجا ہم چھوٹا ایک منتر بتلاؤ دیتے ہیں اسکو تو سات دن تک جیسے شیش بھگوان کا درشن پاؤ گے

اوصیائے سوٹھواں - کیاں پاتا راجا چتر کیت کا نارو جی کے ایدیش سے شکدیو جی نے کہا کہ اے چتر کیت اپنی بڑی رانی سمیت اس لڑکے کے شوق میں ایسا مایا کل تھا کہ رکھشور دن کے بچھانے پر آدمی کا شوق نہیں مٹا جب اسے آنگھ کھول کر انکرا اور نارو جی کو پچھانا تب انکا چرن اپنے آنسوؤں سے دھو کر کہا کہ اے مہاراج ایک مرتبہ اس طرح اس لڑکے کو جلا دیجئے تو بھگو دھیرج ہو یہ بات سنتے ہی نارو جی نے اپنے جوگ بل سے اس لڑکے کے جوتا کو ہلا کر کاش میں لٹھ کر دیا اور راجا اور رانی کے سامنے اس سے کہا کہ تم بدن میں انکرمان ہا پ کا شوق دور کر کے انکو شگلا دیو اور ساتون دیپ کا راج کر تب وہ جوڑا تھا چتر کیت کو گالی دیکر بولا کہ یہ میرے کس جنم کے مان باپ میں کون ہم کا بیٹا ہوں جگت کا بوبار ہمیشہ سے یونی چلا آتا ہو جس طرح آدمی بوبار اور شری کو ہاتھ میں رہنے سے اپنا جانتا ہو لیکن وہ کسی کا نہیں ہو جاتا اس طرح جو آتا بھی جو راسی لاکھ جون میں پھرتا ہو اور وہ کیسا کہ نہیں ہوتا اس لیے میرا اور انکا کچھ ناتانہ سمجھنا چاہئے پہلے جنم میں ہم اور چتر کیت دونوں آدمی راجا ہو کر آپس میں لڑتے تھے جب میں اپنی فوج کٹ کر سامنے سے بھاگ کر بھجھنے نام جنگل میں جا کر چھپا تب اسے وہاں جا کر پھر اسکاٹ لیا تھا اسی سبب سے میں نے اس جنم میں بیٹا ہو کر اسکو لکھ دیا اور چتر کیت کی یہ سب رانیاں بچھلے جنم میں کروڑھیں تھیں ہو کر ایک ماہ میں رہتی تھیں میں نے داؤن کرتے وقت اس بل میں اپنی فال دیا تو وہ سب مر گئیں اس سبب سے انھوں آپس میں صلاح کر کے اس جنم میں بھگلو ہر دے کر اپنا بدل لیا اسی طرح سب جوڑا میں پیدا ہو کر ایک دوسرے سے بدل لیتے ہیں ایسا کہ وہ جو آتا چلا گیا اور یہ بات اس سے سنتے ہی جب راجا اور رانی کا سب شوق کٹ گیا تب انھوں نے کہا کہ آدمی کا جنم پا کر اچھا کرنا چاہئے یہ لڑکا میرا دشمن تھا بھگلو اسکے مرنے کا کچھ شوق نہیں ہے اور راجا کی اور رانی رانی جسے اسکو زہر دیا تھا یہ حال دیکھ کر بہت بچھتا ہی اور نارو جی اور انکرا رکھشور سے پوچھ کر شاستر کے موافق پریشیت کیا اسکا لایا ہوا منتر جیسے لگا اور اس منتر کے پرتاب سے ساتون دن شیش جی نے اسکو روشن دیا اور راجا نے شیش جی کو دندوت دیا کہ بدھ سے انکی پوجا اور استت کی تب شیش بھگوان نے خوش ہو کر چتر کیت کو اسی بدن سے بدیا دھرم کا راجا بنا کر یہ بردان دیا کہ اسکو بدھ پریشور دن کی جگت بنی رہے اور ایک دیہہ مان ساعت بھر میں سب جگہ پہونچنے والا اسکو دیکر شیش جی انتر دھیان کر کے اور چتر کیت بدیا دھرم کا راجا ہو کر اپنی استرون سمیت مان پریشکر سیر کیا کرتا تھا

اوصیائے سترھواں رشاپ دینا یا رتی جی کا راجا چترکیٹ کو

شکل دیو جی نے کہا کہ ایہ بھیت ایک دن راجا چترکیٹ اپنی استریوں سمیت بنان پٹھیکر سیر کرنے کو نکلا تو کیلا س پر جہان شری مہادیو جی شری بارتی کو جانکھ پڑھائے ہوئے بھرگ اوک رکھیں شوروں کو گیان سکھارے تھے جاہو بچا اور ان دونوں کو منسکار کر کے ہنس کر کہنے لگا کہ دیکھو اٹھو نے تہی اور برہم گیلیاں اور بھت گردو نے بھی ایسی شرم چھوڑ دی کہ تہی آدمیوں کی طرح استری کو سمجھائیں جانکھ برہمچھائے میں سنساری جی اپنی استری کو اکیلے میں لیکر بیٹھے ہیں ایسی بات سننے پر بھی مہادیو جی ہنس کر چپ ہو رہے لیکن بارتی جی اسکو ہنسنے دیکھ کر اور بات سن کر کہ وہ کر کے بولیں کہ ہم ایسے بے شرموں کا سمجھانے والا یہ بڑا مدھر پیدا ہوا جو جنکو برہم جی اور سنت کمار جی اور شکدیو جی بھی آپیش نہیں کر سکتے یہ نارد کا منتر سن کر غور سے گیان بتلاتا ہوا ایسے مورکھ کو نارائن جی کی سیوا میں نہ رہنا چاہیے یہ لکھنا یا رتی جی نے چترکیٹ سے کہا کہ ایہ بیٹا اب تم کچھ دن دیت جن میں جنم لیکر اس ہنسنے کا پھل بھوگو یہ بات سننے ہی چترکیٹ نے چترکیٹ سے کہا کہ ایہ بیٹا اب تم جی کو دندوت کر کے کہا کہ ایہ ماما تھا رشاپ میں نے خوشی سے قبول کیا یہ پیشور کی اچھا سی طرح پر تھی دنیا میں آدمی سکھ اور دھرم دونوں پاتا ہے میں شاپ اور بردان اور سورگ اور نرک دونوں کو برابر جانتا ہوں جنکو ایسی سامتہ نہیں ہو کہ شری مہادیو سوامی کو گیان سکھلاؤں میں اس واسطے اتنا کہا کہ جس میں دنیا کے لوگ یہ حال سن کر ایسے بے شرم ہو جائیں چترکیٹ یہ کہہ کر ونا اس شاپ کا ہر چھاسے جانکر خوشی سے چلا گیا تہا دوسرا بار انہیں لگاتار کھانا کر شکدیو جی نے کہا کہ ایہ راجا دی چترکیٹ بارتی جی کے شاپ سے برتر اس دیت ہو اس واسطے پریشور نے اسکو اپنا بھکت جانکر مرنے وقت گیان دیا تھا وہ راجست کل بدن چھوڑ کر سکھ میں جا کر پریشور کی سیوا کرنے لگا ایہ راجا یہ کھانا چترکیٹ کی جو کوئی کہے یا نہ وہ جو ساگاریا راجا

اوصیائے اٹھارھواں - کہنا شکدیو جی کا کھانا سوتا دیوتا وغیرہ کی

شکل دیو جی نے کہا کہ ایہ بھیت اب میں سوتا دیوتا اوک کے ستان کی کھانا کھائے ہوں سنو کہ سوتا دیوتا کے برہمنی نام استری سے آئے تھے وغیرہ تین بیٹے اور ساتری اوک تین لکھیاں اور بھگ دیوتا کے ستھنی نام استری سے دیوتا کے اور ایک لڑکی اور دھاتا دیوتا کے سہاں ارگا دک چار بیٹی اور پورناس اوک چار بیٹے اور اگن دیوتا کے کرکنا نام استری سے برہمچ اوک بیٹے اور برہمن دیوتا کے چرشنی نام استری سے سہاں اوک رکھیں شور دیوتا کے پیدا ہوئے اور میترا برہمن دیوتا کا بیج آرشی پسر کو دیکھ کر پٹھان سوا دھم بیچ گھر میں رکھنے سے اگست اور پیدہ ہوئے اور اندر کی پلو نام استری سے جنت اوک تین لڑکے اور بادن بھگوان کی کیرت نام استری سے بیگ نام لڑکا اوک چار ستان پیدا ہوئے وہ لڑکی بچہ جتی دیت کو بیای گئی جس سے راہ پیدا ہوا سنگھ لاد کا بیٹا بیچ جن ہوا اور پر لاد کا بیٹا باتا پانی دانو ہوا جس سے اگست جی نے مارا اور لاد کے مہکما سر اور باشکل دیو بیٹے ہو کر پر لاد سے برہمن پیدا ہوئے اور اندر جن کی دیوی نام استری سے راجا جی نے اتنی کھانا راجا پر بھیت نے پوچھا کہ ایہ مہاراج دت کے بیٹے دیت لوگ کس طرح دیوتا ہو گئے یہ برہمن کیجئے شکدیو جی نے کہا کہ اسے جب پریشور نے بارہ اور نرک اور نار لیکر ہرنیہ کشپ اور ہرنیہ کش دت کے دونوں لڑکوں کو مار ڈالا تہا دت نے بہت آدمیوں کو دیکھو میرے دونوں لڑکے اندر نے مروا ڈالے اب میں ایسی تدبیر کروں جس میں اندر کا مارنے والا بیٹا میرے پیدا ہوا اسی جاہ

دت اپنے مالک کی سیوا پریم سے کرنے لگی ایک دن کشپ جی نے خوش ہو کر اس سے پوچھا کہ ایت میں تمہیں بہت خوش ہوں تجھ کو چاہیہا وہ بردان مانگ لے تب دت ہاتھ جوڑ کر بولی کہ ایہ مہاراج جو تم خوش ہو کر مجھے بردان دینے کے واسطے کہتے ہو تو مجھ کو ایک بیٹا ایسا دو جو اندر کو مار کر ہمیشہ زندہ رہے یہ بات سننے ہی کشپ جی نے ادا اس ہو کر میں پکارا کہ دیکھو میں بردان دیکھا ہوں اب کیا کروں اندر پریشور کا بھکت ہو گیا ہوں لیکن اندر چاہیے اور میری بات بھی جو چھٹی نہیں ہو سکتی اس طرح بہت سوچ کر کے کشپ جی نے کہا کہ ایت دت تو اگن میں نے کہا کہ ایت دت اسے ایسا بیٹا پیدا ہو یہ سن کر دت نے کہا کہ ایہ مہاراج مجھ کو اس کی بدھ بتلا دیجئے میں یہ برت کر دوں گی تب کشپ جی نے کہا کہ ایت دت اگن میں نے شکل چھپے اس برت کو شروع کرے اور ہر روز برہم چرچ رہے اور اس برت میں دن کو سونا اور ننگے سر انسان کرنا اور پنج ذات سے بولنا اور سر کے بال کھلے رکھنا جھوٹ بولنا منع ہے اور آٹھون پر شتہ رہے اور پچھی نارائن اور ساتری استریوں کی پوجا نہ بدھ پوربک رس دن تک کرنا اور برت رکھنا اچھت ہو تو ہی ایسا برت کرے تو تیرے ایسا بیٹا پیدا ہوا جو اندر کو مار کر مر رہے لیکن جو نارائن جی نہ چاہیں گے تو تیرے برت میں گھن ہو جائیگا یہ بات سننے ہی دت بہت خوش ہو کر اسی طرح برت رکھنے لگی اندر نے یہ حال سننے ہی بہت ڈر مان کر اس میں کہا کہ اب میرے مرنے کا سوچ ہو کسی طرح نہیں بچ سکتا ایسا پکار کر اندر براہمن کا روپ بن کر جس جگہ دت یہ برت کرتی تھی وہاں پر چلا گیا اور دن رات اسکی سیوا کرنے لگا تب دت اسکی سپاس سے خوش رہنے لگی لیکن جیون جیون برت پورے ہونے کے دن شریک آتے جاتے تھے تیون تیون اندر بہت سوچ کر تھکا جب اس برت پورے ہونے میں چار پانچ دن باقی رہ گئے تب پریشور کے اچھا سے ایک دن سر کے بال کھلے چھوڑ کر جو ٹھٹھے منہ سو گئی یہ دونوں بات برت میں آشدہ جا کر اندر اپنا چھوٹا روپ بنا کر چھپے ہوئے دت کے پیٹ میں گھس گیا اور وہاں جا کر گرہ میں جو لڑکا تھا اسکو سات ٹکڑے کر ڈالا تہا وہ ساتوں ٹکڑے رونے لگے پھر اندر نے ایک ایک کے سات ٹکڑے کیے لیکن نارائن جی کی اچھا سے کوئی بھی نہیں مرا اور ان ساتوں کے انچاس لڑکے ہو کر دت کے اندر تم حکومت مار دے تمہاری مدد کرنے کے یہ حال دیکھ کر اندر ان لڑکوں سے بولا کہ ایہ جانی مت ڈرو تم مرنے کا نام ہو کر میرے ساتھ رہو گے پھر اندر انچاس لڑکوں سمیت گرہ کی راہ سے باہر نکلا اندر روپ ہو گیا جب دت نے جاگ کر اندر کو انچاس لڑکوں سمیت کھڑے ہوئے دیکھا تب اس سے پوچھا کہ ایہ اندر میں نے ایک لڑکا پیدا ہونے کے واسطے سنگھ لاد کا بیٹا تھا انچاس لڑکے کس طرح پیدا ہوئے یہ بات سن کر اندر ڈرنا اور کا پٹھا ہوا بولا کہ ایہ مہاراج میں نے مگھو ٹھٹھے منہ اور کھلے بال سو جانے سے بت میں آشدہ دیکھا تب ایسا پڑاں چائے کی واسطے تھارے بالک کو مارنا چا کر کہے پیٹ میں گھس گیا اور میں نے اپنے بھرے اس بالک کو انچاس ٹکڑے کیے لیکن تھارے برت اور پوجا کے پرتاپ سے وہ انچاسوں آدھ ہو کر جیتے رہے سو میں اب ان لڑکوں کے ساتھ تھارے گرہ سے نکلا اس سبب یہ سب میرے بھائی ہو کر اندر پری میں رہے ساتھ ساتھ لاہینگے یہ بات سن کر دت بہت خوش ہو کر بولی کہ ایہ اندر تو نے بلاہمن روپ رکھ کر میری بڑی سیوا کی ایسے اب مجھ کو تیرے مرنے کی اچھا سے دت اور لڑکے بھائی کی طرح تیرے ساتھ رکھ دو ت پر کام آوے جب یہ بات سن کر اندر کو اپنے مرنے کا ڈھچھٹ گیا تہا بڑی خوشی سے دت کو ٹٹٹا لگے ٹوٹ کر انچاسوں لڑکوں سمیت اندر لوک میں جا کر راج کرنے لگا ایہ راجا اس طرح دت کے بیٹے دیوتا ہو گئے تھے یہ کھانا سکھ راجا پر بھیت بہت خوش ہوا

اوصیائے آٹھواں - کہنا شکدیو جی کا بدھ اس برت کی

راجا پر بھیت نے اتنی کھانا شکدیو جی کا ایہ مہاراج جس برت میں ایسا پرتاپ ہوا اسکی بدھ بتلائے شکدیو جی بولے کہ ایہ راجا جو استری اس برت کو سکھا چاہے وہ اپنے سوامی سے اگیا لیکر اگن بدی اماوس کو نہا کر پہلے مرنے دیوتا کی کھانے چھوڑ کر کی کھو دی ہوئی مٹی میں لکڑا انسان کرے اور اگن شری پر لاد سے برت رکھنا شروع کرے برہم چرچ رہے اور شاستر کے موافق ہر روز پچھی نارائن جی کی پوجا کرنے کے پیچھے ہاتھ جوڑ کر منتر سے اُنکی

پھر ساتویں ستری کو پوچھ کر کہی کہ اہستہ ان بن دیوت اور پہلے براہمن کو کھیر کھلا کر تجھے آپ وہی کھیر جو اہستہ دینے سے بچ جاوے کھا لیوے اس طرح برہمن
بہر سو برابر بہرت اور پوجا کر کے کاٹک شکل پر غمازی کو دید پور ہکا تو یابن اسکا کرت اور براہمن اور کنگالون کو ایسا بجوحین کرادے کہ کوئی خالی نہ بچھڑا
اور آؤ یابن کرونگوالے اچارج کو بھیجا دان اور روپیہ وغیرہ دیکر خوش کرے بہت کرنوالی استری دیوتا کے برابر بیٹیا یا کر ساتویں ستری ہو اور سنسار میں اپنا منور

१ पुंसवन

ساتوان اسکندریہ

مار ناز سنگ بھگوان کا ہر نیہ کشید کو

دوہا لکھوں کتھا بے نلاد کی جا کی بھکت آباد
اوصیا کے پہلا کہنا شکد بوجھ کا کہنا آباد

کر کے دیوتوں کو مارتے ہیں اس بات کا بھگوان کرگن کے گنوں میں سد بہہ ہو سو آپ پتھر اڑتی جی طرح کسی کے در بیٹھ ہوں تو وہ دونوں پر برابر بیت کرتا ہے راجا تجھے اچھی بات بھگوان کی بھکت بڑھانے والی پوچھی جو کھائے میں نے نارائن اور دیوتاؤں پر دیار بھگوان ویزن کا اور زمین کرتے یہ بات شکر شکریہ کرگن روپ کو سب سے نیا راجا چاہیے لیکن انکی ایسا ستوگن رجوگن توگن یہ تین گن پر گٹ ہوئے ایسے ستوگن کی باری میں دیوتاؤں کو شکر کی نکت راجوے جلیے میں دیکھا ناراجی سے پوچھا کہ اے مہاراج جس ششپال نے سری کرشن کی ترلوکی ناکھ کو درجن کہا اسکی زبان کے سوکھتے ہو جانا ششپال لگاؤ وہ اٹھیں کاروپ اس طرح ہو جانا جو جی طرح بھرنگی نام کی طرح کو دیکھ کر دوسرا پوچھی اسی کا روپ ہو جانا جو دیکھ کر پیرن نے نارائن جی کو اپنا پت پرت کی اور ششپال در راؤن اوک نے دشمن جانا اور جڈنخون نے بھائی بندھ اور جڈنخون اوک پانڈوؤں نے ناتے دار اور ہم لوگوں نے ششپال اور پیرن سناری آدمیوں کی طرح ہو کر اپنا جین روپ ہوتا ہے اور بیکٹھ باسی پاپ نہیں کرتے پھر انھوں نے بنا اپرا دھ کے کس کے رشن کرنے کے واسطے بیکٹھ میں جاتے تھے تو بے اور بے نے پریشور کی اگیتا کے موافق انکو بھیتر جانے نہیں دیا اور پانچ پانچ بیرس سے لڑے انکر ایمان کیا تب انھوں نے کروہ کر کے بے بے کو شاپ دیکر کہا کہ ہم لوگ نارائن جی کا درشن کرنے آئے تھے سو تمھارے روک دینے میں درشن ملنے میں ہرج ہو ایسے تم دونوں یہاں کے رہنے کے قابل نہیں ہو بیکٹھ سے لڑ کر دریت کی جو میں جنم یو تیسرے میں اُدھار ہو کر پھر بیکٹھ میں آؤ گے سو اے جڈنخون وہی دونوں بھائی شاپ کے مارے ہر نیا کش اور ترن کش نام

دیت دت سے پیدا ہوئے ہرنیا کش نے جوان ہو کر ایسا بچار کیا کہ دیوتا لوگ پر تھوڑی بر جگیتہ اور ہوم ہونے سے اپنا جھاگ پا کر بلوان ہوتے ہیں مگر تین
پر تھوڑی اٹھ کر یا تال میں لجاؤن تب سطح کوئی جگیتہ کر لیا جگیتہ کا بھاگ نہ پانے سے سب دیوتا بھجن بناؤ پے ہو کر مر جائینگے جب ہرنیا کش یہ بچار کر پر تھوڑی
پاتال میں لیکر تنہا راتن جی پر صحابی کے بنے کرنے سے بارہا اوتار لیکر پاتال میں چلے گئے اور ہرنیا کش کو مار کر پر تھوڑی کو لا کر بھرجیون کی تیون اتھر کر دیا
اور نہ سنگھ اوتار لیکر پہلا دھبکت کا پیران بچانے کے واسطے ہرنیہ کشپ کو مارا جب اُن دونوں نے وہ تن چھوڑ کر بشو شر دامن کے گھر کیشی نام ستری سے
جنم پایا اور بلوان اور کچھ کرن کہلائے تب نارائن جی نے شریرا چند راجی اور بھجن جی کا اوتار لیکر انکو مارا اب غنوں نے جھری برن ہو کر تیسرے جنم مختاری
ہوئی کے گھر لیامی مٹی برودھر سے سشپال کرودھر روپ ہو کر پریشور کا بھجن کرنا تھا اب شری کرشن جی نے سدرشن جکے سے مار کر اسکو گت کر دیا سو وہ
دو دن بھائی سشپال اور دنت بکھر شری شام سندر کے ہاتھ سے مارے جا کر بیکٹھ میں اپنی جگہ پر پہونچے اپنی کتھا سکر راجا مجد مشتم نے نار دمن
سے پوچھا کہ اے ہمارا ج پر پہلا دایسے پریم بھکت اور گن دان سے ہرنیہ کشپ نے کس واسطے دشمنی کر کے انکو دکھ دیا کہ جس سبب سے وہ مارا گیا

دیت گل بین کس طرح پیدا ہوئے یہ بتلائیے۔
ادھتیاے دوسرا کہنا ناروجی کا کتھا ہر نیمہ کشپ کی

نامدھی مجھ مستحق کی بات سن کر بولے کہ اے راجا جب ہرنیا کش دیت بارہا جی کے ہاتھ سے مارا گیا اب ہر نہ کسپ لودھ لے اپنے ساتھ دے
 سے بولا کہ اے بہو تھی اور شت باہو اداک میرا بچن سنو کہ دیوتاؤں نے جو مجھے چھوٹے ہیں ان میں بھگوان کو چھٹا کر میرے بھائی ہرنیا کش کو مرداؤ الا نارائن جی
 بھگوان کی طرح بڑے اگیا نی ہیں جو کوئی انکی بنی کرتا ہے اسی کی سہا تیا کرتے ہیں اسلئے میں ابھی ہرنیا کش کے نام پر بانی مندے کرشن بھگوان کو اپنے
 شول سے مارونگا اور انھیں کے خون سے اپنے بھائی کو تلاء بھلی دوں گا درہل دیوتاؤں کو کیا ماروں جب میں نارائن جی اتنے بڑے بھاری
 دشمن کو جو سب دیوتاؤں کی جڑ ہیں مارونگا تب سب دیوتا بغیر مارے آپ مر جائینگے اس سے تم لوگ اس جڑ اکھاڑنے کی یہ تدبیر کرو کہ جس جگہ
 براہمن اور رکھیشورون کو جگیتہ اور ہوم کرتے دیکھو تو جگیتہ انکی لگاڑ ڈالو اور جہان گنو اور براہمن کو باؤ مار ڈالو اور دنیا میں کسی کو جگیتہ اور تپ اور
 سب اور ہر بھجن کرنے مت دیویہ بات سنئے ہی دیت دیو گب جگہ دھونڈھو دھونڈھ کر گنو اور براہمن اور رکھیشورون کو مارنے لگے جب ہرنیا کش
 مانا اور استری اور بیٹوں نے اسکے مرنے کا بہت سوچ کیا تب ہرنیہ کسپ نے اس طرح انکو سمجھایا کہ میرا بھائی دشمن کے سامنے لڑائی میں ہار گیا
 اسلئے تم لو اسکا سوچ نکرو نا چاہیے جو کبھی نہیں مرنے والا ہے شری کسی کا سدا بنا نہیں رہتا اسلئے مرنے کا سوچ اگیاں آدمی کرتے ہیں اسکا ایک تہا س
 تہا ہوں سنو کہ اتر ویش میں سُبگ نام ایک راجا رہتا تھا جب وہ بھی اسی طرح لڑائی میں مارا گیا تب اسکی رانیون نے مارے موہ کے لوتھ کے پاس
 بٹھا لیا بلاپ کیا کہ سورج ڈوبنے پر بھی لوتھ اسکی نہیں چلائی تب جمران جی پانچ برس کے بالک بنکر وہاں آئے اور راجا کے خات بھائیون اور
 رانیون کو سمجھا کر کہا کہ بیڑا شجر جی جو تم لوگ کیا نی ہو کر اتنا دکھ کرتے ہو سنار کی گت دیکھو جہان سے جیو آیا تھا وہاں چلا گیا اور تم لوگ بھی
 مرنے والے ہو اسی جگہ جاؤ گے بھرونا تھا رابیکا رہو جسکے واسطے تم روتے ہو وہ بدن جیون کا تیون یہاں پڑا ہے اور جو اس کا یا میں بولنے اور کھانے پینے والا
 مامر تھی پڑش تھا اسکو تنے کبھی آنکھ سے نہیں دیکھا پھر کیون سوچ کرتے ہو سب جیوؤن کی رچھا پرار بدھ کے آدھین سمجھنا چاہیے
 کیونکہ پانچ برس کا لڑکا اکیلا جنگل میں پھرتا ہوں بے موت آئے نہیں مرنے والے اور میرے مان اور باپ نے مجھے چھوڑ دیا اس لیے مجھکو کسی
 سار پرست نہیں ہو جسے گریہ میں میرا پالن کیا تھا وہی اب بھی رچھا کرے گا جس طرح درخت لگانے والا اپنے درخت کو سینچ کر اسکی رچھا
 کرتا ہو اور درخت اپنی رچھا آپ نہیں کر سکتا اسی طرح نارائن جی سب جیوؤن کا پالن اور رچھا کرتے ہیں جو تم لوگ ایسا کو کہ راجا

برابر جانشانہ اور لکون کے ساتھ نہیں کیلتا تھا سٹ سنگ میں بہت پریت رکھتا تھا اسیلے مہاتما لوگ اُسکی بڑائی کرتے تھے ایسے لشکے سے ہرگز
کو رو دھ ہو گیا اتنی کھانکڑ چھٹھنے پوچھا کہ اسی نام نہ پوت کہوت ہوتے ہیں تو ہی مان باپ بنے پتہ لکڑا نہیں جانتے اس بہت کا کارن بنا

ادھیائے پانچوال پٹھانہ ہر نیہ کشپ کا پر ملا دجی کو پڑھنے کے واسطے

نار دجی نے کہا کہ اے راجہ جہشٹھر شکر اچاچ کے بیٹے سنڈا اور مرک نام براہمن ہر نیہ کشپ وغیرہ دیوتن کے لکون کو پڑھایا کرتے تھے جب
پر ملا دجی پانچ برس کے ہوئے تب ہر نیہ کشپ نے انکو سنڈا اور مرک کو سونپ کر کہا کہ تمہارے باپ سے پڑھا تھا پڑھا دو کہ تم ہمارا دھرم رکھا
پر ملا دجی وہاں اور لکون کے ساتھ پڑھنے بیٹھے تب سنڈا اور مرک نے ہر نیہ کشپ کی اکیا کے موافق پر ملا دجی سے کہا کہ تو ہر نیہ کشپ کا نام جاکر
پر ملا دجی نے کر کے بچائے اور ڈاٹھے پر سوائے اپنے نام رام اور نارائن اور شین بھگوان کے ہر نیہ کشپ کا نام نہ سے نہیں لیا تب گرو نے اسکے باپ سے



جاکر سب حال کہہ دیا اسیلے ہر نیہ کشپ نے لکون پر ملا دجی کو اپنی گوبھی بٹھا کر پوچھا کہ اے مٹھا جتنے اپنے گرو سے آج تک پڑھا وہ ہلکوتا اور پر ملا دجی
بوسے کہ اے پتا میں نے سوائے رام نام کے جہکا بھجن اور پڑھا جاتھوں پر کرنا چاہیے اور کچھ نہیں پڑھا ہو میری جان میں سادھو اور مہاتما لوگ سب
اچھا ہوا اور میں پتھو کی تھ صاحبکت ابھی طرح جانتا ہوں اور دھما بھکت اسکو کہتے ہیں کہ شرون یعنی پتھو کی کھانکڑا کیر شین یعنی پتھو کے
اور جش گانا۔ اسکر ن یعنی بھگوان کا نام جنپا۔ یاد تھیون یعنی پتھو کے جرنون کی سیوا اور پوجا کرنا۔ چن ٹھا گرنی کی مورت کو بدھ پور تک پوجک
جھوگ لگانا۔ ہنڈن یعنی پتھو کو بار بار دندوت کرنا۔ واسیہ یعنی اپنے کو داس بھکر پتھو کی بھکت اور سیوا کرنا۔ سیکھیہ یعنی پتھو سے سکھا
یعنی دوستی رکھنا۔ آتم تریون یعنی اپنا تن میں دھن سب بھگوان کو اپن کر کے سادھ سنت مہاتماؤن کی سنگت اور سیوا کرنا۔ سب بیدو شیا
کا چوڑی ہو جو میں نے تم سے کہا اور گروستھی میں رہنے سے سوائے دھم کے شک نہ نہیں ہوتا جنگل میں جا کر ہر جھن کرنا سب بیدو شیا
اچھا ہوا پر ملا دجی کی یہ بات سنتے ہی ہر نیہ کشپ کو رو دھ کر کے بولا کہ اے مہاتما تو رکھ تو نہیں جانتا اے کہ نارائن نے بارہا اوتار دھ

ہر نیکش میر بھائی کو مارا تھا سو تو میرے دشمن کا نام لیکر اُسکی اسٹت کرتا ہوا ابھی تو لکبان بالک ہو کر میرا کنا نہیں مانتا سنا ہونے
تیری کیا دشا ہوگی اے مٹھا اپنا دھرم چھوڑ کر دوسرے کا دھرم کرنا اور بالکون کو سادھ سنت کی سنگت کرنا اچھا نہیں ہوتا اسیلے تم سادھو ہر
نما کر اپنے گرو کے کہنے کے موافق پڑھا کر دے سنگر پر ملا دجی نے کہا کہ میں اس پر پتھو کو غصا کرتا ہوں جسکی مایا سے تم اپنے اور دوسروں میں
جانتے ہو بنا کر اور دیا پر پتھو کے کسی کو گیان نہیں ملتا جو کوئی شاستر پڑھ کر پتھو کی بھکت نہ کھتا ہوا سکا پڑھنا بے فائدہ ہو یہ بات
بھری سنتے ہی ہر نیہ کشپ نے کو رو دھ کر کے کئی دیوتن کو بلا کر کہا کہ ہشن بھگوان دیت کل کے واسطے کھانا لائیں اور پر ملا دجی بٹھا

۹ سڈا

۲۴۴

۳ راس

۵ ساس

گھٹاڑے کا بینٹ پیدا ہو کر میرا کنا نہیں مانتا اور میرے دشمن کا نام جب کر اُسکی بڑائی کرتا ہوا اور بڑے لوگ پہلے سے کہ گئے ہیں کہ جس انگ میں
لوگ ہونے سے دوسرے انگوں کا کھٹکا ہو تو اس انگ کو کاٹ ڈالنا چاہیے اسواسطے ایسے کہوت کو مارنا اتم جا کر تم لوگ اس کو مارو یہ بات
سنتے ہی دیت لوگ پر ملا دجی کو وہاں سے کھینچے ہوئے باہر لجا کر تلوار اور ترشول اور گداسے مارنے لگے اور پر ملا دجی اُنکی اپنی بند کے ہر چرنون میں
لگائے چپ چاپ بیٹھے رہے جب پریشور کی کرپا سے کسی ہتھیار کا کھاؤ پر ملا دجی کے بدن پر نہیں لگا تب دیوتن نے پر ملا دجی کو پہاڑ کے اوپر لجا کر
وہاں سے نیچے کو دھکیل دیا تب بھی اُنکے بدن میں کچھ چوٹ نہیں لگی پھر دیوتن نے پر ملا دجی کو بہت سی لکڑیوں میں بیٹھا لکڑ لگا دی جب سب
لکڑیاں جل کر رکھ ہو گئیں اور شام سندری کی کرپا سے پر ملا دجی جیون کے تیون نارائن جی کے دھیان میں گن بیٹھے رہے تب ہر نیہ کشپ نے یہ مہادیکھا اپنے
من میں کہا کہ دیکھو بڑا شچر ہج کہ پر ملا دجی ایسے اُپائے کرنے سے بھی نہیں مرنے والے اب میں نے بھی پر ملا دجی سے کی دشمنی ٹھہرائی اسیلے نارائن جی اُسکی
پچھا کرنے کے واسطے ضرور آویں گے تب میں اُنکو مار کر ہرنیا کش کا بد لاؤنگا ایسا بجا کر ہر نیہ کشپ نے سنڈا مرک سے کہا کہ تمہنے پر ملا دجی کو بہت دند
دیا اب تمہاری اکیا کے موافق پڑھے گا یہ بات سنتے ہی پر ملا دجی نے من میں خوش ہو کر کہا کہ اب میں پاٹھ شالا کے لکون کو گیان سکھلاؤنگا جب
گرو ہر نیہ کشپ کی اکیا سے پر ملا دجی کو پاٹھ شالا میں لے آیا تب اُسے پوچھا کہ اے پر ملا دجی تھکون میں جا کر ہر جھن کرنا کسی نے بتایا ہو یا تو نے اپنے
من سے یہ بات کہی تھی پر ملا دجی بوسے کہ اے گرو جی جو لوگ مایا روپی گروستھی کے اندھیارے کنوٹن میں پڑے رہ کر پریشور سے بھگوان اُنکو گیان پراپت
ہو کر ہر چرنون کی بھکت نہیں ملتی اُنکو گدھا اور گتا وغیرہ جانور کے برابر سمجھنا چاہیے جب تک سناری آدمی سنت اور مہاتما کے چرنون پر سر نہ رکھ کر
اُنکی سیوا نہ کیا جا کر مرنے سے نہیں کرتا اور پریشور کی کھانکڑا کیر شین نہیں سنتا تب تک اُنکو گیان نہیں ملتا جو بغیر کرپا اور دیا پریشور کے گیان ملنا بہت
کٹھن ہے سو میں نے شام سندری کی دیا سے گیان پا کر یہ بات کہی تھی اتنی کھانکڑا کرنا راجی بوسے کہ مٹھا شٹھر دیکھو سنڈا اور مرک شکر اچاچ مہاتما کے
بیٹے گیان پراپت اور پتھوت ہو کر دیوتن کی سنگت کرنے اور لکنا اناج کھانے سے نارائن جی کی مہاکو بھو گئے تھے پریشور کی مایا بڑی بلوان ہے جب تک
گرو پاٹھ شالا میں بیٹھے تھے تب تک پر ملا دجی من میں بجا کرتے تھے کہ جب گرو وہاں سے اُٹھ کر کہیں باہر جا دیں تب میں پاٹھ شالا کے سب لکون کو گیان
سکھلاؤنگا جب گرو وہاں سے اُٹھ کر کہیں باہر گئے تب پر ملا دجی نے لکون کی طرف دیکھ کر یہ بجا کر کیا کہ اچھی لکڑیاں ہونے سے ان لکون کو کام کر دھ
لو جو مہو نہیں بیایا ہوا سوقت اُنکو سمجھانا گیان کا جلدی اثر کر لگا اتنی کھانکڑا کرنا راجی نے راجا جھٹھر سے کہا کہ جو کوئی پوچھے کہ پر ملا دجی کو اُنھیں گیان
سکھلائے کیسا کام تھا تو جواب اسکا یہ ہوا کہ پر ملا دجی اپنے ہر دے میں دیا اور دھرم رکھ کر پیکار کے کارن یہ چاہتے تھے کہ جس میں یہ لوگ بھی گیان
پراپت ہو کر میری سنگت سے جو ساگر پار اتر جا دیں یہ بجا کر جب پر ملا دجی نے لکون کو اپنے پاس بلا یا تب سب اُنکے اُنکو راجا کا بیٹا جان کر اُنکے پاس چلے آئے

ادھیائے چھٹوال گیان سکھانا پر ملا دجی کا پاٹھ شالا کے لکون کو

پر ملا دجی نے سب لکون کو اپنے پاس بٹھا کر کہا کہ سنو میں ابھی تک لکڑیاں ہونے سے تمکو رو دھ لو جو مہو نہیں بیایا ہوا اور من تمہارا سناری
مایا جال میں نہیں چھنسا اسیلے تم جن بات میں چپ اپنا گاؤدہ ٹھو جلدی لے سکتی ہو سو میں تمہارے بھلے کے واسطے ایک اُپا سے بتلاؤں گا کہ اچھی
سنتے ہی پتھو کے دھیان میں لگاؤ اور اس بات کا بشواس مانو کہ آدمی دنیا کی ہوس رکھنے اور استری اور پتھو اور دھن کا مہو کرنے سے سندھو کی رگوں کو
مرگ سے نہیں چھوڑتا اور اسی کارن سے ہر چرنون میں پریم نہیں ہوتا اور پریشور سے بھکر رہنے والا اور جہم اپنا برہما کھونے والا آدمی ضرور مر جھوکتا
ہوگا اسیلے تم جو مہو ہیں دراستر کرنا اچھت ہو کر سناری جال میں چھنسا نہ چاہیے پریشور کو بھانے اور ہر جھن کرنے اور نارائن نام لینے اور جو ساگر
پار اترنے کے واسطے یہ تین چلا سچو اور گئے اور بڑی وغیرہ شین جون میں یہ پراپت ہو کر کیول بیٹ بھرنے اور بھوگ کرنے ہی کا گیان رہتا ہے

پر ملا دجی نے سب لکون کو اپنے پاس بٹھا کر کہا کہ سنو میں ابھی تک لکڑیاں ہونے سے تمکو رو دھ لو جو مہو نہیں بیایا ہوا اور من تمہارا سناری
مایا جال میں نہیں چھنسا اسیلے تم جن بات میں چپ اپنا گاؤدہ ٹھو جلدی لے سکتی ہو سو میں تمہارے بھلے کے واسطے ایک اُپا سے بتلاؤں گا کہ اچھی
سنتے ہی پتھو کے دھیان میں لگاؤ اور اس بات کا بشواس مانو کہ آدمی دنیا کی ہوس رکھنے اور استری اور پتھو اور دھن کا مہو کرنے سے سندھو کی رگوں کو
مرگ سے نہیں چھوڑتا اور اسی کارن سے ہر چرنون میں پریم نہیں ہوتا اور پریشور سے بھکر رہنے والا اور جہم اپنا برہما کھونے والا آدمی ضرور مر جھوکتا
ہوگا اسیلے تم جو مہو ہیں دراستر کرنا اچھت ہو کر سناری جال میں چھنسا نہ چاہیے پریشور کو بھانے اور ہر جھن کرنے اور نارائن نام لینے اور جو ساگر
پار اترنے کے واسطے یہ تین چلا سچو اور گئے اور بڑی وغیرہ شین جون میں یہ پراپت ہو کر کیول بیٹ بھرنے اور بھوگ کرنے ہی کا گیان رہتا ہے

پر ملا دجی نے سب لکون کو اپنے پاس بٹھا کر کہا کہ سنو میں ابھی تک لکڑیاں ہونے سے تمکو رو دھ لو جو مہو نہیں بیایا ہوا اور من تمہارا سناری
مایا جال میں نہیں چھنسا اسیلے تم جن بات میں چپ اپنا گاؤدہ ٹھو جلدی لے سکتی ہو سو میں تمہارے بھلے کے واسطے ایک اُپا سے بتلاؤں گا کہ اچھی
سنتے ہی پتھو کے دھیان میں لگاؤ اور اس بات کا بشواس مانو کہ آدمی دنیا کی ہوس رکھنے اور استری اور پتھو اور دھن کا مہو کرنے سے سندھو کی رگوں کو
مرگ سے نہیں چھوڑتا اور اسی کارن سے ہر چرنون میں پریم نہیں ہوتا اور پریشور سے بھکر رہنے والا اور جہم اپنا برہما کھونے والا آدمی ضرور مر جھوکتا
ہوگا اسیلے تم جو مہو ہیں دراستر کرنا اچھت ہو کر سناری جال میں چھنسا نہ چاہیے پریشور کو بھانے اور ہر جھن کرنے اور نارائن نام لینے اور جو ساگر
پار اترنے کے واسطے یہ تین چلا سچو اور گئے اور بڑی وغیرہ شین جون میں یہ پراپت ہو کر کیول بیٹ بھرنے اور بھوگ کرنے ہی کا گیان رہتا ہے

پر ملا دجی نے سب لکون کو اپنے پاس بٹھا کر کہا کہ سنو میں ابھی تک لکڑیاں ہونے سے تمکو رو دھ لو جو مہو نہیں بیایا ہوا اور من تمہارا سناری
مایا جال میں نہیں چھنسا اسیلے تم جن بات میں چپ اپنا گاؤدہ ٹھو جلدی لے سکتی ہو سو میں تمہارے بھلے کے واسطے ایک اُپا سے بتلاؤں گا کہ اچھی
سنتے ہی پتھو کے دھیان میں لگاؤ اور اس بات کا بشواس مانو کہ آدمی دنیا کی ہوس رکھنے اور استری اور پتھو اور دھن کا مہو کرنے سے سندھو کی رگوں کو
مرگ سے نہیں چھوڑتا اور اسی کارن سے ہر چرنون میں پریم نہیں ہوتا اور پریشور سے بھکر رہنے والا اور جہم اپنا برہما کھونے والا آدمی ضرور مر جھوکتا
ہوگا اسیلے تم جو مہو ہیں دراستر کرنا اچھت ہو کر سناری جال میں چھنسا نہ چاہیے پریشور کو بھانے اور ہر جھن کرنے اور نارائن نام لینے اور جو ساگر
پار اترنے کے واسطے یہ تین چلا سچو اور گئے اور بڑی وغیرہ شین جون میں یہ پراپت ہو کر کیول بیٹ بھرنے اور بھوگ کرنے ہی کا گیان رہتا ہے

پر ملا دجی نے سب لکون کو اپنے پاس بٹھا کر کہا کہ سنو میں ابھی تک لکڑیاں ہونے سے تمکو رو دھ لو جو مہو نہیں بیایا ہوا اور من تمہارا سناری
مایا جال میں نہیں چھنسا اسیلے تم جن بات میں چپ اپنا گاؤدہ ٹھو جلدی لے سکتی ہو سو میں تمہارے بھلے کے واسطے ایک اُپا سے بتلاؤں گا کہ اچھی
سنتے ہی پتھو کے دھیان میں لگاؤ اور اس بات کا بشواس مانو کہ آدمی دنیا کی ہوس رکھنے اور استری اور پتھو اور دھن کا مہو کرنے سے سندھو کی رگوں کو
مرگ سے نہیں چھوڑتا اور اسی کارن سے ہر چرنون میں پریم نہیں ہوتا اور پریشور سے بھکر رہنے والا اور جہم اپنا برہما کھونے والا آدمی ضرور مر جھوکتا
ہوگا اسیلے تم جو مہو ہیں دراستر کرنا اچھت ہو کر سناری جال میں چھنسا نہ چاہیے پریشور کو بھانے اور ہر جھن کرنے اور نارائن نام لینے اور جو ساگر
پار اترنے کے واسطے یہ تین چلا سچو اور گئے اور بڑی وغیرہ شین جون میں یہ پراپت ہو کر کیول بیٹ بھرنے اور بھوگ کرنے ہی کا گیان رہتا ہے

پر ملا دجی نے سب لکون کو اپنے پاس بٹھا کر کہا کہ سنو میں ابھی تک لکڑیاں ہونے سے تمکو رو دھ لو جو مہو نہیں بیایا ہوا اور من تمہارا سناری
مایا جال میں نہیں چھنسا اسیلے تم جن بات میں چپ اپنا گاؤدہ ٹھو جلدی لے سکتی ہو سو میں تمہارے بھلے کے واسطے ایک اُپا سے بتلاؤں گا کہ اچھی
سنتے ہی پتھو کے دھیان میں لگاؤ اور اس بات کا بشواس مانو کہ آدمی دنیا کی ہوس رکھنے اور استری اور پتھو اور دھن کا مہو کرنے سے سندھو کی رگوں کو
مرگ سے نہیں چھوڑتا اور اسی کارن سے ہر چرنون میں پریم نہیں ہوتا اور پریشور سے بھکر رہنے والا اور جہم اپنا برہما کھونے والا آدمی ضرور مر جھوکتا
ہوگا اسیلے تم جو مہو ہیں دراستر کرنا اچھت ہو کر سناری جال میں چھنسا نہ چاہیے پریشور کو بھانے اور ہر جھن کرنے اور نارائن نام لینے اور جو ساگر
پار اترنے کے واسطے یہ تین چلا سچو اور گئے اور بڑی وغیرہ شین جون میں یہ پراپت ہو کر کیول بیٹ بھرنے اور بھوگ کرنے ہی کا گیان رہتا ہے

پر ملا دجی نے سب لکون کو اپنے پاس بٹھا کر کہا کہ سنو میں ابھی تک لکڑیاں ہونے سے تمکو رو دھ لو جو مہو نہیں بیایا ہوا اور من تمہارا سناری
مایا جال میں نہیں چھنسا اسیلے تم جن بات میں چپ اپنا گاؤدہ ٹھو جلدی لے سکتی ہو سو میں تمہارے بھلے کے واسطے ایک اُپا سے بتلاؤں گا کہ اچھی
سنتے ہی پتھو کے دھیان میں لگاؤ اور اس بات کا بشواس مانو کہ آدمی دنیا کی ہوس رکھنے اور استری اور پتھو اور دھن کا مہو کرنے سے سندھو کی رگوں کو
مرگ سے نہیں چھوڑتا اور اسی کارن سے ہر چرنون میں پریم نہیں ہوتا اور پریشور سے بھکر رہنے والا اور جہم اپنا برہما کھونے والا آدمی ضرور مر جھوکتا
ہوگا اسیلے تم جو مہو ہیں دراستر کرنا اچھت ہو کر سناری جال میں چھنسا نہ چاہیے پریشور کو بھانے اور ہر جھن کرنے اور نارائن نام لینے اور جو ساگر
پار اترنے کے واسطے یہ تین چلا سچو اور گئے اور بڑی وغیرہ شین جون میں یہ پراپت ہو کر کیول بیٹ بھرنے اور بھوگ کرنے ہی کا گیان رہتا ہے

پر ملا دجی نے سب لکون کو اپنے پاس بٹھا کر کہا کہ سنو میں ابھی تک لکڑیاں ہونے سے تمکو رو دھ لو جو مہو نہیں بیایا ہوا اور من تمہارا سناری
مایا جال میں نہیں چھنسا اسیلے تم جن بات میں چپ اپنا گاؤدہ ٹھو جلدی لے سکتی ہو سو میں تمہارے بھلے کے واسطے ایک اُپا سے بتلاؤں گا کہ اچھی
سنتے ہی پتھو کے دھیان میں لگاؤ اور اس بات کا بشواس مانو کہ آدمی دنیا کی ہوس رکھنے اور استری اور پتھو اور دھن کا مہو کرنے سے سندھو کی رگوں کو
مرگ سے نہیں چھوڑتا اور اسی کارن سے ہر چرنون میں پریم نہیں ہوتا اور پریشور سے بھکر رہنے والا اور جہم اپنا برہما کھونے والا آدمی ضرور مر جھوکتا
ہوگا اسیلے تم جو مہو ہیں دراستر کرنا اچھت ہو کر سناری جال میں چھنسا نہ چاہیے پریشور کو بھانے اور ہر جھن کرنے اور نارائن نام لینے اور جو ساگر
پار اترنے کے واسطے یہ تین چلا سچو اور گئے اور بڑی وغیرہ شین جون میں یہ پراپت ہو کر کیول بیٹ بھرنے اور بھوگ کرنے ہی کا گیان رہتا ہے

اسیلے آدمی کا تن باکر ایک ساعت بھی پریشور کو چھو لانا چاہیے اور تم لوگ یہ بات اچھی طرح جانتے رہو کہ کسی اور بتا کا جب وہ پوچھن پریشور کے تباہی کے
برابر نہیں ہوتا تو بتا لوگ جب اور پوچھن سے خوش ہو کر چھوڑ دینے سے ڈکھ دیتے ہیں اور نالائقی جی اپنے جھگڑوں پر خوش ہونے سے بھی کروڑوں نہیں
انگو سب جگہ موجود جان کر کہیں ڈھونڈنے کے واسطے جاننا چاہئے جس سے انکا دھیان کر داسی سے پرکٹ ہو کر دھیا کر پڑے ان سو تم لوگ اپنی اندری اور
کے بس ہوا در کردہ اور ترشا چھو کر تنوگ سے جیون پر دیار کھو اور نسا با جا کر نسا سے ہر چہ لون میں دھیان لگا کر پریشور کا نام جپا کر تب تک بڑا
سکھ بیگا جو تم لوگ میرے کہنے کا بشواس نہ لائو ایسا کہو کہ یہ ہمارے ساتھ کا لڑکا ہو کر ملو گی ان سکھاتا ہے اسے کہانے پایا سو میں اپنے من سے کیا
تھگو نہیں بتلا ہوں نارو من کے اندیش سے کہتا ہوں یہ بات مشکور لکون نے کہا کہ اے پریشور! جی ابھی ہو لوگ ہانک میں بڑھاپے میں پریشور کا بھجن اور
آئمن کر لینگے تب پریشور جی بولے کہ سنو اندریوں کو سب جن میں سکھ ملتا ہو اور پریشور کا بھجن دوسرے تن میں نہیں ہو سکتا جو تم یہ سمجھتے ہو کہ اس جن میں
سنساری سکھ بھوک کر لیں پھر آدمی کا تن باکر بھجن کر نیکے سوا آدمی کا چو لا بار بار ملنا بھجن کر دیکھ اور سکھ پورب جنم کے سنسکار سے ملتا ہو اور سنساری سکھ
خوڑے دن رہ کر پوچھن کرنے سے ہمارے تک بہت طرح کے آند پر اپت ہوتے ہیں جن طرح آندھی دخت اور چوں کو لا لیا جاتی ہے اسی طرح تمہارے دادا اور
پر داد وغیرہ پر سکھوں کو کال یعنی آندھی مار کر لڑائیگی اور لیکن تمہاری بھی وہی وشاہوگی جب مایا ربی جال میں پھنس گیا تب اس سے نکل نہیں سکتا سو تم لوگ
بھی جب ستری اور پتر کے موہ میں پھنس کر خواب ہو جاؤ گے تب پریشور کا بھجن تم سے نہ ہوگا جس طرح گاسے اور پھنس غیرہ جنگل میں گھاس چرنے کے لالچ سے کوئیں
وغیرہ میں گر کر جوت کھاتی ہیں اسی طرح آدمی مایا ربی اندر سے کوئیں میں گر کر دھکا پاتا ہو کوئی سنساری موہ چھو کر پریشور میں پریم لگاتا ہو وہ مایا ربی کوئیں سے
باہر نکل سکتا اور سنساری سکھ کلج کے برابر جان کر بھجن اور بھیک کرنے سے پائس نہیں ملے گا اسی طرح آندھ مہا پریشور لکون پریشور جی سے ملے گا اسی طرح
آدھی سے ساتواں اور مال جی سے ملے گا اسی طرح آندھ مہا پریشور لکون پریشور جی سے ملے گا اسی طرح آندھ مہا پریشور لکون پریشور جی سے ملے گا

ناروجی ہوئے کراہی جھڑھٹھران لڑکون کی بات سنکر پر ملا دجی نے کہا کہ جب ہر نیا کس ہمارے چاچا کو بارہ جی نے مار ڈالا تھا اور میری کشتی ہمارے
باب تپ کرنے کے واسطے مندر اجل پر بت پر چلا گیا تب مندر نے اس پر لکھی وغیرہ دیتوں کو لڑائی میں اپنے بل سے مار کر بھگا دیا اور تینوں کی ستر لٹا کر لٹکادیا
میں لچلا جب ناروجی سے راستے میں بھینٹ ہوئی تب بخون نے اندر سے کہا کہ تم ان سب ستر لون کو کیوں پیسے جاتے ہو اندر ہوئے کہ اسی میں ناتھ دیتوں نے
استری کو جبکہ گھر میں پر ملا دو تو چھوڑ دے پر ملا دو چھٹک ہو کر دیوتاؤں کی نہایتا کرے گاتھ اندر نے اسے اندران استر لون میں ہرنیہ کشپ کی
رکھ میں جانکر اسکی برکرا کر کے اندر لوک کو چلا گیا اور ناروجی نے میری ماما کو براہمن اور رکھیشوروں کے امتحان پر جہان وہ لوگ تپ وراستھن کہتے
تھے لا کر رکھا سو وہی رکھیشور کھانا اور پیرا دیکر اسکی رچھا کرتے تھے جب کبھی میری ماما اپنے سوامی اور پر دار کو یاد کر کے روتی تھی تب نارو من اودک
رکھیشور اسکو بہت طرح کا گیان بکھا کر کہتے تھے کہ یا دھو تو چننامت کر دنیا میں کبھی دکھ ہونا ہی کبھی سکھ اس سے تو سنو کھو رکھ کھو دلوں میں تم کو
رنیہ کشپ تیرا بت مندر اجل پر بت سے اگر بخون لوک کا لڑک کر یگا اور تورا نی ہوگی میں نے اپنی ماما کے گھر میں وہ گیان شکر یاد رکھا تھا
موسا یا تم لوگ میری بات سچ مانکر اسی کے موافق کرو اور ناروجی نے گیان سمجھانے کے سبب یہ بھی کہا تھا کہ اس استری کو یہ گیان پر اپیت نہو گا جو کہ
نارو کہ جیو اتا کہلاتا ہو وہ سدا ایک روپ رہ کر گھٹنے اور بڑھنے سے رہت ہیں اور دکھ اور سکھ انکو نہیں ہوتا جو کوئی پریشور کو اس طرح جانتا ہو وہ
اسکی رہتا ہی جصلع نیا ریاضی کو چھانکر سونے کی چڑ نکال لیتا ہو اور اسی سے کچھ کام نہیں لے سکتا اسی طرح آدمی کے بدن میں پریشور کا بھجن

اور اسمٰن کر کے ٹکٹ پدارتھ جو سونے کے برابر بڑا پرت کرے اور شریر کو مٹی سمجھ کر چھوڑ دے جو لوگ دھن اور کٹمب اوک کا ٹکھ چاہتے ہیں سورہ
ٹکھ سدا بنائیں رہتا اور ہر بھجن کرنے کا ٹکھ ہر روز بڑھ کر کبھی کھٹانہیں ہر ماہ بڑے تک بنا رہتا ہوا سیلے تم لوگ کام کرو دھو تو بھو موہ کو
جیت کر بھگوان کی بھگت کرو اسی سے تمھارا بڑا پار ہوگا اور آستری پیراج فوج قلعہ باقی گھوڑا وغیرہ کچھ کام نہ اگر مرتے وقت کوئی بھی بچائیں
سکا بلکہ ایک ساعت بھر روک بھی نہیں سکتا سب مایا موہ چھوڑ کر سنساری میں رہ جاتے ہیں کوئی کسی کا ساتھ نہیں دیتا اور قلعہ وغیرہ گرانے سے
بھی جلدی نہیں کرتے اور یہ بدن ایک ساعت میں ناش ہو کر مرنے کے تیجے کچھ کام نہیں آتا اور آدمی اٹھوں پہر اپنے سکھ کا سامان چاہتا ہے
لیکن بغیر کرپا اور دیا پریشور کے وہ ٹکھ اسکو نہیں ملتا ہی جبکہ اپنا بدن ہی ساتھ نہیں جاتا ہو تو دھن اور کٹمب وغیرہ اسکا ساتھ کیا کر سکتے ہیں
اور پریشور جیسا بھگت اور اسمٰن کرنے سے خوش ہوتے ہیں ویسا جگت اور تپ اور دان اور برت وغیرہ کے کرنے سے خوش نہیں ہوتے
اور میں نے جو نارو من سے سنا تھا اسپریشور اسکیا سو تم لوگ دیکھو کہ اسی گیان کے پرتاپ سے کچھ بل ہر نیچے کشپے تینوں لوک کے راجا کا
جسے میرا پران لینے کے واسطے بہت اُپائے کیے نہیں چل سکا جو تم یہ کہو کہ ہم لوگ دیت کے لڑکے مانس کھانوائے مدرا پینے والے ہیں ہمارا تپ اور
بھجن نارائن جی کیونکر قبول کریں گے تو ایسا بجا نہ کر کے میری بات کا بشواس لو کہ دیوتا یا دیت یا آدمی جو پریشور کا تپ اور اسمٰن کرے وہی انکو پیارا
اور دیکھو میں بھی دیت کا بیٹا ہو کر نارائن جی کی شرن گیا تو میرا پران بچائیں تو میرے باپ نے میرا پران لینے میں کچھ اٹھانہیں رکھا تھا جو تمھاری ماما
اور پتا بھی ہر بھجن کرنے سے منع کر کے ٹکڑ ٹکڑ دینگے تو پریشور کی سماتیا سے اُسی طرح کا انکا بل بھی تمھارے اوپر نہیں چلے گا یہ گیان منکر سب لڑکے
پر لے کر آئے۔

[illegible]

54

آپ کے نہیں کر سکتا اور اے دیندیاں! مجھ ادرھی گل کے بالک پر اپنے دیال ہو کر چھا کی ایسے اپنے برابر دوسرے کا جھاگ نہیں سمجھتا ہوں اور آپ تینوں لوگ کے پیدا اور پالنے اور ناش کرنے والے ہیں اور براہمن چار دن برن سے اپنے کو اتم اور شودر کو سب سے چھوٹا جانتا ہے لیکن میری سمجھ میں براہمن اسی کو جانتا چاہیے جو آپ کا تپ اور اسمن کرے اور جو براہمن تھے بکھر کر تھارے چرنوں کی بھکت نہیں رکھتا وہ نام کے واسطے براہمن ہو اور جو شودر ہر چرنوں میں بھکت اور پریم رکھ کر تھارے نام کا اسمن اور بھجن کر تا ہو اُس شودر کو براہمن سے اچھا جانتا ہوں اور آپ سنساریں کیوں ہر بھکتوں کو سکھ دینے اور ادرھیوں کو بھوساگر بار تارنے کے واسطے سگن روپ دھرتے ہیں جس سنساری لوگ تھارے سگن روپ کا دھیان کر کے اور ان اتاروں کی کتا اور لیل اسی میں کہہ سکتا ہے کہ یہ تپ سے نکت پادین آدمی اپنے بھلے کے واسطے تھارے تپ اور بھجن کرتے ہیں نہیں تو آپ کو کسی سے اپنی استت اور تپ کرانے سے کیا کام ہو سو واسطے کہ آپ سب گن مدھان ہو کر کسی بات کا ادگن نہیں رکھتے اور سنساری چیز کی ایکو کچھ اچھا نہیں ہو آپ کے بھکت لوگ ایسی سامتھ رکھتے ہیں کہ جو بات بھلی بڑی کسی کو کہیں وہ اسی وقت ہو جاتی ہو آپ کی مھاگون برن کر سکتا ہو آپ جانتے تو ہر نیہ کشپ کا ناش اپنی اچھا سے کر دیتے سوائے دینا تھ آپ جتنا بھکت کرنے سے خوش ہوتے ہیں اتنا تپ اور جگتیہ اور دان وغیرہ کے کرنے سے خوش نہیں ہوتے جو براہمن سب بیدار شاکر کا جاننے والا آپ کی بھکت نہ رکھتا ہوا اُس براہمن سے ڈوم ہر بھکت اچھا ہوتا ہو اور تپ ادا کر کے کرنے سے قبول اپنا ہی بھلا ہوتا ہو اور بھکت کرنے والے کے سات بڑھکا بیکٹھ کو جاتے ہیں برہما اور مہادیو جی وغیرہ دیوتا اور پچھی جی کے استت کرنے سے خوش ہو کر بھگیاں بالک کے بنے کرنے سے آپ کو دھاپنا چھا کیا ایسے میں نے اپنے کو بڑھکا گوان جانا اور اتر لو کی ناتھ جس طرح سانپ کے مارے جانے سے آدمی خوش ہوتے ہیں اسی طرح ہر نیہ کشپ کے مارے جانے سے سنت مہاتما لوگ خوش ہوئے اور میں آپ کے اس تھجان روپ اور ذات اور ناخن کے کچھ ڈھنگ سے سنسار روپی مایا سے بہت ڈرتا ہوں سودیا کر کے مجھے اس مایا روپی اندھیرے کوٹھن سے باہر نکال دینی شرن میں رکھے اور اتر لو کی ناتھ آپ نے میرے سر پر اپنا ہاتھ رکھ کر مجھ کو تار تھ کیا ایسا دیندیاں! سنسار میں کوئی دوسرا نہیں ہو اور آپ کا یہ روپ دیکھ کر سب دیوتا ڈرتے ہیں اور میں اس روپ کا ڈر نہ مانکر بہت خوش ہوں کیونکہ آپ نے یہ اتار دھ کر میرا بدن بچا یا ہو پھر میں کیوں نہ جس طرح جنگل میں سب جیوشیر سے ڈرتے ہیں اور پھر شیکھ کا کچھ نہ ڈر کر اُس کو اپنا باب اور رجھا کرنے والا جانتا ہو اسی طرح میں بھی آپ کو اپنا باب سمجھ کر اس بھیا ناک روپ سے کچھ نہیں ڈرتا لیکن دیوتاؤں کا ڈر چھڑانے کے واسطے دیا کر کے آپ اس روپ کو اندر دھیان کر لیجیے۔

ادھیائے دسواں - دیا کرنا نر سنگھ جی کا پر ہلا دجی پر

نار دجی نے کہا کہ اے راجا جہ شتھر پر ہلا دجی کی استت سنگھ نر سنگھ جی بولے کہ اے پر ہلا دجی میں تھے بہت خوش ہوں پھر بردان مانگر تپ پر ہلا دجی ہاتھ جوڑ کر بولے کہ اے ترو لو کی ناتھ میں نے سنساری شکر اس بھو لوک اور دیو لوک دونوں جگہ کا دیکھا لیکن وہ شکر ہمیشہ بنا نہیں رہتا ایک ن اسکا ناش ہو جاتا ہو جو آپ یہ کہیں کہ تو لوگ اگیان کیا جانتا ہو اور تو نے کہاں دیکھا ہو سوائے پر بھو ہر نیہ کشپ میرا پ تینوں لوک کا راجا ایسا بر تانی تھا کہ جو اندر اور برن اور گہراؤک دیوتاؤں سے ہنس کر بات کتا تھا کہ ایسا کام تھنے کیوں کیا تو وہ در کر جھاگ جاتے تھے اب اسی ہر نیہ کشپ کو دیکھتا ہوں کہ مل رہا ہو بڑا ہو گیا کچھ نہ تھا جب اپنا بدن ہمیشہ بنا نہیں رہتا تو سنساری بست کا کیا بشواس ہو کہ اسکو مانگو جس طرح اگیان بالک کو چلنے دھکا کر اُس کے مان باب پھسلاتے ہیں اسی طرح مجھ کو آپ بردان دینے کے واسطے مکر لگاتے ہیں سنسار میں تینوں لوک کے راج سے بڑھ کر اور کوئی دجی چیز نہیں ہوتی سو میں اُسکی بھی چاہتا نہیں رکھتا کس واسطے کہ بدن میرا ہمیشہ بنا

نہیں رہیگا پھر کس سرے پر آپ سے کوئی چیز مانگوں مجھ کو یہی ایک اچھا ہو کہ جنم جنان ترو دن رات سنت مہاتماؤں کی نکت میں رہ کر آپ کے نام کا اسمن اور چرنوں کی بھکت کرتا رہوں اور ایک ساعت بھی آپ کی یاد مجھ کو نہ بھولے سوائے اس کے اور کچھ چاہتا میری نہیں ہو اور دوسری اچھا یہ کہ جو لوگ اپنے اگیان سے استری پتر دھن وغیرہ سنساری سکھ کے مایا مودہ روپی اندھے کنوٹن میں پڑے ہیں انکو گیان روپی رسی پکڑا کر اس کوٹھن سے باہر نکال کر بھوساگر بار تار دیکھے جس میں اُنکا بھلا ہوا ہو اور جو آپ یہ کہیں کہ جنھوں نے جیسا جیسا کرم بھلا یا بڑا کیا ہو ویسا ویسا بھل بھوگ ہوں گے سب کی نکت نہیں ہو سکتی سو میرے تپ اور بھجن وغیرہ شمع کرموں کا جو بھل ہو وہ اُن کو دیکر تار تھ دیکھئے اور اُنکے ادرھم اور آپ کر کے بڑے جو کچھ اُچت ہو وہ دھنڈھکھو دیکھئے میں اُس کو بھوگ کر دنگا لیکن وہ لوگ بیکٹھ پادین اور اے مہا پر بھو آدمی اپنے ہانگ اور اگیان سے آپ کی کر یا اور دیا اور پالنے کرنے پر بشواس نہ کر کے کسی جی چیز کے ملنے سے جانتا ہو کہ یہ چیز میں نے اپنی محنت سے پائی اور یہ نہیں جانتا کہ سب چیز نارائن جی دیکر میرا بدن اور رجھا کرتے ہیں جو آدمی کی محنت سے کوئی چیز ملتی تو دنیا کی دولت اور اندرا ستری اور سب سامان سکھ کے اپنے گھر لے آتا اے دیندیاں! سنساری آدمی دن رات دکھ کے سمدھ میں پڑا رہ کر پہلے اپنے ہیٹ بھرنے کی جنتا میں کہ بنا بھوجن رہا نہیں جاتا مایا کل رہتا ہے دوسرے سیکڑوں استری کی چاہتا رکھتا ہو ایسے مورکھ آدمی اگیان دیکر بھوساگر بار تار دیکھئے جب تک آپ کی دیا اور کر با نہ ہو تب تک اس مایا جال سے چھوٹنا کٹھن ہو جو آپ یہ کہیں کہ تم کو ان لوگوں کی نکت ہونے سے کیا لاجھ ہوگا سو میرے بنے کرنے کا یہ کارن ہو کہ آپ کی ایک بار کر با در شط کرنے سے اُن بچاروں کا ہاتھ ساگر میں پڑے ہیں بھلا ہو جائیگا یہ بات آپ کی پر بھتا سے کچھ ڈر لیجھ نہیں ہو بڑے لوگ چھوٹوں پر ہمیشہ سے کر با کرتے آئے ہیں اس طرح سمدھ میں سے کوئی آدمی ایک کٹور اپانی کا لیکر اپنی پیاس مٹائے تو سمدھ کو کہ نہیں جاتا ہے اسی طرح آپ کی تھوڑی سی دوا میں اُنکا بھلا ہو کر آپ کا کچھ گھٹ نہ جائے گا۔

ادھر م کے دھن ناگٹے جو سہاے رکھیے

تلمی پچھن کے پیٹے گھٹے نہ سرتا نیہ

اپنی اپنی کھال میں سبھی جیو خوش حال

اپنی اپنی جال میں سب کو ہے یہ حال

چھوڑ دے ان سب باتوں میں جنہاں میں بڑے آندھیاں رکھے جاؤں ان شہ کر مون میں سے کوئی بات نہیں کرتا وہ جانور کے برابر ہو اور اسے راجا
 جد شہ پریشور کی بھکت چارون برن اور چارون آشرم کو کرنا چاہیے جو براہمن اپنے کرم اور دھرم اور بید بڑھنے اور سندھیا کرنے میں
 سا دھان رہتا ہو لیکن پریشور کی بھکت نہ رکھتا ہو تو اسکا بید بڑھنا اور سندھیا کرنا برھما سمجھو اسی طرح چترئی اوریش اور شودر تینوں
 اور گرسٹھ اور برہم چاری اور بان پرستھ اور سنیا سی چارون آشرم کو دھیان اور اسمن اور بھکت نارائن جی کی سچے من سے کرنا
 چاہیے اسی سے بڑا انکا پار لگے گا اور چارون برن کا دھرم الگ الگ ہے اس کا حال سو براہمن اسکو کرنا چاہیے جسکا سب سنسکار بدھ ہو ایک
 جنم لینے اور موڈن اور جیو اور بواہ کرنے کے لئے ہوا ہو اور وہ کھیت میں گرب ہوئے اناج کے چنے اور بھجھا مانگنے سے اپنی اوقات بسر کیا
 کرے اور بھجھا مانگنے کا دستور یہ ہے کہ جو بھجھا بنا مانگے لے وہ اوست کے برابر ہو اور جو مانگے سے لے وہ دودھ سمان بھجھا یہ دونوں طرح کی
 بھیک اچھی ہے اور جو بھجھا کسی کو دیکھی کر کے لیتے ہیں وہ بھجھا مانس کے برابر ہوتی ہے اس لیے براہمن کو ہر روز بید اور شاستر پڑھنا اور کسی
 چرچا آپس میں رکھ کر دوسروں کو بد یا بھٹانا اچھت ہو اور آپ جگتھ اور ہوم کرنا اور دوسروں سے جگتھ اور ہوم کرنا اور دان لینا اور
 دوسروں کو دان دینا براہمن کا دھرم ہے اور چترئی برن کا دھرم یہ ہے کہ جگتھ اور ہوم کرنا اور دوسروں سے جگتھ اور ہوم کرنا اور دان لینا اور
 اور بید اور شاستر آپ پڑھ کر دوسروں کو بھی پڑھا دے اور آپ دان دے مگر دوسرے سے دان نہ لےوے اور نوکری کا پیشہ کر کے
 سادھ اور براہمن کا بھکت ہووے اور شور بیا اور دھرماتا ہو کر اپنے من اور اندریوں کو بس میں رکھے اوریش برن کو چاہیے کہ بیا پار کیا کرے
 اور پنج بدیا میں نہیں رہے اور دیوتا اور براہمن میں ادھینتائی سے بھکت رکھ کر چترئی اور براہمن کی برابر ہو کرے اور شودر سید اور برہمن
 وغیرہ تینوں برن کی جو اس سے اتم ہیں کر کے اپنا کٹھن پائے اور شودر کو بید کے منتر سے جگتھ اور ہوم کرنا چاہیے اور براہمن دیوتا کے
 برابر ہوتے ہیں اس لیے انکو نوکری اور سیدو آدمی کی بہت منہ ہو کوئی کہے کہ درونا چارج ایسے مہاتمانے کسواسطے درجودھن کی نوکری
 کی تھی سو انکا حال یہ ہو کہ ایک دن اشوٹھانا بیٹے درونا چارج نے ایک بین کسی کے لڑکے کو دودھ پیتے ہوئے دیکھ کر اپنے باپ سے کہنے لگے
 کہ میں بھی دودھ پیوں گا درونا چارج کو درور کے مارے اتنا مقدور نہ تھا کہ جو دودھ مول لیکر اسکو دیتے انھوں نے سفید مٹی جس سے لڑکے لکھے ہیں
 پانی میں بیکر دودھ کی جگہ اپنے بیٹے کو دی جب اشوٹھانا نے اسکو دودھ سمجھ کر پی لیا تب درونا چارج نے من میں کہا کہ دیکھو میرے بیٹے
 پر دھکا رہو کہ باؤ بھر دودھ پیٹے کے پینے کے واسطے میرے کیے نہیں ہو سکتا اسی دھکے سے درونا چارج نے من میں کہا کہ دیکھو میرے بیٹے
 لگے لیکن انھوں نے کچھ ہواوری تنخواہ باندھ کر اس سے نہیں لیا اور چھوڑ دینے چارون برنوں کا دھرم تھے کہا اب استریوں کا دھرم کتنے ہیں
 سنو کہ استری اپنے بت کو دیوتا اور پریشور کے برابر جانکر اسکی اکیامیں رہا کرے اور بیٹھا بچن بول کر کسی کو ٹھوڑی نہ کہے اور بہت بوجھ رکھ
 اپنے سوامی اور بڑوں کی شل شدھ من سے کیا کرے اور اپنے رہنے کا کھنڈھ رکھے ٹھوڑا یا بہت جو کچھ گنا یا کپڑا پریشور دے اسی کو
 پنکر خوش رہے اور سوا سے بچ کے چھوٹ بات اپنے سوامی سے نہ کہے اور سنو کہ رکھے اور جو استری اپنے کرموں کے پھل سے
 بدھوا ہو جائے اسکو کسی چیز سے بیٹ بھر لینا اور کپڑے سے تن ڈھانپ کر پریشور کا بھجن اور دھیان کرنا اچھت ہے بدھوا استری کو
 بھوجن اوک میں سوا کی اچھا رکھنا اور اچھا گنا اور کپڑا پنکر سنگار کرنا چاہیے جو استری اپنے دھرم اور کرم سے رہ کر ایسا کرتی ہے
 وہ مرنے کے بعد سیکھتھیں جاکر کچھ جی کی طرح اپنے بت کے ساتھ سکھ اور بلاں کرتی ہے اور چارون برن کے استری پریش کو چوری وغیرہ
 بڑے کرموں سے الگ رہنا چاہیے اور ہر روز استری اور پریش کے بھوک کرنے میں جلدی سنناتان پیدا نہیں ہوتی اس واسطے

۲ درسااचार्य
 ۳ अवस्थामा

کیا آدمی کو چاہیے کہ جب استری زنجیر لا ہو کر چوتھے دن انسان کرے تبھی اس سے بھوک کرے تو سنناتان دھرماتا پیدا ہووے میں بھوک
 کرے تب پریش کا بیج اور بیل اور دھرم ناش ہو جاتا ہو اور عمر کم ہو جاتی ہو اور جو کوئی زنجیر لا ہونے پر چوتھے دن اپنی استری کے پاس نہ جا کر
 اپنی استری سے بھوک کرتا ہو اسکو بڑا پانی اور دھرمی سمجھا جائیے سواے ان چارون برن کے اور جو برن سنکر وغیرہ ہیں انکو اچھت
 ہے کہ انکے گل میں جس طرح کا دھرم اور کرم چلا آتا ہو اسی طرح پر وہ لوگ بھی اپنا دھرم اور کرم رکھیں۔

اوصیائے بارہخوان - کننا ناروجی کا دھرم چارون آشرم کا

ناروجی بولے کہ اے راجا جد شہ چارون برنوں کا دھرم تھے تھے کہا اب چارون آشرم کا دھرم جو انھیں کرنا چاہیے سنو کہ ہرم چاری کا
 دھرم یہ ہے کہ جب کسی کو ہرم چرج لینے کی اچھا ہو اور اس کے مانا پتا اکیادہویں تب وہ بیس برس کی عمر میں اسکی اچھا سے گرو کے گھر جا رہے
 اور ایک چت ہو کر انکی سیوا کرے اور گرو کی اکیا سے پھل انکی نمل اور سیدو کو پڑھنے سے اتم سمجھے اور بڑا کال اور سندھیا کے سے گرو
 نارائن اور سورج اور اگن اوک دیوتوں کی پوجا پڑھ کے ساتھ کیا کرے اور ہر چار گھر کر سر اور ڈھری وغیرہ کسی انکا بال بھی نہ منداوے
 اور جو بھجھا مانگ کر لاوے وہ گرو کے سامنے سب رکھ دے جب گرو اکیادہویں تب بھوجن کرے اور کرودھ کرنا اور دھرمی کننا چھوڑ کر گرو کی مندا کرے
 اور عطر اور بھیل اور چنن اوک سکندھ نہ لگاوے اور شمشیر اور مٹی لگانا اور مانس کھانا اور مدرا پینا چھوڑ کر پنج برس تک ہرم چرج سے گرو کے
 گھر رہے لیکن گرو کی استری سے ہنسکر نہ بولے دور سے دندوت کرے اور کبھی استری کا پرنگ نہ کرے بلکہ استری سے بات کرنا اور استری
 کا گنا سننا چھوڑ کر اسکے پاس اکیلے میں کبھی نہ بیٹھے جس میں اسکا من اور اندریان جلیماں نہ ہوں استری کو آگ اور پریش کو گھی کے برابر
 سمجھا جائیے سو گھی آگ کا ساتھ پاکر کبھی بے پھلے نہیں رہتا جو بیس برس کی عمر میں چت اسکا گرو تھی کرنے کے واسطے چائے تو اب چھے
 کل میں بواہ کر کے گرو سے دھرم سے رہے اور جو بواہ کرنے کی اچھا نہ ہو تو ختم ہر گرو کے گھر ہر کسی استری کو بڑی نگاہ سے نہ دیکھے اور بان پریش
 کا دھرم یہ ہے کہ جب گرو استری میں چاس برس کی عمر ہو تب اپنی استری سمیت جنگل میں پریشور کا تپ اور اسمن کرے اور سوا سے
 انمول اوک کے کھیت کا بو یا اناج نہ کھائے اور جو کنہ مول اوک نہ لے تو درخت کا پتہ کھا کر رہے لیکن بھل اور پتا درخت میں سے
 انمول اوک کے کھیت کا بو یا اناج نہ کھائے اور جو کنہ مول اوک نہ لے تو درخت کا پتہ کھا کر رہے لیکن بھل اور پتا درخت میں سے
 بھل اور کنہ مول کھلا کر اسی بھل اوک سے ہوم کیا کرے اور مکان وغیرہ چھوڑ کر برسات میں پنج میدان کے بیٹھے اور جاوین جل باس
 اس کے گرمی میں پنج اگن تاپے اس طرح کا تپ ایک برس یا دو برس یا چار برس یا آٹھ برس یا بارہ برس جہاں تک ہو سکے وہاں
 تپ کر کے ہرم کا بچار کرتا رہے تو وہ ہرم تپ ہو جاتا ہے۔

اوصیائے تیرخوان - کننا ناروجی کا کتھا سنیاں دھرم کی راجا جد شہ سے

ناروجی بولے کہ اے راجا جد شہ بان پریش چھ برس کی عمر میں سنیاں لیکر ڈنڈ کنڈل دھان کرے اور دھرم سنیاں کا یہ ہے کہ پہلے جمل
 کے گرو کے پاس سے اسکے گلے میں جینو پینا باٹھا اسی طرح منتر پھلک جینو گے سے اتار ڈالے اور پہلے آشرم کا دھرم چھوڑ دے اور
 اسکا گرو کا تون میں ایک رات سے زیادہ نہ رہے لیکن بھجھا مانگنے کے واسطے بستی میں جا کر جو کچھ سادھارن سے دودھ بھجھا لے اسکو
 اسکا گرو کے موافق کرم اپنا کرتا رہے اور کچھ بستر اوک اپنے پاس نہ بٹورے اکیلا ہر دن ڈنڈ اور کنڈل ایک ساعت نہ چھوڑے اور ہر
 دن میں دیا رکھ کر ہر چرون کا دھیان کرتا رہے اور ہرم کا پرکاش جڑ اور جین سب تن میں برابر سمجھے اور کسی کو اپنا جیلانہ بناوے

سیوا کرنا اچھا ہے اس میں پریشور بہت پریشان رہتے ہیں گو ستر کو اپنے پرورداروں کا جو کوئی کر یا کر م کرنا ضرور بہت تیرہ پر رہتے
سے آدمی کا من اور دم کی طرف نہیں جاتا اور کسی جگہ رہنے میں بہت باپ کی طرف دیر تابت اور کھانگ باسی جیو پریشور کا بھین اور
آئینہ کرنے اور کھانا سنے سے کرتا رہتے ہوئے ہیں۔

ادھیائے پندرھواں کتھا گرو ستر آشرم کی

نارود جی بولے کہ اے راجا جگہ ستر گرو ستر آشرم کو دیتا اور تیرے نام پر جگہ اور شرادھ وغیرہ میں اچھے کلین اور کرنا دیان اور سید
اور شاستر چلنے والے اور ہر جگہ برہمن کو بھجن کرنا چاہیے ایسے برہمن کے بھوجن کرنے سے بہت پٹن ہوتا ہے جس طرح اچھے زمین میں
اناج بولے سے بھی پیدا ہوتا ہے اور اوس زمین میں بولے سے کچھ پیدا نہیں ہوتا دیو کرم اور تیر کرم میں تین برہمن سے کم نہ کھلاوے اور جگہ اور
شرادھ میں کسی جیو کو نہ مارے دیوتا تیر لوگ جیو ہنس کرنے سے خوش نہیں ہوتے ہیں اور سب جگہ ان سے گیان جگہ یعنی پریشور کی کتھا
اور کیرن کنا اور سنا بہت اتم اور پور تیر اور سب دھرموں سے بڑا دھرم ہے جانو کہ منسا باجا کرنا سے کسی کا بڑا نچا بہت اور ستر گرو کے
جسکو ستر گرو نہیں ہوتا وہ بڑا پنڈت اور گیان فی ہونے پر بھی نرک میں جاتا اور گرو ستر کو پر گتیا کسی بات کی کرنا نہ چاہیے اپنے دھرم کے برخلاف
چلتا ہو اور جو دھرم جاری اپنے برت اور دھرم کو چھوڑ کر سپر نہیں چلتا ہو اور جو بان بہتہ اپنے تپ اور دھرم کو نہیں کرتا ہو اور جو سنیاسی لایج
رکھا اپنی اندریوں کا شکر چاہتا ہو ایسے لوگ نام کے واسطے آشرم کا روپ بنائے ہیں اُس دھرم کا پھل انکو نہیں ملتا اور اے راجا چار دن
برہن اور چار دن آشرم کو اچھا ہو کہ تین جولا یا کر دھرم کا کرم کرین ایک پیر برت دوسرا زبر برت شاستر کی الیا کے موافق پیر برت کر م کرنے
والا جو چند منڈل کی راہ سے دیو لوک وغیرہ میں جا کر اپنے کرموں کا شکر چھوکتا ہو اور دت پوری ہو جائے پیر ہنسارین جنم لیکر اوگون سے
نہیں بچتی پاتا ہو اور نہ برت کر م کرنے والا سورج منڈل کی راہ سے بکھنہ میں ہو چکا دھرم اور مرن سے چھوٹ جاتا ہو سو ستر نے ٹکودونوں راہ میں
بتلا دی ہیں جو گرو ستر ہمارے کئے یعنی شاستر کے موافق اپنے کرم اور دھرم سے رہے وہ پرم ہنس کی بددی کو گرو ستر آشرم میں بھی پاسکتا ہو اور
جو کوئی سنیاس اور ہرگ لیکر گرو ستر کی چاہنا کرنا ہو اُسکو کئے کے برابر جو ہانت کر کے پھر کھائے اور پھر چھنا چاہیے پریشور کی نایا میں سناری
لوگ بہت کر خراب ہو رہے ہیں جس طرح رتھ میں جوتا ہو اور خوار رتھ کو جھڑ جاتا ہو اور کھینچ کر لجاتا ہو رتھ کا کچھ بس نہیں چلتا اسی طرح
رتھ روپی بدن کا گھوڑا بیل تین اپنے کرموں سے جس لوک میں چاہتا ہو دیوتا ہو اس سے ٹکے کا تین پاکر شکر کرم کر کے سورگ اور ستر گرو کا
سکھ بھوگنا چاہیے اور گیان بھکت کی بڑی بددی ہو جس بھکت اور بھجن کے پرتاپ سے میں برہما جی کا بیٹا ہوا وہ کتھا سنو کہ پھلے مہاکپ
میں میں آپ برہمن نام گنہرب بہت سندر پیدا ہو کر نا اچھا جاتا تھا اور بہت سندر ہونے سے استر گان چھوڑا جاتی تھیں سو میں بھی اُن سے
موت ہو کر اُنکے ساتھ بھوگ اور بلاس کرتا تھا ایک دن میں پریشور تیر دیوتا کی بھائی جا کر گانے لگا اُس وقت چت میر ایک استری
سے اُن دنوں بہت چھینا تھا اُس سے گانا میرا نہیں بن بڑا اور لگا رکھیشور کی بد صورتی دیکھ کر میں نے ہنس دیا اسی پرادھ سے
اُس دیوتا نے بھکو شاب دیا کہ تو شور ہو جاتا میں دوسرے جنم میں اسی شاب کے کائن ایک برہمن کی داسی کا بیٹا ہوا وہاں
پرست سنگ اور بھجن کرنے کے پرتاپ سے بھکو نازد بددی ملی سوائے جگہ ستر مڑے بھگوان ہو کر جنم برہم پریشور کا نام لینے
اور بھجن کرنے سے آدمی کرنا رہتے ہو کر ایسی بددی کو چھوٹا ہو دی پر برہم پریشور شری کرشن جی دن رات تمہارے سامنے رہ کر تم کو
اپنا بڑا جانتے ہیں ایسا بھاگ دوسرے کا ہونا دیر لہجہ ہو اور ہم لوگ رکھیشور اور دیوتا اوک بھی انھیں کا درشن کرنے کے واسطے

تمہارے پاس آکر تہن سوشیام سندر کے درشن اور پوجن کرنے سے تمہاری گنت ہونے میں کچھ سدیہ نہیں اور یہ بات سننے ہی راجا جگہ ستر
اور راجن نے شری کرشن مہاراج کے پریم میں ڈوب کر بڑا سوچ کر کے من میں کہا کہ دیکھو پریشور تیر کی ناکھ کو پٹنے اپنا بھائی جان کر اُنکے
ناتے داروں کی طرح کام لیا جب ایسا بجا کر دونوں بھائی شیام سندر کے جرنوں پر سر رکھ کر دئے لگے تب شیام سندر نے اشارے سے
نارود من سے کہا کہ تم نے کس واسطے میرا بھید کھول دیا اب یہ لوگ ناتے داری کی محبت چھوڑ کر ٹھکوپریشور بھاؤ بھجینگے نارود جی بولے کہ اکر
دینا ناخر آج تک یہ آپ کی نایا میں لپٹے تھے اب انکا تود چھوڑا کر کرنا رہ کر دینے انی کتھا سنا کر شکد یو جی بولے کہ اے راجا پر بھیت یہ سب
کتھا اور بڑا شیام سندر کی سنتے ہی راجا جگہ ستر نے بہت خوش ہو کر بڑے پریم سے شری کرشن جی اور نارود من کی بدھ سے بوجا کی اور
اسی دن سے جگہ ستر شیام سندر کو پورن برہم جان کر انکا دھیان اور آئینہ کرنے لگے اور نارود من وہاں سے برہم لوک کو چلے گئے۔

اسکندھ آٹھواں

پریشور کا ہر اوتار لیکر گج کو گراہ سے بچانا اور باون اوتار دھرم کرشن پگ
پریشوری راجا بل سے دان لینا
ادھیائے پہلا۔ کنا شکد یو جی کا کتھا منو سترون کی

راجا پر بھیت اتنی کتھا سندر بولے کہ اے شکد یو سوامی راجا سو اٹھو من کے نش کا حال میں نے سنا اب منو سترون کے نام اور جس جس منو ستر
میں جوہر اوتار پریشور نے لیے تھے اُسکی کتھا سنا چاہتا ہوں سو کیے شکد یو جی بولے اے راجا پر بھیت سو اٹھو من سے لیکر آج تک چھ منو ستر گرو
میں سو پہلے منو ستر کی کتھا جس میں وہی سو اٹھو من راجا ہو کر دو بیٹے اور تین بیٹی رکھتے تھے پسرے اور چوتھے اور پانچویں اسکندھ میں
میں سے کہ چکا ہوں انھیں کی تیسری کتھا کوئی نام سے جو رچ بر جاپت کو بیای گئی تھی اُسی منو ستر میں جگہ بھگوان نے اوتار لیا ایک نئے
راجا سو اٹھو من بھتہ راندی کے کنارے ایک پیر سے کھڑے ہو کر تپ کرتے تھے اُس سے راجھسون نے اکر اکا تپ کھنڈن کرنے
کے واسطے چاہا تب انھیں جگہ بھگوان نے راجھسون کے ہاتھ سے سو اٹھو من کو بچا کر تینوں کی کی بھی سمیت راج بھو گاہ سب کتھا
پہلے منو ستر کی ہو دوسرا سولہ دیکھ نام من اکر گن کا بیٹا ہوا اُس میں دیوتا اوک من کے بیٹے اور روجن نام اندر اور کھٹا اوک دیوتا اور
ایک پسر اوک سہیت رکھ ہوئے اور شرس نام رکھیشور کے یہاں بھجونا پریشور نے اوتار لیکر اٹھاتی ہزار رکھیشورون کو گیان پریش
پریشور اتم نام من راجا پر یہ برت کا بیٹا ہوا اس میں پون اوک من کے بیٹے ہوئے اور سٹ جت نام اندر اور سٹ اوک دیوتا
پریشور اوک سہیت رکھ ہوئے اور دھرم کی منیتا نام استری سے ست سین نام پریشور نے اوتار لیکر پانی اور دوشٹون کو ناش
اور سٹ کو اٹھ کر کیا چوٹھانا مس نام من اتم کا بھائی ہو اس میں پر پھر وغیرہ من کے بیٹے اور ستر نام اندر اور سترنگ اوک دیوتا
اور راجا پر بھیت نے بنے کیا کہ اے مہاراج جس طرح پریشور نے گج کو گراہ سے چھوڑا یا تھا اُسی کتھا کیے۔

ادھیائے دوسرا۔ کنا شکد یو جی کا کتھا بھیندر اور گراہ کی

راجا پر بھیت نے اے راجا پر بھیت پریشور اپنا شری پریش جنم لینے اور مرنے سے رہت ہیں برہما جی وغیرہ دیوتا بھی اُنکے آواز آتے کو

स्वायम्भुवमनु

स्वयंभुव

चतुर्विंश

उज्ज्वल

शिरस

दिविभव

विशिव

मत्यक

بھیت کر کے کاہن شاپ سنتے ہی میں نے بہت شرمندہ ہو کر اُسے کہا کہ میں نے اپنے بچے کا بچل پایا لیکن اب آپ یہ بتائیے کہ اس شاپے
 اوتھار کب ہوگا تب رکھیشور بولے کہ تو کئی ہزار برس تک گراہ جون میں رہ کر ایک دن گنبد کا پیر پکڑا اور جب تک نہ ناکھ باغی کے
 چھوڑائے گی واسطے اگر تھکوا اپنے سدرشن چکرتے مارینگے تب توجہ گندھرب کا تن باو لگا سوان رکھیشور کی کہانی سے آج آپ کا درشن جو برہما جی
 شری مہادیو جی آؤ گوی جلدی نہیں ملتا میں پا کر کرتا رہتا ہوں اب آپ بھگوا لیتا دیتے تو اپنے لوگ کو باؤن جب وہ گندھرب پریشور سے
 بدامکر دندوت کر کے پان پٹھکراپنے لوگ کو چلا گیا تب ہر گھوان کی اگیا سے اُس باغی نے بھی وہ تن چھوڑ کر گنت پانی اور اندرون راجا
 یعنی وہی باغی اچھڑچھڑ روپ ہو گیا اور دندوت اور اسٹٹ اور برکرا کرنے کے نیچے ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے دینا ناخہ میں پورب جنم میں
 اندرون نام راجا تھا اور دن رات ہر چرون کا دھیان لگائے راج کا ج کرنا تھا ایک دن اگست جی میرے پاس آئے اور
 میں جب اور دھیان کر رہا تھا اُس کے میں اپنے اگیاں سے اُٹھا اور نہ کر کے چپ چاپ اسی طرح بیٹھا رہا تب اگست جی میرے
 اوپر کر دھو کر بولے کہ اے راجا کس شاستر میں لکھا ہے کہ جب براہمن در رکھیشور یا بشو کسی کے مکان پر آوے اور مکان کا مالک اُس کا اور
 نہ کر کے متوالے باغی کی طرح بیٹھا رہے اس لیے میں پریشور سے چاہتا ہوں کہ تو باغی کا تن پانے سے شاپ سنتے ہی میں نے بھت ہو کر اُسے
 کہا کہ اوتھن ناخہ میں نے اپنی کرنی کا بچل پایا لیکن اب آپ یہ بتائیے کہ اس تن سے میرا اوتھار کب ہوگا یہ سنکر میں ناخہ نے کہا کہ
 جب گراہ تیرا باؤن تالاب میں پکڑے گا تب تک نہ ناکھ چھڑانے کے لیے آوین گے اور گراہ کو مار کر تھکے مکت دینے سو میں اگست
 من کی دیسے آپ کا درشن پا کر کرتا رہتا ہوں جب اس طرح بہت سی اسٹٹ اندرون نے ہاتھ جوڑ کر کی تب نارائن جی پریشور ہو کر بولے
 لاؤ اندرون جو کوئی بھگوا اور بھگوا اور اس پہاڑ اور چھپرے اور کو ستھ من اور شمشکھ چکر گدا پریم میرے متھیاردن کو اور چھپرے کچھ آؤ کہ میرے
 اوتھار دن کو کو لنگا جی اوتھار اور دھوا اور پرہلا دھو میرے بھکت زین اٹھو پانی رات اٹھ کر دھیان کر کے اُسکو برے بننے
 کا بچل نہ ہوگا اور یہ سنساری جیو اس گنبد رموکش کی اسٹٹ کو میرے واسطے پڑھیں گے اُن کو میں آنت سے اسی طرح مکت
 دنگ جس طرح تیرا اوتھار کیا یہ لکھ ہر گھوان نے اندرون کو اپنے گڑ پر بیٹھا لیا اور شمشکھ پکڑ کر بیکٹھ کو چلے گئے انہی کھٹا سے نا کر
 شکدیو جی بولے کہ اے راجا برہمیت جس طرح باغی کو گراہ پکڑے تھا اسی طرح سب سنساری جیو کال کے منہ میں پڑے ہیں
 جب کچھ نے دین دھی ہو کر نارائن جی کو لگا رہا تب پریشور نے ہلو گراہ کے منہ سے چھوڑا یا اسی طرح جب آدمی پریشور کا دھیان او
 انمرن کرتا رہتا ہے ہر من سے چھوٹ کر بھوسا گراہ اتر جاتا ہے اور جو کوئی مصیبت میں اس گنبد رموکش کی کھٹا کا دھیان کر کے
 نارائن جی خروا اُس کی مصیبت کو دور کر دینگے۔

اوتھیاے پانچواں - کہنا شکدیو جی کا کھٹا چھپ وارا کی

شکدیو جی بولے کہ اے راجا برہمیت ہر ایک منورترین جو اکثر کوئی جگت کا ہوتا ہے نارائن جی ایک اوتھار بیکر دم کی رجھا کرتے ہیں
 منورترین ہر اوتھار ہوتا تھا اُسکی کھٹا ٹکو سنائی اور پانچواں من ریت نام اسٹٹ کا بھائی ہوا اس میں بل بندھیتھ اوک میں
 بیٹے اور بھٹوان نام اندر اور دھما ہوا اوک دیوتا اور ہر ہرہہ حرم اوک بہت رکھ ہوئے اور شمشکھ رکھیشور کی بیکٹھ نام استری
 بیکٹھ بھگوان کا اوتھار ہوا اور منورترین پرست لوک کے سامنے دوسرا بیکٹھ بھی جی کے رہنے کے واسطے بنایا اس اوتھار
 کون کو کوئی برہمن نہیں کر سکتا۔ چھٹوان چاک بھگوا نام من ہوا اس کے چکر اوک بیٹے ہوئے اور اس منورترین مشرک

۱۹۷
 ۲۱
 ۲۲

نام اندر اور بھٹاوک دیوتا اور ہر ہرہہ حرم اوک بہت رکھ ہوئے اور شمشکھ رکھیشور کی بیکٹھ نام استری سے آجبت نام اوتھار پریشور کا ہوا جنون
 بدورتن نکالنے کے واسطے دیوتا اور دیوتوں سے مندر کو متھن کر لیا اور آپ کچھ کے اوتھار بیکر مند راجل برہت کو جو متھانی بنانے سے
 ڈوب جاتا تھا اپنی پیٹھ پر اٹھا لیا اتنی کھٹا سکر راجا برہمیت نے پوچھا کہ اے شکدیو سوامی بھگوان نے کس طرح پہاڑ کو اپنی پیٹھ پر بیکر مندر کو متھن کر لیا
 اور اس میں سے چورہ رتن نکال کر دیوتوں کو امرت پلا یا سوکھا دیا کر کے سنائیے میرا من ہر جرت سنتے سے نہیں اٹھاتا یہ سنکر شکدیو جی نے بہت
 خوش ہو کر کہا کہ اے راجا دیوتا اور دیت دونوں بھائی کشپ جی کے بیٹے ہو کر آپس میں دشمنی رکھتے ہیں کبھی اندرون کو جیت کر دیوتوں
 سمیت راج کرتے ہیں اور کبھی دیت لوگ دیوتوں کو جیت کر تینوں لوگ کا راج کرتے ہیں جس طرح یہاں سنساری جیو پریشور پر چلتے پھرتے
 ہیں اسی طرح دیوتوں کو وغیرہ میں بھی پریشور ہو کر رکھیشور اور مہا مالوگ آکا ش مارگ سے وہاں چلتے پھرتے ہیں سو ایک سے اندر جب
 راج سنگھاسن پر تھتے تب ایرات باغی پر چڑھ کر کہیں کو جاتے تھے راو میں در ہا سا رکھیشور کو جو اپنے جیلون سمیت چلے آتے تھے
 دیکھ کر اندر نے دندوت کیا تب رکھیشور نے بڑی خوشی سے ایک مالا پھولوں کا جو اپنے گلے میں پہنے تھے اُتار کر اندر کے پاس بھیج دیا
 جب اُن کا جیہ الا لیکر اندر کے پاس گیا تب اندر نے وہ مالا اُس سے لیکر باغی کے متک پر دھو دیا اور بھان سے یہ بولا کہ اُس سے
 ہر گھوان کو سکندھ دے اے اچھے اچھے پھول دیو لوک میں ہوتے ہیں اور باغی نے وہ مالا سونپ سے گرا کر پیر کے نیچے روندھا لاجب اس چیلے
 نے جا کر یہ سب حال رکھیشور سے کہہ دیا تب در ہا سا رکھیشور کر دھ کر کے بولے کہ اے اندر تو نے راج اور دمن کے غور سے میرے
 مالا کا نذر کیا اس لیے تیرا راج جاتا رہے جب دیوتوں نے در ہا سا رکھیشور کے شاپ دینے کا حال سنا اور لڑائی کر کے اُن کا راج
 چھین لیا تب اندر نے دیوتوں سمیت بھاگ کر برہما جی سے بنے کیا کہ اے مہا پریشور در ہا سا کے شاپ دینے سے میرا راج اور دمن جاتا
 رہا آپ کچھ سہا تیا کیجئے برہما جی بولے کہ میں ایسی سامرہ نہیں رکھتا چلو نارائن جی سے بنی کر میں اُنکی دیا سے تمھارا دھکھ چھڑ جائے گا
 یہ بات لکھ کر برہما جی نے اندر اوک دیوتاؤں کو اپنے ساتھ لے لیا اور چھپرے مندر کے کنارے پر جا کر یہ استت پریشور کی کہ اے دینا ناخہ میں
 آپ کی کہانی سے سب جیوؤں کو اُنکے کرم کے موافق چڑاسی لاکھ جون میں جنم دیتا ہوں لیکن آپ اپنی اچھا سے دیوتا اور براہمن اور
 بھکتوں کا دھکھ چھڑانے کے واسطے اوتھار دیتے ہیں میرے کرنے سے کچھ نہیں ہو سکتا ان دنوں در ہا سا رکھ کے شاپ سے دیوتوں کا
 راج دیوتوں نے چھین لیا ہے اس سے دیوتا لوگ بہت دکھی ہو کر آپ کی شرمن میں آئے ہیں آپ دیال ہو کر اُنکا دھکھ دور کیجئے
 سوائے آپ کے اور کوئی دوسرا مالک اور بڑا نہیں ہے جس سے جا کر اپنا دھکھ کہیں سنسار میں آپ کا نام دین دیال ہو کر ہر موگوا
 دین جانکر دیال ہو جائے اور شرمن آئے کی لاج رکھ کر سہا تیا کیجئے۔

اوتھیاے چھٹوان - درشن دینا پریشور کا برہما دک دیوتوں کو

شکدیو جی بولے کہ اے راجا برہمیت جب برہما جی وغیرہ دیوتوں کے استت کرنے سے بیکٹھ ناخہ پریشان ہوئے تب جنون نے ہزار سورج
 کے برابر پانچواں روپ سے گڑ پر کر دیوتوں کو قدشن و بادہ پرکاش دیتے ہی سوائے برہما جی کے اور سب دیوتوں کی آنکھیں چمک گئیں اور
 مندرشن جا کر اوک اٹھون شمشکھ کے اپنا اپنا روپ دھازن کے جاؤں طرف کھڑے تھے سو برہما جی نے دندوت اور پکرا کر کے
 ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے دینا ناخہ جل پریشور کی بیکٹھ نام استری کے سامنے
 ہر گھوان کے برابر ہو کر کچھ سامرہ نہیں رکھتے اور آپ سدا اندر دوت رہتے ہیں کون ایسا ہے جو آپ کے ادا اور امت اور مہا کر

१ हयग्रीव
२ विश्वधरा
३ विप्रचित्रा

بمان اؤک بریٹھ کر دن بھوم من آئے اور دیتون کی طرف راجا بل بہت اچھے گئے اور کپڑے پہن کر پھاس نام بھان آکاش کا جی پر جو نام
 دانو نے اسکو بنادیا تھا سوار ہو اور پھر گیارہ سو روپے اور کال نیم اؤک اسکے سینا پتیون نے اچھا اچھا کھانا اور کپڑا پہن کر بہت طرح کے
 ہتھیار باندھ لیے اور شیر اور بھی اور جھلی اؤک اس بان پر پڑھ کر ڈالی میں آئے اسوقت دونوں فوج میں مارو باجا بننے اور بہت طرح کے
 جھنڈے بھرانے سے کسی شوجھا معلوم دیتی تھی جیسے دوسرا پھر سندر دھان پر پھٹ ہوا اور اتنی فوج دونوں طرف تھی کہ جسکی گنتی کوئی نہیں کر سکتا تھا پھر
 دیوتا اور دیت اپنی برابر والی جڑی کو دیکھ کر سوار سے سوار اور پیدل سے پیدل لڑنے لگے اس طرح دونوں طرف سے تلوار اور بھنڈی اور تیر اور
 سانگ اور ترشول اور بجر اؤک بہت طرح کے ہتھیار چلنے لگے جیسے ساون جھادون میں بہت بھگا ہوتی ہو راجا بل سے سانگ اور بجر اور
 ترشول اؤک بہت طرح کے ہتھیار چلا کر ایسا دیوانہ گر ام ہوا جیسے خون ندی کی طرح بہہ نکلا اور ہتھیاروں کی گھٹا چھاکر تلوار بجلی کی طرح
 چمکتی تھی جب اس لڑائی میں پریشور کی کربا سے دیوتوں نے بہت دیتون کو مار ڈالا اور اندر نے مارے بانوں کے راجا بل کو گھبرا دیا تب
 اُسے سامنے لڑنے کی سامت نہ رہنے سے مایا جھوٹ کرنا شروع کیا اور اپنا بان آکاش میں سے جا کر دیوتوں کی فوج پر ہتھیار اور
 پہاڑ اور آگ اور خون اور پیپ وغیرہ برسانے لگا اور ننگی ننگی راجستیان کھڑک اور پھرتیے دیوتوں کی فوج میں آ پھونچیں اور چاروں
 طرف سے سندر کا پانی چڑھا تا دھالی دینے لگا یہ دشا دیکھتے ہی دیوتوں نے گھبرا کر نارائن جی کا آئینہ کر کے اُسے سہا سہا چاہی
 تب دیندیاں انتر جامی اپنے جھکوتوں کا دھوکہ کرائی سمجھ کر پڑ پڑے اُست جی ثورت سے ہتھیار دھارن کیے ہوئے دیوتوں
 کی فوج میں آئے اور انکو دھیرج دے کر کہا کہ تم دیوتوں نے اہریت پیا ہے مرنے سے بے ڈر ہو کر دیوتوں سے لڑو وہ تمکو نہیں جیت سکیں
 تب بھگوان کا درشن پائے اور انکے دھیرج دینے سے سب دیوتا بہت بل پا کر پھر دیوتوں سے لڑنے لگے جب نارائن جی کو دیکھتے
 کال نیم دیت شیر پر چڑھا ہوا انکی طرف دوڑا اور ایک ترشول اپنے چلا یا تب بلیکھ ناخو نے وہ ترشول پا کر سندر دھارن چکرے اسکا سر
 باہن سمیت کاٹ ڈالا جب کال نیم کا فرنا دیکھ کر مالی اور سماں دیت بھگوان کے سامنے لڑنے آئے تب شیام سندر نے اُنکا سر بھی سندر
 چکر سے گرا دیا پھر مالوان دیت نے اگر ایک گدا نارائن جی پر اور دوسری گدا کرڑ پر باری سو مہا پر بھونے اسکا بھی سندر دھارن چکر سے کاٹ لیا۔

اوصیائے گیارہوان بجی ہونا دیوتوں کی

شک دیو جی بولے کہ راجا پر پھٹ کیلئے ناخو کے آئے ہی دیوتوں کی سب مایا اس طرح جاتی رہی جس طرح سپنے کا دکھ جانے سے جاتا رہتا ہی
 اور دیوتوں کو بڑا بھر دسا ہو کر راجا اندر اور راجا بل سے پھر شکھ جڑھ ہونے لگا تب راجا اندر نے کہا کہ ای راجا بل تم نون کی طرح چمک کر کے ہمارا راج
 لینا چاہتے ہو شورشروں کی طرح سامنے ہو کر جڑھ کر دے آج دیوتوں کو مار کر سب دنون کا میرے سے لگا یہ چین سنتے ہی راجا بل بولے کہ
 اس اندر بھی چار دن ہونے کہ تم ہمارے سامنے سے بھاگ گئے تھے آج تمکو ایسا اُجھان کرنا نہ چاہیے ہمیشہ دن کسی کے برابر نہیں رہتے
 آگیاں آدمی تھوڑا دکھ اور شکھ ہونے سے اُجھان کرتے ہیں اور جیت ہار پریشور کے اوصہین ہے اس سے ہمارا اور تمہارا کیا کچھ نہیں
 ہو سکتا ایسا کہہ کر راجا بل نے راجا اندر کو بانوں سے میاگل کر دیا تب راجا اندر نے بجر سے راجا بل کو مارتا تب راجا بل
 اس طرح آکاش سے پرتھوی پر بان سمیت گرے جس طرح بلیکھ کٹا ہوا پہاڑ گرتا ہی یہ دشا راجا بل کی دیکھتے ہی چھوٹا نام دیت نے
 اپنی سواری کے شیر کو دوڑا کر ایک گدا راجا اندر پر اور دوسری ایزادت باہتی کے متک پراسی ماری کہ وہ باہتی بیاگل ہو کر بھنڈوں کے بل بیٹھ گیا

تب اندر باہتی پر سے اتر کر پڑ پڑے جب مائل سار تھی کی پھرتی دیکھ کر کچھ دیت نے ایک ترشول مائل رتھی کے مارتا تب اندر نے بجر سے سُرکا
 کاٹ لیا اسکے مارے جانے کا حال ناردجی سے سن کر غوی اور بل اور پاک نام تین دیت مہا بلوان اندر سے لڑنے کو آئے اور انھوں نے اندر کو
 لڑکھن کر اتنے بان مارے کہ اندر رتھ سمیت اس طرح چھپ کے جس طرح سورج بدلی میں چھپ جاتے ہیں جب یہ دشا دیکھ کر سب دیوتا
 گھبرائے تب اندر نے اپنے بجر سے بل اور پاک دونوں دیتوں کو مار کر پھر وہی بجر غوی پر چلا یا لیکن اس بجر سے غوی کا سر نہ کٹا جب اندر نے من میں بہت
 گھبرا کر کہا کہ دیکھو جس بجر سے میں نے برتر اس کو مار کر بہاڑوں کی کھجالی تھی اس بجر سے غوی کا سر نہ کٹا اس سے معلوم ہوتا ہی کہ میرے
 بجر کی سامت جاتی رہی ہی سوچ اور بچار اندر کر رہے تھے کہ اسی سمویہ آکاش بانی ہوئی کہ لے اندر غوی کو بردان ہو کہ کسی گیلی یا سوکھی جیر
 نہیں مرے گا کوئی دوسرا پایا اسکے مارنے کا رویہ آکاش بانی سنتے ہی اندر نے سندر کا پھینا بجر میں لپیٹ کر اُسپر چلا یا تو سُرکا کاٹ لیا
 جب اسی طرح دوسرے دیوتوں نے بھی بہت دیتون کو مارتا تب راجا بل نے پکار کر کہا کہ دیوتا اور دیت دونوں میری اولاد ہیں اور دیوتا
 سب دیوتوں کو مارا جاتے ہیں ایسا سمجھ کر راجا بل نے ناردمن سے کہا کہ تم جا کر سب دیوتوں کو سمجھا دو کہ اب نہ دیوتوں کی سہی ناردجی نے
 جا کر دیوتوں سے کہا کہ تم نے سینا پتیون کو مار ڈالا اب سب دیوتوں کو سواسطے مارتے ہو اور دیوتوں کو سمجھا یا کہ ابھی تمہارے دن کھوٹے
 ہیں مت لڑو جب ناردمن کے سمجھانے سے دیوتا اور دیوتوں نے لڑنا چھوڑ دیا تب اندر اؤک دیوتوں نے پریشور کی دیاسے جیت کر نقارہ
 بجایا اور اُسراون نے ناچ دکھلا کر گندھربوں نے گانا سنا یا جب نارائن جی بلیکھ کو گئے تب سب دیوتا پریشور کا جس گاتے ہوئے
 اپنے اپنے لوگ میں جا کر شکھ اور آئند کرنے لگے اور راجا اندر اپنے سنگھاسن پر بیٹھے اور جب ناردمن کی آگیا سے دیت لوگ اور
 راجا بل ان دیوتوں کا سر جو کٹا ہوا پڑا تھا اور گھائل دیوتوں کو اٹھا کر آستیا چل پریت پرشکر اچارج کے پاس لے گئے اور شکرا چارج
 نے بیٹھوئی بدیا سے سب دیوتوں کو جلا کر راجا بل کو بہت دھیرج دیا تب راجا بل نے سنتے ہوئے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ لے ہمارا راج میں
 آپ کی دیاسے کچھ سوچ نہیں کر تا کہی میری جیت ہوتی ہو کہی دیوتوں کی اب دیوتوں کے دن آچھے ہیں اس سے انکی جیت ہوتی جب
 ہمارے دن اچھے آویں گے تب ہلوگ بھی آپ کے آئند کرے دیوتوں کا راج پاویں گے یہ شکرا چارج نے راجا بل کے دھیرج اور
 گیان کی بڑائی کی اتنی کھٹا سنا کہ شک دیو جی بولے کہ اے راجا تم نے اہریت نکالنے کی کھجا جو بھی سوئے نہ کہی۔

اوصیائے بارہوان - کہنا شک دیو جی کا سندر تانی موہنی روپ بھگوان کی راجا پر پھٹ سے
 کہ اتنی کھٹا سندر راجا پر پھٹ سے پوچھا کہ ای شک دیو سوامی موہنی روپ کیسا سندر تھا جسکو دیکھ کر سب دیوتا اور دیت ایسے موہت ہوئے
 کہ دیوتوں کو اہریت پینا بھول گیا شک دیو جی بولے کہ ای راجا ہم اس روپ کا برن تم سے کما تک کریں وہ موہنی روپ ایسا سندر تھا کہ جسکو
 دیکھ کر شری مہا دیو جی بھی جنھوں نے کامیو کو بھنڈ کر ڈالا تھا موہت ہو گئے تھے تو پھر دیوتا اور دیت اور آدمی وغیرہ کون گنتی میں ہیں جو
 اپنے کو سنبھال سکیں اسکی کھٹا اس طرح پر ہے کہ ایک دن شری پاربتی جی نے شری مہا دیو سوامی سے کہا کہ تین بھگوان نے جس شری
 روپ سے دیوتوں کو موہ لیا تھا اس روپ کو میں دیکھا چاہتی ہوں یہ سندر شری مہا دیو جی شری پاربتی جی سمیت ندی گن پر سوار ہو کر
 اپنے گھوڑے میں نشن کے پاس گئے بشن بھگوان نے اُنکو اور پوربک بیٹھا کر پوچھا کہ آج آپ کدھر چلے تب شری مہا دیو جی نے اسشت
 اس کے بنے پوربک کہا کہ لے دینا نا تھ جس روپ سے آپ نے دیوتوں کو موہ لیا تھا اسی موہنی روپ کو میں بھی دیکھا چاہتا ہوں بلیکھ ناخو
 بولے کہ لے مہا دیو جی موہنی روپ کے دیکھنے سے تم کام بس ہو کر بے قرار ہو جاؤ گے شری شیو جی نے جواب دیا کہ دیت لوگ اپنے

من اور اندریوں کے اوصین رہ کر کا دیو کے بس ہو رہے ہیں اس سے انکی یہ دشمنی تھی اور میں اپنی اندریوں کو نہیں میں رکھتا ہوں اس نے
 موہنی روپ دیکھ کر اُس پر مہمت نہ ہو سکا اور پارتی بھی اُس روپ کو دیکھنا چاہتی ہے جس طرح آپ میری نئی سدا مانتے رہے ہیں اُسی طرح اچھا
 بھی میری پوری کیجئے یہ سکریشن بھگوان بوسے کے لے جولا نا تھ تم ہمارے بزرگ روپ کے چاہنے والے ہو جو گھٹنے اور بڑھنے اور کھلنے
 اور پھرنے سے رہت ہو کر کسی کو دکھلائی نہیں دیتا اس سے تم اُسی روپ کو دیکھا کرو اور بزرگ روپ میرا اسکو دیکھنا چاہئے جسکو بزرگ
 دیکھنے کا گیان نہ ہو جو میں بزرگ روپ دیکھ کر بزرگ روپ سے پریت پیدا کرے اور جو کوئی اگیا نی میرے بزرگ روپ کو نہیں
 دیکھ سکتے انکو میں اپنے بزرگ روپ کا دشمن دے کر گیانی بناتا ہوں کہ وہ تھوڑا سا پریم کر کے اپنا مطلب پا جاوین جب یہ سب
 باتیں سننے پر بھی شری مہادیو جی نے موہنی روپ دیکھنے کے واسطے بہت بڑھ کی تب بیکٹھ نا تھ ہنس کر بوسے کہ تم اور پاربتی جی دونوں اوٹ
 میں جا کر بیٹھو تم تمکو اپنا موہنی روپ دکھلاوینگے بڑھت چیتن رہنا یہ کھکر نادان جی وہاں سے انتر دھیان ہو گئے جب شری مہادیو جی
 اور شری پاربتی جی دونوں آڑ میں ہو بیٹھے تب شام سندر کی اچھا سے اُسی جگہ ایک باغ بہت اچھا کھڑا اور باؤلی اور
 بہت طرح کے پھٹیوں سمیت پیدا ہو گیا اُس وقت شری شیو جی اور شری پاربتی جی بڑی اچھا کھا سے چاروں طرف دیکھ کر آپس
 میں کہتے تھے کہ دیکھا چاہئے کہ وہ روپ کدھر سے بڑھتا ہو تا ہے اور شری پاربتی جی اپنی سندر تانی کے سامنے دوسری استری کو کچھ مال
 نہیں سمجھتی تھیں اسلئے وہ موہنی روپ دیکھنے کی بڑی چاہ رکھ کر یہ پجارتی تھیں کہ وہ روپ کدھر سے ہوا ہے سندر ہے یا نہیں اسی
 اچھا سے شری پاربتی جی بار بار اُٹھ کر اُس باغ میں چاروں طرف دیکھتی تھیں جس سے شری مہادیو جی اور شری پاربتی جی موہنی روپ
 دیکھنے کے واسطے بہت آشاک تھے اُسی سے یکایک ایک طرف سے موہنی روپ استری بہت سندر اچھا کھنا اور کپڑا پہنے پرکٹ ہوئی
 اور گھما کر بند اسکا بجلی کی طرح چمکتا تھا اور جڑاؤ کر دھنی گونگر ودا کر میں پہنے ایک گیند کپڑے کا بہت اچھا اور گول ریشم سے سیا ہوا جیسا
 لڑکے لوگ کھیل کرتے ہیں اپنے ہاتھ میں لے آکاش میں اچھا لکڑی پر دوک لیتی تھی سو گیند اچھا لے اور آکاش اور برحقوی یعنی نیچے
 اور اوپر دیکھنے کے وقت انار ایسی چھانی اُسی دکھلائی ہوتی تھی تب دیکھنے والوں کا من ڈگ جاتا تھا اس طرح وہ موہنی روپ باغ میں چاروں
 طرف گیند کھیلتی پھرتی تھی جیسے شری مہادیو جی کی اور اُکی آنکھیں چار ہوئیں اور اُس موہنی روپ نے آنکھ ٹٹا کر مسکرا دیا ویسے ہی شری
 مہادیو جی اسکا روپ اور چہرہ دیکھتے ہی کاماتہ ہو کر اُس پر مہمت ہو گئے اور ہر گھملا جو پہننے تھے اسکو اتار کر پھینک دیا اور شری پاربتی
 جی کو وہاں اکیلی چھوڑ کر آپ اُس موہنی روپ کے سامنے ننگے چلے گئے اور وہ سندر شری مہادیو جی سے کچھ استیہ نہ کر کے آگے کو
 چلی تب شری مہادیو جی اُس موہنی روپ پر اس طرح مہمت ہو کر اُسکے پیچھے دوڑے جس طرح سانڈ گؤ کے پیچھے دوڑتا ہے اور کامدیو
 نے اپنا موقع پا کر شوجی سے اپنا بدلایا جب شری مہادیو جی اُس موہنی روپ کے پاس پہنچے اور اُسے گھونٹ ڈالکر اپنا منہ
 چھپایا تب جولا نا تھ اُسکے منہ چھپا لینے سے بہت بیا کھ ہو کر میں کہنے لگے کہ دیکھو مجھ سے بڑی قبول ہوئی جو اسکے پاس آیا
 کہ منہ دیکھنے سے بھی بکھ رہا اور شری پاربتی جی نے بھی وہاں جا کر اُس استری کی سندر تا دیکھی تو اپنے روپ کو اُسکے سامنے
 ہزار حصہ میں ایک حصہ کے بھی برابر نہیں پایا اور پاؤں موہنی کاموتی کی طرح چمکتا دیکھ کر بہت شرمندہ ہو کر اپنے من میں کہا
 کہ ایسی سندر استری میں نے کبھی نہیں دیکھی تھی اسکے سامنے میری کچھ گنتی نہیں ہے جب شری مہادیو جی بہت کاماتہ ہو کر بے چین
 ہو گئے اور گیان کی باگ ہاتھ سے چھوٹ گئی تب شیو جی نے دوڑ کر اُس موہنی کو اپنے گلے سے لگا لیا سو وہ چٹک کر آگے

نہی جب گود میں لینے سے شری مہادیو جی بہت سب صبر ہو گئے تب اسکو پکارتے کے واسطے اُسکے پیچھے دوڑے لیکن وہ موہنی سطح
 جاکر نکلتی تھی کہ دور سے پر بھی شوجی کا ہاتھ اُسکے بدن تک نہیں پہنچتا تھا اُسی سے وہ سدری شری مہادیو جی کی درشت سے
 شرم دھیان ہو کر ایک ساعت میں پھر پرکٹ ہوئی تب شری شکر نے اسکو چھپٹ کر پکڑ لیا پھر وہ شری مہادیو جی کو جھٹک کر الگ ہو گئی
 جب اس کو پچا کھینچ میں کپڑا موہنی روپ بھگوان کا دھیللا ہو کر گر پڑا اور شیو جی نے اسکو ننگے دیکھا تب کامدیو کے بس ہو کر اسکو گود میں اٹھالیا
 اور موہنی روپ بھگوان کی اچھا سے اُسے گود میں لیے ہوئے اُسی طرح رکھیشور وں اور نیشور وں کے استھانوں پر بیٹھا کیے جبھی لانا تھ
 بہت دور سے سے تھک کر رکھیشور وں اور نیشور کے آگے بہت شرمندہ ہوئے اور موہنی روپ کو گود میں لینے سے گیان اور دھیان اُن کا
 چھوٹ کر بیچ گر پڑا تب موہنی روپ بھگوان یہ دشا انکی دیکھ کر وہاں سے انتر دھیان ہو گئے سو جہاں جہاں شری مہادیو جی کا بیج
 اٹھا وہاں سونا اور چاندی اور پارے کی کھان پیدا ہو گئی اور بیج کرنے اور موہنی پرکٹ ہو اُسی سے شری پاربتی جی وہاں پہنچ گئیں
 اُس اور بھیت ہو ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئے اور یہ اچھا کرنے لگے کہ پھر وہ موہنی پرکٹ ہو اُسی سے شری پاربتی جی وہاں پہنچ گئیں
 انکو دیکھتے ہی شری مہادیو جی نے بہت بھت ہو کر من میں کہا کہ دیکھو میں کام اور کر دھ اور لو بھ اور موہ کو اپنے بس جانکمر ہوں
 بس کامدھ میں بیٹھا تھا سو اس موہنی روپ کے دیکھنے سے سب گیان میرا قبول کر میں پھیل ہو گیا اور اُسکے پیچھے پور ہوں کی طرح
 دوڑتا ہوا پھر اور اپنا دھیرج اور بڑائی چھوڑ کر من اور رکھیشور وں کے نکٹ اپنی ہنسی کرائی اس سے مجھکو معلوم ہوتا ہے کہ میں نے
 کامدیو کو اپنے بس میں رکھنا کھکر ناراین جی سے موہنی روپ دیکھنے کی بڑھ کی تھی اسی سے گرب پر ہاری بھگوان نے گیان میرا ہر کر
 کرکٹ ہو کر شاکس سنا میں جو لوگ اپنے گیان کا گھنڈہ رکھتے ہیں انکو مورکھ سمجھنا چاہئے پریشور کی مایا ایسی پر بل ہے کہ جس سے کوئی
 بھوت نہیں سکتا ایسا بچار کر شری مہادیو جی بہت جنتا کرنے لگے جب پریشور نے دیکھا کہ جولا نا تھ میرے بھکت بہت بھت ہو کر
 اُسی سوچ میں اپنا تن تیاگ کرنا چاہتے ہیں تب بھگوان چتر جی روپ سے شوجی کے پاس آکر پرکٹ ہوئے اور شری مہادیو جی کا
 بھگوان پرکٹ ہو کر اور پوریک بوسے کہ اے سدا شو بھو لے نا تھ تم کچھ جنتا ست کر دیو موہنی روپ دیکھنے سے ہو گی اور من اُدک کسی کا گیان ٹھکا
 سنا رہتا اور مایا روپی استری کی چاہنا میں بڑھ کر دیکھیشور اور مہاتما اور سنساری جیو اپنا دھرم اور کرم چھوڑ دیتے ہیں تم سنساری جیو وں
 کے الگ ہو نہیں تو اس مایا روپی سدر میں کون جیتیں ایسا ہے جو نہیں ڈوبا اس مہا سگر سے کوئی باہر نہیں نکل سکتا دیکھو شنبھ
 سندر کی میرے پاس رہے تب مایا روپی بھوانی نے اُن دونوں سے کہا کہ تم دونوں میں جو بہت بلوان ہو گا اُسکے پاس میں
 ہو گی سو دونوں بھائی مایا روپی بھوانی کے واسطے آپس میں لڑ کر مر گئے ہوا اُنکے اور بہت سے دیوتا اور دیت اور آدمی
 اُنکے سامنے لوگوں نے کامدیو کے نشے میں خراب ہو کر کام روپی دشمن سے ہار مانی ہے اسلئے استری روپی مایا کو بہت زبردست
 کامدھیا ہے اور تمکو میری مایا نہیں بیا ہے گی کسو اسے کہ تم سدا میری چرچا اور دھیان میں رہتے ہو جو تم کو اس سے موہنی
 مایا کی مایا کیوں میرے اوپر بیا پی تو اسکا کارن یہ ہے کہ تم نے ہمارے بزرگ روپ کا دھیان چھوڑ کر اپنے کو بے الگ سمجھا اور
 شوجی کا نا شا دیکھنا چاہا اس سے یہ گت تھما رہی ہوئی اب تم دھیرج رکھو اب ہماری مایا تمکو نہیں بیا ہے گی جب ناراین جی نے

سنا کہ شکر دیو جی کہ لے راجا جو آدمی سندر متھنے کی کہتا کو سندر کوئی آدمی شریعہ کرتا ہے تو اس آدمی میں اسکا منور ہو پورا ہوتا ہے۔
 اوصیائے تیر مہوال۔ کہنا شکر دیو جی کہ لے راجا جو آدمی سندر متھنے کی کہتا کو سندر کوئی آدمی شریعہ کرتا ہے تو اس آدمی میں اسکا منور ہو پورا ہوتا ہے۔

شکندری بولے کہ اور اجا بریجھت ایک سنو نتر یعنی اکثر جو کڑی جگ تاسا ندر راج کرتے ہیں اور ہر منو نتر میں پریشور یا کتا راج کرتے ہیں اور دکھائی اور دھرمیوں کو مار کر دھرم کی رچھا کرتے ہیں اور چنچو رکھیشور کی عمر ایک سنو نتر کی ہو کر برہما جی کے ایک دن میں چودہ اندر راج کر کے گذر جاتے ہیں سوچو سنو نتر دن کی کتنا اہمیت ہے کہ ایک آب ساتواں منو نتر سنو کہ یوسوان کا بیٹا پرا دھ دیو نام جو برتاں ہے اس منو نتر میں اچھوٹا اک من کے دس بیٹے اور ادیتہ اک دیوتا اور اگست اور اندر اور شستہ اوریشوا مہر اور گوتم اور جہنم اکین گے آٹھواں سا برن نام من اور نرلیک اک اسکے پتر اور ست پال اک دیوتا اور بل نام اندر اور دیپت اک سیت ہونگے اور نارائن جی سار بھوم نام اوتار لیکر دیو لوک کا راج اندر سے چھین کر راجا بل کو دینگے نوان دچھ سا برن نام من اور رچھوت کیٹ وغیرہ اسکے بیٹے اور مار تی اک دیوتا اور رچھوت نام اندر اور دت اک سیت رکھ ہونگے اور رکھ دیو بھگوان کا اوتار ہوگا دسواں برہم سا برن نام من اور بھو من اک اسکے بیٹے اور ہیش منت اک سیت رکھیشور اور ستیا اک دیوتا اور سوا بھو بیدھرت نام اندر اور آرٹن اک سیت رکھیشور ہو کر نارائن جی دھرم سیت نام من اور انانت اک اسکے بیٹے اور ہنگم اک دیوتا اور من اور دیو با من اک اسکے بیٹے اور راج دھما اندر اور ہرت اک دیوتا اور تپ مورت اک رکھیشور ہو کر سدھا نام اوتار بھگوان کا رکھ ہو کر پریشور جو کیشور نام اوتار لین کے چودھواں اندر سا برن نام من اور گہر اک اسکے بیٹے اور پوترا اک دیوتا اور شیچ نام اندر اور اگن باہ اک سیت رکھیشور ہو کر برہم بھان نام اوتار ہوگا اور اجا چودہ منو نتر برہما جی کے ایک دن میں گذرتے ہیں ان کی کتنا اہمیت ہے برتن کی اور سب کلپوں میں ہی من اول بدل کر راج ہو گئے ہیں۔

کہ مَن آؤک اپنے راج مین کیا کام کرتے ہیں شک دیو جی سے پوچھا کہ اے ہمارا راج آپ نے بہت اچھی کتھا پر میثور کی سُنائی اب دیال ہو کر دیکھ
پر دگ نیچے کر کے دھرم کا رول کر تے ہیں اور دیوتا لوگ جگتیوں کا بھگاک اور اہت اور پوجا پاتے ہیں اور راجا اندر دیوتوں کو مار کر بتیوں
لوگ کے جیوون کی رتھا کرتے ہیں اور سبت رکھ لوگ جوگ سادھ کر جوید گیت ہو جاتے ہیں انکو سنسار مین پرگٹ کرتے ہیں اور
بھگوان آپ اتار دھارن کر کے دُشٹ اور آدھریوں کو مار کر گنہ برہمن اور ہر بھگت کی رتھا کرتے ہیں اُسی طرح جو دھون منو شتر دن
میں بھی بائیں ہمارا کرتی ہیں اور بھگ پرتی مین وہی پر میثور کال رُوب ہو کر سب جیوون کو مار ڈالتے ہیں اور دُنیا کے لوگ اپنے بڑے
اور چھوٹے کامر ناو کیفے پر بھی پُر میثور کی مایا مین پٹ کر اپنی موت کا خیال نہیں کرتے جس طرح تالاب کا پانی روز روز سوکھتا جاتا ہے

اور معلوم نہیں ہوتا اسطرح آدمی کی عمر گزرتی ہے لیکن وہ اپنے مرنے سے بے ڈر رہ کر کچھ سوچ پر لوگ کا نہیں کرتا اسلئے آدمی کو چاہیئے کہ دن رات اپنا مزہ تاجا کر نہ کرے اور ہمیشہ کادھیان اور سحر کرتا رہے حسین اُسکا پر لوگ نے اتنی کھٹا سکر شکریہ جو بے لعل لے راجا جو لوگ ان بچہ دھون منو بستر کی کھٹا سکر یہ اتنے کال انکو دھیان کرتے ہیں انکو دھرم اور گیان پراپت ہوتا ہے اور دیوتا اُدک دین ہی ہمیشہ کادھیان کرنے سے بھی پاپ چھوٹ جاتا ہے

[illegible]

وغیرہ کاروبار رکھ کر وہاں سے بھاگے اور کسی جگہ چھپ کر اپنے دن کاٹنے لگے جب راجا اہل تینوں لوگ کاراج پا کر خوش ہوئے تب انھوں نے اپنا بیج اور بیل بڑھانے کے واسطے بھرت کھنڈ میں جا کر جگہ کرنا پکار کر شکار چارج سے نئی کر کے کہا کہ اسے ہمارا ج آپ کوئی ایسی تدبیر کریں جس سے ہمیشہ ہمارا ج بنارہے شکار ہی ہوئے کہ اسے راجا تم سو برس تک برابر جگہ کر دو اور بیج میں کوئی بگھن نہ ہو کر سب جگہ اچھی طرح پورن ہوں تب تمھارا ج ہمیشہ کے واسطے بنارہے ہوگا یہ غیر سوچا جگہ کیے اندر بھی دیو لوگ کاراج نہیں پاتے یہ بات سنتے ہی راجا اہل نے گورو کی اگیا کے موافق ہر سال جگہ کرنا شروع کیا جب نالوف جگہ اچھی طرح پوری ہو کر سوین جگہ پوری ہونے کو پہونچی تب راجا اہل بہت خوش ہوئے اور ہر جگہ میں راجا اہل نے اتنا دان اور دھننا برہمنوں اور لنگالوں کو دیا کہ کسی کو دھننا باقی نہ رہی اور کوئی مانگنے والا ان کے دروازے خالی نہیں گیا اور سنسار میں انکا بڑا جن میل گیا۔

ادھیائے سوٹھوان سیوا کرنا اوت کا کسپ اپنے پت کی اندر کو اپنا راج پھرنے کے واسطے شکر یو جی نے کہا کہ اسے راجا پچھت جب راجا اندر نے یہ سمجھا چاہا کہ راجا اہل اپنا راج سنا ستر ہونے کے واسطے سو جگہ کرتا ہے تب انکو بڑا سوچ ہوا اور اوت دیوتوں کی مانا اپنے بیٹوں کاراج چھوٹ جانے سے ہمیشہ سوچ میں رہتی تھی جب اسنے دیوتوں سے راجا اہل کے سو جگہ کرنے کا حال سنا تب اسکو بڑی چننا پیدا ہوئی ایک دن اسی چننا میں دو بی بی ہونے لگیں جی اپنے پت کے پاس چپ چاپ بیٹھی تھیں تو اسکو اوس دیکھ کر کسپ جی نے پوچھا کہ اسے اوت کج ہم تکو بڑی اوس دیکھتے ہیں اسکا کیا کارن ہے کوئی بھوکھا اتھ تھا اسے دروازہ کر دی کہ اسے سواری میرے دروازے سے اتھو بھوکھا پھر کر نہیں گیا لیکن میں اپنے بیٹوں کا سوچ جھکاراج دیوتوں نے چھین لیا اور انکی دیوتا لوگ اپنا راج پھر پادین کسپ جی بولے کہ دیوتا اور دیت دیوتوں میرے بیٹے میں دیوتا اپنے اگیاں سے یہ نہیں سمجھتے کہ جو نارین جی چاہتے ہیں وہی ہوتا ہے میرا کیا بھد نہیں ہو سکتا نہ کوئی کسی کا باپ ہے نہ کوئی کسی کا بیٹا ہے یہ سب پریشور کی مایا ہے دیوتوں کے ہونے کے سے تیری سوت ورت روتی ہے اور جب دیت لوگ راجا ہوتے ہیں تب تو اوس ہونی ہے مجھکو کسی طرح چھٹی نہیں ملتی اس تم پریشور کی شرمن میں جا کر اٹھا کر بت کر دو تو تمھارا کام پورا ہوگا یہ بات سنکر اوت نے ہنسنے لگا کہ اسے ہمارا ج مجھکو بتلا دو کہ پریشور کا برت کس طرح کروں تب کسپ جی بولے کہ تم چھان گن سدی پر پو اسے ہر روز شوبرت جو برہما جی نے مجھکو بتلا دیا تھا کہ کدو کہ پریشور کا ہو اور سواسے دودھ کے اور کچھ بھون نہ کر کے پریشور پر سوا کر دو اور سوز کی کھودی ہونی ہر روز بدن میں لگا کر اسنان کیا کرو اور اسی مٹی کی صورت ہر روز بنا کر باسد پونتر سے پوجا کیا کرو اور ایک سواہت کھیر سے آگ میں ہوم کر کے اسی کھیر کا بھوک لگاؤ بارہ دن تک ہر برت رکھ کر دن رات نارین جی کے چرنوں کا دھیان کیا کرو پھاگن سدی دواوشی کو اویا پین اسکا کر کے براہمنوں کو رچنا اچھا بھون کھلاؤ اور بہت دان اور دھننا پوجا اور ہوم کرنے واسے آچار بن براہمن کو دواوشی سے انکو بد کر کے رات کو جا گرن کر و تب تمھارا کام پورا ہوگا یہ برت سب جگہ وغیرہ سے اٹھ ہے۔

ادھیائے سترھوان اوت کا برت شروع کرنا کسپ جی کی اگیا کو موافق شکر یو جی بولے کہ اسے راجا پچھت اوت نے اسی طرح برت کر کے غنہ آنتہ کرن سے پریشور کے چرنوں کا دھیان کیا تب

برت پورن ہونے کے پیچھے آد پرش بھگوان نے خوش ہو کر اپنے چتر بھی روپ سے بڑا وکٹ سر پر اور چننی مالا گلے میں پہنے تینوں مسکراتے ہوئے اسکو درشن دیا جب اوت نے اس موٹی روپ کو دیکھے ہی بہت خوشی سے وندت اور پوجا پر کر مار کے است کی تباہ این نے کہا کہ تو کیا چاہتی ہے جو کچھ اچھا ہو سو بروان مانگ تب اوت ہاتھ جوڑ کر بولی کہ اب ہا پر تھو انتر جانی میری ہی اچھا کھا ہے کہ دیوتوں سے راج چھوٹ کر اندرا دیک دیوتا میرے بیٹوں کو اندرا سن لے ایسا کچھ آپاے کیجئے یہ سنکر نارین جی نے کہا کہ اوت تو چاہتی کہ جس طرح اندرا فی اوت کی تیری پتوہ وکھ پاتی ہیں اسی طرح دیوتوں کی استریان بھی دکھ پاویں اور راجا اہل نے سو جگہ کر کے بھوک خوش کیا ہے اور وہ گرو اور براہمن کی بھکت رکھتا ہے اس سب سے ہم اسکا راج زبردستی نہیں لے سکتے دھرم مانا اور ہر بھکتوں پر ہمارا کچھ نہیں نہیں چل سکتا لیکن تو نے بھی ہمارا برت رکھ کر بھکت ہو کر خوش کیا ہے اس واسطے تیرے لیے بھیل کر کے راج گدی دیوتوں سے لیکر دیوتوں کو دینگے یہ سنکر اوت نے بے کیا کہ اسے ہمارا ج میں چاہتی ہوں کہ تم میرے گھر سے اوتار لیکر دیوتوں کی سنا تیا کرو جسین وہ لوگ اپنا راج پاویں آد پرش بھگوان بولے کہ بہت اچھا تیرا منورہ پورا ہوگا ایسا بروان دے کر انتر دھیان ہو گئے اور اسی دن اوت کے کسپ جی سے گھر پر رکھ کر منورہ اسکا سورج کے برابر چلنے لگا جب دیوتوں نے اسے لڑکا پیدا ہونے کا سنے آہونچا تب شری برہما جی اور شری ہما دیو جی آد دیوتوں نے اوت کے مکان پر آکر گھر کو است کر کے بے کیا کہ اسے بیکٹھ ناٹھ آپ دیوتوں کا ڈھ چھوڑانے کے لیے اوتار لیتے ہیں اس واسے آپ کے اور کون انکی سدا لے سکتا ہے یہ است سنتے ہی آد پرش بھگوان نے بھاوون سدی دواوشی کو دواوہر کے وقت پریشور کی اوپست برکت ہو کر اپنے مانا اور پتا اور دیوتا آدک جو لوگ وہاں تھے سبکو درشن دیا انکو دیکھتے ہی سب جھوٹے اور بڑے خوش ہو کر وندت کرنے لگے پھر اسی سے پریشور نے باون روپ اپنا بہت سندھ بھوٹا انگ حصر کوئی بالک برہم جی ہو کر اپنے گھر سے برہما پڑھنے کے واسطے باہر جاتا ہے اسی طرح کا بنایا جب کسپ جی اور برہما جی آدک دیوتوں نے انکا باون روپ دیکھا تب انھوں نے کو برن اور کرو مٹی اور انگو چھا اور دھڑا ور کھنڈل اور چھتر آدک سب مان برہم جی کا دیان لاوایا اور برہما جی نے بید کے موافق انکا چنن کیا اور دیوتوں سمیت است اور پڑ کر کر کے آہر بھول پر ساتے ہوئے اپنے استھان کو چلے گئے اور اپسراؤں نے اپنے اپنے جانوں پر کاش لین ناچ دکھلایا اور گن رھرب لوگوں نے گانا سنا یا اور کسپ جی نے انکی بہت است کی اس سے تینوں لوگ میں آند اور شکار جا رہو گیا۔

ادھیائے اٹھارھوان جانا باون جی کا راجا اہل کی جگہ شالا میں اور مانگنا تین رگ پر تھوی کا دان اسے

شکر یو جی بولے کہ اسے راجا پچھت باون بھگوان نے جیو ہو جانے کے پیچھے اپنا سو روپ برہم چاری کی طرح بنایا اور دیوتا گنڈل ہاتھ میں لیکر کسپ اوک کے استھان سے باہر نکلا پریشور نے اسے جانا راجا اہل کی جگہ بتا دیا



اُس سے پرتھوی یہ بچار کر کاٹنے لگی کہ دیکھو پرتھوی تر لو کی ناکھ جو دھون بھون کے مالک ہو کر آپ پرتھوی مانگنے کے واسطے جاتے ہیں جب باون بھگوان بڑے تھان روپ سے جگمگے شالاین پہنچے تب بڑے بڑے رکھیشور اور نیشور اور براہمن اور راجا بل اور شکر اچانچ آدک وہاں بیٹھے تھے انکا پرکاش دیکھ کر اٹھ کھڑے ہوئے اور اس صورت کا ناٹا آدمی انھوں نے کبھی نہیں دیکھا تھا اسلئے باون روپ کو دیکھ آجڑن کرنے لگے اور راجا بل نے باون جی کو جڑا دنگھاسن پر بیٹھا کر ہاتھ جوڑ کر سنے کیا کہ اس پر ہم چاری مہاراج میں نے گرو اور براہمن کے آشیر باد سے تاتوے حکایت پوری کیں اور یہ سون جگمگے کرنا ہوں بہت اچھا ہوا جو اس جگمگے میں آپ ایسے مہاپرش کے چرن آئے اور آپ کا ورش پانے سے میرے بھاگ اُدے ہوئے اور پھر لوگ کرنا تھو ہوئے اے بالک روپ پر ہم چاری جس طرح آپ دیال ہو بنا بلا ہا جگمگے میں بدھارے ہیں اسی طرح آپ کو گلو اور مکان اور باغ اور باقی اور گھوڑا اور رتھ اور بالکی اور گاؤں اور نگر اور روپیہ اور زمین وغیرہ جس چیز کی ضرورت ہو وہ کہئے کہ میں آپ کی بھینٹ کروں اور جو آپ کو بواؤ کی اچھا لکھا ہو تو اچھے کل میں بواہ کرادوں اور اے پر ہم روپ آپ کا بدن چھوٹا دکھلائی دیتا ہے لیکن منہ کے پرکاش سے آپ بڑے مہاپرش معلوم ہوتے ہیں جو کچھ آپ مانگتے وہ میں دے سکتا ہوں اپنے پران تک دینے میں بھی لوجہ نہیں کرونگا یہ بات سنکر باون جی بولے کہ اسے راجا مٹھاری بدھ اور بڑائی کے آگے یہ سب بات کون کھن ہے تم پر ہلا دھکت کے بنش میں جو کشت جی کا پوتا تھا پیدا ہو کر شکر اچانچ ایسا مہا تاگر ورتھ ہو کیونکہ وہ رات نہ ہو سون بہت لوجہ نہ رکھ کر کیوں تین پگ پرتھوی تم سے دان لینا چاہتا ہوں جہاں کشاکش آسن بچھا کر ہر بچھن کیا کروں یہ سنتے ہی راجا بل ہنسر بولے کہ اے پر ہم چاری جی آپ نے مجھ سے تھوڑی چیز کیوں مانگی کس واسطے اتنی زمین نہیں مانگتے جس میں آپ کا مکان بن جاوے اور کھیتی کر کے خوشی سے اپنا گذارہ کیجئے اور پھر آپ کو دنیا میں کسی چیز کی ضرورت نہ رہے کہ پھر دوسرے کسی سے کچھ مانگنا نہ پڑے تب باون بھگوان بولے کہ اے راجا اپنی ضرورت بھر مانگنا اچھا ہوتا ہے بہت لالچ کر کے لینا بہت گرہ دان سمجھا جاتا ہے سو ہم سنتھوکی براہمن ہو کر سواے تین پگ پرتھوی کے اور کسی چیز کی اچھا نہیں رکھتے اور مٹھاری گنتی پڑے پڑے دانیوں میں ہے جو مجھ کو اچھا کے موافق دان مانگنے کے واسطے کما نہیں تو دوسرے سنساری لوگ اپنے مقدور ہی کے موافق دان دیتے ہیں اے بیروجن کے پتر مٹھارے پر کھا ایسے دانی اور شور میرے جھونے جھونے نے کبھی دان دینے سے ہاتھ اور رن بھوم میں منہ اپنا نہیں بھیرا اُس کل میں کوئی ادھری اور لالچی نہ ہو کہ ہر تیرہ کشت اور ہر ناکش مٹھارے دادا ایسے پرتاپنی ہوئے جھون نے دیوتوں کو جیت کر تینوں لوک کا راج کیا تھا یہ بات سنکر راجا بل بولے کہ اے ہمارا ج آپ براہمن کے بالک ہو کر اپنا مطلب لانا نہیں جانتے آپ کے منہ کا پرکاش دیکھئے اور آپ کی باتوں سے میں آپ کو بڑا مہاتا سمجھتا ہوں لیکن تین پگ پرتھوی مانگنے سے آپ مجھ کو دوری معلوم ہوتے ہیں میرے دواڑے پر جو براہمن اور مانگنے والا آتا ہے اسکو بھر تمام عمر بھر دوسری جگہ جانے اور کچھ مانگنے کی حاجت نہیں رہتی ہے اسلئے مجھ کو آپ ایسے مہاتا پرش کو تین پگ پرتھوی دان دیتے ہوئے شرم معلوم ہوتی ہے باون جی نے کہا کہ اے راجا بل لالچ بہت بڑا ہوتا ہے بہت ترشنا کھنے سے براہمن کا بیج اور دھرم نہیں رہتا اور دھرم نہیں رہتا اور سنو کھ رکھنے سے براہمن کا بیج اور گن بہت ہوتا ہے اور لالچی آدمی بدیش پھر کر کرڈوں روپیہ کماوے اور تین لوک کا راج پاوے اور بہت سے پوتے اور نانی اُسکے پیدا ہو دیں سپر بھی اُسکی اچھا پوری نہیں ہوتی جس طرح آگ میں گھی ڈالنے سے آگ کی جوالا (پٹ) بڑھتی ہے اسی طرح آدمی بہت ملنے پر بھی ترشنا پڑھاتے جاتے ہیں سنو کھ رکھنے سے تین پگ پرتھوی

۹ نارا

انکو بہت ہے اور جو سنو کھ ہلو نہ ہوگا تو ساتون ویپ کا راج ملنے سے بھی ہماری ترشنا نہ ملے گی اسلئے سواے تین پگ پرتھوی کے اور کچھ ہلو نہ چاہئے اور بنا سنو کھ کیے دنیا میں سکھ نہیں ہوتا بہت ترشنا رکھنا دکھ کی جڑ ہے۔

دو ما | آرب کرب لودرب ہو آدمی است لوراج | تلسی جو بنج مرن ہو تو آدمی کو نے کاج

اُدھیائے اُنیشوان - طیار ہونا راجا بل کا تین پگ پرتھوی دان دینے کے واسطے باون جی کو شکریہ جی بولے کہ اے راجا پر بھجت یہ بات باون جی سے سنکر راجا بل نے کہا کہ بہت اچھا چرن اپنا آگے لائے میں اسکو دھو کر تین پگ پرتھوی سنکاپ دون جیسے باون جی نے اپنا پانوں آگے بڑھا دیا ویسے راجا بل نے چرن اونکا دھو کر وہ پانی اپنے سر اور ہاتھوں میں لگا لیا اور جگمگے موافق اُس چرن کو دھوپ ویپ اوک سے پون کر اپنی استری سے سنکاپ کرنے کے واسطے پانی مانگا جب رانی پنڈیتا وی گنگا جل کی جھاری اٹھا لائی اور راجا بل تین پگ پرتھوی دان دینے کے واسطے تیار ہوا تب شکر اچانچ اپنے گیان سے باون جی کو بچا کر اُسے اور راجا بل کے پاس جا کر کان میں کہا کہ اے راجا تو نے انکو نہیں بچانا انھیں چھوٹا سا بھاری مت سمجھو یہ آو پرش بھگوان دیوتوں کی مہایتا کرنے کے واسطے آپ باون اتار دھو کر تیرا راج لینے آئے ہیں تین پگ پرتھوی دان لینے کے بہانے سے دیوتوں لوک لیکر دیوتوں کو دینگے تو انکے جھل میں مت آ۔ جو تو یہ کہے کہ تین پگ پرتھوی دینے کے واسطے میں انکو کچھ ہوں تو جواب ایسا کہ یہ ہو کہ راجا جو کچھ دلش اور دھن رکھتا ہوا سہیں پانچ بھاگ ہوتے ہیں ایک دھرم کے واسطے دوسرا جش کے واسطے تیسرا اپنے مطلب کے واسطے چوتھا استری اور پتر کے واسطے پانچواں سیوکون کے واسطے ہوتا ہے اس سے پانچواں بھاگ اپنے دلش اور دھن کا جو ہوتا ہے اسی میں دان کرنا چاہئے ایسا نہیں چاہئے کہ سب راج اور دھن دیکر پیچھے سے دکھ اٹھائے یہی بات باون جی نے کہہ کر نہیں تو اپنے دو پگ میں جو دھن بھون پتر راج ناپ لین گے اور تو تیسرا پگ پرتھوی نہیں دے سکیگا دھن جانے اور گواؤں پر براہمن کا بھلا ہونے کی جگہ پر جھوٹ بونا اور دھرم نہیں ہوتا اسلئے تو اپنے بچن سے پھر جا بھگو باب نہ ہوگا یہ سنکر راجا بل نے چار گھڑی ایک سوچ کر کے اپنے من میں بچار کیا کہ شکر گرو کا کہنا نہ ماننے سے میرے واسطے اچھا نہیں معلوم ہوتا ہے اور براہمن سے بات کر کر اپنی بات چھوڑ دینا اس سے بھی بہت برا ہے انھیں ناراض جی نے ہر تیرہ کشت میرے پر دواؤ کو جسے منہ مانگے بڑوان برہما جی سے ملے تھے مار کر راج اسکا چھین لیا وہی تر لو کی ناکھ میرے گھر آکر بھکاری کی طرح تین پگ پرتھوی مانگتے ہیں اسلئے مجھ کو اپنا راج اور دھن اور پران اپنی بچاؤ کر دینا اچھت ہو جو میں شکر گرو کی آگیا سے دان دینے میں بچن چھوڑ دوں گا تو ان میں یہ بھی سامتھ ہے کہ مجھ کو اس سب راج اور دلش میرا چھین لینگے تب کیا گن نکلتے گا اور جو ان جی کی اچھا ہوگی وہی ہوگا اسی میں تل بھر گھٹ بڑھ نہیں سکتا اسلئے جو میں نے تین پگ پرتھوی دان دینے کا قرار کیا ہے اُس سے پھر نا نہ چاہئے۔

اُدھیائے اُنیشوان - سنکاپ کر دینا تین پگ پرتھوی راجا بل کا باون بھگوان کو

شکریہ جی نے کہا کہ اے راجا پر بھجت راجا بل ہی بات بچار کر شکر اچانچ سے بولے کہ اے ہمارا ج آپ کہتے ہیں کہ تو اس براہمن کو پرتھوی دان مت دے سو براہمن سے جھوٹ بونا بڑا پاپ ہوتا ہے میں راج اور دھن سنساری سکھ کے واسطے جو ہمیشہ بنا نہیں رہتا اس طرح جھوٹ بولوں کہ راج اور دھم ایکے میرا نہ ہو کر اسی میں لڑے کے بالے سیوکون کا بھاگ ہو مرنے سے ان لوگوں میں کوئی میرا

وینکھابلی

نہ دیکھا اور اس جھوٹے بولنے کے بدلے جھکوڑک بھونکا پڑے گا اسلئے راج گدی کے واسطے کہ وہ میرے ساتھ بن جائیگی جو کچھ میں نے بات
 باری ہے اُس سے پھر نہیں سکتا چاہے میرا راج جائے یا رہے دیکھو ہر نہ کشپ میرے پرداد اور پرداد بھلا بھلا میرے دادا تینوں
 لوگ کے راج تھے اور یوں لوگ جھکا کر مانتے تھے وہ لوگ بھی ہمیشہ نہیں بنے رہے اور راج ان کا تھا تاہم جسطرح میرا راج اب راج اور
 دھن چھوڑ کر گیا اسی طرح میں بھی ایک دن راج اور دھن چھوڑ کر جاؤں گا پھر کس واسطے جھوٹے بولوں آپ مجھ کو اس برا جن کو پرہتوی
 دان دینے سے منع نہ کیجئے کس واسطے کہ جو لوگ اچھے کر کے رہیں ان کا نام ہرگز تک نہ رہتا ہی اور کوئی جو ہمیشہ زندہ نہیں رہتا
 دیکھو راجا وہ جھجھنے اندر راکھ دیوتوں کی بھلائی کے واسطے اپنے بدن کی ہڈی انکو دیدی اور راجا شوشے کو تو کاراں پر لیا اس کے بدلے اپنے
 بدن کا نالٹس کاٹ دیا تھا سو اب تک ان لوگوں کا جس دنیا میں چھپا رہا ہے اسلئے میں راج گدی جانے اور ترک بھوگنے سے نہیں ڈر کر کیوں نہیں
 سے بہت ڈرتا ہوں سنساری لوگ کہیں گے کہ راجا بل نے باؤن جی کو دان دینے کو کہا تھا سولالچ کی راہ سے اپنی بات چھوڑ دی
 اس کے گریستی کا دھرم ہی ہے کہ برہم جاری یا سنساری یا بان پرستہ جو اس کے دروازے پر آوے اس کو بھگتہ پچھرے کچھ دے کر پیش
 کرے سو آپ ایسا کیجئے کہ میں گریستہ دھرم بن رہا ہے اور تم آپ کہتے ہو کہ یہ نارائن جی ہیں سو جن پریشور کے کیوں پرستہ
 کے واسطے سب سنسار اتنا تپ دان اور بھگتہ اور ہوم کرتا ہے وہی ترلوکی نالٹا آپ میرے گھر آکر بھجاری کی طرح تین پکت پرہتوی
 دان مانگتے ہیں تو میں کیونکر دون اس واسطے میرے نکٹ انکو دان دیکر شیر باد لینا اور اپنے پران تک انہر خچا اور کو پنا اچھا ہے اور
 میرا راج لیکو دیوتوں کو دے ڈالیں گے تو میں بھی میرا جس مہار پوتک بنار گیا اور یہ بھی بہت میرے بدن اور تینوں لوگ کے مالک ہو کر رہے
 دان مانگتے ہیں اسلئے انکو بڑی خوشی سے دان دیکر انکا اٹھنا چاہیئے اور لالچی لوگ ترک میں پڑتے ہیں اس کارن تمہاری اکیان مانکر دون دان
 جب شکر جی نے دیکھا کہ راجا بل میرا کتا نہیں اتنا جو تب کر دھ کر کے شیاپ دیا کہ تیرا راج اور دھن دونوں جاتا رہے جب راجا بل



سنکلیپ کرنا تین پاک پرہتوی راجا بل کا باؤن جی کو

اس شیاپ کا کچھ ڈر نہیں مانا اور بڑی خوشی سے باؤن بھگوان کو سنکلیپ دیکر کہا کہ انکو ترلوکی نالٹا میں پاک پرہتوی آپ ناپ لیجئے ترلوکی جی
 نے اچھا سنکلیپ برات روپ پنا اتنا لمبا اور چوڑا دھارن کیا کہ سات لوگ کمر سے پیچھے اور سات لوگ کمر کے دہرے ہوئے اور اُس روپ میں سارا برہمن
 اور دیوتا اور دیوت اور آدمی اور پناڑ اور سندر اور ندی اور شگل اور کاش اور پاتال اورک تینوں لوگ کی چیزیں دکھلائی دینے لگیں اور سنکلیپ
 چکر گرا پدم اس کے ہتھار اور گر جی اور نند سند اورک سو لہ پار کھرا پنا پناڑ پ دھارن کیے کہ نہ کٹ نہ کٹل اور کٹ جڑاؤ پہنے وہاں آکر پرکٹ
 ہوئے اور جیاموت پر پچھنے اکیس پرکٹ برات روپ کی کر کے باؤن جی کی دہائی پچھری اتنی کتھا سنکر شکر یوجی بولے کہ اے راجا
 پر نچمت جب راجا بل شکر برہمت کا کتا نہ مانکر باؤن جی کو پرہتوی کا سنکلیپ دینے لگے تب شکر جی اپنا ایک روپ بہت چھوٹا بنا کر
 اس جھاڑی کی ٹوٹی میں جو راجا بل سنکلیپ دینے کے واسطے ہاتھ میں لے تھے گھس گئے اور انھوں نے پانی گرنے کی راہ سے ارادے سے ہرگز
 کہ جو پانی نہ گریے گا تو راجا بل سنکلیپ کس طرح کرے گا اور باؤن بھگوان انہر جامی یہ حال جانکر جو کتا لے تھے وہی اس ٹوٹی میں ڈال کر کھچید
 کھولنے لگے جب اس کشاکی لوگ سے ایک آنکھ شکر جی کی پھوٹ گئی تب شکر جی کا نہ ہو کر ٹوٹی سے باہر نکل بھاگے اے راجا جو لوگ کس کو دان دینے
 وغیرہ اپنے کمر کرنے سے روکتے ہیں انکی ہی گت ہوتی ہے اور دوسرا کارن آنکھ پھوڑنے کا یہ سمجھنا چاہیئے کہ پریشور نے دو آنکھیں آدمی کو ہوا
 دی ہیں جن میں ایک آنکھ سے سنساری سکھ دیکھ کر دوسری آنکھ سے ہر لوگ کا بھلا بُرا دیکھے سو شکر جی سنساری سکھ اچھا جاکر انت سنم
 کا سوچ بھول گئے تھے اس لیے پریشور نے ایک آنکھ پھوڑ کر اس کے کوچین کر دیا یہ بات سنکر سب کو سوچ کرنا چاہیئے۔

اوتھیاے اکیسوان - ناپ لینا باؤن بھگوان کا اپنے برات روپ سے ایک
 پاک میں ساتوں لوگ اوپر کے اور دوسرے پاک سے ساتوں لوگ پیچھے کے



تھوپاؤن بھگوان کی

شکر یوجی نے کہا کہ اے راجا پر نچمت باؤن بھگوان نے اپنا برات روپ بہت لمبا اور چوڑا بنا کر ایک پاک میں ساتوں لوگ اوپر کے
 اور دوسرے پاک سے ساتوں لوگ پیچھے کے ناپ لیے جب وہاں جن نارائن جی کا اوپر کے ساتوں لوگ ناپے تھے برہم بڑی میں ہوئی تب
 جی وغیرہ دیکھ کر جن دیکھتے ہی اٹھ کھڑے ہوئے اور برہمن کی پانی سے دھو کر چنار مٹ لیا اور وہ جل اپنے ترلوکی انھوں میں گھر

باقی چہ لوک ایک کنڈل میں رکھ چھوڑا کہ اسی پانی سے لگا جی پرکت ہوئی ہیں اور رکھ شور لوگ جو ہاں بیٹھے تھے انھوں نے چہ نوک
 اپنی آنکھوں سے نگاہت است کی اور سب دیوتوں نے اپنا منہ بڑا کر بڑی خوشی منال اور بہت طرح کے باجے بجا کر جی کار کیا اور
 اس چہ نوک کی بڑھ پورک بوجا کر کے آئندہ دنیا اور اپنے اوک نے بڑی خوشی سے ناچ اور گندھروں نے گانا شروع کیا اور پتر چتری وغیرہ
 دیتوں نے باؤں جی کا برات روپ دیکھتے ہی بھر کر راجا بل سے کہا کہ دیکھو اس برہم چاری نامے آدمی نے کیسا چھل کیا تم کو تو میں اسکو
 پکڑ لوں راجا بل نے دیتوں کو جواب دیا کہ یہ پیشور تو کی ناخو کچھ کرینگے وہ سب اچھا ہوگا انہیں بردھ کرنا نہ چاہیے یہ بات راجا بل
 کی شکر اپنے اگیان سے سب دیتوں نے آپس میں کہا کہ دیکھو ہمارا راجا دھرم اتنا بیٹھا ہوا جیسیہ کرتا تھا سو اس براہمن نے آکر چھل
 چھین لین تو راجا بل کے دانہ پانی سے ارن ہو چا دیں راجا دان سے بچکے ہیں وہ لڑنے کے واسطے نہیں کہیں گے سب دیت
 یہ صلاح کر کے اپنے اپنے ہتھیار سمیت باؤں جی کے بدن میں پٹ گئے تب تر لو کی ناخو کی اگیان سے سدرشن خیل اور پارکھدن
 نے دیتوں کو مار کر شادیا جب دیت لوگ بھاگ کر راجا بل کے پاس آئے تب راجا بل نے ہر اچھا ایسی سمجھ کر اور شکر اچا راج
 گرو کا شاپ بجا کر دیتوں سے کہا کہ تم لوگ اپنی است کو دکھ اور سکھ نصیب سے ہوتا ہے جب ہمارے دن اچھے آویں گے تب
 پھر راج پاویں گے اس سجدیوتوں کے بھاگ آکر میں اس لیے تمھارا رونا بیکار ہو گا یہ سننے ہی جب دیت لوگ رونا چھوڑ کر
 بھاگ گئے تب باؤں بھگوان بوسے کہ اے راجا تھے تین پک برتھوی ان دی ہے اور اپنے میں تمھارا سب راج ہمارے
 دوپاک سے زیادہ نہیں مگر اسو تیسرے پک کی برتھوی اور ہے۔

ادھیائے بائیسواں - دینا باؤں جی کا سئل لوگ کا راج راجا بل کو

شکر یو جی نے کہا کہ اے راجا برتھیت جب باؤں جی نے تیسرا ایک برتھوی مانگی اور راجا بل جو باؤں بھگوان کے سامنے سر پہنچے
 کیے کھڑا ہمارے ڈر کچھ نہیں بولتا تب پھر باؤں جی نے دانٹ کر کہا کہ اول جی تیسرا ایک برتھوی نہیں دے سکتا تو یہی بات کہ
 کہ ہم نہیں دیونگے یہ بات سننے ہی راجا بل نے ہاتھ جوڑ کر بولیا کہ اے تر لو کی ناخو میں اور میری نہیں ہوں جو اپنی بات چھوڑ دوں تب
 باؤں جی بولے کہ پہلے تو نے غور سے یہ بات کہی تھی کہ جو کچھ مجھ سے مانگو سو دوں گنگال براہمن کی طرح تین پک برتھوی کیا مانگتے ہو سو تو اب
 تین پک برتھوی نہیں دے سکا راجا بل باؤں جی کے تیج اور ڈر سے یہ نہ کہہ سکے کہ دان مانگنے کے ستمی آپ کا سو روپ چھوٹا تھا اولت
 آپ نے چرن اپنا اتنا بڑھایا تو میں کس طرح دے سکوں تب غور سے دیکھ کر راجا بل نے پھر جواب نہیں دیا تب بھگوان نے گودھ کر کے
 گرو سے کہا کہ راجا بل کو باندھو تب تیسرا ایک برتھوی دے گا جب گرو نے راجا بل کو باندھ کر برتھوی پر گرو دیا تب جو لوگ ہاں
 انھوں نے آ شہجہ مانکر کہا کہ دیکھو راجا بل نے سب راج اور دھن اپنا باؤں جی کو دے دیا تیسرا انھوں نے اسکو باندھا ہے یہ بات
 اچھی نہیں کی یہ سکر نارو جی اور سنت کمار جی بولے کہ باؤں بھگوان دیا کی راہ سے راجا بل کی برتھو چھالے ہیں کہ اپنے دھرم
 پکا ہے یا نہیں تب پھر باؤں جی نے ایک پک برتھوی تین بار مانگ کر کہا کہ اے راجا بل کی برتھو چھالے ہیں کہ اپنے دھرم
 واسطے چاہنا رکھتا تھا سو شکر اچا راج گرو کے شاپ سے مجھے خیر نہک میں جانا پڑے گا تب راجا بل ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے
 میں اپنے بچن سے نہیں چھڑ کر آپ کو دندوت کرتا ہوں کہ آپ چرن اپنا میرے سر پر رکھ کر بدن

تیسرے پک برتھوی کے بدلے ناپ لیجئے اور جو آپ یہ کہیں کہ چودہ لوک تیرا راج دوپاک ناپ میں ٹھہرا کیوں تیرا بدن ایک
 پک کے برابر نہیں ہو سکتا تو آپ دیکھئے کہ جس طرح آدمی کا سب بدن برابر نہ ہو کر ناک چھوٹی ہونے پر بھی پسی پیدی رکھتی ہے اسی طرح یہ
 بدن میرا جو سب دھن اور راج اور تینوں لوک کا مالک تھا سو وہ ایک پک برتھوی سے بڑی پیدی رکھتا ہے اور اسے جگٹ پالک آپ کا نام
 لینے سے آدمی نہک میں نہیں جاتا ہے سو جب آپ ساکنات پریشور میرے سامنے کھڑے ہیں تب میں کس طرح توک میں جاؤں گا اور آپ کا
 درشن کرنے سے ستر میں میرا نام ہو گا جس طرح آپ ہر جگتوں پر دیال ہو کر انکو برے کریں گے سچائے رکھتے ہیں اسی طرح آپ نے
 مجھ کو راج اور دھن اور سنتان کے غور میں اندھا ہوا رہا تھا یہ جلا داپے بھگٹ کے کل میں جا کر انکا رہنکار میرا توڑ دیا اور کر دیا کر کے اپنا
 چرن یہاں لا کر اور گرو کی طرح مجھ کو آپدیش دے کر کرتا رکھ کیا ہو میں آج کو یہ میں اگر اپنا راج آپ کو دان نہ دیتا تو مرنے سے یہ راج اور
 دھن میرے ساتھ نہ جا کر سنار میں کیوں مجھ کو انجس ہوتا اور یہ بھی میرا اگیان ہے جو اپنے کو دان دینے والا سمجھتا ہوں کیونکہ یہ سب چھٹی
 اور برتھوی آپ ہی کی ہے آپ کی کرپا بنا کوئی آدمی راج اور دولت نہیں پاسکتا ہے لے راجا برتھیت جس سے راجا بل یہ سب باتیں
 باؤں بھگوان سے کر رہے تھے اس سے پہلے ہلا د بھگٹ اسکا ش سے اترے اور باؤں جی کو دندوت کر کے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے تر لو کی ناخو
 آپ نے بڑی کرپا کی جو کل سے تین پک برتھوی دان مانگی نہیں تو آپ کو جو بیٹھ لوک اور سب سناری بست کے مالک ہیں کسی سے
 کچھ مانگنے کا کیا کام ہے اور راجا بل نے جو کچھ آپ کا دیا ہوا اپنے پاس رکھنا تھا وہ سب آپ کو اپن کیا آپ سو اے اپنے بدن کے
 اسکے پاس اور کوئی چیز نہیں ہے سو آپ دیا کر کے اسکو اپنا سیوک اور بھگٹ جا کر چھوڑ دیجئے پھر راجا بل کی اسٹری بندھیا دلی ہاتھ
 جوڑ کر بولی کہ اے دینا ناخو آپ نے اچھا انصاف کیا جو اسکو باندھ کر دندوت کر دیا سو اسطے کہ سب چیز دنیا میں آجی کی ہے آپ تینوں
 لوگ کی رچنا کیوں اپنے کھیل کے واسطے کیا کرتے ہیں اسواسطے راجا بل کو انکار سے یہ بات کہنا آجیت نہیں تھا کہ جو کچھ تم مانگو سو میں
 دے گا اسی سے برھما جی نے بھی ہاں آکر باؤں بھگوان کو دندوت کر کے بنے کیا کہا ہے پر برہم پریشور راجا بل نے اچھا کرم کرنے سے
 جو مال اور راج پایا تھا سو سب آپ کو دان دے کر کھٹوں کا پٹن بھی آپ کو دے دیا اور اپنے دھرم سے نہیں بھر کر باندھنے پر بھی کچھ
 دکھ نہیں مانا اور اپنا بدن بھی آپ کو بھیت دیتا ہے پھر اسکو باندھ کر رکھنا کون نیاؤ کی بات ہے جب آپ دینا ناخو ہو کر ایسا کرینگے
 تب پھر آپ کی شرن میں کون آدیکھا جو آدمی آپ کو ایک پتی تلسی کی اور پھول اور پھل چڑھا کر گول آدک سنگد سے آپ کے
 نام پر آگ میں دھوپ دیتا ہے آپ اسکو اپنا بھگٹ جانکر سنار میں سما جال سے نکال کے بھوساگر پار اتار دیتے ہیں سو راجا بل
 نے سب مال اور بدن اپنا آپ کو اپن کر دیا پھر اسکو چھٹی کیوں نہیں دیتے جب پر ہلا د بھگٹ اور بندھیا ولی رانی اور برھما جی نے اس
 طرح باؤں جی سے بنے کیا تب بیکٹھ ناخو بولے کہ جتنے اپنی کرپا اور دیا سے راجا بل کی برتھو چھالے کر اسکا آہنکار توڑ دیا اور تم لوگ یہ بات
 یقین کر کے جانو کہ جس کسی پر میری کرپا ہوتی ہے اس سے اتنی چیزیں چھین لیتا ہوں ایک ذات کا غور دوسرے دھن کا غور تیسرے
 دنیا کا غور چوتھے اس بات کا غور کہ تمام عمر میں جو کچھ آنے دان آدک اچھا کرم کیا ہے اسکو ہر وقت یاد رکھ کر اپنے برابر کسی دوسرے
 کو نہ مجھ کر لوگوں کے سامنے کہتا ہے کہ یہ اچھا کام میں نے کیا تھا سو راجا بل کا راج اور دھن سدا بنا نہ رہتا اور جس اس کا مہار نے
 ایک بنا رہے گا اور اسکے پیچھے جو اٹھواں منو نتر آوے گا اس میں ہم اندر لوک کا راج راجا بل کو دین گے
 اور ہمارے بھگٹ کسی بات کا انکار نہیں رکھتے یہ کہہ کر باؤں بھگوان نے اپنا چرن راجا بل کے سر پر رکھ کر بدن

۱ ساکھات

گلے ملنا چاہا لیکن راجا نے اسکو گلے نہ لگا کر من میں بچار کہ شاید وہ رکھیشور مر گیا اور اسنے دوسرا بت بنا کر یہ سب سامان پیدا کیا ہے جب
 نے اس سند یہ سے اسکو اپنے گلے نہیں لگا تا تب راجا کی بیٹی بولی کہ اسے بتائے مجھکو نہیں بچا تا جو گلے نہیں لگا یا راجا بولا کہ تیرے مان کا
 کا اتم نکل ہے اور تو نے دوسرا بت کر کے گل میں داغ لگا یا یہ بات سنکر وہ بولی کہ آپ ایسا سند یہ نہ کریں میں نے دوسرا بت نہیں کیا ہے
 دولت اور شمت جو آپ دیکھتے ہیں رکھیشور ہمارا مان ہے جو آپ مجھے سوپ گئے تھے اپنے جوگ بل سے پرکٹ کی ہے یہ بات سننے ہی
 راجا نے بڑی خوشی سے اپنی لڑکی کو بیا کر کیا اور جب مندر میں جا کر بیٹھوں رکھیشور کو اشونی گمار کے برابر بہت خوبصورت اور جوان دیکھا
 تب مندر پور بسا نکو دندوت کر کے کیا کہ اسے ہمارا جین میں ٹوم جگیتہ کی اچھا رکھ کر چاہتا ہوں کہ آپ بھی ویا کر کے اس جگیتہ میں چلے چوں رکھیں
 یہ بات مان کر استری سمیت راجا کے مکان پر گئے تو رانی اپنی بیٹی اور داماد کو دیکھ کر بہت خوش ہوئی جب بیٹوں رکھیشور نے راجا کے بیان جگیتہ
 کرنا شروع کیا اور سب یوتا اور رکھیشور لوگ وہاں آئے تب بیٹوں رکھیشور نے دیوتوں سے کہا کہ جگیتہ میں اشونی گمار کا بھی بھاگ دیو یہ بات
 اندر پورے کہ اشونی گمار بید روگیوں کو چھوڑے ہیں اسلئے انکو جگیتہ کا بھاگ دینا ہے چاہئے بیٹوں رکھیشور پورے کہ اسے اندر میں اشونی گمار کو
 کا بھاگ دینے کے واسطے بات ہار چکا ہوں اسلئے ضرور انکو بھاگ دوں گا یہ بات سنکر اندر کو دھک کر کے پورے کہ اسے رکھیشور جو تم ہمارا کتنا
 اشونی گمار کو جگیتہ میں بھاگ دو گے تو ہم نکو مار ڈالینگے ایسا کہ جسے بیٹوں رکھیشور کو مارنے کے واسطے اندر نے گدا اٹھائی ویسے ہی رکھیشور
 آگیا اور پریشور کی اچھا سے اندر کا ہاتھ اسی طرح سے اٹھا رہ گیا اور اندر نے گدا مارنے کے واسطے چاہا لیکن اسکا ہاتھ نیچے کو نہیں
 جب اندر اپنی کرنی سے شرمندہ ہو کر ہاتھ اٹھے رہنے سے دکھ پانے لگے تب دیوتا اور رکھیشور جو وہاں پر بیٹھے تھے اندر سے کہنے لگے کہ
 بیٹوں رکھیشور ہمارا سے جیسا سخت کیا ویسا دھڑپایا اب تم اپنا پردہ اٹھائیں سے چھو کر او تب تمہارا ہاتھ نیچے کو جھکیں گا جب اندر نے ہاتھ
 اس طرح بے کیا پ مہا تاپش میں میں اب کی مہا کو نہ جا کر اپنے پھل کو بھونچا آپ دیال ہو کر میرا پردہ چھوٹا کیجئے اور اشونی گمار کا بھاگ جگیتہ میں
 ہم سب دیوتوں کو آپ کا کتنا منظور ہے جب بیٹوں رکھیشور نے اندر کو دین دیکھ کر اپنے ہاتھ سے اسکا ہاتھ چھوٹا دیا تب اندر کا ہاتھ نیچے چھوٹ
 بیٹوں کا تون ہو گیا جب بیٹوں رکھیشور اور دیوتوں نے اشونی گمار کا بھاگ جگیتہ میں دیکھ کر انکو اپنی ننگت میں بٹھا کر کھلایا اور جگیتہ میں راجا کا بھی
 طرح پورہ وکرو اشونی گمار بھی خوش ہو گئے تب سب یوتا اور بیٹوں رکھیشور ایک اپنے مکان پر چلے گئے اتنی کھٹا سنا کر شکد یوچی پورے کہ اسے
 جو کوئی پریشور کی شرن میں جا کر انکا تب اور اسمن کرتا ہے اسکو لوک اور پرلوک دونوں جگہ سکھ ہوتا ہے اور کوئی اسکو دکھ نہیں دیکھتا
 وہ آدمی جو چھوٹھ سے کہتا ہے یا جس چیز کی بھاننا کرتا ہے نارائن جی سب بات اور خورق اسکا پورن کرتے ہیں لے راجا پر بھیت اسی سرور
 بنش میں ریوت نام راجا پڑا پرتاپی ہو کر اسے یہاں ایک لڑکی بہت خوبصورت اور بھٹمان ریوتی نام پیدا ہوئی جب راجا نے اس لڑکی کو
 کے لائق دیکھا تب اپنے من میں بچار کیا کہ سب جگت کے ہیں اگر تے اسے برہما جی ہیں میں اسے جاکر پوچھوں کہ کون شخص بہت خوبصورت
 جس نے اس کے بیٹے کو وہ خوبورت بتلا دین اسکو میں اپنی لڑکی بیاہ دوں ایسا بچار کر راجا اپنی لڑکی سمیت برہم لوک میں گیا تب برہما جی نے انکو بڑا راجا
 اور سے بیٹھا اس سے برہما جی کی بھانین گنہرب لوگ گاتے تھے اسلئے راجا نے پوچھنا آج نہ جا کر بچار کیا کہ جب گانا بند ہو جائے تب میں اسکا
 کون ہی اچھا سے راجا وہاں تھوڑی دیر تک بٹھا رہا جب گنہرب لوگ گاتے تھے اسلئے راجا نے پوچھنا آج نہ جا کر بچار کیا کہ جب گانا بند ہو جائے تب میں اسکا
 سندر ہوا اسکو بتا دیئے تو میں اس لڑکی کا بواہ اس سے کر دوں برہما جی پورے کہ جسے تم میرے پاس آئے ہو تب سے دنیا میں ستائیں
 بیت گئے جو راجا تمہاری دنیا میں تھے وہ سب گئے اب اُنکے بنش میں کوئی دوسرا راجا دھرماتا دنیا میں نہیں رہا سو اسے تم اپنی بیٹی

بیٹے بلکہ راجی کو خوشیش ناگ کا اوتار ہیں بیاہ دو تب راجا ریوت نے برہما جی کی آگیا سے ریوتی اپنی لڑکی بلکہ راجی کو بیاہ دی اور راجا
 آپ برن میں جا کر پھر جن کر کے گت ہو اور ریوتی ست جگ کی بیٹی آئیں ہاتھ کی لکھی اسیلئے بلکہ یوچی نے ہل سے واب کر اسکا بدن اپنی پر بھونٹا کر لیا
 اوصیتاے چوتھا۔ کھٹا راجا امبریکھ کی

شکد یوچی پورے کہ اسے راجا پر بھیت راجا سرجات کے بنش میں راجا امبریکھ ایسا بیٹھو اور پریم بھکت ہو کہ جس پر ہمن کا شاپ بن لگا
 اتنا سنکر راجا پر بھیت نے پوچھا کہ اسے ہمارا جی یہ پورے اشورج کی بات ہے کہ برہما جی کا شاپ چھوٹا ہو جائے اور ایسے پریم بیٹھنوار راجا کو
 برہما جی نے اس واسطے شاپ یا اسکا حال کیسے شکد یوچی پورے کہ اسے راجا اسکی کھٹا اس طرح ہے کہ راجا امبریکھ اندر یون کا سکھ چھوڑ کر تب اور یوچا
 تارا میں جی کی بیٹی من سے کر کے ہرچر یون میں عیان لگائے ہوئے راج کرنا تھا اور اسکی جگیتہ میں دیوتا لوگ رکھیشور دن اور برہمنوں کا روپ بھر کر اپنا
 اپنا جھاگ لینے آئے تھے اور وہ راجا دن رات سکھ سے پریشور کا اسمن اور ہاتھوں سے شکد یوچی کی پوچا اور سبوا اور آنکھوں سے ہرچر یون کا درشن
 دھیان میں کر کے کانوں سے کھٹا اور لیا اوتاروں کی شکد سناری بیوہا رہنے کے برابر جانتا تھا اسلئے نارائن جی دیندیاں اسکو اپنا پریم
 بھکت جانکر اس کے راج اور دیش کی رتھا اپنے سدرشن جگیتہ سے کرتے تھے اور راجا کی استری بھی پریم بیٹھو اور بہت برتاہتی سوراجا اور رانی
 دونوں آدمی پریشور کی بھکت اپنے ہر دے میں سکھ کر رہی کو شچم اور سب ایکادشی نر پھل برت کرتے تھے اور دواشی کے دن ساٹھ کر ڈھک پورے کہ
 برہما جی کو ان دیکر اور انکو بھوجن کھلا کر آروپا دشی میں برت کا پارن کرتے تھے ایک دن ایکادشی کے دوسرے دن دو گھڑی دواشی تھی
 اسیدن پرات سے دُرباسا رکھیشور نے اٹھا سہی ہزار رکھیشور دن سمیت داسے پوچھا اپنے دھرم دواشی کے راجا امبریکھ کے مکان پر اگر بھوجن لگائے
 راجا نے رکھیشور کا اور کر کے بنے کیا کہ ہمارا ج بھوجن سب طیارے کھالینے دُرباسا پورے کہ ہم اسان کر آوین تب بھوجن کریں ایسا کہ بھوجنا جی
 کمارے اسان کرنے چلے گئے اور وہاں جان بوجھ کر پوچا اور اسان میں دیر لگائی جھین دواشی بیت جائے جب دُرباسا نہ آئے اور دواشی بیتنے لگی تب
 راجا نے گھر کر برہمنوں سے پوچھا کہ دُرباسا رکھیشور اسٹان کر کے نہیں بھرے اور دواشی بیتنا چاہتی ہے اور تر یو دشی میں برت کا پارن کرنا نہ چاہو
 اس سے اب کیا کرنا چاہئے برہمنوں نے آگیا دی کہ دواشی میں شکد یوچی کے چو نامرت سے برت کا پارن کر لو چلو پھر پانی پینا بھوجن کی گنتی میں نہیں ہے
 راجا نے برہمنوں کی آگیا سے دواشی میں چو نامرت سے پارن کر لیا ایک ساعت پر دواشی بیت گئی تب دُرباسا رکھیشور اسان کر کے آئے جب
 راجا نے بڑی خوشی سے انکو بھوجن کرنے کے واسطے کہا تب رکھیشور پورے کہ اسے ہمارا ج میں نے کچھ بھوجن نہ کر کے برہمنوں کی آگیا کے موافق
 اس ساعت دواشی سمیت گئی تونے پارن کیا یا نہیں راجا نے کہا کہ اسے ہمارا ج میں نے کچھ بھوجن نہ کر کے برہمنوں کی آگیا کے موافق
 راجا نے پارن کر لیا یہ بات سننے ہی دُرباسا کو دھک کر کے پورے کہ اسے دواشی میں بھوجن کرنا کہہ کرنا آئے ہمارے برت کا پارن کر لیا ایسا
 راجا کو ماننے لگا تب پوچھت دُرباسا نے بنا پردہ راجا کو مانا چاہا تھا اسلئے نارائن جی نے دُرباسا رکھیشور کا دھرم بھکت سدرشن جگیتہ کو آگیا دی کہ تو
 جا کر راجا کی سہا تیا اور بھکت کر جین اسکو دکھ نہ ہو پنے سو اسی سے سدرشن جگیتہ وہاں آکر پرکٹ ہو جب سدرشن جگیتہ سے کر تیا کا بدن
 جگیتہ لگا اور وہ بیکل ہو کر بھاگی تب سدرشن جگیتہ دُرباسا رکھیشور کو جلائے کے واسطے چلا جب دُرباسا وہاں سے اپنا پر ان سے کر بھاگے
 اور سدرشن جگیتہ نے انکا پیچھا کیا تب وہ بھاگ کر یون اور کپڑ اور اندر وغیرہ کے لوک میں اس اچھا سے گئے کہ کوئی دیوتا ہماری
 اچھا کرے لیکن کسی دیوتا کو ایسی سامتہ نہیں ہوئی جو رکھیشور کو پچا سکے جب دُرباسا نے کہیں اپنا بچا دھنیں دیکھا تب

۱۰۰

برہم کوک میں دوڑے گئے برہما جی انکو دیکھتے ہی بولے کہ اسے دُربار سے آنے اور پُرش بھگوان کے عہد کے کا برادھ کیا ہے جو ایشورم سے
 مالک ہو کر ملک مارنے میں تینوں لوگ کا نال کر سکتے ہیں ہم تمہاری رچھانہیں کر سکتے ہیں جب دُربار سا وہاں سے بھی نراس ہو کر شری مہادیو جی کی تہ
 میں گئے تب شری مہادیو جی بولے کہ اسے دُربار پر پیشور کی مایا سے ہم سب لوگ پیدا ہوئے ہیں لیکن انکی مایا کا جہد ہم اور نازد اور سنگا کو اور
 برہما جی اور کپل دیو اور ک کوئی نہیں جان سکتے تم انہیں پرہم کی شرن میں جاؤ تو جو گے بھگوان کی سامرہ نہیں ہے جو تمہاری رچھا کر سکون جب
 دُربار سے دیکھا کہ سوائے پریشور کے کوئی دوسرا تینوں لوگ نہیں میری رچھا کرنے والا نہیں ہے تب بیکٹھ ناظر کی شرن میں گئے اور استت کر کے
 بے پور بک کہا کہ میں نے تمہارے بھکت کا اپنا کیا اچھٹے شرن میں آج رہا ہوا ہے سو میں آپ کی شرن میں آیا ہوں شرن آئے کی
 لاج رکھ کر میری رچھا کیجئے یہ بات سن کر بیکٹھ ناظر بولے کہ اسے دُربار سے ہم تینوں لوگ کے مالک ہیں لیکن اپنے بھکت پر ہمارا کچھ بس نہیں
 ہم بھکت کے آدمین رہتے ہیں ہمارے بھکت جیسے پیارے ہیں ویسا ہم اپنی بھی جی اور اپنے بدن کو بھی پیارا نہیں جانتے جس طرح
 بیت برتا اشری اپنی دیو سے بیت کو بس میں کر لیتی ہے اسی طرح ہم اپنے بھکت کے ہیں میں رہتے ہیں اور فرگن بھکت سب ششادی
 چھوڑ کر سوائے دھیان ہر جہون کے دوسری کچھ رچھا نہیں رکھتے اور ہمارا ہاٹ دیو ہمارا بھکت ہے اور فرگن بھکت سب ششادی
 انکا بچن مٹا نہیں سکتے اور ہمارے بچن تل جانے کا کچھ سوچ نہیں ہوتا لیکن ہمارے بھکت کا کہنا کوئی مٹا نہیں سکتا سوائے دُربار
 ہمارے بھکت بڑے دیال ہوتے ہیں اور کر دھ کو اپنے بس میں رکھتے ہیں اور کسی کا ان بھکت نہیں جانتے ہیں جو راجا اشری کی
 آنتہ کر کے کر دھ کرتے تو تم اسی جگہ جگرتے ہو جاتے یہاں تک کہ یہ سوچتے ہیں کہ راجا اشری کی بھکت کی شرن میں جاؤ
 تمہاری رچھا کرینگے نہیں تو شرن جبکہ دھو گے ہم تمہاری رچھا نہیں کر سکتے۔

اوشیاے پانچوان - آنا اور پاسار کھیشور کا راجا اشری کے پاس

شکد یو جی بولے کہ اسے راجا اشری کے پاس
 دھوت کر کے کھڑے رہے راجا یہ دُشا انکی دیکھتے ہی اپنے دھرم اور داسے کہ دشمن کا بھی دیکھ نہیں دیکھ سکتے تھے بہت استت کر کے
 پیچھے رو کر بولے کہ اسے شرن چکر دُربار کھیشور کو براہن جان کر انکی رچھا کر دھو سوائے کہ ہمارے مالک پر ہنہ دیو ہیں اور میں بھی براہن
 کی بھکت رکھتا ہوں اسلئے مجھ سے براہن کا دھو دیکھا نہیں جاتا اور میں نے آج تک جو دھرم کیا ہو اس کے پھل سے دُربار سا کچھ دیکھ نہ پایا ہوں
 لیکن راجا اشری کے کاشٹے ہی شرن چکر نے تیج اپنا بھٹہ ہمارا کیا تب راجا نے دُربار سے جو آگے بھی گئے کھڑے تھے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ ہمارے
 سب پارہے ہیں پھر کچھ جن کیجئے دُربار سے چھینیں پر کار کے نہیں بڑے آندے سے جو جن کیجئے اسے راجا پر بھکت دُربار سے شرن چکر
 کے دُربار سے آکاش اور پاتال میں ایک برس تک بھاگائے اور راجا اشری کے برس دن تک برابر ویسا ہی اسی جگہ کھڑے رہ کر اس بات
 کا سوچ کر رہے رہے کہ دیکھو میرے سب سے رکھیشور اتنا دھو پاتے ہیں برس دن تک وہی جو جن جو دُربار سا رکھ کے واسطے بنا
 تھا ہر رچھا سے خدشا نہیں ہر ایک براہن کو جو جن کر کے راجا نے بھی پر ساو پاتال دُربار سے رکھیشور کے بھکت سب سے زبردست ہیں اور تم دھن ہو جو مجھ پر
 اسے راجا اشری کے آج تک ہر بھکتوں کی گمانہیں جانتا تھا کہ پریشور کے بھکت سب سے زبردست ہیں اور تم دھن ہو جو مجھ پر
 واسطے برس دن تک کھڑے رہ کر جتنا کرتے رہے اور شرن چکر کی است کر کے تھے میرا پران پچایا مجھ کو سامرہ نہیں ہے
 بھکتوں کا مہتمم ہر دن کر سکون جب دُربار سا رکھیشور راجا سے بدادھو کر چلے گئے تب اور سب براہن اور رکھیشور

جو وہاں پر تھے راجا کی استت کرنے لگے انکا بچن شکر راجا بولا کہ میں کون گنتی میں ہوں یہ سب پریشور کے شدرشن چکر کا پر تپ تھا
 جسے مجھ کو کر تیا کے ہاتھ سے بچا یا دیکھو پریشور کی اتنی کمپا ہونے پر بھی راجا اشری کچھ غور نہ رکھتا تھا اور بھکت کے برابر اندر لوگ کا مسکھ کچھ
 مال نہ بچھتا تھا اتنی کتھاسے نہ کر شکد یو جی بولے کہ اسے راجا پر بھکت یہ تھوڑی سی خمار راجا اشری کی میں نے تھوڑی سی اس کے
 اور سب گونگا حال کوئی برہن نہیں کر سکتا کچھ دن بیتے راجا اشری کے نہ برکت ہو کر راج گدی اپنے چھوٹے بیٹے کو دے دی ورنہ میں
 جا کر ہرچھن کر کے نکلت ہوا۔

اوشیاے چھپھوان - کرودھ کرنا راجا اچھواک کا اپنے بیٹے پر

شکد یو جی بولے کہ اسے راجا پر بھکت راجا اشری کے منش میں اچھواک نام راجا پرتاپی ہوا ایک دن وہ ششاد نام اپنے بیٹے سے
 بولا کہ تو جنگل میں جا کر شکار مار لا تو میں پتروں کا شرادھ کروں راجا کے بیٹے نے جنگل میں جا کر خرگوش مار کر بھوکہ لگنے سے تھوڑا مانس آپ کھالیا
 اور مانس اپنے باپ کے پاس لے آیا جب راجا شرادھ کرنے کے واسطے بیٹھا تب ششاد جی اپنے جگ بل سے جا کر بولے کہ اسے راجا
 اس میں سے تھوڑا مانس تیرے بیٹے نے کھالیا ہوا اس لیے یہ مانس شرادھ کرنے کے لائق نہیں رہا یہ بات سننے ہی راجا نے ششاد کو شمر سے
 باہر نکال دیا تب وہ جنگل میں جا جو یہ رکھیشور کی کٹی میں جا کر ہرچھن کرنے لگا جب کچھ دن بعد راجا اچھواک مر گیا تب ششاد رکھیشور نے
 ششاد کو جنگل سے لا کر راج گدی پر بیٹھا دیا اور اس کے منش میں پرہنے نام راجا پرتاپی اور بکوان ہوا ایک بار دیتون نے دیوتون کو لڑائی
 میں جیت لیا جب اندر نے برہما جی کے پاس جا کر اپنے جیتنے کی تدبیر پوچھی تب برہما جی بولے کہ اسے اندر تم مہرت لوگ سے راجا پرہنے کو اپنی
 مدد کے واسطے لے آؤ تو تمہاری جیت ہوگی یہ بچن سننے ہی اندر نے پرہنے کے پاس جا کر کہنے کیا کہ آپ کو ہماری مدد کے دیتون سے ملنا چاہیے
 پرہنے بولا کہ اسے اندر مجھ کو تمہاری مدد کرنے میں کچھ انکار نہیں ہو لیکن دیتون سے لڑتے وقت مجھ کو اتنا بل پیدا ہوگا کہ ہاتھی اور گھوڑے
 اور جو جنہ اٹھا سکیں گے اسلئے تم بیل روپ ہو کر مجھ کو اپنی پیٹھ پر بیٹھاؤ تب میں دیتون سے لڑوں گا جب اندر نے اپنا کام نکلنے کے واسطے
 بیل روپ دھرتا تب راجا نے اُس پر چڑھ کر دیتون کو لڑائی میں جیت لیا جب راجا کی مدد سے اندر وغیرہ دیوتون نے اپنا راج پایا تب
 پرہنے پھر مہرت لوگ میں آکر اپنا راج کرنے لگا اس کے منش میں سادست نام راجا پرتاپی ہوا جس نے سادستی پُری بسائی اسکا پوتا راجا گلبیا شوا ایشا
 بکوان ہوا جس نے اتکاف رکھیشور کی سہایت کر کے دھندھ نام دیت کو مار ڈالا اور اُس دیت کے کٹھ سے ایسی جو لڑائی کہ جسکی آگ سے
 راجا اشری کے راجا گلبیا شو کے جلنے دُربار مانس آدک تیں بیٹے اُس کے بچے اور دُربار مانس کا بیٹا گلبیہ ہوا اُس کے منش میں جو نام
 راجا اشری کے راجا پرتاپی اور بکوان ہوا کہ جسکے آدھین ساتون دیپ کے راجا رہتے تھے لیکن وہ سستان نہ ہونے سے ہمیشہ اُداں رہتا تھا ایک دن
 راجا اشری کے رکھیشور دن سے بنے کیا کہ اسے ہمارا ج آپ لوگ کوئی تدبیر ایسی کریں کہ جس سے میرے یہاں بیٹا پیدا ہو رکھیشور دن نے بیٹا پیدا ہونے
 کے واسطے راجا سے جگیتہ کر کے ایک کلسا پانی کا شتر بڑھ کر جگیتہ شالامین اس اچھا سے رکھا کہ پراتہ کال یہ پانی رانی کو پلا دیں گے تو اُس کے بیٹا
 پیدا ہوگا جب رات کو راجا اور رکھیشور لوگ اُس جگیتہ شالامین سوئے اور پریشور کی اچھا سے راجا کو پیاس لگی تب راجا نے دھوکے سے وہ
 پانی لیایا تب پراتہ کال رکھیشور لوگ یہ حال جان کر بولے کہ اے راجا تمہارے نصیب اور ہر اچھا میں کیا کچھ نہیں نہیں تمہارے پیٹ سے ایک
 پانی کا پیرا ہوگا راجا یہ بات سن کر بیٹے اُداں ہوا پھر پریشور کی اچھا اسی طرح جان کر سنتو کہ کیا جب پیٹ راجا کا گھیرتی ستری کی طرح ہر روز بڑھنے لگا
 اور دن میں جیتنے گزرتے تب رکھیشور دن نے راجا کی دہنی کو کچھ چیر کر پیٹ میں سے لڑکا نکال لیا اور گھادس کر ہر اچھا سے راجا کو چکا کر دیا

۱۳ سواک
 ۱۳ شاد

۳۱ جال
 ۳۱ پورنجی

۱۳ سواک
 ۱۳ سواک
 ۱۳ سواک
 ۱۳ سواک
 ۱۳ سواک
 ۱۳ سواک

شری گنگا جی کے پارتے اور بالیک رکھیشور کے استھان کے پاس پہنچے اور رونے لگے تب شری جانکی جی نے پوچھا کہ اے لچھن
تھارے بھائی تو ابھی طرح ہیں تم کیوں روتے ہو یہ جین سنگر لچھن جی نے بہت بیاہل ہو کر سب حال کہ دیا اور ہاتھ جوڑ کر بے کیا کہ اے ماتا میں
تم کو یہاں جنگل میں چھوڑنے آیا ہوں یہ بات سننے ہی جلست ماسا اجیت ہو کر گر پڑیں اور بہت بلا پ کر کے لچھن جی سے کہنے لگیں کہ بہت اچھا
جو اکیڑا رکھنا تھجی کی ہو وہ تم کو دوسری طرف سے رکھنا تھجی سے ہاتھ جوڑ کر کہہ دینا کہ مجھ سے جو آپرا وہ ہوا ہو سو چھا کرین کس واسطے کہ میں بہت
جسم سے اُنکی داسی ہوں پھر لچھن جی گر بھوتی شری جانکی مانا کو روتے ہوئے بالیک رکھیشور کے استھان پر چھوڑ کر چلے آئے اور رکھیشور نے
اُنکو لڑکی کے برابر رکھنا کچھ دن بیتے اُسی جگہ شری سیتا جی سے کو اور کش نام دو بالک بہت سُندر اور تیجوان اور پرتاپی اور بلوان
پیدا ہوئے جب شری رکھنا تھجی نے اُشو میدھ جگہ کرتے وقت پھر لچھن جی کو شری سیتا جی کے بلانے کے واسطے بھیجا تب شری جانکی
جی نے کو اور کش دونوں بیٹے اپنے لچھن جی کو سوپ دیے اور اچھو دھیا جی میں جا کر اُسی جگہ پر پھوی میں سا گئیں یہ سنگر رکھنا تھجی کے پاس
اور بلا پ کیا اور سیتا جی کو تیاگ دینے کے بعد شری چند راجی برہم چرچ کر رہا جگہ آؤک کیا کرتے تھے اور گیارہ ہزار برس تک اُنھوں نے
اچھو دھیا جی کا راج بھوک کر پھا کو بڑا سکھ دیا اور لچھن جی اور شترین جی کے چتریکٹ اور سبھاہ نام وغیرہ دو بیٹے پیدا ہوئے اور
رکھنا تھجی نے جو اپنے بھائیوں کو بہت چاہتے تھے اُن کا دلش بھرت جی کو اور پچھم کا دلش شترین کو اور پورب کا دلش لچھن جی کو
بانٹ دیا تھا اور سب استری پُرش اچھو دھیا باسی شری رکھنا تھجی کا درشن پا کر خوش رہتے تھے ایسا سکھ اندر پُرسی میں بھی کسی کو
کبھی نہیں ملتا تھا اُنکے راج میں پُرش اور پچھی آؤک کوئی جیو دکھی نہیں تھا اسی طرح راج اچھو دھیا پُرسی کا دھرم کے ساتھ کیا اور
اپنے ساتھ لگے انھیں رام چند راجی کا نام لینے سے کہ وڑوں جیو بھو ساگر بار اُتر جاتے ہیں اور رکھنا انکی بستان پوربک رامین میں
لکھی ہو اور شری رام چند راجی کے نزدیک سمدر میں پُل باندھنا اور راوون وغیرہ راجستون کا مارڈالنا کچھ مشکل نہیں تھا وہ اپنی بھو
بلانے سے ایک ساعت میں چودھون لوک کی بیچا اور ناش کر سکتے تھے لیکن یہ سب لیلیا اور چتر اُنھوں نے سنساری جیوون کو کیوں
گرستھا آشرم مارگ دکھلانے کے واسطے کیا تھا دیکھو جب ایسے ایشور کو گراستی کرنے میں استری کے کاروبار کو بد آواز استری
اور گراستی تھی کرنے سے سب کو دکھ لے گا۔

آدمیای بارہوان کتھا کش کے بنش کی

شکر یوچی بولے کہ اسے راجا پر کھیت راجا گنش کے بنش میں آتھ اور پڑریک اور منڈاس اوک کئی پیر صی پچھے مرنام راجا پرتاپی ہوا وہ آج تک اتر طرف کا پ گرام میں بیٹھا ہوا تب کرتا ہو کلجک کے آنت میں پھر سوچ بنشی راجا دھرم نام اس سے پیدا ہو کر اپنا بنش چلا دیتے اور بنش میں برہیل نام راجا پرتاپی ہوا جسکو بھیم سین تمھارے دادا نے مابھارت میں مارا تھا اتنے لوگ راجا اچھو اک کے کل میں برہیل پرتاپی راجا ہو چکے ہیں اب جو لوگ انکے بنش میں ہوئے انکا نام سنو برہیل کے بنش میں سنو اور مننت اوک کئی راجا پرتاپی ہو کر بہت بڑھے ایک انکا راج سنسار میں بنا رہے گا اور راجا کلجک میں یہاں تک سورج بنشیوں کا راج ہو کر کل انکا اتر رہے گا۔

اَوْ حَقِیْبَ تَمْرِ طَوَّانٍ - شَابٍ وَیَبَّاتٍ شَمْعُ حَمِیْیَ کَارِ اَجَانِحِمْ کُو

کہ راجا اندر کے یہاں سے مجھے گیان جگتے کرانے کا نیوٹا آیا تو پہلے وہاں جگتے کر آؤں مجھے سے ٹکوجگتے کرادو لگا جب اساکر لٹ شطہ جی اندر پڑی
تین جگتے کرانے کے واسطے چلے گئے تب راجا نے پکار کیا کہ دیکھو زندگی کا ایک ساعت بھی بھروسہ نہیں ہو جوش شطہ جی کے پھر آنے تک بہ شریر
بڑا چھوٹ جائے تو یہ اچھا ہی رہ جائیگی ایسا پکار کر راجا نے کوتم رکھیشور کو پروہت بنا کر جگتے کرنا شروع کیا اسی ہی شطہ گرو اندر کو جگتے کر کے
لن مندر پڑے جب شطہ گرو نے دوسرے پروہت کو جگتے کرانے دیکھا تب بڑے کرودھ سے راجا کو شاپ دیکر کہتا تو نیا آئے ہمارے جگتے
کرانے لگا اسلئے تیرا بدن چھوٹ جائے یہ سنکر راجا بولا کہ اکی شطہ جی تم حجام کو جگتے کرانا چھوڑ کر لو جگتے مارے اندر کے یہاں چلے گئے تھے
اس لیے تمھارا بدن بھی آستھر نہ رہے گا تب شطہ رکھیشور اور راجا دو دنوں نے آپس کے شاپ سے اپنا اپنا تن تیرا گ کر دیا کچھ دن گئے مگر بدن
دیوتا کا بیج اُریسی آپس کا روپ دیکھ کر کہ پڑا سودھ بیج گھرے میں رکھنے سے شطہ جی سے اگست میں پیدا ہوئے اور راجا کوتم کے جینے کے
واسطے کوتم آدک رکھیشورون نے پھر جگتے کیا جب دیوتوں نے خوش ہو کر پوچھا کہ تم کیا چاہتے ہو تب رکھیشور نے بنے کیا کہ آپ لوگ ایسی پاکرین
جس میں جہان ہمارا جی اٹھے تب دیوتوں نے ایسا آشریاد دیا کہ راجا کے بدن میں جان آگئی تب راجا دیوتوں اور رکھیشورون سے ہاتھ جوڑ کر
بولا کہ اے ہمارا جگتے کو اب یہ تین جو ایک دن مٹ جائیگا انہیں چاہیے آپ لوگ ایسی پاکرین کہ جہین میں ہمیشہ بنا رہوں یہ سنکر دیوتا اور
براہمنوں نے راجا کو آشریاد دیا کہ تم بنا بدن ہو کر سب جیون کے پلک میں رہا کرو یہ بردان دیکر دیوتا اندر دھیان ہو گئے اسی دن جیوراجا
غم کا سب کے پلک میں رہتا ہوا پھر ان رکھیشورون نے راجا کا بدن دہی کی طرح متھ کر امین سے ایک لڑکا بہت مسند را اور تھووان جنگ نام
پیدا کیا جسے منٹھا پڑی بسائی اسکے بنش میں دیوراث آدک راجا ہو کر کئی پیرھی چھپے شیردھوج نام راجا بڑا پرتابی ہوا جسکو جگتے شالا جوتے
سکھل لگانے سے شری سیتا جی نام کتیا ملی جنگی شادی شری راجندر جی کے ساتھ ہوئی تھی شیردھوج کے بنش میں دھرم دھوج آدک بہت
پرتابی راجا ہوئے نام ان راجوں کا دوسرا ہو کر سب جنگ بدیہی کہلاتے تھے ان کے بنش میں سب راجا جو گیشور اور گیانی پیدا ہو کر دھرم

ہوئے یہ سب سورج بنی راجاؤں کی کتھا ملکوتی

اور مہیا کے چودھوان لکھا پندرہویں۔
شکر یوحی نے کہا کہ اسے راجا اب ہم چندرتشی کل کی پیدائش کہتے ہیں منوکہ ناراین جی کے نابھ مکمل سے پہلے برہما جی پیدا ہوئے اور
برہما جی کی آنکھ سے اترن نے جنم لیا اترمن سے چندر پایدا ہوا کر برہمنوں اور ب ستارون اور ادیکدھ اور برجھادک کے راجا ہوئے چندر مانے
برہمپیت جی کو گرو بنا کر راجسوی جگت کرنا شروع کی اور اُس جگت میں برہمپیت جی کی استری تارا نام جو بہت مسند تھی چھیل کر کے لے لی جب
تارا کے واسطے دوتیوں نے چندر ماکی طرف اور دیوتوں نے برہمپیت کی طرف سہاتیا کر کے آپس میں مجاہد کیا تب برہما جی کی انگلیا سے چندر مانے
برہمپیت کی استری دے ڈالی تارا کے چندر ما کے بیج سے گر بھر گیا تھا جب برہمپیت جی کے گرد و دھ کرنے سے تارا نے اپنا لڑکا کر بھ سے گرا دیا
تب اُس بالک کا روپ دیکھ کر برہمپیت جی نے چاہا کہ یہ لڑکا ہم لے لیں اور چندر مانے چاہا کہ ہم لین جب اُس لڑکے کے لینے کے واسطے برہمپیت
اور چندر مانے جھگڑا ہونے لگا تب برہما جی نے تارا سے پوچھا کہ یہ لڑکا کسکے بیج سے ہے تارا نے چندر ما کا بیج بتلایا اس لیے برہما جی کی انگلیا
سے وہ لڑکا چندر مانے پا کر اُس کا نام مجدد رکھا اور مجدد کی استری الا نام سے پروردانام بیٹا بڑا پرتاپی اور تیجان اور مسند پیدا ہوا راجا پرتور دا
کے خوش اور بل اور دھرم کی بڑائی اُسی آپترانے اندر کی سمجھائیں مٹی تھی جب ایک دن اُسی آئینہ اتر ایرون کے تپ کرنے کے استھان
جا نکلی اور اُس کا روپ دیکھ کر میتر ایرون کا بیج گر پڑا تب میتر ایرون نے اُس کو شاپ دیا کہ تو نے ہمارے استھان میں آکر ہمارا تپ بھنگ کر دیا

१ शीरध्वज

२८५७

اس لیے تو مرت لوک میں جا کر رہ جب وہ آپس اس شاپ سے مرت لوک میں آئی تب وہ راجا پرورد کے گھر پہنچا کر اس کے باغ میں گئی اور ایک
 جڑاؤ پرورد اور ایک درخت میں لٹک کر جھولنے لگی اور دونوں دھڑلے کو بچھڑا کر اپنے ساتھ رکھا جب راجا اپنے مالی سے اس کی خبر سنا
 باغ میں آیا تب اسی آپس کا روپ دیکھ کر آپس میں ہنس مچا اور راجا اپنے مالی سے اس کی خبر سنا
 وہ خاص اندری بولی کہ اسے راجا تم تین بات کا اقرار کرو تو میں تمہارے پاس رہوں راجا بولا کہ جو کچھ تم کو وہی میں کروں اسی بولی کہ
 ایک تو یہ کہ میرے دونوں بھڑے دھڑے پاؤں میں دوسرے یہ کہ ہر روز تازہ کھجور کھائے کو دینا تیسرے یہ کہ کبھی اندری اپنی ننگے ہو کر
 منٹ دکھلا نا جب یہ تینوں باتیں برخلاف ہو گئی تب میں وہاں سے چلی جاؤں گی راجا نے تینوں بات مانکر اس کو اپنے پاس رکھا اور آٹھون ہر
 اس کے پاس رہ کر جھوگ اور بلاس کرنے لگا راجا کے چلنے بیٹے اسی آپس سے پیدا ہوئے اور اسی آپس میں کے شاپ سے مرت لوک
 میں راجا کے پاس رہنے لگی جب دیوتاؤں کا سن اسی آپس کا ناناچ دیکھنے کو چاہا تب اندر نے گندھروں کو اگیا وہی کہ کسی طرح اسی
 آپس کو بیان لے آؤ جب گندھروں نے جا کر اسی سے کہا کہ جھوگ راجا اندر نے پاؤں کی تیر سے بنا اندر کی بھان میں شو بھان میں ہوتی یہ بات
 سننے ہی اسی بڑی خوشی سے چلنے کے واسطے طیار ہوئی تب گندھروں نے اسی کی اگیا انسا راجا نے مایا سے نیالگی بد لکر پیرانا گھی اسی کو کھلا دیا
 اور رات کو گندھرب لوگ دونوں بھڑے اسی کے چکر آکا کش میں لے آئے اسی نے راجا پرورد کو جو اسکے پاس سوتا تھا جگا کر کہا کہ
 میرے دونوں بھڑے چکر آکر کوئی بیہ جاتا ہو تم جلدی چھین کر لے آؤ اور تم بھی اپنے کو شو بدیر جانتے ہو تم سے استری بلوان ہوتی یہ بات
 سننے ہی راجا پرورد بھڑے کے چلنے نگاٹھوڑا تب اسی نے اسکے دیکھ کر کہا کہ اسے راجا میرے اور تیرے ہی اقرار تھا کہ جب میں
 جھوگ دکھاؤں گی یا میرے دونوں بھڑے دھڑے پاؤں میں یا جس دن جھوگ نیالگی کھائے کو نہیں ملے گا تب میں تیرے پاس نہیں رہوں گی سوچ
 تینوں باتیں اٹھی ہو میں اس لیے آپس میں تیرے پاس نہیں رہوں گی ایسا کہہ کر چلی گئی راجا پرورد اس کے چلنے جانے سے بہت بے باکل ہو کر چلے اور پھر اسی کے پاس
 اندر لوک میں پہنچا دیا اور راجا پرورد اس کے چلنے جانے سے بہت بے باکل ہو کر چلے اور پھر اسی کے پاس
 چھینے سے ایسا دکھی ہوا کہ اس کو اپنے بدن کی مدد نہ رہی اسی طرح راجا اس کے برہ میں بے باکل ہو کر چاروں طرف پھرتا تھا ایک دن پھر
 گر چھتیر میں جا کر سہیل کے درخت کے نیچے کھڑا ہوا اور اسی جگہ اسی آپس بھی بہت سکھ اپنی ساتھ لیے ہوئے سرسوتی کنڈ میں آستان
 کرتی تھی اور ان کو کوئی دیکھ نہیں سکتا تھا لیکن آپس لوگ دیو درشت سے سب کو دیکھتی تھیں اس کو تلو تانا نام سکھی نے اسی سے
 پوچھا کہ تو مرت لوک میں آکر کون پرش کے پاس رہی تھی اس کو میں بھی دیکھنا چاہتی ہوں اسی نے راجا پرورد کو کھلا کر کہا کہ اسی
 کے پاس رہی تھی تو تانا راجا کا دکھ دیکھ کر بولی کہ یہ تمہارے برہ میں بہت دکھی اور بیکل دکھلائی وہ راجا پرورد کو کھلا کر کہا کہ اسی
 تو گیان اور چیت اس کا ٹھکانے ہو جائے یہ بات تلو تانا سے سنکر اسی نے اپنا روپ راجا کے سامنے پرکٹ کیا اس کو دیکھتے ہی راجا پرورد کا
 چیت ٹھکانے ہو کر روپ اس کا اس طرح بد گیا کہ جس طرح قورس کے بدن میں جان آ جاوے تب راجا نے اسی کے سامنے سب چھوٹ گیا یہ
 کہا کہ اسے پران بیداری تو مجھے کس واسطے چھوڑ کر چلی گئی تیرے برہ سے میری یہ دشا ہو کر کھانا پینا راج پاٹ سب چھوٹ گیا یہ
 بات سنکر اسی بولی کہ اسے راجا تم پرش ہو کر اپنی اندریوں کے بس ایسے ہو گئے جو تم میری بیٹی کرتے ہو تم اپنی اندریوں کو تین کر دو
 آدمی اندریوں کو اپنے آدھین نہیں رکھتا وہ یا اپنی استری کے موہ میں چھس کر خراب ہوتا ہو وہی دشا تمہاری ہوتی اور میں استری
 کسی پر ہوت نہ ہو کر سوا سے اپنے ٹکڑے کے دوسرے کا پریم نہیں رکھتی جب تک پرش میرے پاس رہتا ہو تب تک اس کی پست

دکھی ہوں اگر میں ہزار برس تک ایک پرش کے پاس رہ کر دوسرے پرش کے پاس جادوں تو جھوگ پہلے پرش کے ساتھ کچھ پریت نہ رہی ساخت بھر
 میں اس کو بھول کر اسی جان لے لینے میں بھی کچھ سوچ نہ ہو گا اور میں کسی کے گیان آپدیس کو کچھ نہ مانکر اپنے من مانا کام کرتی ہوں اسی طرح
 سب استریوں کا سبھاؤ سمجھنا چاہیے اور راجا اسی پر اتنا مہمت تھا کہ اتنا سمجھانے پر بھی اس کو کچھ گیان پراپت نہ ہوا جب راجا نے اسی
 ہوگ کرنے کی اچھا کی تب وہ دیا کر کے بولی کہ اسے راجا جب پرش دن پیچھے دوسرے برس کا پہلا دن لگے گا تب میں تیرے پاس
 اگر ایک رات رہوں گی یہ کہہ کر اسی وہاں سے چلی گئی جب اسی کے ملنے اور ایک برس کا وعدہ کرنے سے راجا پرورد کا کاہت
 ساودخان ہو گیا تب وہ راج مند پر آیا اور شیش محل اپنا سجا کر وعدے کے دن گئے لگا جبکہ برس دن بعد وہ آپس اپنے وعدے
 برائی اور ایک رات راجا کے پاس رہ کر صبح کے وقت اندر لوک کو چلی تب راجا پرورد اس کا پاؤں پکڑ کر رونے لگا اس وقت
 اسی بولی کہ اسے راجا میں یہاں رہ نہیں سکتی جھوگ میری چاہنا اتمہ کرن سے ہے تو میں ایک منتر جھوگ بتائے دیتی ہوں تو وہ
 منتر چن کر گندھروں کی پیشیا کر جب وہ خوش ہو کر جھوگ جگتہ کرنے کی اگیا دین گے اور تو اس جگتہ کے کرنے سے گندھرب
 لوک میں پھر جھوگ پاؤں بیگات میں تیرے ساتھ آتمہ پوریک رہوں گی اسی یہ کہہ کر اور دو چار بید کی راجا کو تھلا کر اندر پری کو چلی
 گئی اور راجا وہی منتر چن کر گندھروں کا تپ کرنے لگا جب اس رجا کے چلنے سے گندھروں نے خوش ہو کر راجا کو درشن دیا اور
 بلوانی آگن کی طرح اس کو دیکر جگتہ کرنے کی تدبیر تھلا کر وہاں سے اندر دھیان ہو گئے تب راجا نے ان کی اگیا کے موافق وہ بلوانی گن
 میں لجا کر گاڑ دی جب اس بلوانی میں سے ایک درخت پھیل اور شیش کا بلکر اگا اور راجا نے ان دونوں کی لکڑیوں کو رگوں میں سے
 ات نکال کر جگتہ کیا تب راجا کو اتنا بل ہوا کہ وہ گندھرب لوک میں جا بسا اور گندھروں کے دینے سے اسی کے ساتھ آتمہ پوریک ہو گیا

اوصیاء کے پندرھواں کھٹا راجا پرورد کے منش کی

شکند بوجی بولے کہ اسے راجا پچھت راجا پرورد کو اسی کے بیٹ سے چھ بیٹے جو راج کرتے تھے پیدا ہوئے تھے ان میں بڑے بیٹے کا نام
 اوتھما آریو کے منش میں جمنو نام ایسے ہوتا ہوا تھا کہ پنی اٹھا کر پی لیا جب دیوتاؤں نے بہت نبی کی تب جا گھر
 پر کر باہر نکال دیا اسی دن سے گنگا جی کا نام جاہنوی پرکٹ ہوا اور راجا جنو کے منش میں گادھ نام راجا پرورد پانی اور مہا تہا ہوا اس کے یہاں
 منش وئی نام کنیا مہا سندری اور بدھان پیدا ہوئی گادھ رکھیشور سے چیک نام رکھیشور نے جا کر کہا کہ تم اپنی بیٹی ہکو یاہ وگا دھ بولے
 کہ جو کوئی ہزار گھوڑے شام کوں جھکولادے اس کو میں اپنی بیٹی یاہ وگا دھ بات سننے ہی چیک بڑی محنت کر کے ہزار گھوڑے شام کوں
 میں دیوتا کے یہاں سے لے آئے اور وہ سب گھوڑے گادھ کو دے کر ست وئی سے اپنا وادہ کیا گادھ کی استری نے چیک اپنے وادہ
 سے کہا کہ کوئی ایسی تدبیر کرو جس سے میرے لڑکا ہو اور ست وئی نے بھی اپنے پت سے ستان ہونے کی اچھا کی تب چیک
 رکھیشور نے اپنی ساس اور استری دونوں کو ستان ہونے کے واسطے جگتہ کر کے جو ساکھ جگتہ کرنے سے بھی اس میں ایک
 بیٹی اپنی استری اور دوسری بیٹی اپنی ساس کو ستان ہونے کی اچھا سے جا کر دونوں کو کھانے کے واسطے دیا اور آپ
 رکھیشور نے ساس اور دوسری بیٹی اپنی ساس کو ستان ہونے کی اچھا سے جا کر دونوں کو کھانے کے واسطے دیا اور آپ
 رکھیشور نے ساس اور دوسری بیٹی اپنی ساس کو ستان ہونے کی اچھا سے جا کر دونوں کو کھانے کے واسطے دیا اور آپ

۹ شامی

۲ سادو

۳ جھو

۴ گادھ

۵ ساکھ

۶ چکر

چلے گئے اور سسر لاء کے بیٹوں کو جنھوں نے جگن کو مار ڈالا تھا انکو مار کر اپنے باپ کا سر وہاں سے اٹھالائے اور باپ کے دھڑے
 ہلا کر اٹھا کر یا کر م کیا اور اسی برنگیا کرنے سے پرشرام جی نے انیس مرتبہ چاروں طرف گھوم کر چتر کو ن کو مار ڈالا اور گڑھ پتر میں نشان کر
 سب پریشوری انیس مرتبہ برامھوں کو دان کر دی جب اگلے منوٹر میں راجا بل اندر ہو گئے تب پرشرام جی بخت رکھیشور دن میں رہینگے
 ان دنوں مندر اچل پرست برہمنے ہوئے پریشور کا تب کرنے ہین جکا کن اور شش گندھرب اور دیوتا ہمیشہ سورگ میں گایا کرتے ہین اور
 آگے آنت کو نہیں پہونچتے لے راجا پرچھت کا دھ رکھ کے بیٹے بشو امتر رکھیشور ایسے مانا ہوتے جنھوں نے اپنے کو راج رکھ سے جھگڑ
 کھلایا اور انکے سو بیٹے ہونے ان میں چھوٹے بچاں بیٹوں کا نام مدھ چنڈ تھا جب بشو امتر نے سنے پندھ اپنے بھانجے کو جو راجا ہریشچندر
 کے بلداں سے بچا تھا اپنا بیٹا بنایا اور اسکا نام دیورات رکھ کر اپنے بڑے بچا سون بیٹوں سے کہا کہ تم لوگ اسکو اپنا بڑا بھائی کر کے
 مانو جب انھوں نے یہ بات سنا فی تب بشو امتر نے انکو یہ شاپ دیا کہ تم لوگ علیحدہ ہو جاؤ تب ہی سنسار میں ملچھ ہوئے ہین اور پھر بشو
 نے مدھ چنڈ آؤک اپنے چھوٹے بچا سون بیٹوں سے وہی بات کہی جب انھوں نے اپنے بھائی کی آئنا سار دیورات کو بڑا بھائی کر کے جانا
 تب بشو امتر نے خوش ہو کر انکو یہ بردان دیا کہ تمھارا بنش بڑے ایسے بشو امتر کے بنش میں بہت نشان ہو کر کو شک گو تری کھلنے ہین

ادھیائے سترھواں - کتھاراجا چڑ ورو اسکے بنش کی

چلے ہو چکی ہے اب ہم اسکے نشان کا حال کہتے ہین سنو کہ راجا بجات اسکے بڑے بیٹے نے بہت بیچوان اور پرتاپی ہو کر ایک تہہ بند پری کا
 راج کیا تھا اسکی کتھا اس طرح ہے کہ ایک دن راجا اندر گوم رکھیشور کی اہلیا نام اتری کی جو بہت مند ری اور بیچ کتیاؤں میں تھی دیکھ کر وہت ہو گیا
 اور اس سے بھوگ کرنے کی اچھا کی پر گوم رکھیشور ہمانا کے دوسرے وہاں نہیں جاسکتا تھا جب اندر سے بنا جوگ کیے رہا نہیں گیا تب ایک دن
 رات کے وقت کوس کاروپ بنکر گوم رکھیشور کے آگن میں درخت پر چاٹھا اور بہت رات رہے بولنے لگا جب رکھیشور نے اسکی بولی سنی
 جانا کہ اب تھوری رات ہے تب وہ انسان اور پوجا کرنے کے واسطے اٹھ کر مکان سے باہر نکلے اسوقت اندر نے سونا گھر پا کر اپنا روپ
 رکھ کا ایسا بنایا اور اہلیا کے پاس جا کر اس سے بھوگ کیا جب بھوگ کرنے کے پیچھے اہلیا نے جانا کہ میرے پت نہیں ہین کسی دوسرے
 نے کپٹ روپ بنا کر میرا پت برتاؤ دھرم بگاڑ دیا تب اسنے کہا کہ اسے ادھری چاندال تو کون ہے یہاں سے چلا جا جب یہ بات سنی اندر نے
 اپنے جوگ بل سے اسکے لکرم کرنے کا حال جان کر بوسے کہ اندر بڑی ترم کی بات ہے کہ تو نے بہت سی اسپر اور اندرانی مہاسندری بننے
 بھی ایسا دھرم کیا ایسے ہم چھکو یہ شاپ دیتے ہین کہ تو ایک جگہ کے واسطے کوس کاروپ ہو تھا سو تیرے بدن میں ہزار جگہ ہو جاتی
 یہچن رکھیشور کے منھ سے نکلے ہی اندر کے بدن میں ہزار جگہ ہو گئین جب اندر اسے شرم کے راج کھانسن پر نہ جا کر کسل کی ہین
 چپے پت رکھیشور نے اندر اس سونا دیکھ کر راجا نکھ کے بیٹے راجا بجات کو اندر اس پر بیٹھالاجب اندرانی کا روپ دیکھ کر راجا بجات کا
 من چلا مان ہوا تب اندرانی بہت برتائے پرست جی کی آگیا سے راجا بجات سے کہا کہ تم نے آج تک جو جو اچھا کر م کیا ہو اسکو تیار
 جب راجا نے اپنے منھ سے وہ برتن کیا تب یں اسکا ہاتھ اس سے وہ اندر لوک سے گر پڑا اور پرست جی نے جا کر اندر کو
 کسل نال سے باہر نکالا اور اس سے جگتہ کر کے یہ آشیر باد دیا کہ وہ ہزار جگہ ہزار آنکھ کے برابر ہو گئین تب

۱۰۸

راندرا پنی گندی پٹھیک راج کرنے لگا اتنی کتھا سنا کر شکند یو جی بولے کہ ایسا راجا نکھ کے دوسرے بنش کی کتھا کہتے ہین سنو کہ اسکے بنش میں
 دھنوتھ نام بی بیگتہ کا بھگ لینے والا ایسا دھاتا ہوا کہ جسکا نام لینے سے آدمی کا روگ اور دکھ چھوٹ جاتا ہوا اسکے بنش میں راجا بللیا نوٹرا
 پرتاپی ہوا اسکی منڈالسا نام استری سے الرکتی آؤک بیٹے پیدا ہوئے وہ راجا الکرک چھیا شھ ہزار برس راج کر کے جوان بنار ہا اور رانی مندرالسا
 اپنے بیٹوں کو لڑکپن میں گیان سکھایا کرتی تھی اسنے مرتے وقت دواشلوک راجا الکرک کو دیکر کہا کہ تو اسکو چتر بنا کر اپنے پاس رکھ جب تیرے
 اور پھر پست پست تب اسی اشلوک کو پڑھ کر اسی کے موافق کام کرنا سورا راجا الکرک نے ان دنوں اشلوک کا چتر بنا کر اسی وقت اپنے
 بازو پر باندھ لیا اور سنساری سکھ میں لپٹ کر راج کرنے لگا جب دوسرے راجاؤں نے اسکو سکھ اور بلاس میں لپٹے دیکھا تب اپنی فوج
 بجا کر اسکا ٹھکانہ لیا جب راجا الکرک نے دیکھا کہ اب میرا مان اور راج چھپنا مشکل ہو تب اپنے اوپر پست جاتا کر وہ دونوں اشلوک نکال کر پڑھے
 اسکے لکھا تھا کہ سوائے ست سنگ کے اور کسی کے ساتھ پرست نہ کرنا سنساری لوگوں سے پریم اور سنگت کرنے میں پیچھے سے دکھ ہوتا ہو جگت کا
 پوٹا ہر پست کے برابر سمجھ کر اس میں من نہ لگا تا چاہیے سنسار کی چاہنا رکھنا یہی دکھ کی پھانسی ہے جب وہ اشلوک پڑھنے سے راجا الکرک کو
 گیان پیدا ہوا تب وہ برکت ہو کر جنگل کی طرف ہرجھن کرنے چلا اسوقت دوسرے راجاؤں نے جو اسکا شہر گھیرے تھے یہ حال سنی ہی راجا
 الکرک سے جا کر پوچھا کہ تم بنا جھوٹے ہار مانکر جنگل میں کیوں جاتے ہو الکرک نے جواب دیا کہ راج کر کے ترک بھوگنا پڑتا ہو ایسے میں راج نہ کروں گا
 تم میری راجدھانی لیکر خوشی سے راج کرو چھکو لڑنے کی اچھا نہیں ہو جب یہ بات سنی دوسرے راجاؤں کو بھی ترک بھوگنے کے ڈر سے گیان
 پیدا ہوا تب انھوں نے راجا الکرک کا دیش لینا آجت نہ جانا اور اپنی راج گندی پر چلے گئے اور راجا الکرک پھر دھرم کے ساتھ راج کرنے لگا
 اتنی کتھا سنا کر شکند یو جی بولے کہ اسے راجا دیکھو ہرجھن کا ایسا پرتاپ ہو جیسے راجا الکرک نے ہرجھن کرنے کی اچھا کی دیسے ہی ناراین جی کی دیا سے
 اسکا دکھ چھوٹ گیا اور جو لوگ پریشور کا پ اور اسمرن کرتے ہین انکو نہ معلوم کیسا سکھ لے گا اسی الکرک کے بنش میں راجا رنھس نام
 تھا اور گیان ہوا جس کے بنش میں سب براہمن ہو گئے اور اسکے کل میں راجا راج بڑا پرتاپی اور دھرم اتا ہو کر اسکے یہاں پانچ سو بیست
 لکھ اور گیان ہوا جس کے بنش میں سب براہمن ہو گئے اور اسکے کل میں راجا راج بڑا پرتاپی اور دھرم اتا ہو کر اسکے یہاں پانچ سو بیست
 لکھ اور گیان ہوا جس کے بنش میں سب براہمن ہو گئے اور اسکے کل میں راجا راج بڑا پرتاپی اور دھرم اتا ہو کر اسکے یہاں پانچ سو بیست
 لکھ اور گیان ہوا جس کے بنش میں سب براہمن ہو گئے اور اسکے کل میں راجا راج بڑا پرتاپی اور دھرم اتا ہو کر اسکے یہاں پانچ سو بیست

ادھیائے آٹھارھواں - کتھاراجا نکھ کے بنش کی

شکند یو جی بولے کہ اسے راجا پرچھت راجا نکھ کے حجات آؤک چھٹے بیٹے پرتاپی ہوئے جب راجا نکھ رکھیشور دن کے شاپ لینے سے
 ابلکر سب ہو کر چتر میں گر پڑا تب اسکے راج سنگھاسن پر چھرت لوک میں خجیات نام بیٹا اسکا بیٹھ کر بڑا دھرم اتا اور چکر ورتی
 راجا ہوا اسنے دوسرے بنش کا راج برہمن کے اپنے سب بھائیوں کو بانٹ دیا اور بواہ اپنا دیو جانی سکھ اچاچ کی لڑکی سے کر کے
 سکھ پرتاپ نام دیت کی شرمٹھا نام لڑکی سے بھوگ کیا اتنی کتھا سنا کر راجا پرچھت نے پوچھا کہ اوسن تاہم راجا بجات نے چتر ہی ہو کر شکر اچاچ

۱۰۸

۱۰۸

۱۰۸

۱۰۸

۱۰۸

۱۰۸

پڑھتی تھی کہ کچھ دیکھتے تھے ہم راجا پربانی ہو کر ایک دن شکار میں گیا تو اسے کتور کھشور کی کٹی بین ایک لڑکی بہت سندر دیکھی اور اس پر بہت
 ہو کر پوچھا کہ اسے پران پیاری تو دیکھتا ہے براہندر کسکی بیٹی ہے کسی راجا کی بیٹی تیرے برابر سندر نہ ہوتی اس لیے تیرا منہ روپ میرے
 پر دے میں بس گیا یہ بات سنتے ہی شکنتلا کٹیا بولی کہ اسے راجا میں بشو امتر رکھشور اور نیکلا اسپر سے پیدا ہوئی ہوں اس بات کو
 کتور کھشور جانتے ہیں آپ میرے مکان پر تک کر چلا آئیے سو کر دن کندہ مول اوک اور لو بھجور پانی سے آپ کا اور کروں یہ بات
 سنتے ہی راجا خوش ہو کر بولالاک لڑکی کا بھی سو میرے کونا دھرم ہے جب ایسا لگا کر راجا بڑے پریم سے رات کو اس کے مکان پر لڑکا تب دونوں نے
 خوشی سے آپس میں گندھری بواہ کر کے جھوک کیا ہر چھپا سے اس کے اسی دن گر بھر گیا جب رات کا راجا اس شکنتلا کٹیا کو اسی جگہ پر
 سندر پر چلا گیا تب کتور کھشور نے جانا کہ اسکو راجا سے گر بھر گیا ہے دسویں مہینے ایک لڑکا بہت سندر اور ایسا بلوان اس سے پیدا ہوا
 لڑکین ہی میں شیدک کے دھنکے بان سے شیر کو مارنے لگا تب کتور کھشور بولے کہ اسے شکنتلا تو اپنے لڑکے کو راجا کے پاس بجا جب رکھشور
 کی آگیا سے شکنتلا نے اپنے لڑکے کو لیکر راج بھیا میں جا کر کہا کہ اسے پر حقوی ناخو میں بھاری استری راجا بھیا میں آئی ہوں تب راجا بولا
 کہ میں تجھ کو نہیں بھیجتا ہوں کہ تو کون ہے اور یہ لڑکا کس کا ہے جب راجا دیکھتے تھے بان پوچھ کر یہ بات کہی تب راج بھیا میں نے کاش
 جلتے سے بچا لیتا ہے جب بر آکاش بانی سب بھادالون نے منی تب راجا نے دیو لون کی آگیا کے موافق شکنتلا کو قبول کیا اور اپنے بیٹے
 سمیت راج مخدر پر بھیج دیا اور اس بالک کا نام بھرت رکھا راجا کے مرنے کے بعد وہی لڑکا جو پریشور کا انش قرار راج گدی پر بیٹھا گیا
 پر تاپی اور پکڑو رتی راجا ہوا جسے ایکس تیس اشوید جگمہ پر حقوی پر کین اور بہت سے رتن اوک براہمون کو دان دیے اسکی جگہ میں
 کو مرتیہ اندر شام کرن گھوڑا چرایا گیا مگر راجا بھرت اپنے پر تاپ اور بل سے گھوڑا چھین لایا اور اس کے راج میں کوئی دوسرا راجا اشوید جگمہ
 کرنے نہیں پایا اور جتنے بیٹے اور دھندانی راجا پر حقوی پر تھے ان سب کو اسے ناش کر دیا اور ساتون دیپ کے راجون کو اپنی سیو کاٹی میں رکھا
 اور اپنے بل سے دیون کو جیت کر اندر اوک دیو لون کو دیو لوک کا راج دلا دیا اسکے راج میں پریت اور مخدر اوک بہت طرح کے تین
 اور سونا اور چاندی اوک ہلشہ اس واسطے موجود رکھتے تھے جہین جبکو دور کار ہو وہ بھادے اسے بطرح ستائیں ہزار برس تک راجا
 بھرت نے راجا اندر کے برابر چکر ورتی راج کیا اور تپ کرنے سے بڑا گرم اسکا بنار ہا اور راجا بھرت نے تین بواہ اپنے پر قبیح ویش میں راجا
 کی بیٹی سے کیے جب اس کے بیان ہر اچھا سے کئی بیٹے بد صورت پیدا ہوئے اس ڈر سے کہ راجا بھرت کہیں کہ یہ لڑکے چارے بیج سے نہیں
 ہوئے ان لڑکوں کو شکنگی میں چھکوا دیا اس لیے راجا بھرت ستان نہ ہونے سے چنبا میں رہتا تھا کچھ دن پیچھے راجا نے کتور کھشور سے نہیں
 لیا تب رکھشور نے بیٹا پیدا ہونے کے واسطے راجا کے جگمہ کو انی اسیوقت دیو لون نے خوش ہو کر بھار دواج نام لڑکا جو مناس سے ہوا
 لاکر بھرت جی کو دیا راجا نے اسکا نام بھرت رکھ کر بیٹے کے برابر اسکو بلالاد بھرت کے مرنے کے پیچھے وہ راجا ہوا اتنی کھتا سکر راجا بھرت
 نے پوچھا کہ اے ہمارا راج بھادوہ کس طرح پیدا ہوا تھا اسکی کھتا کیے شک دیو جی بولے کہ اسے راجا ایک مرتیہ پر بہت نے اٹھایا
 بڑے بھائی کی استری مناس نام سے زبردستی جھوک کیا تھا اس سے اس کے گر بھر گیا تھا تب اسے اپنے سوامی کے ڈر سے بول لڑکا
 میں تھا اسکو گرادیادی لڑکا بھار دواج نام ہوا جب پریت کے بھائی نے اور آکاش بانی ہونے پر بھی مناس نے اسکا پان نہیں کیا
 تب مرٹ دیو نے جسے نام کی جگمہ بھرت نے کی تھی وہ لڑکا راجا کو دے دیا اسی طرح بھار دواج کا جنم ہوا تھا۔

१६५५

२. करार

सीमा

...

भूवितर

हरन

اَوَمِیَاے اکیسواں کہتاراجا تیمتہ کے نبش کی

१ वित्तपत्र

२ गजितेव

गर्ग ५३

बृहत्सूत्र

हस्त

अजमाहि

...

मदल

3

اور اس پنج سے کہ پانچاں نام لڑکا اور کرنی نام لڑکی پیدا ہوئی جنکو راجاشتن جو بھار دواج کے بنش میں تھا شکار کھیلنے ہوئے جنگل میں لڑکا
پڑے دیکھ کر اپنے گھر آٹھالا اور لڑکوں کی طرح اُن دونوں کو پالا اور راجاشتن کے ہاتھ میں گن تھا کہ جب راتھے پر اپنا ہاتھ رکھ دے اسکا
روگ چھوٹ جائے اسلئے جو روگی اُنکے پاس جاتے تھے اچھے ہو کر چلے آتے تھے اس کارن دنیا میں اُنکا بڑا جس پر کٹ ہو کہ راجاشتن
سب کسی کا سکھ دینے والا ہے ایک مرتبہ اسکے راج میں بانی نہیں برسا اور پڑھا لوگ بنا اناج کے دکھ پائے لگے تب راجا نے کھدیشہ دون
پوچھا کہ منے کون اور مر کیا ہو ہمارے راج میں بانی نہیں برسا رکھیشہ دون نے بجا کر کہے کہ اتنے دیوانی اپنے بھائی کا حصہ چھین لیا تھا اسلئے
پانی نہیں برساتا تم اسکا حصہ دیکھا نہیں تو بانی نہ رہنے سے تمہاری رعیت دکھ پاو گی جب یہ بات سنتے ہی راجاشتن نے دیوانی سے جو جنگل میں
تپ کرتا تھا اس طرح بھاؤا دیکھا بات چیت کی کہ جہین اُسکے گھر سے کئی باتیں بید کے خلاف نکل آئیں جس سے دیوانی کا پتہ پل گھٹ گیا تب شتن
کے راج میں بانی رہنے سے رعیت نے سکھ پایا کہ راجا پر کھیت راجاشتن الیسا پڑتالی ہوا کہ جب کا جس شکار میں جھارہا ہے
اُوں مہیا کے پانی سے الیسا کہتا ہے

شکد یوچی لوے کہ اسے راجا پوجیت مدگل کا بیٹا دودو اور اتر پڑا تاملو کا بیٹا دودو اس کے بنش کی

نام کو راجن تھلے دادا بھلی بھید کر لائے تھے اور وہ راجن آؤک باپچون بھائی پاندون کی استری ہوئی تھی اور راجا دودھ کے دھڑلے میں
پرتانی راجا ہو کر اسکے دو استریان تھیں ایک رانی سے سنت جت نام پٹیا پیدا ہوا اور دوسری رانی سے کوئی بیٹا نہیں پیدا ہوا اسلئے راجا
کو کاہید ہوا گا راجانے وہ آم لیکر اپنی بڑی رانی کو دیا سو دونوں رانیاں آپس میں پریت رکھنے سے آدھا آم بانٹ کر کھا گئیں راجا سے
استریوں کے گریہ رہا اور دونوں میں سے انکے پیٹ سے آدھا آدھا لڑکا جس طرح کوئی آدنی کھڑے آدنی کو چیر ڈالے پیدا ہوئے انکو دیکھتے
ی راجانے کرودھ کر کے جنگل میں چھکوا دیا اور آم بانٹ کر کھانے کا حال سُکر راجا دونوں رانیوں پر بہت خفا ہوا جہاں پر وہ دونوں بکڑے
راجانے چھکوا دیے تھے وہاں پھر ہزار اچھستے خیر انام راجپوتی جاہو پٹی اور اسنے اپنی مایا سے دونوں ٹنگڑوں کو ملا دیا تو وہ لڑکا پریشور
تھیو ان راجا ہوا جسکو یکے پسین نے شری کرشن جگوان کی کرپا سے دونوں ٹانگین جیر کر مار ڈالا اور خراسندھ کا بیٹا سندھ یو ہو کر اسکے
ن جن پریشی کل کو پھر پیدا کر گیا اب راجاشتن کے بنش کی تھا جسکے کل میں تم ہوئے ہو برتن کرتا ہوں سنو کہ راجاشتن کی استری سے سل
کر اسکے بنش میں راجا دودھس کو روایا پرتانی ہوا کہ جسکے نام کا گرجپتر تیرتھ پرکٹ ہوا اور راجا دودھس کو یورب جنم کے شتکار سے کوہ
یا تھا ایک دن وہ شکار کھیلنے وقت جنگل میں جاگرمی سے بیا کل ہوا تو وہ گرجپتر میں جا کر ایک درخت کے نیچے بیٹھا وہاں ایک کند
نالا ب وہاں تھے سب کو اچھی طرح بنوا دیا اسی کارن وہاں کا نام گرجپتر ہوا اور اسکے بنش میں راجا ولیب ایسا پرتابی ہوا کہ جسے
ایسا شہر بنا لیا اور راجاشتن کی دوسری استری گنگا جی سے بھی کھم پتامہ ایسے بکوان اور دھڑلے ماما ہوا لے جنھوں نے

ترجمہ شرقی و صباغوت

۹-۱۰-۱۱-۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۲۵-۲۶-۲۷-۲۸-۲۹-۳۰-۳۱-۳۲-۳۳-۳۴-۳۵-۳۶-۳۷-۳۸-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۳-۴۴-۴۵-۴۶-۴۷-۴۸-۴۹-۵۰-۵۱-۵۲-۵۳-۵۴-۵۵-۵۶-۵۷-۵۸-۵۹-۶۰-۶۱-۶۲-۶۳-۶۴-۶۵-۶۶-۶۷-۶۸-۶۹-۷۰-۷۱-۷۲-۷۳-۷۴-۷۵-۷۶-۷۷-۷۸-۷۹-۸۰-۸۱-۸۲-۸۳-۸۴-۸۵-۸۶-۸۷-۸۸-۸۹-۹۰-۹۱-۹۲-۹۳-۹۴-۹۵-۹۶-۹۷-۹۸-۹۹-۱۰۰-۱۰۱-۱۰۲-۱۰۳-۱۰۴-۱۰۵-۱۰۶-۱۰۷-۱۰۸-۱۰۹-۱۱۰-۱۱۱-۱۱۲-۱۱۳-۱۱۴-۱۱۵-۱۱۶-۱۱۷-۱۱۸-۱۱۹-۱۲۰-۱۲۱-۱۲۲-۱۲۳-۱۲۴-۱۲۵-۱۲۶-۱۲۷-۱۲۸-۱۲۹-۱۳۰-۱۳۱-۱۳۲-۱۳۳-۱۳۴-۱۳۵-۱۳۶-۱۳۷-۱۳۸-۱۳۹-۱۴۰-۱۴۱-۱۴۲-۱۴۳-۱۴۴-۱۴۵-۱۴۶-۱۴۷-۱۴۸-۱۴۹-۱۵۰-۱۵۱-۱۵۲-۱۵۳-۱۵۴-۱۵۵-۱۵۶-۱۵۷-۱۵۸-۱۵۹-۱۶۰-۱۶۱-۱۶۲-۱۶۳-۱۶۴-۱۶۵-۱۶۶-۱۶۷-۱۶۸-۱۶۹-۱۷۰-۱۷۱-۱۷۲-۱۷۳-۱۷۴-۱۷۵-۱۷۶-۱۷۷-۱۷۸-۱۷۹-۱۸۰-۱۸۱-۱۸۲-۱۸۳-۱۸۴-۱۸۵-۱۸۶-۱۸۷-۱۸۸-۱۸۹-۱۹۰-۱۹۱-۱۹۲-۱۹۳-۱۹۴-۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱-۲۰۲-۲۰۳-۲۰۴-۲۰۵-۲۰۶-۲۰۷-۲۰۸-۲۰۹-۲۱۰-۲۱۱-۲۱۲-۲۱۳-۲۱۴-۲۱۵-۲۱۶-۲۱۷-۲۱۸-۲۱۹-۲۲۰-۲۲۱-۲۲۲-۲۲۳-۲۲۴-۲۲۵-۲۲۶-۲۲۷-۲۲۸-۲۲۹-۲۳۰-۲۳۱-۲۳۲-۲۳۳-۲۳۴-۲۳۵-۲۳۶-۲۳۷-۲۳۸-۲۳۹-۲۴۰-۲۴۱-۲۴۲-۲۴۳-۲۴۴-۲۴۵-۲۴۶-۲۴۷-۲۴۸-۲۴۹-۲۵۰-۲۵۱-۲۵۲-۲۵۳-۲۵۴-۲۵۵-۲۵۶-۲۵۷-۲۵۸-۲۵۹-۲۶۰-۲۶۱-۲۶۲-۲۶۳-۲۶۴-۲۶۵-۲۶۶-۲۶۷-۲۶۸-۲۶۹-۲۷۰-۲۷۱-۲۷۲-۲۷۳-۲۷۴-۲۷۵-۲۷۶-۲۷۷-۲۷۸-۲۷۹-۲۸۰-۲۸۱-۲۸۲-۲۸۳-۲۸۴-۲۸۵-۲۸۶-۲۸۷-۲۸۸-۲۸۹-۲۹۰-۲۹۱-۲۹۲-۲۹۳-۲۹۴-۲۹۵-۲۹۶-۲۹۷-۲۹۸-۲۹۹-۳۰۰-۳۰۱-۳۰۲-۳۰۳-۳۰۴-۳۰۵-۳۰۶-۳۰۷-۳۰۸-۳۰۹-۳۱۰-۳۱۱-۳۱۲-۳۱۳-۳۱۴-۳۱۵-۳۱۶-۳۱۷-۳۱۸-۳۱۹-۳۲۰-۳۲۱-۳۲۲-۳۲۳-۳۲۴-۳۲۵-۳۲۶-۳۲۷-۳۲۸-۳۲۹-۳۳۰-۳۳۱-۳۳۲-۳۳۳-۳۳۴-۳۳۵-۳۳۶-۳۳۷-۳۳۸-۳۳۹-۳۴۰-۳۴۱-۳۴۲-۳۴۳-۳۴۴-۳۴۵-۳۴۶-۳۴۷-۳۴۸-۳۴۹-۳۵۰-۳۵۱-۳۵۲-۳۵۳-۳۵۴-۳۵۵-۳۵۶-۳۵۷-۳۵۸-۳۵۹-۳۶۰-۳۶۱-۳۶۲-۳۶۳-۳۶۴-۳۶۵-۳۶۶-۳۶۷-۳۶۸-۳۶۹-۳۷۰-۳۷۱-۳۷۲-۳۷۳-۳۷۴-۳۷۵-۳۷۶-۳۷۷-۳۷۸-۳۷۹-۳۸۰-۳۸۱-۳۸۲-۳۸۳-۳۸۴-۳۸۵-۳۸۶-۳۸۷-۳۸۸-۳۸۹-۳۹۰-۳۹۱-۳۹۲-۳۹۳-۳۹۴-۳۹۵-۳۹۶-۳۹۷-۳۹۸-۳۹۹-۴۰۰-۴۰۱-۴۰۲-۴۰۳-۴۰۴-۴۰۵-۴۰۶-۴۰۷-۴۰۸-۴۰۹-۴۱۰-۴۱۱-۴۱۲-۴۱۳-۴۱۴-۴۱۵-۴۱۶-۴۱۷-۴۱۸-۴۱۹-۴۲۰-۴۲۱-۴۲۲-۴۲۳-۴۲۴-۴۲۵-۴۲۶-۴۲۷-۴۲۸-۴۲۹-۴۳۰-۴۳۱-۴۳۲-۴۳۳-۴۳۴-۴۳۵-۴۳۶-۴۳۷-۴۳۸-۴۳۹-۴۴۰-۴۴۱-۴۴۲-۴۴۳-۴۴۴-۴۴۵-۴۴۶-۴۴۷-۴۴۸-۴۴۹-۴۵۰-۴۵۱-۴۵۲-۴۵۳-۴۵۴-۴۵۵-۴۵۶-۴۵۷-۴۵۸-۴۵۹-۴۶۰-۴۶۱-۴۶۲-۴۶۳-۴۶۴-۴۶۵-۴۶۶-۴۶۷-۴۶۸-۴۶۹-۴۷۰-۴۷۱-۴۷۲-۴۷۳-۴۷۴-۴۷۵-۴۷۶-۴۷۷-۴۷۸-۴۷۹-۴۸۰-۴۸۱-۴۸۲-۴۸۳-۴۸۴-۴۸۵-۴۸۶-۴۸۷-۴۸۸-۴۸۹-۴۹۰-۴۹۱-۴۹۲-۴۹۳-۴۹۴-۴۹۵-۴۹۶-۴۹۷-۴۹۸-۴۹۹-۵۰۰-۵۰۱-۵۰۲-۵۰۳-۵۰۴-۵۰۵-۵۰۶-۵۰۷-۵۰۸-۵۰۹-۵۱۰-۵۱۱-۵۱۲-۵۱۳-۵۱۴-۵۱۵-۵۱۶-۵۱۷-۵۱۸-۵۱۹-۵۲۰-۵۲۱-۵۲۲-۵۲۳-۵۲۴-۵۲۵-۵۲۶-۵۲۷-۵۲۸-۵۲۹-۵۳۰-۵۳۱-۵۳۲-۵۳۳-۵۳۴-۵۳۵-۵۳۶-۵۳۷-۵۳۸-۵۳۹-۵۴۰-۵۴۱-۵۴۲-۵۴۳-۵۴۴-۵۴۵-۵۴۶-۵۴۷-۵۴۸-۵۴۹-۵۵۰-۵۵۱-۵۵۲-۵۵۳-۵۵۴-۵۵۵-۵۵۶-۵۵۷-۵۵۸-۵۵۹-۵۶۰-۵۶۱-۵۶۲-۵۶۳-۵۶۴-۵۶۵-۵۶۶-۵۶۷-۵۶۸-۵۶۹-۵۷۰-۵۷۱-۵۷۲-۵۷۳-۵۷۴-۵۷۵-۵۷۶-۵۷۷-۵۷۸-۵۷۹-۵۸۰-۵۸۱-۵۸۲-۵۸۳-۵۸۴-۵۸۵-۵۸۶-۵۸۷-۵۸۸-۵۸۹-۵۹۰-۵۹۱-۵۹۲-۵۹۳-۵۹۴-۵۹۵-۵۹۶-۵۹۷-۵۹۸-۵۹۹-۶۰۰-۶۰۱-۶۰۲-۶۰۳-۶۰۴-۶۰۵-۶۰۶-۶۰۷-۶۰۸-۶۰۹-۶۱۰-۶۱۱-۶۱۲-۶۱۳-۶۱۴-۶۱۵-۶۱۶-۶۱۷-۶۱۸-۶۱۹-

१ कृपा न्याये

२५५

३५५५

ॐ देवाय

रह्यर

८. योगाचार

७५५५५५

२३३

卷之四

اور اس پنج سے کہ پانچا سچ نام لڑکا اور کرنی نام لڑکی پیدا ہوئی جنکو راجا شنتن جو بھار دواج کے بنش میں تھا شکار کھیلنے ہوئے جنگل میں گیا
 پڑے دیکھ کر اپنے گھر آٹھالا اور لڑکوں کی طرح ان دونوں کو پالا اور راجا شنتن کے ہاتھ میں گن تھا کہ جسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دے اسکا
 روگ چھوٹ جائے اسلئے جو روگی اُنکے پاس جاتے تھے اچھے ہو کر چلے آتے تھے اس کارن دنیا میں اُنکا بڑا جس پرکٹ ہو کہ راجا شنتن
 سب کی کا سکھ دینے والا ہے ایک مرتبہ اسکے راج میں پانی نہیں برسا اور پڑجا لوگ بنا انراج کے دکھ پائے گئے تب راجا نے رکھیشو دن سے
 پوچھا کہ بچے کون ادھر مکیا جو ہمارے راج میں پانی نہیں برستا رکھیشو دن نے پکار کر کہنے دیو اپنی اپنے بھائی کا حصہ بھین لیا تھا اس واسطے
 پانی نہیں برستا تم اسکا حصہ دینا لو نہیں تو پانی نہ برسنے سے تمہاری رعیت دکھ پاو گی جب یہ بات سنتے ہی راجا شنتن نے دیو اپنی سے جنگل میں بیٹھا
 تپ کرتا تھا اس طرح بھلاؤادیک بات چیت کی کہ جہین اسکے گھر سے کئی باتیں بید کے خلاف نکل آئیں جس سے دیو اپنی کا پیو بل گھٹ گیا تب شنتن
 کے راج میں پانی برسنے سے رعیت نے سکھ پایا اسکے راجا پر بھکت راجا شنتن ایسا پرتاپی ہوا کہ جسکا جس شنتن میں بھجا رہا ہے۔

اودھیاسے بایسوان کہتا وہوداس کے بنش کی

شکد یوگی بولے کہ راجا پر بھکت لڑکے کا بیٹا وہوداس بڑا پرتاپی ہوا کہ اسکے بنش میں راجا وہوداس پرست تھو ان پید ہوا جسکی بیٹی درویدی
 نام کو رجن تھا اسکے دادا بھلی پیدا کر لائے تھے اور وہ رجن آوک پانچون بھائی پانڈو دن کی استری ہوئی تھی اور راجا دروید کے ہوشور
 آوک کی بیٹی پیدا ہوئے اسی دھرتی دمن نے مہا بھارت میں درونا چاچج کا سرکار اٹھا اور اچھیدھ کے بنش میں برہدھ نام بڑا
 پرتاپی راجا ہو کر اسکے وہ استریان تھیں ایک رانی سے ست جت نام بیٹا پیدا ہوا اور دوسری رانی سے کوئی بیٹا نہیں پیدا ہوا اسلئے راجا
 مہا بھارت میں کیسیو اکر اٹھا ایک دن کسی رکھیشو نے خوش ہو کر ایک آم راجا پر ہر تھو کو دے کر کہا کہ تو یہ پھل اپنی استری کو کھلا دے اسکے
 لڑکا پیدا ہو گا راجا نے وہ آم لیکر اپنی بڑی رانی کو دیا سو وہ دن رات انیس میں پریت رکھنے سے آدھا آم بانٹ کر کھا گئیں راجا سے
 استریوں کے گھر ہار اور دونوں میں نے اُنکے پیٹ سے آدھا آدھا لڑکا جس طرح کوئی آدنی کھڑے آدنی کو چیر ڈالے پیدا ہوئے اُنکو دیکھتے
 ہی راجا نے کہ وہ کر کے جنگل میں پھو اویا اور آم بانٹ کر کھانے کا حال شکر راجا دونوں رانیوں پر بہت غصا ہوا جہاں پر وہ دونوں کھڑے
 راجا نے پھو اویا دیے تھے وہاں پر ہر چھتا سے بڑا نام راجہ پرتی اور اسنے اپنی مایا سے وہ دونوں لڑکوں کو ملا دیا تو وہ لڑکا پریشور کی
 اچھا سے جی اٹھا تب وہ راجہ پرتی سے کہی راجا نے اسکو دیکھ کر بہت خوش ہو کر اسکا نام بڑا سندھ رکھا اور جبراسندھ بڑا بلوان
 اور جی ان راجا ہوا جسکو پرتی نے شری کرن بھگوان کی کہ پاس سے گئی راجا نے اسکو دیکھ کر بہت خوش ہو کر اسکا نام بڑا سندھ رکھا اور جبراسندھ بڑا بلوان
 میں دیو اپنی نام راجا بڑا پرتاپی اور دوسرا نام راجہ پرتی راجہ پرتی کے بنش میں گھو ان کی کہ پاس سے وہ دونوں لڑکوں کو ملا دیا تو وہ لڑکا پریشور کی
 میں جن بنش میں کل کو پھر پیدا کر گیا اب راجا شنتن کے بنش کی تھا جسکے کل میں تم ہوئے ہو برن کرتا ہوں سنو کہ راجا شنتن کی استری سے سل
 ہو گیا تھا ایک دن وہ شکار کھیلنے وقت جنگل میں جا کر می سے پائل ہوا تو وہ کہ پھیر میں جا کر ایک درخت کے نیچے بیٹھا وہاں ایک گند
 پانی کا دیکھ کر جیسے راجا نے نہیں اسان کیا ویسے اسکا کورھ چھوٹ گیا تب وہ بہت خوش ہوا اور اس گند کو اور دوسرے جو گند
 اور تالاب وہاں تھے سب کو اچھی طرح بنوا دیا مئی کارن وہاں کا نام کہ پھیر ہوا اور اسکے بنش میں راجا دیپ ایسا پرتاپی ہوا کہ جسے
 وئی ایسا شہر بسا اور راجا شنتن کی دوسری استری گنگا جی سے بھلیہم پنامہ ایسے بلوان اور دھرم ماما ہوا نے جنھوں نے

۱ کھپا چارے

۲ کھپو

۳ شانتن

۴ دے واپی

۵ ہمد

۶ دھرم چارے

۷ ہمد

۸ جاسن

۹ کھپو

برہم راجی نے جلدھ کیا دفعہ بدیا میں اسکے برابر کوئی نہ تھا راجا شنتن کی تیسری استری ستوتی سے چترانگد اور پتر بھرج دو لڑکے پیدا ہوئے
 اسکے راجا پر بھکت یہ وہ ستوتی تھی جس کے ساتھ ہمارے دادا پر اشترن نے لڑکپن میں ناویر بھوگ کیا تھا اسی سے پیدیا س چارے باپ
 پیدا ہوئے ایک دن ستوتی کا بیٹا چترانگد شکار کھیلنے کے واسطے جنگل میں گیا تب پترانگد نام گندھرب نے اس دمنی سے کہ میرے بلبل
 اسنے اپنا نام کیوں رکھا مارڈالا اور پترانگد پنامہ اپنے بھجائے بل کے بل سے اٹھا اور اٹھکا اور اٹھکا نام تین لڑکیاں کا نشی زیش کی سوئمر سے
 بھین لائے تھے اُن تینوں کا بواہ پتر بھرج سے ہوا اسین اپنا نام لڑکی اپنے من میں جاہنا راجا شتاو کی رکھتی تھی اسلئے راجا پتر بھرج نے
 انکو نیاگ دیا اور اٹھکا اور اٹھکا سے اتنی پریت ہوئی کہ دن رات راج مند میں رہ کر اُنکے ساتھ بھوگ اور بلاس کرتا تھا اسلئے راجا
 پتر بھرج کے روگ ہونے سے بنا سندان مر گیا تب ستوتی نے اپنا بنش بڑھانے کے واسطے پیدیا س اپنے بیٹے کو جو پر اشترن سے پیدا ہوا تھا
 لاکر کہا کہ پتر بھرج کی دونوں استریوں سے ایک ایک لڑکا پیدا کر دے تب پیدیا س اپنے بیٹے کو جو پر اشترن سے پیدا ہوا تھا اپنی ساس کی
 استریاں پتر بھرج کی سیر سے سائے نکلی ہو کر چلی جاوین تو میرے دیکھنے سے اُنکے گھر پر ایک ایک لڑکا پیدا ہو گا جب تک اپنی ساس کی
 لڑکا سے نکلی ہو کر پیدیا س کے سامنے چلی تب اپنے بالوں سے اپنا چھپا کر اُنکے بند کر دے گی اسی اس سے دھرتی اشتر نام اُنکے ہاتھ میں پیدا ہوا اور اٹھکا شتر
 سے اپنے بدن میں مٹی لگا کر اُنکے سامنے گئی تھی اس کارن اس سے راجا پانڈو پندروگی پیدا ہوا اور بڑا نام وہی پتر بھرج کی نکلی ہو کر رہتی ہوئی
 پیا س جی کے سامنے چلی گئی سو اسکے پیٹ سے بدروچی پرم بھکت جو دھرم راج کا اوتار تھے پیدا ہوئے اور دھرتی اشتر کے موجود میں آوک
 تو بیٹے کا ندھاری نام استری سے پیدا ہوئے اور راجا پانڈو تھا اسکے پر دادا کو ایک رکھیشو پرن ردپ نے جو راجا کے ڈرا دینے سے
 بھوگ کرنے نہیں پاتا تھا یہ شاپ دیا تھا کہ تم استری سے بھوگ کرنے وقت مر جاؤ گے اور سوائے اسکے راجا کے پندر روگ تھا اس لیے
 اسکے سندان نہ تھی جب گئی انکی استری نے اپنے پیٹ کی اگیا لیکر منتر کے برتاپ سے دھرم اور اندر اور پون دیوتاؤں کو بلا کر اُسے بھوگ
 کیا تب دھرم سے راجا جہدھشتر اور اندر سے رجن اور پون سے پیدیا کے پانچون بھائی درویدی سے بواہ کر کے اپنے اپنے پاس باری
 کو بلا کر کل اور سند یو نام دو بیٹے اپنی سوت ماڈری نام سے پیدا کیے یہ پانچون بھائی درویدی سے بواہ کر کے اپنے اپنے پاس باری
 پانڈو کر اسکو رکھتے تھے پانچون بھائیوں کے ایک ایک بیٹا درویدی سے پیدا ہوا جنکو اشوٹھامانے مارڈالا راجا جہدھشتر کے پوربی نام
 دوسری استری سے دیوک اور پھیم بین کے ہاتھ راجہ پرتی سے گھو جی اور سند یو کے سوترا استری سے بچے اور کل کے کرن جی استری سے
 پتر بھرج اور رجن کے بھند رانا نام استری کرن جی کی بہن سے بھین نام پتر بڑا پرتاپی پیدا ہوا جو پھار باب تھا اور رجن کے اٹوپی نام
 استری سے جوناگ کی بیٹی مٹی بھیر باہن اور ایراوت نام دو بیٹے بڑے بھوان پیدا ہوئے اسین ایراوت کو من پو پرتی نام اسکے نانکے اپنے
 اس پٹھالا اور پتر بھرج باہن نے رجن سے بڑا بھائی جہدھ کیا تھا اسکی کھا اشوٹھ پرب مہا بھارت میں لکھی ہے اور جب اشوٹھامانے
 پھار سے مارنے کے واسطے برہم استر چلا یا تب شری کرن جی بھگتہ ناٹھو اتر اٹھاری ماما کے پیٹ میں تھاری چھٹا کی اور اسے راجا
 پر بھکت جو بنش آوک چار بیٹے تھارے ہیں ان میں جہجے بڑا پرتاپی اور ساتون دیپ کا چکرورنی راجا ہو گا اور پھار ایدل لائے کے واسطے اسی جگہ
 کر گیا جس میں بہت سانپ جگمگ رہا ہیں گے اور بھگم گم کرنے سے دنیا میں اسکا بڑا نام ہو گا اور پھار مرنے کے نیچے پھیریں پیر مٹی تک
 استنا پور کار راج تھارے بنش میں رہ کر پھر ستنا پور جنبا جی میں دُوب جائے گا تب تھی نام راجا تھارے بنش میں ہو کر وہاں
 پرتاپی پری ہماورے گا اسکے پیچھے تھارے بنش سے راجکدی چھوٹ جائیگی دوسرے راجا ہوئے اور پیدیا س جی

۱ وینا دھ

۲ وینا ویدی

۳ شانتن

۴ مادی

۵ کھپو

۶ کھپو

۷ کھپو

۸ کھپو

۹ کھپو

۱۰ کھپو

۱۱ کھپو

۱۲ کھپو

۱۳ کھپو

۱۴ کھپو

۱۵ کھپو

۱۶ کھپو

ہمارے باپ نے جاردون بید اور سب جوان اپنے چیلون کو پڑھائے تھے لیکن شری مدبھاگوٹ جو سب بیدوں کا سارا دل
ہے کسی کو نہ پڑھائی کیوں بلکہ پڑھائی تھی دی امرت دہی کھانم تم کو سنا ہے کہ میں اور سب بید اور بجاگوٹ کا بیٹا اور راجا بجات
بہن میں بہت سے راجا ہونے انکا نام سنکرت بجاگوٹ میں لکھا ہے۔

اودھیا کے تیسویں سو ان - کھنجا جڈنشیون کی

شکد یوچی بولے کہ اس راجا بجات اب ہم جڈنشیون کی کھنجا میں مل میں شری کو شری جیادو بھائی کھنجا کے ہیں اسکے سننے سے آدمی کو
سب منور تھوٹے ہیں سو تم جت انکا کوٹہ راجا بجات کا جڈنشیون بڑا بیٹا جو دیوانی سے ہوا تھا اسکے پیش میں کی پیر جی کے بعد راجا سندر
ایسا بجات بید ہوا جسے پچاسی ہزار برس چکر دہی راج کیا انکا نام تھن کر کے گیا ہوا وہن ملتا ہے اسکے ہزار بیٹوں میں نو سو بجات
راجا جاردون کو پور شرم جی سے مار ڈالا پانچ بیٹے جو بچے تھے انہیں بے دھون نام بیٹے سے تال جنگ نام چھتری پیدا ہو کر اسکے پیش میں بدھ
پیشی کا بیٹا شش بید ایسا دھوا تھا ہوا اسکے پاس چودہ دن تھے اور اسے دس لاکھ استریوں سے اپنا بواہ کیا تھا ہر اچھا سے دس لاکھ بیٹے اسکے
پیدا ہوئے ان میں سے بڑا بیٹا بوجت اور چھوٹا بیٹا جاکھ نام تھا راجا جاکھ کی بیٹی نام استری باجھتی بنت تدریر کرنے پر بھی اس کے اولاد
ہوئی اس سب سے وہ آدمی اس بچہ استری نے دیکھا کہ میرا سوئی ایک استری اپنے ساتھ رہتے بیٹھا ہے لیے آتا ہے تب وہ کرودہ کر کے
یوچی کو رقم پر لڑکی کو اسے لائے اور راجا دوتا ہوا اپنی استری سے بولا کہ میں تیرے واسطے یہ بیٹہ لایا ہوں یہ بات سکرانی نے ہنس کر کہا کہ
بیٹا نہیں ہے بیٹہ کس طرح ہوگی تب راجا نے جواب دیا کہ بیٹا پیدا ہونے پر اسکا بواہ اسکے ساتھ کرودہ بیٹا پیدشور کی اچھا سے اسی سے آجاس
یانی ہوئی کہ دھیرج دھیر سے بیٹا پیدا ہوگا یہ آکاش بانی سنتے ہی راجا اور رانی نے بڑی خوشی سے بیٹھوے دیو کا دیون کیا جگہ کے استریوں
اور اچھا سے اس بچہ استری کے ایک لڑکا بہت سندر اور جوان پیدا ہوا تب راجا نے اسکا نام بڈر پور رکھ کر دیوی لڑکی اسکو بواہ دیا اور اپنے
بیٹے کو راجا دی کر استری تخت شکیں میں بٹا گیا اور پیدشور کا دیوان کر کے لکھت ہوا اور راجا بڈر پور دھرم پور ایک راج کر کے نکلا۔

اودھیا کے چوبیسویں سو ان - پیدا ہونا راجا اگر تھیں آوک کا

کارا راجا ہوا جسکے ہاں شکیال نے جنم پایا اور اسی کل میں دیو اور دیو اور پیدشور کے پیش میں جڈنشیون نام پور پانی پیدشور
پیدشور آدمیوں نے لکھت پائی اور پیدشور کے پیش میں ستر جت اور پیدشور کے پیش میں پیر ایسے دھرم مانا اور گائی ہوئے جسکے ست گ سے چھ ہزار
چوون جڈنشیون کے چھ لک نام پیدا ہوا اور پیدشور کے جنم لیا اور پیدشور کے پیش میں جڈنشیون اور سنانی کے بیٹے بلوان ہو کر
اور راجا جڈنشیون کے پیش میں راجا جڈنشیون بڑا بیٹا پیدا ہو کر اس سے دھرم جی نام استری سے اگر دور آوک بارہ لڑکے پیدا ہو کر سب بشتی بشتی کہانے
ہو کر آگ سے دیو لک اور اگر لکین دو بیٹے پیدا ہوئے اور دیو لک کے بیان دیو بان آوک چار بیٹے اور دیو لک کے آوک نام راجا دیو لک نام لکین اور
آوکین سے کس آوک مٹھ بیٹے اور آوک لکین پیدا ہوئے اور دیو لک کے بیان دیو بان آوک چار بیٹے اور دیو لک کے آوک نام راجا دیو لک نام لکین اور
اپنی سب لڑکیوں کا بواہ بید یوچی سے کروایا اور اپنا بچال دیش کا راجا کشت ہون راجا سونشون سے بڑی پرست رہا۔

اسکے سور میں نے اپنی پرتھا نام لڑکی اسکی راس تھال دیا اسی سے پرتھا کا نام کنتی ہوا اور راجا کنتی بھون کے کنتی کا بواہ جو جی کنتی
میں شری راجا پانتھ سے کر دیا اور جڈنشیون آوک اس سے پیدا ہوئے اور جب کنتی نے دے بار بار پیدشور کو لڑکیں بن اپنی سید سے خوش کیا تب راجا پانتھ
نے ایک یوچی ہونش منتر کنتی کو ایسا سکھا دیا کہ جس منتر کے پڑھنے سے دیو اچھے آتے تھے کنتی نے لڑکیں بن ایک دن سرخوئی کتا سے بڑھ کر لے گیا
اور منتر پڑھ کر جیسے سورج دیوتا کا اور اپنی کیا دیے سورج دیوتا رتھ پر سوار وہاں آکر بولے کہ مجھ کو تو نے کوا سے بلایا ہے آکا تیج دیکھتے ہی
کنتی درست کا پانی ہونی پاتھ جو کر لہوئی کہ اسے ہمارا ج میں نے منتر کی پڑھائی کے واسطے آیکو بلا تھا اب آپ نے پال ہو کر چلے جائے یہ بات سکر
سورج دیوتا بولے کہ اس کنتی میرا نام تھا نہیں ہو سکتا اب میں تیرے ساتھ ہو کر کے لڑکا چھو دوں گا یہ بات سکر کنتی نے بے کیا کہ اسے ہمارا ج
اچھا میرا بواہ نہیں ہوا لڑکا ہونے سے میری نندا ہوگی یہ سکر سورج دیوتا بولے کہ کنتی تو دھیرج رکھ تیرا لڑکین جیون کا تیون بنار سے کا لکھ
سورج دیوتا کنتی سے چوگ کر کے اپنے آٹھان پر چلے گئے اس سے پیدشور کی اچھا سے کنتی کے ایک لڑکا بہت سندر اور جوان کنڈل آوک
پیشی کان کی راہ سے پیدا ہوا اسکو دیکھ کر کنتی نے آچھر ج مانا اور صندوی میں رکھ کر گنگا جی میں بہا دیا اور دیوی لڑکا کمرن نام بڑا بکوان ہو کر
ہما جڈنشیون راجا دوجو دن کی طرف سے لڑکا تھا جسکو آجین تھارے دادا نے مارا اور بید یوچی کی ایک بہن پر پرتھا نام کی کھنجا سے لکھائی
اب انکی اور جاردون بیٹوں کا حال سنو کہ دوسری بہن ست دیوی کا بواہ بڈر پور دھرم کارکھ ویش کے راجا سے ہوا اس سے دنت بکر آوک بالک
پیدا ہوئے تیسری بہن شرت کیرت نام کا بواہ دھرت مکیٹ سے ہو کر ستر دن آوک نے اسے یہاں جنم لیا پوچی اس راج دیوی کا بواہ آوچی
دیوی میں راجا جے شکیں سے ہوا پانچویں بہن شرت منو نام دم گھوٹا راجا پندری کو بیای گئی جسکے بیٹ سے شش پال پیدا ہوا اور اسے سات
لڑکی و دیو لک کے بعد یوچی کے اور گیارہ استری ہو کر سب سے ستان ہوئی انکا نام سنکرت بجاگوٹ میں لکھا ہے اور دیو لک کے گرجہ
سے شری کرشن تر لوی مانتھ اور سات بیٹے اور پیدشور نام لڑکی نے جنم لیا تھا ہم دسویں اسکندہ میں شام سندر کے اوتار لینے کی کھنجا
کھنجا اب ورو پدی کے بواہ کا حال سنجیپ سے کہتے ہیں سنو کہ ایک جنم لائے ہیں وہ اسکو کھانے کی چیز بھجھ کر لہوئی کہ تم پانچون بھائی آپس میں ہاتھ
بھائیوں نے اسکو اپنے استھان پر لیا کنتی مانتا سے کہنا کہ ہم ایک چیز لائے ہیں وہ اسکو کھانے کی چیز بھجھ کر لہوئی کہ تم پانچون بھائی آپس میں ہاتھ
تو اسلے مانتا کی آگیا اتنا پانچون بھائیوں نے ورو پدی کو استری بنا کر کھایا راجا ورو پد کو یہ بات اچھی نہ معلوم ہوئی تب جڈنشیون نے
اسکے کہنا کہ ہم مانتا کی آگیا مثال نہیں کہتے یہ آچھر ج دیکھ کر راجا ورو پد نے بیاس جی سے پوچھا کہ اسے ہمارا ج میرا بدن ورو پدی کے بواہ کا
اگرچہ نے پورا کیا اور ورو پدی میری لڑکی کو جڈنشیون آوک پانچون بھائی اپنی استری بنا کر کھا چاہتے ہیں سو آپ کے لکٹ اس لڑکی کو کسی
استری ہونا چاہیے بیاس جی نے ورو پد کو کہی میں لکھا کہ اسے راجا ہم ورو پدی کے پورب جنم کی کھنجا سے بن سنو کہ ایک مرتبہ دیوتوں
نے کیا دیکھا کہ ایک پھول کل کا بہت اچھا لکھا جی میں بہا جاتا ہے تب اندر لپٹے کہ میں جا کر دیکھا ہوں کہ یہ پھول کمان سے آیا ہے جب اندر اس
پھول کا حال معلوم کرتے ہوئے جہاں سے لکھا جی کا پانی نکلا ہے وہاں جا ہو چنپ کیا دیکھا کہ ایک استری بہت سندر کھڑی ہوئی روئی ہے اور اس کے آنسو
انکا جی میں گرنے سے پھول ہو کر بنے ہیں یہ حال دیکھتے ہی اندر نے آچھر ج مانکر اس استری سے پوچھا کہ تو کون ہے یہ سکر وہ لہوئی کہ میں ایک
ہما جڈنشیون تو بھی میرے ساتھ آتب میرا حال چھو کو معلوم ہوگا یہ بات کہو وہ استری اسے کو جلی تب اندر جی اس کے ساتھ ایک ہما پور چڑھ گئے تو وہاں
کیا دیکھا کہ ایک پش اور استری بہت سندر اور جوان دن چوٹا نکلا سب پر بیٹھے ہوئے آپس میں کچھ کھیل کر رہے ہیں جب اس پش نے اندر کو دیکھ کر
کچھ اور انکا نہیں کیا تب اندر نے انھان سے سن میں کہنا کہ دیکھو میں سب دیوتوں کا راجا ہو کر یہاں آیا ہوں سو انھوں نے کچھ میرا اور نہیں کیا

۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰

۱
۲
۳
۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

آؤک سب جہنشی دیوتاؤں کے اوتار ہو کر تیرے دشمن بن گئے اپنا دوست مت جان ایسا کہہ کر ناروٹن نے آٹھ لکیریں پرتھوی پر
 کھینچ کر کنس کو دکھا کر گنا یا تو دونوں طرف سے آٹھویں لکیر انھری ٹھہری تب ناروٹی نے کنس سے کہا کہ نہیں معلوم کہ کون آٹھویں لکیر سے تیری
 ہے جب یہ بھجھا کر ناروٹن چلے گئے تب کنس نے اسی ساعت بسدیو جی کو بالک سمیت بلا بھیجا اور لڑکے کو پرتھوی پر ٹپک کر مار ڈالا اور بسدیو اور لڑکی
 کو قید کیا اور اپنے ماما اور تپا کے بھائی پر بھی نہ مانکر کہا کہ میں اپنا پان بچانے کے واسطے دیو کی کے بیٹوں کو مار ڈالوں گا اور کنس نے اگر میں اپنے باپ
 بھی بسدیو اور لڑکی کا سہا یک اور اپنا دشمن سمجھ کر انہر کی ہیرا کر دیا اور پرکب جگا کر پیشی اٹھا کر دھیر دھیر راجھسون کو بلا کر حکم دیا کہ ناروٹی جسے کہ گئے
 ہیں کہ سب کھٹو راور دیوتاؤں نے تمہارا اور گولہ کل میں آکر خیم لیا ہے انھیں لوگوں میں شکر کرن جی اوتار لینگے سو تم جتنے جہنشی تھو اور گولہ کل میں یا ڈسکو مار ڈالا
ادھیانے دوسرا گر بھاس کر نام شری کرشن بھگوان کا دیو کی جی کے پیٹ میں

شکر یو جی نے کہا کہ راجا بچھت اسی طرح پانچ بیٹے اور دیو کی جی کے پیدا ہونے اور بسدیو جی نے اپنے اترار کے موافق انکو بھی کنس کے پاس
 لے جا کر دیدیا اور کنس نے انکو بھی مار ڈالا اور کنس کی انکیا کے موافق پر لب اور بکاسر وغیرہ راجھسون نے انھیں جاکر جینے جہنشیوں کو کھاتے پیتے چلے
 پھرتے جہاں پایا بسکو باندھ کر لے آئے اور کنس نے کسیو بانی میں ڈبا کر اور کسیو لگ میں جلوا کر اور کسی کا گلابا کر مار ڈالا جو جہنشی اسکے مارنے سے
 بچے وہ سب اپنے لڑکے باؤں سمیت تھرا چھوڑ کر پانچال وغیرہ دیشوں میں جا چھپے اور بسدیو جی نے روٹی نام اپنی استری کو مندی جی اپنے مٹر کے گھر
 گولہ کل میں بھیج دیا اور مندی جی نے اسکو بڑے آدر سے اپنے بیان رکھا انہی کھاناکر راجا بچھت نے پوچھا کہ اسے ہمارا ج ناروٹن میں اپنے گیار
 اور ہر جگت نے جو کنس کے پاس آکر اپنی اصلاح سے بسدیو جی کے لڑکے اور جہنشیوں کو مراد والا اسکا کیا کارن تھا شکر یو جی نے کہا کہ
 راجا ناروٹن نے اسواسطے یہ پاپ کنس کے ہاتھ سے کرایا جہیں پاپ کرنے سے اسکے بچے خیم کا بن جاتا رہے اور شری کرشن بھگوان جلد ونا لیکر اسکو
 مار ڈالیں اسے راجا بچھت جب راجا کنس دیوتا اور کھٹو راور کو جھوٹے جہنشیوں میں خیم لیا تھا مار کر بہت طرح دکھ دینے لگا اور اسنے چھ بیٹے
 بسدیو جی کے بپا دھ کی طرح مار ڈالے تب بسدیو اور دیو کی نے ہر چرون کا دھیان کر کے بڑی ناخبری سے بنی کی کدے مہا پر بھو کنس بھگوان بنش کے ڈالے
 ہے اب جلدی سندھ لیکر اسٹھ کے پھراؤ وہاں بہت غنا سن دکھ میں جن میں سر سے دھاب کو کوئی نہیں تم میں اور سہا سے جب اس طرح بسدیو اور
 دیو کی نے بہت بلا پ کیا تب پرتھو پر برہم استرجانی دیندیاں نے یہ بچار کیا کہ دیوتا اور من آؤک تھرا اور گولہ کل میں جنم لے چکے اب پہلے شری
 چھن جی بلدیو نام سے پھر ہم باسدیو نام سے اور پھر جی پھن اور شری جی انرو اور شری سیتا جی رکنی نام سے اوتار لیوں ایسا ہی کرکے
 نے بلدیو جی کا گر بھو دیو کی جی کے پیٹ میں آکر کر دیا اور اپنی آنکھ سے جوگ مایا دھیا روپ کو پرکٹ کیا جب وہ وہی پرتھو کے سامنے
 ہاتھ پور کر کھڑی ہوئی تب اس سے کہا کہ تو ابھی تھرا ہی میں جہاں راجا کنس ہمارے بھگوان کو دکھ دیتا ہے اور ساتواں گر بھو بھدر جی کا جو دیو کی جی
 کے پیٹ میں ہے نکال کر روٹی جی کے پیٹ میں دھرو اور یہ بھید کوئی وٹ نہ جانے اس کام کے کرنے سے کلجک میں تیرا نام وگا دی پرکٹ ہو کر اہم
 ہو گا اور شری جی پرتھو سے پناہ پرتھو پائیے اور ساتواں بھید جی کا نام نکال کر کن اور بلرام آؤک اور تھم سے بھی بہت نام پرکٹ ہونگے یہ کام کہ
 توجہ داجی کے گر بھو سے جنم لے اور ہم بھی بسدیو جی کے گھر جنم لیکر گولہ کل میں آئے ہیں یہ بات سننے ہی جوگ مایا پر برہم پرتھو کی پرکرا کو کے موٹی ہوئی
 ہے تھرا میں آئی اور دیو کی جی کے پیٹ سے بھید جی کا گر بھو نکال لیا اور گولہ کل میں لے جا کر روٹی جی کے پیٹ میں دھرو دیا لیکن پچال
 رہی جی کو نہیں معلوم ہوا اور جوگ مایا نے بسدیو اور دیو کی کو پناہ دیا کہ میں نے تھرا لڑکا گر بھو سے نکال کر روٹی جی کے پیٹ میں دھرو دیا ہے تم
 بات کا سوچ نہ کرنا ایسا پناہ دیکھتے ہی بسدیو اور دیو کی منہ سے جاگ کر آپس میں کہنے لگے کہ بھگوان نے یہ بات بہت اچھی کی لیکن گر بھو

روٹن کے حال کنس سے کہلا بھیجنا چاہیے نہیں تو بھیجے سے نہ معلوم وہ کیا دکھ دے جب بسدیو جی نے ایسا بچار کر ایک چوکیدار سے گر بھو گرجا نکلا
 حال کنس کو کہلا بھیجا تب اسنے خوش ہو کر اپنے چوکیدار سے کہا کہ آٹھواں گر بھو رہنے کا حال جلدی کنس اتنی کھانا کر شکر یو جی بولے کہ اسے راجا
 ساون سدھی پرتھو شری بھد کے دن بھید جی نے روٹی جی کے پیٹ سے گولہ کل میں بھیجا اور جوگ مایا نے جسودا کے بیٹ میں جا کر گر بھو پاس
 لایا اور کھٹو راور جگت منگل کرنے والے دیو کی جی کے گر بھو میں آئے تب انکیا پرکاش آئے سے بسدیو اور دیو کی کا منہ سورج کے برابر چلنے لگا
دوہا ماکھن پر بھج جی گر بھو میں باس کیو جب آئے

اپنے قید ہونے سے پہلے ایک دن دیو کی جی بہت رکھ کر جتنا اسنان کرنے کے واسطے گئی تھیں وہاں جیو داجی سے بھینٹ ہوئی جبٹ لون
 نے آپس میں کنس کے دکھ دینے کی بات چیت کی تب جیو داجی نے دیو کی جی سے کہا کہ میں اپنا لڑکا تلو ویکر تھارا لڑکا میں پالن کر دوں گی یہ اقرار
 دیوتاؤں آپس میں کچھ چلی آئیں جب دیو کی جی کے آٹھواں گر بھو رہا تب کنس نے یہ حال سننے ہی قید خانہ میں آکر بڑے بڑے راجھسون کی چوکی ہاں
 بحال دی اور بسدیو جی سے کہا کہ تم اپنے من میں کچھ پیٹ نہ رکھو جب آٹھواں لڑکا پیدا ہو اسوقت ہمارے پاس پہونچا دینا تھارے اقرار کے
 موافق بننے دیو کی جی کی جان چھوڑ دی تھی ایسا لکھ کر کنس نے بسدیو اور دیو کی کے ہتھکڑی اور پٹری ڈال کر انکو کوٹھری میں بند کر دیا اور قفل دے کر
 است راجھسون کی چوکی وہاں بیٹھا لکیرا ج مندر پر چلا آیا اور اس دن بہت ڈر سے آپس کر سور ہا اور دوسرے دن پھر قید خانے میں جا کر
 بسدیو اور دیو کی جی کا پرکاش دیکھ کر کہنے لگا کہ جیسا تیج اس گر بھو میں دکھلائی دیتا ہے ویسا پرکاش اور گر بھو میں نہ تھا اس سے میں جانتا ہوں
 لکیر کال ای گر بھو میں ہے جب کنس کو دیو کی نے ہر مندر کا درشن کرنے سے گیان پر اپت ہوا تب اسنے کہا کہ دیو کی کو بھی مار ڈالتا لیکن دنیا کی
 برنامی اور پاپ کرنے سے ڈرتا ہوں ایسا پر تپانی راجا ہو کر گر بھو کی استری کو کیا ماروں ایسا ادھر م کرنے سے جس اور بن اور عر کا نقصان ہوتا
 ہے جو لڑکا پیدا ہو گا اسکو مار ڈالوں گا ایسا بچار کر وہ اپنے گھر چلا آیا اور رکھواری کر نیوالوں سے کدیا کہ جس گھڑی لڑکا پیدا ہو اسی ساعت
 گھر کو خیر دینا اور جو کی پہرہ رہنے پر بھی اپنے پران کے ڈر سے ہر روز وہاں جا کر خبر لے آتا تھا اور گر بھو کا تیج دیکھنے سے آٹھوں ہیرا سکو کھاتے
 پرتھو جگت چلتے پھرتے بال مور شری کرشن جی کی دکھلائی دیتی تھی اس روپ کے ڈر سے وہ دن رات بیا کل رہتا تھا اور بسدیو
 اور دیو کی اپنا دکھ دیکھ کر ہر چرون کا دھیان کرتے تھے جب گر بھو کے دن پورے ہوئے تب شری شام شندر نے یہ سنا بسدیو اور
 دیو کی جی کو دکھلایا کہ تم سوچ چھوڑ کر دھیرج رکھو میں جلدی اوتار لیکر تھارا دکھ چھڑا تا ہوں یہ سنا دیکھ کر وہ دونوں جاگ اٹھے تب دیو کی جی نے
 بسدیو جی سے کہا کہ دھرم چھوٹ جائے تو کچھ در نہیں لیکن اس لڑکے کو کنس سے چھپانا چاہیے بسدیو جی بولے کہ اسے پران پیاری اس قید
 خانے میں بند ہیں کس طرح چھپاویں گے جب یہ سوچ کر وہ دونوں بہت بلا پ کر کے رونے لگے تب اسی ساعت شری برہما جی اور شری
 ساتواں دیو کی اور سب دیوتا ایسے روپ سے کہ جن میں کوئی انگونہ دیکھے وہاں آئے اور ہاتھ جوڑ کر بید منتڑ سے اس طرح گر بھو استت کرنے لگے کہ
 ہر گھر پرتھو رست روپ آپ تینوں کال میں سچے رہتے ہیں اسواسطے ہم لوگ آپ کی شرن آئے ہیں اور یہ سننا ساری روپی پرچھ آپ کی
 مایا سے پیدا ہو کر آپ ہی کے آشرے پر رہتا ہے اکی رچھا اور پالن کرنے کے واسطے آپ بہت روپ دھرم کر سب جیو ہن کو سکھ دیتے ہیں اور
 ہر جگت آپ کے نام اکرن اور سورو پ کا دھیان کرتا ہے اسکے بھوساگر پار اترنے میں کچھ سندھ نہیں رہتا اور جو لوگ اپنے گیان اور پ
 اور جگت آپ کے نام اکرن اور سورو پ کا دھیان نہیں کرتے ہیں وہ لوگ ضرور دھوکھا کھاتے ہیں اور جگت ادک
 کرنے سے گت نہیں ہوتی اور آپ کا پرکاش سیکے بدن میں برابر کہ پاپ اور بن کا گواہ رہتا ہے اور آپ کسی دکھ اور سکھ سے کچھ

کام نہیں رکھتے ہے پر ہم پریشور اگر آپ سگن اوتار دھارن نہ کریں تو سناری جو کس نام کا آئین کر کے اور کون لیا گا اسے کر جو ساگر بار
 آئین آپ جنم اور مرگ سے بہت ہو کر کیوں اپنے جگتوں کو اٹھا کر نیکے واسطے اوتار لیتے ہیں جس طرح آئینہ اور کچھ آؤک اوتار لیا تھا اس طرح
 اس بھی پر تھوڑی کا بھارتا نے اور جگتوں کو سکھ دینے اور اوسری راہنمون کو مارنے کے واسطے جگتوں میں اوتار لے کر اپنی لیا کیجیے دیوتا لوگ
 یہ استت کر کے بند یو اور دیو کی جی سے آکاش بانی کی طرح بوسے کہ جنکے درشن کے واسطے ہم لوگ تینوں لوگ تین گھومتے ہیں اور انکا درشن
 تین پاتے دی آدیش جگتوں انکھارے گھر میں اوتار لے کر سب دھنوں کو مارینگے اور پر تھوڑی کا بھارتا کو تھکوا سکھ دینگے اور تھاری کر پاس
 انکا درشن ہوگی اسلئے گا اب ہم لوگ کنس سے مت ڈرو انکی موت آپہونچی ہے جب بند یو اور دیو کی نے اس طرح استت سنکر کیا کو
 آنکھ سے نہیں دیکھا تب انکو آئینہ معلوم ہو کر یہ سو اس ہو کہ اب جلدی دیون دیال ناراین جی آکر ہمارا دکھ دور کرینگے اتنی کھٹا سنا کر
 سنکر دیو کی بوسے کر اسے راجا اس طرح استت کر کے رہا جی وغیرہ سب دیوتا اپنے اپنے استھان کو چلے گئے۔

اوتھیا سے تیسرا۔ کھٹا شری کرشن اوتار ہونے کی

شکر دیو کی نے کہا کہ اسے راجا پتھت جب بیکٹھنا کو گرہ میں آئے تب سے سب چھوٹے اور بڑے دن کو پریم آند ہو گیا اور سب دھنوں
 میں فصل اور بے فصل سے سب چل اور چول لگ گئے اور ندی اور نالے پانی سے بھر گئے اور مودہ اور کستھ بھی آپس میں کھول اور بہا
 کر گئے اور سب گھر میں شکر چار ہو کر براہمنوں نے جگیت کرنا شروع کیا اور آگن ہو کر کی آگ آپس میں روشن ہو گئی اور سادھوں کا
 چت پرش ہو گیا اور مودہ و شادوں کے دیوتا اور دیوال آئندہ میں ہو کر تھاری پر چول برہمن لگے اور آکاش میں گھٹا چھا گئی اور کٹر اور
 گندھربوں نے باجا بجا کر پریشور کا گھن گانا شروع کیا اور اپسرا اپنے اپنے بانوں پرنا کر ناچنے لگیں جسوقت اسی شو بھاچارون طرف
 چیل رہی تھی اسیوقت بھاوون بدی اشی بدھ کا دن رٹنی پتر میں آدھی رات کو شری کرشن جگتوں ان نے اس روپ سے اوتار لیا

دوہا	پونم پرین پتا مسر ماتے گٹ اٹوب
شکر جگر ایچ گدا و مہر پتر پنج روپ	پون

کان میں کنڈل چھپ چھاے | آگتین کی مال ہر اسے |
 اسے راجا جب شام سندریکھ بن مکمل تھیں نے اس روپ سے بند یو اور دیو کی جی کو اپنا درشن دیا تب دونوں نے گیان کی روش
 سے انکو پریشور کا اوتار بھارتا جو کر بنے کیا کہ اسے تو بھون بت اترا جانی ہم آپ کے چرون کو دھندوت کرتے ہیں سب کی استت کر
 میں پر جاجی اور مہادیو جی اور شیش جی اور شیش جی ہارنا کر آپ کے بھید اور است کو نہیں پہونچ سکتے تو ہاری کیا سار تھ ہے جو آپ کی استت
 کر سکیں دیوتاؤں اور رکھیشورون نے آپ کی کر پاس سے بڑائی پائی ہے اور جب جب گواور برہمن اور ہر جگتوں کو دکھ ملنے سے پر تھوڑی
 پر پاپ کا لہجہ بہت ہوتا ہے تب آپ ایک روپ دھکر پر تھوڑی کا بھارتا نے ہم ہمارے بڑے بھاگ تھے جو آپ نے درشن دے کر ہم کو
 مرگ سے اوتار کیا اب آپ کے چرون کے پر تاپ سے ہمارا سب دکھ چھوٹ جائے گا جب یہ استت ہو کر بند یو اور دیو کی نے اپنی
 سب درو شائے کی اور انکا درشن پانے سے خوش ہو گئے تب شری کرشن جگتوں ان بوسے کہ اب ہم سوچ سے مت کر دینے پچھلے جنم میں
 بڑا بھاری تپ کر کے ہمارے چرون کا دھان کیا تھا جب ہم نے خوش ہو کر کھلو اپنا درشن دیا تب ہم نے یہ بردان مانگا تھا کہ ہم

ہمارے بیان پیدا ہو جو کہ ہمارے برابر کوئی دوسرا نہیں تھا اسلئے ہم نے تم دونوں کی اچھا پوری کرنے کے لیے اور پر تھوڑی کا بھارتا نے
 واسطے یہ اوتار لیا ہو سو ہم کو اپنے پچھلے جنم کا حال بھول گیا اسلئے پورب جنم کی سندھ کرانے کے واسطے ہم نے اس روپ سے تم کو درشن دیا اب
 تم سبقت ہو جلدی کو کل میں لے چکر جسودا جی کی گود میں سلا دو اور ایک لڑکی جسودا جی کے ابھی پیدا ہوئی ہو اسکو لا کر کنس کو دے دو اور
 لڑکا دے دو اور خود انے بھی ہماری بال لیا کا سکھ دیکھنے کے واسطے پچھلے جنم میں تپ کیا ہو سو تھوڑے دن اپنے بال جڑے ترا نکو دکھا کر پھر کنس کو مار کر تم
 سے انکو لگاتم دھیرج رکھو یہ سنکر دیو کی جی نے کہا کہ اگر کر پاندھان یہ روپ اپنا اترو دھیان کر لیجیے یہ سنتے ہی شری کرشن جی بالک روپ ہو کر
 اپنے لگے اور انھوں نے اپنی مایا ایسی پھیلا دی کہ بند یو اور دیو کی جی نے وہ برہم گیان بھول کر اس بات کو پسینے کے برابر جانا تب بسدیو جی نے
 لڑکا پیدا ہونے سے بہت خوش ہو کر دن ہزار گنودان کا سنکھپ من میں کیا اور شری کرشن جی کو گود میں اٹھا کر چھاتی سے لگایا اور بند یو اور
 دیو کی نے دیکھا تو سانس لیکر سوچ اور چتا کرنے لگے تب دیو کی جی نے بسدیو جی سے کہا کہ اس لڑکے کو کہیں چھپا دو تو کنس کے ہاتھ سے بچ جائے تب
 اس لڑکے نے دیو کی جی کو ادا س دیکھ کر کہا کہ اسے پاری میں کمان چھپاؤں جو کچھ میرے کرم میں لکھا ہو وہی ہو گا یہ بات سنکر دیو کی ہاتھ جوڑ کر بولی۔

دوہا	تب دیو کی پت سون کیو ناہن اور ا پاؤ
ماکھن پر بھ کو گودے کو گل میں پہونچاؤ	

اسے سوامی وہان روہنی آپ کی استری اور جسودا میری بیوا رہن ہتکارن اور ندی آپ کے سکھا رہتے ہیں وہ میر لڑکے کا پالن اور
 اچھا بھائی طرح کرینگے تب بسدیو جی بولے کہ اس قید خانہ سے باہر کس طرح لیجاؤں یہ کہتے ہی پریشور کی اچھا سے بیڑی اور ہتھکڑی
 بسدیو جی کی کھل کر گر پڑیں اور سب دروازے اور قفل آپسے کھل گئے اور چوکی پرے والے نیند میں بیوش ہو کر سو گئے تب بسدیو جی یہ ہما
 شری کرشن جی کی دیکھ کر شری کرشن جی کو شوپ میں رکھ کر اور اپنے سر پر دھکر جلدی سے کو گل کو لے چلے اسوقت اندھیری رات



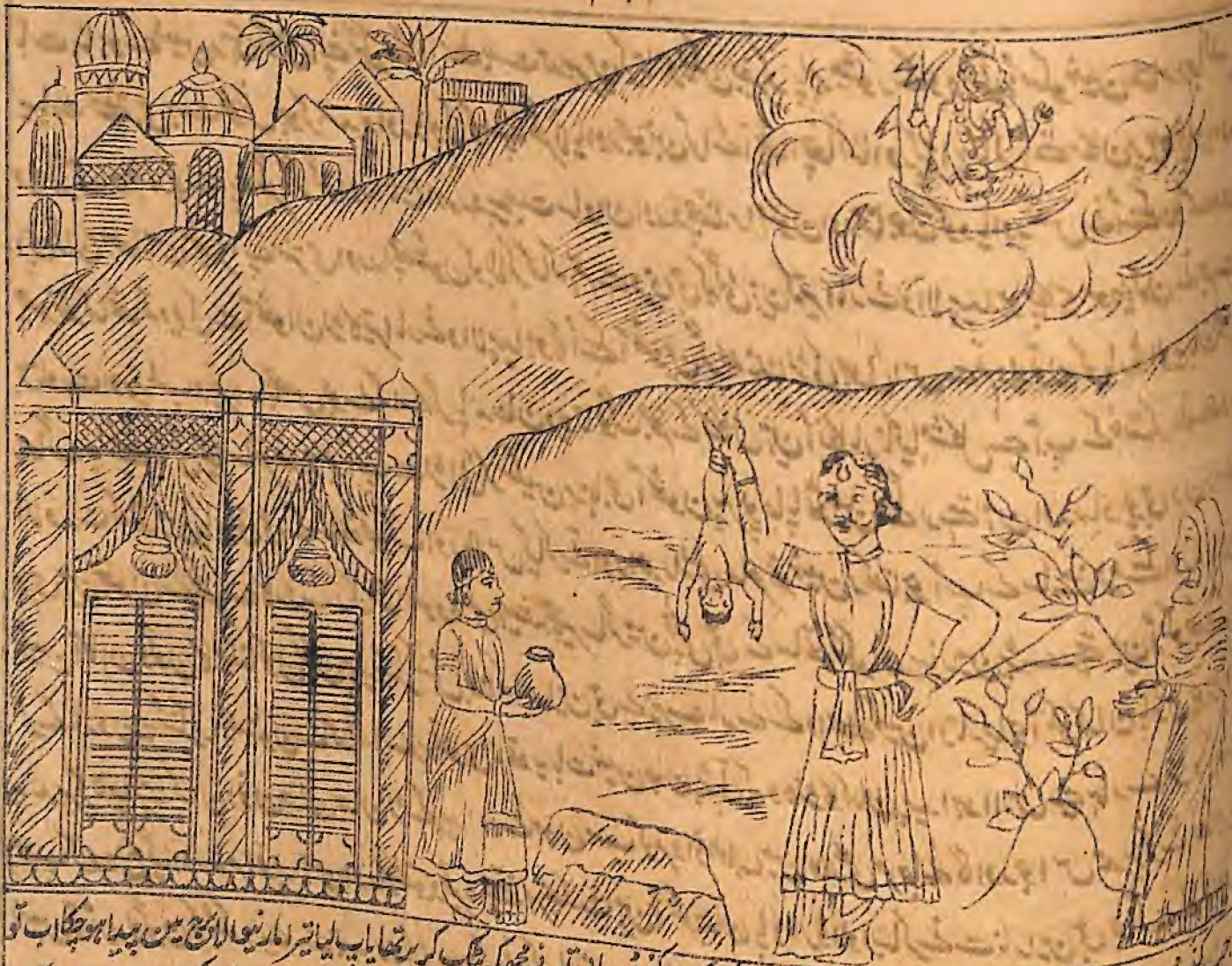
ہونے اور پانی پرستے سے راہ میں کانٹے پڑے تھے اسلئے شیش ناگ جی نے اپنے بدن کی سڑک بنا کر پھین کی چھایا کیلئے ناگ پر کردی جس میں
 بسدیو جی کے پاتوں میں کانٹے نہ چھین اور شریکرشن جی پر بوند نہ پڑیں اس طرح بسدیو جی شریکرشن جی کو لیے ہوئے جنانا راے پہونچا گئے
 کہ چھپے سنگھ بولتا اور آگے جنانا راے میں کس طرح پار اتروں یہاں سے دیو کی کے پاس لوٹ چلوں کیا کروں بسدیو جی چلے یہ جتنا کر کے
 ہر چہ لون کا وہیاں کر جنانا راے میں بیٹھے اور پانی جنانا راے کا شام مندر کے چرن چھوٹے کو اور کو پڑھنے لگا تب بسدیو جی نے یہ مجیدہ سمجھ کر شام
 کو و لون ہاتھ سے اوپر کو اٹھالیا جب جنانا راے بسدیو جی کی مالک ہو گیا اور وہ بہت گھبرا کر سوچ کرنے لگے تب شریکرشن انتر جانی نے
 بسدیو جی کو دیکھی دیکھتے ہی جیسے اپنا چرن کل جنانا راے کو چھو کر دیا دیکھتے ہی جنانا راے ہوا کر گھٹنوں کے برابر رہ گیا تب بسدیو جی یہ
 دہاشام مندر کی دیکھتے ہی خوش ہو کر بار اتر گئے اور گول میں ندر جی کے گھر جا کر روانہ اُنکا گھلا پایا اور سب کو سوتا ہوا پا کر بے دھرمک
 اُنکے گھر میں چلے گئے تو کیا دیکھا کہ ایک لڑکی اس وقت کی پیدا ہوئی جسود جی کے پاس سوئی ہو اور جسود جی نے جوگ مایا کے موہنی ڈالنے سے
 لڑکی ہونے کا حال نہیں جانا بسدیو جی نے جسود جی کو سوتے ہوئے دیکھ کر جلدی سے شریکرشن جی کو اُنکے پاس سلا دیا اور لڑکی کو لیکر اسی طرح
 جنانا راے اتر کر مٹھ کو چلے اور جب دیو کی جی نے بسدیو جی اور شریکرشن جی کو اندر مایا دی رات پانی پرستے میں کوکل بھیج دیا تب اس طرح رو کر
 پچھتائے لگے کہ جو کوئی جو کیدار جاگ اُٹھے اور کو اترے کھلے دیکھ کر کنس سے جا کر کہہ دے یا راہ میں کوئی بسدیو جی کو لپٹائے اور اُنکا حال کنس
 سے جا کر کہہ دے تو نہ معلوم کنس کیسے کھ کھو دیا اور اتھا دھماکا دینا دیکھتے ہی پارتھ سے ہونے لگے اُنکو گئے دیر ہوئی کسواسطے پھر کر نہیں آئے
 ایسی ایسی چٹا کر کے جس وقت دیو کی بیٹی رو رہی تھی اس وقت بسدیو جی آپہونچے اور وہ لڑکی دیو کی جی کو دیکر سب حال وہاں کا کہہ دیا تب
 دیو کی جی خوش ہو کر بولیں کہ اس کنس کو کیا ہو یا بھی ڈالے تو بھی کچھ ڈر نہیں ہوا ایسے پانی کے ہاتھ سے میرا لڑکا تو بچ گیا۔

ادھیاب چھوٹ جانا اس لڑکی کانس کے ہاتھ سے شیتے وقت

شکر دیو جی نے کہا کہ اسے راجا جب بسدیو جی کوکل سے لڑکی کو لے آئے تب پھر وہ سب کنواڑے اور قفل چوڑوں کے پتوں بند ہو کر ٹیری
 اور تھک لسی اُنکے پر لگے اور وہ لڑکی رونے لگی اسکا رونا سننے ہی سب جو کیدار جاگ کر بندوق چھڑانے لگے اور اسی ساعت انھیانک
 رات پانی پرستے میں ایک جو کیدار نے کنس کے پاس جا کر کہا کہ اسے مارا جا آجکا دشمن پیدا ہوا یہ بات سننے ہی راجا کنس گھبرا کر اٹھا اور
 گویا پڑھانے کے مردوڑا ہوا بسدیو اور دیو کی جی کے پاس جا پوچھا۔

دوہا کنیا نے مٹھا رکھی بھی دیو کی آنچسل اوڑ

اے راجا اسابچن کنے پر بھی کنس مایا پانی نے وہ لڑکی دیو کی جی کے ہاتھ سے چھین لی تب پھر دیو کی جی نے ہاتھ جوڑ کر بولا کہ بھائی
 چھڑ بیٹے میرے ہونے وہ سب تھے مار ڈالے اب یہ لڑکی بیٹ بچھنی میری ہو تم اسکو چھوڑ دو دنیا میں جس استری کے لڑکا نہ ہو اسکا جینا اگا رہے
 ہو اور تھے جو چھڑ بیٹے میرے مار ڈالے ہیں اُنکا سوچ ایک ساعت چھکو نہیں بھوتنا بیقصور اس لڑکی کو مار کر کیوں پاپ لیتے ہو یہ
 کنس مردی نے دیو کی سے کہا کہ میں اسکو جیتا کھی نہ چھوڑو گا جس سے اسکا واہ ہو گا وہی چھکو مارے گا ایسا کہ کنس اس لڑکی کا
 پاتوں پکڑ کر باہر لے آیا اور جب اسکو گھبرا کر پھر پر پٹنے لگا تب وہ لڑکی کنس کے ہاتھ سے چھوٹ کر آکاش میں چلی گئی اور اُسے وہاں جا کر
 کنس کو اپنا اشت بھی روپ ترشول اور تلوار وغیرہ ہاتھ میں لیے اچھے اچھے گئے اور کپڑے پہنے ہوئے پھولوں کا مالا گلے میں ڈالے
 ہوئے دھوا جا لگے ہوئے سدر بان پر بیٹھ کر دیو کی کے برابر دکھلایا۔



اب کنس وہ روپ دیکھ کر گھبرا گیا تب اشت بھی مانے کہا کہ اُسے کنس پانی تو نے جھکو پک کر برتھا پاپ لیا تیرا مارنا لالچ میں پیدا ہو چکا اب تو
 اُسے ہاتھ سے نہیں بچ سکتا وہ جھکو مار کر جلدی پر پتھوی کا بوجھ اتار لیا تیرا مارنے والا ساپ کے برابر ہو اور تو بندھ سکے برابر ہی بندھ سک
 اس سامنے نہ نہیں رکھتا جو ساپ کو کھا سکے اب تو ہوشیار ہو جا رہا تھا ہتیا کر کے کیوں پاپ بندھتا ہو ایسا کہ دیو کی جی انتر وھیان ہو گئیں
 اور کنس بات جوگ مایا سے سننے ہی بہت شرمندہ اور فائدہ ہو کر گئے لگا کہ دیکھو ہم نے بسدیو اور دیو کی کو برتھا دیا اور اُنکے بالک مانیکا
 پاپ لیا اسرا مارنا لالچ میں پیدا ہو گیا اور میں نے نہ جانا اب میں اپنا دیکھ کس سے کون اسی طرح سوچ کر تباہیو اور دیو کی جی کے پاس آیا اور
 اُنکو لسی اور پڑی کاٹ کر مٹی کر کے اُنکے کہا کہ میرے برابر کوئی دوسرا پانی دنیا میں نہیں ہو کر میں نے اپنے اس تن کی رچھا کے واسطے جسکا
 اُسے ضرور ایک مرد ہو جائیگا تمھارے چھڑ بیٹے بنا اپرا دھ مار کر پاپ بٹورا تب بھی میرا کام نہیں ہو اے پاپ اور کلنک کیسے چھوٹ کر میری گت
 ہو گئی تھی اسے دیوتا لوگ بھی چھوٹے ہوئے جنھوں نے کہا تھا کہ دیو کی کے آٹھویں گھڑ سے لڑکا ہو گا سولہ کی ہوئی اور وہ بھی میرے ہاتھ سے
 چھوٹ کر گھر کو چلی گئی سو تم لوگ میرا پرادھ چھا کر وادھ سمجھ کر دھیرج دھرو کہ ان لڑکوں کی عمر اتنی ہی تھی کہ کالکھا ہوا کوئی مٹا نہیں سکتا
 اُسے میں پیدا ہو کر کوئی موت کے ہاتھ سے نہیں بچتا جس طرح ندی میں گھاس اور تیکے نہ معلوم کہاں سے آکر اکٹھا ہو جاتے ہیں اور لہر اٹھنے سے
 اُسے الگ ہو کر پھرا کر کوئی موت کے ہاتھ سے نہیں بچتا جس طرح سنساری جیون کا حال بھی سمجھنا چاہیے گیانی لوگ جینے اور مرنے کو برابر سمجھتے ہیں اور انکار کرنا
 اُنکے دشمن اور دوست میں فرق جانتے ہیں اور سچ بولچھو تو یہ جو آمر ہو کر کھی نہیں مریا یہ بات مرثیہ کہنے ہی کو بتائی ہو کہ فلا نے کے ماننے
 اور انکار کیا جب اس طرح کنس نے اپنا سر دیو کی جی کے چرنوں پر دھ دیا اور رونے لگا تب دیو کی جی نے اپرا دھ چھا کر کے اُسکے آنسو پونچھ دیے
 اور بسدیو جی نے کہا کہ اے راجہ تم سچ کہتے ہو اس بات میں تمھارا قصور نہیں برہما جی نے ہمارے کرم میں اسی طرح لکھ دیا تھا ہونیوالی

بات بنا ہوئے نہیں رہتی آدمی اپنے ننگہ کے واسطے بہت تدبیریں کرتا ہو لیکن بغیر کسی پیریشور کے وہ سکھ اُسکو نہیں ملتا راجا کنس یہ بات سنتے ہی بہت خوش ہو کر بسدیو اور دیو کی کو اپنے گھر لایا اور بھوجن کرا کے اچھا اچھا کھانا اور کپڑا پہنا کر اُنکے مکان پر پہنچا دیا اور دیو کی جی اور بسدیو نے اپنے گھر آکر گواہانہ اور دیو بہت سادان اور دھنچھرا ہنوں اور محتاجوں کو دیا اور کنس نے اُسکے دو گھوڑے دن اپنی راج بھائی میں بٹھکر اپنے منتری اور راج چھٹوں کو بلا کر کہا کہ ہم سے دیو کی کو گئی ہیں کتیرا مارنے والا پیدا ہو چکا ہو سو دیوتوں نے ہم سے جھوٹے کہا تھا کہ دیو کی سے آٹھواں لڑکا تیرا مارنے والا پیدا ہوگا اُسکے آٹھویں گھر میں لڑکی ہوئی اس سے تم دیوتوں کو مار ڈالو یہ بات سنکر ترناورت اور پربل وغیرہ راجپس ہوئے کہ اسے کر باندھنا دیوتا لوگ جنم کے نکال ہیں اُنکا مارنا کیا مشکل ہے آپ کے غصہ کرنے سے وہ بھاگ جائینگے اُنکی کیا سار تھ ہو جو آپ سے لڑائی کر سکیں برہما جی آٹھوں پہر پوچھا یا تھ میں لگے رہتے ہیں اور ہمارا دیو جی دن رات الاورت کھنڈ میں پاربتی جی کے ساتھ بھوک اور بلاس کیا کرتے اور اندر ایسی سار تھ نہیں رکھتا جو آپ کے سامنے لڑ سکے اور نارائن وہی ہیں جنہوں نے کچھوے کا روپ رکھا تھا سو وہ بھی ہمیشہ چھیر سا گر میں بھیجی جی کے ساتھ ننگہ اور بہار میں پڑے رہتے ہیں اُنکو جھڑکنا نہیں آتا ان لوگوں کا جیتنا کون کھن جو یہ سنکر کنس بولا کہ نارائن جی نے میرے مارنے کے واسطے کہیں اتار لیا ہے اُنکو کہاں پاؤں جو لڑائی کر کے ماروں یہ سنکر راج چھٹوں نے کہا کہ اسے پر تھوی نا تھ یہ بات نہیں جان پڑتی کہ وہ لڑکا کہاں پیدا ہوا اس لیے ہمارے نزدیک یہ تدبیر کرنا چاہیے کہ ان دنوں جہاں جہاں لڑکے پیدا ہوئے ہوں سب کو مار ڈالوں میں وہ بھی مر جائے گا اور جو اس تدبیر کرنے سے کہیں چھپ کر وہ بچ گیا اور نہ مرا تو براہمن اور شینو وغیرہ جتنے ہر جگت ہیں اُنکو جہاں پاؤں لڑا لیا کرے سے نارائن جی بھاگ گئے تو اچھا نہیں تو ان لوگوں کو دکھ دینے سے جب وہ اُنکی مدد کرنے کے لیے ظاہر ہوں تب مار ڈالنا جب یہ تدبیر منتریوں سے سنکر کنس کو اچھی معلوم ہوئی تب اُسے براہمن اور رکیشور اور جھوٹے چھوٹے لڑکوں کے مار ڈالنے کے واسطے حکم دیا تب راجپس لوگ بہت شور مچا دیں سار تھ لے کر ہر جگتوں اور لڑکوں کو نوڈھو نوڈھو کر چیل بل سے مارنے لگے اور انہوں نے جگتہ وغیرہ اچھے کرم اور ہر چہ چاسنا سے اٹھادی سادھ اور ماتا کو دکھ دینے سے عمر اور طاقت اور مال کا ناش ہو جاتا ہوا ایسا پاپ کرنے سے کنس کے پچھلے جنم کا پُن جاتا ہوا عمر اور طاقت اور دولت گھٹنے لگی۔

اودھیاے پانچوان - نند جی کا کرشن جی کے جنم کا اُتساہ کرنا

شکر دیو جی نے کہا کہ اے راجا برہمچت جب نند جی شکر دیو جی کی گود میں سلا کر نکلا کو چلے آئے تب جسوداجی جاگین اور انکے منہ چندرا کے برابر پر کا شان دیکھ کر نند جی سے کہلا بھیجا کہ تمہارے بیٹا پیدا ہوا ہے اگر دیکھو تب نند جی نے بڑی خوشی سے جا کر شام میں کو دیکھا اور نند جسودا دونوں نے بہت خوش ہو کر اپنا جنم بھٹل جانا تب نند جی نے بید کے موافق ناندی کھ شرا دھ کیا اور شام میں پرکاش سے نند جی کا گھر روشن ہو گیا اور یہ آنند روپی سا چار گوپی اور گوال نے سنتے ہی اپنے اپنے گھر منگلا چار منایا اور براہمنوں کو گودان دیا۔

دوسرا پیریشور معلوم ہوتا ہے اور یہ لڑکا راج چھٹوں کو مار کر پر تھوی کا بوجھ اتار کر گوپی نا تھ کہلاوے گا اور سب جگت کے جیو اس کا جس

گاونگے یہ بات سنکر نند جی بہت خوش ہوئے اور دو لاکھ گھوڑے پور بک اور رتن اور من ہلا کر سات بھارتل اور چاندی اور یونیکے گھڑے وہی اور دودھ سے بھر واکر براہمنوں کو دان دیے سوائے اسکے بہت سی دولت خوشی اور پند تون کو دے کر سب مانگنے والوں کو بے پرواہ کر دیا اور اُسوقت نند جی نے بڑی خوشی سے اپنے دروازے پر جڑاؤ چوکی پر بیٹھ کر سب منگلا کھینوں کا ناچ اور گانا گایا اور ان لوگوں کو منگھ مانگی چیزیں دے کر اور پور بک بد کیا۔

دوہا	کا ہو ہر لال من کا ہو تون مال	کا ہو بھو کھن بستی دے کینھے بے نہال
دوہا	چو لی اودھی کو چکی اُنکا کسئی رنگ	ساری گوتے تار کی شو بخت سندر رنگ
"	کچن تھار سنوار کے تائیں دیک بار	لاکھن پر بھ کو آرتی لے آئیں برج نار
"	دنیہ بدھائی نند کو پڑیں جسودا پاؤ	کہیں پیارے لال کو نیک ہمیں دکھلاؤ

جب ایسا بچن بیٹھا سنتے ہی جسوداجی نے شام سندر کا منگھ کھو کر دکھایا تب سب برجالا سانولی صورت موہنی صورت کو دیکھتے ہی



ہر ناندی کو گئیں اور پیر موتی اور رتن آدک بچھا کر کے آشیرادوینے لگین کہ اسے نند جی تمہارا بیٹا لاکھ برس تک جیتا رہے گا گوگل اسون نے اسدن بہت خوش ہو کر ایسا دھکا دیکھلا کہ سب گلی اور بازار میں دہی وہی ہو گیا اور گوپیان سوہر گائے کر نند جی کو آند کی گالیان دیتی تھیں اور نند راے سنکر بہت خوش ہوتے تھے اور دہی جی مائے خوشی کے گوپیوں کے ساتھ ناچنے لگین اُسوقت برہما جی وغیرہ سب دیوتا اپنی اپنی استروں سمیت ہانوں پر بیٹھ کر آکاش مارگ سے برج منڈل پر آئے اور اُسراؤں نے اپنے اپنے ہانوں پر ناچنا اور گزرا اور

گنہاروں نے بہت طرح کا باجا بجا کر گانا شروع کیا اور دیوتوں نے وہاں بھول بڑا کر آپس میں کہا کہ گوکل باسیوں کا بڑا بھاگ اور
دیکھو جن پریم پریشور کا درشن برہما کو جلدی دیا میں بھی نہیں ملتا انھوں نے یہاں رتن رکھا ہو۔

دوہا

بھر سے پریم آنند سر اچھا گوت اُتراگ
گوکل کو آنند ات کا شون برنوجاے
بج کو شکھ کو کہ سکے اپنا بڑی آیار
اتنی کٹھا شکر شکھ یو جی بولے کہ اسے راجا اس دن ندی کے یہاں جیسا آنند ہوا وہ حال مجھ سے برن نہیں ہو سکتا اور ندی کے
سب گوالوں کو بھوجن کر کے اچھے اچھے گنے اور کپڑے پہنا کر اُنکی اچھا پوری کی اور یہ آنند روپی سماچار سُکر دیش دیش کے سب
منگلا گئی اور جا چک لوگ ندی کے یہاں آئے انھوں نے سب کو منگلا گئی چیزیں دیکر آنند سے بد کیا۔

کیت

پوست سیموت جینو جسد اتنی سکے بسدھا سب دوری
نند کچھو اتنو جو دیو گنہ شیا م کیرہ کی مت بوری
اسے راجا اُنھیں دنوں شری ماویو جی بھی جو گی روپ سے یہ گنہ ناقد کا درشن کرنے کے واسطے نندرا سے کے دروازے پر آئے
اور انھوں نے دیکھ کر پریم پریشور کا درشن بڑے پریم سے کیا اسوقت برج باسیوں نے ندی سے کہا۔

کیت

ہے ہو بر جراج کو اوجھا کھار گنہ جرج پر کو جنم سن آلو تیرے بھون ہو
موتی من مانک پٹ کچن نہ رتن لیت ہو ج بھوم گرام لیت ناہنہ ہوسکتا ہو
نکر اہوئے ناہنہ بھوم برن لوئے ایک اکٹھا اچار سے اور بہت بج مون ہو
بالک کے پاتوں رتھان مون چھو اچھا ناچے جو گتین اکٹھا کو کمان سے آلو کون ہو
اے راجا جب چٹھی کا دن آیا تب ندی نے اپنا آنگن چندن اور کیر سے لپا کر دیوتوں سے جو کہ پورا یا اور اپروہت کو ملا کر اپنے گل کے
موافق پوجا کی اور جو داجی شیا م سندر کو پلا کر اور ٹوپی اور اچھا گنا اور کپڑا پہنا کر پوجا کرنے کے واسطے گودین لیکر بیٹھیں اسدن
پر کھجھان آدک گوب اور گویان کرتا ٹوپی اور بہت طرح کے گنے ندی کے گھروینے کے واسطے لے آئے اور بھون نے بڑی خوشی سے
اچھا شیا م سندر کے جھونے کے واسطے بنوایا اسین بیکٹھ ناٹھ کو سلا کر محمود جی بڑے پریم سے جھلا یا کرتی تھیں اور چٹھی پت کی کر پائے
گوکل باسیوں کے گھر اتار وہ یہ ہو گیا کہ جسکی کوئی گنتی نہیں کر سکتا وہ لوگ خوشی سے رکر شیا م سندر کا درشن کر کے اپنا اپنا جہم پھیل کر
تھے جب ندی نے یہ سنا کہ راجا کنش نے لڑکوں کے مارنے کے واسطے حکم دیا ہو تب اُنھوں نے گوالوں سے سب حال کہہ کر
لڑکا پیدا ہونے کی بھینٹ راجا کنش کو چلا کر وے آوین جس میں کسی بات کا ذکر نہ رہے یہ صلاح آپس میں کر کے ندی کی ماگھن اور دھند
اور گھی اور در ب گاڑیوں پر لدا کر گوالوں سمیت متھرا میں لے گئے اور راجا کنش کو بھینٹ دیکر اپنے گھر بیٹا پیدا ہونے کا حال سے

کہہ دیا اور راجا کنش نے ندی کو خلعت دے کر بد کیا تب ندی وہاں سے بد اہو کر اپنے گھر چلے تب بسدیو جی اُنکے آنے کا حال سُکر
لنے کے واسطے جہاں کنا رہے آئے اور ندی سے گنل آنند یو چھ کر کہا۔

دوہا

سُردھ آوے جب مہر کی تب من پاوے چین
یا سکھ کی اپنا نہیں جو مکھ دیکھیں نہیں

اگر ندی تمہارے برابر ہم کوئی اپنا مہر نہیں دیکھتے جب راجا کنش کے دکھ دینے سے پہلے اپنی استری گڑھ دتی تھا رے یہاں
بھیج دی اور وہاں اُسکے بیٹا پیدا ہوا تب تمہیں اسکا پالن ہمسے بڑھ کر کیا اور ہم راجا کنش کے ڈر سے کچھ خیر سکی نہیں لے سکے یہ احسان
تمہارا ہمارے اوپر پڑا ہو اسکے بدلے جو ہم تمہاری سیوا کریں تب بھی اُن نہیں ہو سکتے تمہارے یہاں بیٹا پیدا ہونے کا حال سُکر ہکو بڑا
شکھ ہوا کہ جو داتھاری استری اور شری کرشن جی بالک اور سب گودین اچھی طرح ہیں اور گوکل میں گھاس گون کے چرنے کو اچھی پیدا
ہو یہ بات پریت بھری سُکر ندی بولے کہ تمہاری کرپا سے بلرام آوے سب کوئی خوش ہیں اُنکے پیدا ہونے کے پیچھے ہمارے یہاں بھی
لڑکا پیدا ہوا لیکن کنش نے تم کو دکھ دیکر تمہارے لڑکوں کو مار ڈالا یہ حال سُکر ہکو بڑا دکھ رہتا ہو کیا کریں اسین ہمارا بس نہیں چلتا یہ
شکر بسدیو جی بولے کہ اسے مہر برہما جی نے جو ہمارے کرم میں لکھا ہو وہ کسی طرح مٹ نہیں سکتا سنسار میں جنم لینے سے کون دکھ نہیں پاتا
تم ہمارے بڑے مہر ہو اس سے ہم اپنے اور تمہارے لڑکوں میں کچھ بھی نہیں جانتے لیکن راجا کنش ان دنوں بڑا اندھیر کر رہا ہو کہ حال کے
پیدا ہونے لڑکوں کو مر واڈا تھا جو تم یہاں آئے ہو اور راجھش لوگ چاروں طرف لڑکا ڈھونڈتے پھرتے ہیں ایسا نہ ہو جو کوئی راجھش
گوکل میں جا کر کچھ آیا دھ کرے۔

سورھ

گنی یوتنا آج برج کے بالک گھاتی
کر ہے کچھ اکاج یگ دھام سُردھ لہیے

اے ندی تم اپنے پُر اکرم بھراپنے اور ہمارے لڑکے کی رچھا کرتے رہنا آگے پریشور مالک ہیں اور جب پھر ساو کاش ملے تب پھر
درشن دینا یہ بات سننے ہی ندی بسدیو جی سے بد اہو کر گوالوں سمیت گوکل کو چلے اور چلتے سے بولے

دوہا

بنتی کینھی مہر سون ڈار یو جن بسرے
ماگھن بر جرج لائے ہیں مہر لینے آئے

اوشیا پھٹھوان۔ جانا پوتنا راجھسی کا گوکل میں
شکر یو جی نے کہا کہ اے راجا برکھیت بہت سے راجھش لوگ لڑکوں کے مارنے میں لگے رہتے تھے سپر بھی کنش کو شیا م سندر کے ڈر سے
چھ دن نہیں پڑتا تھا اسلیے پوتنا راجھسی کو بل کر کہا کہ ان دنوں جتنے لڑکے متھرا اور گوکل میں جاو آدک کے گل میں پیدا ہوئے ہیں سب کو مار ڈال
یہ سننے ہی پوتنا کنش کی اکیا پالن کرنے کیواسطے چلی اور اسنے بیجا کر کیا گوکل میں ندی کے یہاں لڑکا ہوا ہو میں گوپی روپ بنکر جاؤں تو
اس لڑکے کو کسی دغا سے مار کر چلی آؤں یہ بات ٹھان کر اسنے اپنے کو موہنی روپ کو پی بہت سندر بنا لیا اور گنا اور کپڑا آدک سونوں سنگار کر کے
اپنا چھاتیوں میں زہر لگا کر ہنستی ہوئی بیدھراک ندی کے گھر چلی گئی اور اسکا سُندر روپ دیکھ کر کسی ٹیوڑھی بان نے پھیر جانے سے نہیں کا
جس طرح آگ لاکھ میں چھی رہتی ہو اور کوئی نہیں جانتا اسی طرح پوتنا نے شرکشن جی کو پریشور کا اوتار نہیں سمجھا تھا اور جھوٹا آدک استروں نے
بھی اسکا روپ سنگار دیکھ کر اسکو دیکھنا جانا اسلیے بڑے آدرجھا دے اپنے پاس بیٹھا کر اُس سے بات چیت کرنے لگیں۔

چوپائی

ایک کسے یہ ہو گو ورائی
جسد کے آئی ہم جانی
ایک کسے یہ گملا بائی
شری مہلا پت دیکھن آئی

اے راجا اسوقت شام سندر پالنے میں جھولتے تھے انھوں نے پوتا کو دیکھ کر مسکرا دیا اور جانا کہ یہ کیٹ روپ دھر کر ہمارے مارنے کو آئی ہو تب شری کرشن جی نے آنکھ بند کر کے من میں کہا کہ بہت اچھا ہوا کہ یہ ہمارے یہاں آئی اپنی سزا کو پہنچے گی جو یہ گوکل میں کسی اور کے گھر جاتی تو ہمارے مہتر اور سکھاؤں کو مار ڈالتی۔ اور کیٹ روپ پوتانے جسوداجی سے کہا کہ اے بہن بھائے یہاں لو کا پیدائش کا حال سنکر راجا کنش بہت خوش ہوا اور اس کے حکم سے میں پران پیارے بالک کو دیکھنے آئی ہوں تب جسوداجی بولیں کہ یہ میرا سنا پلایا میں جھولتا ہوں یہ بات سنکر وہ کیٹ روپ کہنے لگی کہ تمھارا لڑکا کروڑ برس تک جیتا رہا ہے جب ایسی باتیں پیار کی بھری ہوئی مکر پوتانے کے پاس چلی گئی اور شام سندر کو بڑے پریم سے گود میں اٹھالیا اور مٹھ جو کم کر دودھ بلانے لگی تب کرشن جھگوان اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کی چھاتی پکڑ کر اس طرح دودھ کے ساتھ اس کے بران کھینچنے لگے کہ وہ بیاگل ہو کر جسوداجی سے بولی کہ تیرا لڑکا آدھی ہر جمر اچ کا دوت معلوم ہوتا ہو میں نے رسی کے دھوکے سانپ پکڑ لیا جو آج اس کے ہاتھ سے جیتی بچ جاؤں تو پھر کبھی گوکل میں نہیں آؤں گی جب پوتنا اس طرح کہتی ہوئی بہت بیاگل ہو کر وہاں سے آکاش کی راہ بھاگ تب کرشن جھگوان بھی اس کی چھاتی مٹھ سے دھونک لٹکے چلے گئے جب وہ گوکل گانوں کی بستی سے باہر پہنچی تب سندر لال جی نے پران اس کا سر کی گدی سمیت باہر کھینچ لیا مرنے پر وہ لاپٹا اچھا نیک روپ ہو کر پھاڑ کے برابر زمین پر گر پڑی اس کے گرنے کی ایسی آواز ہوئی کہ زمین اور آسمان سب کانپ اٹھے اور وہ آواز سنکر گوکل باسی مارے ڈر کے کانپنے لگے اور چٹھہ کو س کے پوتانے کے گرنے سے سیکڑوں درخت ٹوٹ گئے۔

دوہا | آئی آدھت روپ دھرات پیرت بھاسا | کیٹ بہت نہیں سمہ سیکو تہہ مار یو کر تار



جب جسوداجی اور وہ بی بی جی نے وہ آواز سنکر اپنے لال کو دیکھا تب روتی پیتی ہوئی شام سندر کو ڈھونڈنے نکلیں۔

دوہا | ماکھن پر پھوگوال کو ڈھونڈھت کوئی گوال | بے پوتنا اور پیر کھلت پائیو لال

جب جسوداجی نے دیکھا کہ وہ بہن پیارے پوتانے کی چھاتی پر چڑھے ہوئے دودھ پی رہی ہیں تب جسوداجی نے دھڑکڑکھاتے ہوئے کہا کہ

اور گود میں لیکر مٹھا اور مٹھا مٹھا چومنے لگیں جس طرح کوئی سانپ اپنا من کھوجا بیٹے بیاگل ہو کر پھر اس کے ملنے سے خوش ہوتا ہے اس طرح جسوداجی خوش ہوئیں۔

سورگھ | کمت جسودا ماس بھر پھر سب کے پانوں پر | اُپر یو آج کھٹا تم بچرن کے پتنے

جب شری کرشن جی نے تھوڑی دیر دودھ نہیں پیا تب گویا ان گنو کی پوچھ چھو کر شام سندر کو جھاڑنے لگیں اور جسوداجی جلدی سے شام سندر کو گھر پر لے آئیں جب گئی کو بلا کر جھاڑ پھونک کر اس کے اپنا دیو اور پیر منایا اور دودھ آؤک اس پر اتار کر کنگالوں کو کھلایا تب دودھ پینے لگے اور سب پریم بالا موہن پیارے کا بران بچنے سے خوش ہو کر بار بار پریشور کو دندوت کرنے لگیں اور گویا گوال پوتنا کی لوتھ کے پاس کھڑے ہو کر آپس میں کہتے تھے کہ دیکھو اس کے گرنے کی آواز سنکر اب تک لوگوں کا کلیجہ کا پنتا ہے نہ معلوم اس کے کسی کی گات ہوئی ہوگی ایسی سے نہ بچی نے جو تھراتے ٹوٹے آتے تھے گوگل کے پاس پہنچ کر کیا دیکھا کہ ایک راجہ جی بہت بھاری مری ہوئی پڑی ہے اور گوگل باسی اس کے کندھے پر دیکھ رہے ہیں جب مندی نے اس کے مرنے کا حال لوگوں سے پوچھا تب ان لوگوں نے سب حال کہ سنایا مندی جی یہ بات سنکر گئے کہ بڑی بات ہوئی جو اس کے ہاتھ سے میرا پران بیا راجا جیتا بچا اور یہ بھی بہت اچھا ہوا کہ لوتھ اس راجہ جی کی گانوں سے باہر گری ہوئی میں گرتی تو سب گوگل باسی اس کے بچے کو دب کر مرنے جاتے یہ بات سنکر مندی وہاں سے گھر میں آئے اور اپنے لال کو گود میں لیکر بہت پیار کیا اور پھر ہزار دودھاری گنو میں شری کرشن جی کے ہاتھ سے براجمنوں کو بدھ پورک دان کرانین اور بہت انانج اور سونا اور باندی آؤک اس کے سر پر پھونک کر کے کنگالوں کو دیا اور مندی جی کی اگتا کے موافق گوالوں نے پھر سا اور کھٹاڑوں سے بدن پوتنا کا کاٹ ڈالا اور کھٹاڑوں کو دھڑکیاں اس کی گارڈین اور مانس اور پھر اس کا آگ میں جلادینے سے ایسی خوشبو اڑی کہ سب راجہ جی اس کے سونگھنے سے خوش ہو گئے اتنی کھٹاڑوں کو راجا پچھت نے پوچھا کہ اے مہاراج اس راجہ جی مدرا پنے والی اور مانس کھانے والی کے بدن سے خوشبو اڑنے کا کیا سبب تھا سنکر پوچی بولے کہ اے راجا پچھت شری کرشن جی اس کا دودھ پکڑا لی جاتی پر اپنا چرن رکھا اور اس کو اپنے ہاتھ سے مار کر پور کر کے مکت کیا تھا اس لیے اس کے جلنے سے خوشبو اڑی تھی۔

دوہا | ننگے انگ پر سنگ سون پر کٹی باس نہاس | ماکھن پر پھوگوال پتی سکل سباس نواس

اسے راجا دیکھو جو پوتنا اپنی چھاتیوں میں زہر لگا کر پریشور کو مارنے آئی تھی اس نے ایسی اٹم گت پائی اور جو کوئی نمازین جی کو پریم سے اچھا اچھا بھوجن بھوگ لگاتے ہیں انکو نہیں معلوم کون پردی ملتی ہے جو لوگ پوتنا مرن کی کھٹا کھینکے اور ننگے انکو پریشور کے چرنوں میں بھکت ہو کر مکت پردی ملے گی اے راجا شری کرشن جی کے درشن کے واسطے دیونا لوگ اپنا روپ بدل کر گوگل میں آئے تھے اور دیوتاؤں کی استریان شری کرشن جی کی سندر تائی دیکھ کر موبت ہو جاتی تھیں۔

ادھیائے ساتواں | اوجھیا کے سون کو شری کرشن جی کے مارنے کیواسطے

راجا پچھت نے اتنی کھٹاڑوں کا لالے مہاراج جس طرح آپ نے پوتنا اور شری کرشن جی کی بیلانسانی ہی طرح کچھ اور بال چتر نکالا

مارنے والا گوکل میں پیدا ہوا اس چنتا سے وہ پہلے ہو کر گر پڑا جب کچھ دیر میں ہوش آیا تب دربار میں بیٹھ کر منتر یوں سے کہا کہ نند کے لڑکے نے پوتہ تار چھپتی کو مار ڈالا مجھ کو معلوم ہوتا ہے کہ اُسکے ہاتھ سے میری موت ہوگی دوست وہی جو اس نصیبت میں کام آوے اور اس لڑکے کو مار کر میرا جلا کرے۔

دوہا جو دھانچے بلائے کے بیڑا دھر لیا بنا سے جو یہ کارج کر سکے سوئی لینہ اٹھائے

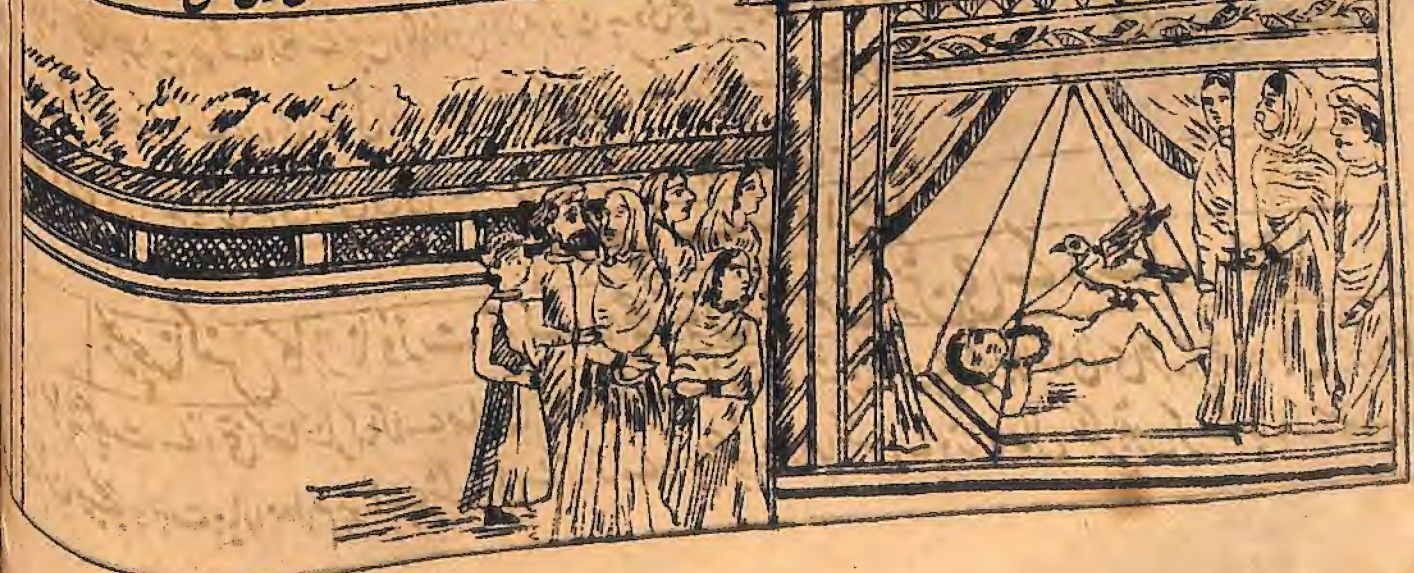
اے راجا پرتھوی راجا کنش نے کسی سے کہا کہ جو کوئی میرے دشمن کو مارے اُسکو میں بہت سارو پیہ دوں گا اُسوقت شری دھرتام براہمن بیٹھا غما سو بولا کہ اے راجا تم سوچ مت کرو میں تمہارا دشمن مار کر تم کو پیار کیے دیتا ہوں

دوہا تب بولیو راجا بھجن دھن دھن دھن راج تم بن ایو کوں ہے جو کرے یہ کاج

یہ منکر شری دھرتی راہن بیڑا اٹھا کر راجا سے بھا ہوا اور پند تون کی صورت بنا کر نند جی کے گھر گیا جسودا جی نے اُسکو دیکھتے ہی دند کی اور پستے اور سے بھا کر پوچھا کہ اے مہاراج آپ نے کدھر کر باکی تب براہمن دیوتا اپنے کو پر دہت بنا کر بولے کہ تمہارے لڑکے کی بڑائی سب سے شتر اُسکا درشن کرنے آیا ہوں جسودا جی نے کہا۔

دوہا اگل بن بن شین میں بیٹھو دھن دھن یہ کال ہنارے آئے دکھلا ہوں ماگھن پر بھگوبال

جب جسودا جی یہ منکر جینا کنارے اسنان کرنے کو چلی گئیں تب براہمن نے بچار کیا کہ اس خالی وقت میں شری کرشن جی کو مار کر راجا کنش کے پاس جاؤں تو بہت سارو پیہ پاؤں ایسا بچار کر دہ براہمن جہاں بیٹھو ناٹھ سوتے تھے وہاں چلا گیا تب نند لال جی اُنکی کھوٹی چاہنا سمجھ کر پائے پر سے اُتر پستے اور شری دھرتی دھرتی کو پکڑ کر اُنکی زبان مرد ڈالی اور براہمن سمجھ کر اُنکی جان نہیں ماری اور اُنکی منہ میں دھرتی لگا کر برتن دی اور دودھ کا توڑ ڈالا اور پھر آپ پائے پر پستے رہے جب جسودا جی اسنان کر کے آئیں تب دھرتی اور دودھ کا برتن ڈھٹا اور دھرتی براہمن سے دودھ کھایا تو بہت اچھا کیا لیکن میرے برتن کیون توڑ ڈالے یہ بات کچھ کر جسودا جی نے کہا کہ اے مہاراج تھے دھرتی اٹھا کر بتلایا کہ اسی نے برتن توڑا ہے جسودا جی نے اُسکے بتلانے کا یقین نہ کر کے اُسکو اپنے گھر سے نکلوا دیا جب وہ براہمن روتا ہوا راجا کنش کے پاس آیا تب اُسنے اُداس ہو کر کاٹھروں میں کرشن جی کے مارنے کے واسطے بھیجا جیسے وہ شام سندر کے پائے پر آکر اپنی گھاٹ لگا کر بیٹھا ویسے سر کرشن جی نے اُسکا گلا مڑو کر ایسا چھینکا کہ مقرر میں کنش کے آگے جا کر یہ حال گوکل میں کسی نے نہیں جانا



اور مرتے وقت کا گائے نے کنش سے کہا کہ وہ لڑکا آدمی نہیں ہے یہ پیشور کا اوتار معلوم ہوتا ہے۔

دوہا ایک ہاتھ سون پکڑو نہ پھینک دیوتم پاس ہوئے ہے تھوڑا کال وہ میں کینھو بسواس

یہ بات سنتے ہی کنش نے سوچ میں ہو کر اپنی بھاد اٹوں سے کہا کہ ابھی وہ بڑکا ہے اور نہیں مارا جاتا جوانی آئے پر کس طرح مارا جائے گا گوکل نے انکو مارا تو میں اُسکا بڑا احسان مانتا یہ بات سنتے ہی شکتا مڑ واسطے مارنے شام سندر مہاراج کے بدھا ہوا اور وہ پون روپ گوکل کو چلا آتی تھا انکو مار کر شکتا مڑ جی بولے کہ اے راجا جب شری کرشن جی ستائیس دن کے ہوئے اور جس پشتر میں انکا جنم ہوا تھا وہی پشتر پھر آیا تب نند جی نے براہمن کو گوکل بائیسوں کو نیو تا دیکر اپنے یہاں بلایا اور اپنے گل کی ریت اور ہم کر کے براہمنوں کو دان اور دھنیا دے کر بدایا اور گوکل کو پھینک دے کے واسطے بھا کر جسودا جی اور دھرتی جی اچھا اچھا کھانا ان سب کو پستے لگین اور گوپون نے بڑی خوشی سے گانا بجانا کیا اور وہ لوگ نند کے کھانے لگے اے راجا اُسوقت شری کرشن جی کو پائے میں سلا کر سب چھوٹے اور بڑے اپنے اپنے کام میں لگے تھے اور اُس پائے کے پاس ایک چھکڑا لٹکایا ہوا رکھا تھا شام سندر نند سے جاگے اور مارے بھوکہ کے ہاتھ اور پاؤں ٹپک کر رونے لگے اسی سے وہ راجا کنش پون روپ اُڑتا ہوا وہاں آ پہنچا اور شام سندر کو اکیلا دیکھ کر سن میں کینے لگا یہ بڑکا بہت بلوان ہے جسے پوتنا کو مار ڈالا آج انکو مار کر اُسکا بدلا لاونگا یہ بات بچار کر دہ چھکڑے پر آ بیٹھا اسی سے اُسکا نام شکتا مڑ ہوا جب وہ چھکڑا جھکے نیچے وہی اور دودھ کے برتن رکھتے تھے پلنے لگا تب شری کرشن جی انتر جانی نے اُسکے آنے کا حال جان کر روتے روتے ایک لات ایسی ماری کہ جھکے لگنے سے شکتا مڑ مر کر مقرر میں کنش کی بیٹھا میں جا کر اُسکو دیکھ کر کنش سب راجستون سمیت گھر گیا اے راجا جب چھکڑا اُگرنے اور برتن اُٹھنے سے بڑی آواز ہو کر دودھ اور دھرتی نندی کی طرح بہنے لگا تب نند جی آدک سب گوال اور گوکی وہاں دورے آئے اور جسودا جی نے شام سندر کو اٹھا کر اپنی چھاتی سے لگا لیا اور نند اور ہاتھ اٹھا چومنے لگین اور سبھی نے آ شجر ج مانکر آپس میں کہا کہ آکاش سے بجلی تو نہیں گری نہ معلوم کس طرح چھکڑا ٹوٹ کر گر پڑا۔

دوہا پلنا ڈھک کھیلے ہتے کچھک گوکے بال تنھن کیو ڈار لو شکٹ پلنا سے گوپال

ان لڑکوں کی بات کو کسی نے سچ نہ مانکر آپس میں کہا کہ شری کرشن جی کا جڑان پھول سے زیادہ ملایم ہے اتنا بڑا چھکڑا انھوں نے لات مار کر اس طرح گرا دیا ہو گا لڑکوں سے کہنے کا کیا اعتبار ہے اور نند جسودا جی نے بہت دان دے کر کہا کہ جھگو ان ہی بار بار ایسی رچھا کرتے ہیں

دوہا بہت بھانت کرنا کیو اور دیو بہت دان بار بار نند لال کو رچھپال بھگوان

اے راجا جب شری کرشن جی پانچ مہینے کے ہوئے تب کنش نے ترنا دت راجس کو اپنے مارنے کے واسطے بھیجا اور وہ بوٹا لا جکر گوکل کے پاس آیا اُسوقت جسودا جی من ہرن پیارے کو گود میں لیے ہوئے آنگن میں بیٹھی تھیں شام سندر انتر جانی نے ترنا دت کے آنے کا حال جان کر اپنے بدن کو واسطے بھاری کر دیا جس میں جسودا جی اپنی گود سے زمین تیار دین نہیں تو ترنا دت انکو بھی میرے ساتھ آکر ایجا یوگا کر کے تھوڑا دیر میں شری کرشن جی کا بوجھ انہیں اٹھایا گیا تب وہ شام سندر کو آنگن میں سلا کر آپ گھر کا کام کرنے لگین اُسوقت ترنا دت نے لڑکوں کو روپ کے ہونچنے سے گوکل میں ایسی آندھی آئی کہ دھوڑنے سے دن رات کے برابر ہو گیا اور دھرتی گرنے اور چھپر اُڑنے لگے تب جسودا جی بیاباں ہو کر شام سندر کو آنگن سے اٹھانے آئیں لیکن بدن انکا ایسا بھاری ہو گیا کہ اُنے نہیں اٹھ سکے جسودا جی نے اپنا ہاتھ شری کرشن جی کے سر سے الگ کیا تب ہی ترنا دت شام سندر کا پران لینے کے واسطے اُنکو اٹھا کر ایک جو جن او پنے

آکاش میں لگیا اور جسودا جی نے پھر شری کرشن جی کو اٹھانے کے واسطے ہاتھ لپکایا تو اس جگہ اُنکو نہ پا کر رونے لگیں اور مندرجی کو پکار کر کہا کہ تمہارا بیٹا آندھی میں گیا یہ سنتے ہی مندرجی اور گوبی وہاں دوڑے آئے اور شام سندھ کا نام پکار کر چاروں طرف ڈھونڈنے لگے اور جسودا جی اور روتی جی بھی گویوں سمیت شری کرشن جی کو ڈھونڈنے لگیں اور اندھیرے میں ٹھوکرین کھا کر مارے گھبراہٹ کے گر پڑتی تھیں۔

دوہا | مندرجہ اور روتی گوبی گوال بوج بال |
 اور راجا شری کرشن جی نے مندرجی وغیرہ لوگوں کو جب اپنے برہمن بہت دکھی دیکھا تب ترناورت کا کلاوا کر مندرجی کے ورواٹ کے پتھر چمکا اور اُنکو مار کر نکلت دی جب کہ اُسکے مرنے سے آندھی اور اندھیرا سب جاتا رہا تب مندرجہ اور جسودا جی نے کیڑی کی آواز سن کر اپنے مکان پر دوڑے اور جسودا جی نے گود میں لپٹا لیا اور سمجھونے لگا کہ آج شری کرشن جی کا جنم ہوا۔

دوہا | ناجانوں کہ پڑتے کو کریت سہاے |
 اُسوقت مندرجہ نے بولے کہ ہمیں بسدیو جی نے کہا تھا کہ ابن دون بہت اُپا دھ آٹھے گی سو فی بات دیکھنے میں آتی ہے مندرجی نے اُس دن بھی بہت سارے دیو اور گنا آدک شری کرشن جی پر پھرا کر کے براہمن اور گنگا لون کو دیا اور گویوں نے جسودا جی سے کہا کہ اپنے اپنی نادانی کی سزا پائی اب میں اپنے براہمن پیارے بالک کو بھی اکیلا چھوڑ کر کام کرنے لگیں تب جسودا جی شرمندہ ہو کر بولیں کہ آج میں نے جی کو اپنے چھاتی سے لگائے رہ کر اُنکی بال لیل کا سکہ دیکھا کرتی تھیں۔

دوہا | بلز اوت کاوت مدھر ہر کے بال پنود |
 کبھی جھلاوت پالنے کبھی کھلاوت گود |
 اسے لجا ایک دن جسودا جی شام سندھ کو گود میں لپکے پیارے بار بار اُنکا منہ چومتی تھیں اُسوقت شام سندھ نے منہ کھول کر منہیں دیا تب جسودا جی کو اُنکے منہ میں پرتھوی اور آکاش اور سورج اور چندرا اور پہاڑ اور مندر وغیرہ سب دنیا بھر کی چیزیں دکھائی دیں تب جسودا جی آسچرچ مانکر کہنے لگیں کہ میری عقل تو بدل نہیں گئی ہو یہ سب جہر تہ جھکاؤ آج دیکھ پڑتے ہیں یا میرے لڑکے پر کسی دیویا برہمن کا سایہ تو نہیں ہو گیا جو ایسی چیزیں اُسکے منہ میں دکھلائی ہیں ایسا پکار کر جسودا جی نے گئی لوگوں کو بلا کر اُسے شری کرشن جی کی جھاڑ چوک کر آئی اور شمشیر کا ناخن اندر پیچھے کے بال اور بہت سے جہتر سینے لغو پڑ شری کرشن جی کے گلے میں پہنا دیے۔

ادھیائے اٹھواں |
 نام رکھنا گرگ آچار ج کا شام اور بلرام کا اور کھٹا بال |
 شکر دیوی بولے کہ اے راجا پوجت بسدیو جی نے بلجند نام اپنے بیٹے کے پیدا ہونے کا حال سن کر دیکھ کر نہیں بتلایا تھا اس لیے

ایک دن گرگ جی نام اپنے پردہ ست کو مٹا کر کہا کہ اے حمارا ج کو کل میں روہنی کے بیٹا پیدا ہوا ہے سو ابھی تک راجا کنس کے ڈر سے اُسکا نام نہ کرنا نہیں کیا گیا اب گوبی گوال میں مندرجی کے گھر جا کر اُسکا نام رکھ دیکھو یہ بات سنتے ہی گرگ جی خوش ہو کر گوبی گوال میں گئے مندرجی اُنکا نام سننے پر گوبی گوال میں سمیت آگئے سے جا کر آدھ کر کے اُنکو اپنے گھر لائے اور بدھ پور بک بوجا کر کے اُنکو آسن پر بیٹھا لایا اور مندرجہ اور جسودا جی نے اُنکا چہرہ دیکھ کر خیر نامت لیا اور ہاتھ جوڑ کر پڑی کر کے کہا کہ میرا بڑا بھلا گھٹا جو آپ نے اپنے چہرہ دیکھ کر تار تار کیا یہ بتا دے کہ کس کا لڑکے یہاں دھو کر خیر نامت لیا اور ہاتھ جوڑ کر پڑی کر کے اپنے بیٹے کا نام رکھنے کے واسطے بھیجا ہے تب مندرجی نے خوش ہو کر کہا کہ اُسے کا سچو گ بھوایہ بات سن کر گرگ جی بولے کہ بسدیو جی نے مجھ کو اپنے بیٹے کا نام رکھنے کے واسطے بھیجا ہے تب مندرجی نے خوش ہو کر کہا کہ اُسے حمارا ج آپ ہمارے نصیب سے یہاں آئے ہیں ایک لڑکا میرے یہاں بھی پیدا ہوا ہے اُسکا نام بھی دھو دیکھ کر گرگ جی نے کہا کہ مجھ کو اُسکا نام رکھنے سے یہ ڈر ہے کہ جو کوئی دشمن جا کر کنس سے کہے کہ گرگ جی کو کل میں نام کر کے واسطے گئے تھے تو اُسکو یہ شہد ہوگا کہ بسدیو نے کوئی لڑکا دیوی کی کاندھی کے یہاں پیدا ہوا ہے سو واسطے گرگ جی پر دست اُسکا نام رکھنے کو گوبی گوال میں گیا ہو گا یہ بات سن کر نہ معلوم تم کو کیا دکھ دے اس لیے تم نام کر کے میں کچھ دھوم دھام نہ کرو سا دھارن گھر میں نام دھو دلوں گے اُنکا کنا اچھا جان کر اُنکو گھر کے پھرتے گئے تب گرگ جی نے ہاتھ اور جہنم لگن روہنی جی کے بیٹے کی دیکھ کر کہا۔

دوہا | رام نام ہو راس کو شکر نو اس ابھرام |
 ابی ہوئے گا لوک میں سب کہہ ہیں بلرام |
 سولے اسکے اور نام بھی اسکے شکر کھن اور ریتی دمن اور بلراؤ اور کالندی جین اور بلدھ اور بلجند جی بھی سندھ میں گئے جائینگے اور شری کرشن جی کی جنم کنڈلی بنا کر گرگ جی بولے کہ اے مندرجی تمہارا بیٹا جو شام رنگ ہو اُسکا نام شری کرشن رکھو اور اسکے بہت نام ہیں ایک مرتبہ اُنھوں نے بسدیو جی کے یہاں جنم لیا تھا اس سے اُنکا نام بسدیو ہوگا اور ہمارے پکار میں تمہارا لڑکا پر ہم پر مشورہ کا اقرار معلوم ہوتا ہے اُنکا بھید کوئی نہیں جان سکتا ہے اور تینوں لوک میں کیسکو ایسی سارے تھ نہیں ہو جو اُنکو مار سکے اور یہ جیسے جیسے کام سندھ میں کرینگے ویسے ویسے نام انکے کہے جائینگے اور اُنھوں نے اپنی اچھا سے جنم لیا ہو کسی وقت تھے انکی بال لیل کا سکہ دیکھنے کے واسطے تپ کیا تھا اُسی کے پر تپ سے اُنکو تم اپنا پیدا کیا ہو لڑکا مت جانو جو لوگ اُنکے نام آسن کرینگے وہ لوگ دنیا میں اپنی مراد کو پا کر انت سئے گئے گت پدوی پاوینگے اور یہ دونوں لڑکے چاروں جگ میں ایک ساتھ پیدا ہوتے ہیں یہ بات سن کر مندرجہ اور جسودا جی بہت خوش ہوئے اور سونا آدک گرگ آچار ج کو دیکر کہہ کیا اور گرگ جی نے مندرجہ میں آکر سب حال بسدیو جی سے کہہ دیا اے راجا پوجت جب شام اور بلرام بہت مندر روہنی روپ گھونگر والے بال سر پہ بکھرے اور بہت طرح کا گنا اور کپڑا پہنے اور کھلونے لایے لڑکوں کے ساتھ ساتھ کھلونے چل کر لگن میں کھیلنے تھے تب جسودا جی اور روہنی جی اور گویوں کو وہ چھب دیکر کہ جیسا سکہ ملتا تھا وہ مجھ سے کہا نہیں جاسکتا۔

کیرت |
 ڈنگے پلن تے اکھ ایکھ جوت نند کے ہن جاہر کے جو گن کے جب کے
 رن جھن پچیان کھلت ہن رن جھرے گھوارے گھنوارے سوہن بار جھپ کے
 موہن بلیان لیون آو دھو ر جھار ڈارون سن بات گے لاگن کو لیکے
 شارد اگیش شیش بدھ سے گئے نہ جات بھکتن کے بہت کے ابھرن کے تپ کے

یو پانی

جسٹھ جسدو اما سے بلا وے
ساکے وھاوت ات چھب ہوئی
بار و لال گھٹورون وھاوے
جو دیکھت سکھ یاوت سوئی

دوہا

بال بنود بلوک کے مدت جسدو امات
ماکھن پر بھننا رگے بار بار بل جات

سورکھ

نت اٹھ برج کی بام آوین جھبت کے سندن
نیت نرکھ گھنشیام لے لے گو د کھلا دہین

دوہا

کرت بال یلا لکٹ پر م پیت اوار
سندر شیام سجان ہر سنتن کے آدھار

سورکھ

کاپے برن جو جاے بال چرت نند لال کو
اے راجا دیکھو جن پر برہم پریشور کی ہما کو بیہ بھی نہیں جانتا وہ بیگنہ ناٹھ بالک روپے نند جی کے آنگن میں کھیل کر ہر فن سے

شکھ نندا و جسدو کو دکھاتے تھے جو سکھ تینوں لوک میں نہیں ملتا وہ سکھ شری شیام سندر کی کرپا سے برجا سیون کو گوگل میں ملتا تھا
جب شیام سندر کے دانت نکلے تب نند اور جسدو اسی نے اچھی ساعت میں کھرا اور مہری سے اُنکا آن پر اسن کیا اور اُس دن اور

برس گانٹھ کے دن براہمنوں کو بہت دان اور چھناوے کر اپنے ذات بھائیوں کو بھوجن کرایا اور گائے بچاے کر بڑی خوشی
مٹائی جب کھیلے وقت شیام اور بلرام چھوٹے چھوٹے بھڑوں کی پونچھ پوکھ کر کھڑے ہوئے اور گر پڑے اور پھر اٹھتے اور تھلا کر بولتے

تھے تب جسدو اور رہنی بڑی خوشی سے اُنکو گود میں اٹھا کر دودھ پلاتی تھیں اور دونوں بھائی بہت سندر تھے اس سے اُنکے روپ پر
سب برجیا لا موبہت ہو کر بڑے بہانے سے اُنکو کھینے آیا کرتی تھیں انھیں دونوں بھائی بہت سندر تھے اس سے اُنکے روپ پر

اور چاول اور پٹھا اُسکو دیا جب اُس براہمن نے کھیر بنا کر تعالیٰ میں پرسی اور پریشور کا بھوک لگا کر اُنکا بند کر کے دھیان کیا تب شری کرشن
جی جا کر اُنکی تعالیٰ میں بھوجن کرنے لگے اُس براہمن نے اُنکو کھانے دیکھ کر وہ تعالیٰ چھوڑ دی اور جسدو اسی سے کہا کہ تمھارے بیٹے نے ہماری

رہنمائی چھولی جب اسی طرح تین مرتبہ جسدو اسی نے اُس براہمن سے کھیر بنوائی اور بھوک لگائے وقت نند لال جی وہاں جا کر اُس کی
تعالیٰ میں کھانے لگے تب جسدو اسی نے کدو دھ کر کے کہا کہ میں اپنے حوصلہ سے براہمن کو بھوجن کرانے کے واسطے کھیر بنوائی ہوں اور تو بھی

کر ڈالتا ہو میں تجھ کو ماروں گی یہ سنکر شری کرشن جی بولے کہ اے ماما تو مجھ کو دوش مت لگا جب یہ براہمن بہت بنی کر کے بھوجن کرنے سے
واسطے میرا نام لے لے کر بلاتا ہو تب میں اسکے پریم کو دیکھ کر کھانے لگتا ہوں یہ بات شری کرشن جی کی سنتے ہی براہمن کو گیان ہو گیا تب وہ

بولاکہ اے جسدو اتیرا جاگ دھن ہو اور یہ برج گوگل بھی دھن ہو کہ جس پر تھوی کے اوپر برہم پریشور نے تیرے گھرا کو اتار لیا ہو اور
شری کرشن جی سے بولا کہ اے مہاراج۔

سورکھ
پشھل جنم پر بھرت کرکٹ بھے سب سرت پھل
دین بھندھ برج راج ورو دوس مونہ نہ کر پا کر

اسی پریم میں وہ براہمن نند جی کے آنگن میں لوٹنے لگا اور شری کرشن جی کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا کہ اے دینا ناٹھ یہ اپرا دھ میرا
بھائی گئے جو میں نے کہا تھا کہ میری رہنمائی کر دی جو کوئی آپ کی شرن میں آتا ہو وہ کرنا نہ تھا ہو جاتا ہو آپ انٹر جامی ہیں مجھ کو
اپنی شرن میں آیا جانکر ویاں ہو جیسے شام سندر اُس براہمن کا یہ حال دیکھ کر جسدو اسی کے پاس کھڑے ہو کر ہنسنے لگے اور براہمن کو
اپنی بھکت دیکر بدایا اور جسدو اُدک نے یہ حال دیکھ کر آشچر ج مانا اسی طرح شیام سندر بہت سے بال چرت کر کے نند اور جسدو کو
سکھ دیتے تھے ایک دن شیام سندر اور بلرام لڑکوں کے ساتھ اپنے آنگن میں کھیلنے تھے اُسوقت شری کرشن جی نے مٹی کھائی تب
شری دامانا لڑکے نے جسدو اسی سے جا کر کہا کہ کھٹیا نے مٹی کھائی ہے جسدو اسیہ بات سننے ہی غصہ سے چھڑی ہاتھ میں لیکر شیام سندر کو
مارنے دوڑی جب بیگنہ ناٹھ نے اپنی ماما کو روک دھ میں آتے ہوئے دیکھا تب مارے ڈر کے مٹھا اپنا پونچھ کر چپ چاپ کھڑے
ہو گئے اور جسدو اسی نے شری کرشن جی سے کہا کہ تو نے کس واسطے مٹی کھائی کا لون والے میری نند کر میں گے کہ یہ اپنے بیٹے کو کچھ
کھانے کے واسطے نہیں دیتی ہو اس سے وہ مٹی کھاتا ہو یہ بات سننے موہن پیارے ڈرتے ہوئے بولے کہ اے مٹیا یہ جھوٹی بات ہے
کہنے کی جو کوئی جھوٹا کلنک لگا دے تو میرا کیا قصور ہو تب جسدو اسی نے کہا کہ شری داماتیرے ساتھی نے یہ بات مجھ سے کہی ہے جب
شیام سندر نے شری داماکو ڈانٹ کر پوچھا کہ ارے میں نے کب مٹی کھائی تھی تب وہ بولا کہ اے بھائی میں نے تمھاری ماما سے کچھ نہیں
کہا ہے جب جسدو اسی نے کرشن جی کا ہاتھ پکڑ کر چھڑی دکھلا کر دھ کیا تب وہ بولے کہ ارے مٹیا کہیں آدمی بھی مٹی کھاتا ہو۔

دوہا

جھوٹھ کمت تو سے بے مائی مونہ نہ بھائے
نہیں مانے جو بات تو د کھلاؤن مٹھ باے

مٹی کھانے سے منع کرنا اور دھکنا جسدو ا کا شری کرشن جی کو



یہ بات سنکر جسوداجی بولیں کہ میں تیری جھوٹی باتوں کا شواہد نہیں کرتی جو تو سچا تو اپنا منہ کھول کر دکھلا دے یہ بات سننے ہی شری کرشن جی اپنا منہ کھول کر دکھایا تو جسوداجی کو اُنکے منہ میں تینوں لوک کی چیزیں جس طرح پیٹے دیکھ پڑیں تھیں اسی طرح پھر دکھلا دیں تب جسوداجی نے کیا ان کی راہ سے اپنے من میں کہا کہ دیکھو میرے برابر بھی کوئی ٹوکہ ہوگا جو ترلوکی ناتھ کو اپنا بیٹا جانتی ہوں لڑکا آدمی نہ ہو کر نارائن جی کا اوتار معلوم ہوتا ہو کسو اسلئے کہ میں نے دوم تیرے اسکے منہ میں تمام دنیا کی چیزیں دیکھی ہیں جب ایسا ہوا کہ جسوداجی اُنکی اسنت کرنے لگیں تب شیا م سندر نے سمجھا کہ ابھی جھکو بہت لیا کر فی ہین اپنے کو ظاہر کرنا نہ چاہیے یہ بچار کر کرشن جی نے اپنی مایا جسوداجی پر پھیلا دی تب جسوداجی نے منہ سے کہا کہ میں نے یہ سب چہرے تو میں پیارے کے منہ میں دیکھا ہو یہ حال سنکر تندجی نے کہ جو بات اگر گجی کہہ گئے ہیں وہ سچ معلوم دیتی ہو۔

دوہا

نہ کمات شری باوری اہرات گول گات
لے سانشی دعاوت برتھاپن پاتھے پچھتاات
چرچ تیری بات کو جانے دیکھو کسا
یہ بات سننے ہی جسوداجی نے نند لال جی کو اپنا بیٹا سمجھ کر گود میں اٹھالیا اور پیار کر کے بولی کہ اسے پران پیارے جو ہاتھ میں تھے سانشی مارنے کو اٹھایا تھا وہ ہاتھ میرا گل جائے اور جن آنکھوں سے جھکو گھورا تھا وہ آنکھیں جھوٹ جائیں اسے بیٹا تم ماگھن اور ایک دن شیا م اور بلرام لوگوں کے ساتھ کھیتے تھے آپس میں کچھ جھگڑا ہوا تب بلرام جی نے شری کرشن جی سے کہا۔

دوہا

بول اٹھے بلرام تب انکے ماسے نہ باب
یہ بات سننے ہی شیا م سندر روتے ہوئے جسوداجی کے پاس جا کر بولے۔

چوپائی

موسون کست مول کو لیٹھو	میتا مونہ داؤد کھ دینھو
کو تیرو تات کون تیرو بھراتا	پین پین کست کون تیری ماتا
تم تو کاسے آئے چوری	گورے نند جسودا گوری
لے بسند یوہان نس آئے	موسون کست دیو کی جائے
تا کے پلٹے تم کو لیٹھو	مول کچھک بسد یوہ دینھو
میں نہیں کھیلن جات دوارے	کہا کروں یا رس کے مارے

اے ماما بلداؤ جھیا کے سکھلانے سے سب لڑکے بھی مجھے یہی بات کہہ چڑھاتے ہیں تو سچ بتا دے کہ میں کسا بیٹا ہوں یہ سننے ہی جسودا گودھن کی قسم کھا کر بولیں کہ اسے موہن پیارے میں تیری ماما اور تو میرا بیٹا ہو۔

دوہا پاتھے تھارے سنت سب نند شیا م کی بات
لینھو گودا تھارے ہنس سندر سائل گات
کیشو مورت یہ بات اپنی ماما سے سنکر خوش ہو گئے اور پھر لوگوں میں جا کر کھیلنے لگے جب کبھی رات کو موہن پیارے باہر کھیلنے کی اچھا کرتے تھے تب جسوداجی اُنکے کہتی تھیں کہ باہر مت جاؤ وہاں ہوا کاٹ کھاتا ہے۔
دوہا روپ رکھ جا کے نہیں بد بھارت نہ پائے
ہاؤموں ڈروں تہہ جھمت رکھت سوائے
پھر تندجی نے موہن پیارے کا موڈ نڈن اور کھینڈن کر کے براہمن اور اپنے ذات بھائیوں کو بھوجن کرایا جب شیا م سندر کو پانچواں برس لگا تب گوال بالوں کے ساتھ برج گوگل کی گلیوں میں کھیلنے لگے۔
دوہا جا کے گن گن اگم ات نگر نہ پاؤت اور
سو پڑتھ کھیل گوال سنگ بندھے پیم کی ڈور
سور تھ کھیل تھیں امیر جینی تیرت شیا م کو
آؤہ دھام سنیر ساچو سے نہیں کھیلے

اسے راجا سب برج والا شیا م اور بلرام کے روپ بد موہت ہو کر یہ اچھا کہتی تھیں کہ وہ کسی طرح ہمارے گھر آویں تو ہم اُنکا ورشن پا کر اپنی آنکھیں بندھی کر لیں اسلئے شیا م سندر انتر جاتی سب کی اچھا پوری کرنے دے گوال بالوں سمیت اُنکے گھر جانے لگے اور گوہن پڑی خوشی سے دی اور ماگھن کھلا کر کھانا اور نمان کرنے لگیں اور جو برج والا گھر پر نہیں رہتی تھی اُسکے خالی گھر میں بدھ رک گھسکر دی اور دودھ اور ماگھن اُنکا گوال بال اور بند روں کو کھلا کر آپ بھی کھاتے تھے جب سکا پیٹ گورس کھاتے کھاتے بھر جاتا تھا تب دیو کی بدھتوی پر گر کر ہانڈی اور شکی توڑ کر کہتے تھے کہ یہ کسا دی اور دودھ پڑا ہے جسکو کوئی نہیں کھاتا یہ اُپر دیکھ کر گوہن بہت منع کرتی تھیں شری بھی شیا م سندر نہیں مانتے تھے تب برج والا ماگھن پور اُنکا نام دھکر ہنسی سے پکاری تھیں۔

دوہا ماگھن پڑتھ گن دیکھ کے گوہن کیو آیا ہے
دودھ دی ماگھن ہی را کھیں دور وراے
جب گوہن پان دیوی اوک چھینکے پر رکنے لگیں مہین شری کرشن جی کا ہاتھ نہ پہونچے تب شری کرشن جی نے یہ تدبیر نکالی کہ پہلے اُنکی پیر پڑھا کر کہہ کر اُسکے اوپر ایک لڑکے کو کھرا کر دیتے تھے اور اُسکے کندھے پر آب جڑد کر چھینکے پر سے دودھ اور ماگھن اُتار کر کھا جاتے تھے جب یہ تدبیر کرنے پر بھی بہت اونچے رہنے سے سب برتن نہیں اُترتے تھے تب مرنی منوہر مرنی اور لاشی سے اُس ہانڈی میں عید کر کے دی آدک اچھل میں رو کر کھاتے اور کھاتے تھے۔



جب کوئی گوبی یہ حال اٹھا دیکھ کر گالیان دیتی ہوئی پاس آتی تب سوہنی روپ کو دیکھتے ہی انہیں دیتی تھی اور گویا ان ماکھن دینے کے لالچ سے تانی بجا کر شام سند کو نکالتی تھیں

کبت

شکر سے شرجا چہین چتر ان دھیان دھرم بدھاوین
نیک بے مین جو آوت ہی رس کھان نما جڑ مورہ کماوین
جا پر سند رو دیو بدھو نہیں وارث پیران ابار لگا وین کو
تاہ اہنر کی چھو ہریان چھیا بھر چھا چھو کو نابج بخا وین

دو

گورس کو چک کو لگیو دن پرست آوے لال
جندہ دین آراہنو آدین سب بر جبال

کبھی کبھی گویا چنوداجی کے پاس جا کر کتنی تھیں کرشن تھارے بیٹے ہمارا دودھ اور دہی آدک چرا کر کھالیا اور دوسرے لوگوں اور بندروں کو کھلا کر چاری شکی توڑ دالی ہلوگ بہت چھپا چھپا کر اپنا دودھ اور ماکھن رکھتی ہیں تیرھی اسکے ہاتھ سے نہیں بچتا کما تک تھارا لھا کر مین جو آپ کھا جاوے تو ہلو سنتو کہ ہو پردہ تو دوسرے گوال بالوں اور بندروں کو کھلا کر لٹا دیتا ہے اور ہاری رسوئیں اور پوجا مکان کل اور موتر کر کے خراب کر دیتا ہے تم اپنے کھنیا کو منع کر دو تب جو داجی سے شری کرشن جی بڑی غریبی سے کہتے تھے کہ اس ماتیہ سب گویا چھو چھوٹا کلنگ لگائی ہیں نہیں معلوم کون گوال لکادی اور دودھ کھا گیا ہو گا سیدھا نام میرا ہی انھوں نے سیکہ پایا ہے جو ہر روز اگر تھے میری چھلی کھاتی ہیں بھلا تم یہ بچارو کہ مین نے اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے کھینچنے پر کی چیز اتار لی ہو گی۔

دو

مین اپنو گھر چھوڑ کے کہنوں کو دن بجات
اسے سبے پر سندری بر تھا کت اٹھ پرات

کوئی ماکھن چھینتی ہے کوئی میری ٹوپی اتار لیتی ہے کوئی میرے گال مین مٹا مار کر کتی ہے کہ تو ناچ اسے ماتیہ گویا چھو چھوٹا کلنگ لگائی ہیں نہیں معلوم کون گوال لکادی اور دودھ کھا گیا ہو گا سیدھا نام میرا ہی انھوں نے سیکہ پایا ہے جو ہر روز اگر تھے میری چھلی کھاتی ہیں بھلا تم یہ بچارو کہ مین نے اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے کھینچنے پر کی چیز اتار لی ہو گی۔

دو

ماکھن پر چھراٹھا کے مات لیو اٹلاے
گوپن سون ہننی کر ی رہن بے ہر تارے

اسی طرح سب بر جبال آ رہا دینے وقت نند لال جی کی انوکھی باتیں سن کر خوش خوشی اپنے اپنے گھر چلی آتی تھیں۔ اور سوہنی بھانے نند اور چنودا کے سمجھانے پر بھی وہی اور ماکھن کی چوری کرنا نہیں چھوڑا اور اندھیرے گھر میں بھی اپنے چند رکھی پر کاش ماکھن آدک ڈھونڈ کر کھا جاتے تھے اور چنودا جی آ رہنا دیتے وقت گوپیوں سے کہتی تھیں کہ یہ کام شام

نہیں ہے بھلا تھیں نیا کر وہ اس چھوٹے لڑکے کا ہاتھ اپنے چھینکے پر کس طرح پھونچا ہو گا کسی دوسرے گوال کا یہ کام ہے تم لوگ جو تھوٹا کلنگ میرے پران پیارے کو لگاتی ہو جتنا تمھارا گورس آدک گیا ہو میرے یہاں سے لے جاؤ۔

دو

چھوٹھو دوش بنائے کے بت اٹھ آوت پرات
شکر پوت لالچ پھیر بناوت بات

و لوگ سچی ہو تو چراتے وقت اسکو پکڑ کر میرے پاس لے آؤ یہ بات سن کر سب بر بالا اپنے اپنے گھر چلی گئیں۔

دو

ماکھن چوری کھات ہیں نند سون ہن ناٹھ
اگر گھر پگلی بات یہ سکھا پر دے پاتھ

دھرتے ماکھن را کھدی دھیان سیکے پئے

دو

سب کے من اٹھلاکھ چوری پکڑن پائے
راجا جب کوئی بر جبال چوری کرتے وقت پھونچ کر نند لال چھپتے کتنی تھی کہ تھنے میرے ٹوٹے گھر میں آکر ماکھن اور دہی کی شکی مین

ہاتھ لگیوں ڈالاتب موہن پیارے اسکو جواب دیتے تھے کہ مین دھوکے سے اپنا گھر جانکر یہاں چلا آیا اور دہی مین چینی پڑ گئی تھی اسکو لکھنا مہون اور جو کوئی بر جبال دہی وغیرہ کھاتے وقت آکر کہتی تھی کہ لے ماکھن چور تو ہمارا دہی کیوں کھاتا ہے تب سوہنی پیارے اس کوئی کوئی انکھ کے اشارے سے پاس بلا کر دہی اور دودھ جو منہ میں لیے رہتے تھے اسکے منہ اور آنکھوں پر کھلا کر دیتے تھے جب تک وہ اپنی آنکھ اور منہ چھپتی تھی تب تک آپ بھاگ کر اپنے گھر چلے آتے تھے اور چنودا جی انکو ہر روز بھلا کر کرتی تھیں کہ اب بیٹا تو لاکھ گوپی یہاں دودھ دہی دینے والی ہیں جتنا دودھ اور ماکھن تمھارا من چاہے کھایا اور لایا کر کسی دوسرے کے گھر ماکھن اور دہی وغیرہ چراتے است جاو سب گاؤں والے مجھکو کہتے ہیں کہ تو اپنے بیٹے کو کھانا نہیں دیتی ہے اسی سے وہ سب کے گھر ماکھن اور دہی چرا کر کھاتا ہے سب گویا باسی ماکھن چور کہہ پکارتے ہیں تب مارے شرم کے مجھ سے اپنا منہ کسی کو دکھلایا نہیں جاتا جب یہ سب گوال بات بازار کی دودھ دہی بیچنے والی ہر روز آکر تمھارا ہننا مجھے دیتی ہیں تب مین مارے لالچ کے دوب جاتی ہوں نہ ہی

دو

بڑے باب کے پوت چور نام را کھیو جگت
اچھو پوت سپوت نام دھراوت باب کو

یہ سن کر سوہنی چارے بولے کہ ماتیہ اب مین گوالیوں کے گھر نہ جاؤنگا ایسا کہنے پر بھی انھوں نے دہی آدک چرا کر کھانا نہیں چھوڑا سب گویا چنودا کے سمجھانے پر بھی وہی اور ماکھن کی چوری کرنا نہیں چھوڑا اور اندھیرے گھر میں بھی اپنے چند رکھی پر کاش ماکھن آدک ڈھونڈ کر کھا جاتے تھے اور چنودا جی آ رہنا دیتے وقت گوپیوں سے کہتی تھیں کہ یہ کام شام

شری کرشن جی نے اپنی مایا سے دودھ جو چوٹے پر چڑھا تھا اُبلایا جب جُشوداجی شری کرشن جی کو دوسے اُتار کر آپ دودھ پینے چلی گئیں تب مری منور نے کرودھ کر کے من میں کہا کہ دیکھو مائے دودھ کو مجھ سے اچھا جانا جو جھکوز میں پر پڑک کر دودھ کو اُتارنے چلی گئی ایسا بچا کر نہ دال جی نے برتن توڑ کر سب دہی اور مٹھا گرا دیا اور ماکھن بھری ٹکی لیکر آپ گوال بالوں میں چلے گئے اور ایک اگلی جو وہاں اوندھی پڑی تھی اُس پر بیٹھ گئے تب اُنکے ساتھی لڑکوں نے کہا کہ تم ہمیشہ ہمارے گھر کا ماکھن اور دہی کھا یا کرتے تھے آج اپنے گھر کا ہمیں بھی لکھلاؤ یہ بات سُکر شام سُندر خوش ہوئے اور اپنے چاروں طرف سب کو دیکھا لکھنا ماکھن بانٹ بانٹ کر کھانے لگے جب جُشوداجی نے اُکرا لگن میں دہی اور مٹھے کی کچھ دیکھی تب چھوٹی ہاتھ میں لیکر جہاں شام سُندر ماکھن کھا رہے تھے وہاں جا پہنچی جُشوداجی کو کرودھ میں آئے دیکھ کر شری کرشن جی گوال بالوں سمیت بھاگ چلے اور جُشوداجی اُنکے پیچھے دوڑیں۔

دو

اُس کے سُندر شام گھن پانچھے جُست مائے جب شام سُندر پکڑائی نہیں دیے تب جُشوداجی بہت سی گویوں کو ساتھ لیکر شام سُندر کو پکڑنے کے واسطے دوڑیں تیسرے دن آئے اُسے راجا جس پر ہم پریشور نے اپنے دو پاک میں چودھون لوک ناپ لیے تھے کسکو ساتھ ہو کر اُنکو پکڑ سکے جب جُشودا اُدک سب دیکھ کر اپنی اچھا سے آپ مائے پاس آکر کھڑے ہو گئے تب جُشوداجی نے اُنکو پکڑ لیا اور کرودھ میں ہو کر شری کرشن جی کو باندھنے کیواسے رستی منگا کر کہا کہ میں جھکوں سمجھاتے سمجھاتے ہار گئی لیکن تو نے ماکھن اور دہی چھڑا کر کھانا نہیں چھوڑا اب جھکوں اسی اوکھل سے باندھو گی جب پکڑ کر جُشوداجی شام سُندر کو رستی سے باندھنے لگیں تب گویوں نے نہد رانی سے ہنس کر کہا کہ ہم لوگوں کا کتنا گھوٹا معلوم ہوتا تھا آج اپنا نقصان دیکھ کر تھو بھی سچ معلوم ہوا یہ بہت اچھی بات ہے جو ماکھن چور کو باندھتی ہو جب جُشوداجی شری کرشن جی کو باندھ کر رستی میں گرہ دینے لگیں تب کرشن جھکوان کی مایا سے دوا نکل رستی چھوٹی ہو گئی اُس وقت جُشوداجی نے گویوں سے رستی لے کر اپنے گھر سے رستی لائیں کہنے لگیں کہ انھوں نے ماکھن اور دہی بہت چھڑا کر کھایا جو اُنکے باندھنے کو رستی ہم لاتی ہیں جب اُن بیان اپنے اپنے گھر سے رستی لائیں وہ جُشوداجی سب رستیوں میں گانٹھ دے کر ماکھن چور کو باندھنے لگیں تب بھی کرشن جھکوان کی اچھا سے گانٹھ دیتے وقت وہ رستی بھی چھوٹی ہو گئی یہ مہاشام سُندر دیکھ کر سب کو اُشچرچ معلوم ہوا جب رستی پوری نہ ہونے سے جُشودا اُدک سب گویاں ہار مان گئیں تب شام سُندر اپنی اچھا سے ایک چھوٹی رستی میں بندھ گئے تب جُشوداجی نے مارے غصہ کے اُس رستی میں گانٹھ دے کر اوکھل سے باندھ دیا اور سب برجناریوں کو سو گند دھار کر کہا کہ کوئی اسکو مت کھولنا اور اسی طرح بکٹھنا تھو کو بندھا ہوا چھوڑ کر جُشوداجی اپنے گھر کا کام کاج کرنے لگیں اتنی کھا سنا کر شکر دیو جی بولے کہ اے راجا پوچھتے ہیں پر ہم پریشور کا درشن بہا جی کو بھی جلدی دھیان میں نہیں ملتا وہ ایسے بھکت کے بس رہتے ہیں کہ رسی میں بندھ گئے اور ایسی مایا پریشور کی زبردست ہو کہ جُشوداجی نے دوم تیرہ اُنکے منہ میں تینوں لوک کا پوہا رکھا تیسرے دن اُنکو نہ پوہا کر اوکھل سے باندھ دیا۔

دو

آپ بندھاوت پریم بس بھکتن چھورت چند
کست بید بانی بدت بھکت پچھل نند

بھنا جُشوداجی کا شام سُندر کو اوکھل سے



اُسے راجا جس پر ہم پریشور نے اپنے دو پاک میں چودھون لوک ناپ لیے تھے کسکو ساتھ ہو کر اُنکو پکڑ سکے جب جُشودا اُدک سب دیکھ کر اپنی اچھا سے آپ مائے پاس آکر کھڑے ہو گئے تب جُشوداجی نے اُنکو پکڑ لیا اور کرودھ میں ہو کر شری کرشن جی کو باندھنے کیواسے رستی منگا کر کہا کہ میں جھکوں سمجھاتے سمجھاتے ہار گئی لیکن تو نے ماکھن اور دہی چھڑا کر کھانا نہیں چھوڑا اب جھکوں اسی اوکھل سے باندھو گی جب پکڑ کر جُشوداجی شام سُندر کو رستی سے باندھنے لگیں تب گویوں نے نہد رانی سے ہنس کر کہا کہ ہم لوگوں کا کتنا گھوٹا معلوم ہوتا تھا آج اپنا نقصان دیکھ کر تھو بھی سچ معلوم ہوا یہ بہت اچھی بات ہے جو ماکھن چور کو باندھتی ہو جب جُشوداجی شری کرشن جی کو باندھ کر رستی میں گرہ دینے لگیں تب کرشن جھکوان کی مایا سے دوا نکل رستی چھوٹی ہو گئی اُس وقت جُشوداجی نے گویوں سے رستی لے کر اپنے گھر سے رستی لائیں کہنے لگیں کہ انھوں نے ماکھن اور دہی بہت چھڑا کر کھایا جو اُنکے باندھنے کو رستی ہم لاتی ہیں جب اُن بیان اپنے اپنے گھر سے رستی لائیں وہ جُشوداجی سب رستیوں میں گانٹھ دے کر ماکھن چور کو باندھنے لگیں تب بھی کرشن جھکوان کی اچھا سے گانٹھ دیتے وقت وہ رستی بھی چھوٹی ہو گئی یہ مہاشام سُندر دیکھ کر سب کو اُشچرچ معلوم ہوا جب رستی پوری نہ ہونے سے جُشودا اُدک سب گویاں ہار مان گئیں تب شام سُندر اپنی اچھا سے ایک چھوٹی رستی میں بندھ گئے تب جُشوداجی نے مارے غصہ کے اُس رستی میں گانٹھ دے کر اوکھل سے باندھ دیا اور سب برجناریوں کو سو گند دھار کر کہا کہ کوئی اسکو مت کھولنا اور اسی طرح بکٹھنا تھو کو بندھا ہوا چھوڑ کر جُشوداجی اپنے گھر کا کام کاج کرنے لگیں اتنی کھا سنا کر شکر دیو جی بولے کہ اے راجا پوچھتے ہیں پر ہم پریشور کا درشن بہا جی کو بھی جلدی دھیان میں نہیں ملتا وہ ایسے بھکت کے بس رہتے ہیں کہ رسی میں بندھ گئے اور ایسی مایا پریشور کی زبردست ہو کہ جُشوداجی نے دوم تیرہ اُنکے منہ میں تینوں لوک کا پوہا رکھا تیسرے دن اُنکو نہ پوہا کر اوکھل سے باندھ دیا۔

اُس کے سُندر شام گھن پانچھے جُست مائے جب شام سُندر پکڑائی نہیں دیے تب جُشوداجی بہت سی گویوں کو ساتھ لیکر شام سُندر کو پکڑنے کے واسطے دوڑیں تیسرے دن آئے اُسے راجا جس پر ہم پریشور نے اپنے دو پاک میں چودھون لوک ناپ لیے تھے کسکو ساتھ ہو کر اُنکو پکڑ سکے جب جُشودا اُدک سب دیکھ کر اپنی اچھا سے آپ مائے پاس آکر کھڑے ہو گئے تب جُشوداجی نے اُنکو پکڑ لیا اور کرودھ میں ہو کر شری کرشن جی کو باندھنے کیواسے رستی منگا کر کہا کہ میں جھکوں سمجھاتے سمجھاتے ہار گئی لیکن تو نے ماکھن اور دہی چھڑا کر کھانا نہیں چھوڑا اب جھکوں اسی اوکھل سے باندھو گی جب پکڑ کر جُشوداجی شام سُندر کو رستی سے باندھنے لگیں تب گویوں نے نہد رانی سے ہنس کر کہا کہ ہم لوگوں کا کتنا گھوٹا معلوم ہوتا تھا آج اپنا نقصان دیکھ کر تھو بھی سچ معلوم ہوا یہ بہت اچھی بات ہے جو ماکھن چور کو باندھتی ہو جب جُشوداجی شری کرشن جی کو باندھ کر رستی میں گرہ دینے لگیں تب کرشن جھکوان کی مایا سے دوا نکل رستی چھوٹی ہو گئی اُس وقت جُشوداجی نے گویوں سے رستی لے کر اپنے گھر سے رستی لائیں کہنے لگیں کہ انھوں نے ماکھن اور دہی بہت چھڑا کر کھایا جو اُنکے باندھنے کو رستی ہم لاتی ہیں جب اُن بیان اپنے اپنے گھر سے رستی لائیں وہ جُشوداجی سب رستیوں میں گانٹھ دے کر ماکھن چور کو باندھنے لگیں تب بھی کرشن جھکوان کی اچھا سے گانٹھ دیتے وقت وہ رستی بھی چھوٹی ہو گئی یہ مہاشام سُندر دیکھ کر سب کو اُشچرچ معلوم ہوا جب رستی پوری نہ ہونے سے جُشودا اُدک سب گویاں ہار مان گئیں تب شام سُندر اپنی اچھا سے ایک چھوٹی رستی میں بندھ گئے تب جُشوداجی نے مارے غصہ کے اُس رستی میں گانٹھ دے کر اوکھل سے باندھ دیا اور سب برجناریوں کو سو گند دھار کر کہا کہ کوئی اسکو مت کھولنا اور اسی طرح بکٹھنا تھو کو بندھا ہوا چھوڑ کر جُشوداجی اپنے گھر کا کام کاج کرنے لگیں اتنی کھا سنا کر شکر دیو جی بولے کہ اے راجا پوچھتے ہیں پر ہم پریشور کا درشن بہا جی کو بھی جلدی دھیان میں نہیں ملتا وہ ایسے بھکت کے بس رہتے ہیں کہ رسی میں بندھ گئے اور ایسی مایا پریشور کی زبردست ہو کہ جُشوداجی نے دوم تیرہ اُنکے منہ میں تینوں لوک کا پوہا رکھا تیسرے دن اُنکو نہ پوہا کر اوکھل سے باندھ دیا۔

آپ بندھاوت پریم بس بھکتن چھورت چند
کست بید بانی بدت بھکت پچھل نند

بنے کیا کہ اسے ہمارے محبوب آپ کا درشن ملا تب ہم لوگوں کو کسی بات کی اچھا نہیں رہی لیکن اتنا برداں کر پا کر کے دیکھئے کہ ہمارے ہر دے میں نودھا بھکت آپ کی سدا ہی رہے یہ بات سن کر شام سندر خوش ہوئے اور اچھا پور باب انکو برداں دے کر بد کیا تب دونوں بھائی بہن پر پیٹھ کر کثیر لوگ کو چلے گئے۔

ادھیائے گیارھواں۔ مندی جی کا گول چھوڑ کر برندا بن میں بسنا

شکد یو جی نے کہا کہ اب راجا پر پھٹ جب وہ دونوں درخت گر پڑے تب درخت گرنے کی آواز سن کر جسودا جی بہت گھبراہٹ سے دوڑی آئیں اور جس جگہ شری کرشن جی کو باندھ رکھی تھیں وہاں انکو نہیں دیکھا تب بہت گھبرا کر شام سندر کا نام لے لیکر پکارنے لگیں اور مندی جی بھی جسودا جی کا چلا آنا سن کر وہاں دوڑے آئے اور بہان دونوں درخت گرے تھے وہاں پر کیا دیکھا کہ ان درختوں کے بیچ میں مندی لال جی اوکھل سے بندھے سکڑے بیٹھے ہیں تب مندی جی نے موہن پیارے کو اوکھل سے کھول کر گود میں اٹھالیا اور چھاتی سے لگا کر رونے لگے اور جسودا جی پر کرودھ کر کے کہنے لگے کہ تو نے میرے بہان پیارے کو اوکھل سے کیوں باندھا تھا آج ہمیشہ شام سندر کا پران بچا یا اسوقت موہن پیارے جسودا جی کی طرف لنگھتے ہوئے دیکھ کر اپنی آنکھ ملے جاتے تھے تب جسودا جی نے انکو مندی جی کی گود سے لے کر اپنے گلے سے لگا لیا جیسے سانپ اپنا کھو یا ہوا میں پادے دیسی خوشی جسودا جی کو ہوئی اور گویاں موہن پیارے کا پران بچنے سے بہت خوش ہوئیں اور سندر اور اپنند اوک وہاں اٹھا ہو کر آپس میں کہنے لگے کہ ایسا پرانا درخت آدھی آئے بغیر جڑ سے کیونکر اٹھ گیا اس بات کا بڑا تعجب معلوم ہوتا ہے تب گوال بالوں نے جو بچہ چڑھ کر دیکھا تھا جوں کا توں کہ سنایا لیکن ان لڑکوں کی بات کوئی بسواش نہ کر کے آپس میں کہنے لگے کہ موہن پیارے سے اتنے بڑے درخت کیونکر گرے ہونگے دوسرے نے کہا کہ ایسا ہی ہوا ہو گا پریشور کی گت پریشور جانے دوسرا کوں جان سکتا ہے اسی طرح سب کوئی تعجب کی باتیں کرتے ہوئے موہن پیارے کو گھر میں لے آئے اور مندی جی نے دان اور دھنیا لیا ہونا اور کنگالوں کو دے کر شری کرشن جی سے پوچھا کہ اسے بیٹا ٹکڑی کوئی آدمی درخت میں سے نکلے ہوئے دکھلائی دیا تھا پر جنا تھ جی نے کہا کہ اب باہر میں نے کچھ نہیں دیکھا یہ بیٹھی بات سنتے ہی مندی جی نے انکو اپنے گلے سے لگا لیا اور انکے بدن میں جو دھول لگی تھی اسکو پوچھ ڈالا تب مندی لال جی بولے۔

صور ٹھہرے۔ ماگھن لاری مات بھوکھ لگی موکو بہت

آج نہ کھا یو پرات سنت بھجن جنت نہسی

یہ بات سنتے ہی جسودا جی نے ماگھن روئی اور میوا مٹھائی آدک لادیا اور موہن پیارے نے گوال بالوں سمیت بڑے آندے سے بھجن کیا جب شری کرشن جی کی برس گانٹھ کا دن آیا تب مندی جی نے اپنے ذات بھائیوں اور براہمنوں کو آدر پور بک کھلا کر یہی خوشی سنائی اور اپنند آدک گوالوں سے کہا کہ گول میں ہمیشہ نہ نیا آتیاں اسیلے دوسرے آسمان پر جہاں گھاس اور پانی کا سکھ ہو چکر بیٹھا چاہیے یہ سن کر اپنند نے کہا کہ برندا بن میں بہان گود میں پریت ہے وہاں جگہ پر ہو تو بہت آرام پائیے جب یہ صلاح سیکھ لی ہوئی تب دوسرے دن بھی ساعت میں مندی جی اپنے ذات بھائی گول بائی اور گھر کے اسباب سمیت برندا بن کو گئے اور سندھیائے سے پہنچے ہو گیا اور سب طرح کے سندھ بھجی پونے لگے اور سب لوگ وہاں اپنے واسطے اچھے اچھے مکان بنا کر خوشی سے رہنے لگے اور پھر آدک نے وہاں جوئے کا بہت سکھ پایا اور سب کو فی فی لیل بیکٹھنا مٹھ کی دیکھ کر سکھ پاتے تھے۔

دوہا۔ شکو جمت اور تند کو کو کر کے بھجان
سکل سکھن کی کھان ہر جہاں رہے سکھ مان
اسے راجا جب بر جتا تھی پانچ برس کے ہوئے تب انھوں نے مندرانی سے کہا کہ اب میں بھی پھڑا جراتے جاؤنگا تو بل داؤد بھیا سے کدی کر بن میں مجھکو اکیلا نہ چھوڑ بن تب جسودا جی بولیں کہ اب بیٹا پھڑا جراتے کے تمھارے یہاں بہت لڑکے نوکر ہیں میری نگہوں کے سامنے سے الگ نہ ہوئے مگر مندی لال جی نے کہا کہ جو مجھکو پھڑا جراتے اور کھیلنے کے واسطے جنگل میں نہ جانے دیگی تو میں ماگھن روئی نہیں کھاؤنگا جب جسودا جی کھنجا جی کی پھر کرنے سے ہار گئیں تب اپنی ساعت میں براہمنوں کو کچھ دان دے کر سب گوال بالوں کو بلا کر شام اور بلرام کو سونپ کر آئے کہ تم لوگ پھرے جراتے بہت درمت جانا اور سانچھ ہونے سے پہلے دونوں بھائیوں کو گھر لے آنا اور انکو جنگل میں اکیلے نہ چھوڑ کر اپنے ساتھ لے رہنا جب اس طرح سمجھا کر شری کرشن اور بلرام کو پھرے جراتے کے واسطے بد کیا تب شام اور بلرام گوال بالوں سمیت جتنا کتارے پھڑے چر کر آپس میں کھیلنے لگے۔

دوہا۔ دیے پھڑے گراے سب جڑیں اپنے رنگ
بچھڑے جڑاوت مندرست بل گوالن کے رنگ
سور ٹھہرے۔ اُرکتن کی مال میں مکٹ کٹ بیت پٹ
ہاتھ لکھیا لال دولت گوالن سنگ پر بٹھ
دوہا۔ ماگھن روئی اور بلرام سیتل جھاک ہناے
دھنچو جلدی گوال رنگ جمت بن چھائے

جب کہش نے سنا کہ مندا آدک گول چھوڑ کر برندا بن میں سے ہیں تب اسے بتا کر بے کرا کر کے شام سندر کو مارنے کے واسطے بھیجا جب بتا کر پھڑا روپ بنکر برندا بن میں آیا اور جو پھڑے شام سندر جراتے تھے انہیں وہ بھی بلکر چرنے لگا اور اسکو دیکھتے ہی سب پھڑے اڑھو اڑھو بھاگ گئے تب شام سندر انتر جانی نے اسکو پچا کر آنکھ کے اشارے سے بلرام جی سے کہا کہ اب بھائی یہ راجا جس کہش کے بھیجنے سے پھڑا روپ بنکر میرے مارنے کے واسطے آیا ہے جب بتا کر اپنی گھات لگائے ہوئے چرتے چرتے شری کرشن جی کے پاس آ پہنچا تب موہن پیارے نے اسکا پچھلا پاؤں پکڑ کر گھمایا اور ایک درخت کی جڑ پر ایسا پکڑا کہ بہان اسکی نکل گئی۔

مارنا شری کرشن جی کا بتا ستر کو



اس وقت دیوتوں نے شام سند پر بھول برساتے اور گوال بال بولے کہ اس نند لال جی تھے بہت اچھا کیا جو اس کپٹ روپا چس کو مار ڈالا نہیں یہ ہم سب کو کھا جاتا پھر آپس میں سب خوش ہو کر کھیلنے لگے جب راجا کنس نے بتا ستر کے مرنے کا حال سنا تب سوچ کر کے بکاسر کے بھائی کو بھیجا وہ بگواروپ ہو کر برہان میں آیا اور جتنا کتا رہے ہڈی کی صورت بن کر اس گھات میں بیٹھا کیشری کرشن آدین تو بھلی کی طرح اُنکو گل جاؤں اور شام سند نے اُسکو دیکھتے ہی جانا کہ یہ رنجش ہے اور کسی گوال نے نہیں پہچانا جب گوال بال نے موہن پیار سے کہا کہ اے بھائی جتنے تو کبھی اتنا بڑا بگلا نہیں دیکھا تب شام سند بولے کہ تم لوگ دھیرج رکھو ہم اسے مار کر ایسا بکھر نند لال جی گوال بالون سمیت مرنے پر بھی اُس بگلے کے پاس چلے گئے تب وہ شام سند کو اٹھا کر نکل گیا اور سندھ اپنا بند کر کے خوش ہو کر مرنے لگا کہ آج میں نے بتا ستر اپنے بھائی کا بدلایا اور یہ حال دیکھتے ہی سب گوال بال بیا کل ہو کر آپس میں کہنے لگے کہ ہلو گرجیو اچ سے جیون نے اپنا بیٹا ہکو سو نہ پاتا تھا کیا کہنے ہوتے بھدر جی بھی نہیں معلوم کہ ان پیچے رہ گئے ہیں ایسا کہتے اور روتے ہوئے گوال بال مارے ڈر کے وہاں سے بھاگے جب تھوڑی دیر بعد راجی سے سمیت ہوئی تب ان لوگوں نے بھدر جی سے کہا کہ ہمارے مرنے پر وہیں پیدل بگلے کے پاس چلے گئے اور وہاں نکل گیا بھدر جی بولے کہ تم تھوڑے دن نند لال جی کو مار کر کھڑے آگئے جب شری کرشن جی نے گوال بالون کو دیکھی دیکھا تب اپنے بدن میں ایسی جوالا یعنی گرمی پیدا کی کہ اُس بگلے کا پیٹ جلنے لگا جب اُس راجس بیا کل ہو کر شام سند کو اگل دیا تب شری کرشن جی نے ایک پتہ اُس کپٹی بگلے کی چونچ کا پاؤں کے نیچے دبا کر اور دوسرا پاؤں چونچ کا ہاتھ سے پکڑ کر چیر ڈالا تب بگلا مر گیا اس وقت دیوتوں نے بڑی خوشی سے باجن بجائے۔

مارا جانا بکاسر راجس کا



دولہ بکا اس سر نہ گوا دھم امرت تیاگ

جب مرنے وقت اُس بگلے نے بڑی آواز کی تب بلرام جی نے گوال بالون سے کہا کہ دیکھو کنھیا نے راجس کو مار ڈالا چلو ہلو گ بھی دیکھیں جب سب رگے اور بلرام جی وہاں پر گئے تب نند لال جی نے اپنے سکھالوگوں سے کہا کہ بنے چونچ پکڑ کر اسکو مار دے یہ بات سنتے ہی سب گوال بال پریشور کو مارنے لگے کہ آج نند لال جی کا پران نارائن جی نے بچایا اور تینوں ملک میں انکا منیہ لگا کر

میں جو جب سے بے پیدا ہوئے تب سے انھوں نے کئی راجسوں کو مار ڈالا یہ ہمارا بڑا بھاگ سمجھنا چاہیے جو ہم انکے کھا کھاتے ہیں جب موہن پیار سے سانچہ سے گوال بالون اور پچھرون سمیت ہنستے اور کھیلے ہوئے اپنے گھر آئے تب مرنے کی دھن سنتے ہی سب برجا لا خوش ہو کر اپنے اپنے گھر سے باہر نکل آئیں اور بنواری لال کی چھب دیکھ کر اپنی اپنی آنکھیں ٹھنڈھی کیں اور گوال بالون نے اپنی اپنی ماما اور جسدو اچ اؤک سے بکاسر اور بتا ستر دونوں راجسوں کے مارے جانے کا سب حال جیون کا تینوں کہہ دیا۔

دولہ

موہن لیلانند سون گوالن کی سنائے	دیوی دیو منائے کے بات لیو ا ر لائے
سُن گوالن کے مکھن تے بتا ستر کو گھات	جست سب کے پاؤں پر بار بار پھتات
سور کھ	

بھئی مر اتر اس بکے آج ہر اسر سے

میں نہ بگاڑیو کا ہ بھئے سہایک آسے بدھ

بھئی مر اتر اس بکے آج ہر اسر سے

اسے راجا اس دن بھی نند جی نے بہت دان موہن پیار سے ہاتھ سے دلو کر کہا کہ ہلو گ کو گل چھوڑ کر برہان آسے تپس بھی اور اس نے اپنے اتیا ت شری کرشن جی کے پیچھے اٹھا کرتے ہیں اب بیان سے ہوا گ کرمان جاوین پریشور کی کیا سے ہمارے گل کے دیوتا سہایک ہونے جو شام سند کا پران راجسوں کے ہاتھ سے بچا اور جسدو اچ بہت بچتا کر نند لال جی کو سمجھانے لگیں کہ او بیٹا تم بن میں مت جانا اگر تمہارے پیچھے بہت سے راجس لگے رہتے ہیں تب موہن پیار سے نے کہا کہ او بیٹا بھلو جگل میں گوال بال اکیلے چھوڑ دیتے ہیں اور میں اُنکے ہاتھ سے بہت دیکھ پاتا ہوں اب میری بلا سے بچھڑا چر اے جانے تو بھلو چکی بھوڑا سنگا دے میں کانوں میں کھیل کر دن۔

دولہ

موہیو من جین کو مدھرے بچن منائے	بتا ستر کو سوچ ڈر چھن میں دیو مٹائے
اکو راجا جسدو اچ نے خوش ہو کر اس وقت اُنکو چکی بھوڑا سنگا دیا تب وہ گوال بالون کے ساتھ اُس کھیلنے لگے اور گویا نند لال جی کے	

یلنا شری رادھا جی کا پہلی مرتبہ شری کرشن جی سے بھوڑا چکی کھیلے ہوئے



اور من میں پکار کیا کہ اس کتیا کا بواہ موہن پیارے سے ہوتا تو بہت اچھا تھا بھر جسوداجی نے رادھا پیاری کا سر گوندھ کر شکر لگایا اور بہت اچھا گنا اور کپڑا پہنا کر میوہ اور مٹھائی اور تل چاوری اسکی گود میں ڈال کر کہا کہ تو کھیتا کے ساتھ جا کر کھیل یہ بات سنتے ہی رادھا پیاری خوش ہو کر نند لال جی کے ساتھ کھیلنے لگی اسے راجا پر بھیت شاما اور شام ایسے شندر تھے کہ جنگے روپ کا برتن شیش جی اور گیش جی بھی نہیں کر سکتے دوسرے کی کیا سامتھ ہو جو انکی تعریف کر سکے۔

دوہا کھیت ڈوڈ جھگڑان لگے بھرے پر م اہلاڈا ناو کھن اور دامنی کرت پر سپر باد
جسوداجی ان دونوں کو کھیلنے ہوئے دیکھ کر بہت خوش ہو گئے اور رادھا پیاری سے کہا کہ ہر روز یہاں آکر میرے موہن پیارے کے ساتھ کھیلنا کرو اور شام شندر رادھا پیاری سے ہنس کر بولے کہ تم لاج چھوڑ کر ہمارے یہاں کھیلنے آیا کرو تمہارے ساتھ کھیلنے سے میرا من بہت پر سن ہوتا ہو رادھا پیاری یہ بات موہن پیارے کی سن کر مسکراتی ہوئی اپنے گھر چلی گئی۔

دوہا پر م ناگری رادھکات ناگر برج چند کرت اپنی گھات ڈو بندھے پریم کے بھند
جب رادھا پیاری شکر نگار کے ہوئے اپنے گھر پہنچی تب کیرت انکی مانتا نے پوچھا کہ تو کہاں گئی تھی اور تیرا یہ شکر نگار کسے کر دیا تو تب رادھا پیاری بولیں کہ میں جسودا کے گھر گئی تھی انھوں نے تمہارا اور میرے باپ کا نام پوچھا کہ بہت پیار کر کے میرا شکر نگار کر دیا۔

دوہا میرے سر پہنی گئی بیند سی لال ہنارے پہنائی رخ ہاتھ سے ساری نئی منگے
اسے مانتا تل چاوری اور میوہ مٹھائی میری گود میں ڈال کر مجھے بدایا اور تگو ہنسی کی راہ سے گاسے بجائے کہ گالیان دین یہ بات سن کر کیرت جی بہت خوش ہوئے اور یہ حال برسانے گاؤں کی گویوں نے سن کر جسوداجی کو ہنسی کی راہ سے گاسے بجائے کہ گالیان دین دونوں بواہنے جوگ ہن کیرت جی کو بھی اس بات کی چاہنا ہوئی کہ رادھکا کا بواہ نند لال جی سے ہو تو بہت اچھا ہو ایسا سچا رکھ انھوں نے یہی بات اپنے پت پر بھجان جی سے بھی کہی۔

دوہا بھل کھن شور روپ بر برد ابن سکھ کھان نوڈو لھ ڈھن سدا رادھا شیا م سچان
بر بھجان جی اپنی استری کی بات سن کر خوش ہوئے اسی طرح رادھا پیاری ہر روز نند جی کے گھر آکر موہن پیارے سے کھیل کر آتی تھی شیا م شندر بھی رادھا پیاری کے ساتھ بہت پریت رکھتے تھے اور رادھا پیاری جب کبھی اپنی گویوں کا دودھ ڈھانے کے واسطے من ہرن پیارے سے کہتی تھی تب وہ بڑے پریم سے انکی گود دھ دیا کرتے تھے۔

دوہا دھین ڈاوت لاڈل ڈہمت نند کو ال سوکھ کاٹون جاب کہ دیکھت برج کی بال
ایک دن رادھا پیاری شیا م شندر سے گود لگا کر جب دودھ لیا کہ اپنے گھر چلی اسوقت موہن پیارے نے انکی طرف دیکھ کر مسکرا دیا تب رادھا پیاری وہ مسکان دیکھتے ہوئے کہتی ہوئی جب راہ میں سکھوں نے اُسے پوچھا کہ آج تیرے گاسے ڈھننے والے گوال کہاں گئے جو تو نے نند لال جی سے گائے دہائی تو تب رادھا پیاری شیا م شندر کا نام سننے ہی ایسی ہوش ہو کر کہ بڑی کدودھ کا برتن اس کے ہاتھ سے چھوٹ پڑا اور گرنے وقت سکھوں نے بولی کہ جھکو کالے سانپ کاٹا ہو یہ بات سننے ہی سب سیلیان رادھا پیاری کو اٹھ کر اُن کے گھر لے آئیں اور کیرت رانی سے سانپ کے کاٹنے کا حال کہدیا تب کیرت رانی نے بہت گنی بلار جھاڑ چوٹ کرانی لیکن اسکو تو پریم روپی سانپ نے کاٹا تھا اس سبب سے

نند جی سے کچھ فائدہ نہ ہوا جب وہ اسی طرح بڑی رہی تب سبیلوں نے جو اسکی پریت کا حال جانتی تھیں کیرت جی سے کہا کہ نند جی کا بیٹا بڑا نیک ہے اسکو بلا کر کھلاؤ تو اسکو آرام ہو جائے گی یہ سن کر کیرت جی بولیں کہ ایک دن رادھکا نے آگے بھی بچھے سے کہا تھا کہ کوئی لڑکی سانپ کاٹی ہوئی کو نند کشور نے اچھا کر دیا تھا یہ بات یاد کر کے کیرت جی نے جسوداجی کے پاس جا کر کہا کہ میری بیٹی کو سانپ نے کاٹا ہو تو موہن پیارے کو میرے ساتھ کر دو کہ وہ منتر پڑھ کر اُسے اچھا کر دے یہ سن کر جسوداجی بولیں کہ اسے بہن میرا نادان لڑکا منتر جنت کیا جانے کسی گنی کو بلا کر اٹھاؤ اور جھک میں نے اُسکے منتر جنت جانے کا حال نہیں سنا ہو تب کیرت جی نے کہا کہ میں نے رادھکا سے ایک لڑکی کے سانپ کاٹنے اور کھیتا کے اچھا کر دینے کا حال سنا تھا تم دیا کی راہ سے جلدی اسکو بلا دو اتنی کھٹا شکر شکر لوجی نے کہا کہ اسے راجہ پر بھیت جب کیرت رانی موہن پیارے کو بلانے جا چکی تب لٹا سکی نے جو انکی پریت کا حال جانتی تھی ایک برج بالا کو موہن پیارے کے پاس جہان پر وہ کھیلنے گئے تھے سچا کر بھجیا تب اُس گوی نے نند لال جی سے جا کر کہا۔

دوہا اہو مہر کے لاڈلے موہن شیا م سچان کت سیکھے یہ گوڈو ہن ہم سے کو بھان
اس نند گار آج پر ات سے جسکی گوٹم نے وہی تھی وہ اسوقت بیوش پڑی ہو کول تھا رات نام لینے سے آنکھ کول دیتی ہو اور اُسے کیرت جی نے وقت یہ کہا تھا کہ جھکو کالے سانپ نے کاٹا ہو کوئی منتر اور جنت اسکو اثر نہیں کرتا اس لیے تم چل کر اپنی کرا یا درست سے اسکا زہر اٹھا دو اور تمہارا شیا م رنگ دیکھ کر میں جانتی ہوں کہ یہ نہ تھا میرے مسکان کی اسے چڑھی ہو جلدی چل کر اسکو اچھی کر دو اور وہ تھکے لڑکے کی آگ میں جل رہی ہو اپنے چند رنگ کی نیل مانتی سے اُس برہی کی آگ بجھا دو جو تم اسکو نہ جلاؤ گے تو ہم لوگ نند جی کے دروازے پر جا کر تمہارے اوپر اپنی جان دے دیں گی کیرت جی اُسکے ڈکھ سے بیا کل ہو کر جسوداجی کے پاس تم کو بلانے گئی ہن یہ بات سن کر موہن پیارے نے شکر کر اُس سے کہا کہ جو رادھا پیاری کو کالے سانپ نے بھی ڈسا ہو گا تو بھی میں اسکو اچھی کر دوں گا ایسا کہ اُس سکھی کو بدایا اور آپ اپنے گھر چلے آئے تب جسوداجی نے اُسے ہنس کر پوچھا کہ اے بیٹا تم کچھ سانپ کاٹنے کا منتر جانتے ہو یہ سن کر نند جی نے کہا کہ اے بیٹا میری سونگہ ہو میں ایسا منتر جانتا ہوں کہ جو میں سانپ کے کاٹے ہوئے کو دیکھنے پاؤں تو وہ مرنے نہ پائے جسوداجی نے کہا کہ اے بیٹا رادھا کو سانپ نے کاٹا ہو تو تم کیرت جی کے ساتھ جا کر اسکو آرام کر دو شیا م سندر یہ آگیا پاتے ہی خوش ہو کر کیرت جی کے ساتھ گئے جب رات جی نند لال سمیت اپنے گھر پہنچیں تب رادھا پیاری کو بہت بیا کل دیکھ کر موہن پیارے سے کہی کہ اُنکا ہر دے ٹھنڈا ہو کر پریم کے آگے پہنچا اور سچ کر رادھا کو اچھی کر دے جیسے رادھا پیاری نے موہن پیارے کے بدن سے چھوادی تب شری رادھا جی کے بدن سے چھوادی تب شری رادھا جی نے کہا کہ اے بیٹا تم کچھ پڑھ کر اپنی غری شری رادھا جی کو گین اور اپنی مانتا سے پوچھا کہ آج کیا جو اسے آدمی یہاں لٹا ہوں کیرت جی سے ڈھانپ لیا اور شیا م شندر کو دیکھ کر اسید وقت اچھی ہو گئے اور اپنی مانتا سے پوچھا کہ آج کیا جو اسے آدمی یہاں لٹا ہوں کہ میں تب کیرت جی نے کہا کہ اے بیٹی تو سانپ کے کاٹنے سے مرنے کے برابر ہو گئی تھی جھکو نند لال جی نے اپنے منتر سے جلا یا ہو

دوہا وطن کو کھ جمت خہر جہان او تر یو آے
اُر لگے کھ چوم کے پُن پُن لیست بلاے
کچھ میوہ پکوان کیو کھان کھن شیا م
بد اکو دے پان کیرت شیا م سچان کو

پہنے بشن بھگوان کے برابر جاتے ہیں اور ایک ہنتر بھی روپ کے سامنے برصہاجی اور ہما دیو جی اور اندر آدک دیوتا ہاتھ جوڑے
استک کرتے ہوئے دکھائی دیے اور آنکھوں بندھ اور گنگا جی وغیرہ تہہ پنا اپنا روپ و حارن کیے اُنکے سامنے کھڑے ہیں
اور اُن میں کوئی برصہا آٹھ سر کے اور کوئی برصہا سولہ سر کے دکھائی دیے اور اندک کی اپسراؤں کو ناپتے اور گندھربوں کو گانا
سناتے اُنکے سامنے دیکھا اور وہاں سب بیش اور نیچی اندر برچھہ برصہاجی کو ہنتر بھی روپ دکھائی دیے اور وہاں شیر اور بکری وغیرہ
جیوؤں کو نہر پر دیکھا اس را جا پر بھیت یہ مہا مایا روپی گوال بالوں کی دیکھتے ہی برصہاجی نے گھر کر اپنی آنکھیں بند کر لیں اور تھوکر کھڑچ
چپ چاپ کھڑے ہو رہے اور سارا گیان اور دھیان اور آجھان بھول گیا اور مارے ڈر کے کانپنے لگے جب شام ہندرا نتر جامی
نے جانا کہ برصہا اپنی کرنی سے بہت بخت ہو کر است بیا کل ہوا تب اُنھوں نے مایا روپی گوال بالوں کو اندر دھیان کر دیا اور آب
اکیلے کرشن روپ سے کھڑے رہے۔

دوبلا	سودہ بکلی است دیکھ کے عندر شیا م سبحان	پڑکٹ کیو جن جان پنج بدد کے اُشین گیان
مورٹھ	ہر دے بھیو تب شد دے پورن اوتار ہین	دھرگ دھرگ میری بند دے برٹھایو کرشن سولن

کرشن جی کے چرنون پر دھڑکیے اور سانشانگ و نلوت کر کے ہاتھ جوڑ کر بولے۔

دو	میں اپنا دھنی ہین میں پڑ تو موہ کے جال	مہم کرت دوش نہ مانے تم پر مجھ دین دیال
دو	کرت جانوں تو چھو میں برہما تھر دو کو	مہم دیون کے دیو ادسنا تن اجت اج
دو	کرنا کر دیو مٹا کما کے گن گائے	در بگ بیل سے دھویے منوا کھر بر جھوکے جائے

نہیں ہو جو آپ کے چتر اور لکلا کو جان سکے سب جگت کو آپ کی مایا نے موہ لیا ہو دوسرا کوئی ایسا نہیں ہو جو آپ کو موہ سکے اور آپ کو تپش ہو کر مجھ ایسے بھانڈا اپنے ایک ایک روئین میں اس طرح بندھے رکھتے ہیں جس طرح گولہ کے برچھے میں گولہ کے پھل لگے ہوتے ہیں تو پھر میں کون گنتی میں ہوں اے دیندیاں میرا ایلو چھو جائیجیے۔

وہ ہا ہوں اساوہ ات این ست کم لت اکم اگا وہ
 جب اسی طرح بہت سی است برصا جی نے کرت رہا تھا

تھم کو میری مایا لگی ہو یہ شکر برہما جی نے بنے کیا کہ اسے ہمارے بھو آپ کا بھید کوئی نہیں جان سکتا ہوا آپ کی مایا ایسی زبردست ہو جس سے کسی کو نہیں چھوڑا یہ دین سخن سنتے ہی شام ٹھہرنے پر ہما جی کا سراپے چرنون پر سے اٹھا کر اپنی چھاتی سے لٹکا لیا اور کہ با کر کے اپنے ہاتھ سے برہما جی کے آنسو پوچھ دیے ۔

جذب لبو اٹھائے کے ماکھن پر بچہ ار لاس

دوبار

تندب رہیو لجاس کے دیرگ اور شیش نواس

جب برصا جی نے شری کرشن جی کی کرپا اپنے اوپر دیکھی تب گوال بال و پور چیلون کو وہاں والا

آوہیاے یودھوان - است کرنا برہما جی کا شری کرشن جی کی

شکر یوحی بولے کہ اے راجا پر کھپت جب برصا جی نے شری کرشن کو روپ کو جو بکلی کے برابر چکنا ہوا بیتا مبرہنے اور موڑکٹ اور پھولوں کی الا
عجوڑ کر یہ استت کی کہ میں آپ کے شیا م گھٹا ایسے روپ کو جو بکلی کے برابر چکنا ہوا بیتا مبرہنے اور موڑکٹ اور پھولوں کی الا
اعلان کیے بر اجماع ہو وندت کرتا ہوں اور بانسری اور لکٹیا لے ہوئے موہنی مورت پر پچھا ور ہوتا ہوں آپ سب جگت پیدا
راپن اور ناش کرنے والے سد یوحی کے بیٹے ہیں اور یہ بدن آپ کا یا بچ تھو سے نہیں بنا ہوا اپنی اچھا سے یہ روپ اپنے دھارن
کا کو میں برصا ہونے پر بھی آپ کے اس روپ کی ماکو نہیں جانتا تو دوسرے کی کیا سامر تھ ہو جو آپ کے انت روپ سگن کا بھید
جان سکے بغیر گیان کے آجھان سے آپ کی ماکو کوئی آدمی نہیں جان سکتا جو کوئی ماسا با جا کر مناسے آپ کی شرن میں مورتا
روہی کچھ آپ کے بھید کو پہونچ کر مکت پر دوسی کو پاتا ہو میں آگ کی چنگاری کے برابر ہوں اپنی اگیا ناسے آپ کے مایا موہن لپکر
میں نے بالک اور پھر طے جرایے تھے اور آپ آگن کے سموہ (ذخیرہ) میں میرا پرادھ چھائیے چنگاری کو ایسی سامر تھ نہیں ہو
جواگ کے ڈھیر سے برابر ہی کر سکے اور آپ سب سے الگ ہیں اور سنساری بست آپ کی ایسے پیدا ہوتی ہو اور آوا اور تھم اور
انت میں آپ کی مایا کا پرکاش رہتا ہو سوائے آپ کے دنیا کی سب چیزین مٹ جاتی ہیں میں نے اگیا تاسے آیکی پر کھیا لینی چاہی
میں نے سب سے برصا اور مبادیو ادک دیو تون کو کو ال بالون کے سامنے ہاتھ جوڑ کے کھڑے دیکھ کر اپنے دند کو پہونچ گیا اب میں
آپ کی شرن میں آیا ہوں میرا پرادھ چھائیے جس طرح لڑکا اپنے باپ کی گود میں بیٹھ کر رہتا اچت کرتا ہو لیکن باپ اُس کا پریم
کارا سے کچھ بڑا نہیں مانتا اور پیٹ میں لات مارنے سے مانتا رکے سے کچھ ناراض نہیں ہوتی اسی طرح مجھ اگیاں اپنے بالک کا
پرادھ آپ چھائیے کہ آپ کے براٹ روپ میں چودھون لوک کا بیو ہار رہتا ہو اور آپ چھوٹے سو روپ سے جینٹی کے
بدن میں بھی بیٹیک رہتے ہیں میں نے اپنے کو جگت کا پیدا کر نیو الا سمجھا تھا اسی کارن نجت ہو اور سنسار کے سب دیو ہار
سکے کے برابر چھوٹے ہیں کیوں ایک آپ اپنا شی پُرش آئند مورت سدا اپنے رہتے ہیں اور آپ کی مایا آپ کو نہیں بیابتی ہو
بچہ پُرنون کی بھکت مجھ کو دیکھیے اور اس برج کی گائے اور گو انون کا دھن بھاگ ہو جن کا دودھ آپ بالک اور پھر داروپ ہو کر
پیتے ہیں جاکشیہ اور موم سے آپ کا پیٹ نہیں بھرا تھا سو برج کی گائے اور امیر لون نے اپنا دودھ پلا کر بھر دیا میری کیا سامر تھ ہو جو

سورٹھ جھکتن کے ٹھکانہ ان جھکت جھیل بھلو ان ہر
اسے مار پھو آپ ایسے دیندیاں ہیں کہ جنے اپنی کیا تا سے آپکا پرادہ بھی کیا اسپر بھی آپ سے دیاں ہر
ہر دے میں روشن کرو یا سنساری جیو و نکو آپ کی بھکت اور اسمرن کے سوائے اور کوئی دوسری راہ بھوساگر پار اترنے کے واسطے
چھوٹے میں ہوا سلیے سب کو اچت ہو کہ آپ کے سکن روپ کا دھیان اور آپ کے نام کا اسمرن اور آپ کے اوتاروں کی ٹیلا اور کتھا
پر ہم سے سنا کرین اور ایک ساعت بھی آپ کو نہ بھلا دین تب انکے ہر دے میں گیان کا پرکاش ہو گا لیکن بغیر کر پا اور دیا کرنے
آپ کے کسی کا چٹ آپ کے چرنوں میں نہیں لگتا سلیے ہمیشہ اپنے سچے من سے آپ کی دیا اور کر پا کا بھوسا رکھنا چاہیے اسے پر برہم
پر مشورہ ہر روز اسے جتنی جھڑا اور جھنڈا ہن منگی بڑائی کوئی نہیں کر سکتا آدمی اس واسطے تب اور چ کرنا ہو کہ جس میں ہم

بسم الله الرحمن الرحيم

دیوتا ہون اور دیوتوں کی یہ اچھا آٹھون پہر رہتی ہو کہ آپ کے چرنوں کی سیوا کریں اور دن رات آپ کا چندرنگہ دیکھ کر اپنی آنکھوں کو
 مسکھ دین لیکن یہ بات دیوتوں کو نہیں ملتی جو آپ کی گریاستہ برندا بن باسیوں کو سچ میں ملی ہو اور دیوتوں کی یہ سامر تھ نہیں ہو۔
 برج باسیوں کی برابر ہی کر سکیں آپ کے آد اور انت کو یہ بھی نہیں جانتا اور بڑے بڑے رکھیشو روں اور میشو روں کو آپ کا درشن
 وصال میں بھی جلدی نہیں بلتا اور ہم اور شری ماد یو جی اؤک دیوتا اور رکھیشو روں رات آپ کے چرنوں کا دھیان ہر دین
 رکھ کر یہ اٹھلا کھار کھتے ہیں کہ آپ کے چرنوں کی دھوریاتی تو اسکو اپنے ماتھے پر لگاتے لیکن ہم کو وہ جلدی نہیں ملتی اوجسوداجی آپ کو
 دن رات گود میں کھلاتی ہیں اور گوال بالوں کے ساتھ آپ بچھڑے کر کے سب لیکھ اہر بھکتوں اور سب جیوؤں کے بھوسا کر پار
 اترنے کو واسطے کرتے ہیں جو میں جنم بھر برندا بن باسیوں کے بھاگ کی بڑائی کروں تو بھی اسکا برتن نہیں ہو سکتا اور سب برج باسی اپنا
 تن من دھن آپ پر بچھا اور بچھتے ہیں کیوں نہ دیکھ کر آپ انکی سیوا سے ارن نہیں ہو سکتے کس واسطے کہ آپ نے تو پوتا اور اٹھائے
 اؤک راچسو کو جو آپ کا پران لینے کے واسطے آئے تھے انکو بھی نکت دی ہو جو بھکھو آپ اپنے بچ میں گھاس یا مٹی کا بھی جنم دیتے تو ان
 آپ کے چرن پڑنے سے کرتا رہتا ہو جاتا۔

دوہا	شری برندا بن سم نہیں تھوں لوک میں اور کرا سنت گد گد بچن درگ جل یلک شریر
ماکھن پر بھ کھیلین سدا ات چھب سے تہ مھور پڑیو چرن پنکج بھر بدھ انت پریم ادھیر	سورکھ
جاؤ اپنے دھام بچن ہمار دمان آب	اے راجا پر بچت جب برہما جی نے بہت بٹی کر کے یہ اسنت شیا م سندر برندا بن بہاری کی کی تب شری بر جاتھ جی نے

برہما جی کا سرا اپنے چرنوں پر سے اٹھایا اور کہا کہ اے برہما تم برج بھوم کی پر کرنا کرتے ہوئے اپنے لوک کو جاؤ تب برہما جی
 شیا م سندر سے بدھ ہو کر پوری کو س برج بھوم کو دھنا ورت پر کرنا کر کے برہم لوک کو چلے گئے اور مومن پیارے پہلے
 بچھروں کو ساتھ لیے ہوئے گوال بالوں کی منڈلی میں جہاں وہ کیو کر رہے تھے پہنچے لیکن ہر اچھا سے برس دن بیتے
 بھی کسی گوال بال نے اپنے ہر جانے کا بھید نہیں جانا اور وہ لوگ شیا م سندر کو دیکھتے ہی کہنے لگے کہ اے بھائی تم سب بچھڑے
 ایسی جلدی ڈھونڈھ کر آئے کہ ہم نے ابھی اچھی طرح بھوجن بھی نہیں کیا یہ سنکر شری کرشن جی بولے کہ اے بھائیو سب
 بچھڑے نزدیک چرتے ہوئے مل گئے ہیں جلدی انکو اکٹھا کر کے آیا ایسا کہ شیا م سندر نے گوال بالوں کے ساتھ بھوجن کیا
 جب شام ہوئی تب اُسے کہا کہ اب گھر چلو یہ بات سنتے ہی سب کوئی گھر کو چلے آس وقت برندا بن بہاری نے ایسی
 مڑی بجائی کہ سب جڑ اور جیتن اُس کی آواز سنکر موہت ہو گئے اور جب برندا بن کے پاس پہنچے تب سب برج بال اُٹھ کر
 کی دھن سنکر اپنے اپنے گھر سے دوڑی آئیں اور من ہرن پیارے کا درشن کر کے اپنی اپنی آنکھوں کو مسکھ دیا اور دن بھر گویوں
 یہ نیم تھا کہ جس وقت برندا بن بہاری بچھڑے چرانے جاتے تھے تب اُنکے گنوں کی جڑ جا آپس میں کر کے دن کاٹتی تھیں
 جب شام کے وقت برندا بن بہاری بن سے آتے تھے تب اُن کے چندرنگہ کی جھک دیکھ کر اپنے ہر دے کی پتین
 جھٹاتی تھیں۔

دوہا	ماکھن پر بھ کو روپ رس پریم بہت مسکھ یا پوین برج باسی سے چون تر کھا بھسے
اے راجا اسدن گوال بالوں نے اٹھائے مارے جانے کا حال اپنی ماما اور پتا اور نند اور جیو داجی سے کہا یہ حال سنتے ہی جیو داجی بچھٹا کر کہنے لگے کہ میرے منع کرنے پر بھی انھیں کاجا نا نہیں چھوڑا انکی مرتبہ اسکا پران راچسو ن کے ہاتھ سے بچا ہے نہ پر بھی نہیں ڈرتا ہے۔	دوہا
کہا ہو کے ہمرے جن بدھ گت اگم کا دھ	جنم بھو سے شیا م کو تب سے ہی یاد دھ

اسدن بھی جیو داجی نے بہت سا دان اور دھنا مومن پیارے کے ہاتھ سے دلا کر بڑی خوشی منائی اے راجا جو کوئی شری کرشن جی کے
 بال چرتو کو جو پانچ برس کی عمر تک کیا ہے سچے من سے کہے یا سنے اسکے پاس کبھی کوئی جتنا نہ آویگی اور دنیا میں منو کا منا پا کر انت سے
 گت پاوے گا اتنی کٹھا سنکر راجا پر بچھت نے پوچھا کہ اسوانی اتنی پریت گوپ اور گوپیوں کو شیا م سندر کی جو اپنے بیٹوں سے بھی انکو
 بہت پیارا جانتے تھے کس سبب سے تھی شکد یو جی بولے کہ اے راجا دنیا میں سب کو بیٹا اور دھن بہت پیارا ہوتا ہے لیکن اپنا پران
 ان سب سے بھی زیادہ پیارا ہوتا ہے جس طرح گھر میں آگ لگتے وقت آدمی اپنے مقدور بھر بیٹے اور مال کو بچاتا ہے اور جب اسکو بچا
 نہیں سکتا تب اپنا پران لیکر بھاگ جاتا ہے اسی طرح شیا م سندر سب جیوؤں کے پران تھے اسی سے سب برج باسی شری کرشن جی کو
 اپنے پران سے زیادہ پیارا جانتے تھے اور انھوں نے اپنی مایا سے سب کا چیت سوہ لیا تھا۔

دوہا	ماکھن پر بھ بھگوان میں گھٹ گھٹ بیاک سو سب کے جیون پران ہیں کیوں نہیں پریتی ہوے
اوشیاے پندرھوان۔ بلرام جی کا دھینک راچھس کو مارنا مھ	

شکد یو جی نے کہا کہ اے راجا پر بچھت جب شیا م سندر کو اٹھوان برس لگاتے ایک دن انھوں نے جیو داجی سے کہا کہ کیا اب میں
 ان کو چرانے جاؤنگا تو نند بابا سے کہدے کہ وہ مجھے جانے دین جیو داجی نے یہ بات نہ جی سے کہی تب انھوں نے ابھی ساعت
 پر چکر دوس ہزار گودین شری کرشن جی کے ہاتھ سے دان کرا میں اور کاتک سدی اٹھی کو انھیں گنو چرانے کے لیے بھیجے وقت یہ بات کہی
 اُسے بیٹا تم میں گوالوں کے ساتھ رہنا اور گوالوں کو بلا کر بھجا دیا کہ اے بھائیو آج سے شیا م اور بلرام کو بھی گنو چرانے کے واسطے
 اپنے ساتھ لجا کر پراگنوں میں اکیلانہ چھوڑنا یہ مکر نہ جی نے دونوں بھائیوں کو دی کاتک لگا کر بد کیا جب شیا م سندر گوال اور
 کاتک سمیت برندا بن میں پہنچے تب وہاں پر ایک پکتا لال بڑیل جل سے بھرا ہوا بہت شو بھانمان دیکھ کر گنوں کو چرنے کے
 واسطے چھوڑ دیا اور آپ گوال بالوں کے ساتھ آتند سے کھیلنے لگے کبھی گوال بالوں سے کہتے تھے کہ میں تمھاری تھیلی پر اپنا ہاتھ مار کر
 بھانمانا ہوں تم پیچھے دوڑ کر مجھے بکرو اور کبھی کسی گوال کو ہانپی اور کبھو گھوڑا بنا کر سپر چڑھ کر کہتے تھے کہ تم ہانپی اور گھوڑے کی بولی لالو
 اور کبھی آپ گنوں کے پاس جا کر شیر کی بولی بول کر انکو ڈراتے تھے اسی طرح بہت سی باتیں کہیں کہیں کوئی گوال کی مہما
 نہ جانتے دیکھو اس سندر آستھان پر درخت جڑ روپ ہو کر بھی جھکے ہوئے بلرام جی کے چرنوں کو دندوت کرتے ہیں انکو یہ اچھا
 ہے کہ جو ہم جڑ روپ سے جھوٹ کر آدمی کا جیتن بولا بانے تو بلدا داجی کی سیوا کر کے کرتا رہتے ہوئے اور ہمیشہ سے دنیا میں یہ دستور
 ہے کہ جس کے پاس جو چیز اچھی ہوتی ہے وہ اپنے مالک کو بھیج دیتا ہے اس لیے یہ ب درخت پر اپکاری ہو کر اپنا اپنا بھل اور

پھول بلداو جی کو چھینٹ دیتے ہیں اور یہ پھول پھولوں پر گونچے ہوئے جو دیکھتے ہو وہ بلداو جی کا جس گاتے ہیں اور پورا بنا
 نایح دکھلا کر کوکلا آدک پتھی اپنی بولی انکو سناتے ہیں اور یہ سب درخت اپنے اپنے پھول اور پھل سے راہی اور ساقرون کی ہمانی کرتے
 ہیں اس واسطے انکو پڑا داتا اور پرا پکاری سمجھنا چاہئے اور تم لوگ جتنے جڑ اور جین چوہ برندان ہیں دیکھتے ہو یہ سب بلرام جی کے جڑوں
 میں پرت رکھنے سے بلیکھ کو جلتے ہیں اور یہ چورائی کو سب جڑوں میں دھن ہے اسکی بڑائی کوئی نہیں کر سکتا اور پتھار سے جڑوں
 اس دھرتی پر پڑنے سے یہاں سدا بہشت رشتی رہتی ہے اور برندان کے سب چوہ جڑ اور جین چوہوں میں مکت ہیں اسے راجا اپنی
 بڑائی پر مدین کی کر کے جب شام سندر ایک اوسٹے نیلے پر چڑھ کر بیٹھے اور اپنے چاروں طرف اپنا گھا کر کافی پیلی دھوری
 نے کر گونوں کو پکارنے لگے تب سب گوندین وڑتی اور پانچ ہوئی شام سندر کے پاس آجوبوچون اسوقت انکی شوجا ہی
 معلوم ہوئی تھی جیسے رنگ برنگی گھٹا چند رما کے گرد چاروں طرف گھیر آدین پھر من ہرن پیارے نے گوندین کو
 میں چرنے کے واسطے ہانک دیا اور آپ بلرام جی سمیت کلیو کر کے کدم کی چھایا میں ایک سکھا کی جانگم پر سوار
 سو رہے جب نیند سے آنکھ کھلی تب بلرام جی سے کہا کہ اسے بھائی ہم اور تم الگ الگ گوال اور گوندین کی ٹوٹی باندھ
 آجین پھولوں سے لڑیں بلدیو جی نے کہا کہ بہت اچھا تب آدے آدے گوال اور گوندین دو لون بھائیوں نے بانٹ لین
 اور بہت رنگے پھول توڑ کر اپنی اپنی چھوٹی چھوٹی نے بھری اور بہت طرح کا باجا اپنے اپنے منہ سے بھا کر ایک دوسرے کو پھل
 نے کہا کہ اسے راجا جس پر ہم پریشور کا درشن برجھا جی اور شری مہاوی جی آدک دیو لون کو جلدی دھیان میں نہیں ملتا وہ سیکھتا
 سور کے ساتھ ناچ کر گوال بالوں کے ساتھ کھیلے تھے کیونکہ سامر جڑے ہو انکی لیلیا اور ہمارے کر سیکے جب گوندین چراتے وقت
 بلرام جی سب گوال اور گوندین سمیت ایک طرف بن میں چلے گئے اور شام سندر دوسرے بن میں جاسکے اسوقت ایک گوال
 نے بلرام جی سے کہا کہ اسے بھائی یہاں سے تھوڑی دور پر ناٹا کا الیا بن ہے جہاں امرت کے برابر بیٹھے پھل لگے ہیں وہاں
 پر دھینک نام راجپس گدھاروپ سے ان پھولوں کی رکھواری کر کے نہ آپ کھاتا اور نہ کسی دوسرے کو کھانے دیتا ہے
 سوم کا مال کیسے کام نہیں آتا ہے ہم لوگ تھاری کر پاسے وہ پھل کھایا چاہتے ہیں یہ سکر بلرام جی نے کہا کہ ابھی چلک وہ پھل
 خوشی سے کھاؤ راجپس تمہارا کیا کر سکتا ہے یہ بات سننے ہی سب گوال بے ڈر ہو کر بلداو جی کے ساتھ اس بن میں چلے گئے
 جب بلدیو جی نے ایک درخت کو پکڑ کر زور سے ہلایا اور سب پھل اس کے ٹوٹ کر گر پڑے تب دھینک راجپس پھل گرنے کی
 آواز سکر چلنا ہوا اور اسکو آتے دیکھ کر سب گوال بال مارے ڈر کے بھاگ گئے کیونکہ بلرام جی وہاں کھڑے رہے جب گدھے
 نے آئے ہی ایک دولتی بلدیو جی کے ماری تب بلدیو جی نے ٹری پھرتی سے انکی مانگ پکڑ کر زمین پر پٹک دیا جب پھر وہ ٹا
 پوٹ کر کھڑا ہو گیا اور زمین سے نگہ کر کان دبائے ہوئے بلدیو جی کے پھر دولتیان مارنے لگا تب بلدیو جی نے دونوں مانگیں اسی
 پکڑ کر اپنے درخت پر لیا پکا کہ وہ اسی وقت مر گیا اور وہ درخت ٹوٹ کر گر پڑا اسکو مڑا ہوا دیکھتے ہی بہت سے راجپس اسے
 ساتھی شکی بلرام جی کے مارے کو واسطے آئے انکو بھی بلدیو جی نے ساعت بھر میں مار ڈالا اسوقت دیو لون نے بلرام جی کو پھل
 برسا کر خوشی کے باجے بجائے اسے راجا بڑی بخت شری برجھا جی اور شری شوجی اور دیوتا دھیان اور پوجا چھوڑ کر

مارنا بلرام جی کا دھینک راجپس کو



شری کرشن جی کا درشن کرنے کے واسطے برندان آیا کرتے تھے دھینک راجپس کے مرنے کے پچھے گوال بالوں نے من
 اسے پھل کھائے اور گھر آنے کے واسطے اپنی اپنی چھوڑی بھری اور اس بن میں ٹڈر ہو کر گوندین لگے۔

دو	ایسی گائیں گیکر مری کی دھن	بل ہون گھر کو چلے جان سا بھ کی بی
دو	اسے راجا جب شام اور بلرام سمیت کھیلے ہوئے گوال اور گوندین سمیت گھر آئے تب گوالوں نے وہ پھل تار کے برندان میں پھینکے	باز کر کہا کہ آج بلرام جی نے بن میں دھینک آدک بہت سے راجپسوں کو مارا یہ بات سکر سب لوگ خوش ہوئے دوسرے دن
دو	پھر شام سندر گوالوں کے ساتھ گوندین چرنے چلے گئے اور بلرام جی اس دن گھر بن میں گوندین چرنے چلے گئے تب وہ گوندین	لوگ شری کرشن جی سے الگ ہو کر گوندین کو ڈھونڈنے نکلے اور دھوپ میں بیاہل ہو کر بہت پیاسے ہوئے تب وہ گوندین
دو	سمیت جہنا کنارے پانی پینے لگے۔	
دو	نکت سب اکلا کے پٹھ کے جل تیر	گوپ گائے اچوت بھنے کافی وہ کوئیر
دو	سور	
دو	گوال پٹھ او گائے بھنے منو بن پران سب	پڑے سکر مڑجھا جہاں تمان بکھ جھارتے
دو	اسے راجا جب سب گائے اور گوال کافی ناگ کے زہر سے جو جہاں میں رہتا تھا ہوش ہو کر گر پڑے اور شام سندر کے پاس	پڑ کر تھک نہیں آئے تب وہ بن پیارے نے انکو ڈھونڈتے اور پکارتے ہوئے جہنا کنارے پہنچ کر کیا دیکھا کہ وہ سب کافی کٹر
دو	سے کٹا کٹ مرے ہوئے پڑے ہیں یہ حال انکا دیکھ کر شام سندر راتر جامی نے بھا کر کیا کافی وہ کا پانی پینے سے یہ حال ان	

سب کا ہوا ہے میں گھر پر جا کر اپنے ماما اور پتا سے کیا کونگا ان سب کو جلا دینا چاہئے ایسا بچا کر کرشن بھگوان نے جیسے امرت رومی
درخت سے انکی طرف دیکھا ویسے ہی سب گوال بال گنوں تھبت جی اٹھے جس طرح کوئی تیندے جاگ اٹھے اسی طرح وہ لوگ
اٹھ کر اپنی آنکھ کھلنے لگے اور مری منور کو وہاں دیکھتے ہی انکے گلے میں لپٹ گئے تب شرک پرشن دکھنجن نے کہا کہ تم لوگوں نے مجھ سے
بلوہدہ ہو کر کالی وہ کا پانی پیا اسی سے تم بیوش ہو گئے تھے پریشور نے تمہارا پران بچایا یہ سنکر گوال بالوں نے کہا کہ جتنا جل پینے سے
ہماری یہ گت ہوئی تھی تم نے اگر جلا دیا ہر جیسا ہوئی تھی بھلا کرنے والے تمہیں ہو جب ساچھ سے من ہرن پیارے گوال اور گنوں کو ساتھ
لے کر مری بجاتے ہوئے برندا بن کے پاس پہنچے تب سب بر جبالا اپنے اپنے گھر کا کام چھوڑ کر ان کے درشن کیواسطے دوری
اٹھیں اور ان کی چھب دیکھ کر اپنی اپنی آنکھیں کھل گئیں اور گوال بالوں نے گھر پہنچ کر نند جی اور جوداجی سے کہا کہ آج
ہم لوگ کالی وہ کا پانی پینے سے گنوں سمیت مر گئے تھے سو شری کرشن جی نے ہکو جلا دیا۔

دوہ	اب ہم کا ہو درت نہیں ہر زین ہمیں سہاے
سورٹھ	بل موہن کے بل پھرت بن بن جارت گاکے
سورٹھ	بڑت گاڑو جب آئے تب تب ہوت سہاے ہر
سورٹھ	جوداجی اور رومی جی اور گویاں یہ حال سنکر بہت خوش ہوئیں اور نند جی نے کہا کہ جو بات گرگ من کہ گئے تھے وہ آنکھوں سے دکھلائی دیتی ہے شری کرشن کوئی اونارہین بڑے بھاگ سے میرے یہاں ہم لیا ہے جب جوداجی نے شام تندر کو سبیا پر سلا باب انھوں نے کالی ناگ کو جتنا جل سے باہر نکالنا بچا کر جوداجی سے کہا کہ اسے سنا میں نے ایسا پسنا دیکھا ہے کہ جیسے کسی نے جھک جہا بل میں گر دیا ہے یہ سنتے ہی نند اور جوداجی نے مہرن پیارے کے ہاتھ سے کچھ دان کرایا اور پسنے کی بات جھوٹھ جاتکدا اپنے من کو دیکھ سرج دیا۔

ادھیائے سوٹھوان نکالنا شری کرشن جی کا کالی ناگ کو جتنا جل سے

شکر یو جی بولے کہ اسے راجا شری کرشن جی نے یہ بچا کر کیا کہ کالی ناگ کا بیان رہنا اچھا نہیں ہے کسواسطے کہ آدمی اور پیش اور
پیشی ہو کوئی اس وہ کا پانی پیوے گا وہ ضرور مر جائے گا یہاں کالی ناگ کے رہنے سے جتنا کوہوش لگتا ہے اس لیے اسکو بیان سے
نکالنا چاہیے اور اس ناگ کے زہر کی جوالا سے کالی وہ کا پانی چار کوس تک کھولتا تھا اسلئے کسی جو پیش بھی آدک کو ایسی سامر تھتی
کہ وہاں جاسکے جو کوئی دھوکے سے بھی جاتا تو جگہ اس وہ میں گر پڑتا تھا اور اس جگہ کوئی درخت بھی نہیں رہ سکتا تھا کیوں ایک
کرم کا درخت انبانی اس جگہ پر تھا اتنی کھانکر راجا پچھت نے پوچھا کہ اس سوامی اسکا کیا کارن ہے کہ اس درخت کا ناش نہیں
ہو اسکر یو جی نے کہا کہ اسے راجا کسی جگہ میں گر جی اس درخت پر اپنے منہ میں امرت لے ہوئے آ بیٹھے تھے سوامی جو پچھ
ایک بوند امرت کا اس درخت پر گر پڑا تھا اس سے وہ درخت ہر ہر کالی ناگ کا زہر سہرا کر نہیں کر سکتا تھا جب شام
نے کالی ناگ کے نکالنے کا بچار کیا تب انکی اچھا کے موافق نارو من کنس کے پاس گئے جب کنس نے نارو من

و نندہ ت کر کے بڑے آور بھاؤ سے بھٹا لاتب نارو من نے پوچھا کہ اسے راجا تم ادا اس کیون دیکھ پڑتے ہو یہ بات سنکر کنس ہاتھ
جوڑ کر بولا کہ اسے ہمارا ج کو کل میں نند جی کے یہاں دور کے بڑے زبردست پیدا ہوئے ہیں جنھوں نے اگھا ستر آدک راجھسون کو
مار ڈالا انھے جھکوا اپنے پران کا کھٹکا دیکھ پڑتا ہے۔

چوپائی	یہ دو دوبرج میں ت گمارا	جان پت ہن کو داو تارا
	کت جنھین بکرام کھفانی	تنگی گت ست جان نہ جانی
	اب من تم کچھ کہو بچارا	جہ بدھ مارون سند گمارا
	من ہر کے گن نیکے جانے	سن زب بچن منہ مسکانے

دوہ	تب بولے من زیت سون ست کمی تم بات
سورٹھ	دے دو داو تارا میں ان گت جان جات
سورٹھ	نند گوپ کے بال تم ان کو را کھو نہیں

میں دے تھے کال پر گت بھنے برج آنکے
یکمکر نارو من بولے کہ اسے کنس میں ایک ا پائے تھے کھتا ہوں کہ تم نند جی کو کالی وہ کے کل کے پھول بھیجے کیواسطے کہ میں
جب وہ لڑکے وہاں پھول لینے جا رہے تھے تب انکو کالی ناگ ڈس لیکا جب یہ کمکر نارو من چلے گئے تب کنس نے نند جی سے اسی
ساعت کو بلا بھیجا کہ کل کے دن کو در پھول کل کے کالی وہ سے منگو اگر ہمارے پاس بھیج دو نہیں تو ہم تمہارا گھر بار لوٹ کر برج سے
نکال دیں گے اور تمہارے بیٹوں کو قید کرینگے شام سندرا نتر جانی یہ حال جانکر اس دن گنوں میں جراتے نہیں گئے گا توں میں گوال
بالوں کے ساتھ کھیلنے رہے جبکہ ایسا سندیا کنس کا نندرا کے پاس پہنچا اور انھوں نے گھبرا کر آپ نند آدک کو پون سے
یہ حال کہا تب سب برندا بن باسی سوچ میں ہو کر آپس میں کہنے لگے کہ ہم لوگوں سے کالی وہ کے پھول آنا بہت مشکل میں ہکو اپنی
جان کا کچھ ڈر نہیں کنس مارے چاہے پھوڑے لیکن بڑا سوچ تو یہ ہے کہ شام اور بکرام کو قید کر لیا کوئی ایسا ٹھکانا دیکھ نہیں پڑتا
یہاں ان دونوں کو چھپا رکھیں ایک نے کہا کہ جلو کنس کی بٹی کریں اور جتاو نندہ مانگے اتنا نندین آج تک کنس نے ایسا کر دھو بھی نہیں کیا

دوہ	میرے ست دو دوزیت ارکھتک ہن دنات
سورٹھ	آج کہیو ایسویچن بل موہن پر گھات
سورٹھ	بھیمو من اب آے کو را کھے کیت جانیے

خیر جو سے برج پر دھاکے کھٹکات کوپ کر
اسے راجا نند جودا دونوں اسی سوچ میں بیٹھے رو رہے تھے جب مری منور ہر انتر جانی سبکو دکھی دیکھ کر گھر پر آئے اور نند رانی
انکو گود میں اٹھا کر بہت بلا پ کرنے لگیں تب شام سندرا نے پوچھا کہ کیا مینا تو اتنا سوچ کیوں کرتی ہے جوداجی نے کہا کہ تو میرے
دھوکے کا حال اپنے باپے جاکر پوچھو یہ بات سنکر موہن پیارے نند جی کے پاس آئے اور انکو ادا اس اور روتے ہوئے دیکھ کر

پوچھا کہ اب باقی کتنے کیوں بیاہل ہو یہ بچن اپنے لال کا شکر مندی بولے کہ اب بیجا ب سے تمہارا جہم ہوا تب راجا کنش نے تمہارے مارنے کیو اسطے کیسے کیسے راہنمون کو پوچھا پر ہمارے کل کے دیوتا سہایک ہوئے جو تمہارا پران بچا۔

دوہا

کالی وہ کے پھول اب پھٹے پھوپ سنگاے

سب سے یہ گاڑھی بری اب کو کرے سہاے

سورٹھ

جونین آدین پھول لکھنؤ کش مونہہ دانٹ کے

کہہ ہون برج برمول باندھ سنگاؤن تو ستن

ای بیٹا وہا نکا پھول آنا بہت کٹھن ہے اسی سے بھلا سوچ ہوا ہے یہ شکر شام سندر نے کہا کہ اب باجس دیوتا نے پہلے تمہاری سہا کی تھی ایک کا دھیان کر رہی پھر تمہاری سہا کرے گا جب موہن پیار سے کے بھانے سے برج یا سیونکو دھیرج کچھ ہوا تب اپنے کلے ولونا کا دھیان ہاتھ جوڑ کر کرنے لگے اور شام سندر جتنا کٹا رہا جا کر گوال بالون سے گیند کھیلنے لگے جب کھیلنے وقت شام سندر نے جان پوچھ کر شری واما کا گیند کالی وہ میں پھینک دیا تب اسے شام سندر کی کمر میں ہاتھ ڈال کر کہا کہ میرا گیند لا دو جتا گیند ہے مگو نہیں چھوڑو نکا دوسرا گوال بال بھلا موت سمجھو موہن پیار سے نے شری واما سے کہا کہ میرا گیند لا دو جتا گیند ہے کیو اسطے بھلا موت کر تو نے چھوٹے بڑے کا بچار نہ کر کے میری کمر میں ہاتھ ڈال دیا تو میری برابری کرتا ہے میرے برتاپ کا نہیں جانتا میں نے تیرے سامنے پوتا اور بکا تیرا دک راہجسون کو مار ڈالا تھا تیرے پوتے نہیں ڈرتا یہ شکر شری واما بولا کہ تم بڑے آدمی کے بیٹے ہونے سے کچھ راجا نہیں ہو گئے کھیل میں ہم اور تم دونوں برابر ہیں بنا گیند دے میری اور تمہاری نہیں بیگی اور تم نے راہجسون کو مار ڈالا کیا ہوا اب راجا کنش نے کالی وہ کے پھول مانگے ہیں پوچھا کہ تو میں جانو نکا جب کنش ٹکڑ ٹکڑ ہنگامہ سے کا تیرا کاحال معلوم ہوگا۔

سورٹھ

مکل لوک سہرتاج پارند پاوت برہم شو

لے راجا ایسا کھوڑ بچن شکر پکٹھ ہاتھ نے کہا کہ تو زبان بھلا لکڑ بات نہیں کرتا کنش کا ڈر بھلا کیا دکھاتا ہے میں پھول ہی پھول کیو اسطے پران آیا ہوں آج کل کے پھول کنش کو بھلا کر بچیا سیونکا سوچ مٹاؤ نکا اور تیرے سامنے کنش کے سر کے بال کھینچ کر مارو نکا ایسا لکڑ مڑی مٹو ہرے کرودھ سے شری واما کو بھلا کا دیا اور اپنی کمر اس سے چھڑا کر کدم کے درخت پر چڑھ گئے تب گوال بالون نے ہنسی سے تانی بجا کر کہا کہ شام سندر شری واما کے در سے بھاگ کر درخت پر چڑھ گئے اور شری واما رو کر کہنے لگا کہ میں تمہارے ماما پتا سے گیند پھینک دینے کا حال کہتا ہوں تب بر جتا بھلا لکڑ کر بولے کہ میں تیرے گیند لینے کیو اسطے جاتا ہوں یہ کہہ کر موہن پیار سے کالی وہ میں کوڈ پڑے۔

دوہا

اب کو مل تن سانورے سا بنے شور ساج

جل پیر پیٹھے تھان جہان سوڈت آہ راج

لے راجا شام سندر جتا بی میں پیٹھے گئے تب سب گوال بال شری واما کو گایان دیتے ہوئے جتا کٹا رہا ہاتھ پھیلا کر کہنے لگے اور گون وین چارو نظر ٹمھ بائے بائے کر چلائے لکھن اور ان میں دو لڑکے روئے ہوئے گھر کھڑے خبر دینے کیو اسطے چلائے

اُس وقت برندا بن میں بہت طرح کے اسگن ہونے سے مند اور جتا داجی کو بڑا سوچ ہوا تب وہ کیشو موہن کو ڈھونڈنے نکلے اور جتا داجی نے مندی سے کہا کہ آج کھنیا کے ساتھ بلرام جی نہیں ہیں پر مشور کی کر یا سے میرا موہن پیارا اچھا رہے۔

دوہا

چلی رسوین کرن میں چھینک بھی موہ آج

آگے ہوے پلارین گئی دوسرے بھانج

اسے راجا جتا وقت مند اور جتا داجی سوچ کرتے اور موہن پیار سے کو ڈھونڈتے ہوئے چلے جاتے تھے اسوقت ان دونوں گوال بالون میں روئے ہوئے آکر کہا کہ اب جتا داجی کی گیند کھیلنے کھیلنے کدم کے چھپر پر چڑھ گئے تھے وہاں سے کوڈر کالی وہ میں دوب گئے یہ بات شکر مند اور جتا داجی کو بڑا سوچ ہوا تب اور جتا داجی نے مندی سے کہا کہ میرے پران پیار سے نے جو پتا رات کو دیکھا تھا اچھا ہوا جب برندا بن میں یہ خبر پہنچی تب روہنی جی اور بکھیاں اڈک سب گوال بال اپنا اپنا سر اور چھاتی پیٹتے ہوئے مند اور جتا داجی سمیت دوڑے ہوئے جتا کٹا رہے ہوئے اور وہاں موہنی موہن کو نہ دیکھ کر لڑکوں سے اتکا حال پوچھا جب انھوں نے انکے کو جہان پر کیشو موہن کو دے تھے دکھلایا تب مند اور جتا داجی کو بڑا سوچ ہوا تب اور جتا داجی نے مندی سے کہا کہ میرا گیند لا دو جتا گیند ہے مگو نہیں چھوڑو نکا دوسرا گوال بال بھلا موت سمجھو موہن پیار سے نے شری واما سے کہا کہ میرا گیند لا دو جتا گیند ہے کیو اسطے بھلا موت کر تو نے چھوٹے بڑے کا بچار نہ کر کے میری کمر میں ہاتھ ڈال دیا تو میری برابری کرتا ہے میرے برتاپ کا نہیں جانتا میں نے تیرے سامنے پوتا اور بکا تیرا دک راہجسون کو مار ڈالا تھا تیرے پوتے نہیں ڈرتا یہ شکر شری واما بولا کہ تم بڑے آدمی کے بیٹے ہونے سے کچھ راجا نہیں ہو گئے کھیل میں ہم اور تم دونوں برابر ہیں بنا گیند دے میری اور تمہاری نہیں بیگی اور تم نے راہجسون کو مار ڈالا کیا ہوا اب راجا کنش نے کالی وہ کے پھول مانگے ہیں پوچھا کہ تو میں جانو نکا جب کنش ٹکڑ ٹکڑ ہنگامہ سے کا تیرا کاحال معلوم ہوگا۔

دوہا

سکھانی دیکھے بنا بکھانی است مائے

رانی ارانی پست پانی میں اکلاے

اُس وقت برندا بن میں بہت طرح کے اسگن ہونے سے مند اور جتا داجی کو بڑا سوچ ہوا تب وہ کیشو موہن کو ڈھونڈنے نکلے اور جتا داجی نے مندی سے کہا کہ آج کھنیا کے ساتھ بلرام جی نہیں ہیں پر مشور کی کر یا سے میرا موہن پیارا اچھا رہے۔

چوپائی

تم جیو میں لیون بلیا کو کو

اسے راجا جتا وقت مند اور جتا داجی سوچ کرتے اور موہن پیار سے کو ڈھونڈتے ہوئے چلے جاتے تھے اسوقت ان دونوں گوال بالون میں روئے ہوئے آکر کہا کہ اب جتا داجی کی گیند کھیلنے کھیلنے کدم کے چھپر پر چڑھ گئے تھے وہاں سے کوڈر کالی وہ میں دوب گئے یہ بات شکر مند اور جتا داجی کو بڑا سوچ ہوا تب اور جتا داجی نے مندی سے کہا کہ میرا گیند لا دو جتا گیند ہے مگو نہیں چھوڑو نکا دوسرا گوال بال بھلا موت سمجھو موہن پیار سے نے شری واما سے کہا کہ میرا گیند لا دو جتا گیند ہے کیو اسطے بھلا موت کر تو نے چھوٹے بڑے کا بچار نہ کر کے میری کمر میں ہاتھ ڈال دیا تو میری برابری کرتا ہے میرے برتاپ کا نہیں جانتا میں نے تیرے سامنے پوتا اور بکا تیرا دک راہجسون کو مار ڈالا تھا تیرے پوتے نہیں ڈرتا یہ شکر شری واما بولا کہ تم بڑے آدمی کے بیٹے ہونے سے کچھ راجا نہیں ہو گئے کھیل میں ہم اور تم دونوں برابر ہیں بنا گیند دے میری اور تمہاری نہیں بیگی اور تم نے راہجسون کو مار ڈالا کیا ہوا اب راجا کنش نے کالی وہ کے پھول مانگے ہیں پوچھا کہ تو میں جانو نکا جب کنش ٹکڑ ٹکڑ ہنگامہ سے کا تیرا کاحال معلوم ہوگا۔

چوپائی

تن کی سدھ بدھ سے بھلائی

اُس وقت برندا بن میں بہت طرح کے اسگن ہونے سے مند اور جتا داجی کو بڑا سوچ ہوا تب وہ کیشو موہن کو ڈھونڈنے نکلے اور جتا داجی نے مندی سے کہا کہ آج کھنیا کے ساتھ بلرام جی نہیں ہیں پر مشور کی کر یا سے میرا موہن پیارا اچھا رہے۔

چوپائی

جل پیر پیٹھے تھان جہان سوڈت آہ راج

لے راجا شام سندر جتا بی میں پیٹھے گئے تب سب گوال بال شری واما کو گایان دیتے ہوئے جتا کٹا رہا ہاتھ پھیلا کر کہنے لگے اور گون وین چارو نظر ٹمھ بائے بائے کر چلائے لکھن اور ان میں دو لڑکے روئے ہوئے گھر کھڑے خبر دینے کیو اسطے چلائے

اور سب برج بالا اپنا ہر اور چھاتی پیٹ کر کستی تھیں کہ اس من ہرن پیار سے تم لوگوں کو اس دکھ میں چھوڑ کر آپ جل ہمارے کرنے چلے گئے تھمارے بناسب برج سونا ہو گیا اب ہمارا دی اور ماگھن جڑ کر کون کھائے گا اور ہم سب گویاں کسا آرہنا دینے جو وہاں جاوینگے تھمارے برہمن ہم سب مرنا چاہتی ہیں جلدی باہر نکلا کر ہمارے بران بچاؤ جل کے بھیت بیٹھے کیا کرتے ہو اور نہ جی بھلا بکھو کھتے تھے کہ اسے بیٹا تو مجھے چھوڑ کر کہاں چلا گیا تیرے بنا بھگتوب جگت اندھیرا معلوم ہوتا ہے میں کس طرح جیوونکا اسی دکھ کے لیے گوکل چھوڑ کر برہمن آئے تھے یہاں ہی تھمارے بران کا گھات لگا ہے بران پیار سے جس طرح تھے بڑے بڑے راجہوں کو دکھایا ہوگا وہاں اسی طرح آج بھی میرے بڑے میرے کی شرم دکھ کر جلدی اپنی موہنی مورت دکھلاؤ نہ سین تو اب میں مرنا چاہتا ہوں

لوگ آٹھے سب سے دین بھن سنند کے
 کست بکل سب کو ہر تم برج سو لو کیو
 جب جسو داجی رونے رونے بیوش ہو گئیں تب بلرام جی نے اُنکے منہ پر ہانی کا پھینکا دیا جب اُنکو کچھ ہوش آیا تب بلرام جی نے دیکھتے ہی رو کر کہا کہ اسے بیٹا تھمارے بنا کھنیا ایک ساعت اکیلا نہیں رہ سکتا تھا تو نے اُسکو کمان چھوڑ دیا جلدی میرے پران پیار کو بلادے وہ بہت بھوکھا ہے ابھی تک اسے کچھ نہیں کھا یا جب یہ بات کہہ کر جو داجی کھنیا کر کپار نے لگین تب بلرام جی نے اُن کو دھیر سے دیکر اس طرح بھجایا کہ اسے نام تم کس واسطے اتنا سوچ کرتی ہو میں پیار سے تم لوگوں کو اُداس دیکھ کر کل کے پھول لائے کو کالی نہ مین گئے ہیں وہ اپنا شیشی پرش تر لو کی ناٹھ میں اُنکو چمنا جل میں ڈوبنے یا کالی ناگ کے کاٹنے کا کچھ ڈر نہیں ہے آگے اپنی اُنکھ سے دیکھ چکی ہو کہ پوتا کو اُنھوں نے ساعت بھر میں مار ڈالا تھا میں تمھاری سوگند کھا کر کتا ہوں کہ کوئی ایسا جیو لوگ میں نہیں ہے جو اُنکو دکھ دے سکے یا مار سکے۔

جب بلجند بھی کے بھجانے سے سب کو کچھ دھیر ج ہوا تب جسو داجی نے بلجند جی کا ہاتھ پکڑ لیا اور اُنکو اپنے پاس بٹھا کر بلانے لگے لیکن اور سب برج ہا ہی جنما جی کی طرف ٹٹکی لگائے تھے کہ دیکھیں میں پیار سے چمنا جل سے کب باہر نکلتے ہیں شک یو جی نے کہا کہ اے راجا اُس دن جیسا سوچ مند اور جسو داجی اور سب چھوڑنا اور جیتن برننا ہی باسیو نکو ہوا اُسکا حال برن نہیں تو سنا اب مند لال جی کا حال سنو کہ جب وہ اپنا شور روپ ساجے ہوئے کالی دہ میں پہونچے تب ناگن اُنکے موہنی روپ میں سندر تائی دیکھ کر اُپر بہت ہو کر کہنے لگی کہ اسے بالک تو ایسا روپ وان اور کوکل تن ہو کر کس واسطے یہاں آیا ہے جھاگ جا اہی کالی ناگ سوتا ہے نہیں تو اُسکے جاگتے ہی تیرا سب بدن زہر سے جل جا بیگا شری کرشن جی یہ بات سنکر ناگ پتی سے بولے کہ تو اپنے پت کو جلدی سے جگا دے ہم کو راجا کٹس نے جھیکر کرور پھول کسل کے کالی ناگ سے مانگے ہیں تب ناگن بولی کہ تو ناگ سے کیا باتیں کرے گا اُس کی ایک بھنکار سے تیرا بدن جل کر آہ بھجھ کر تیرا سندر روپ دیکھ کر دیا آتی ہے راجا کٹس مر جاے جسے تیری ایسی موہنی مورت کو یہاں بھیجا اور تو اپنی موہنی سے مرنے کے واسطے یہاں آیا ہے راجا کٹس مجھ سے کہتی ہوں تیرے ماما پتا بڑا دکھ پاؤنگے تو بچا راجا کٹس کا اپنا ہاتھ

لیکر بیان سے چلا جا یہ سنتے ہی من ہرن پیارے بولے۔	دوہ	جیوونین بالک پرکٹ ابھین دکھاؤن توہ
آری باوری سپر سون کماؤر اوت موہ	سورٹھ	یاد رکھل لداے لے جیہون یہ ناٹھ ہرج

اسے ناگن سوتے ہوئے کو مارنا اُدھرم ہے اسلئے مجھ سے جگانے کے واسطے کہتا ہوں یہ بات سنکر ناگن بولی کہ چھوٹے منہ بڑی بات ماننا بھگتوہ چاہئے یہ کالی ناگ کرور جی سے لڑا تھا جسکو تو ناٹھنے کو کہتا ہے میں نے جانا کہ تیری موت بھگتوہ بیان سے آئی ہے جو تو میرا کتا نہیں ماننا چھوٹا کالی ناگ سے لڑنے کی سارے تھے تو اسے آپ جگا لے یہ بات سنتے ہی برہمن ہارنی نے اُسکو جھڑک کر جیسے اپنے پانوں سے کالی ناگ کی پونچھ دانی ویسے ہی وہ کرور جی کے ڈر سے چونک کر اُٹھ کھڑا ہوا جب اُس نے دیکھا کہ ایک لڑکا میرے سامنے کھڑا ہے تب شرج مانکر کہا کہ دیکھو میرے زہر کی گرنی اچھے بٹ نہیں سہہ سکتا اور کو سون تک کے پش اور پچی اوگ اس گرنی میں چلیاتے ہیں یہ کون ایسا لڑکا ہے جس نے یہاں تک جیتا ہو چکر مجھے سوتے سے جگا یا ایسا بچا کر کالی ناگ کرور دھ سے پونچھ پٹا ہوا شام سندر کی طرف دوڑا اور اپنے ایک سوا ایک بھن سے اُنکو کاٹنے لگا اے راجا اُس ناگ کے زہر کی گرنی سے چمنا جل اُدھن کی طرح کھوتا تھا لیکن بھگتوہ ناٹھ پر وہ زہر کچھ اثر نہیں کر سکتا تھا تب اُس ناگ نے من میں کہا کہ یہ لڑکا کوئی بڑا شور میر ہو کر مٹر جانتا ہے اس سے اُسکو زہر اثر نہیں کرنا چاہی کالی ناگ نے دیکھا کہ میرے کاٹنے سے یہ لڑکا نہیں مڑتا ہے تب اُسے شری کرشن جی کو اپنے بدن سے لپٹ کر لیا اسوقت ناگن اپنے من میں بہت بھینکا کر کہنے لگی کہ دیکھو ایسا سندر لڑکا اپنی خوشی سے موت کے بن ہو کر یہاں آیا ہے بس اسکا چمنا بہت مشکل معلوم ہوتا ہے اور کالی ناگ نے بھی اُتھان کر کے شری کرشن جی سے کہا کہ تو مجھے نہیں جانتا میں سب سانبون کا راجا ہوں اب یہاں سے جیتا بچکر جاے گا تو دیکھو ناگ گرب بڑ ہاری بھگوان نے یہ بات سنتے ہی اپنا بدن ایسا بڑھایا کہ جوڑ جوڑ کالی ناگ کا ٹوٹنے لگا جب اُسے بہت بیا کھل ہو کر شری کرشنا جی کو چھوڑ دیا اور الگ جا کر کھڑا ہو گیا تب شری کرشن جی نے جلدی سے چمن اسکا اپنے پانوں کے نیچے دبا کر ناگ اُسکی چھند ڈالی اور اُس میں دوری ڈال کر اُسکے

ناٹھنا شری کرشن جی کا کالی ناگ کو



دوہا | ماکھن پر پھینکے گئے لیو دیو بیال پھینکا | چرن کل ماسے دھرت نرت نری مرار

جب برندان بہاری تینوں لوک کا بوجھ اپنے بدن میں لیکر کالی ناگ کے سر پر نشی بجاتے ہوئے کوڈ کوڈ کرنا چنے لگے اوتھ دیوتا اور گندھرب اور اپسرا اور کپڑاؤں کے اپنے ہمالیوں پر بیٹھ کر یہ آئندہ روپی ناچ دیکھنے آئے اور گندھرب لوگ بہت طرح کا باجا بجا کر نال سر کے ساتھ بیکٹھ ناٹھ کا گن کا گن لگے اور اپسرا ناچنے لگیں اور دیوتوں نے شام سند پر پھول برسائے اسے راجا اوتھ ناچنے اور گانے اور نری بجانے کی ایسی شوجھا اور آئندہ ہوتا تھا جس کا بدن نہیں ہو سکتا جب کالی ناگ کے منہ سے ترلو کی ناٹھ کے بوجھ کے مارے خون بہنے لگا تب وہ مرنے کے قریب ہو کر اپنے زہر کا سب گھنٹہ بھول گیا اور اپنا بھین چٹک کر زبان بھنے سے باہر نکال دی اور اپنے جینے سے نا ائید ہو کر سر جھکا لیا اوتھ کالی ناگ کو بیکٹھ ناٹھ کا درشن ملنے اور اٹکا چرن ملنے پر پڑنے سے گیان ہو کر یہ بات یاد آئی کہ میں نے بڑھائی سے سنا تھا کہ برج کو کل میں اوتار ہو گا۔

دوہا | لیے گوکل میں اوتھ میں جانو نردھار | یہ اپنا شی برہم میں برج کر پڑا اوتار

یہ لڑکا وہی اوتار ہے نہیں تو دوسرے کی کیا سارم تھی جو میرے زہر سے جیتا جتا ان ترلو کی ناٹھ کی برابری کوئی نہیں کر سکتا میں نے بہت برا کام کیا جو پرہم پریشور پریشان چلا یا یہ بات اپنے من میں سمجھتے ہی کالی ناگ شرن شرن بکا کر بولا کہ اسے مہا پریشور میں نے آپ کا روپ نہیں پہچانا اب مجھے جو دان دیکر اپنی شرن میں لیجئے ایسے دین چن لیکر کالی ناگ چپ ہو رہا اور اپنی کوئی سے شرمندہ ہو کر کچھ اٹھت نہ کر سکا شری دینا ناٹھ نے یہ دین چن کر سمجھا کہ اب انھماں کالی ناگ کا ٹوٹ گیا تب اسکو اپنے چرنی روپ کا درشن دیا اٹکا روپ دیکھتے ہی کالی ناگ کی استریان بہت بلا ب سے روتی ہوئی وہاں آئیں اور ہاتھ جوڑ کر سطر ج بیکٹھ ناٹھ کی اٹھت کی کہ اسے پرہم پریشور آپ تینوں لوک اور سب جیوؤں کے پیدا کرنے والے ہیں اور آپ نے اوتھ دیو لوگوں کے مارنے اور پریشوری کا بوجھ اٹانے کی واسطے اپنی اچھا سے اوتار لیا ہے دنیا میں جو کوئی آپ کا دھیان اور آپ کی بھکت دشمنی سے بھی کرتا ہے وہ بھی بھوساگر بار اتر کر بکت ہو جاتا ہے جس طرح امرت کو جانکر یا نہ جانکر دونوں طرح پینے سے آدمی امیر ہو کر نہیں مرنے کا سطر ج آپ کے دھیان کا پرتاب بھی پہلے ہی بت نے اپنے اکیان اور اجان سے آپکو نہیں پہچانا سو وہ اپنے ذہن کو پہچان لیکر بکا درشن باکر کرناٹھ ہا کسو اسٹھ کہ جن چرنوں کا درشن دان اور بیکٹھ اور چپ کرنے سے بھی جلدی نہیں ملتا وہ درشن اس ناگ نے سچ میں پایا اور اسے دینا ناٹھ آپ نے بہت اچھا کیا کہ اس دھ دانی کا گھنٹہ ٹوڑ ڈالا اور اسے نہ معلوم پور جنم میں کیسا بھاری تپا تھا جسکے چل سے آپ کے چرن اس کے سر پر براجنے ہیں نہیں تو ان چرنوں کی دھور ملنے کی واسطے لچھی جی اور پرہما جی ادک دیوتا اور دیو کا بھاگ ہونا کھن ہے اور میں ایسی سارم تھ نہیں رکھتی جو اس دھور کا پرتاب بدن کر سکوں نارتوجی اور سٹکاؤک اس دھور کی بھکت اپنے ہر دے میں رکھنے سے اندر اس گدی اور شت سٹھ اور بکت پدوی اور تینوں لوک کا سکھ اسکے سامنے کچھ مال نہیں سمجھتے جس نے یارن چھریا یا وہ سونے کی چاہتا نہیں رکھتا اب یہ ناگ مارے ڈر کے مرنے کے ٹکٹ ہو گیا ہے اور سور لوگ ڈرے ہوئے کو نہیں مارنے اسلئے دیا کرے اس کا پران چھوڑ دیکھے نہیں تو اس کے ساتھ ہما بھی مار ڈالے کسو اسٹھ کہ ہم پرتا ہو کر اپنا پران اسے آدھین جاتی ہیں اور پیدا اور سارم میں بھی ہی لکھا ہے کہ پرتا استری اسکو سمجھنا چاہیے کہ جو اپنے پرت کو روگی اور کوڑھی اور دیوتا

اسے پر بھی ایشور کے برابر جانے اور آج سے اپنے پرت پر ہما اور بھی ادھاک ہشوا اس ہوا کہ اس کے پرتاب سے جینے آپکا درشن پایا جب سطر ج بہت اٹھت ناگنوں نے کی تب مرلی سونہر کالی ناگ کا اپرا دھو چھا کر کے اس کے مسک پر سے کوڈ پڑے تب اس ناگ نے دندوت کر کے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے دینا ناٹھ جو کچھ انجان میں مجھ سے اپرا دھو ہوا وہ دیا کر کے چھایکچے اور میں سانپ کی ذات اوسر سے بھرا ہوا تامسی سو بھاؤ تھا اس لیے آپ کے اور بھین چلا یا پرہما جی ادک دیوتا بھی آپ کے بھید کو جلدی نہیں جان سکتے میں مورکھ آپ کو کس طرح پہچانتا آپ نے مجھے درشن دیکر کرناٹھ کیا سب پیدا اور پران آپکا گن گاتے ہیں جو آپ انصاف کر کے دیکھیں تو اکھن کچھ اپرا دھو میرا نہ سمجھنا چاہیے کسو اسٹھ کہ میری ذات کا ہی سو بھاؤ آپ نے بنا دیا ہے جو کوئی مجھکو دودھ بھی بلا دے تو بھی اسیر ہوں سے زہری پیدا ہو گا اور گھو کو گھاس بھو سا کھلانے سے دودھ ہی ہوتا ہے میں نے اپنے سو بھاؤ کے موافق آپ پر بھین چلا یا اب آپ مجھکو اپنی شرن میں رکھئے اور میرا یہ ماٹھا دھن ہے جس پر آپ کے چرن پڑنے سے میرے بہت جنوں کے پاپ چھوٹ گئے جن چرن لوکا دھوون لگنا جی ہو کر تینوں لوک کو تاروتی ہیں وہ چرن آپ کا میرے سر پر براجا جس شیش ناگ کے ایک مسک پر آپ ٹھین کرتے ہیں اسے اتنی بڑائی پائی اور میرے ایکسو ایک ماتھے پر آپ نے چرن رکھ کر ت کیا ہے اس سے میں اپنے پراپر کسی دوسرے کا بھاگ نہیں سمجھتا اب مجھکو کسی کا ڈر نہیں رہا۔

دوہا | جن پدینک پر س تے گت پائی رکھ نار | مہر ترن یوجت جنھین شتن بران ادھار

یہ اٹھت شکر شام سندرنے کہا کہ اب تو بیان کا رہنا چھوڑ کر اپنے کل پر وار سمیت رمتک دیپ میں جا کر رہ میں بیان کل بہار کر دینا اور جو کوئی کالی وہ میں انسان کر کے بہرون کا ترن کر کے گا اسکے جنم جنانز کے پاپ چھوٹ جائینگے اور ہم تر اپرا دھو بھاگ کر تجھے بہت خوش ہیں اور تیرا نام دنیا میں مہارے تک بنا رہیگا اور دیوتا اور آدمی میری اور تیری کھتا کہ میں اور شیکے اوس ادھار سے کہنے اور سننے والوں کو کالی ناگ کے کاٹنے کا ڈر نہیں ہو گا اور راجائنس نے گرو پھول کل کے کالی گنڈ سے مانگے ہیں سو تو جلدی اپنے اوپر لاؤ کہ برج میں پہنچاؤ دے یہ بھین بیکٹھ ناٹھ کا سننے ہی کالی ناگ نے ڈرتے اور کاٹتے ہوئے بنے کیا کہ اسے مہا پریشور میں کل کے پھول بھی پہنچائے دیتا ہوں لیکن رمتک دیپ میں جانے سے گرو جی مجھکو کھا جائیں گے انھین کے دوسرے میں بیان بھاگ آیا تھا یہ شکر میں سوہن بہارے ہوئے۔

دوہا | اب اس جھاپ پرتاب سے گرو بولے ناٹھ | چرن کل کی جھاپ ہے تیرے مسک ناٹھ

چرن کل کی جھاپ ہے تیرے مسک ناٹھ | اب اس جھاپ پرتاب سے گرو بولے ناٹھ | ایسا کہ بیکٹھ ناٹھ نے اسی ساعت کوڑ کو بلا کر کالی ناگ کا ڈر چھوڑا تب کالی ناگ نے بڑی خوشی سے اپنی استریوں کی بکت شری کرشن جی کی بدھ پوریک پوجا کی اور بہت سے رتن اور من کے ہار انکو بھینٹ دیدیے اور تین گرو پھول کل کے اپنے اوپر لا دیے تب پھر برجناتھ جی اسکے مسک پر چڑھ کر ناٹھ پکڑے ہوئے دمان سے چلے۔

دوہا | سورٹھ | کا غر آ یو ناٹھ روے کنت بلرام سون

بھرجمت ارماتھ اٹھی لہرست پریم کی

یہ بچن سنگر بلرام جی بولے کہ اسے مینا قوری دیر اور دھیر ج دھیر تیرا پیرا ابھی آتا ہے بلرام جی کے بھجانے پر بھی برجیاسی لوگ
 بیٹھتا ہے رو کر کہنے لگے کہ اسے مہین پیارے تم ہماری محبت چھوڑ کر کہاں چلے گئے تمھارے بنا ہماری یہ کھٹ ہوتی ہے وہ ہر سے جنا جل میں
 بیٹھے کیا کرتے ہو جلدی کیوں نہیں نکل آتے جس طرح بنائن کا سانپ تر پتا ہے وہی حال پھر نہ جھوٹا کا جو گیا تب جھوٹا رو کر کہنے لگی
 کہ میرے جیسے کو دھارے کہ مہین پیارا اجنا میں دُوب جائے اور میں جیتی رہوں۔

دو ۱ | کہنت جھوٹا اندھنوں دھارک دھارک بار بار
 سورٹھ | کر دیکھو من دھیان ایسے دکھ میں مرن سکھ
 جب تندر اسے مچھت ہو کر گر پڑے تب بلرام جی نے اُنکو اٹھا کر کہا کہ اسے بتاؤ کہ اسے اتنا سوچ کر کے اپنا پیرا دیتے ہو
 شام سندر کا مارنے والا دنیا میں کوئی نہیں ہے وہ انبائی پش آٹھوں پہر بھی جی کو ساتھ لیے ہوئے چھیر مہر میں رہتے ہیں اُنکے
 جنا جل میں کرنے سے تم لوگ کیوں ڈرتے ہو اس طرح بلرام جی اُنکو بھارے تھے کہ اسی ساعت جنا جل سے لہر اٹھنے لگی تب بلرام جی
 بولے کہ دیکھو اب کیلئے ناٹھ جل سے باہر آتے ہیں ایسا بچن تھے ہی سب برجیاسی جنا کی طرت دیکھنے لگے اسی وقت سند لال جی
 کالی ناگ کو ناچتے ہوئے پانی کے اوپر پرکٹ ہوئے۔

دو ۲ | ماکھن پر پھوگو بال جی باہر پر کٹے آئے
 اے راجا پچھت مہین پیارے کو دیکھتے ہی نندا اور جھوٹا اُدک برجیاسی ایسے خوش ہوئے جیسے مڑے کے بدن میں
 جان آجائے اور کالی ناگ نے مرنی منوہر کو جنا کنا سے اتار دیا۔
 سورٹھ | تھ پر کھل دھارے کالی کو آلیس دیو
 کالی ناگ شری کرشن جی کی اگیا کے موافق دندوت کر کے اپنے کل پر وار سمیت اسی وقت رنگ دیپ کو چلا گیا اور شام
 نے سب برجیاسیوں کو جو پرہ کے دکھ ساگر میں دُوب رہے تھے ملکر نکلے دیا اسی دن سے وہاں جنا جل جو ہر کے برابر تھا اب
 کی طرح ہو گیا۔

دو ۳ | دھن دھن پر پھوگو کہ نہت نہت من پیارے
 ادھیائے ستر ہوان کھٹا کالی ناگ کے رنگ دیپ چھوڑ نیکی
 راجا پچھت نے اپنی کھٹا نگر پچھا کہ اسے سوئی رنگ دیپ ایسا تم سٹھان چھوڑ کر کالی ناگ جنا جی میں آکر کیوں رہا اور
 گرڑ جی کا کون آپرا وہ اُسے کیا تھا اُسکا حال بدھ پور بابک برن کیجئے شک دیو جی بولے۔

دو ۴ | گرڑ جی کے تر اس نے باس کیو برج آئے
 اے راجا سونکشب جی برجیاسی کے بیٹے ہیں انکی دوا ستریاں تھیں نہ تھیں سے ایک کا نام کڈو اور دوسری کا نام بننا تھا کڈو
 سو لہا ستر سون کون سے سمجھاے

کے کالی ناگ اُدک بہت سے سانپ پیدا ہوئے اور بننا کے دور کے ایک گرڑ جی پریشور کے باہن اور دوسرا ارن نام سورج
 دیوتا کا رتھوان ہو کر گرڑ جی اور کالی ناگ اُدک سانپ رنگ دیپ میں رہتے تھے ایک دن کڈو اور بننا دونوں سو تین بیٹھے تھیں
 کڈو نے بننا سے کہا کہ سورج کے رتھ میں کون رنگ کے گھوڑے بٹھائے بننا نے سفید رنگ کے اور کڈو نے کالے رنگ کے
 بننا نے اسی بات پر دونوں نے پریشور سے چکر کر کے یہ قول قرار کیا کہ جسکا کنا جھوٹا ہو وہ سچ کہنے والی کی دایا ہو کر رہے جب
 یہ حال سانپوں نے سنا تو کڈو سے کہا کہ اسے مانا تھے بنا پوچھے ہم لوگوں کے ایسی پر گیا کر دی سو سورج کے رتھ میں تو سفید رنگ کے
 گھوڑے بٹھائے ہیں تم بننا سے ہار جاؤ گی یہ بات سنکر کڈو بولی کہ اب بننا اب تو میں بات ہار چکی ہوں کوئی تدبیر ہی کر و کر
 ہر اکنا سچ ہو نہیں تو جھکو بننا کی دایا ہو نا بڑے گاتب سانپوں نے کہا کہ ہلوگ باکر ان گھوڑوں کے بدن میں لپٹ جائے میں
 اس سے وہ کالے دکھائی جریں گے اسی وقت کڈو بننا کو ساتھ لیکر گھوڑے دیکھنے لگی تو سانپوں کے لپٹ رہنے سے وہ کالے
 کالے دیکھ پڑے اسلئے بننا ہار گئی۔

دو ۱ | کڈو راجا جیت کے لیے گئی مگر ہوا سے
 جب گرڑ جی نے یہ حال سنا تب کڈو سے ہار کر کہا کہ تھے وغا بازی کر کے میری مانا کو دایا بنانے کی اچھا کی ہے ایسا
 دھرم کرنا تھا اُچھت نہیں ہے اب تم اسے ہارے جو چیز اگروہ ہم نگر لا دین ہر ہماری مانا کو دایا ست بناو یہ بات سنکر سانپوں نے
 پسینہ صناع کر کے گرڑ جی سے کہا کہ تم کھلا امرت کا کلسا لا دو تو ہم تمھاری مانا کو دایا نہ بناوینگے گرڑ جی نے اسی وقت امرت کا کلسا اپنی
 سامرٹھ سے لاکر سانپوں کو دیا اور اپنی مانا کو ساتھ لیکر چلے آئے یہ حال سنکر دیوتوں نے ہار کیا کہ سانپ لوگ امرت پینے سے امر ہو کر
 سب جیوتوں کو بہت دکھ دینگے کوئی کسی طرح جیتا نہ بچے گا ایسا ہار کر سب دیوتوں نے اکر گرڑ جی سے کہا کہ تم اپنے کہنے کے
 موافق امرت کا کلسا کڈو کو دیکر اپنی مانا کو لا لاسے جیسا چھل کر کے اٹھوں نے تمھاری مانا کو دایا بنایا تھا ویسا چھل تم بھی کر و جیوت
 امرت کا کلسا اُن سے لے لو گرڑ جی نے یہ بات دیوتوں کی مان میں اور جیوت سانپ لوگ امرت کا کلسا تالاب کے کنارے رکھ کر
 اس اچھا سے اسنان کرنے لگے کہ پوتر ہو کر امرت پینے لگے اسی وقت گرڑ جی دیوان ہو کر کلسا امرت کا اٹھا لاسے اور دیوتوں کو سونپ دیا
 امرت لیکر اپنے لوگ کو چلے گئے جب سانپوں نے اس سبب سے گرڑ جی سے دشمنی پیدا کی تب ایک دن گرڑ جی نے بیکنٹھا ناٹھ اپنے
 سوامی کی اسٹ کر کے اُسے یہ بردان مانگا کہ کوئی سانپ ہلو لڑائی میں نہ جیت سکے اور ہم سانپوں کو کھا لیا کریں اٹھنا نہ ہم کو اور
 نہ کر سب جب پریشور دیند ہل نے گرڑ جی کو من مانا بردان دیا تب وہ بہت خوش ہو کر سانپوں کو پکڑ کر کھانے لگے جب سانپوں نے
 گرڑ جی سے جیتنے کی سامرٹھ اپنے من نہیں دیکھی تب برجیاسی کے پاس جا کر بے کیا کہ اسے جگت کے کرتا آپ نے ہلکو
 اور گرڑ جی دونوں کو پیدا کیا گرڑ جی بردان پانے کے پر تاب سے ہم لوگوں کو کھاتے جاتے ہیں ایسی زبردستی
 اُنکو کرنا نہ چاہیے یہ بات سانپوں کی سنکر برجیاسی نے اس طرح دونوں کا میل کر دیا کہ جیسے بھر بھر ایک
 سانپ پکڑ کر گرڑ جی اپنے کھانے کے واسطے لہا کریں اور سب کو دکھ نہ دیا کریں جب گرڑ جی اس بات پر خوش
 ہوئے تب سانپ لوگ آپس میں باری باز ہلکو ہر پوٹھای کو ایک سانپ پیپل کے درخت پر رکھ آئے لگے اور
 گرڑ نے برجیاسی کی اگیتا کے موافق دہی سانپ کھا کر دوسرے سانپوں کو دکھ دینا چھوڑ دیا جب کچھ دن

اس طرح بیت کر کے رو کے بیٹے کالی ناگ کی باری آئی تب وہ اپنے زہر کے گھنڈے سے کھنکھارنے لگا کہ مسم اور گڑھ دونوں شہب جی کے بیٹے ہو کر دونوں کی مانا آپس میں بہن بہن جو ہم اس سے ڈر کر اس کو سانپ کھانیکے واسطے دین تو اس میں جانی بری نہیں ہے اس لیے ہم گڑھ سے لڑیں گے یہ بچار کالی ناگ درخت پر کوئی سانپ نہیں رکھ آیا تب گڑھ جی اس کے دروازے پر آئے جب کالی ناگ نے گڑھ جی سے جڑھ کیا تب گڑھ جی نے اس کو اپنے پیچے اور چوہے سے مار کر گرایا اور اس وقت گڑھ جی کے پردوں سے سام ہند اور رگ ہند اور آخر بن ہند اور خیر ہند کے سر نکلتے تھے اس لیے وہ آواز سن کر سانپوں کا بیج گھٹ جاتا تھا جب کالی ناگ نے گڑھ جی میں اپنے سے زیادہ زور دیکھا تب وہ ہار مان کر بن میں کھنکھارنے لگا کہ اب بیٹا بھائے گڑھ کے ہاتھ سے میرا پران نہیں بچے گا اس لیے برندا بن میں جتنا کنا رہ جا کر ہوں تو جتنا بچوں کو واسطے کہ سو بھر رکھیشور کے شاپ دینے سے گڑھ سانپ سو بھر رکھیشور کے شاپ دینے کا حال نہیں جانتے تھے کالی ناگ نے ہی نار دھن سے سنا تھا۔ اتنی کھنکھارنا جاکھینٹ نے پوچھا کہ اے ہمارا ج گڑھ جی برندا بن میں جتنا کنا رہے کیوں نہیں جاسکتے تھے شکد یو جی نے کہا کہ اے راجا کسی سے سو بھر رکھیشور کا کنا رہے بیٹھے ہوئے تب کرتے تھے وہاں گڑھ جی نے جاکر ایک بڑا گڑھ جتنا میں سے کھا لیا یہ حال دیکھ کر سو بھر جو بھگت میرے کھنکھارنے کا ہوا اس نہ ہو تو اپنے سوامی سے جاکر پوچھ لے آج تیرا پردہ میں نے جھما کیا لیکن آگے کیوں واسطے یہ شاپ دیتا ہوں کہ جو تو پھر کبھی یہاں آویگا تو مر جائے گا۔

دو پا

ماکھن برہم کے نیمہ میں میری سوج بھائے

جو آوے میری شرن تا کی کرت سہاے

اے راجا اسی سانپ کے ڈر سے گڑھ جی وہاں نہیں جاسکتے تھے جب سے کالی ناگ وہاں آکر رہا تھا تب سے اس کے کانام کالی ناگ اور گڑھ جی کی گود میں گھس گئے تب برندا بنی نے شام سند کو پوری پریت سے گلے لگالیا اور پھوٹنے لگیں اور وہی آدک سب بھالالا انگو دیکھ کر پیم آنند ہو گئیں اورو گنو اور پھر شام سند کے دیکھ کر بارور سے تھے وہ سب خوش ہو کر پا کر کرنے لگے اس وقت بلدیہی یہ شام سند کی دیکھ کر بیت بنسے تب بند جی انگو بنسے دیکھ کر دودھ کر کے بولے کہ یہ بلدیہی بند یو جی کا بیٹا ہمارا ذات بھائی نہیں ہے اس سے دھک کے کئے کھٹا کرنا ہے یہ سنگر بلدیہی نے کہا کہ اے پتا میرے بننے کا یہ کارن ہے کہ جب شام سند جتنا میں کو دکر ایسے زبردست سانپ کو ناٹھ لائے تب نہیں ڈرے اب مانا کی گود میں آکر ڈرے کا بننے ہیں تب بند بابا شری کرشن کیسکا ڈر کچھ نہیں رکھ کر سب دھک دایوں کو دند دینے والے ہیں یہ سنگر بند جی بنسے لگے اور انھوں نے موہن پات گئے لگا کر کہا کہ اے بیٹا اب تم گائے چرائے نہ جا کر میری آنکھوں کے سامنے رہا کر دایا سنگر بند جی بنسے لگے اور انھوں نے موہن پات آنسے دان کر لیا اور اس دن پر جاسیوں نے شام سند کا نیا جنم ہوا بچار کر ایسی خوشی منائی جس کا حال مجھ سے برن نہیں ہو سکتا اور جہود جی نے شری کرشن جی سے کہا کہ اے بیٹا میں تجھ کو ہمیشہ منع کرتی تھی کہ تو جتنا کنا رہے مت جابا کر تو نے

یہاں کنا نہیں مانا اور جتنا جل میں کو دکر ہم لوگوں کو اتنا دھک دیا تب موہن پیارے بولے کہ اے مینا رات کا سینا چھو ا۔

دو پا

موہ ڈار کا ہود یو کالی وہ کے سر

کھیل کھیل گیند میں آلو جتنا تیر

اے مانا جب میں کالی وہ کے بھیر چلا گیا تب میں سانپ کو دیکھ کر بہت ڈر جب میں نے اس سے کہا کہ راجا کنش نے مجھ کو کل کے بھول لانے کے واسطے بھیجا ہے تب وہ راجا کے ڈر سے مجھے بھول سمیت یہاں پہنچا گیا پھر شری داما آد گوال بالوں نے موہن پیارے سے گلے مل کر کہا اے بھائی جو کچھ تھے کہا تھا وہ کیا تم کنش کو ضرور مارو گے اب ہمارا ابراہم بچا کر وہ بات سنتے ہی شری کرشن جی ہنس کر بولے کہ اے بھائی تم ہمارے سکھا ہو ہماری اور تمھاری گھڑی بھری لڑائی تھی اب ہم تم سے خوش ہیں پھر شام اور بلرام یہ لایا سمجھ کر آپس میں ہنسنے لگے اور اس دن سب برندا بن باسی شام سند کے سوچ میں بھوکے رہے تھے اس لیے شری کرشن نے کہا کہ آج کی رات سب کو فی یہاں تک رہو کل گھر چلیں گے جب ان کی انگلیاں سب لوگ وہاں گئے تب بند جی نے برندا بن سے پکوان اور مٹھائی منگو کر سب کو بھوجن کر لیا اور اسی دن بند جی نے کل کے بھول گاڑی اور بکوں پر لدو کر گوالوں کے ساتھ راجا کنش کے پاس بھیج دیے۔

دو پا

بہت بنے کر کنش کو دینی پتھر لکھاے

کھیو میری آوے تیر پ سوں ایسی جاسے

تم پر تاپ سے راج آپ کیو پہنچاے

بھینا بند جی کا کل کے بھول راجا کنش کے پاس



اسے راجا جب گوالوں نے کل کے پھول چھپی سمیت کنش کے پاس پہنچا دیے تب کنش کل کے پھول دیکھنے اور چھپی پڑنے سے ڈرا اور اسکو بنواس ہوا کہ شری کرشن جی پر ہم پریشور کا اوتار ہیں انکے ہاتھ سے میرا بران نہیں بچے گا ایسے بجا کر کنش بہت اُداس ہو گیا لیکن نند جی کو خلعت دیکر گوالوں سے بڑا کرتے وقت کہا کہ تم تنداسے سے کہدینا کہ ہم اسکے بیٹوں کو ایک دن ہلا کر دیکھینگے جب گوالوں نے اگر وہاں کا سند لیا کہا تب تندادک سب پر جیسا خوش ہوئے۔

دو ہا گت شام بلرام سون نہیں ہنس کے یہ بات سورج برج جن پر ہم ہلاس اک سکھ ہر اوتار سے جب رات کو برندا بن باسی جہنا کنر سے سر ہری کے بن میں سور سے تب راجا کنش نے یہ حال سیکر دھندھک نام راجپن کو ہلا کر کہا کہ تم آج جہنا کنر سے سب پر جیسا سو کو شام اور بلرام سمیت علاوہ دین تھارا بڑا احسان مانو گا یہ بات سننے ہی دھن جاکر دو ہا داد اٹل ات کر وہ کر یو دھو دس گھبرا

جب سب پیش اور چھپی اس آگ سے جلنے لگے تب تند اور جہودا دیک سب پر جیسا سون نے نیند سے چونک کر کہا دیکھا کہ چاروں طرف سے آگ دوڑی چلی آتی ہے اور کوئی راہ بھاگنے کی دکھائی نہیں دیتی یہ حال دیکھتے ہی تند اور جیو دا جی نے گھبرا کر شری کرشن جی سے کہا کہ دیکھن جب ہم لوگوں پر دیکر بڑا ہے تب تب تم سہا پتا کرتے ہو اب جلدی اس آگ سے بھاگ نہیں لو سب لوگ جگمرا جاتے ہیں بھاگنے کی راہ نہیں ہے تھاری شرن چور کر کہاں جائیں جب شام سندر نے آگ کی لپٹ سے سبکو بیا کل دیکھا تب آنکو دھیرج دیکر بوسے کہ تم لوگ اپنی اپنی آنکو بند کر لو آگ بجھ جائیگی جب سب لوگوں نے اپنی اپنی آنکھیں بند کر لیں تب دیکھن شری نند نند بہت روپ دھر کر سب آگ کو کھا گئے اور دھندھک راجپن کو مار ڈالا۔

بیا کل ہونا گوال بالونکا آگ لگنے سے اور اپنی اپنی آنکھیں بند کرنا شر کرشن جیکے کنسی



اسی ساعت کرشن بھگوان کی اچھا سے سب آگ بجھ گئی اور جتنے پیش بھی ادک جیو جلتے تھے سب جیون کے تیوں سکھی ہو گئے جب برندا بن بہاری کے کہنے سے برندا بن باسوں نے اپنی اپنی آنکھیں کھول دیں تب کسی کو ایک چنگاری بھی نہ دکھائی دی یہ چر تر سب لوگ دیکھ کر آپس میں کہنے لگے کہ کسی نے پانی سے بھی نہیں بجھایا یہ سب آگ کیا ہوئی تب موہن پیار سے نے کہا کہ چھوس کر آگ بہت ہلتی ہو پھر اسے بجھتے ہوئے دیر نہیں لگتی۔

سورج شام سہا یک جاہ تا کو ہو ڈر کون کو یہ نہ بڑائی تاہ پانچ ت جتنے کہے جب سب پر جیسا شام سندر کی استت کرنے لگے تب کرشن بھگوان نے اپنی مایا ایسی پھیلا دی کہ سب کسی نے یہ جانا کہ یہ آگ آپ سے بجھ گئی اور کالی ناگ ناٹھنے کا حال بھی آنکو سپنے کی طرح معلوم ہوا۔ دو ہا لاکھن پر بھد کے نہر میں کچھک کہوں ڈر ناٹھ پرات ہوت آند سے سب آئے گھر ما نہٹہ اُس دن سب چھوٹے اور بڑوں نے اپنے اپنے گھر خوشی منائی اور شام سندر کو اپنا لڑکا جاکر ہر روز اُسے پریت کرنے لگے۔

اوصیائے اٹھارہ صوان۔ مارنا بلرام جی کا پر لب راجپن کو شکد یو جی نے کہا کہ اسے راجا جس طرح شام سندر نے گوال بالوں کے ساتھ برندا بن میں کھیل کھیلایا تھا وہ کتا ہون سنو کہ جب گر لکھم رت یعنی جیٹھ اسار دھایا سورج کی دھوپ سے سب سنسار بیا کل ہو گیا لیکن شام سندر کی کرپات سب برندا بن میں کسی جیو کو کچھ گرمی نہ معلوم ہو کر سنت رت کا سکھ بنا رہا اس لیے برندا بن میں پھولوں پر جھنڈ جھنڈ بھونے کو جگر آم کی ڈالیوں پر کو کلا بولتی تھیں اور ورختوں کے نیچے ٹھنڈے سایہ میں مورناج کر کوکتے تھے اور ٹھنڈھی اور ملائم اور خوشبودار ہوا چل کر ٹھالوب من کے پاس جہنا جی تمرین لے رہی تھیں وہاں پر برندا بن بہاری بلرام جی اور گوال بالوں کے ساتھ گورین چرا کر بہت طرح کے کھیل کھیلتے تھے جب کبھی چرخ کی طرح گھومتے تھے تب آنکو زمین اور آسمان گھومتا ہوا دکھائی دیتا تھا اور جب ایک گوال دوسرے لڑکے کے ہاتھ پر تالی مار کر بھاگتا تھا تب وہ اسکو پکڑنے دوڑتا تھا اور کبھی آپس میں آنکھ جھو لا کھیل کر بہت طرح کے راگ گاتے تھے اور اپنے منہ سے بہت طرح کے بابے بجا کر شیر اور گدھ اور دوسری وغیرہ کی بولی بولتے تھے اور کبھی مری منو ہر ہنسی بجا کر اپنا گوال بالوں کو مناسک خوش کرتے تھے۔

دو ہا گوال بال بولین بے ماکھن پر بھد مسکات کہنوں سارس کو کلا مور ہنس کی بھانت اسے راجا ایسے آند میں پر لب راجپن بھیجا ہوا راجا کنس کا شام سندر کے مارنے کے واسطے گوال روپ بکر وہاں آیا اور سو اسے شری کرشن جی کے اور کسی نے اسکو نہیں پہچانا جب اُس نے بہت گوال بالوں کو اٹھائے جا کر پھاڑ کی کنڈر میں چھپا دیا تب شر کرشن جی نے آنکھ کے اشارے سے بلرام جی کو دکھا کر کہا کہ اسے بھائی اس گوال کو اپنا ساتھی مت سمجھو یہ پر لب نام راجپن کنٹ سے گوال بکر میرے مارنے کے واسطے آیا ہو اس کے مارنے کی کوئی تدبیر کرنا چاہیے یہ جب تک گوال کی صورت میں رہو گا تب تک زمین مارا جائے گا سو اسے کہ گوال روپ میرے سکھا اور بھائی بند میں جب یہ راجپن روپ دھرے تب اسکو مار ڈالنا شری کرشن جی نے بلرام جی سے یہ کہہ کر اس کپٹ روپ گوال کو اپنے پاس بلایا اور اسکا ہاتھ پکڑ کر کہتے ہوئے لے گیا کہ اسکو پکڑو

تمہارا بھیس سب سے اچھا معلوم ہوتا ہے جو لوگ ہمارے سکھا ہیں وہ کیٹ نہیں رکھتے اور کئی آدمی کو تین اپنا سکھا نہیں جانتا۔

69

سلیکھ بلایے ملک سب تھیں کہیں نہ لال

پھر شری کرشن جی نے پرلہا سر کو آدھے گوال بالوں سمیت اپنی طرف لے لیا اور آدھے گوال بال بلرام جی کے ساتھ دیکر
پھیل بچھا دیں۔ کھیلنے لگے اور یہ اقرار آپس میں ٹھہرا کہ جو لڑکا بوجھ نہ سکے اس کی طرف کے سب گوال بال دوسری طرف کے لڑکوں کو
اپنی پیٹھ پر چڑھا کر بھانڈی برتن تک بجاویں اسی طرح جہاں پر دونوں لڑکے پھیل بچھانے والے بیٹھے ہوں وہاں پھر آویں ایک
ایک گوال بال دونوں نخل کا عمر میں برابر دیکھ کر جوڑی ٹھہرائی اور شام سندھ نے اپنا جوڑی داما گوال سے اور بلدیو
کا جوڑی پرلہا سر کپٹ روپی گوال سے باندھا جب کھیلنے وقت بلدیو جی نے جیتا اور شری کرشن جی ہار گئے تب بلدیو جی کپٹ روپی
گوال کی پیٹھ پر چڑھے اور شری داماشری کرشن جی کی پیٹھ پر چڑھا جب اسی طرح سب لڑکے شام سندھ کے ساتھ
بلدیو جی والے گوال بالوں کو اپنی اپنی جوڑی کے موافق پیٹھ پر چڑھا کر بھانڈی برتن کو پھیلے تب وہ گوال روپ راجپست سب
لڑکوں سے آگے بڑھ کر بلرام جی کو آکاش میں لے اڑا اور ایک جوجن کا اپنا راجپست روپ بنا لیا اسکے کالے بدن پر بلرام جی کا
گورا بدن ایسا اچھا معلوم ہوتا تھا جیسے شام گھٹائیں چندر ماؤ سے ہو اور کانوں کا کنڈل بجلی کی طرح چمکتا تھا اور پسینا بدن کا
پانی کی طرح برستا تھا اس کا راجپست بدن دیکھتے بلدیو جی نے اپنا بدن ایسا بھاری کیا کہ پرلہا سر وہ بوجھ نہیں اٹھا سکا بلدیو جی کو
لیے ہوئے زمین پر گر کر جب اُسے بلدیو جی کو مارنا چاہا تب بلدیو جی نے ایک ٹکڑا اسکے سر پر مارا تو اس کا سر اس طرح پھوٹ گیا جطرح
اندر کے بحر سے پہاڑ ٹوٹ جاوے جب اُسکے سر سے خون کی دھارا بہنے لگی تب وہ راجپست چلا کر غر گیا۔ اور اُسکی لاش گرنے سے

مادر اجا نا پز لببا سُر کا بلند یوجی کے ہاتھ سے



نہیں کو س کے درخت دب کر ٹوٹ گئے۔

۷۲۲

مرتب آهن : یکہ کے سب کو جیو ہاں

گوال بال چکرت بھٹے دوڑ گئے بل پاس

19

بروکیو یہ کام کیٹ روپ مار یو اسٹر

وَمِنْ بِلَامٍ وَمِنْ تَحَارَاتٍ

اسے راجا گو آلا والا اور نر خوش ہو کر انکی بہت بڑائی کی اور دیوتوں نے خوش ہو کر کاش سے بارام جی پر پھول پائے

لون کو وہ راچیس کند را میں چھپا آیتھا انکو شام سندرنکال لائے۔

[illegible]

لوگو کو اس آگ سے بچائیے یہ حال اپنے سکھ اور کوال بالوں کا دیکھ کر

شرن گئی جن آے کے مات مات بسرا

نہیں بند کر لو تب اس آگ سے بچو گے جب شہری

یہ مکر شیام سنگھ نے گوال بالوں کو اپنے آنکھیں بند کر لیں تب شریکرشن جی نے اس لاپس کو روکا اس کے پاس چلے گئے سب گوال بالوں نے اپنی اپنی آنکھیں بند کیے ہوئے سب گوال بال گو دن سمیت شیام سنگھ کی قہاسے بھانڈیر بن کے پاس چلے گئے تب شریکرشن جی نے کہا کہ تم لوگ اپنی آنکھ کھولو دجو آنکھوں نے آنکھ کھولی تو کیا دیکھا کہ سب آگ اور آندھی جاتی رہی اور تم لوگ بھانڈیر بن کے پاس چلے آئے ہیں یہ چرتہ دیکھا کہ سب گوال بالوں کو اچھا معلوم ہوا پھر سب نے برندا بن بھاری کے ساتھ گوال بالوں کے پاس پہنچ کر من ہرن پیارے نے ہنسی بھائی تب ہنسی کی دھن سننے ہی سے سب برجا لاپس اپنے گھر کا کام کاج چھوڑ کر راہ میں آ کر کھڑی ہوئیں اور وہی صورت یاد رکھ کر کے اپنی اپنی آنکھیں کھنڈی کہن سب

گوپیون کا یہ پر تھاکہ بنا دیکھے شام سندر کے دن بھر برت کر کس شام کے وقت مری منور کا درشن کر کے بارن کرتی تھیں جب موہن پیارے اپنے گھر پر گئے تب جسوداجی نے انکو گود میں اٹھا کر بہت پیار کیا اور گوالون سے پوچھا کہ آج دیر کیوں ہوئی تب انھوں نے سبب حال راچس کے مارے جانے اور آگ لگنے کا کہنا دیا یہ سنکر جسوداجی اور روہنی جی بہت خوش ہو گئیں اور یہ حال سنکر سب برہنہ بن باسی شام اور بلام جی کو دیکھنے آئے اور انکی بڑائی کر کے کہنے لگے کہ اے شام سندر تمھاری کربا سے پہلے لڑکے بچے نہیں تو آج سب آگ میں جلا کر چکے تھے پھر بچوں نے اپنے اپنے لڑکوں سے دان اور دھنڈا لویا اور پریشو رکی پایا اس بات کا بشواس کیسوں نہیں آیا کہ یہ چڑ تر شام سندر نے کیا ہو اتنی کٹھا سنکر شاگرد جی نے کہا کہ اے راجا اسی طرح شریکرشن جی ہر روز نئی نئی لیلہ کر کے سکو شکھ دیتے تھے اور سب برہنہ بن پیارے پر ایسی موبہ تھیں کہ بغیر دیکھے سانولی صورت انکو چین نہیں پڑتا تھا پانی بھرنے اور وہی دودھ پیچنے کے بہانے جنانا کرے اور بن میں جا کر شام سندر کا درشن کر کے اپنے ہر دے کی تپن بھاتی تھیں اور اپنی ساس اور ماما کا سمجھانا ان کو اچھا نہیں معلوم ہوتا تھا اور بن ہر بن پیارے انتر جامی بھی اپنی چون اور مسکان سے انکو سکھ دیا کرتے تھے ایک دن شام سندر اپنا ثور روپ دھریے سب سکھوں کو ساتھ لیے جنانا کرے کہ م کے پیچے کھڑے ہو کر مری بجانے لگے اسی وقت شری راوہا جی اپنی سکھوں سمیت جل بھرنے کے بہانے سے موہن پیارے کو دیکھنے کی دلائے چلیں جب انھوں نے جنانا کے پاس گوالون کی پھیڑ دیکھی تب کھڑی ہو کر سکھوں سے بولیں کہ ماکھن چور راہ میں کھڑا ہے ہم لوگوں کو ضرور پھیرے گا جب موہن پیارے راوہا پیاری کے دل کا حال جانکر اپنے سکھا سمیت راہ چھوڑ کر دوسری طرف چلے گئے تب راوہا پیاری نے سکھوں سمیت جنانا کرے جا کر پانی بھرا اور اپنا کھڑا سر پر لیکر کھڑ کو چلیں اس وقت راوہا پیاری سکھوں کے چھنڈ میں ہنس روپی چال سے چلی آتی تھیں اسی وقت موہن پیارے نے گوپیوں کے غول میں آکر راوہا پیاری کی لگاری میں ایک لکڑی ماری۔

پچھتر شام سندر کا گوپیوں کو راہ میں



اور اپنی مسکان ماڈھری سے راوہا کو سب سکھوں کا من ہر بات بیا سکھوں سے بول۔
 سورٹھ کیو در گن میں دھام سندر نٹ ناگر سکھ۔
 جت دیکھون تر تریا من پتھہ موہن سو جھے تین۔

ان میں جو بر جبالاچر تھیں انھوں نے کہا کہ اے موہن پیارے ہم نے تمھارا کیا بگاڑا ہو جو اپنی مسکان اور چتون سے ہمارا پران اور گیان دونوں ہر لیتے ہو اور تمھارا موہنی روپ دیکھنے اور ہنسی کی دھن سننے سے ہمارا چت ٹھکانے نہیں رہتا تم نے من چرنے کا اؤم کب سے رکھا اذ یہ بات پریت بھری ہوئی سنکر شام سندر بولے کہ جس طرح تم لوگوں نے اپنی جھپ دکھا کر میرا من چرایا ہو اسی طرح مجھ کو بھی کہتی ہو تب گوپیوں نے رکھائی سے کہا کہ تم کسی کا چیر کھینچ کر دھکا کر کرادیتے ہو کسی کی لگاری نکال دیتے ہو تمھارے مارے کوئی جنا جل بھرنے نہیں یا تا ہم لوگ جسوداجی کے پاس جا کر تم کو پھر ا دکھل سے بندھوا دیں گی۔

دوہا	یہ سن ہر ریس کر اٹھے اندری لپی چھناے	کوہاے سب مات سون لیو مونہ بندھاے
سورٹھ	موہنہ کت ٹھک چور آپ بھین ساہن سنے	ڈاری گری پھور کت جا و جھگی کرن

جب شام سندر نے اس طرح لکڑی اندری جنانا بنادی تب گوپیوں نے جسوداجی کے پاس جا کر کہا کہ ہم لوگ کنھیا کے مارے جنانا جل بھرنے نہیں پاتی ہیں وہ ہم لوگوں کی لسی دسا کر پو کہ اسکا حال شرم کے مارے کہا نہیں جاتا یہ سنکر جسوداجی بولیں کہ جیسا تم کو ویسا میں کروں جب میں نے اسکو ا دکھل سے بانڈھا تھا تب تھیں سب اسکی سفارش کرتی تھیں اب جب کنھیا گھر آئے گا تب میں اسے مارو گی تم لوگ میری خاطر سے آج اسکا پراد چھنا کر اس طرح سمجھا کر جسوداجی نے گوپیوں کو یہ کیا جب شام سندر چپ چاپ ڈرتے ہوئے کھڑے تب اوٹ میں کھڑے ہو کر کیا سنا کہ جسوداجی گوپیوں کے اُرنے کا حال سنکر روہنی جی سے یہ کہتی تھیں کہ آج کنھیا گھر پر آئے گا تو میں اسے مارو گی یہ بات سنکر شام سندر بولے کہ اے ماتا تم مجھے مارنا چاہتی ہو گوپیوں کا پرترنگو نہیں معلوم ہو جو وہ کہتی ہیں وہی سچ مان لیتی ہو گوپیوں کا کھوکھلہ کم کے نیچے زبردستی پکڑ لیا کر میرے گال میں مگا مارا کہیں اور جب ٹٹک کر چلنے سے لگاری انکی گز کر ٹوٹ جاتی ہو تب جھوٹکی بند ا میری تم سے آکر کہتی ہیں یہ بیٹھی بات سنکر جسوداجی نے موہنی مورت کا چند رنگہ دیکھا ویسے غصہ بھول کر کہنے لگیں۔

دوہا	کہاں شام میر دتک سے سب جو بن چور	اب اُرن لے آدین تب پھوون منھ تور
سورٹھ	تو کیوں ان ڈھک جات میں رجت انت نہیں	لاوت جھوٹکی بات وہ سب ڈھیکھ گوانی

ایسا کہ جسوداجی موہن پیارے کو گود میں اٹھا کر پیار کرنے لگیں اس طرح شام سندر ہر روز نئی لیلہ کر کے بر جاسیون کو لکھ دیتے تھے۔

دوہا	یہ لیلہ سب کرت ہر بر جبارن کے بہت	کرشن بھجے جا بھا و جوتا کوس پھل دیت
------	-----------------------------------	-------------------------------------

اے راجا راوہا پیاری پورب جھم کے سنسکار سے شام سندر سے بڑی پریت رکھتی تھیں اسلیے بنا دیکھے موہنی مورت کے باکل ہو کر سکھوں سے بولیں کہ اے بن جنانا کرے جل بھرنے کے واسطے پھر چاو جھین موہن پیارے کو دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈھی کر دین جب میں وہاں جاتی ہوں تب وہ اپنی مسکان اور چتون سے میرا من موہ لیتے ہیں اور اس موہنی مورت کے دیکھے بنا مجھے چین نہیں پڑتا اور دنیا کی لالچ کے مارے میں کچھ بول نہیں سکتی ہوں باہر نکلتی ہوں تو ماتا پتا کا ڈرنگار ہوتا ہو اور گھر میں بیٹھنے سے پہلے یہاں رہ کر من میرا شام سندر کے پیچھے پیچھے ڈولتا پھر تاہو میں اپنے چت کو بہت سمجھاتی ہوں لیکن اس چت چور کی طر سے نہیں پھر تاہو کیا آپاے کروں کچھ بس نہیں۔ اور اے سکھی ایک دن کا حال تم سے کہتی ہوں سنو۔

کبیت

ایک کبھی منوہن کی ہر شری مکان دکھائے وئی رسی
سانولی صورت چہن مئی سب ہی چٹئی پھون چٹئی رسی
پھیر سبی اپنے اپنے گھر کھیلٹ کووت باٹ لئی رسی
مین پڑی بر کھجان لئی گھر آوت پور پھاڑ بھی رسی

اسے آلی اب مین نے اپنے من میں یہ بات ٹھان لی کہ شام سندر سے پرکٹ مین پرست کرونگی اس میں چاہو کوئی میری دنیا
کرے یا استت کرے اس سانولی صورت کے سامنے مجھے لوگ لاج اور گل پروا رکھ اچھا نہیں لگتا جب میرا پران اس پیارے
برہ مین نکلیا لگتا تب مین لاج کو لیکر کیا کرونگی اس لیے اب مین مومن پیارے کو اپنا بیت بنایا چاہتی ہوں اس میں تمھاری
کیا صلاح ہو یہ بات سنکر لانا آؤک سکھوں نے کہ وہ بھی شام سندر پر مومن تھیں کہا۔

دوہا

اگر پیاری کیسے چلین واجن کی اور
کیل نہ چھانڑت سانور وریا ندر کشور

اسے رادھا پیاری ہم لوگ اپنے من کا حال سے کیا کہیں جو حال تھا اور وہی حال ہمارا بھی سمجھنا چاہیے مومن ہمارے
کی چھپ دیکھنے سے ہمارا چہرہ ٹھکانے نہیں رہتا اور مہنی کی دھن ہو کہ بہت اچیت کر دیتی ہو نہ معلوم من ہر پیارے
ہم لوگوں پر کیسی مہنی ڈال دی ہو تھنے بہت اچھا پیارا دنیا مین کون چوڑا چیتن ایسا ہو جو اسکی چھپ دیکھنے اور مہنی سننے سے
مومت نہ ہو جائے وہ ہمارے پیت ہو کہ ہو لیکر کرین تو لاج کھاڑ مین پڑے۔

سورٹھ

ایک لوگ کی کان پت پرست راگھون شام مومن
اسے راجا پر چھپت شری رادھا جی آؤک سب بر جاریون کی یہ وشاکھی کر دن اپنا آنکے برہ اور ملنے کی تدبیر مین کاٹ کر
شام کے وقت اُنکا ورشن کر کے اپنے ہر دے کی تین بھاتی تھیں اور کسا بھانا اپنے گھر والوں کا انگوا چھان مین لگتا تھا۔

اودھیاے بیسوان

شکر بچی نے کہا کہ اسے راجا پر چھپت جب بہت گرمی ہونے سے سساری جو جو مکی ہوئے تب برسات روپی راجا کر پا اور دیا
کی راہ سے اپنی فوج دل بادل کو لیکر سب چوڑا اور چیتن کے شکر دینے اور گرمی کے راجا سے لڑنے کو اسطے دھوم دھام سے ساتھ
چڑھ آیا اسکی فوج مین بادل کا گرجنا انوار و باجے بجے تھے اور بہت طرح کی گھٹا شور میرا سی معلوم ہوتی تھی اور بجلی کا چمکنا غلی
تلوار کے برابر ہو کر کھا گانے والوں کی جگہ مود بولتے تھے اور بوندوں کا برسنا بان کے برابر ہو کر بھانوں کے کبوت بڑھنے کی جگہ مین
بولتے تھے اور سفید سفید لگوں کا اڑنا بھر ہرے کے برابر معلوم ہوتا تھا ایسی بھاری فوج دیکھتے ہی گرمی کا راجا ہار مارا گزرا جھاگ گیا
اور پانی برسنے سے زمین اور درخت سب چوڑا اور چیتن نے سکھ پایا آٹھ مینے تک جو پانی شورج نے سوکھا تھا وہ سب
اس طرح برسا دیا جس طرح راجا لوگ گرمی اور بار سے مین رعیت سے محصول لے کر برسات مین اُنکا پالک کرتے ہیں اور برہموی
نے اپنے سکھ دینے والے جل روپی پت کے برہ مین آٹھ مینے تک جو دکھ اٹھایا تھا اسکا سوچ پانی برسنے سے چھوٹ گیا اور بہت
طرح کے پھل اور پھول درختوں مین لگ گئے۔

دوہا

بیل بدھ لپٹی لٹ پھول رہی برہ رنگ
شوہت مین سنگار جم ناریشن کے سنگ

زمین برہریالی پیدا ہو کر ندی اور نالوں مین پانی زور سے بہنے لگا اور اسکے کنارے بہت طرح کے نیچے بیٹھی بولیاں بولنے
لگے اسے راجا برہن مین ایسی شوہا معلوم ہوتی تھی جبکہ برن نہیں ہو سکتا۔

دوہا

شوہا برہن مین کی برن سکے کب کون
شوہا آمت اپا ر شری برہن مین دھام کی

جہان نت کرت ہمار پر برہم بھلو ان ہر
اسے راجا اس سہاوانے بن مین گوی اور گوال لوگ بہت طرح کے گنے کپڑے پہنے ہوئے جھولا جھولتے تھے اور گو بیان مار
اؤک برسات کے گیت گاتی تھیں اور ان مین شام اور برام آٹھ مین گنے اور کپڑے پہنے ہوئے بہت لیدا کر کے سب کو سکھ دیتے
تھے جب اسی طرح آتے سے برسات بیت کر سرورٹھ آئی تب ایک دن شام سندر نے برام جی اور شری داماد کو گوال بالوں
بیت برہن مین جاکر گوؤن کو چنے کیواسطے چھوڑ دیا اور آپ ورت کے نیچے بٹھ کر کہنے لگے کہ اسے بلداؤ جی اب شوروٹھ
اچھے دن آئے۔

دوہا

جل اکاش بر مل چو بر کھارٹ کے آنت
جیسے اُجل چت مہا ماکھن برہم کے سنت

ان دنوں کھانے کی چیزوں مین سواد ملتا ہی اور سب چوڑا بڑوں کو بہت طرح کا سکھ ہوتا ہی اور گوستھ آشرم کو اپنے گھر رہتے
مین سکھ ملکر راجا لوگ انھیں دنوں مین دشمن پر چڑھائی کرتے ہیں اور بیا پار یون کو مال لانے اور ساؤدھ اور مینشون کو تیر تھ
جہاز کر کے مین بہت سکھ ملتا ہی اسے بھائی جھک برہن مین کا ایسا سکھ تینوں لوگ مین نہیں ملتا اس واسطے آدمی کا تن دکھان کر کے
برج مین رکھ کر برہن مین کو بیکٹھ سے بھی آؤکھک پیار راجا تھا ہوں تم بیان کے درختوں کو کلیپ برچھ سے کم مت سمجھو کسواسطے کہ
برہن مین باسی سب چوڑا اور چیتن میری بھکت اور پریت اپنے پران سے زیادہ رکھتے ہیں۔

دوہا

برہم بھکت سواست نر برہن مین اُتر آگ
جا کے تیس مین رہت ہوں اپنی پر بھتا تیاگ

یہ شکر بلداؤ جی نے کہا کہ اے دینا تھ مین اتنا بر دآن آپ سے مانگتا ہوں کہ جہاں جنم لینا وہاں مجھے بھی اپنی سیوا کیواسطے
ساتھ رکھنا یہ شکر بیکٹھ ناٹھ نے کہا کہ اے بھائی مین کبھی تم کو اپنے ساتھ سے ایک ساعت بھی نہیں چھوڑو گا تمھارے واسطے
تو مین ترشن دھارن کر کے برج مین لیدا کرتا ہوں۔

دوہا

پریم پلک تن مدت من رہے بے گہ پاسے
نرھ رچن مین شام کے سکھا برہن سکھ پاسے

تھرے گن ابھرام ہم سب کچھ جانین نہیں
دھن دھن دھن مین شام دھن مین برج دھن مین

اسی طرح بہت استت کر کے گوال بالوں نے شام سندر سے کہا کہ اے مومن پیارے اسوقت ہم لوگوں کا من مری سننے کیواسطے
بہت چاہتا ہوں یہ بات شکر مری منوہر نے لکھیا ہاتھ سے دھری اور ایسے پریم سے مری بجائی کہ جلی دھن سننے ہی سب چوڑا اور چیتن

موہت ہو کر ہرن وغیرہ ان کے چاروں طرف آکر کھڑے ہو گئے اور جہاں جمل بنے سے تم گیا بچھون کو اڑنا بھول گیا اور گھوڑوں نے گھاس چرنا چھوڑ کر تصویر کی طرح کھڑی ہو گئیں جھروں سے پانی کا گرا بند ہو گیا اور موہن پیارے بنی میں چھراگ اور چھتیس گئی گا کر گوال بالوں کا نام آسین لینے لگے اور مری بجاتے وقت اپنی آنکھ اور بھوون سے ایسا بھاؤ بتلایا کہ دیکھنے والے موہت ہو گئے اس وقت دیوتا لوگ اپنی اپنی استریوں سمیت رمان پر بیٹھ کر آکاش میں آئے اور انھوں نے مری سننے سے بہت خوش ہو کر شام سندر پر بھول برائے اور کہا کہ دھن بھاگ برجا سیوں کا ہو جو ایسا سنگھ ہر روز دیکھتے ہیں پریشور ہم لوگو کو برندان میں درخت ہی وغیرہ کا جنم دیتے تو کیونکہ ناٹھ کی سیوا کر کے اپنا جنم سوار تھ کرتے۔

استیت کرنا گوال بالوں کا اور مری بجانا شام سندر کا برندان میں



دوہا کارن کرن انت گن نغم بھید نہیں پاؤ
سورجھ سندر شام سجان دیت پر م سکھ سن کو
دوہا سو دھن سنکے گو پکا لاج کاج میرے
اے راجا سب برجالا بنی کی دھن سننے ہی موہت ہو کر بن کی طرف چلے اور راہ میں بیٹھ کر آپس میں یہ کہنے لگیں کہ جب بیٹھا
کاوشن بے گات ہمارے آنکھیں ٹھنڈی ہو کر بن کی اچھا بوری ہوگی ابھی تو ہمارا چت چور بن میں گوال اور گھوڑوں سے
ساتھ ناچتا گاتا ہو گا یہ سنگھ دوسری گویں کہہ کر سنو سکھی جب موہن پیارے سندھیانے بنی بجاتے ہوئے آوین گئے تب
اس موہنی مورت کی چھب دیکھ کر اپنا ہر دے ٹھنڈھا کر گئی دوسری بولی کہ سنو پیارے اس بانس میں نہ معلوم ایسا کون
بھرا ہو کہ جسکی بانسری کو موہن پیارے ہم سے اقم اور سندر بھگت آٹھوں پر اپنے منہ اور چھاتی سے لگائے رہتے ہیں اور وہ بنی

شیام سندر کے اوتھون کا امرت پی کر بادل کی طرح گوجتی ہے دوسری برجالا نے کہا کہ میرے سامنے بانس بویا گیا تھا جسکی یہ مری ہے
سکا نصیب جگا کہ میری سوت ہر کرکیشو مورت کی چھاتی پر دن رات چڑھی رہتی ہے جسوقت گویاں آپس میں یہ چرچا کر رہی تھیں اسیوقت
برندان ہمارے گوال اور گھوڑوں کو ساتھ لیے مری بجاتے وہاں آہو بچے اس موہنی مورت کی چھب دیکھتے ہی سب برجالا آپس میں خوش
ہو کر کہنے لگیں۔

کہت گھنا چھتری

مورن کے ٹکٹ ماتھے ہاتھ میں لکٹ راجے راجے گنج مال گھلے لکٹ لکٹ
سندر کپول شرت گندل کی جھلک راجے زلف امول بھرے گورن کے گن تے
گھون کے آچھے پاچھے کاچھے کاچھنی کے کاچھ راگ گوری گاوت گاوت گھون تے
آند کے گند برج کوچن چکرو خند منڈن آوت گوبند برندان تے

ایضا

زریدار چیرا میں چٹن کی چک چار ہار ملتن لڑ پاؤن لون پرست
گندل کی چک پیت پٹ پٹا نے کٹ و پیت کدم دت دانی ہی ویت
ننیں کو پھیل لے توچن پھیل کر د یہ چھب ہمارے کو کیوں نہ جیو ترست
منڈن آوت بجاوت بین منڈن بنن تے آوت ریک میں پرست

دوسری سکھی نے کہا کہ دیکھو یہ مری شام سندر کے اونٹ پر کیسی سندر معلوم ہوتی ہے جسکی امرت روپی آواز کانوں کی راہ بننے سے مرد
کی آٹھتے ہیں اور اس مری کا بانس جس بن میں پیدا ہوا تھا وہاں کے درخت اپنے کو بڑا بھاگوان جان کر کہتے ہیں کہ یہ بانسری ہماری
ذات بھاتی ہے اس بنی کی دھن دیوتا کی استریان اپنے بالوں پر سے سنگھ ایسی موہت ہو جاتی ہیں کہ انکی کر کا گھونگر و کھل کر پڑتا
سے اور آنکھیں نہیں ہوتی اور گھوڑوں کو چرتا بھول جاتا ہے اور ہرن وغیرہ تصویر کی طرح کھڑے ہو کر انکی دھن سننے ہیں اور بچھڑے دودھ
پینا بھول جاتے ہیں درختوں سے نہ بننے لگتا ہے دوسری سکھی بولی کہ اے پیاری پہلے اس بنی نے بانس کے بن میں جنم لیکر دھوپ اور
پانی اور سردی کا دکھ اپنے اوپر اٹھایا اور ایک بانوں سے کھڑی رہ کر پریشور کا پ کیا پھر اس نے پورا پورا اپنا کونکر آگ کی گرمی اپنے اوپر
اٹھائی تب ٹیڑھی سے سیدھی ہوئی اس سے بڑھ کر اور تب پریشور کا پ کیا کوئی کر گیا یہ سنگھ دوسری برجالا بولی کہ پریشور میرا جنم بھی بانس میں
ہوئے تو میں بھی آنکھوں پر موہنی مورت کے منہ سے لگی رہتی اور انکے اونٹ کا امرت پی کرکیشو بانی اسے راجا پرچھت جب تک
مری ہرن سے گھوڑوں پر چڑھ کر نہیں آتے تھے تب تک ہر روز ہی حال کو پیوں کا رہتا تھا۔

دوہا

تھان آئے ٹھاڑھی رہیں ہر سنگھ کر جو
ماکن پرچھ سکھ سے لگی کیوں نہیں ہو سکھ جو
جانب دھین چراوہن ماکن پرچھ جوت جو
بنی دھن سکھ سدا سکھ باوین سب لوگ

آدھیان اکیسوان گویون کی پریت کا برتن

شکد یو جی نے کہا کہ اسے راجا انھین دن پر جناریون نے جو شام سند سے بھی پریت رکھتی تھیں وہ بانسری سنگر
 ہاتھ اپنا گھر کے کام کاج سے کھینچ لیا اور اس مرنی کی دھن پر موت ہو کر آپس میں کئے لگین کہ اس جنگل کے چوڑے کا بڑا بھاگ ہے جو ہر روز
 شام سند کی چھب دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اور دنیا میں آنکھ پائے کا پھل انھین ملا ہے جو لوگ گودین پڑاتے اور بنی بجاتے اور بن بہار کرتے
 وقت شام سند کا اہریت روپی سورپ آنکھوں کی راہ کی گراں سالوںی صورت کا دھیان اپنے ہر دے میں رکھتے ہیں اور جو ہری
 اپنے ہر دن سمیت مرنی سنگر موہن پیارے کی چھب لنگی لنگا کر دھنیتی ہیں انکا بھاگ دیو کیاؤن سے بھی بڑھ کر بھنا چاہیے اور بڑا بھاگ ان
 گاکے اور پچھڑوں کا ہے جنگو مرنی موہن آب پریم سے جراتے ہیں اور برندان کے پچھڑوں کا بڑا بھاگ بھنا چاہیے جو دھنوں پر بیٹھے ہوتے
 من ہرن پیارے کی چھب دیکھنے اور مرنی منے سے بنا جنم سوارتھ کر کے انکو اپنی سماوئی بولیاں سناتے ہیں اور بڑا بھاگ یہاں کے
 جنگلی آدمیوں کا ہے جو شری برجناتھ جی کے انگ کا چھوٹا ہوا چند دن اور کبیر گھاس پھیلنے وقت اپنے منک پر چڑھاتے
 ہر اور گویو دھن پہاڑ گودین جراتے وقت برندان بہاری کا درشن پا کر کہتا ہے کہ میرے برابر دوسرے کا بھاگ نہ ہو گا کس واسطے
 کہ بیکٹھ ناٹھ اپنا جرن میرے اوپر رکھتے ہیں اور وہ پریت کند مول پھول اودک سے بیکٹھ ناٹھ اور گوال بالونکا اور گھاس سے
 گود کا ستان کرنا ہے اور دھن بھاگ برندان کے ندی اور نالوں کا ہے جو بانسری کی دھن سنتے ہی بھنا اپنا بھول کر ٹھہر جاتے ہیں
 اور جمناجی اپنی لہر سے موہن پیارے کے پرن چھو کر تار تھ ہوتی ہیں اور امین تراوی ناٹھ نت جل بہار کرتے ہیں اور کیا اچھا بھاگ ان
 درختوں کا ہے کہ جنگے سایہ میں مندر لال جی بیٹھتے ہیں اور بڑا بھاگ پر تھوڑی اور گھاس کا بھنا چاہیے کہ جس پر بیکٹھ ناٹھ اپنا جرن
 رکھ کر چلے بھرتے ہیں اور ہم لوگ لنگا بھی بڑا بھاگ بھنا چاہیے جو موہنی سورت کی بدیت ہمارے ہر دے میں آٹھون پیر رہتی
 ہے اسے راجا پرچیت گویان اپنے گیان سے شری کرشن جی کو پریشور کا اؤنار جاتی تھیں لیکن جب پریشور کی ملا انکو بیابانی تھی تب انکو
 جمنوداجی کا بیٹا بھتی تھیں اسی طرح سب استری اور پش برندان باسی شام سند کی پریت رکھ کر دن رات انھین کا جس کا پا کر
 تھے اور آٹھون پیر انکی چڑیا اور دھیان میں گن رہتے تھے اتنی کھانا سکندر شکد یو جی ہوسے کہ اسے راجا کوئی جیو ایسی سامر تھ نہیں رکھتا
 جو اسے جید اور مہاکو جان سکے جس پر وہ دیا کرتے ہیں دی کھانکی مہاکو جان سکتا ہے۔

ادھیان اکیسوان چنر سرن لیللا

اتنی کھانا سکندر راجا پرچیت نے کہا کہ اسے شکد یو جی سوانی شری کرشن جی نے کس طرح ان سب برجناریون کی اچھا پوری
 کی اسکا حال کیئے اس لیللا کے سننے سے میرا جت بہت پر سن ہو کر سب سوچ جھوٹ جاتا ہے یہ بات سنگر شکد یو جی بولے کہ اسے راجا
 جب آگن اور پوس کا مینا آنے سے سردی زیادہ پڑنے لگی تب ایک گوی نے سب گویوں سے کہا کہ میں نے بڑے بڑے بوجھوں سے ایسا
 ستاھا کہ آگن کے مینے میں پرات سے جمن میں اسان کرنے سے بہت جمنوں کے پاپ جھوٹ کو منو کا منا ملتی ہے اس سے ہم سب
 نیم ہاتھ کر جمن اسان کر بن تو اس کے پرناپ سے موہن پیارے ہمارے پت ہو گئے یہ بات سنگر رادھا اودک گویوں نے خوش ہو کر
 آگن بدی پر پوسے جمنانا شروع کیا تب پرات سے رادھا اودک سب برجالا اچھا بھنا آدھنکر اسان کرنے جاتی تھیں اور دھن کے
 سورج دھوٹا کو آگھ دیکر بار جی کی مورت مٹی سے بنا کر دھوپ دیپ نیپید اودک سے بڑھ پور یک پوجا اور دندوت اور دھیان کر کے

اردان مانگی تھین۔

کبت سوتا

گوب ستاکمیں گوری گسائین بانوں پڑون بنی سن لیجئے
 دین دیا تھ داسی کے اوپر نیک سوچت دیار سس لیجئے
 دیہی جو بیاہ اچھاہ سے موہن مات پتا کچھ ہو نہیں لیجئے
 سند سالور دند گسار سے ار جو پر سو برد لیجئے

اس طرح ہر روز پوجا کر کے دن بھر برت رہ کر شام کی وقت دی جانول بھون کر کے زمین پر سو رہتی تھیں اور منسا باجا کر منا
 سے انکو یہ اچھا رہتی تھی کہ جلد ہی ہمارا مطلب حاصل ہوا ہے راجا جب رادھا پیاری نے سولہ ہزار برجالا تھوڑی عمر والی کہ انھین
 باطرح کی تھیں ایک جنگ پوری استریان دوسرے دندک بن کے رکھیں کی استریان بوسری رام اوتار میں رکھنا تھی پر موت
 انکی تھیں بیکرے ہید کی رچا چوتھے گولک کی استریان جنھون نے گویوں کے تن میں ضم لیا تھا اپنے ساتھ لیکر نیم سے جمن اسان
 اور جوا اور برت کیا تب شری کرشن جی انتر جامی انیر دیاں ہوئے۔

بیٹے پر سن کر بال جت جن بہت دیندیاں

دو یا دیکھ نیم پریمے گوبن کو گویاں ڈڈا

گویوں کا جمناجی میں شری کرشن جی کے دھیان میں اسان کرنا اور دیاں ہونا شری کرشن جی کا



اسے راجا پرچیت ایک دن جو وقت سولہ ہزار گویان جمناجل میں اسان کر کے شری کرشن جی کو جوا آپس میں کر ہی تھیں اسی وقت
 شری کرشن جی اپنے سولہ ہزار روپ دھکر جمناجل میں سب گویوں کے پیچھے کھڑے ہو کر بیٹھنے لگے تب سب گویان انکو دیکھتی ہی بہت خوش
 ہو کر اپنے من میں کہنے لگین کہ میں نے دھن کے واسطے ہم دھیان اور پوجا کرتی تھیں انھون نے دیاں ہو کر درشن دیا پھر اپنا بدن بانی میں چھپا کر
 انکی پیار سے سے کہنے لگین کہ ہم کو بھی دیکھ کر تھوڑے میں نہیں آتی اور شری کرشن جی کی مایا سے کسی گوی کو دوسری گوی کا مال نہیں معلوم ہوتا تھا
 حال نہیں ہے بھی شری کرشن جی ہیں اس سب سے سب گویان اپنے اپنے من میں خوش ہو کر دوسری سکھی سے اپنا

دو پا	جو ماکن پوچھ گونجے پریم بھکت کے رنگ	دیا کرین پا چھے بھرن جھاپا سہم بہ سنگ
اس طرح موہن پیارے جل بہار کر کے باہر نکلے اور گو بیوں کا گنا اور کپڑا جو جھانکارے رکھا تھا اسکو بھاڑ توڑ کے پھینک دیا جب گو بیوں نے جا کر یہ حال جسودا جی سے کہا تب نندرا نی بولین۔		
دو پا	تم جاہت ہو گن گن تریا بام با	سو کیسے بڑاؤ گی تم لایک نین شام
سورجھ	مین بوجھی سب بات تم ہنسوں کمر ہو کس	بر تھا پھر ات اٹھلات مشٹ کر دین چھٹ
تکو ایسی بات کہنے ہوئے لاج نین آتی اور میرے اگیان بالاک کو پاپ کی آنکھ سے دیکھتی ہو یہ بات سنگرب بر جبالاؤنی سے اپنے گھر چلی آئیں جب دوسرے دن پھر سب گویاں جھانکنا آئیں۔		
دو پا	دھرے انا رات سب تہ پوچھو کھن جیسر	گنن ہوے انسان ہر پٹھین جھانکنا
تب شری کرشن دیندیاں لے بجا کیا کہ میرے ملنے کے واسطے انھوں نے بڑاؤ کیا ایسا بچار کر شام سندر نے اس دن بلرام جی سے کہا کہ اسے بہائی آج تم گو دین جہانے میں بجاؤ مین کلیو اکیڑھ سے وہاں آؤ گا جب کلام جی سب سکھا سمیت گو دین لیکر مین جا چکے تب برندا مین بہاری نے جھانکارے چپ چاپ جا کر کیا دیکھا کہ سب بر جبالا اپنا اپنا گنا اور کپڑا کتارے رکھا جھانکنا جی مین نہانے سے ہماری جو بجا کر دی ہیں تب موہن پیارے یہ پریت انکی چھپے چھپے دیکھ کر بہت خوش ہوئے اسے راجا جسوقت سب بر جبالا سورج کو اٹھ کر دیکھ کر بند کر کے شری کرشن جی کا دھیان کرنے لگے اسوقت سیام سندر بھکت تسلسل نے بچار کہ ان لوگوں کو جھانکنا جی مین ننگی نہانے سے پاپ لگتا ہے اسلئے انکا پاپ چھڑانا اور آگے کے واسطے گیان سکھانا ضرور ہے۔		
دو پا	پریم گن گویاں سے رہیں دھیان من لائے	ہر سب بھو کھن بسن لے جڑھے کدم پر جائے
اور سب کپڑوں کی گھڑی باندھ کر اپنے سامنے رکھ لی اور اسی جگہ فوس ہو کر بیٹھ رہے جب گویاں انسان کر کے باہر نکلیں اور گنا اور گنا جھانکارے نین دیکھا تب چاروں طرف ڈھونڈھ کر آپس مین کہنے لگے کہ اسے سکھی یہاں تو کوئی چڑیا بھی نہیں آتی نہ معلوم ہمارا گنا اور کپڑا کون اٹھا لیکھا سوائے ماکن چور کے اور کون ہماری چیز بجا دیگا ایسا لکھ دین بچن سے پکارنے لگے کہ کہیں شام نہ ہوں تو اپنا درشن دین یہ بات سنتے ہی موہن پیارے نے آہستہ سے بائیں ایک مرتبہ بجا دی تب ایک سکھی نے آواز کیطرت آنکھ اٹھا کر کیا دیکھا کہ مڑی منوہر گٹ پہنے لگیا ہے کیسے کا تلک دیے بنا لالکے مین پہنے پیتا میر باندھے کدم کے درخت پر بیٹھے ہیں یہ حال دیکھتے ہی اس سکھی نے سب بر جبالوں سے پکار کر کہا کہ تلک ادھر تو دیکھو ماکن پور دھو تیان چڑائے ہوئے گھڑی باندھے کدم پر بیٹھے ہیں یہ بات سن کر جیسے سب گو بیوں نے شام سندر کو درخت پر بیٹھے دیکھا ویسے ہی شرمندہ ہو کر گلے بھر پانی مین جلی سکھیں اور ہاتھ چڑھ کر پتی کر کے کہنے لگے کہ اسے دیندیاں دکھائیں نندندن دھو تیان ہماری نے ڈالو۔		
دو پا	ماکن پر پوچھ گونجیام جو پٹھین اُجیت یہ ناہنہ	ہم دای بن دام کی بھو تم من مانہ
یہ بات سن کر موہن پیارے بولے کہ تم لوگ اپنا اپنا گنا اور کپڑا پھینک کر انسان کرنے لگے نہیں مین نے انکی رکھواری کی بغیر جو کیداری دیے کپڑا نہیں پاؤ گی گو بیوں نے کہا کہ ہم لوگوں کو بانی مین جاڑا معلوم دینا ہے مگر وہاں نین آتی۔		

دو پا	تن من دھن ار پو پٹھین جو ہو ہرے پاس	ابلا میر دیکھے ہین جان اپنی واس
سورجھ	تب ہنس کیو کھنٹاے جو تن من کو دیو	یو بس یہاں آئے جو مانو میر و کو
تم ایک ایک سندر ی پانی مین سے نکل کر میرے پاس آؤ تب مین تمھارے کپڑے دنگا نین تو بابا بند کی سو گند ہو کہ بنا دیا ہے اپنے کپڑے نہ پاؤ گی یہ بچن موہن پیارے کا سکر شری رادھا جی نے کہا کہ ہم جو ان استریان تمھارے پاس ننگی کس طرح آدین یہ ناگیان تم کو کسے سکھا یا ہی ہکو ننگی دیکھنا چاہتے ہو۔		
دو پا	چھا نڈ دیو یہ ٹیک ہر بڑ بھو کھن تم لیو	شیت مروت ہم نیر مین چیر ہمارے دیو
سورجھ	دوشن ہوت آیا ر جو تیر انگ دیکھے پیش	تاتے نند کار ننگی نار نہ دیکھے
جب اتنی بنتی کرتے پر بھی شام سندر نے کپڑا انکا نین دیا تب سب بر جبالا رکھائی سے بولیں کہ نندکین کے راجا نین ہین جو انکی دہائی پھر گئی تم کپڑے ہمارے چور کر سب کو ننگی دیکھا چاہتے ہو یہ چلن تمھارا اچھا نین لگتا ابھی ہلوگ اپنے اپنے باپ اور بھائی سے جا کر تمھارا حال کہیں تو وہ لوگ اگر تم کو چوری مین پکڑن اور نندا اور جیو داکے پاس لجا کر تمھارا دنگ کر آدین یہ کٹھور بچن گو بیوں کا سنتے ہی شام سندر نے کہا کہ اب تم لوگ تبھی اپنی اپنی دھوتیاں پاؤ گی جب اپنے حمایتی کو لے آؤ گی شام سندر کو ناراض دیکھتے ہی سب بر جبالا ڈرتی اور کاہنتی ہوئی بولیں کہ اسے دیندیاں ہماری پرت رکھنے والا سوائے تمھارے دوسرا کون ہو جس کو ہم اپنا سنا کر جانکر بلاوین تمھارے چرن کی داسی ہونے کے واسطے ہم لوگ جھانکنا انسان اور برت اور پوجا کرتی ہیں تم بزدلی مین چور کر گئی اسیوں پر دیا کرو اور بستر ہمارے دیدالو تم تر لو کی ناٹھ ہو تمھارے اوپر ہمارا کچھ بس نین چلتا نین معلوم تھے کون سی موہنی ہمیر ڈال دی جو تمھاری ساقوں کی صورت دیکھے بنا ہم لوگوں کو اپنا گھر دو ارگل پر وار کچھ اچھا نین لگتا ہم کو ابلا انا تھ بھکر دیا کر وہ دین بچن ہنکر شام سندر نے کہا کہ جو تم لوگ سچے من سے میرے ملنے کی واسطے برت اور انسان کرتی ہو تو لاج اور کیٹ کو جتنا جل مین ڈبو کے دانے لگا کر میرے پاس آکر دھوتیاں اپنی اپنی لے جاؤ بنا انک دکھلائے کپڑے نین پاؤ گی۔ ایسی بات سنتے ہی سب گو بیوں نے آپس مین حال حال جانتے ہیں اسلئے لاج کرنا نہ چاہیے۔		
دو پا	کست پر سپر بل سے ہر پٹھ چھا نڈ ناہنہ	چیر بنا کیسے بنے کون بھانت گھر جانٹ
سورجھ	چلو بیچے چیر انھین کی ہٹھ راکھ کے	تنو ہن بل بیدر جو کچھ کہیں سو کیچے
ایسا لکھ سب گویاں ایک ہاتھ سے اپنی بھگ اور دوسرے ہاتھ سے اپنی چھاتی کو چھپا کر جتنا جل سے باہر نکلیں اور شام سندر کے سامنے جا کر سر پہنے کر کے کھڑی ہو رہیں تب مڑی منوہر نے کہا کہ ابھی تک تمکو ہسے کیٹ بنا ہو کیٹی جو ہمارے پاس لکھن ہو نہ تھے تم لوگ ایک ایک گویاں سامنے کھڑی ہو کر سورج دیوتا کو ہاتھ جوڑو تب مین تمھارے چیر دنگا کو واسطے کہ تم نے رات مین ننگے انسان کر کے بڑن دیوتا کا اپرا دھ کیا ہو یہ بات سن کر گو بیوں نے کہا کہ اے نند لال جی ہم لوگ سیدھی بھولی بر جبالا سے کیا کیٹ کرتے ہو۔		
دو پا	ماکن پر پٹھ سے نب کہیں ہم آئیں تم بیت	یہی تمھار د ساچ ہو اب ہون بستر دیت

ہم لوگ تمہارے ادھین ہیں جو کوہ کریں جب ایسا کر سب برجا لا چھاتی برکا ہاتھ اٹھا کر ایک ہاتھ سے سورج دیوانو
وڈوت کرتے لیکن تب نند نندن بولے کہ ایک ہاتھ سے وڈوت کرنا دوش ہوتا ہے دونوں ہاتھ سے پر نام کرو۔

دوہا

ایو کہہ ہو کر بن سہی جنس بولین برجام
جب یہ کمر سب گویاں موہن پیارے کے پریم میں ہو گئیں اور لاج چھوڑ کر دونوں ہاتھ سے سورج دیوانو کسکا رکیات
سیکھنا تھا نہ کیٹ بھکت اور پیت اٹلی دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور درخت پر سے اتر کر سب دھوتیاں اپنے کندھے پر ڈھکر
بولے کہ گوپو آب میں نے تمہارا بوجھا اپنے اوپر اٹھا لیا آدمی کے تن میں جھم لینے کا یہی چل ہے کہ دوسرے کا اڑکار کرے۔

دوہا

شہگ شیر نہار کے ماکھن پر بھبل میر
اے راجا سب برجا لا اپنا اپنا گنا اور کپڑا پنکر موہن پیارے کے پریم میں ایسی گن ہوئیں کہ انکا من گھر جانے کو اسے
نہیں چاہتا تھا موہن پیارے نے کہا کہ تم لوگ اس بات میں کچھ ڈکھ نہ مانو میں نے تم کو آگے کیو اسے گیان سکھا دیا جل میں
برون دیوتا رہتے ہیں اسلئے ننگے ہو کر پانی میں اسنان کرنے سے سب دھرم اور پٹن بہہ جاتا ہے اب تکوننگی ہو کر نکلنے سے جنانان
اور برت کرنے کا پھل ملے گا تم لوگ مجھے بہت پیاری ہو کر ارسدی پور ناشی کو میں تمہارے ساتھ اس لیلار کے تم شکا منو
پورا کرونگا اب اپنے اپنے گھر جا کر بہت برت رکھنا چھوڑ دو یہ بات سنکر سب برجا لا خوش ہو کر اپنے اپنے گھر چلی گئیں اور آٹھون
شیام سند کے دھیان میں لگی رہ کر کنوار سدی بورناسی کے دن گئے لیکن۔

دوہا

دیکھو چرت نندن کے سبے بال میت بھور
مُری منو ہر وہاں سے بنی بٹ میں اگر گوال بالوں کے ساتھ گوجرانے لگے اتنی کھانسنکر راجا پر پھیت بنے پوچھا کہ اے سوا
شریکش جی نے پر برہم کا اوتار ہو کر جن کو سب بھکت کا پر وہ ڈھانپنا چاہیے انھوں نے شاستر کے برخلاف برائی استری کو
ننگے کیوں دیکھا یہ سند یہ میرا مٹا دیجئے شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا استری کو ننگی ہو کر نہانے سے بڑا پاپ ہوتا ہے جب تک اسی طرح
جل میں سے ننگی ہو کر دوسرے پرش کے سامنے نہ جائے تب تک وہ پاپ اُسکا نہیں چھوٹتا اس سے کرشن بھگوان نے دیا کہ شاستر
کے موافق اُن سب کو ننگی نکلوا کر نرک سے بچا لیا وہ اپنے بھکتوں کی چوک کو سنبھال لیتے ہیں۔

دوہا

پرگٹ شیت ڈکھ پائے کے سب مل رہیں لجاے
اے راجا جب شیام سند بن میں ہوئے تب درختوں کا ٹھنڈا سا یہ دیکھ کر شری دانا کو گوالوں سے کہا کہ دیکھو یہ سب درخت
سردی اور گرمی اور برسات کا ڈکھ اپنے اوپر اٹھا کر ایک پاؤں سے کھڑے رہتے ہیں اور اپنی چھایا اور پھل اور پھول سے سب
جیون کو سکھ دیتے ہیں کوئی آدمی اُنسے بکھ نہیں جاتا اور آدمی سکھ پانے پر بھی اُن کی ڈالی اور پٹا توڑ لیتے ہیں تب بھی

یہ برانہین ملتے اور پھیل پھول لگے ہونے پر راہی اور بٹوہی کا سنان کرتے ہیں جب ان میں پھل پھول نہیں رہتے تب شرم سے
سر جھکا کر کہتے ہیں کہ جسے تمہاری کچھ سیوا نہیں بن پڑی اسلئے ہم شرمندہ ہیں اور اپنی پریت امیر اور غریب دونوں سے برابر دھکر
جو کیشورون کی طرح تب کرتے ہیں سنسار میں اسی کا جہم لینا پھل ہو جو اپنے اوپر ڈکھ اٹھا کر دوسروں کا بھلا کرے۔

دوہا

انہا ایسے درمن کی کاپے برنی جائے
پران بڑے داتان کے ان میں پیٹھے آئے
اس طرح درختوں کی تعریف کرتے ہوئے موہن پیارے کو الون سمیت اپنے گھر آئے۔

ادھیائے تیسواں - بھوجن مانگا گوالوں کا متھرا کے چولوں سے

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا ایک دن شیام اور بلرام کو جہانے کو اسلئے بن میں جا کر گوالوں کے ساتھ آند پور بک کھلے
تھے اسوقت گوالوں نے برجا تھجی سے کہا کہ اے ہمارا ج جو کلیوا ہم لوگ اپنے اپنے گھر سے لائے تھے وہ کھانے پر بھی بھوکھ ہماری نہیں
گئی اسلئے کچھ کھلائیے یہ بات سنکر نند لال نے پکار کیا کہ متھرا باسی براہمنوں کی استریان میرے درشن کرنے کی اچھا رکھتی ہیں سو آج
انکا منو تھ پورا کرنا چاہیے ایسا پکار کر نند لال جی نے گوال بالوں سے کہا کہ دیکھو بن میں جہان دھوان اٹھتا ہے وہاں متھرا کے چولے
راجا کنس کے ڈر سے چھپا کر جگتھ اور ہوم کرتے ہیں تم لوگوں میں سے چار پانچ لڑکے وہاں جاؤ اور وڈوت کر کے میرا نام لیکر
اُنسے بھوجن مانگ لاؤ یہ بات سنتے ہی گوالوں نے وہاں جا کر بنے پور بک اُنسے کہا۔

دوہا

بھوجن مانگت ہیں کیو ماکھن پر بھج برجاتھ
ہاتھ جوڑ ٹھاڑھے بھئے گوال بال اک ساتھ

اے راجا اُن براہمنوں نے جو اپنے اگیان اور کرم کے ابھان سے شیام اور بلرام کی مایا نہیں جانتے تھے یہ بات سنکر گوال بالوں سے
کہا کہ تم جو کہ لوگ نہیں جانتے کہ یہ بھوجن سب بھنے دیوتوں کے نام پر جگتھ کر کے لیے تیار کیا ہے جب تک پریشور کا جگتھ لورا ہوگا تب
تک بھوجن نہیں پائو گے جگتھ ہو نیکی پیچھے تم کو بھی پر سادے گا اور شیام اور بلرام اسیرون کے کل میں پیدا ہوئے ہیں اُن سے
ہم براہمن لوگ کل میں اُنم ہیں یہ کھو رہیں براہمنوں کے سنکر سب گوال بال مناس ہو چکیتاے ہوئے شری کرشن جی کے پاس جا کر
بولے کہ اے برجاتھ ہم لوگ اپنا مان چھوڑ کر تمہارے کہنے سے بھیکھا مانگنے لگے۔ تیسرے بھی بھوجن نہیں پایا اب کیا کریں بھوکھ بہت
شامی ہو یہ بات سنتے ہی موہن پیارے نے ہنسکر بلرام جی سے کہا کہ وہ براہمن لوگ ہماری بھکت نہ رکھنے سے یہ بھید نہیں جانتے
کہ جگتھ ہو یہ بات سنتے ہی موہن پیارے نے ہنسکر بلرام جی سے کہا کہ وہ براہمن لوگ اسی طرح اپنے اگیان میں
بڑے اسیسہ اور ہوم کا مالک کون ہو اپنے کرم کے ابھان سے اندھے ہو رہے ہیں بہت اچھا ہے کہ وہ لوگ اسی طرح اپنے اگیان میں
کہ شیام اور بلرام نے جو بن میں گویوں چرانے آئے ہیں بھوکھے ہو کر تم سے بھوجن مانگا ہو وہ استریان تم کو بڑے آور بھاؤ سے
بھوجن دینگے یہ بات سنتے ہی گوال بالوں نے جو بائٹوں سے جا کر کہا کہ اے سنا شری کرشن جی اور بلرام جی نے تم سے بھوجن
مانگا ہے جو تم کیا کہتی ہو۔

دوہا

کرت ہماے بھاگ دھن بھوجن مانگو شیام
گوالن کے من بچن سب ہر کہ اٹھیں دوج بام

سورج	کرت رہیں نہ دھیان سُن جگے گن شردن	بھل جہم نچ جان نکلو بھوجن لے چلین
دوہ	است بڑ بھاگی جیو ہن جگلو برج مین باس	ماکھن پر بھد کے درش تے پاوت پر مہلا
سورج	جن کے اُردھ لال سین لکٹ مُر لے	تھین نہ بھجے جم کال کون بھانت روکے کرین
چوپائی	تب گوان سون پوچھت بالا	کیک دور این نند لا لا
	چلو آج ہم درشن دیکھیں	جیون جہم بھل کر لکھیں
دوہ	یہ بات سُکر گوال بولے کہ اے ماما تھوڑی دور ہن جھوت وہ استریاں شریک شری جی کے پریم کے آندھین گن چلی جاتی تھیں	اسیوقت ایک مہر یا چوہے اپنی استری کو زبردستی راہ سے پکڑ کر لے آیا تب اسے کہا کہ بھو شریک شری جی کا درشن کرنے کے لیے جانے دو
دوہ	اچھے اور بدنامی مت لو جھے اُنکے درشن کی بڑی لالسا ہو اور وہ پریم پریشور پر تھوی کا بوجھ اُٹارنے کی واسطے اوتار لیکھن ساری	آدمیوں کی طرح دیکھ کر تے ہن تم لوگ بید پڑھ کر جگت اور ہوم کرتے ہو لیکن اُنکو اپنے اگیان سے نہیں پہچانتے۔
دوہ	اوجن جانے بھید یہ جگت کرت کہہ کاج	بھوجن مانگت ہن وہی ماکھن پر بھد برج راج
سورج	اے سوامی میرا پران توند لال جی سے جالاس جھوٹے بدن کو روک کر کیا روگ میرے مرنے کے پیچھے سوا سے بچھانے	کے تھو اور کچھ نہیں ملے گا جس آدمی کو پریشور کی بھکت نہ ہو وہ کسی کام کا نہیں ہوتا ہو یہ سب گیان کہنے پر بھی اُس مہر یا چوہے
سورج	سب استریوں سے پہلے وہاں جا پوچھا جس طرح پانی جلدی بھرنی اور سہر میں لجاتا ہو۔	
سورج	کٹھن پریم کا بھتہ جان نہم کی گت نہیں	کست بید سب گر تھہ پریم بھاؤ کے بس ہری
سورج	اے راجا جب پیچھے سے وہ سب استریاں بڑے پریم سے بھجن لے ہو چلن پر ہن پیار سے ایک برچھ کی چھایا ہن	ایک سکھ کے گدے پر ہاتھ رکھے بالکی دسج بنائے کل کا پھول ہاتھ میں لے کھڑے تھے جا پوچھن تب چمن اُنکا

سورج	جو مگر تھایان بھوجن کی سامنے دھردین اور اُس موہنی صورت کو دیکھتے ہی خوش ہو کر آپسین کہنے لگیں کہ اے سکھی ہی نند لال جی	ہن جنگی بڑائی ہم لوگ ہمیشہ سُکر دھیان کیا کرتی تھیں اب ہمارے بھاگ جاگے جو اُنکا درشن پایا اب اس چندر مکھ کی ٹھنڈک سے
دوہ	اپنی اپنی آنکھیں ٹھنڈھی کر و اور سنسار میں جہم لینے کا بھل بھلو اے راجا شری کرشن جی کی کرپا سے اُنکو اُسوقت دبے درشت ہو گئی	تب اُنھوں نے شریک شری جی کو پورن برہم جانکر ہاتھ جوڑ کر کہنے لگے کہ اے دینا تھو بغیر کرپا تھاری کے آپ کی اس سالنی صورت موہنی
سورج	مورت کا درشن کسی کو نہیں ملتا نہیں ملامت کون جہم کے ہن ہمارے سہارے ہوئے جو آپ کا درشن پایا اور بہت جنون کے پاپ ہمارے	جھوٹ گئے اور ہم لوگوں کے پت اُدک اپنے اگیان اور اُپھان سے سنساری مایا موہین ڈوب کر ایسے اندھے ہو گئے کہ جنھوں نے
دوہ	بریشور بیکٹہ ناکھ کو جگے نام پر سب لوگ جگتہ کرتے ہن آدمی بھگتہ مانگتے پر بھی بھوجن نہیں دیا تن اور دھن وہی اُتم ہوتا ہو	جو تھارے کام آوے جو لوگ آدمی کا بدن پا کر تھاری بھکت اور سیوا کرتے ہن اُنھیں کا جہم لینا سوار تھو ہر اور جگتہ اور پ
دوہ	اور دھیان وہی اچھا ہو تھیں تھارا نام آوے۔	اچار پدارتھ دیت ہن پاپ ڈکھ ہر لیت
دوہ	یہ بات بھکت اور پریم کی بھری ہوئی سنتی ہی شام سندھ کی کشت پوچھ کر بولے کہ تین نہ نہ کر کا بیٹا ہوں تم لوگ براہمن ہو کر بھوکو	زہر مت کر و امیں مجھ کو دوش ہو گا جو لوگ براہمن یا اُنکی استریوں سے اپنا کام اور شل کرتے ہن وہ سنسار میں کچھ بڑائی
سورج	نہ پا کر پاپ کے بھاگی ہوتے ہن تھے بھوکو بھوکا جانکر دیا کی راہ سے بن میں آکر بھوجن دیا ہم اسکے بدلے تھو کیا دیوین برہمن ہارا	کھریاں سے دور ہو جو ہم اپنے گھر ہوئے تو جھانکنت تھارا اور بھاؤ کرتے بیان ہمسے کچھ تھارا ششٹاچار نہیں بن بڑا اسات کا
سورج	بچھنا ہمارے من میں رہ گیا تم لوگو کو نریمان آئے بہت دیر ہوئی اب تم اپنے اپنے گھر جاؤ تھارے پت لوگ تھاری راہ دیکھتے	ہو گئے کہ سوا سٹل کہ استری اور دھانکی ہوتی ہو بغیر تھارے گئے دیوتا لوگ جگتہ اور ہوم براہمنوں کا قبول نہ کریں گے۔
سورج	سنت بچن زبان کرم دھرم بانی ٹھکر	دُج تیرہ پریم سچان بولین سب کر جو رکے
سورج	مے بیکٹہ ناکھ اب آپکا درشن کرنے اور آپکے چرن مل کی بھکت اور پرت رکھنے سے سنساری مایا موہ ہمارا چھوٹ گیا اب	ہو گھر بار اور گل پروار کا کچھ موہ نہیں رہا سواے اسکے ہم لوگ بنا گیا اپنے پت اُدک کے آپ کے چرن دیکھنے آئی ہن جو وہ لوگ بھوکو
سورج	اُسکے گھر رہنے نہ دین تو ہم کمان جاوینگی اس سے یہ بات اُتم ہو کہ سب آپ کے چرنوں کے پاس بنی رہیں اور آپ کی سیوا اور شل	کے پناہ پر لوگ بناوین اور اے ہمارے بھو ایک استری تھارے درشن کی اچھا سے ہمارے ساتھ آتی تھی اُسکایت اسکو زبردستی
سورج	پاک کر راہ میں سے پھیرے گیا نہ معلوم اُسکی کیا گت ہوئی یہ بات سُکر شریک شری جی نے ہنس دیا اور اُس استری کی صورت دکھا کر	کہا کہ گراہ میں سے پھیرے گیا نہ معلوم اُسکی کیا گت ہوئی یہ بات سُکر شریک شری جی نے ہنس دیا اور اُس استری کی صورت دکھا کر
سورج	استری کو شری کرشن جی کی سیوا میں دیکھ کر سب کو آپس میں معلوم ہوا پھر سب استریوں نے شریک شری جی سے کہا کہ اے بھگتہ آپ	اُسکے گھر رہنے نہ دین تو ہم کمان جاوینگی اس سے یہ بات اُتم ہو کہ سب آپ کے چرنوں کے پاس بنی رہیں اور آپ کی سیوا اور شل
سورج	اُسکے گھر رہنے نہ دین تو ہم کمان جاوینگی اس سے یہ بات اُتم ہو کہ سب آپ کے چرنوں کے پاس بنی رہیں اور آپ کی سیوا اور شل	اُسکے گھر رہنے نہ دین تو ہم کمان جاوینگی اس سے یہ بات اُتم ہو کہ سب آپ کے چرنوں کے پاس بنی رہیں اور آپ کی سیوا اور شل

پیش کو پاپ کی آنکھ سے نہ دیکھے ایسی پت برتا ستری کو جوگی اور سنیا سی سے اچھی جانتا چاہیے ایسی ستری جو کچھ بھلا یا بُرا کسی کو اپنے منہ سے کہہ دیتی ہو وہی بات سچ ہو جاتی ہو اور اسکو چارون پدارتھ اپنے پت سے ملتے ہیں۔

دوہا یہ بدھ سے تشبیہ کرے جو ناری من ہانہ چار پدارتھ سولے یا مین سننے نانہ اسلئے تم لوگ اپنے پت کے پاس جاؤ وہ تم سے کچھ دیکھ نہ ماکر خوش ہوئے یہ بات سنکر سب جو بایون نے امرت روپی طور بھیس شری کرشن جی کا آنکھوں کی راہ سے اپنے ہر دے میں رکھ لیا اور شری کرشن جی سے بھکت بردان لیکر آنکھوں سے دھو کر اپنے استھان کو چلیں اور جس براہمن نے اپنی ستری کو کوٹھری میں بند کر دیا تھا اسنے قفل کھول کر دیکھا تو اپنی ستری کو مری ہوئی دیکھ کر اپنے پیٹنے لگا جسوقت وہ اسکی نقش جلانے کی تدبیر کر رہا تھا اسوقت وہ سب استریان گھر پر پہنچیں۔

دوہا ماکھن ہر جگہ کو درش لے آئیں شکر سجان انکے درش پر تاپ تے ہیرن پاؤ گیان اسے راجا جاتے وقت براہمن لوگ اپنی استریوں پر کرودھت ہوئے تھے جب وہ استریان شری کرشن جی کا درشن کر کے پھر آئیں تب انکا ہاتھ چمکتا ہوا دیکھ کر براہمن لوگ کہنے لگے کہ جنکا درشن برہما جی ادک دیوتا اور رکھیشورون کو جلدی دھیان میں بھی نہیں ملتا ہو اپنہ ہم پریشور کا درشن ان استریوں نے کر کے اپنا جسم پھل کیا اور ہم لوگوں نے اپنے اگیان سے نہیں پہچا نا کہ جگیت اور ہوم کا لینے والا مالک کون ہو ہم نے پیدا و پرانوں میں ایسا سنا تھا کہ ہر ہم پریشور جگہ کل میں اتار لیکر نندا اور جسود کو اپنی بال لیل کا شکر دکھانے سو وہی بیکٹھ نا تھ بال لیل کرتے ہیں انھوں نے گوال بالو کو بھوجن مانگنے کے واسطے ہمارے پاس بھیجا تھا جسے بڑی چوک ہوئی جو سچا نندا کو بھوجن نہیں دیا اور جبکہ خوش ہونے کی واسطے ہم لوگ جگیت اور ہوم کرتے ہیں آنکھو آدمی سمجھ کر انکے سامنے نہیں گئے اپنے اگیان اور ابھان سے ہمارے من میں دیا بھی نہیں آئی ہمارے جگیت اور ہوم کرتے ہیں آنکھو آدمی ہو کہ ہمنے پریشور کو نہیں پہچانا ہلوگوں سے ان استریوں کو اچھا سمجھنا چاہیے جنھوں نے بنا جب اور تپ کیے اور کتھا پڑ ان آدھے اپنے گیان سے پریشور کو پہچا کر بھوک لگا یا اور انکا درشن کر کے آنکھوں کو شکھ دیا اسی طرح براہمنوں نے بہت پچھتا کر اپنی استریوں سے بے پور بک کہا کہ تمہارے برابر دوسرے کا بھاگ نہو گا کہ تم کو ہر ہم پریشور کا درشن ملا پھر ان براہمنوں نے شری کرشن بھگوان کو دھیان میں ہاتھ جوڑ کر کہنے کیا کہ اے دینا نا تھ ہم لوگوں کا اپرا دھ چھائیے اور ہمارے ہر دے میں جو اگیان کا پھل جا ہوا اسکیان روپی آگ سے جلا دیجیے جب اس طرح بہت سنت اور بیتی براہمنوں نے کی تب بیکٹھ نا تھ نے اپرا دھ انکا اپنے ہر دے سے پھٹا کر دیا اور سب استریوں نے نقش اس جو بان کی دیکھ کر اسکے پت سے کہا کہ ہم نے تیری ستری کو شری کرشن جی کی سیوا میں دیکھا تھا یہ بات سنتے ہی وہ تمہارا چہ رو کر بولا کہ میں بھی اپنی ستری کو تمہارے ساتھ جانے دیتا تو وہ کیوں مرنی ایسا کہو وہ تمہارا چہ شری کرشن جی کے پاس دوڑا گیا اور اپنی ستری کو وہاں چتر بھی روپ سے دیکھ کر جب شری کرشن جی کے سامنے بہت بلاپ کر کے رونے لگا تب کرشن بھگوان نے دیا کر کے اس سے کہا کہ اپنی ستری کی بھکت کے پر تاپ سے تو بھی چتر بھی روپ ہو جاو ایسا ہی ہو گیا تب کرشن بھگوان نے ستری اور پرش دونوں کو ہان پر بٹھا کر بیکٹھ میں بھجودیا اور جو پدارتھ براہمنوں کی استریان دے گئی تھیں اسکو بانٹ کر گوال بالوں سمیت آنند پور بک بھجوا کر دیا اسوقت شری داما نے کہا کہ اے نند لال جی گودین چرتی ہوئی دور نکل گئیں ان کو اکٹھا کرنا چاہیے یہ بات سنتے ہی کیشو مورت نے ایسی مری

ہانی کہ سب گودین آپ سے آپ دوڑ کر وہاں چلی آئیں۔

دوہا یا بدھ مری طیر کے گھیر لیں سب گائے سانجھ سے گھر کو چلے ہلدھر جو کے بھالے جب شیا م سندر نبی جاتے ہوئے برندان کے پاس پہنچے تب برجالا انکی چھب دیکھنے سے خوش ہو کر بولیں۔

دوہا پریم نکلن آنند ات کمت سکل برج بام دیکھ سکلن جمت سون شو بھت ات بلدھام کمت مروت من جوت جن دھن دھن سکھ دھور جنلے پنکھن کو مٹکٹ کیٹھے نند کشور اسے راجا جسوقت شیا م سندر گودین کی پیٹھ پر ہاتھ بھر کر اپنے پیتا مہرے آنکا بدن پوچھتے تھے اسوقت سورگ میں گودین کو پچھتا کر کہتی تھی کہ پریشور میرا بھی جنم برندان میں دیتے تو بیکٹھ نا تھ میرے اوپر بھی ہاتھ بھر کر میرا بھی دودھ دیتے۔

دوہا دھن دھن برج کی دھن لے چارت تر بھون نا تھ بھارت پوچھت دھت ننت ہت کر اپنے ہاتھ

ادھیائے چوبیسواں - شری کرشن جی کا گوبر دھن پیار کی پوجا کرنا

شکر دیو جی نے کہا کہ اے راجا پر بھکت جس طرح شری کرشن جی نے گوبر دھن پیار اپنی بائیں چھٹائی پر اٹھا لیا تھا وہ کتھا کہتے ہیں کہ گوبر دھن کو گوبر دھن کے برجیاسی لوگ برسوں دن کا تک بدی چتروشی کو پچھتیش پر کار کے جنم بنا کر راجا اندر کی بدھ پور بک پوجا کیا کرتے تھے جب وہ دن آیا تب برندان باسیوں نے بہت طرح کے پکوان اور مٹھائی ادک اندر کی پوجا کیواسلئے اپنے اپنے گھر بنایا اور جسود و اچی بڑی پور تراتا سے سب پدارتھ بنا کر رکھتی تھیں جس میں کوئی جو ٹھانہ کر ڈالے۔

دوہا سینت سینت ات نیم سے دھرت اچھوتے جات شیا م کون پر سین نہیں یہ من مانہ ڈرات جمت جانت نا تھ سب دیون کے دیو ہر شتاک کرت من مانہ سرت پوجا جان جیہ اسے راجا شری کرشن جی نے مگر گھر یہ طیار می دیکھ کر من میں ایسا بجا کر کیا کہ اندر کی پوجا چھڑوا کر گوبر دھن پیار پوجا کرنا ایسا بجا کر جسود و اچی سے پوچھا کہ اے مٹھا آج سب برجیاسیوں کے گھر پکوان اور مٹھائی طیار ہونے کا کارن ہو یہ تیرا جسود و اچی کہ اے بیٹا اسوقت مجھے بات کرنے کی چٹنی نہیں ہو تو اپنے باپ سے جا کر پوچھ لے یہ بات سنکر موہن پیار سے ہرام جی سیرت شکر دھن جی کے پاس گئے۔

دوہا تب ہر بولے نند سون ندھر مند مسکا کرت بھائی کون کی با با موہ ستاے اسے با با وہ کون دیوتا ہو جسکی پوجا کرنے سے بھکت اور نکت ہتی ہو سکا نام اور گن مجھے بتا دو بڑو کو اچھت ہو کہ اپنے گل کی ریت میں گولوں کو بتلا دیا کرین لڑکپن کی سیکھی ہوئی بات یاد رہ کر بھی نہیں بھولتی یہ سنکر نند جی بولے کہ اے بیٹا ابھی تک تم نے اس پوجا کا نام نہ سنا یہ سب ساگر می اندر کی پوجا کے واسطے جو سب میگوں کے راجا میں بنی ہو انکے پوجنے سے برسات اچھی ہو کر گھاس اور پھوس پیدا ہوتا ہو جسکے پیدا ہونے سے سب جو شکھ پاتے ہیں اور یہ پوجا ہمارے گل میں بہت دنوں سے ہوتی آئی ہو۔

دوہا ماکھن پر جگہ بولے تے تا بات سن لیوہ جنہ پوجا نہیں ہوت ہو تہہ برست نہیں ہند اکو با با آجنگ جو کچھ ہمارے بڑوں نے جان یا آجان میں اندر کی پوجا کی وہ اچھا ہوا لیکن تلوگ جان پوجکر دھرم کی راہ چھوڑ کر

۱۰۰

کیون چلتے ہو کسو اسطے کہ سنسار میں تین طرح کا دھرم اور کرم ہوتا ہو ایک بید اور شاستر کے موافق دوسرا لوگ ریت کے موافق تیسرا اپنے من سے بید کے موافق کرم کرنے سے پہلے اُسکا ملتا ہو چلا نہیں بتلاؤ کہ اندر کی پوجا کرتے سے کیا ملے گا وہ کسی کو جگت اور بھکت اور روقہ اور سیدھا اور بردان نہیں دے سکتے اور اندر آپ سوچ گئیے کہ اندر اس پاتا ہو تب دیوتا اُسکو برا جا کر کے مانتے ہیں اس سے وہ پریشور نہیں ہو سکتا جب وہ دیوتوں کی لڑائی سے بھاگ کر کہیں چھپتا ہو تب نارائن جی اُسکی سمایا کر کے پھر اُسکو اندر اس پٹھال دیتے ہیں ایسے نرل کی تم لوگ کیون پوجا کرتے ہو اور اپنا دھرم پچانکر پریشور کی پوجا کیون نہیں کرتے اندر کا کیا کچھ نہیں ہو سکتا اور جو لوگ اپنے اگیان سے نارائن جی کو جو اندر اک سب جگت کے مالک ہیں چھوڑ کر دوسرے دیوتا کی پوجا کرتے ہیں اُن کو اگیان سمجھنا چاہیے کسو اسطے کہ دُکھ اور سُکھ نارائن جی کی اچھا سے ہوتا ہو بغیر اچھا نارائن جی کے دخت کا ایک پتا بھی نہیں ہل سکتا اندر بھی انھیں کی کر پائے اس پدوی کو پوچھا ہو جو جو بات برہما جی نے سب کے کرم میں لکھ دی وہی ہوتی ہو اُس میں تل بھر بھی گھٹ بڑھ نہیں سکتی سُکھ ہیبت اور پروار آدک اچھا سامان اپنے دھرم اور کرم سے ملتا ہو اور پانی برسنے کا حال اس طرح ہے سمجھو کہ آٹھ مہینے تک سو سو دیوتا جو پانی زمین کا سوکتے ہیں وہی پانی چار مہینے برسات میں برستے ہیں اُس سے اُناج اور گھاس وغیرہ سب پیدا ہوتا ہو اور برہما جی نے براہمن چھتری پیش شہ در چار برہن جو جگت میں بنائے ہیں اُنکے پیچھے ایک کرم اس طرح پر لگا دیا کہ براہمن بید اور بدیا پڑھیں اور چھتری سب کی رچھا کریں اور پیش کھیتی اور بیایا کریں اور شودران تینوں برہن کی سیوا کریں اور پتا ہمارا برہن پیش کاؤ اور ہمارے بیان بہت گویا ہیں اور برہن اور گول ہمارے جہم بھوم ہو اسوا سٹے گوب اور گوال ہم لوگوں کا نام پڑا ہو ہمارا یہی کرم ہو کہ کھیتی اور بیایا کر کے گوا اور براہمن کی سیوا کریں اور بید اور شاستر کی بھی سیوا کیا کہ اپنے برہن کا دھرم چھوڑے جو لوگ اپنے برہن کا دھرم چھوڑ کر دوسرے برہن کا دھرم کرم کرتے ہیں اُنکو ایسا سمجھنا چاہیے کہ جس طرح کل و نئی استری اپنے بت کو چھوڑ کر دوسرے پریش کے پاس رہے۔ اے بابا تم مجھ بالک کا کہنا سچ مانو تو اندر کی پوجا چھوڑ کر گو بردھن پہاڑ اور گوا اور براہمن اور بن کی پوجا کر کس واسطے کہ گو بردھن پہاڑ بیان کر راجا ہو اور اُس پہاڑ اور اُس بن میں چرنے سے سب گوا اور بچھڑے ہمارے پالن ہوتے ہیں اور انھیں کا دودھ اور گھی آدک بیچنے سے ہم جو کا ہوتی ہو۔ جو کوئی اپنا پالن کرے اُسکو اپنا راجا سمجھ کر پوجنا چاہیے اس واسطے سب بکوان اور مٹھائی آدک جو بنائے اُسکو گو بردھن پہاڑ پر لے چل کر اُس کی پوجا کرو اور سب پدارتھ اُسے بھوک لگا کر گوا اور براہمن اور کنگا لوگوں کو کھلا دو اور سال سے اس سمیت میں بہت برسات ہوگی یہ بات شری کرشن جی کی نندا اور اپنندا اور برکھان آدک پریشور کی اچھا سے مان کر پوئے۔

دو ہا | تاتے سوئی کیجی کرشن کی جو بات

جب یہ صلاح آپس میں ٹھیک ہو گئی تب نندرا سے نے گاؤں میں ڈھنڈھو اڑھوا دیا کہ کاتک سندی پر یو کو چل کر گوبر دھن پہاڑ کی پوجا کرینگے سب کوئی پکوان اور مٹھائی وغیرہ سامان لیکر گون سمیت چلنا۔ اسے راجا یہ اگیا مند اور انکی پوچھ اور سینک رنگ کر گئے میں گھٹا باندھ دیا اور کاتک سندی پر یو کو سب برج باسیون نے پرات سے آستان کر

المكتبة رقم ١٠

۱۰۔ سب سامان گاڑی اور بیلین پر لدا لیا اور سب استری اور پُرش اور بالک اچھے اچھے گھنے اور کپڑے پہن کر مندرجی اور برکھان
 بن اؤکے ساتھ کاتے رہتے ہوئے گوردھن پھاڑ کو یوجنہ چلے۔

<p>ن آد کے ساتھ گاتے بجاتے ہوئے گوبردھن پہاڑ کو لیو جنے چلے۔</p>	<p>دو پا</p>
<p>ماکھن پر چھ ات چاؤ سون بھون بستر نگائے</p>	<p>سورٹھ</p>
<p>نند مر آپ نند سب شیا م رام دودھ باے</p>	
<p>اُترے سہت سماج چھون اور سرج لوگ سب</p>	
<p>گر گوبردھن کو چلے گو دھن سے بنائے</p>	
<p>پہونچے گوبردھن ٹیٹ نرکھ شکھ شکھ یاے</p>	
<p>نرکھ شوبھت گر راج کوٹ کام شوبھاسدن</p>	
<p>ریشہ کر ابرم اسنوں سے</p>	

گوبردھن پیار پوجوانا شری کرشن جی کا بیج باسیون سے



جب شری کرشن جی کی اگیا کے اُتار سب کسی نے پوجا گو بردھن پہاڑ کی دُھوپ اور دیپ اُدک سے دھوپور بک کی وریکوان اور مٹھائی اُدک سب پدارتھ تھا لیون میں بھر کر گو بردھن کے سامنے بھوک رکھا اور اپنی مٹھائی اور پکوان وہاں اٹکھا ہوا جگہ کا ڈھیر بنا کر معلوم ہوتا تھا اور بہت طرح کے پھول اور مالہ اور کپڑے آویڑھانے سے گو بردھن جی کی ایسی شو بھا دیکھ پڑتی تھی جس کا ہر نہیں ہو سکتا اُس وقت شری کرشن جی نے برجاسیون سے کہا کہ تم لوگ اپنی اپنی آنکھیں بند کر کے گو بردھن جی کا دھیان کرو تر راج پر تپتہ اپنا درشن دیکر تمہارے سامنے بھو جن کر نیگے جب شری کرشن جی کے کہنے سے سنجی اُدک سب برجاسی ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہو گئے اور اپنی اپنی آنکھیں بند کر کے گو بردھن پر بہت کا دھیان کیا تب شری کرشن جی بیکٹھ نا تھا ایک پتھر بھٹی بنال روپ ہر گندرا اور تیجوان اچھے اچھے گنے اور کپڑے پہنے ہوئے گو بردھن پہاڑ سے پرگٹ ہوئے اُس وقت اپنے شری کرشن روپ ہر گندرا اور تیجوان اچھے اچھے گنے اور کپڑے پہنے ہوئے گو بردھن جی تم لوگوں کو درشن دینے کے واسطے پرگٹ ہوئے اندر اُدک برجاسیون سے کہا کہ تمہاری بھکت اور سچی پریت دیکھ کر گو بردھن جی تم لوگوں کو درشن پانے سے بہت خوش ہوئے آج اچھی طرح درشن کرو یہ بات سُنتے ہی برجاسیون نے آنکھ کھول کر دیکھا تو اُس روپ کے درشن پانے سے بہت خوش ہوئے کہنے لگے کہ آج جس طرح گو بردھن جی نے درشن دیا اس طرح اندر کا درشن بھی نہیں ہو سکتا۔

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

تم لوگ اپنا اپنا اسباب گنوا اور پچھڑے سمیت گو بردھن پہاڑ کے پاس لیچلو وہ تمھاری رچھا کر کے اندر کا ابھان توڑینگے
جب شیا م سندر کی اگیاے سب برجاسی اپنا اپنا اسباب گنوا اور پچھڑے سمیت گو بردھن پہاڑ کے پاس لے گئے تب شریکرشن جی
بھکت ہتکار سی نے پیتا مبر کی کچھنی باندھ کر مری کر مین کھونس لی اور گو بردھن پہاڑ کو اپنے بائیں ہاتھ کی کافی انگلی پھونک کر اٹھا لیا
اٹھا لینا شری کرشن جی کا گو بردھن پہاڑ اپنے بائیں ہاتھ کی چھنگنیا پر



اور سب برجیاسی اور گکو اؤک کو اُسکے سایہ میں کھڑے کر کے سُدرشن چکر کو حکم دیا کہ تم چاروں طرف اس پہاڑ کے پھرتے رہو
جتنا پانی برسے وہ سب اپنے تیج سے سوکھتے رہو زمین پر ایک بوند پانی کا نہ گرنے پاوے سُدرشن چکر نے ویسا ہی کیا اُس وقت
سب برجیاسی شریکرشن جی کی بڑ بھتا دیکھ کر پسینہ کنے لگے کہ شری کرشن جی پر میثور کا اتار معلوم دیتے ہیں نہیں تو آدمی کی یہ
سامرتھ نہیں ہو کہ پہاڑ کو پھول کی طرح اُنکلی پر اٹھا سکے اور شریکرشن ویسا سندھ پہاڑ اٹھائے ہوئے مدھ مدھ سر سے مُڑی بجا کر سب کو
خوش کرتے تھے جبین کوئی گھبرائے نہیں اور جسودا جی اپنے پڑاں پیار سے کے پریم دین گھبرا کر نند جی سے کہتی تھیں کہ تم نے اپنے
اگیان سے اندر کی پوجا چھوڑ کر گو بر دھن پہاڑ کو پوجا تھا ابھی کہیں پہاڑ موہن پیار سے پر گر پڑے تو میں کیا کرونگی۔

چو ی

بار بار ملک لیت بلیت	دیکھ بھار من ات دیکھ پاتے	پن پن گویر دھنہ مناوے
کر پو کا نھا کی رکھواری	پے پکو ان مٹھائی میوا	بہر پو جھون تے کو دیوا
پھر جھو راجی نے بلرام جی سے کہا کہ کھنیا تمھاری سہتیا کیا کرنا تھا سوقت تم بھی کچھ اسکی سہتیا کرو اسی طرح جھو راجی اپنے کل کے دیوتا اور پریشور کو بار بار دندوت کر کے یہ مناتی تھیں کہ موہن پیارے کو پھاڑ اٹھانے میں کچھ دیکھ نہ ہو نیچے۔		

٦٩٩

جب شیاہ سندر نے اپنی ماما اور پتا کو دیکھی دیکھا تب اُنکے دھیرج دیئے کیواسطے یہ تدبیر کی۔

چو پانی

<p> گویوند سون نکٹ بلائی لے لے نکٹ را کہ گر لیبو گو بر و هن گر صلیو سہائی </p>	<p> مہون سب بل کرو سہائی مت را کہو ارمین سہایدو آپ کہو موہ لیو امٹھائی </p>
--	---

نہاں گوپ سب کٹ کر لائے
کرت شیاں تب مند سون بھلے لیوا چکائے
کوئی تک تدم سکھد حام کرت جیت نمن سکھد
دھگ بل ام دیکھ دیکھ لیا نہت

انوقت گویان ہنسی کی راہ سے سوہن پیارے سے کہتی یقین کہ تم نے سانچہ سیرے دودھ اور ناکھن آدک ہمارا چراگھایا

جوابی

کنور کا نغہ کے آت میں بھائی	گورا رنگ سندر شکھ کاری	شیام سنگ ٹھیلٹ نت پیاری
تب میں ڈول گئے گر بھاری	نزارین کو آت ہی بھائی	دھارے چھپاے را دھکا لائی
راجہ راتنا کے پاس لے گئیں تب کیرت جی نے را دھ پیاری		

[illegible]

سے سب سے اہم بات و لو تاپوے۔

سے سب حال کہاتب ویوتا بولے۔
 تم خانہ رنجہ کھو مرحب و کھمت یکاری جائے

کیوں لینا و تارتب سوئی بھرت برج آئے
 کھنہ رست و طعنا بے بھنے کر من بیا کل بھئیو

اسے راجا دیو تو لکچھن سننے اور ایسی ایسی ہما شری کرشن جی کی دیکھنے سے اندر کو بشواس ہوا کہ شری کرشن جی پر میشور آد پرش کا
 اسے راجا دیو تو لکچھن سننے اور ایسی ایسی ہما شری کرشن جی کی دیکھنے سے اندر کو بشواس ہوا کہ شری کرشن جی پر میشور آد پرش کا
 اسے راجا دیو تو لکچھن سننے اور ایسی ایسی ہما شری کرشن جی کی دیکھنے سے اندر کو بشواس ہوا کہ شری کرشن جی پر میشور آد پرش کا

٦٩٩

ڈر سے سب میگھ بھاگ گئے اب اپنی انگلی پر سے پہاڑ اتار کر کھدیجیے یہ بات سنکر شری کرشن جی نے گوبردھن پہاڑ کو اُس کی جگہ پر رکھ دیا سو قوت دیوتوں نے آکاش سے اُپر پھول برسائے اور اُپر اُدن نے اپنے اپنے ہانوں پر آکر نایج دکھلایا اور گندھربوں نے کانٹا سنایا اور رکیشورون نے استت کی اور جسوداجی نے موہن پیارے کو بڑے پریم سے گود میں اٹھا کر اُنکا منہ چوما اور اُنکا ہاتھ دبانے اور بار بار اُنکی چمکانے لگین اور روکر اپنے پُران پیارے سے پوچھا کہ اے بیٹا سات دن تک پہاڑ اُنکی انگلی پر اٹھانے سے تیرا ہاتھ دکھتا ہوگا تب نہ لال جی بولے کہ اے مٹیا گوبردھن پہاڑ اپنی خوشی سے تم لوگوں کی رچھا کر نیلے لیے چھایا کیے رہا میں اپنی انگلی کا تھوڑا سہارا دیے تھا اس کا رن میرا ہاتھ کچھ نہیں دکھتا اور شری داماد کو ال بالوں نے موہن پیارے سے نکلے ملکر پوچھا کہ اے بھائی ایسے ملا تم ہاتھ پر تم نے کس طرح پہاڑ اٹھا یا ہم کو بڑا آشچرچ معلوم ہوتا ہے شیا م سندر بولے کہ جو تم لوگ اپنی اپنی لکٹیا سے پہاڑ کو اُچکائے تھے اس لیے مجھ کو کچھ اُسکا بوجھ نہیں معلوم ہوتا تھا اور سب بوجھ لا موہن پیارے کی یہ مہادیکھا بہت خوش ہوئیں اور اُسی دن سے شری کرشن جی کا نام گردھاری پر گٹ ہوا اور اُس وقت گردھاری جی نے برجاسیون سے کہا۔

دوہا	اب گر کو پوجو جو ہر سب کو کیونٹانے	بورت تے را کیو ہر جہہ کی بھی بہت سہارے
سورج	یہ سن ہر کھ بڑھائے پھر پوجو گر کو ستین	ات ہر کھت نندراے دیودان پیرن بہت
دوہا	دور بھٹے دکھ سوچ سب پر گیتوب آندر	نند سنگ گھر کو چلے ما کھن پر بھہ برن چند

نند جی شیا م اور برام اور سب برجاسی اور گنوں کو ساتھ لے کر اپنے گھر آئے۔

دوہا

اوصیائے چھبیسوان - استت کرنا برجاسیون کا شیا م سندر کی	اے شری بہت جیت ہر گر دھرن کمار
--	--------------------------------

شکر یو جی نے کہا کہ اے راجا جب نند لال جی نے گوبردھن پہاڑ اٹھا کر ایسی مہا اپنی دکھلائی تب سب گوب اور گوال تعجب مانکر پسمین کئے لگے کہ اٹھانا پہاڑ کا جس طرح ہاتھی کل کا پھول اٹھا لے آدمی کا کام نہیں ہو اٹھ برس کی عمر میں شری کرشن جی اتنا بھاری پہاڑ اپنی انگلی پر اٹھا کر سات دن برابر کھڑے رہے یہ پریشور کا اوتار معلوم ہوتے ہیں جنھوں نے مہارے کے پانی سے برجاسیون کا پُران بچایا اُنکو ہم لوگ کس طرح نند جی کا بیٹا کہیں لڑکا اپنے مانا اور پتیا کے سبھا و پر پیدا ہوتا ہے نند اور جسوداجی نے ایسا پرارم نہیں ہو جو شری کرشن ایسا پرتپائی لڑکا اُن سے پیدا ہوا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جسودا سے کسی دیوتا یا دیت نے جسودا کو اس سبب سے ایسا بلوان اور پرتپائی لڑکا اُن سے پیدا ہوا جو نندراے کے بیج کا یہ لڑکا نہیں معلوم ہوتا ہے اس لیے نند اور جسودا کو ذات سے باہر کر دینا چاہیے ایسا بچا کر اپنندراک سب گوال اس بات کی پچایت کرنے کے واسطے نند جی کے گھر پہنچے اور اُن میں جو لوگ بڑے تھے اُنھوں نے پہلے نند اور جسوداجی سے بہت تعریف شری کرشن جی کی کر کے کہا کہ اے نندراے جی شری کرشن جی پریشور کی کہ پائے ہمیشہ بنے رہیں کہ جو دکھ میں ہماری رچھا کرتے ہیں لیکن یہ تمھارے لڑکے ہم کو نہیں معلوم ہوتے ہیں کس واسطے کہ جب یہ بہت چھوٹے تھے تب اُنھوں نے پوننار اچھی کودو دھپتے وقت مار ڈالا تھا اور ایک برس کی عمر میں ترنا درت کو مار ڈالا اور جب جسودا نے اُن کو اکھل سے باندھا تھا تب اُنھوں نے جلا اور اجن نام دونوں درخت سے

جڑے اٹھا ڈالے اور تپسا سڑا اور بکا سڑا اور اٹھا سڑا چھس کو مار کر کالی ناگ کو جناجل سے باہر نکال دیا اور پرلپ راجیش کو مار کر برجاسیون کو آگ میں جلنے سے بچا دیا اور اتنا بھاری گوبردھن پہاڑ لکھو دھے کی طرح زمین سے اٹھا کر اپنی انگلی پر اٹھا لیا اور مہارے کے پانی سے برجاسیون کی رچھا کر کے اندر کا ابھان توڑا اور جینی پریت ہم لوگوں کو موہن پیارے سے رہتی ہے اتنا ہمیں اپنا پُران اور بٹی بیٹا پیا را نہیں ہو یہ سب تعجب کی باتیں دیکھنے سے ہم لوگوں کو پیدا ہونا شری کرشن جی کا تمھارے بیج سے نہیں معلوم ہوتا ہو تم بیج بتلا و جسوداجی نے کون دیوتا یا دیت کے بیج سے اُنکو پیدا کیا ہو کہ جو ایسے پرتپائی اور بلوان پریشور کے برابر ہو کر دلا کرتے ہیں نہیں تو ہم لوگ تمکو ذات سے باہر کر دیں گے۔

دوہا	مالک تینوں لوگ کو تھرو پتر نہ ہوے	جنم مرن جا کو نہیں ما کھن پر بھہ ہوے
------	-----------------------------------	--------------------------------------

یہ بات اپنے ذات بھائیوں کی سنتے ہی نند اور جسودا نے گھر کر کہا کہ سنو بھائیو شری کرشن میرا بیٹا ہو اس میں کچھ سندیہ مت کر لیکن جو بات گرگ جی تمھارے آکر کہہ گئے ہیں اُس میں ایک بات میں نے چھپائی تھی وہ آج کہتا ہوں کہ گرگ مٹن نے شری کرشن کے نام کرن کی وقت یہ کہا تھا کہ تم ان کو پیدا کیا ہو اوت بھو امیت سمجھو تمھارے پہلے جنم کے تپ کرنے سے پر پریم پریشور اوتار لیکر یہاں آئے ہیں ہر روز یہ اپنی لیلیا تم کو دکھاوینگے سو سب باتیں اب مجھ کو آنکھوں سے دکھائی دیتی ہیں میں بھی بشواس کر کے جانتا ہوں کہ میرا بیٹا پریشور کا اوتار ہے کیونکہ جو جو کام شیا م سندر نے کیا ہو وہ آدمی نہیں کر سکتا اور اُنھوں نے جنم مرن سے رہت ہو کر کیوں پریشور کا اوتار ہے کیونکہ جو جو کام شیا م سندر نے کیا ہو وہ آدمی نہیں کر سکتا اور اُنھوں نے جنم مرن سے رہت ہو کر اُنھیں کے حکم سے ہوتا ہے اور گرگ مٹن نے یہ بھی کہا تھا کہ ایک مرتبہ اُنھوں نے بسدیو جی کے یہاں اوتار لیا ہو اس سے اُنکا نام باسدیو بھی پر گٹ ہوگا اور یہ سوچ اور دکھ گوب اور گوالوں کا دور کرینگے جو کوئی اُنکا درشن کر لیا یا اُنکے نام اور لیلیا کا چرچا آپس میں رکھ کر اُنکے چرنو کا دھیان لگا دیا اُسکو ضرور مکت ملے گی۔

دوہا	ما کھن پر بھہ کھنشیام کو جو بیت دھرن میں نام	پریم بھکت کے دھام میں نت کرہن بشرام
------	--	-------------------------------------

پچھلے جگن میں اُنکا رنگ سفید اور لبت تھا اسمرتیہ شیا م روپ سے اُنھوں نے اوتار لیا ہے جب یہ بات سنکر برجاسیون کے مٹن کا سندیہ مٹ گیا تب اُنھوں نے شری کرشن جی کو ادیش بھگوان جانکر بڑی بھکت اور پریت سے اُنکی پوجا کی اور نند جسودا کے بھاگ کی بڑائی کرنے لگے اور آگے جو جو بات شیا م سندر کی لڑکے لوگ کہتے تھے کسی کو بشواس نہ آتا تھا اُن باتوں کو سب نے سچ جانا۔

دوہا	جو ما کھن پر بھہ کی کتھا کے سننے دے چت	پریم نیم کو پد لے رہے چیم سے نت
------	--	---------------------------------

اوصیائے ستائیسوان اندر کا۔ ہار مانکر شری کرشن جی کی شرن میں آنا۔

شکر یو جی بولے کہ اے راجا پر بھکت اندر نے شری کرشن جی کے ساتھ ڈھٹائی کرنے سے بہت بچت ہو کر مٹن میں کہا کہ دیکھو میں نے بہت بُرا کام کیا کہ پر پریم پریشور کو آدمی سمجھا کر اُن سے میرا بندھا اب وہاں چلکر اُسے اپنا اپرا دھ چھا کر اُن میں میرا بھلا ہوا ایسا بچا کرتے ہیں۔ اجا اندر رکیشور و نکو ساتھ لیکر ایرادت ہاتھی پر چڑھا اور اپنا اپرا دھ چھا کر اُن سے کیوا سٹے کیوا سٹے ہوئے برنند ابن کو چلا جب شری کرشن انتر جامی نے جو بن میں گائے خراتے تھے جانا کہ اندر اپنا اپرا دھ چھا کر اُن سے کیوا سٹے دیوتوں کیست میرے پاس آنا ہو تب گوال بالوں سے الگ ہو کر ایک اور بن میں جا بیٹھے جب راجا اندر نے وہاں آکر شری کرشن جی کو دور

سے بیٹھے دیکھا تب ہاتھی سے اتر پڑا اور دیوتوں کو ساتھ لیے اور کامدھین کو لو آگے کیے ننگے پیر گلے میں ڈوپٹہ باندھے دانوین
تک دابے سا شائنگ وندوت کرتا اور کانپتا ہوا شری برندا بن ہمارے کے چرنوں پر جا کر گر پڑا۔

راجا اندر کا شری کرشن جی کے چرنوں پر گرنا



اور بڑی آدھینتائی سے رو کر بنے کیا کہ اسے دینا نا تھا نرکا ر میری ہزار دن وندوت آپ کو پوچھیں میں نے اپنی اکیلا سے آپ کو
آدمی بچھا کر آپ کی پرچھائی تھی اب میں اپنے کیے کو پوچھا جس طرح نادان لڑکا آئینہ میں اپنی پرچھائی میں دیکھ کر اس کو پکڑنا چاہتا ہے
اور پکڑ نہیں سکتا اسی طرح جو کوئی آپ کا بھید جاننا چاہتا ہے اس کو نادان لڑکے کے برابر سمجھنا چاہیے وہی حال میرا ہوا جہاں بھاجی
اور ماد یو جی اور دیوتا اور رکیشور آپ کے بھید اور بڑائی کو نہیں پہنچ سکتے وہاں میری کیا سامر تھ ہو جو آپ کی حما کو جان سکون
میں نے راج اور دھن کے غور سے اندھا ہو کر تمام برجاسیوں کا پیران مارنے کو واسطے ہمارے کا پانی برنج منڈل پر برسایا تھا آپ نے
گوبر دھن پیار اٹھا کر ان لوگوں کی رچھائی اور میرے غور کو توڑ دیا اب میں اپنی کرنی سے بہت شرمندہ ہو کر اپنا اپرا دھ چھایا ہے
واسطے کامدھین کو کہے پیچھے پیچھے آپ کی شرٹ میں آیا ہوں اسے برجنا تھ مجھ اکیلاں کا اپرا دھ دیا کر کے چھایا کیجیے اس واسطے آپ سب
ایشور اور گرو اور پرامتا بن سواسے آپ کے اور کوئی دوسرا مالک تینوں لوگ کا نہیں ہو اور برہما جی اور ماد یو جی بھی بھاری
دی ہوئی بڑائی پاکر دن رات تھارے چرنوں کا دھیان اپنے ہر دے میں رکھتے ہیں آپ سب جگت کے پیدا اور پالنے کرنیوالے
ہیں اور چھٹی جی آپ کے چرنوں کی داسی ہیں اور آپ نے ہر تھومی کا لوجھ اٹارنے اور ہر جگتوں کی رچھا کرنے اور پانی دھون
کے مارنے کے واسطے اپنی اچھا سے اوتار لیا ہے اور جب جب پر تھومی کا لوجھ اٹارنے اور ہر جگتوں کی رچھا کرنے اور پانی دھون
تب تب آپ سگن اوتار لے کر پر تھومی کا لوجھ اٹارنے ہیں اور میں بھی آپ کی دیا اور کر پاسے دیو لوک کا راجا ہوا ہوں
لیکن آپ کے بھید کو نہیں جانتا دوسرے کی کیا سامر تھ ہے جو آپ کی مہاجان سکے اور یہ اپرا دھ بڑا وندوینے جو گ سے
اپرا دھ کر نیوالا اپنے وند کو پوچھتا ہے مجھے اس اپرا دھ نے بھی تپ اور جب کا پھل دیا جس کے کارن آپ کے چرنوں کا درشن پایا
دیا کر کے میرا اپرا دھ چھایا کیجیے۔

سورٹھ
دوہا
کت بار ہی بار تم گت اگم اگا دھ پر بھٹ
ماکھن پر بھٹ بھٹ بھٹ سدا بے سکھ ہوے

اور کامدھین کو نے شری کرشن جی کے سامنے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اسے ہمارے بھون برہما جی کی بھیجی ہوئی آپ کے پاس آئی ہوں
بھون لگا اپرا دھ بڑے لوگ ہمیشہ چھاکرتے آئے ہیں آپ دیندیاں کر یا سندھ میں اندر کا اپرا دھ جو آپ کی شرٹ میں آیا ہو چھاکر دیجیے
اور تینوں لوگ میں کسکو ایسی سامر تھ ہو جو آپ کے بھید کو پہنچ سکے اور آپ سب گون اور دیوتوں کے مالک ہیں اس لیے میں
اپنے دودھ سے آپ کو انسان کرانے آئی ہوں اور ابروت ہاتھی اپنی سوزن میں آکاش گنگا کا پانی آپ کو انسان کرانے کے واسطے
کر لایا ہو اکیلا ہو تو انسان کرادین جب راجا اندر اور کامدھین نے بڑی آدھینتائی سے یہ استگت گرو دھرم راج کی ادا کی تب
کرشن کر یا ساگر نے دیال ہو کر کہا کہ اے اندر تو کامدھین کو کو اپنے آگے لیکر ہماری شرٹ میں آیا ہو اس لیے مجھے تیرا اپرا دھ چھایا کیا ہے
اور کرشن ابھان کرنے سے دھرم چھوٹ کر من میں آگیاں آتا ہو اور مور کھٹائی کر نیکی پیچھے سواسے دھ کے سکھ نہیں ملتا اور سنساری
لوگ تھوڑی بھی حکومت اور دولت پانے سے اپنے کو بھول جاتے ہیں تو تو ارب کھرب سے زیادہ دولت اور اندر اسن کا راج
سکھتا ہو تو نے ایسا کیا تو کون بڑی بات ہو اور میں نے دیا کی راہ سے راج اور دھن کا ابھان توڑنے کے واسطے تیری جگہ بند کر کے
اور دھن پیار کو پوچھایا تھا جیسے میری کر یا ہوئی ہو اس کا غور میں توڑ ڈالتا ہوں۔

دوہا
سورٹھ
ابھے کیو کر ماتھ دھرم جگہ گہ لیو اٹھاے
سرنین سکت اٹھاے بار بار پرست بچرن

جب شری برجنا تھ جی نے اندر کا سراپے چرنوں سے اٹھا کر اس کو بہت دھرم دیا تب اندر نے بہت خوش ہو کر بنے کیا۔

دوہا
دھن بڑائی نا تھ کی ہوں انا تھ بھرم سا تھ

بھرم کامدھین کو نے اپنے دودھ سے اور ابروت ہاتھی نے گنگا جل سے شر پکرشن ہمارا راج کو انسان کرایا اور راجا اندر
سراپے نام پکار کر جو دھون بھون کا راجا گما اس وقت دیوتوں نے شیا م سند پر پھول برسائے اور نارومن وغیرہ رکیشوروں نے
اسراجل خوشی سے لہرانے لگا اس وقت تینوں لوگ میں اس طرح کا آند ہو گیا جس طرح شیا م سند کے اوتار لیتے وقت چودھون لوگ
اسراجل خوشی ہوئی تھی اور پوچھا کرنے کے پیچھے جب اندر بکینٹھ نا تھ کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہوا تب گرو دھرم جی ہمارا راج نے
اسراجل خوشی سے لہرانے لگا اس وقت تینوں لوگ میں اس طرح کا آند ہو گیا جس طرح شیا م سند کے اوتار لیتے وقت چودھون لوگ
اسراجل خوشی ہوئی تھی اور پوچھا کرنے کے پیچھے جب اندر بکینٹھ نا تھ کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہوا تب گرو دھرم جی ہمارا راج نے
اسراجل خوشی سے لہرانے لگا اس وقت تینوں لوگ میں اس طرح کا آند ہو گیا جس طرح شیا م سند کے اوتار لیتے وقت چودھون لوگ
اسراجل خوشی ہوئی تھی اور پوچھا کرنے کے پیچھے جب اندر بکینٹھ نا تھ کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہوا تب گرو دھرم جی ہمارا راج نے

دوہا
ماکھن پر بھٹ کے انک پدارت کوٹ انک

جب برندا بن ہمارے اندر کو بتا کر کے شام کے وقت گوال بال اور گون سمیت مری بجاتے ہوئے اور بندھ کر گاتے ہوئے
پہنچ کر اسے تب بند اور سودا اور گوپیوں نے موہی مورت کی چھب دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کیں اسے راجا یہ گوبند بھگت کی کھٹا

سننے سے آرتھ و مہرم کام موکش چارون پدارتھ ملتے ہیں اور گوال بالونکو اندر کے آنے کا حال کچھ معلوم نہیں ہوا۔

ادھیائے اکھیا مسوان جانا شری کرشن جی کا بڑن لوک میں

شکد یوچی نے کہا کہ اے راجا کا تک مدی دمی کو ندی نے سخم کر کے ایکادشی کا برت نرجل رکھا دن بھر پوجا اور بھجن میں پتا کر رات کو جاگرن کیا دوسرے دن کیول ایک گھڑی و داسی تھی اس لیے پان کرنا برت کا دوا دشی ہی میں ضروری سمجھ کر پھر رات رہے ندی اٹھے اور اسی وقت اکیلے جناجل میں ٹپھکر انسان کرنے لگے تب جل کی رکھواری کرینوالون نے جا کر بڑن دیوتا سے جو جل کے راجا ہیں کہا کہ اے ہمارا ایک آدمی اسوقت جنا میں انسان کر رہا ہو یہ بات سننے ہی بڑن دیوتا نے حکم دیا کہ اُسکو جا کر پکڑ لاؤ تب دوت لوگ ندی کو جناجل میں جب کرتے ہوئے پکڑ کر ناگ پھانسی میں باندھ کر لے گئے اسوقت ندی نے شام ہلرام کا نام لیکر دست پکا رالیکن دوتون نے کچھ نہ مانا۔

دوہا | جل کے پیچھے بھانوں ہو جہاں بڑن کو پاس | ماکھن پر جھکے تات کو لے راکھیو تن پاس |

جب ندی بڑن دیوتا کے پاس پہنچے تب بڑن اُنکو بیکٹھ ناکھ کا پتا پچانتے ہی یہ سمجھ کر بہت خوش ہوا کہ شری کرشن جی انترجامی اپنے باپ کو لینے کیواسطے ضرور بیان آویٹے تو اسی بہانے سے اُنکا درشن مجھکولے گا ایسا بچار کر بڑن دیوتا نے ندی کو اپنے محل میں بجا کر بڑے آدر بھاؤ سے بیٹھا لا اور ایک سنگھاسن بہت اچھا شری کرشن جی کے لیے بچھا کر اُنکے آنے کی راہ دیکھنے لگا اور بڑن کی استریوں نے نندرا سے جی کی استت کر کے کہا کہ اے ندی جی تمہارا بڑا بھاگ ہو جو پچھا نند پریشور تمہارے بیٹے کلاتے ہیں یہاں تو نندرا سے جی کا آدر بھاؤ دیکھنا کرتی تھیں اور وہاں جب ندی انسان کر کے گھر نہیں آئے تب جسوداجی نے گھر کر گوالون کو اُنکی خبر لینے کے واسطے جنا کنار سے بھیجا جب گوالون نے اُنکو وہاں نہ دیکھ کر دھوئی اور جھاڑی اُنکی اٹھا لائے تب جسوداجی رو کر کہنے لگیں کہ رات کو نہاتے وقت کسی گھر دیال آدک نے اُنکو کھالیا ہوگا۔

دوہا

ات بیا کل جمت بھئی اٹھی روئے اکلاے | سن دھماے برج لوگ سب نندہ کھوجت جاے |

سورٹھ

جناٹ بڑن گانوں نندہ ٹیرت سے | دھونڈھ پھرے سب اٹھانوں بھیکل برج لوگ سب |

اے راجا جب گوالون کے دھونڈھنے پر بھی ندی کا کچھ پتا کہیں نہیں لگا تب جسوداجی اور دھنی آدک بلا لے روئے بڑن اُس وقت شام نندرا نے جسوداجی سے کہا کہ اے میا تو مت رومین ابھی جا کر نند بابا کو دھونڈھ لانا ہوں جبکہ اُنکے سننے سے جسودا دک کو کچھ دھیرج ہوا اور بیکٹھ ناکھ انترجامی نے جانا کہ ندی کو بڑن دیوتا کے دوت پکڑ لے گئے ہیں اور بڑن میں درشنون کی اچھا سے ندی کو بیٹھائے ہوئے ہیں تب شری کرشن جی بڑن لوک میں چلے گئے اُسوقت مٹھا نکا ہزار سوچ سے برابر چکاتا تھا جب بڑن دیوتا نے کرشن بھگوان کو اُنکے دیکھا تب دیوتا اور رکیشورون سمیت وندوت کرتا ہوا آگئے سے آہو بچا اور راہ میں پتیا مبر کچھا تا ہوا بڑے آدر بھاؤ سے اپنے گھر لایا اور رتن جدت سنگھاسن پر بیٹھا کر بڑن اُنکا دھوکہ چرنا مارت لیا اور بدھ سے کرشن بھگوان کی پوجا کی۔

دوہا

کری آرتی پریم سون گھٹا شنگھ بجاے |

دھوپ دین پید کر پر جھ پریشپ چڑھاے |

سورٹھ

تم تر بھون کے ناکھ ہاتھ جوڑ استت کرت |

پر جھ پید نایو ماتھ کر پر دچھن وندوت |

اے ہمارے بھو آج جنم مرن میرا پھل ہو کہ آپ نے دیا کی راہ سے کر پا کر کے اپنے چرنو کا درشن دیا اور اسی لاکھ کواستے میں ندی کو یہاں بیٹھا ہے رہا نہیں تو اسی ساعت اُنکو استھان پر پوچھا دیتا ہم لوگ آپکو تینوں لوگ کا پتا جا کر آپ کا باپ کسی کو نہیں سمجھتے میرے دوت ندی کو نہاتے وقت انجان میں یہاں پکڑ لائے تھے اس سے اُنھوں نے مزاپانے کے لائق کام کیا تھا لیکن میں نے اُنکا بہت احسان مانا کہ جس سے مجھکو آپ کا درشن ملا میری وندوت آپکو اور ندی کو بہت بہت ہو۔

سورٹھ | میں کینھو اپرا دھ سو پر جھ اُر نہیں لایے | تم ہو سندھ اکادھ چھا کر و جن جان رنج |

اور بڑن کی استریوں نے وندوت کر کے ہاتھ جوڑ کر مرنی منوہر سے کہا کہ نند اور جسودا اور برج باسیون کا بڑا بھاگ ہے جسکے یہاں پر ہر ہم پریشور لیا کرتے ہیں برج گوکل کی بڑائی کوئی نہیں کر سکتا پھر بڑن دیوتا نندرا سے کو شام سندھ کے پاس لے آئے تب ندی شری کرشن جی کو دیکھتے ہی خوش ہو گئے۔

سورٹھ | ہر گھ اٹھے نندرا سے دیکھ شام کو شش بدن | لکھ اُنکی پر بھتاے رہے مدت چکرت سہیے |

جب ندی نے موہن پیارے کی مہاس طرح پر دیکھی کہ دیوتا لوگ اپنا سر کے چرنوں پر لکھ استت کرتے ہیں تب وہ اپنے میں سے لگے کہ میرا بڑا بھاگ ہو جو بیکٹھ ناکھ نے میرے یہاں آدر لیا جب بڑن دیوتا نے بہت من اور رتن آدک شری کرشن جی اور نندرا سے جی کو بھینٹ کر کے اپنا اپرا دھ چھا کر ایات موہن پیارے ندی سمیت اپنے گھر آئے اُسوقت جسوداجی اور سب برج باسیون کو بڑی خوشی ہوئی اور جسوداجی نے نندرا سے جی سے کہا کہ تم میرے منع کرنے پر بھی رات کو نہانے چلے گئے تھے پریشور نے آج تمہارا پتر ان بچا یا نندرا سے بولے کہ اری بادری تو کیا پچھتا کر ہو میں تر لو کی ناکھ کا پتا ہوں مجھکو کوئی دکھ نہیں دے سکتا پھر ندی نے بہت دان اور دچھنا آدک دیا اور جسوداجی نے اپنے ذات بھائیوں میں بٹھائی بانٹ کر خوشی منائی جب اپندرا دک نے بھینٹ کرنے کے واسطے ندی سے پوچھا کہ تم کو کون پکڑ لے گیا تھا تب ندی بڑی خوشی سے بولے کہ مجھکو بڑن دیوتا کے دوت رات کو نہاتے وقت پکڑ لے گئے تھے موہن پیارے کے پونچھے ہی سب دیوتوں نے انکا چرنا مارت لیکر اُنکی پوجا کی میرے بڑے بھاگ ہیں جو ہر ہم پریشور نے میرے گھر آدر لیا ہو جسکے پر تاپ سے دیوتوں کا درشن پا کر رتن آدک بھینٹ اُنسے میں نے لی جو بات رگن کہ گئے تھے وہ سب اُنھوں سے دکھائی دیتی ہو۔

دوہا | نند کنت ہر نیہہ میں ہم لبین وہ دھام | جنم مرن جان بچے نہیں رہت سدا بشرام |

پریشور برج باسیون نے کہا کہ اے نندرا سے ہم لوگ اُسی دن شری کرشن جی کو پریشور کا اوتار سمجھتے تھے جس دن اُنھوں نے گورو من پھاڑ اٹھا کر برج منڈل کی رچھائی تھی ہمارے تمہارے پچھلے جنم کے پتن سہاے ہوئے جو سچا نند پریشور نے تمہارے یہاں اوتار لیا ایسا کہ ہر ندا بن باسی لوگ شری کرشن جی کے پاس چلے گئے اور ہاتھ جوڑ کر بے کیا کہ اے ہمارے بھو آج تک ہم لوگ

آپ کی جہانہ جانکر اپنے اگیان سے آپ کو ندمہ کا بیٹا جانتے تھے آپ ہکو بشواس ہوا کہ آپ پر برہم پریشور سب جگت کے پیدا کرنے اور سکھ دینے اور دکھ ہرنے والے تر لو کی ناکھ میں اسی طرح بہت استت کر کے انھوں نے اپنے من میں یہ بچا رکھا کہ جس طرح شری کرشن جی نے اپنے پتا کو بڑوں کو دکھلایا اسی طرح ہم لوگوں کو بھی بیکنڈھ کا درشن کر دیتے تو بہت اچھا ہو تا کرشن بھگوان انترجامی نے اُن کے من کی بات جانکر رات کو جب سب برجاسی سو گئے تب اُن لوگوں پر اپنی مایا پھیلا دی کہ اُن لوگوں کو دیتہ ورشت ہو کر پینے میں اس طرح بیکنڈھ کا درشن ہوا کہ وہاں کی زمین سونے کی ہو اور سب مکان رتنوں سے جڑے ہوئے بنے ہیں اور بہت اچھے اچھے تالاب اور باغ وغیرہ بنے ہیں اور سب استری اور پریش بہت سُندر گنا اور کپڑے پینے چتر بھی روپ دکھائی دیے اور ایک بہت بڑے اتم استھان میں رتن جٹ سنگھاسن پر شرکرشن جی کو چتر بھی روپ سے چھمی جی سمیت بیٹھے اور پارکھدون کو چاروں طرف کھڑے اور اُسراون کو اُنکے سامنے بچتے اور گندھروں کو گاتے اور بیدون کو اپنا اپنا روپ دھارن کیے اور تینتس کروڑوں لوگوں کے سامنے ہاتھ جوڑے استت کرتے ہوئے دیکھا یہ سکھ بیکنڈھ کا دیکھ کر برجاسیوں نے چاہا کہ ہم لوگ موہن پیارے کے سنگھاسن کے پاس جا کر اُن سے کچھ باتیں کریں لیکن کسی نے اُنکو وہاں تک جانے نہیں دیا تب برجاسیوں نے من میں کہا کہ دیکھو اس بیکنڈھ سے ہمارا برندا بن بہت اچھا استھان ہو جان دن رات موہن پیارے کے پاس رہ کر اُن سے ہنستے اور بولتے ہیں یہاں تو کوئی ہم کو اُنکے سنگھاسن تک بھی جانے نہیں دیتا۔

دوہا
اکلانے درگ سبن کے دیکھن کو تنہ کال
سورکھ
برج باسن کو دھیان نٹور بھیکھ گوپال کو
اے راجا جب سے برجاسیوں نے دھیان نٹور روپ گوپال کا کیا ویسے ہی اُنکی آنکھ کھل گئی تب وہ لوگ اپنے اپنے گھر سے اٹھ کر شرکرشن جی کے پاس چلے گئے اور اُنکے درشن کرنے سے اُنکے ہر دے میں گیان پیدا ہوا تب برجاسی لوگ شرکرشن جی کے چوٹوں پر گر پڑے اور ہاتھ جوڑ کر اُس طرح اُنکی استت کرنے لگے کہ ہر بیکنڈھ ناکھ تھاری تھا اُپر ہم پار ہو ہم لوگ ایسی سامتہ نہیں اُتارنے کیواسطے آپ نے جنم لیا جو یہ بات سنتے ہی شرکرشن بھگوان نے پھر اپنی مایا پر پھیلا دی کہ وہ سب گیان اُنکا بھول گیا اور اس بات کو پینے کی طرح بھول کر اور سب برجاسی خوش ہو کر اپنے اپنے گھر آئے۔

دوہا
شری بیکنڈھ دکھائے کے اکھن پرچھو برج راے
اور ندجی نے بھی بڑوں کو مین جانکا حال پینے کی طرح بھول کر شرکرشن جی کو اپنا بیٹا جانا اور وہ سب برہم گیان اُنکو بھول گیا۔
دوہا
کرت چتر تہ پچتر پڑ بھد برجاسن کے مانہ
سورکھ
رکھ رکھ شو برہما دسرم من جن منہ سہمانہ
ات آندرج لوگ ہر کے نت نوچرت لکھ
سورکھ
سب کو سب سکھ جوگ برجاسی پر بھندرت

اے راجا پر بھیت شرکرشن انترجامی نے گوپیوں کا سچا پریم دیکھ کر شری دامادک اپنے سکھاؤں سے کہا کہ سب برجا لالہ اننگار کیے برندا بن کی راہ ہو کر متھرا میں گورس جیجے جاتی ہیں بن میں روک کر اُن سے دودھ دہی کا دان لینا چاہیے۔
دوہا
اب اُن سنگ بھادکرون جان دودھ لاسے کے
یہ من کیو بچا رہر برج موہن لا ڈے
جب یہ صلاح سب گوال بالوں نے پسند کی تب نند لال جی شری دامادک پانچ ہزار سکھا سمیت رات سے بن میں جا کر سکھوں کی اوٹ میں چھپ رہے اور اُسی وقت سب برجالا سوطھون سنگار کیے متھرا کو گورس جیجے چلین۔
دوہا
ہنسست پر پر آپ مین چلی جائیں سب بھور
پائے گھات مین سکھن تب گھیر لئی چوٹوں اور
سہمی کچک شرکرکت تے آئے گوال سب
دیکھو اچانک بھیر چکت رہیں دس چوٹ چتے
اُسوقت نند لال جی نے برجناریوں سے کہا کہ تم لوگ نت گورس جیجے جاتی ہو ہمارا دان دیدتہ جانے پاؤ گی یہ بات سن کر گیان بولین کہ ونڈ لینا راجو نکا دھرم ہر ہم اور تم دونوں راجا کنس کی رعیت ہیں تم کیوں ہم سے ونڈ مانگتے ہو ندجی تمہارے پاس آج تک کبھی ایسی بات نہیں کی کل کی بات ہو کہ تم ہمارا گورس چاچا کر کھاتے تھے اور جب کوئی کپڑا لیتا تھا تب روکر مانگ جاتے تھے آج بن میں استریوں کو گھیر کر راہ لوٹتے ہو یہ بات اچھی نہیں۔

دوہا
چوری کر نہیں پیٹ اگھایو
اب بن میں دودھ دان لگایو
یہ سنکر موہن پیارے نے کہا کہ تم لوگوں نے لڑکپن میں ہکو بہت کچھ باتھا اب ہم سیانے ہوئے ہیں بنا ونڈ لیے جانے نہیں دینگے۔
دوہا
تب تو ہم لڑکا ہتے سی بہت انجان
سودھو کھو آب سمجھ کے جھانڈو ابھان
کرت نند کی آن بنا دیے نہیں جاتے ہو
ہم مانگت دودھ دان تم اُلٹی پٹی کت
یہ سنکر گوپیوں نے کہا کہ جو تم دہی اور دودھ کے بھوکھے ہو تو تھوڑا تھوڑا ہمسے لیکر کھا لو لیکن دان ہم سے نہیں دیا جائے گا چھوٹے تھے اس کی بات کہنا اچھا نہیں ہوتا ابھی ہم لوگ راجا کنس کے پاس جا کر یہ حال کہیں تو وہ نکو پکڑ کر ڈنڈ دے ہم کون سا لوگ لایا ہے
دوہا
لیے دان کو نانوں ایک بو مد نہیں پائے ہو
لیو دہی بلجاؤن ہم کو ہوت ابارت
یہ سنکر موہن پیارے بولے کہ تم لوگ مجھ کو راجا کنس سے کیا ڈراتی ہو میں اُسکو کچھ نہیں سمجھتا سیدھی طرح دان دو گی تو اچھا کر دیا یا تو آج سب دودھ دہی تمہارا چھین ونگا تب روتی ہوئی جسودا ماتا کے پاس جاؤ گی بہت دنوں تک تمہے چوری سے دان ہمارا لیا یا تو آج سب دن کی کسر لے کر تھو جانے دوں گا۔

دوہا
وان لگت یہاں شیا م کو سوسب لیت پکاب
دودھ لیجات پر بھات آوت ہونس بیج کے
یہ سنکر گوپیوں نے کہا کہ جو تمہارے بڑوں نے کبھی نہیں کیا وہ کرنے لگے تو کس طرح یہاں ہم لوگوں کا رہنا ہو کر نباہ ہو گا۔
دوہا
تب مین دیون جان سب مو کو نندو باے
دان مانت جات بھلی کرت یہ بات نہیں
بڑے بھٹے چوری کرت آب لوٹ ہو راہ
لیکن کت ہو چوری آپ بھیے ہوتاہ

یہ بات سنکر شام سندر بولے کہ میں تمھارے دھکے سے کچھ نہیں ڈرتا تم پر نہ این چھوڑ کر چلی جاؤ گی تو کیا ہو گا میں یا نہ
چھوڑوں یہ نہیں ہو گا اور سنو۔

دوہا | کانوں ہمارو چھانڑ کے پتھو کا پڑ مانہ | آئیو کو تون لوک میں جو میرے بس ناہ



اے راجا اسی طرح کچھ دیر تک دے سب برجالا موہن پیار سے ظاہرین جھگڑا کرتی رہیں لیکن دل سے انکی چھب دیکھا
خوش ہوتی تھیں جب موہن پیار سے سب گویوں کا گورس جھینگر گوال بالوں کو کھلا کر آپ کھایا اور بندروں کو کھلا کر باقی
زمین پر گرا دیا اور ٹکی ٹوڑ کر پکڑا بھی انکا دھکا دھکا کر کے پھاڑ ڈالا تب سب گویوں نے جسودا جی کے پاس جا کر اپنے بچے ہوئے
کپڑے دکھا کر کہا کہ تمہارے بچے کو اچھا آدم سکھایا ہو کہ وہ گوال بالوں کو ساتھ لیے ہوئے بن میں سب گویوں کو روک کر دی اور
دودھ کا دان مانگا اور ہم کو کون نے نئی بات بھکر دین نہیں دیا اس واسطے سب گورس ہمارا چھین لیا اور رانچل پکڑ کر پکڑا ہمارا پکڑا
ڈالا آج تک تمھارے گل میں کوئی ایسا نہیں ہوا تھا کہ جسے دی دودھ کا دنڈ لیا ہو۔

دوہا | سننے گوالن کے بچن بولی جھمت مات | میں جانی تم سبن کے ارنتر کی بات

دوہا | دھن دھن تم کمت ہو مو کو آوت لاج | دھن دھن تم کمت ہو مو کو آوت لاج

یہ بات سنکر گویوں نے کہا کہ اب جسودا ماتا تم کو ایسا اچت نہیں ہو جو بنا بھی ہو جسے ہم کو دوش لگاتی ہو دین کو دین
رکھنے سے تم کچھ بڑی نہیں ہو لیکن ہم تم ذات میں برابر ہیں چلن بیٹا تمھارا کر لگا تو ہم یہ گالوں چھوڑ کر نکل جائیں گی اور

اپنے بیٹے کا حال تم نہیں جانتی ہو جب بن میں چکر دیکھو تب معلوم ہو۔

دوہا | سنو مہر تم بات ہر سکے ٹو نا چھو | سنو مہر تم بات ہر سکے ٹو نا چھو

جسودا جی نے انکو جواب دیا کہ تم لوگ کانوں چھوڑنے کے لیے مجھے کیا دھمکاتی ہو جہاں تمھارا من چاہے وہاں جا کر
بسو میں تمھارے واسطے اپنا بیٹا نہیں نکال دوں گی۔

دوہا | کہا کروں تم آئے سب کمت اسٹہی بات | مو کو یہ بھاوے نہیں ترن ہی سہات

یہ بات سننے ہی سب برجالا بھت ہو کر اپنے اپنے گھر چلی آئیں اور برنابن میں گھر گھر پر چر چا پھیل گئی کہ نند لال جی نے
گورس کا دنڈ گویوں پر لگایا ہو یہ سنکر سب برجناریوں کو یہ اچھا ہوئی کہ ہم لوگ بھی دی اور دودھ بیچنے کی واسطے جائیں تو
بن میں نند لال جی کی چھب دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈھی کرین جب دوسرے دن شری راوہا جی آدک سولہ ہزار گویاں گورس
بیچنے تھرا کو چلیں تب موہن پیار سے نے سکھاؤن سمیت جو درختوں پر چڑھے ہوئے چھپے بیٹھے تھے بن میں برجناریوں کو گھر کر کہا
کہ آج دان دیکر جانے پاؤ گی۔

دوہا | ہنس بولی راوہا کنور کمانج ہم پاس | کو شیا م سو نام دھردان دینہ ہم تاس

یہ بات اپنی پیاری کی سنکر نند لال جی بولے کہ آج تم تمھارے جو بن کا دان لین گے اے راجا جب اسی طرح کچھ دیر تک سب گویاں
موہن پیار سے سے جھگڑا کرنے لگیں تب شیا م سندر نے اپنی مایا پراسی پھیلا دی کہ سب گویاں کام روپ مدین متوالی ہو گئیں۔

دوہا | کمت کا نھ آب شرن ہم لیجے سر بس دان | بیا کل ہوے سبن میں بن موندھر دھیان

ایسو کہ من مانہ دیہہ دشا بھولین بے | ایسو شیا م بل جانہ یہ دھن تم سب آپنو

یہ دشا گویوں کی دیکھ کر بیگنڈ نا تھ بھکت ہتکاری نے ان سب کی اچھا پوری کر کے واسطے بہت روپ اپنے جو دوسرے
کو دکھلائی نہ دین دھارن کر لیے اور سب گویوں سے دھیان میں بھینٹ کر کے کام روپی روگ انکا چھڑا دیا تب انھوں نے

ہنس کر کہا کہ اے پران پیار سے تمہارے بچے ہمارے جو بن کا بھی دان لیا اب اکیا دیو تو اپنے گھر جائیں یہ بات سنکر برجنار جی بولے کہ
تمھارے جو بن کا دان میں نے پایا دی اور دودھ کا ڈنڈ چکا دو تب اپنے اپنے گھر جاویہ بات سننے ہی گویوں نے خوش ہو کر دی

اور دودھ اپنا شیا م سندر کو گوال بالوں سمیت کھلا دیا لیکن موہن پیار سے کی مایا سے برتن انکا جیون کا تیون بھرا ہا جسوقت
گویاں شیا م سندر کو گوال بالوں سمیت بیٹھا کر دی اور دودھ کھلاتی تھیں اسوقت دیوتا لوگ اپنے اپنے بانوں پر سے یہ آتمہ

دیکھ کر برجناریوں کی بڑائی کر کے کہتے تھے کہ دھن بھلاک بچ کی استریوں کا ہو جسے پر ہم پریشور تر لوکی نا تھ گورس مانگ کر کھاتے
ہیں اور گویاں سیوا کر کے جنم اپنا سوا تھ کرتی ہیں وہی کھاتے وقت من ہرن پیار سے بولے کہ میں نے سب کے گورس کا سوا

پایا لیکن راوہا پیاری کا دی نہیں چکھا یہ بات سننے ہی راوہا پیاری نے ہنس کر اپنا دی اپنے ہاتھ سے نند کھوڑ مین کھلا دیا۔

دوہا | سورا ٹھہ پیاری کو دودھ کھائے بولے یہ موہن ہنس | سورا ٹھہ پیاری کو دودھ کھائے بولے یہ موہن ہنس

اے راجا گورس کھا کر موہن پیار سے نے اپنی جیون اور مکان سے انکا من ہر لیا اور بولے کہ آج اپنا دان لیکر تم سے بہت
خوش ہوئے اس لیے اب تم سے گھاٹ باٹ پر کوئی روک ٹوک نہیں کریگا اب اپنے گھر جاؤ دیر ہوئے سے تمھارے گھرواے چننا کرتے ہوئے

یہ بات سنکر گویوں نے کہا کہ اے پران پیار سے دان مانگتے وقت ہم نے تمکو کھوڑ چن کہا ہو اسکا اپرا دھ چھا کر و اور تمھاری موہنی
ثورت دیکھے بنا ہم کو چین نہیں پڑتا ہو گھر کس طرح جائیں تمھاری پریت بنا دھن اور پردا سب برتھا ہو یہ سنکر نند کھوڑ

ثورت دیکھے بنا ہم کو چین نہیں پڑتا ہو گھر کس طرح جائیں تمھاری پریت بنا دھن اور پردا سب برتھا ہو یہ سنکر نند کھوڑ

بولے کہ میں تمہارا ایسا پریم دیکھ کر ایک ساعت بھی تم سے الگ نہیں رہتا اور تمہارا کٹھور بچن مجھے برا نہیں معلوم ہوتا ہر تم کو گون کو خوش کرنے کے واسطے چھڑ کر تمہارا ادب بچن اپنی اپچھا سے سنتا ہوں تم نے اپنا من دیکر مجھے پایا ہو جب چت اپنا مجھے پھر لوگی تب میں تم سے الگ ہو جاؤں گا۔

دوہا

تم کا رن بکینڈ تاج پر گلت ہوں ہرج آسے
برند ابن ٹھہر دلمن یہ نہ بسا ریو جاے
یہ کمر شیا م سندر گوال بالوں کو ساتھ لیے ہوئے دوسری طرف بن میں چلے گئے اور سب برج والا اپنے گھر میں جا کر رہے ہوں
کی طرح پوچھنے لگیں کہ تم گورس مول لوگی اور کبھی بھی دودھ اور دہی کے بدلے موہن پیارے اور شریکرشن اور نند لال کا نام
بیچنے کی واسطے پکار کر کتنی تھیں۔

دوہا

لیجے گورس دان ہر تم کمان رہے چھپاے
ڈرن تمہارے جات نہیں تم دو وہ لیت چھناے

سورٹھ

لیو آبنو دان تم رس کر اٹھ دھارے ہو
ہیں نہ دیو جان بن میں ہم ٹھاڑھی سے

دوہا

شیا م بنا یہ کو کرے لایو دودھ کو دان
تن سدم بھولی تیرے بانی مر د مکران

سورٹھ

من ہر لیتو شیا م تا بن بنے کون بدھ
ایسے کہ سب بام گھر کو چلن بچارہ بن
اے راجا اسی طرح اٹھی بات کہتی ہوئی گویاں اپنے اپنے گھر پہنچیں لیکن روپ شیا م سندر کا آٹھون پہر انکے ہر دے اور اکھین
بسا رہتا تھا یہ حال دیکھ کر گھر والے بہت سمجھاتے تھے لیکن کسی کا کنا انکو اچھا نہیں لگتا تھا۔

دوہا

پر گیتو پورن نہہ ارجت دیکھیں تہ شیا م
ایسا سکھوت مات پرت شو نہ کرت کچھ کان

سورٹھ

تھیں کست من مانہ دھرگ دھرگ اُنکی بدھ کو
اے راجا پر کھپت موہن پیارے را دھا پیاری پچھی جی کا اتار ہونے سے بہت پریت رکھتے تھے اس لیے را دھا پیاری بھی ان پر بہت

موت ہو کر جب دوسرے دن گاون میں وہی بیچے گئی تب منگی سر پر لیے ندی کے گھر کے چاروں طرف گھوم کر بوڑھوں کی طرح لوگوں سے پوچھنے
لگی کہ میرا چت چرا نیوالا نند کا لالا کمان بستا ہو میں اسکو بڑی دوسرے ڈھونڈھنے آئی ہوں اسکا گھر اس کا گونہیں ہے یا نہیں۔

دوہا

جہین کست موند نہ گھر کمان سود پوتاے
جہان بست وہ سانور و موہن گور کھناے

جب را دھا پیاری لاج چھوڑ کر دہی کے بدلے نند کار اور نند کشور اور شری کرشن اور شیا م سندر کا نام لیکر پکارنے لگی تب یہ دشا
اُنکی دیکھ کر گوپیوں نے پوچھا کہ اے را دھا تو یہ کیا بیچتی ہو را دھا پیاری بولی۔

دوہا
یہ سن کر ایک سکھی نے کہ وہ بھی موہن پیارے کی چاہنا رکھتی تھی کہا اے را دھا تو بدھ مان ہو کر دوسروں کو گیان سکھاتی تھی آج
کیا دشا ہوئی ایسی بے شرمی کرنا جھکو نہ چاہیے اس میں سب گائوں والی استریاں تجھے گوارسی کمر پر نام کر تگی اور تیرے ماتا پتا سندر

تجھے مارینگے تو شیا م سندر را ایسا روپ دان پت پا کر اپنی پریت کیون پرکٹ کرتی ہو۔
سورٹھ
اگرشن پریم دھن پائے کے پرکٹ نہ کیجے بال
راکھو لون اڑوے کے جیون من راکھت بیال

یہ بات سن کر را دھا پیاری بولی کہ تو مجھے کیا سمجھاتی ہو میرا من موہنی مورت سے ہر گھر سے ہر دے میں اپنا پاس کر لیا ہو اس سے
دودھ ماؤ مورت دیکھ بنا جھکو چین نہیں پڑتا تھا میرا بس میں نہیں ہو گھوٹ کون کاڑھے یہ بات سب سچ میں پھیل چکی کہ

دوہا
جگ اپہاس کرے بہتیر و
مونین میں بس گیو و جہمت کوتات
تو تو بڑی سچان کما دیت سکھی روش مونہ
سورٹھ
بار بار تو کمت کیا میں نہیں سمجھت بات
رہت نہ میری ان امٹی سی میں کر تھکی

اے سکھی میں نے اپنا پریم نند کشور سے لگایا اس لیے مجھے کسی کی لاج نہیں رہی اب میرے من میں یہ بات تھن گئی کہ جس طرح
دودھ پانی میں ملجاتا ہو اسی طرح نند لال سے مل کر شیا م اور شیا م اپنا نام دھراؤں گی۔

دوہا
میر من ہر سنگ لگیو لوک لاج کل تیاگ
اے سکھی تو میری بڑی پیاری ہو جو مجھے ہو سکے تو تو دیا کر کے میرے چت چور کو مجھے ملا دے نہیں تو میرا پران اُسکے
برہ من نکلا چاہتا ہے ایسا اکبر را دھا پیاری بہت بلا پ کر کے پکارنے لگی کہ اے جسو داجی کے لال اپنا درشن دکھا کر دہی کا دان

بجھاؤ اب جوگ کا دکھ مجھ سے سنا نہیں جاتا۔
سورٹھ
دیرہ دشا بسراے گن بھی رس شیا م کے

ایسے سکھ سنائے مون گئی بین ناگری
جب اُس سکھی نے دیکھا کہ را دھا پیاری کے روم روم میں شیا م سو روپ بس گیا ہے میرا کنا اور سمجھانا اس کو کچھ فائدہ نہیں
کرتا نا شیا م سندر کے لیے اسکا دکھ نہ چھوٹے گا تب اس سکھی نے ویلی راہ سے شیا م سندر سے جا کر کہا کہ اے موہن پیارے
ایک سندر سی چند رکھی گوری نیل ساری پنے دہی کی منگی سر پر لیے تمہارا نام لیکر چاروں طرف پکارتی اور ڈھونڈھتی ہوئی
اُنکی منگی بڑ کو چلی گئی ہو جلدی جا کر اُس بھنی کی آگ اپنی امرتا روپی بتوں سے نہ دھو کر دہی سے اُس سکھی کو بد کر دیا اور
مراجا سے تو کچھ آشچر ج نہیں ہو موہن پیارے نے یہ حال اپنی پیاری کا سننے ہی بیا کھل ہو کر جلدی سے اُس سکھی کو بد کر دیا اور

آپ اُسی وقت ہنسی بٹ میں پونچ کر ادھاپیاری کی اچھا پوری کی۔

دوہا

پیرم ہرکھ دو وٹے را دھانہ نگار

لج سدن شو بھت منوشن دھر چھب شرنگار

جب شیا ما کا چت شیا م سندر کے ملنے سے ٹھکانے ہوا تب را دھاپیاری نے کہا کہ اے پران پیارے جس دن تم نے میری گائے بھڑک میں دھو دی تھی اُسی گھڑی سے میرا من ایسا مودہ لیا کہ تمھاری سانولی صورت دیکھنے بنا جھکو ایک ساعت میں پڑتا اور گائون والے مجھے تمھارے ساتھ بدنام کرتے ہیں اس سے میرے من میں ایسا آتا ہو کہ مانتا پتا اُدک اپنے گل اور پردار کو چھوڑ کر تمھارے ساتھ پرگٹ پریت کروں۔

سورٹھ

مین وڑھ لیٹھو نیم منو شیا م سندر ٹھکر

تم بدینک پریم ہی بات اب را کھ ہوں

یہ بات سن کر موہن پیارے نے ہنس کر کہا کہ تمھاری پچھلے جنم کی پریت ہو اُسکو پرگٹ کرنا چاہیے جس میں تمھاری مانتا اور پتا کے نکٹ ہماری بدنامی نہ ہو اور سنساری لوگ تم کو نام نہ دھریں تمھارے ساتھ اکیلے میں بھینٹ کر کے تمھاری اچھا پوری کر دیا کرونگا۔

سورٹھ

سنت شیا م کے بن ہرکھ اٹھی من ناگری

بھوہیئے ات چین پریت پُر اتن جان جیہ

دوہا

کنت شیا م اب جاؤ گھر تم کو بھی آبار

پریت پُر اتن گیت ار کر یو جگ بیو ہار

سورٹھ

پریم پریم اُرا لے گھر پٹھی ہر بھاوتی

چلی ماسکھ پائے پھر پھر چتوت شیا م تن

دوہا

کرشن را دھکا کے چرت ات پو تر سکھ کھان

کنت سنت بھوہی ہرن رسک بن کے پران

اے راجا جب را دھاپیاری اپنا منور تھ پا کر گھر کو چلی جاتی تھی تب را دھن دہی سکھی جس نے اُسکا حال موہن پیارے سے کہا تھا پھر اُس نے شیا ما کا منہ خوش دیکھ کر اپنی بڑھ سے جان لیا کہ یہ اپنا منور تھ پا کے آئی ایسا بجا کر اُس سکھی نے را دھاپیاری سے پوچھا۔

دوہا

پھرت ہتی یا گل ابھی جکے درشن لاگ

کمان بے نندند سو دھن دھن تیرے بھاگ

سورٹھ

نہیں پاوت ہن جاہ جوگی جن چپ تپ کیے

بس کر پا پوتا تین کیسے کہ ناگری

یہ بات سنتے ہی را دھاپیاری ناک اور بھون چڑھا کر بولی کہ تو مجھے برتھا بدنام کرتی ہو جو کوئی ذات بھائی یہ بات سن پاوے تو پیرا ٹھکانا نہ لگے۔

چو پائی کو نندند کنت تو جن کو

مین کہون دیکھو نہیں تنکو

یہ بات را دھاپیاری کی سن کر اُس سکھی نے جواب دیا کہ ہم اور تم دونوں اسی سچ میں رہتی ہیں تمھاری بھڑائی ہم سے نہیں چھپے گی ابھی دو گھڑی ہوئیں کہ تو گلی گلی نند لال جی کا نام لے لے کر روتی پھرتی تھی اب کتنی ہو کہ میں جانتی نہیں ایسا سیان پن تو نے ابھی سے کہاں سے سیکھ لیا۔

دوہا

پنن بھئی اُنکو ملی وہ سدھ گئی بھلاے

آوت ہو بن گنج تے باتین کنت بناے

موسون کرت سیان سنگ پگ رہی سینہ چل

جب را دھاپیاری نے بہت پوچھنے پر بھی اُس سکھی سے موہن پیارے کی بھینٹ ہونے کا حال نہیں کہا تب وہ جبالا ہنس کر بولی کہ بہت اچھا تو میرے سامنے کی چھو کری ہو کر مجھے چیل کرتی ہو اب تو اپنے گھر جا میں تیرا جھوٹہ سچ دکھلا دوں گی یہ بات لکھ رو سکھی اپنے گھر چلی گئی اور شیا ما اپنے گھر آئی۔

چو پائی

را دھاپیاری کو کیرت جی نے دیکھتے ہی کہا کہ تو دن بھر ہی بیچنے کے بہانے کہاں رہتی ہو آج تیرا بھائی کتا تھا کہ را دھاپیاری سے کا پریم رکھ کر اُنکے پیچھے پھر کرتی ہو جھکو کچھ لاج نہیں آتی سب گائون والے تجھے شیا م سندر کے ساتھ بدنام کرتے ہیں ایسی بات مت کر جس میں تیرے مانتا پتا کی ہنسی ہو یہ بات سن کر را دھاپیاری بولی۔

دوہا

کھیلن کوہین جاؤن میں کانت ری مات

موسون جات سی نہیں یہ سب جھوٹی بات

تو موکو رسیات اُنکے مات پتا نہیں

اگر گھر گھر کھیلن جات گوہن کی سب لکھی ایسی باتیں جھوٹے اور سچ کھکر را دھانے اپنے مانتا اور پتا کو خوش کر لیا اور اپنے من کا بھید کسی سے نہیں بتایا اور اُس سکھی نے جا کر لٹا اُدک سب برخاریوں سے کہا کہ آج را دھکا نے شیا م سندر سے بھینٹ کر کے اپنی اچھا پوری کی جب وہ ہنسی بٹ سے اپنا منور تھ پا کر آتی تھی تب میں نے اُسکا منہ خوش دیکھ کر بھینٹ ہونیکا حال پوچھا تب وہ ہنس کر اکر بولی۔

دوہا

کے گورے کے ساوڑے بست کون سے گائون

تب مو سے لاگی کہن کو ہر کا گائون

سورٹھ

مین تو جانت ناہنہ لیت نام تم کون کو

لکھو نہ سینے مانہ سانج کنت کی ہنست تم

یہ بات سن کر لٹا اُدک نے کہا کہ ہمارے سامنے را دھکا کی سامتھ نہیں ہو جو وہ انکار کر سکے تب وہ سکھی بولی کہ اب دہی را دھانہ نہیں ہو جو پہلے تھی بھینٹ کرنے سے حال معلوم ہوگا۔

دوہا

ایک بات نہ مان ہو سو سو گدین کھات

اگرے گرو کی بدھ پڑھ کا ہونہیں پیات

جب لٹا اُدک سکھیاں اٹھی ہو کر یہی بات پوچھنے کے واسطے را دھاپیاری کے گھر آئیں تب شیا ما اُنکے من کا حال جان گئی

کہ میرا بھید پوچھنے آئی ہیں۔

دوہا اکا ہو کو کینھو نہیں اور کر چتر اسے

رادھا پیاری کا یہ حال دیکھ لٹا اُک اُنکے پاس ٹپک رہا اور دھڑکی باتیں آپس میں کرنے لگیں تب ایک سکھی نے رادھا سے کہا کہ تھے مون برت کسے رکھا ہو اسکا حال ہو کوی بھی بتاؤ کہ کون گرو سے یہ منتر سیکھا ہو ہم بھی یہ برت رکھنا چاہتی ہیں۔

دوہا

اب تم ہی کو ہم کرین گرو دیو اُپدیش

سورٹھ

ہم کو کیو اجاں چتر بھین تم لاڈل

یہ بات سنکر رادھا پیاری نے کہا کہ سُنو لٹا ہمارے اور تمہارے بیچ میں کچھ بھید نہیں ہو جو میں تم سے کوئی بات چھپاتی ہوں جھوٹی بات مجھے سہی نہیں جاتی کل راہ میں مجھے اس سکھی نے کہا کہ تیری بھینٹ شیا م سندر سے ہوئی ہو میں نے آج تک کبھی شیا م سندر کو پسینے میں بھی نہیں دیکھا اور یہ برتھا پاپ جھکو لگاتی ہو جھکو یہ جھکو لی کی بات اچھی نہیں لگتی اس میں میرے واسطے بدنامی ہو غیر دیکھے کوئی بات کسی کو کہہ دینا نہ چاہیے مجھے اس نے نند لال سے کب بھینٹ کرتے دیکھا تھا جو ایسی بات کو ابھی کوئی ذات بھائی نے تو میرا ٹھکانا نہ لگے۔

دوہا

اور کے تو ترس کچھ نہیں بیا پے من مانہ

سورٹھ

تم پر ترس مونہ گات یا تے اور نہیں کیو

تب لٹا اولی کہ اسے رادھا مجھ سے اس سکھی نے کچھ نہیں کہا جو یہ مجھے کچھ کہتی تو میں اس سے کچھ جھگڑا کرتی اور تیری دلی دہر میں ہم لوگ کیوں نہ لگا دیں تو بڑی پت برتا ہو تیرے شیا م کو اس نے کہا کہ دیکھا ہو گا بنا بھاگ اُنکا درشن ملنا بہت دشوار ہو تیرے برابر ہم لوگ نہ بھاگ سکتے ہیں پیارے کا درشن ہم کو ملے یہ سنکر رادھا پیاری بولی۔

دوہا

برتھا جھوڑو سون کرت کہ کہ جھوٹی بات

سورٹھ

یہ ر کھائی شیا م کی دیکھ لٹا نہ کہا۔

دوہا

جب آوین اب شیا م تب ہم تو ہوتا ہیں

سورٹھ

توہ دیکھے ہین بام بھون ہو ا بھلا کھ اب

دوہا

ایسے کہ سب نہیں اٹھیں پیاری بدن ہمار

سورٹھ

آئی تھیں آت گرب کر چلیں سکھی سب ہمار

سورٹھ کست پر سپر جات نڈر بھی اب را دھکا

دوہا سب ہیج گوپن کے ہی ہی بات من آن

سورٹھ سب سنکھ یہ بات اور کچھ چر چا نہیں

کبھون تو ہم گھات پڑ میں دوڑ آسے کے ہر را دھا دو دلیں س با ستر یہ دھیان نندہ کو تات ستا مہر بر کھیجان کی جب بہت پوچھنے پر بھی رادھا پیاری نے موہن پیارے کی بھینٹ ہونے کا حال سکھیوں سے نہیں بتلایا تب وہ وہاں سے اٹھ کر اپنے اپنے گھر آکر اس کھوج میں لگیں کہ رادھا پیاری اور موہن پیارے کو بھینٹ کرتے وقت کھڑا چاہیے جس میں شیا م کا جو ٹھکانا تھا ہر ہوجا وے اور شیا م اور شیا م میں ایسی پریت بڑھی کہ ایک ساعت دونوں کو بنا دیکھے چین نہیں پڑتا تھا شیا م نے دوسرے دن شیا م کو دیکھنے کی اچھا سے لٹا اُک سکھیوں کے گھر جا کر کہا کہ چلو بہن جننا انسان کر آوین جب سکھیوں نے بڑے اور بھاؤ سے شری بر کھیجان دلا سی کو بٹھالا تب وہ بولی کہ کیا آج میں نے سر سے تمہارے گھر آئی ہوں جو اتنا اور کرتی ہو لٹا بولی کہ جیسا تم نے اپنے گرو سے منتر پڑھکر ہمارے جانے سے مون سادہ لیا تھا ویسا ہو نہیں آتا جیسے سدا ہم سب تمہارا سَنو مان آور بھاؤ کرتی تھیں ویسا آج بھی کیا ہو یہ بات سنتے ہی رادھا پیاری نے ہنس کر کہا کہ اُس دن کا بدلا آج تم لوگوں نے ہم سے لیا یہ سنکر سب سکھیاں ہنسنے لگیں۔

دوہا یہ بدھ ہا س بلا س کر لیں سنگ سنگ

سورٹھ سکل روپ کی راس نو نا گر مرگ لوبنی

جلی ننان جننا ندی شری بر کھیجان دلا رہی بھری اندھ لاس کرشن پریم میں ایک جت جب شیا م سکھیوں سمیت جننا جل سے باہر نکلی تب اُسے کیا دیکھا کہ شیا م سندر روپ ساجے کد م کے نیچے کھڑے نہیں جاتے

دوہا شیا م انور روپ کو دیکھت ہی سکھ پائے

سورٹھ ات دے رہے بھائے ناگ رول کشو رہے

ابن اُس موہنی روپ کو دیکھتے ہی رادھا پیاری نے موہت ہو کر لاج چھوڑ دی اور نندکار کو لکلی باندھ کر دیکھنے لگی۔

دوہا یہ حال دیکھ کر لٹا اُک سکھیوں نے رادھا پیاری سے کہا کہ کلی تو موہن پیارے کی بھینٹ کرنے سے مگر کے کہتی تھی کہ میں نے

سورٹھ اُنکو پسینے میں نہیں دیکھا آج یہ کیا و شاتیری ہوئی کہ جو ساولی صورت کو لکلی باندھ کر دیکھ رہی ہو اچھی طرح اُنکو دیکھ لے جس میں یہ ہوئی

دوہا یہ بات سن کر بھولے تیرے دکھانے کے لیے شیا م سندر کو میں نے بلایا ہو۔

سورٹھ یہ بات سن کر بھولے تیرے دکھانے کے لیے شیا م سندر کو میں نے بلایا ہو۔

دوہا یہ بات سن کر بھولے تیرے دکھانے کے لیے شیا م سندر کو میں نے بلایا ہو۔

سورٹھ یہ بات سن کر بھولے تیرے دکھانے کے لیے شیا م سندر کو میں نے بلایا ہو۔

دوہا یہ بات سن کر بھولے تیرے دکھانے کے لیے شیا م سندر کو میں نے بلایا ہو۔

سورٹھ یہ بات سن کر بھولے تیرے دکھانے کے لیے شیا م سندر کو میں نے بلایا ہو۔

دوہا یہ بات سن کر بھولے تیرے دکھانے کے لیے شیا م سندر کو میں نے بلایا ہو۔

سورٹھ یہ بات سن کر بھولے تیرے دکھانے کے لیے شیا م سندر کو میں نے بلایا ہو۔

سورٹھ تب سکھین کے ساتھ جلی بدن کو ناگری
 ارمین دھر برجاتہ پریم گن بولی نہیں
 جب رادھا پیاری نٹور روپ موہن پیار سے کا اپنے ہر دے میں رکھ کر گھر کو چلی تب سکھوں نے اُس سے کہا کہ اے پیاری تو
 اپنے من میں چوری کھل جانے کا کچھ سوچ مت کر یہ نٹور روپ اسی طرح کا جو جس کے دیکھنے سے کسی برجیالا کا چٹ ٹھکانے نہیں رہتا
 پچھلے جنم کے پن سے تیرا بڑا بھاگ ہو جو تر لوکی ناتھ تجھ سے ایسا پیار کرتے ہیں اور تو نے اُن کو اپنے بس کر لیا ہے یہ سنکر رادھا پیاری
 اپنے من میں بہت خوش ہوئی لیکن شرم سے کچھ نہیں بولی۔

سورٹھ

کیو سکھن جسکے کیون پیاری بولت نہیں
 کی ہمنون ریاسے لیو مون برت آج پن
 یہ بات سنکر رادھا پیاری نے ہنس کر کہا کہ شام سُندر کا سوروب کیسا تھا میں نے تو ابھی طرح نہیں دیکھا اسکا کیا کارن ہو
 کہ جو نکو دو آنکھ سے سب بدن اُنکا دیکھ پڑا میری نظر تو اُنکی بھونہ پر گئی تو وہ چھب چھوڑ کر دوسرے انگ پر نہ جاسکی کہ جوین
 اُس موہنی روپ کا سب بدن دیکھتی۔

دوہا

میں تب تے اپنے منہ یہی رہی پچھتاے
 بن پہچانے کون بدھ کروں شام سے پریت
 دیکھیں کو چھب شام کی لپچت نین بناے
 نہیں وہ روپ نہ بھاوہ چھین چھین اورے ریت
 میں جانی یہ بات ہیں آند کے کھان ہر
 یہ سنکر گو بیان بولین کہ اے رادھا تیرے بڑے بھاگ ہیں جو تو ایسی پریت بیکنٹھ ناتھ سے رکھتی ہو سنسار میں دوسرے کا
 بھاگ ایسا نہ ہو گا جیسا کہ بھاگ تیرا ہو۔

دوہا

دھن دھن تیرے مات پت دھن بھکت دھن بہت
 تین پہچا نیو شام کو ہم سب بال آپیت
 دھن جو بن دھن روپ دھن بھاگ شہاگ تم
 اسی طرح سب گو بیان شام سے ہنستی اور بولتی ہو میں اپنے اپنے گھر چلی آئیں لیکن اُن کو رادھا پیاری
 اور موہن پیارے کی پریت دیکھ کر سو تیا ڈاہ سے آٹھوں پہر اُنکا روپ آنکھوں میں بسا رہتا تھا ایک دن
 رادھا پیاری موہن پیارے کے برہ میں بیا کل ہو کر اکیلی جل بھرنے کے واسطے جتنا کفار سے چلی تو
 راہ میں موہن پیارے کو دیکھتے ہی اُنکا ہاتھ پکڑ کر بولی کہ تم نے میرا من کیوں چرایا ہے سو پھیر دو تن میرا گھر میں
 رہتا ہو پر من چیل تھارے پیچھے پیچھے دن رات بھر کرتا ہے پیاری کی یہ بات سننے ہی موہن پیارے نے اُسے
 گلے لگا کر کہا کہ میں بھی تیرے دیکھنے کے واسطے آٹھوں پہر بیا کل رہتا ہوں جو وقت شام اور شام پریت بھری ہوئی

سورٹھ

تم موہن انروپ پرخو جوڑی اچل
 اور موہن پیارے کی پریت دیکھ کر سو تیا ڈاہ سے آٹھوں پہر اُنکا روپ آنکھوں میں بسا رہتا تھا ایک دن
 رادھا پیاری موہن پیارے کے برہ میں بیا کل ہو کر اکیلی جل بھرنے کے واسطے جتنا کفار سے چلی تو
 راہ میں موہن پیارے کو دیکھتے ہی اُنکا ہاتھ پکڑ کر بولی کہ تم نے میرا من کیوں چرایا ہے سو پھیر دو تن میرا گھر میں
 رہتا ہو پر من چیل تھارے پیچھے پیچھے دن رات بھر کرتا ہے پیاری کی یہ بات سننے ہی موہن پیارے نے اُسے
 گلے لگا کر کہا کہ میں بھی تیرے دیکھنے کے واسطے آٹھوں پہر بیا کل رہتا ہوں جو وقت شام اور شام پریت بھری ہوئی

باتیں آپس میں کر رہے تھے اسی وقت لٹا آدک سکھیاں وہاں پر آہو پھین اُنکو دیکھتے ہی شام سُندر اپنے گوانو کو پکارتے ہوئے
 دوسری طرف چلے گئے اور لٹا سکھی نے رادھا پیاری سے کہا کہ آج تو تیری چوری پکڑی گئی تو ہم لوگوں کو جھوٹی بنا کر ایکات
 میں سکھ اٹھاتی ہو۔

دوہا

کھت رہی جب تب ہی ہر سنگ دیکھو موہ
 تب کیو جو بھاو ہی لچو سرکھو
 اب ہم لئی چھڑاے بیس دیو کے نہیں
 کی کر ہو چترائے اور چھو ہم سون ابھی
 یہ بات سننے ہی رادھا پیاری چٹ ہو کر اپنے گھر چلی آئی لیکن من اُسکا موہن پیارے کی بھینٹ کیو اسطے بیا کل رہا اسلیے
 اُسکو ساری رات تارے گنتے بیت گئی پر ات سے اٹھ کر اُسے موہن کا ہار اپنے گلے سے اتار کر دھوئی کے ایک کونے میں باندھ لیا
 اور کیرت اپنی ماتا سے کہا کہ کل جتنا کنا رہے میرا ہا رکھیں گے پڑا تھا نہ معلوم کون سکھی نے اٹھالیا۔

دوہا

ایک نیند نہیں نس پڑی تیری سون سن مات
 چوکی ہا ر عمیل کچھ پیر اوں نہیں تو نہہ
 یہ سنکر شیا بولی کہ تم کرو دھت کیون ہوئی ہو میں اُسے ڈھونڈھنے جاتی ہوں مجھے دیر لگے تو گھر انا مت ایسا کہ رادھا پیاری
 اپنے گھر سے باہر نکلی اور زندگی کے مکان کے پچھو اڑے جا کر جھونٹھ مونٹھ لٹا سکھی کا نام پکار کر بولی کہ میں بنی بٹ کو جاتی ہوں
 تو بھل جلدی آ اُس وقت نند لال جی نے بھون کرنے کے واسطے بیٹھ کر ہلا کور اٹھایا تھا جیسے شیا ماکا بول سنا ویسے اٹھ کھڑے
 اُسے جسو واجی نے کہا کہ اے بیٹا تو گھر اگر کہاں جاتا ہے تب آپ بولے کہ اے میا ایک گوال مجھے کہ گیا تھا کہ بن میں ایک گوال
 سے پچھایا پیدا ہوئی ہو میں وہاں جاتا ہوں یہ کہہ کر موہن پیارے بنی بٹ کو چلے گئے تب اُنکے سکھاؤں نے جو وہاں بیٹھ کر کھاتے
 تھے جسو واجی سے کہا کہ بن میں کوئی بچھا نہیں ہوئی ہو وہاں رادھا پیاری گئی ہوگی اسی کارن موہن پیارے بھی اُس سے
 بھینٹ کر نیکے واسطے بنا بھون کیے چلے گئے جسو واجی نے اُنکی بات کا کچھ بشوا اس نہیں کیا لیکن موہن پیارے کے بھوکھے چلے
 جانے سے پچھتا کر سوچ کرنے لگیں اور شیا مانے بنی بٹ میں جا کر آندے بھوگ اور بلاس کیا۔

دوہا

پریم سندھ مر جادج ملے امگ انہ
 نول کچھ نو ناگری نو ناگر نند
 یہ اچرج کی بات کو مانے کو کہہ سکے
 کوپ متا کے ساتھ رمتا برہم دُر م کچ تر
 جب شام کے وقت موہن پیارے نے رادھا پیاری سے کہا کہ اب تم اپنے گھر جاؤ تب رادھا پیاری بولی کہ مجھ سے تم کو چھوڑ کر
 جا یا نہیں جاتا تھا ہمارے واسطے اپنے ماتا اور پتا کی گالی اور ہر روز ہستی ہوں نند لال جی نے کہا کہ ہم تمہارے واسطے اپنے

ہاتھ کا اور پھینک کر چلے آئے اسی طرح دونوں آپس میں پریت بھری باتیں کرتے ہوئے اپنے اپنے گھر پر گئے اور رادھا پیاری نے موتیوں کا ہار اپنی مائا کو دے کر کہا کہ جسکے واسطے تو سوچ کرئی تھی وہ میں جتنا کنارے سے ڈھونڈ لائی اپنا ہار لیکر کیرت جی نے من میں سمجھا کہ رادھا نے شام سندر سے بھینٹ کرنے کے واسطے یہ جھوٹا چتر ہار کا رچا تھا سر پر کیشن پر ہر ہم پریشور کے اوتار ہیں اسلئے رادھا اؤک بر جبالاؤ کو انکے دیکھے بنا چین نہیں بڑا تشکر یو جی نے کہا کہ اسے راجا پر بھکت موہن پیارے کو بھی رادھا پیاری سے اتنی پریت بڑھی کہ ہر روز کسی جگہ اُس سے ملکر اپنا من خوش کرتے تھے ایک دن شام سندر اچھا اچھا کپڑا اپنے گھر لایا جو رات گئے رادھا پیاری کے استھان پر گئے اور رات بھر اُس کے ساتھ آئندہ ہار کر کے پر رات سے اپنے گھر چلے آئے۔

دوہا

بار بار جیسے لاڈلی ہی سوچ بچھتاں
گئے شام آس بھرے تنک نہ سوئے رات

سورٹھ

دیکھیں سکھی نہ کوئے شام کے ٹوسدن تے
میں را کھو ہو گوے اب لگ یہ رس سکھن تے

دوہا

جب لتا اؤک سکھیوں نے جو آنکھوں پر رادھا کرشن کے پکڑنے کی گھات میں رہتی تھیں شام سندر کو رادھا پیاری کے گھر سے نکلے دیکھا تب اُن کو بڑا ڈاڑھ پیدا ہوا شام سندر کے چلے جانے کے پیچھے شیا مانے بھی اپنے دروازے پر آکر دیکھا تو چاروں طرف سکھیاں گھڑی ہوئیں دکھائی دین تب رادھا پیاری کو یقین ہوا کہ انکھوں نے میرے گھر سے نکلے ہوئے موہن پیارے کو ضرور دیکھا ہوگا ایسا بچار کر رادھا پیاری کو شرم معلوم ہوئی تب اپنے من میں کہا کہ ابھی تک موہن پیارے سے میری پریت چھپی تھی مگر آج کھل گئی ہر روز میں سکھیوں سے ملکر جایا کرتی تھی آج اُن کو کیا جواب دوں گی۔

دوہا

ایسے سوچت لاڈلی کہوں پر بھٹہ مناسے
ایسوقت کھتا اؤک سکھیاں رادھا پیاری کے گھر پر گئیں اُن کو دیکھتے ہی رادھا پیاری نے چترائی سے بنا پوچھے کہا کہ لے لے

سورٹھ

آج پر ات سے برندا بن ہماری میرے دروازے پر سے ہو کر نہ معلوم کدھر جاتے تھے اُن کو دیکھ کر میں تبھی سے بیاتل ہو رہی ہوں سکھیوں نے یہ بات سنتے ہی آپس میں کہا کہ دیکھو یہ بڑی چتر ہے ہمارے پوچھنے سے پہلے ہی اُس نے ایسی بات بنا کر کہ میں نے سمجھا کہ موہن پیارے کے ساتھ ہمارا کیا اسوقت ہو بھاتی ہو۔

دوہا

کچھ دن تے تیری پرکرت اری پڑی یہ کون
بٹھڑ بھٹی موسون رہت جب تب سادہت مومن

سورٹھ

اپنے من کی بات کچھ ہم سون بھاکت نہیں
ایسے کہ شکات پیاری سون سب ناگری

دوہا

سورٹھ

دوہا

سورٹھ

دوہا

سورٹھ

دوہا

سورٹھ

دوہا

سورٹھ

دوہا

سورٹھ

دوہا

سورٹھ

دوہا

سورٹھ

دوہا

سورٹھ

دوہا

سورٹھ

دوہا

سورٹھ

دوہا

سورٹھ

دوہا

سورٹھ

دوہا

سورٹھ

دوہا

سورٹھ

سن سن بانی سکھن کی پیاری جیہ انراگ
بچن کیونہیں جاے پریت پرگٹ جاہت کیو

جب سکھیوں کی بات سنکر رادھا پیاری نے ہنس دیا تب لتا سکھی سوتیا ڈاڑھ سے روکھی ہو کر بولی۔

کبت

تم جانت ہو جو اجان نہیں کہ آگے سے اُتر دھاوتی ہو
ہمیں کاہ پڑی جو منع کرہیں کب بودھا کے دکھاوتی ہو

یہ سنکر رادھا پیاری نے اُس کو جواب دیا۔

کبت

اب تو بدنامی بھی برج میں گر لوگن جانے کہا ڈر ہے
تم نے کام تے کام کر دو کو آپ نے جان کون گری

کبت

اب تو بدنامی بھی برج میں گر لوگن جانے کہا ڈر ہے
تم نے کام تے کام کر دو کو آپ نے جان کون گری

کبت

اب تو بدنامی بھی برج میں گر لوگن جانے کہا ڈر ہے
تم نے کام تے کام کر دو کو آپ نے جان کون گری

کبت

اب تو بدنامی بھی برج میں گر لوگن جانے کہا ڈر ہے
تم نے کام تے کام کر دو کو آپ نے جان کون گری

کبت

اب تو بدنامی بھی برج میں گر لوگن جانے کہا ڈر ہے
تم نے کام تے کام کر دو کو آپ نے جان کون گری

کبت

اب تو بدنامی بھی برج میں گر لوگن جانے کہا ڈر ہے
تم نے کام تے کام کر دو کو آپ نے جان کون گری

کبت

اب تو بدنامی بھی برج میں گر لوگن جانے کہا ڈر ہے
تم نے کام تے کام کر دو کو آپ نے جان کون گری

کبت

اب تو بدنامی بھی برج میں گر لوگن جانے کہا ڈر ہے
تم نے کام تے کام کر دو کو آپ نے جان کون گری

کبت

اب تو بدنامی بھی برج میں گر لوگن جانے کہا ڈر ہے
تم نے کام تے کام کر دو کو آپ نے جان کون گری

کبت

اب تو بدنامی بھی برج میں گر لوگن جانے کہا ڈر ہے
تم نے کام تے کام کر دو کو آپ نے جان کون گری

کبت

اب تو بدنامی بھی برج میں گر لوگن جانے کہا ڈر ہے
تم نے کام تے کام کر دو کو آپ نے جان کون گری

کبت

اب تو بدنامی بھی برج میں گر لوگن جانے کہا ڈر ہے
تم نے کام تے کام کر دو کو آپ نے جان کون گری

اسے بہن موہن پیار سے جھک کر بہت پیار کرتے تھے آج وہ میرے جھک دیکھ سے مجھے جھانکنے لگے لیکن میں نے اپنے آبھان اور انکی برہ میں نکلا چاہتا جو یہ بات سن کر لٹا اُدک سکھوں نے سو تیا ڈاہ سے رادھا جی سے کہا کہ جو موہن پیار سے بنا بھینٹ کے تجھ سے چلے گئے تو بھی مان کر کے اپنے گھر بٹھ رہا جو انکو تیری چاہ ہو تو پھر تیرے گھر آدینگے یہ بات سن کر رادھا پیاری نے کہا کہ ایک مرتبہ ابھان کر کے تو میں نے یہ پھل پایا کہ اُنکے برہ میں میری یہ دشا ہوئی اب جھکوان کر نیکی سامر تھ ہی نہیں ہو مان کیونکر کر دے

اپنے پین سکھوت تم سکھی مان کرن کو موہ
من تو میرے ہاتھ نہیں مان کون پرہ ہو
اُننگ ہی دن رات شیا م گون آجھلا کر
من نہیں مانت بات مان کر دن کیسے سکھی
بن تجون گھر تجون ناگر گھر تجون نبی رام کا ہو پنے نکا ہو پڑ ہون
باؤ بھیکو لوگ باوری کمت موکواوری کمت سے میں ہوکا ہو پڑ ہون
یہ کمر جب رادھا پیاری بلاپ کرنے لگی تب سکھوں نے اُسپر دیا کر کے آپس میں کہا دیکھ چھڑا نا چاہیے نہیں تو یہ شیا م سندر کے برہ میں مرقائے گی۔

لیکھو سکھیں جان ہر رنگ راتی لاڈلی
سندر شیا م سُخان رُدم رُوم یا کے رے
ایسا سمجھ کر لٹا سکھی نے رادھا پیاری سے کہا کہ تو میری جگہ پران بٹھی رہ میں تیرے چوت چور کو لا کر تجھ سے ملائے دیتی ہوں ایسا کمر لٹا سکھی نبی بٹ میں چلی گئی اور موہن پیار سے کے پاس ہو چکر بولی کہ اسے پران پیار سے رادھا نے پریم بس ہو کر تھے آبھان کیا تھا سو اپرا دھ اُسکا چھاکر اسوقت وہ تھارے برہ کی آگ میں جل رہی تو تم جلدی چلا کر پنے چند رنگ کی شیت لٹائی سے اُسکا ہر دے ٹھنڈھا کر دے۔

چلو شیا م سندر نول چھیل چھیلے لال
میں آئی کسوں کن چلو دکھاؤن بن
تھیں ملن کو وہ نول آت بیا کل یہ کال
دیکھ پریم سکھ پاسے ہو جو مانو موہن

بھر بھر لوچن نیر شیا م شیا م کھلا پھٹت
یہ بات سنتے ہی موہن پیار سے بیا کل ہو کر اُٹھے اور لٹا سکھی کے گھر ہو چکر یاد کیا کہ رادھا پیاری اپنے کیے سے بہت شرمندہ ہو کر رو رہی جو یہ دشا اُسکی دیکھتے ہی موہن پیار سے نے جیسے گھونگھٹ اُسکا اٹھا کر اپنی موہنی مورت اُس کو دکھلائی ویسے ہی رادھا پیاری پریم کے مارے اُسے لپٹ گئی۔

وہ چتون وہ ہنس ملن وہ سبھاؤ سکھ سار
وہا
جب لٹا سکھی نے اپنی ساتھی سکھوں کو بلا کر ان دونوں کا پریم دکھلایا تب وہ لوگ ایسی پریت شیا م اور شیا مائی دیکھ کر رادھا پیاری کے بھاگ کی بڑائی کرنے لگیں اور موہن پیار سے کی چھب دیکھ کر سمجھوں نے اپنا اپنا کلیجہ ٹھنڈھا کیا۔ اُسوقت موہن پیار سے رادھا پیاری پر ایسے موہت ہو گئے کہ اپنا گناہ پر اُٹھ کر بار بار اُسپر بچھاو کرنے لگے اور اُسی پریم میں موہن پیار سے نے سب گناہ رادھا پیاری کا اُتار کر آپ بہن لیا اور اُسکی آنکھوں میں سے انجن نکال کر آپ اپنی آنکھوں میں نکالیا اور اپنی پیتا مبر کی ساری اور رادھا کی ستری کی طرح اپنا روپ بنا لیا اور رادھا پیاری کی ریت اور نکٹ موہن پیار سے کی طرح کی طرح آپ بنگئی اور بولی کہ اسے شیا م سندر تم ستری کی طرح مان کر کے بیٹھو ہم تم کو بتی کر کے مناوین جب ستری روپ موہن پیار سے رادھا کی ریت سے تب شریک رشن روپ رادھا بار بار اُنکے چروپ کر کر مٹانے لگی لیکن شیا م سندر نے نہ مانکر اُسوقت ایسی مایا اپنی رادھا پیاری پر پھیلا دی کہ رادھا پیاری کو اس بات کا گیان نہیں رہا کہ میں ستری ہوں تب وہ موہن پیار سے کے چروپ کر سر دھ کر روٹنے لگی یہ حال رادھا پیاری کا دیکھ کر سکھوں نے اپنے مایا پر کر رادھا پیاری سے کہا کہ میں تو تیرے کسے سے روٹھ کر بیٹھا تھا تو کسواسطے گھر آگئی جب رادھا پیاری کا چت ٹھکانے ہوا اور اُس نے اپنا ٹھنڈہ درپن میں دیکھا تب بھٹ ہو کر کرپٹ اور نکٹ آوک اُتار ڈالا اور ستری کا گناہ اور کپڑا بہن لیا جب تھوڑا دن رہا تب شیا م اور شیا مادیون ستری روپ سے نبی بٹ کو چلے گئے۔

چلے ہرکھ بن گنج کو جگل نار کے روپ
اُن گوری اک سانوری شو بھا پریم اُنوپ
جب راہ میں چند راؤلی سکھی سے بھینٹ ہوئی تب اُسے پہچان کر یہ شیا م اور شیا م ستری روپ بکری نبی بٹ میں بہار کرنے جاتے ہیں جب چند راؤلی نے ہنس کر شیا م سے پوچھا کہ کو پیاری یہ نبی سکھی سانوری صورت موہنی مورت کہاں سے آئی ہو تو اسے استھان پر بہار کرنے جاتی ہو تب رادھا پیاری بولی کہ یہ سکھی متھرا میں رہتی ہو میں لٹا کے ساتھ وہاں دی بیچنے گئی تھی میری اور اس کی جان پہچان ہو گئی اسی کارن مجھے بھینٹ کر نیکو بیان آئی ہو اُسوقت موہن پیار سے نے یہ سمجھ کر چند راؤلی کے پہچان لینے سے سب سکھیاں میری ہنسی کر نیکی گھونگھٹ سے اپنا ٹھنڈہ چھپا لیا تھا تب چند راؤلی سکھی بولی کہ اسے رادھا تو اس سکھی کو بھی متھرا سے بلا کر اپنے گھر کے پاس نکادے کہ جس میں تو اور یہ دونوں جو بہت سندر سی اور جو ان میں شیا م سندر سے بہت کر کے اُنکو سکھ دیا کرین اور یہ ستری ایسی موہنی روپ ہو کہ جھکو دوسری ستری دیکھ کر موہت ہو جائے ذرا جھکوا اُسکا دھڑا چھی طرح دکھلاؤ جبین میری بھی آنکھیں ٹھنڈھی ہوں۔

یہ اب کون کون ناسنی تر یہ سون تر یہ شراب
ایسے کہ چند راؤلی کیو شیا م کر جاے
بھر چند راؤلی موہنی مورت کا گھونگھٹ اٹھا کر بولی کہ تم مجھے کیا بتا کرتی ہو میں تکوا گے سے پہچانتی ہوں جب چند راؤلی ستری روپ

شیام سند سے آنکھ لڑا کر انکا گال ملنے لگی تب رسک ہماری نے پخت ہو کر آنکھ نیچ کر لی یہ حال اُنکا دیکھ کر چند راؤلی بولی کہ اسے رادھا پیاری جب سے تو نے اس سٹکی سے پریم لگایا تب سے ہم لوگوں کی پریت چھوڑ دی تم دونوں برہما بن کے کچھ میں جا کر بارگاہ تم کو اپنے مطلب کے سواے دوسرے کا کھنکھ اچھا نہیں لگتا جب موہن پیارے نے سمجھا کہ یہ جھکو پچان گئی ہے اب اس سے پردہ رکھنا بیکار ہے تب ہنس کر چند راؤلی کو گلے سے لگایا اور داہنی طرف چند راؤلی اور بائیں طرف رادھا پیاری کا ہاتھ پکڑے ہوئے آئندہ سے ہنسی بٹ کو چلے گئے اور رات بھر وہاں رادھا پیاری سے جھوگ اور بلاس کیا برات سے شیام سند پریش روپ بن کر اپنے مکان پر آئے اور رادھا پیاری اور چند راؤلی اپنے اپنے گھر گئیں۔

دوہا

رات بچتر نند لال کی لیلالت رسال

جو سٹکھ در لہجہ شو سٹک سولٹ بر جبال

ایک دن رادھا پیاری شو لکھو سنگار کر کے اپنا منہ درپن میں دیکھنے لگی تو شیام سند کی مایا سے اُس میں اپنی پرچھا کین دیکھ کر یہ سمجھی کہ کوئی دوسری چند رکھی بیان آئی ہو جو یہ سچ میں رہے گی تو موہن پیارے مجھے چھوڑ کر اس سے پریت کرینگے۔

دوہا

یہ آئی رکھ لوک تے نما سند ری نار

ہج میں تو ایسی نہیں کوئی گوپ گمار

ایسا بچا کر رادھا پیاری نے اپنی پرچھا کین سے کہا کہ اسی لوگوں کو مان سے آئی ہو ابھی جلدی اپنے گھر چلی جا اس گاؤں میں تند کشور بڑا چھوٹا رہتا ہو وہ سب بر جبار یو کو ننگی کر دیتا ہو بیان رکھ تو اُسکے ہاتھ سے بہت دکھ پاوے گی۔

دوہا

تیرے ہست کی گنت ہوں نان چھے مت مان

ہج بس کے دکھ پائے ہے من تو سٹکھ سچان

ایسودھیشٹ نہ آن ترچھوں میں گو وکھون جیسو ہج میں کان من بھاو سب سون کرت

دوہا

یہ تو بولت ہے نہیں ات گر بسل بام

دیکھت ہی یہ ریچھ میں چھیل چھیلے شیام

بھئی موت یہ آے ہر اب یا کے بس بھئے جس سے رادھا پیاری یہ باتیں بول رہی تھیں اپنی پرچھا کین سے کرتی تھی اُسی سے موہن پیارے نے بھی وہاں آکر چھوڑ دیکھ سے یہ حال اُسکا دیکھا اور رادھا پیاری کو اُنکا آنا معلوم نہیں ہوا۔

دوہا

بھئی موت یہ آے ہر اب یا کے بس بھئے

مور من بھئیو آے اُپجایو اُر برہ دکھ

دیکھ جھوٹے آے رہے شیام اک ٹک نہ رکھ اُر آئندہ سہاے دیکھت پیاری کی چھب

دوہا

کنت ریللی بات جیون جیون ترچھ برب سون

تو تون تون سن ہر کات بر جیاسی پر بھراو

جب وہ پرچھا کین رادھا پیاری کی کچھ جواب نہ دیکر وہاں سے نہیں گئی تب رادھا پیاری اُسکو اپنی سوت بچھ کر جیتا کرنے لگی اور موہن پیارے یہ حال شیاما کا دیکھ کر چپ چاپ اُسکے پیچھے چلے گئے اور اپنے دونوں ہاتھوں سے رادھا پیاری کی آنکھیں بند کر کے درپن کو الٹ دیا۔ رادھا پیاری کا سنگار کر کے آئینہ دیکھ کر پرچھا کین سے نصیحت کرنا اور موہن پیارے کا پیچھے سے آکر اُنکی آنکھیں بند کر لینا۔



سورٹھ لیختی سٹکھ آن پان پکڑ کے لاؤلی بھلی کر سی تم کا منہ میں سکھیں دھو کے رہی

جب درپن الٹ دینے سے وہ استری رادھا پیاری کو نہیں دکھائی دی تب وہ اُسکو پرچھا کین سمجھ کر خوش ہو گئی اور شیام سند کے ساتھ بارگاہ کرنے لگی جب کچھ دیر بعد موہن پیارے اپنے گھر چلے گئے تب لٹا اُدک سکھیاں رادھا پیاری کے گھر پر آئیں جب شیاما نے اُنکو بڑے آد بھاؤ سے بٹھایا تب لٹا سکھی بولی کہ اے پیاری کیا تجھے آج شیام سند ملے ہیں جوتا ہارا اور

کرتی ہو یہ بات سن کر رادھا پیاری حال آنے شریکشن جی اور درپن الٹ دینے کا مکر بولی کہ اے لٹا یہ سب سٹکھ جھکو تھاری کر پائے لٹا اُدک سٹکھ لٹا سکھی شیاما کے بھاگ کی بڑائی کرنے لگی جو وقت یہ پریم بھری باتیں رادھا پیاری سکھوں سے کر رہی تھی اُسی سے پھر موہن پیارے اپنا سب سنگار کیے ٹور روپ ساجے بنایا براجمے مری بجاتے ہوئے رادھا پیاری کو دیکھنے آئے لیکن سکھوں کا

جگھٹ دیکھ کر بھیت نہیں گئے بر جالوں سے آنکھیں لڑانے میں ٹکاتے ہوئے دوسری طرف چلے گئے۔

دوہا سورٹھ چھب ساگر سکھ کی اودھ گن سند رس کھان

مرلی مدھر بجائے پیاری پیاری نام کہہ جب سکھوں کا من اُنکھوں نے اپنی جیون سے موہ لیا تب وہ سب کا ماتر ہو کر کہنے لگیں کہ یہ سب دوش ہماری آنکھوں کا جو شیام سند کی چھب دیکھتے ہی موہت ہو گئیں اور ہمارے لالچ چھڑا کر ہج گوگل میں ہکو بدنام کیا آپ تو

اُنکی چھب دیکھ کر شکھ پاتی ہیں اور ہکو دن رات اُنکے برہ میں سو اے دکھ کے کچھ سکھ نہیں ملتا۔

دوہا سورٹھ اب یہ لوچن شیام کے سکھی ہمارے ہاتھ

کما کر بن سکھی شیام نہیں ہی کو دوش یہ لالچ بس جیون میں مرگ آپ بندھاوت آئے

اب ہم تلپت اُن بنا مرت ہی افسوس ایسی ایسی باتیں سب بر جالا آپس میں کہتی ہوئی شیام سند کا ٹور روپ اپنے ہر دے میں رکھ کر اپنے اپنے گھر چلی گئیں لیکن

آٹھون پیروپ موہنی مورت کا اُنکی آنکھوں میں بسا رہتا تھا۔

دوہا	پریم بھرے چھب سون بھرے بھرے آنند ہلاس	جنگل مادھری زس بھرے بیج میں کرت بلاس
سورجھ	کرت آنیک ہماروپ راس گن بدھ جھگل	رادھانند کمار بر جاسی جن سکھ کرن

ادھیائے آئیسوان - مری بجا ناشری کرشن جی کا

شکریو جی نے کہا کہ اسے راجا پرچیت جس طرح رسک ہماری جی نے کادیو کا ابھان توڑنے کے واسطے گوپیوں کے ساتھ راس کی تھی وہ کھتا اپنی بدھ پرمان کہتے ہیں من لگا کر سنو کہ جب سے برندان ہماری نے چیر ہرن لیلہ کر کے گوپیوں سے سرو پور نامی کو راس کرنے کے واسطے کہا تھا تب سے سب گوپیوں اسی ابھلا کھان میں ایک دن برس کے برابر بھگت کنتی تھیں کہ گوار کا مینا جلدی آوے تو ہم لوگ پران پیارے کے ساتھ راس لیلہ کر کے اپنا جنم سوار تھ کرین جب برکھارت بیت کر سردرٹ آئی تب موہن بیہ نے بجا کیا کہ اپنے بچن پرمان گوپیوں سے راس لیلہ کرنا چاہیے ایسا بھگت گوار کی پور نامی گوپین گھری رات بیتے مری منوہر کرے ٹھٹھ ساجے بنا لا بر اے انگ انگ پر جڑا گنا اپنے بیتا مری کچنی کا چھٹے ٹھوروپ بنائے اپنے مگر سے نکل کرین میں جا پونچے تو کیا دیکھا کہ اُس سے چند رمان نے ایک کلا اپنی جو شری مادھوی کے پاس رہتی ہو وہ بھی لاکر سوٹھون کلا سے پرکاش کیا ہو اور جنانجل موی کے برابر میل ہو کر بہہ رہا ہو اور کل پھول رہے ہیں ہریالی گٹھا ٹوپ درختوں کی چاندنی میں بہت شو بھائے رہی ہو آکاش میں تارے کھل رہے ہیں اور ستیل مند گندھ ہوا بہا کر جنا جی لہریں لے رہی ہیں۔

دوہا	شری برندان دھام کی شو بھا پر مہیت	برن سکے کب کون بدھ من بدھ بچن مہیت
سورجھ	اور نکل سکھ دھام بیکٹھادک شیا م کے	یہ ہمارے شرام تاتے ات سندر سکھ

اے راجا اُس سے موہن پیارے ایسے سند معلوم ہوتے تھے کہ جبکہ اوپر ہزاروں کا دیو کو بچھا کر ڈالے ایسی شو بھا دیکھ کر اندھ شری نے ایک اونچے درخت پر بیٹھ کر جوگ مایا شجکت مری پریم سے بچائی اور اُسکی دھن میں شری رادھا اور گوپیوں کا نام لے لے کر اُنکے پاس بلانے لگے اسوقت ایسی مایا بیکٹھ ناٹھ نے کر دی کہ جن جن برجالاؤں نے اُنکو اپنا پت بنالیکہ اچھا سے پوجا اور بہت کیا تھا انہیں وہ مری سن پڑی اور کسی کو نہیں سن پڑی اور موہن پیارے نے منسی میں ہرنے والا اور کام بڑھانے والا ایسا راگ کا یا کہ جسکی آواز سنتے ہی شیا یا ادک سولہ ہزار گوپیان کا ماتر ہو کر موہت ہو گئیں اور لاج کان چھوڑ کر اُنٹا پٹا سنگار کر کے اس طرح برندان کو دھین جس طرح سادون بھاؤن میں ندی اور نالو کا پانی سدر کی طرف زور سے بہتا ہے۔

دوہا	آدھر مدھ مری دھرے کر لید ہر سکھدین	دھن من موہن گوپکا تن من پر گٹھ میں
سورجھ	رہیو نہ من میں دھیر با جی با جی کہ اٹھین	بیا کل مہا شری رشن مری برج کی ترن

کبت

با جی بولیں با جی کیجیے کو دھامین با جی کلا میں منسی منسی دھری
با جی بولیں با جی سنگ لاؤ لیں با جی کو لبر گئی سدھ بدھ گھر کی
اے راجا پرچیت جو گوپی کا سے ہوتی تھی سکے ہاتھ سے دودھ کا برتن گر پڑا اور جو بھوجن کرتی تھی اُسے کور کو چھوڑ کر ہاتھ بھی میں دھویا

اور جو برہمن بناتی تھی اور دودھ آگ پر چڑھانے تھی اُسے اسی طرح چھٹے پرچھوڑا یا اور جو سرمہ اور کاجل لگاتی تھی وہ دوسری آنکھ میں بنا لگائے اٹھ دوسری اور جو اپنے پت کے پاس ننگی اجیت سوتی تھی وہ اسی طرح ننگی چلی گئی اور جو لڑکے کو دودھ پلاتی تھی وہ اسے روتا چھوڑ کر نکل گئی اور جو اپنے پت کو بھوجن کرتی تھی وہ بنا کھلائے اٹھ چلی اور جو برجالا موہن پیارے کی چر چا کر رہی تھی وہ اُسے چھوڑ کر اٹھ بھاگی اور اٹھ اٹھ سے ایک نے دوسرے کا حال نہیں پوچھا کہ تو کمان جاتی ہو اور مارے گھر اٹھ کے ہاتھ کا گنا یا و نین اور گٹے کا گنا بازو پر باندھ لیا اور اٹھ کی جگہ چادر پینک ساری اور مدلی اور جلدی کے مارے چولی ہاتھ میں لیے ہوئے اٹھ دوسری اور اپنے گھر والو کا گنا کسی نے نہیں مانا۔

دوہا	پریت لگی بر جنا تھ سے تن من کی سدھ مانہ	جتنے بھو کھن بانہ کے پھرے جا کھن مانہ
	یاد دھو جا بدھ ہتی سدھ بدھ سبے بار	بھاج چلین بر جراج پے لاج کان دھرو وار

بن میں مری بجا ناشری کرشن جی کا اور دوڑ ناسب گوپیوں کا



جب ایک گوپی جو اپنے پت کے پاس سوتی تھی اٹھ کر بھاگ چلی اور اُسکے پرش نے اُسکو زبردستی بیکر کر نہیں جانے دیا تب وہ برجالا کرشن جی کے دھیان میں تن اپنا تیاگ کر دیہ روپ سے سب گوپیوں سے پہلے سر کرشن جی کے پاس جا پونچی سر کرشن بیکٹھ ناٹھ نے اُنکی پریت اور شجکت دیکھ کر اُسے مکت پر دی دی۔ اتنی کٹھاسکر راجا پرچیت نے پوچھا کہ اے ہمارا ج اُس گوپی نے تو سر کرشن جی کو پریشو بھانکر میں نے لکھی بار تھکلو سمجھا یا لیکن تو سچ نہیں مانتا سن پریشور نرگن روپ ہو کر سب جیوں کے مالک ہیں وہ ہمیشہ ایک طرح پر رہتے ہیں جتنے بھی اُنکے پاس تھیں وہ لوہا جان میں یا آجان میں چھو کر سونا ہو جاتا ہو اور اُمرت پینے سے جیو نہیں مرناسی طرح پریشور سے من لگانے والا جیوں مکت ہوتا ہے دیکھو جس سسپال نے پریشور کو ایسا کر اُکا اور جو پوتا اور تیسار اُوک اُنکا پران مارنے کے واسطے آئے تھے اُنکو پریشور نے کسی گت دی ناسین جی دشمنی اور دوستی سے کام نہ رکھ کر قبول اپنی طرف من لگانے والے سے خوش ہوتے ہیں کام کرو دھو کھو دھو کسی طرح سے اُنکو یاد کرنا چاہیے اور جو کوئی دھیان اور اُمرن مرنے وقت کرتا ہے اُسکی مکت ہونے میں کچھ سدھ یہ نہیں ہے۔

دوہا	جو سسپال مہا آدھم ہر کون دن ہار	تا ہو کوچ پُر دیو ایسے آدھم اُدھار
------	---------------------------------	------------------------------------

جو آدمی ظاہر میں چھا پا اور تلک لگا کر لوگوں کو دکھلانے کی واسطے چپ بچھ کر تا اور بھیت سے پریت نہیں رکھتا اسکا ملک ہونا ٹھن ہے پیچے من سے بھکت اور پریت رکھنے والے ملک بد دی پر پونچتے ہیں اور جو لوگ شرک پر جن جی کی کر پائے بھوسا گوار اتر گئے انکا حال کچھ ٹھوڑا سا کہتے ہیں سنو کہ نند اور جہودا نے انکو اپنا بیٹا جانا اور گوپیوں نے انکو جھاندر دیکھ کر اپنا پت جانا اور راجا کنس نے انکو اپنا دشمن پران لینے والا بھجا اور گوال بالوں نے انکو بتر جانا اور پانڈوا اور جہویشیوں نے انکو اپنا ناتے دار اور بھائی بند جانا اور جوگیوں اور نیشوروں نے پریشور بھاؤ مانا تھا ان سب کو مینکھ ناتھ نے کرتار تھ کر دیا جو ایک گوپی ا نے پریت لگا کر ملک ہوئی تو کون اسچر ج کی بات ہو یہ بات سنتے ہی راجا پر بھکت نے بنے کیا کہ اسے مارا ج اب میرا سند بھٹو گیا کر پار کے آگے کھانسیا شکریہ جی بولے کہ اسے راجا پر بھکت جب راجا پر بھکتی اور گوالا بڑی ا منگ سے شرک پر جن کے پاس جا پونچیں اسوقت شام سند رکھے شو بھایان معلوم ہوتے تھے جیسے تاروں میں چند رمان شو بھایان ہوتا ہے اور موہنی روپ کی چھب دیکھتے ہی سب کو بیان اپنر موہت ہو کر جب آنکھوں کی راہ سے روپ رس پینے لگیں تب بردبان ہماری نے پہلے ا نکی کشل پوچھ کر پھر کھائی سے کہا کہ تمہارے آنے سے میں خوش ہوا جو کچھ تم کو وہ میں کر دین لیکن رات کی وقت جو بھوت پریت سے ڈر کھا جانے کا وقت ہو تم لوگ جو ان جو ان استریان اپنے اپنے گل اور پردار کی پریت چھوڑ کر اٹھاپلٹ سنگار کیے پور ہوں کی طرح گھر آئی ہوئی بیان کیا کرنے آئی ہو۔

دوہا تم اپنا گھر چھوڑ کے کیوں آئیں بن مانہ
 تمہارے گھر والے تم کو ڈھونڈتے ہوئے جو تم کو چاندنی رات میں بھوک اور بلاس کی اچھا ہوئی تھی تو اپنے اپنے پت کے ساتھ کرتین اور جو مجھے پریم کی راہ سے دیکھنے آئی ہو تو میں بھی اپنے ساتھ پریت کرنے والوں سے پریت کرتا ہوں لیکن استری کو اپنے پت کی اگیا ماننا اور لوگ لاج کا ڈر رکھنا جب اور تب کے برابر ہوتا ہو اور شاستر میں ایسا لکھتے ہیں کہ جو استری اپنے پت کو اندھا کا نا کرے۔ اولہ لکھڑا۔ گروپ کل لپٹ جو آری۔ روگی در درسی کو تر ہی کیسا ہی اگنوں سے بھرا ہو پریشور کے برابر سمجھ کر پریم پور بک اسکی سیوا اور شل کرتی ہے وہ سنسار میں منو کا نایا کر انت سے ملک پاتی ہے اور اسکو سب کوئی شکوتی کہتا ہوا اور جو استری اپنے پت کو پریشور کے برابر نہ جانکر اسکی مندا کرتی یا اسکو برا لکھ کر اسکی سیوا نہیں کرتی ہے یا دوسرے پریش سے پریت رکھتی ہو اسکو لوگ نند کا ڈر لگا رہ کر من با بخت بھل نہیں لٹا ہوا اور بیکے پیچھے نرک میں جا کر ڈکھ بھوگتی ہے اور عیسا ہم دور سے تمہاری بھکت اور پریت کرنے میں خوش تھے ویسا بیان آنے سے خوش نہیں ہوئے کسواسطے کہ رات کو بیان چلے آنے میں تمہارے گھر والے بڑا نا کر سب بر جیاسی ہو اور نگو بدنام کرینگے بھلا جو کچھ تم نے کیا وہ اچھا کیا اب تم چاندنی اور بن اور جہنا کی شو بھا دیکھ چکیں اب گھر جا کر اپنے اپنے پت کی سیوا اور شل پریم پور بک کر جو میں تمہارا بھلا ہو۔

دوہا نچیت تچ پریت بچے ترے کیوں نہیں ہوئے
 سورکھ جو تین کویت دیو کست بدین بھی کون
 اسے راجا یہ بات گیان رو پی سنتے ہی سب بر جبالا سوچ میں ہو کر سر نیچے کر کے ٹھنڈی ٹھنڈی سانس لیکر زمین ناخن سے کھودنے لگیں اور چپ چاپ تصور کی طرح ہو کر برہ سا گر میں ڈوب گئیں اور انسو بہانے سے سرمہ اور کا جل آنکھوں کا ہلکا گون پر چلا آیا

اور کسی بر جبالا کی بیس ٹوٹ کر گر پڑی اور پیلے خوشی سے جو ٹھنڈا لال تھا وہ پیلا پڑ گیا۔
 دوہا نچر بچن من شام کے جوت اچھین اکلائے
 چکرت بچن من گن بچن کھنچن نہ آئے
 انہیں جو بر جبالا بہت چتر تھیں وہ برہ کی آگ میں جھلک رہے تھے کہ اسے شام سند رقم بڑے ٹھک ہو کر پہلے تو تھے مری جا کر سب کسی کا نام لے لیکر اپنے پاس بلایا اور اچانک میں گیان دھیان میں ہمارا تمہاری موہنی مورت اور بنسی کی آواز نے ہر لیا اب تم کھوڑ تائی سے بید اور شاستر بچھا کر ہمارا پران لیا چاہتے ہو اسے موہنی پیارے جیسے نئے رات کو ہمیں بلایا ہے ویسے ہی ہماری اچھا بھی پوری کرو ہم لوگوں نے بید اور شاستر کی مر جادا اور لوگ کی لاج اور گل پردار کی پریت کو تیاگ کر تمہارے چرون سے جنگا دھیان بڑے بڑے دیوتا اور رکھسور لوگ کرتے ہیں پریت لگائی ہو ہم آپریش کو چھوڑ کر ایسا دھرم نہیں رکھتیں کہ سنساری یا جال میں پھنک کر اب ہو میں سنساری یا میں پھنسے رہنے سے کسی کا بھلا نہیں ہوتا ہوا اور بن ہمارا تمہارے پریم میں چھنس رہا تو اس لیے گر مستھی کے کام میں نہیں لگتا تمہارے چرن چھوڑ کر ایک قدم ہلکا جانا مشکل ہوا تھی وہ گھر کس طرح جاویں۔

دوہا اب تکو یہ اچیت نہیں سنو شام سکھ راں
 سورکھ ایاب پٹتہ کہ نا تھ یہ تو ہم جا میں نہیں
 اسے ما پر بھو ہم لوگ ایلانا تھ کچھ جھوٹھ اور کیت نہ جانکر تم کو اپنا پت نسا با چاہے جانتی ہیں تمہاری ہر دوسکان نے سب بر جبالا کو کوٹوہ لیا دوسرے تمہاری سہا یک مری ایسی ملی ہو کہ جس کی آواز سنتے ہی جیت ہمارا ٹھکانے نہیں رہتا اور تمہارے چرنوں کی پریت رکھنے والا آدمی اپنے گل اور پردار کا پریم چھوڑ کر لوگ نند کا کچھ ڈر نہیں رکھتا ہوا اور اسے ساتھ تم بھی پریت رکھتے ہو برکت اب یہ بات ہم کو جھوٹھ معلوم دیتی ہو کسواسطے کہ ہم لوگ تمہارے پریم میں اسوقت جنگل میں دوڑی آئیں اور تمہارے پاس سے ہلکے کھدیر تھے ہوا اور یہ بھی لوگ کہتے ہیں کہ ایک من کا حال دوسرا آدمی جس سے وہ پریت کر کے جانتا ہو یہ بھی لکھتے ہیں کہ کسواسطے بنا دیا ہو نہیں تو ہماری پریت کی درو کو تم خیال کرتے ہو اسے بید اور شاستر کے موافق جب تک تمہارا چاہنے والا سنساری یا اسے من اپنا پریت نہیں کرتا تب تک تمہارے پاس اسکا پونچا کھنچن ہو اور اسی شاستر کے پرمان سے ہلوگ بھی پینکھو والوں کی پریت چھوڑ کر تمہارے سران میں آئی ہیں جو تم شاستر کو جھوٹھا کر کے ہمارے چاہنے پر بھی ہم لوگوں سے پریت نہیں کھتے تو ہمارا من جو تھن ہر لیا ہو وہ پھر دو نہیں تو ہلوپانی واسی بناؤ جو پریت میں تم کو چھوڑ دو گے تو اس میں ہمارا کچھ بس نہیں ہے

دوہا ہر دے سے جب جاؤ گے مرد گونگی ورنہ
 کر چٹکائے جات ہو نبل جان کے مونہ
 جس طرح تمہارے چرنوں کی سیوا لچھی جی بکھنٹ میں کرتی ہیں پرینکھنٹ میں کس طرح چھوڑ دین اس موہنی مورت کی ہلوگ داسی ہو کر شرک پر جی اور غری جہا دیو جی آو دیوتا چاہتا رکھتے ہیں وہ چرن کل ہم کس طرح چھوڑ دین اس موہنی مورت کی ہلوگ داسی ہو کر اپنا من و من اسپر بھیا و بکھتی ہیں تنوں کو میں کون ایسا پوچھا جیتن ہو تو تمہاری چھب دیکھنے اور بنسی کی دھن سننے سے موہت ہو جا اسے بر جبالا تمہارا نام دیندیاں ہو اور ہم سے زیادہ دنیا میں کوئی دین ہوگا اس لیے دیاں ہو کر ہماری اچھا پوری کر نہیں تمہاری ہ کی

آگ میں اپنا بدن جلا کر مرنے وقت یہ اچھا کرینگی کہ جو ہم تک تھاری داسی ہو کر سیوا کرین تب ہمارے مزین کام کو دوش ہوگا۔

دوہا | برہ کل لکھ گوپین کر پا سندھ بھگوان | امانگ اٹھے درگ بھر لے دین بجن من کان |

جب بیکٹھ ناتھ نے بھی پریت گوپیوں کی دیکھی تب بڑے پریم سے سب گوپیوں کو اپنے پاس بٹھا کر کہا کہ جو تھاری داسی ہی اچھا تو میرے ساتھ اس منڈل کرو یہ بات سنتے ہی سب گوپیاں اس طرح خوش ہو گئیں جس طرح مچھلی کو گرم ہاتھ سے اٹھا کر کوئی پانی میں ڈال دے پھر برہما بن بہاری نے جوگ مایا کو بلا کر اگیا دی کہ تم ہمارے پاس لایا کرنے کے واسطے ایک مکان بہت اچھا جتنا کنارے طیار کر کے یہاں بنی رہو اور ان برجیالاؤ کو گنا اور کپڑاؤں کے جس چیز کی ضرورت ہو وہ دیو یہ بات سنتے ہی جوگ مایا نے اس وقت ایک چوتھرہ گول اور بہت بڑا ترن چٹا طیار کر دیا اور اس کے چاروں طرف کیلے کے کھبھہ گاڑ کر موتیوں اور پھولوں کی جھال اس میں لگائی تب موہن پیار سے نے شری راوہا کو گوپیوں سمیت وہاں جا کر دیکھا تو اس چوتھرے کی شو بھا چاندنی سے بھی چوگنی دکھائی دی اور چاروں طرف جناجی کی بالوسفید بھونے کے برابر ہو کر ایک طرف درختوں کی ہریالی بہت اچھی معلوم ہوتی تھی جب اس چوتھرے کے پاس ہر اچھا سے بہت طرح کے گنے اور کپڑے اور باجون کے ڈھیر لگ گئے تب سب گوپیوں نے جوگ مایا کی اگیا سے وہاں جا کر اپنے اپنے من کے موافق گنا اور کپڑا پہن لیا اور مٹھوں سنگار کر کے بہت طرح کے باجے لیکر شیا م سندر کے پاس آئیں اور کام بس ہو کر اس چوتھرے پر گانے بجانے لگیں۔

اس کرناشکریشن جی کا گوپیوں کے ساتھ



۱۷ سنسکرت کی بھاگت میں یہ بھی لکھا ہو کہ گوپیوں نے کہا کہ اسے مارا جی جو تم کو دھرم شاستر کے موافق بتا کر سیدھا کرینکو کہتے ہو مٹھو کہ ایک بنیا پر دیش کو چلاتا اس کی بت برتنا ستری نے کہا کہ میں کسی سیوا کر کے اپنا بت برتنا دھرم بناؤں گی تب بیہ نے ایک مورن مٹی کی اپنی بنا کر دیدی کہ تو اس کی سیوا کیا کرنا کچھ دن بعد وہ بنیا پر دیش سے آیا تو اب اس استری کو مٹی کے بت کی سیوا کرنا چاہیے یا اپنے سانچے بت کی سیوا کرنا چاہیے یہ سنکر شریکرشن جی نے کہ سانچے بت کی سیوا کرنا چاہیے تب گوپیوں نے کہا کہ ہمارا جی جگت کے بت تو جو مٹھے میں سانچے بت تو اب ہی میں اس سے ہو کر اپنی سیوا میں قبول کیجیے۔

تب موہن پیار سے نے راوہا پیاری کے ساتھ بیچ میں اپنے رخ روپ سے رکھ کر اور سب دودو گوپیوں میں ایک ایک روپ اپنا برگٹ کر دیا اس وقت موہن پیار سے گوپیوں کے بیچ میں ایسے شو بھا مان ہو رہے تھے جیسے سنہلی مالاکے دانوں میں نیل میں سو بھا دیتی اور جب شیا م سندر نے گوپیوں کے گلے میں ہاتھ ڈال کر مٹھ چومنے اور گال چھونے کے پیچھے اٹھو چھاتی سے لگایا اور نشی بجا کر بہت راک اور اگنی اٹھو سنائی تب گوپیوں کا یکچہ جو برہ کی آگ سے جل رہا تھا موہن پیار سے کے چند لکھ کے چھو جانے سے ٹھنڈھا ہو گیا جب گھومتے وقت برہما بن بہاری گوپیوں کے پیچھے پیچھے پر چھائیں کی طرح بھرتے تھے تب شیا م اؤک گوپیاں اُنکی چھب دیکھ کر اور سندر تانی پر لڑکتے ہو جاتی تھیں اور کبھی بانگے بہاری اپنی آنکھ اور بھونٹھ ٹکا کر اُنکو خوش کرتے تھے اور کبھی اُنکا گانا بجانا سنکر آپ خوش ہوتے تھے اور کوئی بر جبالا اُنکی مری چھینکر آپ بجاتی تھی اور کوئی سُر ملا کر گاتی تھی۔

دوہا

پریم پریت رس بس بھئے پر تیم نول کشور

ہنسے جھین مسکھ پائے کے چند رکھین کی اور

اسے راجا وہاں اس وقت ایسا آئندہ ہو رہا تھا کہ جس کو دیکھ کر شری برہما جی اور شری مادوی جی آدو دوتا یہ کہتے تھے کہ بڑا بھاگ برج کی اس ترلوکا ہو کہ جس پر برہم پریشور کا درشن ہم لوگوں کو جلدی دھیان میں بھی نہیں ملتا یہ وہ بیکٹھ ناتھ بر جبالاؤں کے ساتھ اس اور با اس کرتے ہیں۔

دوہا | دھن دھن دھن کہ رکھین من مروت کل سُر ناما | دھن موہن دھن راوہکا دھن من گوپ کار

اسے راجا پر بھیت جب گوپیوں نے ایسی کر یا موہن پیار سے کی اپنے اوپر دیکھی تب ابھان سے کہنے لگیں کہ ہمارے برابر سندر کوئی دوسری استری نہ ہوگی اسی سے من ہرن پیار سے ہم لوگوں کے بس میں ہو کر بہت بہت پیار کرتے ہیں ترلوکی ناتھ کو ہنسے تالی بجا کر نچا دیا اب بنا اگیا ہمارے یہ کچھ نہیں کر سکتے ہیں ایسا پکار کر کے ایک گوپی بولی کہ اسے نند کشور میرے ناچے ناچتے ہیں کہنے لگے اور کوئی اُنکا ہاتھ پکڑ کر بیٹھ گئی اور کوئی کندھا تھام کر کھڑی ہو رہی۔

دوہا

لکھ بت گیت آدھن ات بھٹین گربا ہام

یا ہی بدھ بیج سندرین دیت پر م سکھ شیا م

۱۸ سورکھ | کیوں نہ کریں ابھان جنکے بس تر بھون دیتی | پر م پریم کی کھان روپ شیل گن آگری | اتنی کھانا کر شکد یو جی بولے کہ اسے پر بھیت جب گوپیاں لاج اور دھرم چھوڑ کر بیکٹھ ناتھ کو پاپ کی نگاہ سے دیکھنے لگیں تب شریکرشن گرب پر ہاری نے پکار کیا کہ یہ برب جبالا جھے اگیان کی راہ سے اپنا بت جانکر ہرن سے بدن پٹائی ہیں اور بھٹے اپنے اگیاؤں کی سب بات اچھی معلوم ہوتی ہو پر ابھان اچھا نہیں لگتا اس لیے میں اُنکو اکیلا چھوڑ کر اندر دھیان ہو جاؤں تو غرور اُنکا لوٹ جائے گا دیکھو ان میرے جائیکے پیچھے یہ لوگ بن میں کیا کرتی ہیں۔

دوہا

ہو گئے اندر دھیان بر جاسی پر بدھ سنگ تے

پر بجا رچیہ جان لے بر بھھان کمار سنگ

۱۹ سورکھ | اُن جانیو ہر بس کیولا میں من ابھان | پر بدھ اندر جامی بھئے چھن میں اندر دھیان

اودھیائے سنسوان - ڈھونڈنا گوپیون کا شرمی کرشن جی کو

راجا پرکھیت اتنی کھائے کھلے کہ اسے سارا شرمی کرشن جی کے اندر دھیان ہو گیا جیسے گوپیوں کا کیا حال ہوا شکریہ جی بولے کہ لے لے
جب اس منڈل میں شرمی کرشن سارا شرمی راہا مارا نی سمیت اندر دھیان ہو گئے تب سب گوپیون کا سکھ اور بلاں سینے کی دولت کی
طرح جاتا رہا اور سب برجالا اس طرح بیاگل ہو گئیں جس طرح ہرنی اپنے غول سے بچ کر گھرائی ہو جب جت کچھ کھانے ہوا تب آپس میں کہنے لگیں

کبت

نس کی اوج سن آئیں تھو لال سوئی چراغ سب ہی جت گئے
کے بلدیو بیخ بان ایسے ماری تھن لیکے تم پران لٹ ہماری رہتے گئے
دوسری گوی بولی کہ وہ جت ہو راسی بندہ بن کر کچھن میں چھا ہو گیا یہ بات سننے ہی سب برجالا شام سندر کا نام لے لے کر
چار و ظرت جتا کے کنارے اور بن میں پکار پکار کر کہنے لگیں کہ ہے پران ناقدہ میں چھوڑ تم کمان چلے گئے جب گوپیوں کو ڈھونڈتے
ڈھونڈتے تھک گئیں اور روتے روتے آنکھوں میں دھیرا چھا گیا تب انکی وہ دشا ہو گئی جیسے ساپ من کھو جانے سے بیاگل
ہو جاتا ہو اور مچھلی غیر پانی کے ترپنے لگتی ہے۔

دوہا یہ بدھ سب کھوجت پھر بن براتر برجال

بھین بکل پادوت نہیں کت کھو جین نند لال

ایسے مٹا کھ میں ایک گوی بولی کہ اسے کھی منہن پیا ہے مجھے چھوڑ کر کہاں چلے گئے ابھی تو میرے گلے میں ہاتھ ڈالے کھڑے
تھے گوگون میں سے کسی نے جاتے دیکھا ہو شکریہ دوسری گوی جو برہ کی آگ میں جل رہی تھی ہاسے مار کر کہنے لگی کہ اری باوری
جو میں آنکھ دیکھتی تو کس طرح جانے دیتی ہم لوگ تو انکی سیوانسا باجا کر مناسے کرتی تھیں نہ معلوم کون ایسا پراہدہ ہوا جو ادھی رات کو
اس بن میں ہیں ایکے چھوڑ کر چلے گئے اسی طرح سب برجالا اپنا اپنا ڈھک ایک دوسرے سے کہہ کر بہت بلاپ کر کے بولیں کہ اسے برجاتا ہم لوگ
ابلا آنا تھ کو تم اتنا دکھ دیتے ہو جسے اپنا تن میں دو دن تھارے اور پچھا کر دیا ہو اس لیے ہم کو گوکھنا دام کی داسی سمجھ کر جلدی اپنا
درشن دیو جب بہت بلاپ کرنے اور ڈھونڈنے پر بھی کہیں کچھ پتا موہن پیارے کا نہیں ملا تب بڑی آواز سے بولیں کہ ہے پریشو
ابلا آنا تھ کمان جا کر انھیں ڈھونڈھیں اور کس سے اپنا دکھ کہیں اور کون ایسا آپاسے کریں کہ میں ہمارا چت چور نہر کشور لجا
پیمان آدمی رات کو تو کوئی راہی ٹوہی بھی نہیں دکھائی دیتا جس سے انکا پتا چھپیں جو وقت سب گوپیوں اس طرح بلاپ کر کے زوری
تھیں اس وقت ایک سکھی بولی کہ سنو پیارو اس بن میں جتنے درخت اور پش اور پش دیکھتی ہو یہ سب پچھلے جنم کے رکھ اوڑھ
ہیں آنکھوں نے کرشن لیلکا سکھ دیکھنے کو واسطے برج میں جنم لیا ہو ان لوگوں نے شام سندر کو فرور دیکھا ہوگا انستے انکا حال
پوچھو تو معلوم ہو سکتا ہو یہ سب برجالا گوہن کی طرح جانور دن اور درختوں سے پوچھنے لگیں کہ ابھی موہن پیارا ہمارا من پیرا
مارے ڈر کے جاگ گیا ہوئے دیکھا ہو تو بتاؤ دوسری سکھی بولی کہ ہے گوہر پیر برگد کٹر پیر باکریم مولسری جاتھن آم ایلی کہ
بیل فالسہ آوک کے برچھو تم لوگ سیدر اپکار کرنے کے واسطے مرت لوک میں جنم لے کر اپنی چھا یا اور پھل اور پھول سے
سکھ دیتے ہو ہم کو نکا من ہر کر نند لال جی اندر دھیان ہو گئے میں نے دیکھا ہو تو بتاؤ اور سکھی نے کہا کہ ہے کینا چھپا سے
تھے کہیں نہ کھار کو دیکھا ہے دوسری نے پوچھا کہ ہے تلسی تم شام سندر کو بہت پیاری ہو وہ تمھارے بنا بھون

کرتے انکا حال شکریہ و معلوم ہوگا۔

ماکھن پرچھ کی بران پر یہ پریم دیو بتاے

دوہا شرمی تلسی کو دیکھ کے جیہ کی کت سناتے
اندر دھیان ہونا شرمی کرشن جی کا اور ڈھونڈنا گوپیون کا



دوسری برجالا نے کہا کہ اے اناتیرے دانت لکے رہنے ہیں معلوم ہوتا ہو کہ تو نے نند لال جی کو فرور دیکھا ہوگا دوسری
بولی کہ اسے کیلا تیرے نرم نرم پتھر موہن پیارے ہمیشہ بھون کیا کرتے تھے دیا کر کے ہم کو انکا پتا بتا دے اب اُنکے برہ کا
دکھ ہم سے سہا نہیں جاتا دوسری کہنے لگی کہ اسے اشوک کے برچھ تیرا نام پر مشور نے ایسا اسے اشوک رکھا ہو کہ جس میں تو دوسرا
شوک مٹا دے ہم لوگ شرمی کرشن جی کے برہ ساگر میں ڈوب رہی ہیں تو نے آنکھ دیکھا ہو تو بتا دے اور ہمارا شوک چھڑا دے
نہیں تو آج سے اپنا نام شوک مٹ رکھو۔ دوسری نے کہا کہ اے چندن تجھ کو نہر گارجی بہت پیارا جا کر اپنے بدن میں لگاتے تھے
تو آنکھو جانا ہو تو بتلا کر جگت میں جس لے لے۔

تیکو بھیت گو پکا میٹ اُر کی پیر

دوہا ماکھن پرچھ جن دُور من مہون پرست شام شرمی

ماکھن پرچھ جن دُور من مہون پرست شام شرمی
دوسری بولی کہ اے جوہی ماتی نواڑی چیل کے پھول نے اس طرف موہن پیارے ہمارے کو جاتے دیکھا ہو تمھارا روپ
دیکھنے سے ہما کو معلوم ہوتا ہو کہ وہ اپنا ہاتھ پیر پھرتے گئے ہیں اس لیے تم لوگ خوشی سے بھولے ہوئے ہمارے ہنس کر تے ہو
دوسری بولی کہ اے کھیل کے پھول تیری سنگدھ لینے کے واسطے دیش دیش کے بھونے آتے ہیں ہم دیکھو پیر دیال ہو کر اُسے
شام سندر کا پتا پوچھ کر سے بتا دے دوسری نے کہا کہ اے پر تھی تیرے ادیریکھنا نا تھ ہمیشہ کر یا کرتے آئے ہیں جب تجھ کو ہرناکشن
دیرت پاتال میں لے گیا تھا تب وہ بارہ روپ و مہر کر اپنے دانتوں پر مجھے اٹھا لائے تھے اور باون اوتار لیکر اجاہل سے تھے دان
میں لے لیا تھا اس لیے تیرے برابر دوسرے کا بھوگن نہیں ہو سکتا تجھ کو انکا پتا ضرور معلوم ہوگا کیونکہ تیرے اوپر اپنے چرن و مہر
گئے ہیں ہما کو اپنے اوپر پچھا و سمجھ کر جلدی انکا پتا لی رہے۔

ماکھن ایش بتاے کے ہم سے لیوا شیش

دوہا چرن کل جگدیس کو سدا رہے تم شیش

ماکھن ایش بتاے کے ہم سے لیوا شیش
چرن کل جگدیس کو سدا رہے تم شیش
اے راجا جب بہت پوچھنے پر بھی کسی نے پتا شام

جوگ مایا نے بنسا سرائگھار بکاسر اور ترنا دوت راجپس بکر کرشن روپی برجیالا کو مارنا چاہا تب کرشن روپ گوی نے اسکو مارا گرا یا
جوگ مایا نے بہت گویوں وہاں پر گٹ کر دین تب کرشن روپ گوی اُنکو چرانے لگی جب جوگ مایا نے کالی ناگ بکر چھنکار مارنا
شروع کی تب کرشن روپ برجیالا نے اسکو ماتھ ڈالا دوسری گوی نے بہت کپڑا پیٹ کر گو بردھن پہاڑ بنا دیا تب کرشن روپ
برجیالا نے اسکو انگلی پر اٹھا لیا اور پانی کی جگہ اس پہاڑ پر دھون کا پتھر سا یا جب درخت کے پلنے اور پتوں کے گرنے سے آواز
ہوتی تھی تب سب برجیالا اس کو موہن پیارے کے پائوں کا کھٹکا بکھڑکھٹ کر دیتی تھیں کہ اسے شام سندھ دیکھو تھاری یاد اور چو
کر کے ہم لوگ اپنے من کو دھیرج دیتی ہیں اب تم جلدی اپنی موہنی مورت پہلو دکھلاؤ۔

دوہا ۱۱۱
ماکھن پر بھگے روپ کن مھیان دھرے جوکے
اور اجا سوخت گویوں نے بال پر ترش کرشن جی کا کر کے ایسا من اُسیں لگا یا کہ اپنے بدن اور کپڑے کی شدھ اُنکو بھول گئی
اوصیائے اکتیسواں۔ بلاپ کرنا گویوں کا شری کرشن جی کے برہمن
شکریو جی نے کہا کہ اسے راجا پر بھکت جب پھر گویوں کا چیت کچھ ٹھکانے ہوا تب جتنا تارے بیکھر گئے لیکن کہ اسے پریم جب
تم برج میں آئے تب سے ہم لوگوں کو ہر روز سے شکھ دکھلانے جن ہاتھوں سے تم نے بھی کو دان لیکر اُنکو اپنے چرون میں باس
دیا ہو وہی ہاتھ اپنی داسیوں کے ماتھے پر رکھیے۔

بکست

جاہی ہاتھ دھتکے چڑھایو بن سیتا پت جاہی ہاتھ راون سنگھار لنگ جاری ہے
جاہی ہاتھ تار یو اور اُبار یو ہاتھ جاہی ہاتھ سندھ تھ لچھی نکاری ہے
جاہی ہاتھ گر کو اٹھا سے گرد مھاری بھٹو جاہی ہاتھ نند کاج ناٹھو ناگ کاری ہے
ہون تو انا تھ ہاتھ جوڑ کون دینا تھ وہی ہاتھ میر و ہاتھ گبے کی باری ہے
جسدن سے ہم لوگوں نے تھاری موہنی مورت دیکھی ہو اُس دن سے ہمارا مھیان اور پرائن تھارے چرون میں رہ کر دنیا کے
کام نہیں نہیں لگتا ہکو بہت دین اور دکھی جانکر اپنا چند گھ دکھلاؤ ہاری آنکھیں جو روتے روتے جل رہی ہیں اُنکو ٹھنڈی کر دو
تھیں اپنے رہ میں ہم لوگوں کو مارنا ہی تھا تو راجپسوں کے ہاتھ اور داداں آگ اور کالی ناگ کے زہر اور اندر کے کوپ سے کیوں بھلا
جو تم سند اور جبودا کے بیٹے ہوتے تو ایسی کھورتائی نہ کرتے نہ معلوم کسے جے ہو تھارے برہمن ہمارا ہر ہرے جل رہا ہے اس سے
دکھی ہو کر یہ کھو رہیں ٹکو کتی ہیں ہمارے من کا حال تھو اچھی طرح معلوم ہوگا۔

دوہا ۱۱۲
دہی دودھ لیا تھے ماکھن پر بھگے برجراج
یہ بات اسکر دوسری گوی بولی کہ منو پاریو اُنکو طعنہ مارنے سے کبھی بناؤ گی کیونتی کرنے سے برسن ہو گئے کیونکہ اُنکا نام دیندیاں ہے۔
دوہا ۱۱۳
اب ان سب گویں کیوں ناہین اور آپائے
یہ بات بچار کر سب برجیالاؤں نے کہا کہ اسے شام سندھ کیول نندا وجود اچی کے بیٹے نہیں ہو تھو شری برہماجی اور شری شوجی
آو دیوتا پر تھوی کا بھار اُمارنے اور بکست کے جوؤں کی رچھا کر کے واسطے پھر ساگر سے بنی کر کے بلالائے ہیں اسے پرائن ناٹھ

ہم لوگوں کو یہ بڑا آئینہ جرح معلوم ہوتا ہو کہ جب تم ہم ایسی آبل اور دکھیا ریون کا بران لیتے ہو تو پھر چھا کسکی کر دے گے ہم استریوں کا
بران مارنے میں جنے شوریر تاجھی ہو اسے من ہرن پیارے تھاری مند مند مسکان اور ترچھی چتون اور بھونہ کی شک اور گردن
کی لک۔ باتو لکی چٹک اور گھار بند کی چک جب ہلوگوں کو یاد آتی ہو تب چت ہمارا ٹھکانے نہیں رہتا جب تم بن میں گویا جاتے
تھے تب چار پھروں تھارے برہمن ہکو چار چک کے برابر بیتا تھا پھر شام کیوقت تھا راجندر گھ دیکھا اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر کے کہتی
تھیں کہ برہما بڑے مور کھ بن جنھون نے آنکھوں کے اوپر پلک بنا دی کہ پلک مارنے سے اتنی دیر تک تھاری موہنی مورت
نہیں دکھلائی پڑتی اسے جگت پلک جن چرون کا دھیان شری برہماجی اور شری مادویو جی اُدک آنکھوں پہراپے ہر دے میں رکھتے
ہیں اُنھیں چرون کا درشن دیکر ہاری اچھا پوری کر دوہ چن کیسے ہیں کہ جن کے دیکھنے اور دندوت کرنے سے بہت جنھون کے
پاپ چھوٹ جاتے ہیں اور لچھی جی اپنے ہاتھ سے اُن چرون کو دباتی ہیں اسے شام سندھ جب تھارے برہمن ہمارا پرائن نکلیا یگا
سب پیچھے سے امرت پلا کر کیا کرو گے اب تک کیول تھارے ملنے کی آتھا سے اپنے پرائن رکھے ہیں اپنی چھب دکھلا کر ہمارا کام روپی دکھ
چھوڑا اور بنسی کی آواز سنا کر چننا ہاری مٹا ورات کے وقت استریوں کو کوئی اکیلے نہیں چھوڑ دیتا ہو جس طرح تم شری لچھی جی کو دن رات
چھاتی سے لگائے رہتے ہو اسی طرح ہم لوگوں کو بھی اپنے چرون سے الگ مت کر ورنی پن چھوڑ کر جلدی اپنا درشن دیو تھارا نام
بکست میں گوی ناٹھ پر گٹ ہے اپنے نام کی بنا کر دیا اپنا نام گوی ناٹھ مت رکھو تم اپنے شام رنگ کی طرح من بھی کالا کر کے ایسا
رنگ بن کر تے ہو جو ہکو برہ ساگر سے باہر نہیں نکالتے اور تھیں ڈھونڈتے وقت ہمارے پائوں میں کانٹے چھتے ہیں سپر بھی تم کو
دیا نہیں آتی ہم لوگوں کو اپنے دکھ پانے کا اتنا سوچ تو نہیں ہو لیکن تھارے کل ایسے چرون میں رات کو بھگتے وقت جو کانٹے
بکھتے ہو گئے وہ ہمارے کلبے میں ساتے ہیں کس واسطے کہ تھارے چرون کا باس ہمارے ہر دے میں رہتا ہے اس لیے تم جلدی ہیلن
چلے آؤ تو تھارے نرم نرم پائوں اپنی نرم نرم چھاتیوں سے لگا کر اپنا کلیا ٹھنڈھا کرین یا تم کہیں بٹھکرات بتا دو جس میں تھو دکھ
ہو تھو دکھ پھونچنے سے ہمارا پرائن نکل جائے گا اپنی جان میں ہم لوگوں نے کچھ ایسا دھتھارا نہیں کیا پھر کس واسطے دکھ مانکر اتنی
کھورتائی کرتے ہو جو اس واسطے ہمارے اوپر گودے گئے ہو کہ بنا حکم اپنے پیوں کے تم لوگ رات کو میرے پاس کیوں چلی آئیں اس بات
میں بھی ہم لوگوں کا دوش نہیں ہو کس واسطے کہ تھاری بنسی سنکر بڑے بڑے دیوتا اور رکھیشور و ناکا چت ٹھکانے نہیں رہتا اور
اسک دھن سننے سے دیونیا موہت ہو کر اپنے کو سنبھال نہیں سکتیں ہم لوگوں کی کیا سامتھ ہو جو مل سنکر اچیت نہ ہو جائیں جو تم یہ
ہو کہ تھاری کام روپی آگن اپنے اپنے پت سے بھینٹ کرنے میں بچھ جائے گی تو ایسا سمجھنا نہ چاہیے کیونکہ اگر ہاری آگن اُن سے
بچھنے جوگ ہوتی تو ہم اپنے پت کو چھوڑ کر تھارے پاس کیوں آئیں اسے دینا ناٹھ جو ہم لوگوں کی پریت منسا باجا کر مناسے تھارے
چرون میں ہو تو اپنا درشن دیکر ہمارا دکھ ہرو۔

دوہا ۱۱۴
انگ ناگ سب درگ بھو مور پنکھ کی بھانت
اسے راجا جب یہ سب بنی اور بلاپ کرنے پر بھی شام سندھ نہیں بلا تب سب گویوں نے بیاگل ہو کر ملے کا بھوسا
چھوڑ دیا اور مڑ چھت ہو کر زمین پر گر پڑیں اور بہت بلاپ سے رو کر کہنے لگیں کہ اے مادھو لے گنداے سند لال اسے
اپنا پائے اب ہم لوگ تھارے برہمن اپنا پرائن دیتی ہیں جیسا اُچت جانو ویسا کرو۔

بدلے نیکی کرتے ہیں انکو دنیا میں اچھا سمجھنا چاہیے جیسے سنساری لوگ بیوہ یا آدک میں ایک دوسرے کے گھر بیٹا اور بھانجی دیتے ہیں لیکن پریت ہمیشہ بنی نہیں رہتی دوسرے وہ کہ ایک طرف سے پریت ہو اور دوسرا آدمی اُسکے ساتھ پریت نہ رکھے جیسے مانتا بیٹے کو بہت پیار کرتے ہیں لیکن بیٹا اُسے اتنا پریم نہیں رکھتا دوسرے جو آدمی بغیر اپنے مطلب کے سب کے ساتھ بھلائی کرتا ہو اُسکو بادل کی طرح سمجھنا چاہیے جس طرح وہ پانی برس کر سب چھوٹوں اور بڑوں کو سکھ دیتا ہو اور اُسکے بدلے کسی سے کچھ نہیں چاہتا ہی حال پریم ہنس اور مانتا لوگوں کا بھی مجھو کہ وہ لوگ اپنی سامت بھر دوسرے کا بھلا کر کے اُس سے کچھ چاہتا نہیں رکھتے جو تھے جو آدمی بھلائی کے بدلے جان بوجھ کر اُسکے ساتھ بُرائی کرتا ہو اُسکو دشمن سمجھنا چاہیے اور وہ آدمی اگر تنگن (احسان فراموش) اور ادھر مکی کھاتا ہو یہ بات سنکر سب برجالا آپس میں ایک دوسرے کا منہ دیکھ کر ہنسنے لگیں اور ایک گوی نے دوسری گوی سے اشارہ سے بتلایا کہ شری کرشن جی جو تھے آدمی کی طرح ہیں تب موہن پیارے بولے کہ تم لوگ ہنسکر مجھے کیا کہتی ہو نرگن روپ اتارا مانتا چاروں سے الگ رہ کر کسی کے ساتھ کچھ پریت نہیں رکھتا مجھے جو کوئی جس بات کی چاہا کرتا ہو اُسکی اچھا پوری کر دیتا ہوں اور بشو بھر نام سے سب جیونکا پالن کر کے ایک ساعت کسی جیو کو نہیں بھولتا اور کسی سے کچھ چاہتا نہ رکھتا پھر سچا پریم اُس کا چاہتا ہوں اور اسے گویو تم لوگ مجھے پریت رکھتی ہو اس لیے یہ بات کہتا ہوں جس طرح سنساری آدمی کاڑے ہوئے مال کو آٹھوں پہر یاد رکھ کر اُسکا حال کسی سے نہیں کہتا اسی طرح جو آدمی مجھے گت پریت رکھ کر میرے چرنوں میں اپنا من لگائے رہتے ہیں انکو میں بہت پیار کرتا ہوں۔

دو ہا

جو تم لوگ ایسا کو نہ سنا باچا کر مناسے ہم لوگ تمھارے چرنوں میں دھیان لگائے رہتی ہیں پھر تم اہکو چھوڑ کر کیوں انتر دھیان ہو گئے تھے تو اسکا یہ کالن ہو کہ ہم نے تمھاری پریت کی پرچھالی تھی تم لوگ اس بات کا کچھ بُرا نہ مانکر میرا کہنا سچ جانو کہ میں پریم بڑھانے کی واسطے تم لوگوں سے انتر دھیان ہو گیا تھا جس طرح جاڑے میں دھوپ اچھی معلوم ہوتی ہو اسی طرح اپنے مہر سے الگ رہنے میں پریم بہت ہوتا ہو اسے گویو تمھارے پریم اور دھیان کرنے سے میں بہت خوش رہتا ہوں لیکن تم لوگ اپنے کل اور برداری کی لالچ چھوڑ کر یہاں رات کے وقت جو چلی آئی ہو یہ بات اچھی نہیں کی ایسا کرنے میں نہ ہم خوش ہوئے نہ دوسرے کو یہ بات اچھی معلوم ہوگی جب تک آدمی جنم لے کر جیتا رہے تب تک کوئی کھوٹا کام دوسروں کے ہنسنے کا نہ کرے جو من اپنا بڑا کام کر کے اپنے بڑھنے سے شرم کی بڑی ٹوٹ جاتی ہو اور اُسکو کسی کا سمجھنا اثر نہیں کرتا تم لوگوں کی پریت اور بلا پ کر نیک حال میں نے آنکھوں سے کھڑے ہوئے دیکھا تھا تم لوگوں نے مایا روپی بڑی سنساری کو بھی بُرائی نہیں ہوتی تو کر میرے ساتھ ایسی سچی پریت کی ہے جیسے مہادوری بہت دولت پاوے اس لیے میں تم سے اُن نہیں ہو سکتا۔

چو پانی

جیسے آئین میرے کاج

چھوڑ لوک اور بید کی لاج

چو پانی

جیون میرا گی چھوڑے گیسے

میں کا تھری کر دن بڑائی

من دے ہر سون کرے سنہ

موسے پلو دیو نہ جانی

اسے پران پیار ہو جو میں برہما جی کی عمر تک بیان رہ کر ایک ایک گوی کی سیوا جہم بھر کر دن تو بھی تیسے اُن میں ہو سکتا

اسکے میں تمھارا ریا ہوں۔

اب تم رہو ادا من میں کر دھاس

ہمارا اس اب سیاح کے پورن کر ہوں اس

دو ہا

اب تم رہو ادا من میں کر دھاس

ہمارا اس کرنا شری کرشن جی کا گویوں کے ساتھ

اوشیاے تینیسوان۔ ہمارا اس کرنا شری کرشن جی کا گویوں کے ساتھ



شکر یو جی نے کہا کہ اسے راجا پرکھت جب شام سندر نے یہ سچ پریم بھر اہوا اکر گویو نہ دھیرج دیات سب برجالا بڑی خوشی سے شام سندر کا ہاتھ پکڑ کرنا چنے لگیں اتنی کھٹا سندر راجا پرکھت نے پوچھا کہ اسے ہمارا ج راس ایلا میں جس گوی کا ہاتھ مڑی منور کر کے تھے کسی کا بدن موہن پیارے کے بدن سے اسپش ہوتا تھا اور سب گویوں کی کانکس طرح پوری ہوتی شکر یو جی بولے کہ اسے راجا پریم پریم بڑھانے کی واسطے تم لوگوں سے انتر دھیان ہو گیا تھا جس طرح جاڑے میں دھوپ اچھی معلوم ہوتی ہو اسی طرح اپنے مہر سے الگ رہنے میں پریم بہت ہوتا ہو اسے گویو تمھارے پریم اور دھیان کرنے سے میں بہت خوش رہتا ہوں لیکن تم لوگ اپنے کل اور برداری کی لالچ چھوڑ کر یہاں رات کے وقت جو چلی آئی ہو یہ بات اچھی نہیں کی ایسا کرنے میں نہ ہم خوش ہوئے نہ دوسرے کو یہ بات اچھی معلوم ہوگی جب تک آدمی جنم لے کر جیتا رہے تب تک کوئی کھوٹا کام دوسروں کے ہنسنے کا نہ کرے جو من اپنا بڑا کام کر کے اپنے بڑھنے سے شرم کی بڑی ٹوٹ جاتی ہو اور اُسکو کسی کا سمجھنا اثر نہیں کرتا تم لوگوں کی پریت اور بلا پ کر نیک حال میں نے آنکھوں سے کھڑے ہوئے دیکھا تھا تم لوگوں نے مایا روپی بڑی سنساری کو بھی بُرائی نہیں ہوتی تو کر میرے ساتھ ایسی سچی پریت کی ہے جیسے مہادوری بہت دولت پاوے اس لیے میں تم سے اُن نہیں ہو سکتا۔

گھونگر و کھلگر پڑا اور تن من کی مدد جاتی رہی۔

دوہا دیوان شوبھت سپرس اندرائی کے سنگ

چندر ما اور تارا گن وہ آئندہ دیکھتے ہی تصویر کی طرح کھڑے ہو گئے اور اُن میں آگے چلنے کی سادھ نہ رہی اور چند رات نے خوش ہو کر اپنی کرن سے راس منڈل پر اُمت برسا یا چند رات کے کھڑے رہنے سے وہ رات چھ مہینے کے برابر ہو گئی لیکن کرشن بھگوان کی مہاسے رات بڑھنے کا حال کسی نے نہیں جانا اس رات کا نام سنسار میں پریم رات پرکٹ ہوا اے راجا ناچنے کی محنت سے گویوں کے منہ پر سینا لکھ کر کھڑے ہوئے بالوں میں کیسا اچھا لگتا تھا جیسے کالے کالے سانپ اوس کی بوند چائے آئے ہیں اُس وقت شیا م سندر اپنے پیٹا مہر سے اُنکا پسینا پوچھ دیتے تھے اور گویا ناچنے ناچتے تھک کر رُسک بہاری کا ہاتھ پکڑے ہوئے زمین پر بیٹھ جاتی تھیں لیکن ناچنا تال اور سر کا نہیں بگڑتا تھا کوئی گویا اپنا ہاتھ مہن پیارے کے سر اور کندھے پر رکھ کر کہتی تھی کہ ناچتے ناچتے میرا پاؤں دیکھنے لگا ذرا سستا کر پھر ناچو گئی کوئی برجیالا مہن پیارے کی مالا جو م کر کہتی تھی کہ اے پران ناچتے تھکے گئے ہیں یہ ہا بہت سندر معلوم ہوتا ہوا اور کوئی برجیالا گھومتے گھومتے تھک کر شیا م سندر کے گلے سے لپٹ کر کہتی تھی کہ میں تمھارے سرن آئی ہوں مجھے کبھی اپنے چرونوں سے الگ مت کرنا اور کوئی سکھی مہن پیارے کے ہاتھ سے کل کا پھول چھین کر اُسے کہتی تھی کہ میرے گلے پر ہاتھ دھر کر دیکھو کہ کیسا دھڑکتا ہو آٹھون بہر تم میرے ہر دے میں بستے ہو اس لیے ڈرتی ہوں کہ کلیجا دھڑکنے سے تمکو کچھ دکھ نہ ہوئے۔

دوہا لکھ سکھ سے بھوکھن سجے برج بھوکھن کے ہیئت

اتنی کھانا کھا کر شکم گوجی بولے کہ اے راجا اسی طرح بانگے بہاری گویوں کے ساتھ بہت طرح کا بجا بجا کر چھہ راگ اور چھتیس راگنی الاپ کر اس اور بلاس کرتے تھے اور کبھی نہیں بہت طرح کی لہجے بجا کر من گویوں کا اپنی طرف موہ لیتے تھے اُس آئندہ روپی ناتج میں گویاں کا دیو کے مدین ایسا مہوت ہو گئیں کہ اُنکا اپنے تن اور من کی کچھ مدد نہیں رہی کبھی گھومتے وقت انجیل گویوں کا اُٹ جاتا تھا تو چھاتیوں کی سندر تانی دیکھ کر دیوتا لوگ مہوت ہو جاتے تھے اور کبھی ناچتے وقت شیا م سندر کا گٹ گھل کر گرنے لگتا تھا تب گویاں اپنے ہاتھ اُسکو باندھ دیتی تھیں اور کبھی موتیوں کا ہار گویوں کے گلے سے ٹوٹ کر گر پڑتا تھا اور بنیالا شیا م سندر کی کھلگر پڑتی تھی اُسکے اُٹھانے کی خبر کوئی نہیں رکھتا تھا کبھی کوئی سکھی مہن پیارے کے ساتھ گا کر ایسا سُر لاتی تھی کہ راس بہاری اُسکے گانے سے مہلی بجا نا بھول جاتے تھے۔

دوہا ماکھن پر بھگھن شیا م سنگ سندر برج کی بام

نرت تھان ہلاس سون ماکھن پر بھگھن شیا م سنگ سندر برج کی بام
دارن جیون شوبھت مہا نرت گت ابھرام
اے راجا جس طرح لڑکا اپنا شمشیر درپن میں دیکھ کر بھول جاتا ہو اسی طرح سب برجیالا راگ اور رنگ کے نشے میں مہوت ہو کر اپنا گنا اور کپڑا ایک دوسرے پر بچھا کر کتی تھیں اُس وقت راگ اور راگنی کا ایسا ساندھا تھا کہ جسکو شکر جی ناچی کا جل بننے سے چھڑا ہوا چلنے سے ٹھہر گئی اور سب پیش اور پیچھی اوک اُس بن کے وہ لیلادیکھ کر ایسا مہوت ہوئے کہ چرنا اور اُڑنا بھول کر تصویر کی طرح کھڑے ہو گئے مہن پیارے اور رادھا بہاری جو جی میں ناچتے تھے اُنکی سندر تانی پر سب برجیالا بلا میں لیکر آپس میں خوش ہوتی تھیں اُس وقت ایک گویا نے آپ تند جی بنکر دوسری گویا کو برکھان بنایا اور شری کرشن جی کا بواہ شری رادھا جی سے کر کے سمیوں کی طرح آئیں

ششٹا چار کیا اور شیا ماکے ہاتھ میں گنگن باندھ کر شیا م سندر سے کہا کہ اُسکو کھو لو جب کہ وہ گنگن شیا م سندر سے نہیں کھلاتا تب سب برجیالا ہنسنے لگیں اور شری رادھا کرشن کی مدد پوربک یو جا کر کے بولیں۔

دوہا تھان نندن دن لاڈلو شری برکھان کسار
سورکھ دو لھان سندر گمار د لھن شری رادھا کنور

اے راجا یہ چر تر دیکھ کر شری شیا م شیا م بہت خوش ہوتے تھے اور ناچتے وقت گویوں کے بدن سے جو پھول ٹوٹ ٹوٹ کر آتے تھے انپر کھیشور اور منیشور لوگ بھونرے کا روپ رکھ کر راس لیلکا کا سکھ دیکھنے کے واسطے گونجتے تھے اور گویوں کے گھونگر واور روپنی اور پیازیب کی آواز سنکر وہ بھونرے اُڑنا بھول گئے اتنی کھانا کھا کر شکم گوجی بولے کہ اے راجا کسکی سادھ ہو جو گویوں کے بھاگ کی بڑائی کر سکے انت سے اُن سب گویوں نے آپ مکت پاکر تین تین پیڑھی اپنے مانا اور پتا کی مکت کر دیں اور پر ماتما کرشن نے اپنے بھکتوں کا منور تھ پورا کر نیلے واسطے برجیالا روپ جو اُمتا سے سچی راس لیلکا کے جیسا شکھ اُنکو دیا اُس سکھ کا حال کہا نہیں جاسکتا جس طرح لڑکا نادان آئینہ میں اپنا منہ دیکھ کر اپنی پرچھا میں سے کھیلتا ہو وہی حال شیا م سندر نے کیا جب بدن کے اسپر ش سے گویوں کے بدن کا چندن اور کیس مہن پیارے کے بدن اور بھتی مالا میں لگ جاتا تھا تب مہن پیارے گویوں سے کہتے تھے کہ میں نے کیس اور چند ن نہیں لگایا یہ سب تمھارے بدن کا میرے بدن میں لگ کر خوش ہو دیتا ہو جب گویاں ناچتی اور کو دتی ہوئی گر پڑتی تھیں تب برندا بن بہاری بہت روپ سے اُنکا ہاتھ پکڑ کر اپنے پاس کھینچ لیتے تھے دیوتا لوگ وہ سکھ دیکھ کر ڈاھ کی راہ سے کہتے تھے کہ اے کرشن بھگوان ہمارا بھی جنم برندا بن میں دیتے تو تمھارے ساتھ راس لیلکا کے اپنا جنم پھل کرتے۔

دوہا دھن برندا بن دھن شکھ دھن شیا م دھن راس

اے راجا یہ بچیت راس لیلکا کرتے کرتے مہن پیارے کے من میں کچھ ایسی ترنگ آئی کہ سب گویوں کو ساتھ لیکر جانے کی گرمی مٹانے کیواسطے جنا جل میں بیٹھ گئے جس طرح مٹوالا ہاتھی ہتھنیوں کو ساتھ لیکر جیل بہار کرتا ہو اُس طرح الگ الگ روپ رکھ کر شری رادھا اوک گویوں سے جل بہار کیا۔

جل بہار کرنا شری کرشن جی کا گویوں کے ساتھ



جب ناچنے اور جانے کی گرمی انسان کرنے سے متاثر ہوتا ہے تب ہاتھ کے تپ جوگ مایا نے سب برجالا اور ایک روپ
 شام سند کے پہرے کیواسطے اچھا اچھا گنا اور کپڑا اور لاکر ڈھیر کر دیا اور سب ہنر اور عطر ادک ملگدھ سب کے بدن میں لگا کر
 ایک ایک گجر اسب کے گلے میں ایسا پھندا دیا کہ جس کے پھول کبھی نہ کھلا دیں جب برندان بیاری شام ادک گوپیوں کو سنگ لیکر
 بن ہار کرنے لگے تب دیوتوں نے ان پر پھول برسائے اور انکی اتاری ہوئی گلی مھو تیان آپس میں پر ساد کی طرح ملکر اٹھکر بانٹ لیا جب
 بن ہار کر چکے تب شام سند نے گوپیوں سے کہا کہ انسان کرنے سے تمہاری ٹھکن مٹ گئی اب چار گھنٹہ کی رات باقی ہے اپنے اپنے
 گھر جاؤ یہ بات سننے ہی سب برجالا اور اس ہو کر بولیں کہ اسے ہر جگہ تھا کہ اسے پھر نہ چھوڑ کر اپنے گھر کیسے جاویں کیونکہ ناچنے کے لئے
 جس طرح جوگی اور کیشور لوگ میرا دعویٰ کرتے ہیں اسی طرح تم لوگ بھی آتے کہ میں میری یاد رکھو تو انھوں نے پھر تمہارے پاس
 میں بنار ہونگا یہ بات سنکر سب برجالا من کو دھیر دیکر شام سند سے بد اہو بکین اور اپنے اپنے گھر آئیں اور گھر والوں کو سویا ہوا
 دیکھنے اور اپنی منگنا پانے سے بہت خوش ہوئیں اور پریشور کی مایا سے یہ بات اُنکے گھر والوں نے نہیں جانی کہ ہماری استیلا
 رات کے وقت کہاں باہر گئی تھیں اسلئے موہن پیار سے کسی گوال نے کچھ ہر انہیں مانا اس طرح شری نند لال جی گوپیوں کے ساتھ
 کبھی راس لپلا اور بن ہار کرتے تھے اتنی کھٹا سکر راجا پرکھیت نے پوچھا کہ اسے من نا تھا ایک سند یہ جھگو ہو اہو وہ مشا دیجیے کاش
 نے پریشور کا بھار اتارنے اور دھرم بڑھانے کے واسطے اتار لیا تھا انھوں نے بید اور شاستر کے خلاف پرائی استریوں کے
 ساتھ کیوں ہار کیا یہ بات سنکر شکدیو جی بولے کہ اسے راجا میں تھے پہلے گوپیوں کے جنم لینے کا حال کہ چکا ہوں کہ وہ سب بید کی
 رچا تھیں اور شری بھی جی نے شری راوہا ماری کا ہوتا ریکر شری کشن ماری کے ساتھ سنسار میں لپلا کی تھی اس لیے انکو
 شری کشن ماری سے الگ نہ سمجھنا چاہیے اور جو بہت سے روپ شری کشن جی کے گوپیوں کے پاس تھے اس بات کی ماکوئی
 نہیں جان سکتا اور جس کام میں عقل کا دخل نہ ہو اس بات میں عیب لگانا نہ چاہیے زہر کھا تا شری مادیو جی ہی کا کام جو دوسرے
 کو ایسی سام تھ نہ تھی جو اس زہر کی گرمی کو ہم سنا پریشور زنگن روپ سنساری باتوں سے کچھ کام نہیں رکھتے اسلئے انکو دوش
 آدھرم ہوتا اور بید شاستر کا بچن سچ مانکر اسی کے مطابق کرنا چاہیے اور کیونکہ نا تھا کی لپلا میں سند یہ کرنا اچت نہیں ہے اور
 جن پریشور کے نام لینے اور دعویٰ کرنے سے بڑے بڑے جوگی اور من لوگ کرتا رہتے ہو جاتے ہیں ان آدھرش پریشور کو آدمی
 عیب لگانا بڑا پاپ ہے جس طرح آگ میں ناپاک چیز بھی جلنے سے پاک ہو جاتی ہے اسی طرح سمر تھ لوگ کیا نہیں کرتے اور یہ سب لپلا
 پریشور نے سنساری جو وٹو کو بھوسا کر بار اتارنے کیواسطے سنسار میں کی تھی جسکے پڑھنے اور سننے سے کلجک باسی لوگ مکت
 پادین اور وہ پریم پریشور اپنے سکھ کے واسطے کچھ نہیں کرتے کوئی اُنکا بھجن اور اسمرن کر کے جس چیز کی چاہتا رہتا ہے اسکا
 پورا کر دیتے ہیں یہ سو بھاء اُنکا ہمیشہ سے چلا آتا ہے اور سنساری مہا ہار سے بہت ہو کر سب چیزوں میں موجود رہتے ہیں کیوں
 بنا کسی کو دکھائی نہیں دیتے اور گوپی نا تھا کا جس گائے والے آدمی پریم پریم کو پوچھتے ہیں اور شری کشن جی کی کھٹا سننے کا پھل
 تیر تھوں کے انسان کر نیلے برابر ہوتا ہے اور برجالا اُن کے جو پت تھے اُنکے بدن میں بھی شری کشن جی ہی کا پرکاش تھا اس لیے
 سب گوپیوں کا پت شری کشن جی ہی کو سمجھنا چاہیے اور یہ ہیج دھیائی کی کھٹا کہنے اور سننے والے جو سب پا پون سے بھوٹ
 مکت ہوا تھ پاتے ہیں پریشور کی کھٹا میں کسی بات کا سند یہ ہر گھر بید اور پرائن کا بچن ماننا چاہیے۔

دو ہا مومن میں اجر ج بڑو تم سا گیا فی ہوے
 ماکھن پر جھ کی کھٹا میں بھر م بان ہو سوے
 اسے پرکھیت آج سے ایسا سند یہ جیت میں کھی مت لانا کیا ان آدمی کو کیا سام تھ ہے جو پریشور کے کاموں میں اپنی بڑھ ملا سکے۔
 دو ہا ماکھن پر جھ گویا کی لپلا پر م پیت
 بھاک دئے جگ میں وی جو سن ہو کر پیت
 ادھیائے جو سیکسوان۔ اجگر سانپ کا نند جی کی آدمی ٹانگ نکل جانا
 شکدیو جی بولے کہ اسے راجا جس طرح شری کشن جی نے مدد میں نام بیدا دھر کو سانپ کی جون سے اُدھار کیا اور شکدیو جی نام
 ریت کو مارا اسکی کھٹا کہتے ہیں سنو۔ نند جی نے ایک دن سب گوال اور گوپیوں سے کہا کہ میں شری کشن جی کے پیدا ہونے پر یہ بات
 انکی تھی کہ جب موہن پیار بارہ برس کا ہو گا تب میں اپنے سب ذات بھائیوں اور بھجے گا جے سمیت جاکر ایکادی کی پوجا کرونگا
 سو اب ماریانی کی کرپا سے یہ دن مجھے دیکھنے کو ملا اس لیے سب کو چلکر اُنکی پوجا کرنا چاہیے یہ بات سننے ہی سب خوش ہو گئے
 سب ایک دن نند اور جیو د اور کشن اور کلرام اور گوپی اور سب چھوٹے بڑے ساتھ ملکر بڑی خوشی سے گاتے بجاتے چلے
 اور وہ وہ بھی میوا مٹھائی کیوں ان ادک پوجا کا سامان کاٹری اور بیلون پر کہ دائے ہوئے سر سوتی کنارے پہنچ کر انسان کیا اور
 پوجت کو بلا کر بدھ پور یک دیوی جی کی پوجا کی اور ہاتھ جوڑ کر بولے کہ اسے جگاماتا تمہاری کرپا سے میری منو کا منلو ر می ہوئی
 پھر نند جی نے بہت گلو وین بدھ پور یک اور موٹا ادک دان دیکر ہزار ہزار جنوں کو اچھی طرح جھوٹ کر ایا اس دن شری مادیو جی
 بھی دیوتوں سمیت وہاں درشن کرنے کے واسطے آئے تھے جب پوجا اور پرکرا کرنے اور براہن کھلانے میں سب دن بیت کر
 شام ہو گئی تب نند جی ادک سب لوگ رت رکھ کر رات کو وہاں سو رہے۔
 دو ہا ایسی بدھ سوئے سے نند نہ ہی تن مانہ
 بارہ بار پکا رتے تب ہوں جاگت نا نہ
 اسے راجا اسی نند میں جب آدمی رات کو ایک بڑا اجگر سانپ آکر نند جی کی آدمی ٹانگ نکل گیا اور انھوں نے جاگ کر اپنے
 کو موت کے منہ میں پھنسنے دیکھا تب شری کشن جی کو رچھا کے واسطے پکارا نند جی کی آواز سننے ہی سب گوال بال اور گوپیوں
 نے اٹھ کر چرخ لا کر دیکھا تب معلوم ہوا کہ ایک اجگر نند جی کی آدمی ٹانگ نکلے ہوئے پڑا ہویہ حال دیکھتے ہی وہ لوگ حلتی ہوئی
 لپلا میں سے اُس سانپ کو مارنے لگے لیکن اُسے نند جی کا پائون نہیں چھوڑا تب سب نے ہار مار کر شری کشن جی کو جگا یا جب کشن
 جی کو ان نے لڑکوں کی طرح آگھ ملتے ہوئے اٹھکڑ چلے اپنے بائیں پاؤں کا انگوٹھا اُس سانپ کے چھو ایا ویسے اُس اجگر نے
 نند جی کا پائون چھوڑ دیا اور جہائی لے کر آدمی کی صورت بہت سند رگنا اور کپڑا پہنے ہوئے راجوں کی طرح ہو گیا اور شری کشن جی کو
 دیکھ کر کہنے لگے اُنکے سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہو کر اسٹیت کرنے لگا یہ حال دیکھ کر نند جی ادک سب گوپ اور گوپیوں نے
 بڑا تعجب مانا تب شام سند نے اُس آدمی سے پوچھا۔
 دو ہا تم سو روپ سند رہا آپما کسی نہ جاے
 سرب روپ کا ہے دھرو ہ سے کو بھجائے
 یہ بات سننے ہی وہ ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اسے بلینٹھ نا تھا آپ انتر جامی ہیں آپ سے کوئی بات چپی نہیں لیکن آپ کی اکیا سے اپنا
 حال کہتا ہوں سنئے کہ میں مدد میں نام بیدا دھر سنس پور کارہنے والا اپنی دولت اور سند تائی اور بدھ کے اچھان سے اپنے
 سامنے کسی کو کچھ مال نہیں سمجھتا تھا اور دیوتا لوگ بھی میرا آدر بہت کرتے تھے ایک دن میں بان پر بیٹھ کر سیر کرنے کو نکلا جب

راہ میں آنکر رکھیشور کا کرپ جو گئے تھے دیکھ کر جھکو ہنسی آئی اور میں ہنسی کی راہ سے کئی مرتبہ اپنا ہان اڑتا ہوا آنکر لگیا تب رکھیشور ہمان کی پرچھا میں اپنے اوپر پڑنے سے کرو دھت ہوا اور جھکو یہ شاپ دیا کہ تو جا کر سانپ ہو جا جب یہ شاپ سنکر میں نے اپنا بارو چھا کر اسے کیواسطے بہت ہنسی کی تب آنکھوں نے کہا کہ میری بات پر نہیں سکتی ہو کچھ دنوں میں شری کرشن جھکو ان کے چرن چھو جانے سے جھکو پھر بدیا دھ کا بدن طے کا سو ہے مہا پر بھو میں تھی سے آپ کے چرنوں کی اچھا رکھتا تھا اسی واسطے میں نے آج نند جی کا پالان پکڑا جس میں جھکو آپ کا درشن طے آپ نے دیا کی راہ سے جھکو درشن اپنا دیکر کراتھ کیا جن چرن کل کا درشن شری برہما جی اور شری ماد یو جی اور اندراؤک دیوتاؤں کو دھیان میں بھی جلدی نہیں ملتا ان چرنوں کو آنکر رکھیشور کے پر تاپ سے چھو کر میں کرتا رہتا ہوا۔

دوہا تہ شاپ کیسے کہوں وہ تو بھی اسیس

جہ پر تاپ جگدیش کے پگ لاگے عم سیس

اس نے اُن رکھیشور کے اُپکار سے میں جہم بھر اُن میں ہو سکتا کیواسطے کہ آنکھوں نے بُرائی کے بدلے میرے ساتھ بھلائی کی تھی جو اچھے لوگ ہیں وہ کسی کی بُرائی نہیں چاہتے یہ اسٹٹ اور ونڈوت کر کے وہ بدیا دھ ہمان پر بٹھکر اپنے لوگ کو چلا گیا تب برجاسی لوگوں نے تعجب مانکر یہ یقین کر کے جانا کہ شری کرشن جی پر ہم پریشور کے اوتار ہیں پر ات سے نندراؤک گوپ اور گویان امبا دیوی کا درشن کر کے اپنے اپنے گھر آئے اسے راجا ایک دن شام اور بلرام چاندنی رات میں برجبالاؤن کے ساتھ راس اور بلاس کر کے بانسری بجاتے تھے شام سندرنے مری کی دھن سے برجبالاؤن کا من ایسا مہو لیا کہ سب گویان بانسری کی آواز پر مہوت ہو کر شام کے پیچھے پیچھے اس طرح گاتی پھرتی تھیں کہ جس طرح پرچھا میں ساتھ نہیں چھوڑتی اُسوقت گویوں کا چیت ایسا اچیت ہو گیا کہ اپنے بدن اور کپڑے کی سدھ انکو کچھ نہیں رہی تھی اُسوقت یکایک شکھ جوڑ نام چھ کیر دیوتا کا سیوک بڑا زبردست اور ترنا دت اوک دیوتا کا تر جیکے مرین بہت قیمتی من تھا گھومتا ہوا وہاں آئے کیا دیکھا کہ شام و بلرام بانسری بجا رہے ہیں اور ہنسی کی دھن پر سب برجبالا مہوت ہو رہی ہیں یہ غشی اُس سے دیکھی نہیں گئی اس لیے کچھ گویوں کو اپنے کندر میں پھنسا کر اتر طرف لے چلا جیک بانسری کی دھن گویوں کے کان میں پہنچتی رہی تب تک وہ ایسی اچیت تھیں کہ انکو اپنے پھنسنے کی کچھ خبر معلوم نہیں ہوئی جب دور تک پہنچ لیجانے سے انکو ہنسی کی آواز نہیں سن پڑی تب وہ سب چیتن ہو کر آپ کو کندر میں پھنسی دیکھتے ہی چلانے لگیں۔

چوپائی

پورن ہیم پریت رس یا گین | کرشن کرشن کرشن لاکین | ہر جھکوت سنت ہتکاری | ایک آے سدھ یو ہاری
یہ دین بچن سنتے ہی شام اور بلرام نے دودرخت اُکھاڑ لیے اور جس طرح شکھ ہاتھی کے مارنے کے واسطے جھپٹتا ہے اسی طرح دونوں بھائی دودر گویوں کے پاس جا پہنچے اور بکار کر کہا کہ اب تم لوگ کچھ چننا مت کرو۔

دوہا

تھر کرنا بچن من میں آؤ ہون دھاسے | شکھ جوڑ سرچو ر کر تم کو لیت چھڑاے |
جب اُنکی لکار سنتے ہی چھ گویوں کو چھوڑ کر بھاگا تب شام سندرنے گویوں کی رچھا کیواسطے بلرام جی کو وہاں چھوڑ دیا اور اپ ہوا اور بجلی کی طرح دودر شکھ چڑھ کر ایسا مکارا کہ وہ مر گیا تب مری منوہرنے اُس کے سر کا من لگا کر بلرام جی کو دیدیا اور گویوں کو

ساتھ لکر آندے اپنے گھر آئے اسی طرح شری کرشن جی ہر روز نئی نئی لیلہ کر کے برندا بن باسیدو نکو سکھ دیتے تھے۔

آدھیا سہ سہیوان - کتھا گویوں کے برہ کی

شکھ یو جی بولے کہ اسے راجا پر بھیت ایک دن شری کرشن جی نے گواؤن کے سنگ کو چراتے وقت برندا بن میں ہنسی بجا کر اسیارگ اور اگنی گایا کہ جس کی دھن سنتے ہی برہما اوک دیوتا اپنی اپنی استریوں سمیت مہوت ہو گئے جیسارگ اور راکنی ہنسی میں شام سندرنے لگے تھے ویسا گانا شری برہما جی اور شری ماد یو جی اور نارو جی وغیرہ کسی سے نہیں بن پڑتا تھا اور شری رادھ جی اوک برجبالا اپنے پرو دار والوں کے ڈر سے موہن پیارے کے پاس بن میں نہ جا کر ہر روز اُن کے برہ میں یا گل رہتی تھیں اور گھر میں ایک ساعت میں اُنکا نہیں لگتا تھا اس لیے اپنا اپنا غول باندھ کر کچھ برجبالا راہ میں اور کوئی جھنڈ بھسوداجی کے بعض غول گاؤں میں بٹھکر موہن پیارے کی یاد اور چرچا میں دن اپنا کاٹتی تھیں انہیں کوئی برجبالا سورج کے سامنے ہاتھ جوڑ کر ہنسی کر کے کہتی تھیں کہ مہاراج تم جلد ہی دُوب جاؤ تو شام کیوقت موہن پیارے گھر پر آؤ میں اُنکا روپ رس آنکھوں کی راہ سے دیکھ کر اپنے کلیجے کی تین بھیاؤں اور بعض گوی شام سندرنے کی سندرتائی برن کر کے اُن کے دھیان میں اچیت ہو جاتی تھیں اور کوئی برجبالا نند لال جی کا جس کا کر من اپنا خوش کرتی تھیں اور بعضی گوی موہن پیارے کے برہ میں بٹھ کر رونے لگتی تھیں سب گویان دان گویان اُسکو سمجھا کر کہتی تھیں کہ سنو پیارو اس گھرانے اور رونے سے کیا ملے گا اچھی بات یہ ہے کہ ہم لوگ میں ہرن پیارے کے آسمن اور چرچا میں دن اپنے کاٹیں جب سب برجبالا یہ بات مانکر شری کرشن جی کے بال چرت کر چرچا کر کے لکین سب ایک گوی بولی کہ اے سکھو ہنسی کا بٹھا بھاگ سمجھنا چاہیے جو شام سندرنے آنکھوں سے لگی رہتی ہے اور موہن پیارے اپنا ہاتھ اُس میں لگا کر ایسی اُچ نکالتے ہیں کہ جسکی آواز سننے سے کسی جیو کا چت ٹھکانے نہیں رہتا چاہے وہ بیوتھین ہو یا جڑ ہو سب مہوت ہو جاتے ہیں۔

سورس مری لیت آپ سجے بس کر شام

دوہا جارس کو ہم تپ کیو کھٹ برت سب برجام

اب جا کے بس کان اورن بس وہ کر رہی

سورکھ گات بیٹھی تان مری سنگ آدھرن دھرے

دوسری سکھ نے کہا کہ کیواسطے ہنسی کی ایسی بڑائی نہ ہو جسکا ہاتھ بلیکھ ناٹھ پڑے وہ ہنسون لوگ کا مالک ہو سکتا ہے آدمی کی کیا ساعرتھ ہو جو ہنسی کی دھن سنکر اچیت نہ ہو جائے اسکی آواز پر برہما جی اوک دیوتا اور رکھیشور لوگ مہوت ہو کر یہ اچھا لگتے ہیں کہ جو ہم لوگو کو بھی پریشور برندا بن میں شکھ کا جھم دیتے تو آنکھوں پر شام سندرنے کا درشن کرتے اور مری سننے سے خوش ہو کر کرشن جھکوان کے چرنوں کی دھوا اپنے برادر آنکھوں میں لگاتے اور اسی طرح دیوتاؤں کی استریان اپنے اپنے پت کے ساتھ رہنے پر بھی اُس ہنسی کی دھن پر مہوت ہو جاتی تھیں۔

دوہا جاک دھن سنگے سے سر من رہت بھاسے

دوہا ماکھن پر ہسہ کی بانسری سر و ن سدا شاسے

جاکی دھن سنگے سے سر من رہت بھاسے

دوسری سکھ بولی کہ جو آدمی اُحد دیوتا کیان دان میں وہ بانسری کی دھن پر مہوت ہو گئے تو کون بڑی بات ہو اُس مری

پش پیچی بس ہوت ہیں جگے شیدہ نہ پتھ

دوہا ایک سکھ یا بدھ کے سر نر کی مت شدہ

دوسری سکھی نے کہا کہ اسے پیار ہو اس مری کی آواز میں ایسا گن ہو کہ کوئی کیسے ہی سوچ میں بیٹھا ہو اس کا بول سننے ہی خوش ہو جاتا ہے۔

دوہا
پھر نے ایک سنگ لگ لوک لاج گھر تیاگ
سورجھ کرے نام رنگ یہ جانت کو نا بھو

دوسری برجبالا نے کہا کہ یہ بانسری بڑی چتر گئی ہو جو وقت شریکشن جی کو کیسی چاہتا ہوتی ہو اس وقت وہ بانسری بجا کر اسے اپنے پاس بلاتی ہیں اور جتنا جل مری کی آواز سکر پورا جاتا ہو اس واسطے لڑکی بیڑیاں اُسکے پاؤں میں پڑی ہیں اور درختوں کی ڈالیاں جو نیچے اوپر لپٹی رہتی ہیں وہ بھی تپسی کی دھن سن کر جیت ہو گئی ہیں نہیں تو جیتن آدمی کسی سے نہیں لپتا اور گل کا پھول بھی اسی کی آواز پر موہیت ہو کر ستوا لون کی طرح آٹھوں پہر اپنا سر ہلایا کرتا ہو اور بادل بھی اسی کی دھن پر موہیت ہو کر ہری لوگوں کی طرح روکر آنکھوں سے پانی برساتا ہو۔

سورجھ ہر کو کر اس ماں مری ٹوٹ ادھر دس
دوسری گوی بولی کہ میں جانتی تھی کہ شیا م سندر کیوں لڑکپن کے گیل میں بڑے ہوشیار ہیں لیکن اب مجھ کو معلوم ہوا کہ گانے اور بجانے میں بھی کوئی اُنکی برابری نہیں کر سکتا دوسری برجبالا نے کہا کہ شری برہما جی اور شری مہادیو جی آدک دیوتا اور بڑے بڑے رکیٹشورون اور گیانیون کا بھی دھیان نہیں سکر اس طرح چھوٹ جانا ہو جس طرح کوئی نیند سے چونک اُٹھے دوسری گوی بولی کہ مری ہماری شہوت شیا م سندر کو ایسی پیاری ہو کہ دن رات اُسکو اپنی چھاتی سے لگائے رہتے ہیں پچھلے جنم میں مری نے بڑا بھاری تپ کیا تھا جسکے پر تاپ سے موہن پیارے کو اپنے بس کر لیا ہو۔

دوہا
جیسے ہنگے ہر پتھر بنشی بھٹی سما سے
سورجھ میت پھلے داگ جو بس کر پاپو پیا

دوسری سکھی نے کہا کہ لے پیار ہو مری کا کیا ابراہم جو یہ سب کھوڑتا ہی نہ کھوڑکی سمجھنا چاہیے کہ اُنھوں نے پریت ہماری چھوڑ دی اور بیچ ذات نہیں کو اپنی رانی بنا کر رکھا ہو دوسری برجبالا بولی کہ مری بانس کے بدن میں جنم پا کر ایک پاؤں سے کھڑی رہی برسات اور گرمی اور جاڑے کا دکھ اپنے اوپر اٹھا کر پریشور کا تپ کرتی رہی پھر اپنا پور پور کٹوا یا اور آگ کی گرمی سکر اپنے بدن میں چھید کر لیا اتنا دکھ اٹھا کر ترو کی ناقہ کو اپنے بس کر پایا ہو اسی سے تینوں لوک کے جو اُسکی آواز سن کر موہیت ہو جاتے ہیں ہم لوگوں کو بھی سامعہ ہو جو اسکی بڑائی یا برابری کر سکیں جیسا کہ براہم لوگ بھی تپ کو کی تب ان بیادے تھا یہی ہی پتہ کرینگے اُنکا ملنا سچ ہو دیکھو جب گوپیون نے بھی شیا م سندر کے ملنے کو واسطے بت کیا تب انھوں نے ہمارے واسطے چیر چیر کر ہموکھ دیا تھا یہ اپنے اپنے بھاگ کا پھل ہے

دوہا
مری کی سرت کرو کو ہماروان
سورجھ رہی شو بھر جیت موہن کھ لگ بانسری

دوسری گوی نے کہا کہ مری سے پریت رہنے میں ہمارے واسطے بھی اچھا ہو اور اُسکے ساتھ ہر کرنے میں کچھ پھل نہیں ملے گا ایسے بنسی کی ڈاہ کرنا چاہیے ہم لوگ موہن پیارے کے ساتھ لڑکپن سے پریت رکھتی ہیں اُنکے اسمرن اور دھیان کرنے سے تمہارا کام بھی پورا ہو گا۔

سورجھ ہم کو ہے یہ آس وہ بن آنتر جامی ہر
کرہن بنین نراس ارا نتر کی جان کے

دوسری برجبالا بولی کہ بنسی شیا م سندر کے آٹھوں کا امرت پی کر آہر ہو گئی ہو اس واسطے اپنا بول سنا کر ہم لوگوں کو گیان سکھاتی ہے کہ بات سننے ہی راوہا پیاری شریکشن جی کے برہ ساگر میں ڈوب کر رونے لگی تب دوسری گوی نے کہا کہ اسے پیاری تم اُداس مت ہو موہن پیارے تمہارے اوپر موہیت ہو کر تمہارا نام بانسری میں بجاتے ہیں اور تم رانی ہو مری تمہاری داسی ہو ہم لوگ برتھا بانسری کو سوت جانا کر اُس سے پریت رکھتی ہیں مری دھرنے مری کو سب گن برتھا جان کر اُس سے پریت کی ہو۔

دوہا
اب مری چھوٹے نہیں یا کے بس بھنے شیا م
پڑکٹ کیو سب جلت میں مری دھرن نام

دوسری گوی نے کہا کہ اے تنکھی نند کثور جیت جو برہنابن میں گوالون کے کندھے پر ہاتھ رکھے گویا تپ پھرتے ہوئے اور بنسی کی دھن سن کر سب گویون اکٹھا ہو گئی ہوں گی دوسری سکھی بولی کہ موہن پیارے ایسے سندر ہیں جنکے منہ سے ہنستے وقت پھول جھرتے ہیں اُنکا موہنی روپ دیکھنے اور بنسی کی دھن سننے سے ہمارا کادیلوس میں غمین رہتا اور بنسی کی دھن سب جیون کے پاؤں میں ایسی بیڑی ڈالتی ہو کہ کیسکو چلنے کی سامتھ نہیں رہتی۔

دوہا
اُدھن دھن بنسی بانس کی دھن یا کے مڑبول
دھن لائے گن جانج کے بن تے شیا م امول

اسے راجا پر بھیت اسی طرح سب گویان شیا م سندر کی چرچا میں اپنا دن کاٹ کر شام کے وقت راہ میں آکر بیٹھتی تھیں اور شریکشن آنتر جامی گوپیون کی پریت جانا کر شام کے وقت بلرام جی اور گوا اور گوالون کو ساتھ لیے ہوئے مور پٹھ کی ٹوپی سر پر دیے ہو اُنکندل کانوں میں پہنے بانسری بجاتے ہوئے اس سندر تانی سے گھڑاتے تھے کہ اُنکا درشن کرنے سے سب چھوٹے اور بڑونکا کن پر سن ہو جاتا تھا اور گویان بیان بڑے بریم سے آگے دوڑ کر شریکشن جی کے چند رکھ کی شیتانی سے اپنے ہر دے کی آگ ٹھنڈھی کرتی تھیں اور شیا م سندر کے چرنو کی دھور اپنے اپنے اچھل سے بھاڑ کر اوپر کرار کر کے اپنے گھر آتی تھیں۔

نہیں بیون دس رس رس کی تر کھا بھجھاے

نہیں کرتے اس سگی کا بڑا بھاگ ہو جرات دن تھارے ہر دے سے لٹی رہتی ہو اب تم اُسکے ساتھ پریت کرو میں تھارے لائق نہیں ہی
 یہ بات سنتے ہی موہن پیارے راوہا پیاری کے سامنے ہاتھ جوڑ کر بولے کہ اس پران پیاری تھارے سواے اور کون ہو جسکو میں چاہتا ہوں
 تم میری بات کا بھٹو اس ناگرا ایسا ہے بچار اسی طرح بہت سی بیتی کر کے شام پیاری نے شاماکا ہاتھ پکڑ کر اپنے پاس بیٹھالنا چاہا
 لیکن شاماسوتیا ڈاھ سے نہیں بچھکر بولی کہ اسے شام پیاری تم اپنی پیاری سے جھکو ہر دے میں رکھتے ہو بولو اب مجھکو تیسے کچھ کام
 نہیں ہو یہ ککر راوہا پیاری اپنی اُس پر چھائیں کو گالیان دینے لگی تب موہن پیارے نے کئی مرتبہ بھجا کر کہا کہ یہ دوسری استری نہیں
 ہے میرے جو اوگنے میں تھاری پر چھائیں دکھلائی دیتی ہو لیکن راوہا پیاری کو اسے سوتیا ڈاھ کے موہن پیارے کی بات کا یقین
 نہیں ہوا سوقت ایک سگی وہاں آئی اور دونوں کو اداس دیکھ کر بولی۔

دوہا

وہ ہرے پوچھت بھی کہو نہ موہن بتاے
 آج دشاکسی لگت بیٹھے کما گواے

سورٹھ

کیون میں رہو تھارے ات بیاگل دیکھت تھیں
 رہو بدین کھارے ایسو سوچ کسا پر یو

یہ سکر موہن پیارے بولے کہ اسے کھی میں نے تو کچھ اپراوہ راوہا پیاری کا نہیں کیا اسنے اپنی پر چھائیں میرے جڑاؤ گئے ہیں
 دیکھ کر اسکو دوسری استری بھجا اسی کارن مجھ سے روٹھ کر نہیں لواتی ہو تو کسی طرح اُسکا سندھ بہہ مٹا کر خوش کر دے جب یہ بات
 سکر موہن پیارے نے آگے کون میں آنسو بہا دیے تب اُس سگی نے ٹرلی منہ سے کہا کہ تم برندا بن میں چلو میں پیاری جی کو با
 لیے آتی ہوں جب یہ سکر موہن پیارے برندا بن کے کچ میں چلے گئے تب اُس سگی نے پیاری جی کے پاس جا کر کہا کہ بھگوانی نا
 نے بلایا ہو یہ شکر شیا اولی کو نہیں جانتی کہ نہ کمار نے دوسری سندری سے پریت کر کے اُسکو اپنے ہر دے میں بسایا ہو اب وہ میری
 چارنا نہیں رکھتے میں اُنکے پاس جا کر کیا کروں تب وہ سگی پھر بولی کہ اسے پیاری جی تم جکی چیز میں لے آئی ہو وہ تھارے بے ہوش
 پیارے کو بن میں گھرے کھڑے ہیں اور تم چکر بیان آ کر بیٹھ رہی ہو ایسا لگو نہ چاہیے شیا مانے کھا کہ میں کیسی چیز نہیں لائی ہوں جو
 گھرے کھڑے ہیں اُنکا نام بتا دے تب وہ سگی بولی کہ ہرنی کی آنکھ اور چیتے کی کمر اور ہاتھی کی چال اور انار کے دانت تو لے آئی ہو
 دہی لوگ نند لال جی سے تقاضا کرتے ہیں جب یہ بات پریت بھری ہوئی شکر شیا نے منس دیا تب وہ سگی بولی کہ اسے پیاری
 تو بڑی نادان ہو کر موہن پیارے سے برتھاؤ کھ مانتی ہو جس طرح آگے تو نے ایک دن دین دیکھا اپنی پر چھائیں کو سوت بھجا تھا اسی طرح
 آج بھی موہن پیارے کے جو اوگنے میں اپنی پر چھائیں کو دوسری استری جا کر موہن پیارے سے وکھ مانا ہوا سلیے وہ تیرے بڑے
 بیاگل ہو کر راوہا راوہا پکار تے ہیں تو جلدی چلا کر اُنکا سوچ مٹا دے جب یہ بات شکر شیا کا چیت ٹوکا نے ہو گیا تب وہ پچھتا کر کہنے لگی
 کہ اسے سگی تو موہن پیارے سے جا کر کہے کہ میں شکر کر کے ابھی آئی ہوں جب وہ سگی شام سندری کے پاس یہ سندھیا سننے لگی
 تب کیا دیکھا کہ موہن پیارے راوہا پیاری کے برہ میں بیاگل ہو کر درخت کے نیچے لوٹ رہے ہیں۔

سورٹھ

بیٹھت اٹھت او حیر کو دسدھیا پاد نہیں
 بڑھت برہ کی پیر شری راوہا راوہا رٹ

شری راوہا جی کی یاد میں شری کرشن جی کا درخت کے
 نیچے بیٹھنا اور پھر دونوں کی باہم ملاقات ہونا



یہ حال اُنکا دیکھ کر وہ سگی بولی کہ اے پران پیارے تم کسواسے اتنا سوچ کرتے ہو ابھی ایک ساعت میں شیا ایمان
 رہا تھا اب یہ بات سنتے ہی شام سندری نے بیٹھے اور چوہوں کی سیجا بھجائی اور چاروں طرف ہنک ہنک کر دیکھنے لگے جب راوہا پیاری
 سگی کو بھینچنے میں کچھ دیر ہوئی تب کچھ وہ سگی پیاری جی کے پاس پہنچ کر بولی کہ اے شیا موہن پیارے تیرے برہ میں رہ رہے
 ہیں انکو کون نہیں جانتی۔

سورٹھ

بھر بھر دھارت میں کما کون اُنکی دشا

لکھ نہیں بولت میں ات بیاگل تیرے برہ
 راوہا پیاری یہ بات سنتے ہی بہت خوش ہو کر اُس سگی کے ساتھ بن میں جا پہنچی شام سندری نے راوہا پیاری کو دیکھتے ہی

دوہا

کن آگر ناگر جگل چھب ساگر سکھ کند
 من چتر رس کھیلگر برجا میں سکھ کند

پریم پریم دوو لے شری راوہا سند
 گئے شیا ماسدن سگی سمیت سکھ یائے
 اتنی کھٹا سا کر شکریو بی بولے کہ اے راوہا پچھت دیکھو بن برہم
 اسکا کھٹا سا کر شکریو بی آدیتا اور رکھیشور

دھیان میں بھی جلدی نہیں پاتے وہ ہر برہم پریشور برج کی استریوں کے واسطے ایسا سوچ کرتے تھے انکی لیل اکون جان سکتا ہے۔

سورج

جو پرچھ اکم اپار بید بھید یاوت نہیں سو برج کرت ہمار مرم نہ داکو یا وہین

ایک دن شام سندر نے برہما بن کی گلیوں میں لٹا سکی کو آتے ہوئے دیکھ کر دکا تب لٹا سکی بولی کہ تم جھوٹی پریت ہر ساتھ رکھتے ہو کبھی مجھ غریبی کے گھر نہیں آتے یہ سندر سبک ہماری نے کہا۔

دوہا

تم کیسے برت پر یا ہنس بولے گھنشیام آج آئے سگھ لنگے رین تمھارے دھام

دوہا

اٹن ہر کھی برجہام چلی سدن مسکاس کے لکھ سگھ پاو شام مدت گئے اپنے سدن

اسے راجا لٹا سکی نے بڑی خوشی سے اپنے گھر آکر سولھون سنگار کیے اور مکان اور بچیا کو سچ کر موہن پیارے کے آنیکی را دیکھنے لگی جبکہ ادھی رات بیتنے پر بھی موہن پیارے وہاں نہ آکر سکی کے گھر چلے گئے تب لٹا سکی نے اُداس ہو کر کہا۔

دوہا

اکت شام آئے نہیں ہون لگی ادھرات گئے آس دے مونہ پن کما دھری جیہ بات

سورج

وے بہتہ نایک شام جاسے بھٹانے انت اکون جبکہ لٹا سکی کو اسی طرح سوچ اور پکار میں ساری رات جاتے جاتے بیت گئی تب صبح ہوتے ہوئے نہ لال جی اپنی یاد کر کے لٹا سکی کے گھر پہنچے۔

دوہا

تب بولی مسکاسے پیر یہ کما کام عم دھام تاہی کے گھر جاسے جہان بے نش شام

سورج

پرات دکھاؤن موہ آئے رنگ بناس کے جب کہ یہ بات سندر شام سندر نے مسکرا دیا تب لٹا نے انکو انسان کر لیا۔

دوہا

اُچ بھوجن دے سچ پر پوڑھائے گھنشیام رس بس کرنا گری پھل کیے من کام

دوہا

تھوڑی دیر شام سندر وہاں رہ کر اور اسکی اچھا پوری کر کے اپنے گھر چلے آئے اس طرح رات بھر بھی رادھا پیاری اور سبھی چلے جاتے تھے اور وہ سکی روٹھ کر ان کو قہقہے سے تھپ تھپ کر کے اسکو مٹاتے تھے اس طرح شری کرشن ہمارا ایک روپا لٹا

دوہا

تھوڑی دیر شام سندر وہاں رہ کر اور اسکی اچھا پوری کر کے اپنے گھر چلے آئے اس طرح رات بھر بھی رادھا پیاری اور سبھی چلے جاتے تھے اور وہ سکی روٹھ کر ان کو قہقہے سے تھپ تھپ کر کے اسکو مٹاتے تھے اس طرح شری کرشن ہمارا ایک روپا لٹا

دوہا

تھوڑی دیر شام سندر وہاں رہ کر اور اسکی اچھا پوری کر کے اپنے گھر چلے آئے اس طرح رات بھر بھی رادھا پیاری اور سبھی چلے جاتے تھے اور وہ سکی روٹھ کر ان کو قہقہے سے تھپ تھپ کر کے اسکو مٹاتے تھے اس طرح شری کرشن ہمارا ایک روپا لٹا

دوہا

تھوڑی دیر شام سندر وہاں رہ کر اور اسکی اچھا پوری کر کے اپنے گھر چلے آئے اس طرح رات بھر بھی رادھا پیاری اور سبھی چلے جاتے تھے اور وہ سکی روٹھ کر ان کو قہقہے سے تھپ تھپ کر کے اسکو مٹاتے تھے اس طرح شری کرشن ہمارا ایک روپا لٹا

دوہا

تھوڑی دیر شام سندر وہاں رہ کر اور اسکی اچھا پوری کر کے اپنے گھر چلے آئے اس طرح رات بھر بھی رادھا پیاری اور سبھی چلے جاتے تھے اور وہ سکی روٹھ کر ان کو قہقہے سے تھپ تھپ کر کے اسکو مٹاتے تھے اس طرح شری کرشن ہمارا ایک روپا لٹا

دوہا

تھوڑی دیر شام سندر وہاں رہ کر اور اسکی اچھا پوری کر کے اپنے گھر چلے آئے اس طرح رات بھر بھی رادھا پیاری اور سبھی چلے جاتے تھے اور وہ سکی روٹھ کر ان کو قہقہے سے تھپ تھپ کر کے اسکو مٹاتے تھے اس طرح شری کرشن ہمارا ایک روپا لٹا

دوہا

تھوڑی دیر شام سندر وہاں رہ کر اور اسکی اچھا پوری کر کے اپنے گھر چلے آئے اس طرح رات بھر بھی رادھا پیاری اور سبھی چلے جاتے تھے اور وہ سکی روٹھ کر ان کو قہقہے سے تھپ تھپ کر کے اسکو مٹاتے تھے اس طرح شری کرشن ہمارا ایک روپا لٹا

دوہا

تھوڑی دیر شام سندر وہاں رہ کر اور اسکی اچھا پوری کر کے اپنے گھر چلے آئے اس طرح رات بھر بھی رادھا پیاری اور سبھی چلے جاتے تھے اور وہ سکی روٹھ کر ان کو قہقہے سے تھپ تھپ کر کے اسکو مٹاتے تھے اس طرح شری کرشن ہمارا ایک روپا لٹا

دوہا

تھوڑی دیر شام سندر وہاں رہ کر اور اسکی اچھا پوری کر کے اپنے گھر چلے آئے اس طرح رات بھر بھی رادھا پیاری اور سبھی چلے جاتے تھے اور وہ سکی روٹھ کر ان کو قہقہے سے تھپ تھپ کر کے اسکو مٹاتے تھے اس طرح شری کرشن ہمارا ایک روپا لٹا

دوہا

تھوڑی دیر شام سندر وہاں رہ کر اور اسکی اچھا پوری کر کے اپنے گھر چلے آئے اس طرح رات بھر بھی رادھا پیاری اور سبھی چلے جاتے تھے اور وہ سکی روٹھ کر ان کو قہقہے سے تھپ تھپ کر کے اسکو مٹاتے تھے اس طرح شری کرشن ہمارا ایک روپا لٹا

دوہا

تھوڑی دیر شام سندر وہاں رہ کر اور اسکی اچھا پوری کر کے اپنے گھر چلے آئے اس طرح رات بھر بھی رادھا پیاری اور سبھی چلے جاتے تھے اور وہ سکی روٹھ کر ان کو قہقہے سے تھپ تھپ کر کے اسکو مٹاتے تھے اس طرح شری کرشن ہمارا ایک روپا لٹا

دوہا

تھوڑی دیر شام سندر وہاں رہ کر اور اسکی اچھا پوری کر کے اپنے گھر چلے آئے اس طرح رات بھر بھی رادھا پیاری اور سبھی چلے جاتے تھے اور وہ سکی روٹھ کر ان کو قہقہے سے تھپ تھپ کر کے اسکو مٹاتے تھے اس طرح شری کرشن ہمارا ایک روپا لٹا

دوہا

تھوڑی دیر شام سندر وہاں رہ کر اور اسکی اچھا پوری کر کے اپنے گھر چلے آئے اس طرح رات بھر بھی رادھا پیاری اور سبھی چلے جاتے تھے اور وہ سکی روٹھ کر ان کو قہقہے سے تھپ تھپ کر کے اسکو مٹاتے تھے اس طرح شری کرشن ہمارا ایک روپا لٹا

اور جسود اس کے پاس رکھتے تھے اور بہت روپ رکھ کر کبھی کبھی گوپیوں کی منو کا منابہ لوری کرتے تھے۔

دوہا اکھون کست ہر ای ہین ارمین ہر کھڑھائے اکھون برہ بیا کل جرت است اتر اٹھائے

سورج اکھون کست سکھ پات بہت نار را کھین پیا لیسے انت اکون جاسے موٹے جھوٹی ادھ کر

ایک رات موہن پیارے کسی سکھی کے گھر رہ کر جب صبح ہوتے ہوئے رادھا پیاری کے گھر گئے تب وہ دکھ مان کر روٹھ پھٹی

سے مہن پیارے نے بہت ہنسی کر کے سوگند کھالی کہ اے پران پیاری اب میں دوسری سکھی کے گھر بھی نہ جاؤں گا تب رادھا

پیاری خوش ہوئی لیکن تریوں کی ناتھ نے جو سب کی اچھا پوری کرنے واسے میں تم کھانے پر بھی گوپیوں کے گھر کا جانا نہیں چھوڑا ایک دن

شام سندر کو مندا سکی کے گھر پر رات بھر رہے اور پرات سے وہاں سے آئے لگے اہوت اچانک میں رادھا پیاری کو مندا سکی کو

انسان کرنے کے واسطے بلانے لگی جیسے شام نے شام سندر کو اس کے گھر سے نکال دیکھا ویسے کو وہ میں ہو کر بغیر نہائے ہوئے اپنے گھر چلی

آئی اور شری کرشن جی رادھا پیاری کو دیکھتے ہی ڈرنا لگے میں کہنے لگے کہ آج میری چوری رادھا پیاری نے پاگل جی حب مری منو ہرے

بنا عینست کیے رادھا پیاری کے نہیں رہا گیا تب کئی سکھیوں کو ساتھ لیکر انکو منانے گئے انکو دیکھتے ہی شام کو رو دھ کر کے بولی۔

دوہا آئے دکھاؤت پرات گھننس باسر کے سراج گھر گھر دولت ہنس پھرت بولت لگت لاج

سورج میں آئی اب باج جت جی ہوت ہی بھرو تمھو یہاں نہ کاج راج کو ہرج میں سدا

جب شام سندر کی ہنسی کرنے اور سکھیوں کے سمجھانے پر رادھا پیاری نے گردہ اپنا چھان نہیں کیا تب کئی سکھیوں میں

کہ اگر شیا ماچاروں کی زندگی پر ابھان مت کر برہما بن ہماری تیرے دکھی ہونے سے آپ دکھی ہو کر اپنا پردہ چھا کر لے

کے واسطے تیرے پاس آتے ہیں اب تو ہنس بول کر اچھا سوچ مٹا دے گھر آئے نہیں کیجیے ایسی بدھ بھڑاے

دوہا اور کر بیٹھائے کے پیہ کو کٹھ لگاے یہ ٹھارے میں شام تو گھر سے بولت نہیں

سورج تو ہی ناگر بام من میں کیا ایسی دھری اب ان سون موسوں کبھی نہیں بنے گی جان

یہ سندر شیا بولی کہ جس کے گھر رات بھر شام سندر رہے ہیں وہاں ہی جاؤں میرے گھر آکر کیا کام ہی ابھی چاروں ہوئے

کہ انھوں نے مجھ سے سوگند کھالی تھی کہ اب کسی سکھی کے گھر نہ جاؤں گا آج میں نے اپنی آنکھ سے انکو مندا سکی کے گھر سے

نکالتے دیکھا ہے اس سے اب میں انکے لائق نہیں ہوں کپٹی آدمی سے پریت کہ کے کون خراب ہووے۔

دوہا اب ان سون موسوں کبھی نہیں بنے گی جان تینکو کرت بھان باؤن ہوئے بل کو چلیو

سورج ایسے گن ہر کے سکھی نیٹ کیٹ کی کھان میں ہر کیٹ نہ جان بہ نارن سنگ م ہے

دوہا ایسے کہ چپ ہو رہی مڑ بیٹھی رس گات اسے مل ہے کون برہ اگن میں جسٹن کو

سورج شام مناؤ آئے میں جانوں تب مانا ہی سکھی کیوں سکھائے نہیں مانا تب سکھیوں نے شام سندر سے کہا کہ ہم لوگ سمجھاتے

جب سکھیوں کے سمجھانے سے رادھا پیاری نے ہنس کر کہا کہ تم آپ سمجھا کر بناؤ۔

لے کے ان کو سکودیا۔

برکھارت میں جھوننا شری کرشن جی کا



جبکہ چھانگن کا مینا آیا تب رادھا پیاری آدک برج گویون نے موہن پیارے سے ہاتھ جوڑ کر بے کیا کہ ایسا راج ہم لوگوں کے ساتھ ہوئی کھیلو یہ بات سنکر نند لال جی بولے کہ تم لوگ جا کر اپنے اپنے گھر تیار کرو میں بھی اپنے سکھاؤ کو ساتھ لیکر وہاں ہولی کھیلنے آؤں گا جبکہ سب گویون نے اپنے اپنے گھر جا کر ہولی کھیلنے کی تیاری کی تب شام سندر نے گوال بالو کو بلا کر سب کو کھیر پکڑا پھنایا اور رنگ غیر عطر آدک اپنے اپنے بدن پر ڈالکر خوشبو دار پھولوں کے گجرے پہن لیے اور ڈٹ اور ہانسی اور کھجری بجاتے چھوڑا گاتے اور برہما ریون کو گالیاں دیتے غیر اڑاتے اور بہت طرح کے سوانگ بناتے اور لوگوں کو بچاتے ہوئے برج میں ہولی کھیلنے نکلتے ہو گویون راہ میں دکھلائی دیتی تھی اسپر رنگ کی پچکاریاں مار کر کہہ دیتے تھے اور سب برہمالا اپنی اپنی کھڑکیوں اور کونوں پر سے موہن پیارے اور گوال بالوں پر رنگ اور غیر اور قلمہ آدک ڈال کر گالیاں سننے سے خوش ہوتی تھیں جب اس طرح برہما ریون پیارے اور گوال بالوں پر رنگ اور غیر پیاری کے گھر پہنچے تب شیا ما اپنی سکھیوں سمیت سوہون بندھ کر کے ہمارے ہولی کھیلنے ہوئے برسانے کاٹوں میں رادھا پیاری کے گھر پہنچے جب کہ دونوں طرف سے پچکاریاں چلکر غیر اڑنے لگاتے رنگ کی پچکاریاں بے گلی میں جا کر موہنی مورت کے سامنے کھڑی ہوئی جب کہ دونوں طرف سے پچکاریاں چلکر غیر اڑنے لگاتے شیا اسکھیوں سے بولی کہ آج اس جٹ چور کو پکڑ کر چیر ہرن کا بدلہ لینا چاہیے۔

دوہا	رن میں شری رادھا کنور سب گویون سرتلج
سورٹھ	للتا دیک برج ناگری سب سکندر کو ساچ
سورٹھ	راجت بھری ہلاس نمونہ من جھاؤنی
سورٹھ	برم روپ کی راس گن ہگر وناگری

دوہا	مان بچے نہیں لاؤلی تھا کین سے منائے چلے بنے ہولال آبا و جتن نہیں کوے
سورٹھ	آپ کاج مہا کاج بڑن گئی ہے بات یہ

ایسا کہ سب سکھیاں اپنے اپنے گھر چلی گئیں تب نند گما رہی وہاں سے باہر چلے آئے لیکن من اٹھا نہیں مانتا شری روپ بنگے اور شری رادھا جی کے پاس جا کر شری کرشن جی کی طرف سے یہ سہلیا کہا کہ میں اس وقت تمھارے دیکھنے کے واسطے برہما بن کے کچ میں گئی تھی تم کو اس جگہ نہیں پایا لیکن شام سندر تھا اسے روٹھ رہنے سے بہت دکھی ہو کر وہاں باب کر رہے ہیں میرے پیروں پر گر کر موت بنی کر کے تم کو بلایا ہے تم مان کو چھوڑ کر موہن پیارے کے پاس چلو یہ بات کہہ کر شری روپ موہن پیارے شیا کے چروٹوں پر گر کر بنی کرنے لگے۔

دوہا	چھین چھین پرست چرن کر چھین چھین لیت بڑاے
سورٹھ	جبکہ رادھا پیاری اس استری کی بنی کرنے سے خوش ہو کر چلنے کے واسطے ملیار ہوئی تب شام سندر نے اپنا رخ روپے ہرک شیا ماکو گلے سے لگا لیا تب دونوں نے بڑی خوشی سے ایک دوسرے میں بھون کیا اور اپنے اپنے کا دیو کی آگن بھینٹ دی
دوہا	یو لیسلا آنند کی سکل رسن کو سار
سورٹھ	بھکتی ہت ہر کرت ہین گائے تر ت سنار
دوہا	گھر گھر کرت بہار برج گویون کے سنگ ہر
سورٹھ	کاوت میں شرت چار برجیاسی پر بھکی کھا

ادھیائے چھتیسواں - مارنا شری کرشن جی کا برکھارت چھس کو

شکدیو جی نے کہا کہ ای راجا پر چھپت جب برکھارت آئی تب رادھا پیاری نے موہن پیارے سے کہا کہ تم سنو لا جھونے کی لیل کو تو ہم سب سکھیاں تمھارے ساتھ جھولا جھول کر برکھارت کے گیت گادیں یہ بات سنتے ہی شام سندر نے جڑاؤ جھولا جھولنے لگے اور اوتار تب رادھا پیاری آدک برہمالا اچھے اچھے گنے اور طرح طرح کے کپڑے پہن کر شام سندر کے ساتھ جھولنے اور بھولنے لگیں اسوقت برہما بن ہاری نے مڑی بجا کر اور بہت راگ اور راگنی گا کر ان سب کو بہت خوش کر دیا یہ آنند دیکھنے کے واسطے برہما جی آدک دیوتا اور گندھرب اپنی اپنی استریوں سمیت بہان پر چڑھ کر برہما بن میں آئے اور بڑی خوشی سے شری رادھا کرشن پر بھول برساتے اور ہرج کی اشروں کے بھاگ کی بڑائی کرنے لگے اس طرح برسات بھر شری رادھا آدک گویون کے ساتھ بہار

ہولی کھیلنا شری کرشن جی کا شری رادھا جی سے



گوال بال کے تختہ میں شوہر پت یون پر جتا
جیکہ رنگ اور غیر اڑنے سے اندھیا لاجھا گیا تب شیا مانے سکھوں سے کہا کہ آج من ہرن پیارے کو کسی طرح سے بکڑ دیا بات
سنتے ہی ایک سکھی نے ہارم جی کی صورت بنا کر دھوکے میں خیام سند کو بکڑ لیا اور ادھا پیاری آدک برجیا دون سے انکو گھیر کر کہا کہ جتا کتا
ہمارے چیر چیا کر کو بہت دھوکا دیا آج اس دن کا بدلہ لایے بنا چھوڑ دوں گی سیکر ایک گلیا نے خیام سند کا پیتا برچھین لیا اور دوسری
انکی آنکھوں میں کاہل دیکر ماتھے پر سینڈ اور پیڑی لگا دی اور کسی نے گنا اور کیرا پہنڈا کر انکو ستری روپ بنا دیا۔

دوہا
لگے بھاگ موہن بے سکھین کو چھٹکاے

دوہا
آکے سے بچ سکھن من رہن نار پچیتا

دوہا
کر پچیت پچیتا کت بہر سپر بال سب

دوہا
بھا بے بھا بے کت سب تارڑی بے برجیاں

دوہا
جب خیام سند کو استری روپ دیکر سب گوال بال ہنسنے لگے تب مرنی منوہر نے ایک گوال کو سکھی روپ بنا کر ادھا پیاری
کے غول میں بھیجا اور اپنا پیتا برکی تدبیر سے دکھایا کہ موت شیا ابولی کہ او پران ناہ آج تم جہانی کر کے بچ گئے پھر کوونگی تب حال معلوم ہوگا

دوہا
یکو پیاوین تمہین مزاری

دوہا
یہ بات سکر بر جتا تھی نے سکھوں سے کہا کہ من تھوڑا سکھوچ رادھا پیاری کا کرتا ہوں نہیں تو اپنے گوالوں کو لگا کر بھی بھاری

دکھلاؤن یٹکر گو پیان مسگر اگر بولین کہ تم کو نند بابا کی قسم ہجو ایسا نہ کرو تب موہن پیارے اپنے سکھاؤن سمیت رنگ کی کچا پان
گو پیون پر مار کر غیر اڑ کر چکوا کا کر انکو گالیاں دینے لگے اور شیا مانے بھی سکھوں سمیت موہن پیارے آدک سے اچھی طرح ہولی
ادھند و کچھے کو واسطے دیوتا اور گندھرب لوگ اپنی اپنی استریوں سمیت بانوں پر چھیکر وہاں آئے اور شری رادھا کرشن جی پر پھول برسا کر
ایسین کئے لگے کہ دیکھو جن سکھینہ ناہ کے چرون کا دشن برھا دک دیوتاؤں کو دھیان میں بھی جلدی نہیں ملتا وہی پر ہم پریشور
وال بال اور گو پیون کے ساتھ ہولی کھیلکر انکو شکہ دیتے ہیں جبکہ شام تک شری رادھا کرشن جی ہولی کھیل چکے تب لٹا سکھی نے
شری کرشن جی سے کہا کہ کل ہم لوگ بھی تمہارے گائون میں ہولی کھیلنے آؤ گی۔

سورٹ
گھر آئے گھنٹیا م سکھن سنگ گاؤت ہنست
ا سو وقت شری رادھا جی سکھوں سے بولین۔

کبت

دھائے نند لال اور گوال دودا ایک سنگ ٹھٹ گجو درگ آنن مڑے نہیں
دھوے دھوے ہاری پد ماکر تھاری سو نہاب تو آپاے کو دجت پڑے نہیں
کہا کروں کہاں جاؤں کا شون کون کون سے کیجے آپاے جا میں درد بڑے نہیں

اوری میری بر جے تیسے ان آنکھیں تے کڑھ گجو میر پے ابھر کو کڑھے نہیں
دوسرے دن پر ات سے شری رادھا جی نے سکھوں سمیت سولھون سنگا کیا اور سونے اور چاندی کے بتیون میں رنگ اور
میر اور گوال اور عطر بھر داکر ٹری طیار سے ہولی کھیلے چلین جب شیا مانے گاتی جاتی رنگ غیر اڑاتی ہولی نند گائون میں پونچکر
جودا جی کا گھر گھر لیا تب شیا م اور بدلا م بھی اپنے سکھاؤن سمیت چکوا گاتے ہوئے باہر نکلے اور رنگ اور غیر آدک سے رادھا پیاری
کے ساتھ ہولی کھیلنے لگے۔

ہولی کھیلنا شری رادھا جی کا شری کرشن جی کے ساتھ



حکمہ رنگ اور غیر ہونے سے چار و نظ لال ہو گیا تب لٹا آدک لگی سکھیاں موہن پیارے کو کپٹنے کیواسطے دور میں لیکن نند کار

پھرتی کر کے بھاگ گئے اس لیے وہ بلرام جی کو کپڑے آئین تب شیا آؤک نے انکو رنگ اور غیر سے نڈا کر لیا کھنوں کا جل واپہ پڑی
 لگا دی اور اُسے نئی کر کے چھوڑا تب بلرام جی کا سوپ دیکھ کر شیا م سندا اور سکھا لوگ سننے لگے اس وقت گوپیوں نے کھات لگا کر پیوں
 کو بھی پکڑ لیا اور جیکہ انکو اپنے غول میں سے گئیں تب چند راوی بولی کہ اسی جیت جو راج حیر ہرن کے بد سے نکو نکا کر کے چھوڑ دی
 ویا ہے آئین پیاری نکٹ ہنس کت ہر جبال اکھولال کیسے چھنے بہت کرت رہے کال
 اس وقت لٹا سکھی انکی مری چھینکراپ بجانے لگی اور ایک سکھی نے موہن پیارے کو رنگ اور غیر سے نڈا کر لیا کھنوں میں کجل
 پر بندی لگا دی اور دوسری نے انکا پیتا چھینکراپ لنگا اور ساری اور لنگیا پٹائی اور ایک سکھی نے موتیوں سے ٹانگ کر دیا اور ساری
 بنا کر شری راہا جی کے پاس لاکر بیٹھیاں دیا تب راہا پیاری نے بڑی خوشی سے اپنے ہاتھ سے انکے گالوں میں عطراہ عجیل کر
 ان کا منہ حرم لیا۔

دو ہا ترکھ بدن پیاری ہنسی شیا م رہے سکھیاے
 سورٹھ سکھیاں کرت کھول کاٹھ جوڑ اخیل دینے
 جبکہ گوپیوں نے شری راہا کرشن جی کو کھن بدین کر کے بیچ میں بیٹھا کر رنگ اور غیر سے نڈا کر لیا اور انکی چھب دیکھ کر یہ کمانے
 لگیں تب جو داجی نے لٹا سکھی کو گھر میں لگا کر کہا کہ اب بھوجن کرنے کا ہے آپ بھیا ہوا اس لیے تم سب کو بھتیہ لالو ب لٹا سکھی شری راہا جی
 آؤک سکھیوں کو بھوجن کرنے کے واسطے بھتیہ لالو لگائی اور شیا م سندر گوپیوں کے غول سے چھوٹ کر اپنے غول میں چلے آئے تب گوالاں نے بلرام جی
 کو لاکر نکا روپ دکھلایا اور موہن پیارے کو سوگند دھڑ کر جب اس طرح انکا ہاتھ پکڑے ہوئے سندا اور جو داجی کے پاس لگے تب وہ اپنے بال
 استری روپ دیکھتے ہی بڑی خوشی سے لگے لگا کر بولی کہ اسی بیٹا تھا راجہ روپ کس بنایا تندر لال جی نے کہا کہ اسی بابا لٹا اور کھنوں کے پٹیاں
 اور کپڑا بھجھو پٹایا ہو چھو داجی نے شری راہا جی آؤک سب بر جبالاؤں کو چھین پر کار کے پٹن کھلائے اور پان اور لالاسی دیکھنے پیاں
 اچھا اچھا کھنا اور کپڑا راہا پیاری کو پٹایا۔

سورٹھ رہو سندر گھر چھاسے ہو رسی کو آندرات
 یہ منکر بر جبالاؤں نے کہا کہ اسی سندر رانی جی ہم لوگ پھلو اسکے بد سے موہن پیارے کو لیو تکی تب تندر سب بر جیا صیوں نے
 اور شیا م سندر نے لٹا اور کھنا کرنا کٹ اور پٹیاں موہن لیا اور سب گوالاں بال اور بر جبالاؤں کو ساتھ لے کر جینا اسنان کرنے کے لیے شیا م
 نے ہٹا کر پھول ڈول لیا لکی تب دیوتوں نے آکاش سے آتے پھول برسائے اس طرح آند کندر برج چند ہر روز نئی نئی لیلہا کر کے بر جیا صیوں
 شکھ دیتے تھے۔ ایک دن راجا کنس نے بیکھا سروت کو بلا کر مٹی کر کے کہا کہ ہم نکو سب دیوتوں سے ادھک بلوان سمجھ کر اپنا ہتھ
 جاتے ہیں تم سندر کے بیٹے کرشن اور بلرام کو مار ڈالو تو ہم تمھارا بڑا احسان مانیں گے یہ بات سننے ہی بیکھا صربیل روپ بہت ڈر گیا
 کے برابر ہو گیا اور دونوں سینک اپنے بڑے بڑے گھوڑوں کی طرح ہٹا کر باول کی طرح گر جیا ہوا اور لال لال کھنوں کے پٹے پٹے
 ہوئے شام کے وقت برندا بن میں آہو بھا اور مارے غم کے منہ سے پھینکا کال کر ایک مرتبہ ایسا چلا کہ اُسکی آواز سندر جیوں
 گر پڑا اور اپنے گھروں سے زمین کھو کر سینگوں پر پھاڑ اٹھا کر اُسنے لگا اور درختوں کو سینک سے اٹھا کر شری کرشن جی کو
 دھوڑتا پھرتا تھا یہ حال دیکھ کر گوالاں اور دیوتا لوگ ڈر گئے اور زمین کانپنے لگی اور گوالاں لوگ اس کو اپنا کال سمجھ کر شری کرشن

کی شرن پکارنے لگے اور سب نے اپنے اپنے کواڑے نڈ کر لیے اس وقت شیا م اور بلرام جی گوالوں سمیت گوجر کر جیسے گائوں کے
 بس ہوئے ویسے سب گائے اور بھڑے مارے ڈر کے بھاگ کر اوپر اوپر چلے گئے اور گوالاں بال بیکھا سروت کو دیکھ کر بھڑک کر رونے لگے
 اب موہن پیارے نے یہ حال گوالاں بال اور بر جیا صیوں کا دیکھا تب انکو دھرج دیکر بولے کہ تم لوگ ڈر مت میں ابھی اس کی
 اسے ڈالتا ہوں یہ ککر بیکھا سروت کے سامنے چلے گئے اور لٹا کر بولے کہ اسی کپڑ روپی دیت تو گوالاں بلوں کو سو اسٹے ڈا کر دھکا تھار
 اسے آتھہ اس لیے بہت سے راجس جمنے مار ڈالے ہیں شری کرشن جی کو دیکھتے ہی بیکھا سروت نے خوش ہو کر من میں کہا کہ جس کے مارے
 اسے میں یہاں آیا بہت اچھا ہوا کہ وہ لٹکا آپ سے آپ میرے پاس چلا آیا ابھی اسکو مار کر راجا کنس کے پاس جاتا ہوں ایسا چار
 لٹا کر لکی کی طرح شری کرشن جی پر دوڑا اور اسے اپنا سینک زمین میں گڑا کر ایسا چا یا کہ کھنوں کے ہاتھ کو تینوں لوگ سمیت اٹھا لوٹ کر کرشن
 اسے اسکا سینک پکڑ کر اسکو اٹھا رہ قدم چھپے پٹا دیا پھر وہ بھی زور کر کے شری کرشن جی کو پٹانے لگا۔

دو ہا یہ بدھو آؤک گویو شکٹ رسی کچھ ناسنہ
 وہ آؤکے ہر آؤک کو پر بھیا چھپے جانہ
 جب اس طرح وہ دیت زور کرتے کرتے تنک گیات مری منوہر نے اسکو ایک مرتبہ زمین پر شک وایب پھراٹے پٹے پٹے
 لٹا کر موہن پیارے کو اپنے دونوں سینگوں پر اٹھا لیا تب مری منوہر نے پھرتی سے نکھر دو نون سینگوں کو اس کے کپڑا اور لٹا لٹا کر وہ
 خوش ہو کر زمین پر گر پڑا اس وقت شری کرشن جی نے اس کے سینک اور پیکڑا اس طرح بدن اسکا اٹھا کر اس طرح کوئی لیلہا پڑا تو تب
 اسکا اٹھا اور ناک اور بال ورمون کی راہ سے خون بہک رہا دیت گیا یہ حال دیکھ کر دیوتوں نے آکاش سے شری کرشن جی پر پھول برسائے
 مارنا شری کرشن جی کا بیکھا سروت کو



کو اپنے سامنے بھر روگ چھوٹنے کے واسطے علاج ضرور کرنا چاہیے۔

دوہا کہت کنس اکروٹون من جانت من مانہ تم سان یالوک مین اور دوسر وانا نہ

اس واسطے تم سیام اور بلرام کو نندا اور اپنی نیت دھنک جگیت کے بہانے سے اپنے ساتھ متھرا میں لو اسے لاؤ مین تمہارا بڑا احسان مانوگا اور تم میرے چرنے کے رتھ پر بیٹھ کر جاؤ دھنک جگیت کے اسکو کا حال سنکر وہ لوگ ضرور آویں گے اور مین نے ان دونوں لڑکوں کے مارنے کے واسطے جو تدبیر سوچی ہو اسکو بھی سن لو کہ میرے پاس تے وقت پہلی ڈیوڑھی مین دھنک چڑھاتے سے میرے شور سے لوگوں کے ہاتھ سے مارے جاویں گے جو وہاں سے بچ گئے تو دوسری ڈیوڑھی پر لکھیا پٹیرا تھی انکو اپنے پیروں سے روند کر مار ڈالو گے وہاں سے بھی بھاگ کر رنگ بھوم مین ہونچے تو چاروں طرف رشک کہ دیکھاں ہاتھی بھی انکی برابر ہی نہیں کر سکتے انکو ضرور مار ڈالیں گے اور جو انہیں بھی چاٹے تو مین آپ اپنے ہاتھ سے سیام اور بلرام کو مار کر اپنا کام بناؤنگا اور ان دونوں کو مار کر پھینک دوں گا اور دیو کی کہ وہی زہریلے ٹہنیوں کی ٹالونگا اور اگر مین اپنے باپ کو اور سب جینینوں کو بھی مار ڈالوں گا اور مہکتوں کی جڑ دیا سے اٹھا کر جڑا سندھ اپنے سسر اور باپ اور دنت بکراؤک راجون میت جو میرے متر مین خوشی سے راج کرونگا تم مذہبی سے کہہ دینا کہ بکرا اور بھینسا آؤک جگیت کرنے کے واسطے بھینٹ لیکر جلد بیان چلے آؤ مین اور مین بھی اپنے اسٹ مترون کو اسی بہانے سے یہاں بلاتا ہوں یہ باتیں غور بھی کرنا کہ کنس سے کہا کہ اے مہاراج آپ غصہ کر کے بڑا نہ مانیں تو مین ایک بات کہوں کنس بولا کہ اچھا کو ہم بڑا نہ مانیں گے تب کہو نے کہا اے راجا آپ نے جو حکم دیا وہ مین کرونگا لیکن آپ دیکھیں کہ راؤن اتنا بڑا پٹیری کہ جس نے موت کو تیر کر رکھا تھا اور اندر رچھا تھا جو پہاڑ دن کو چور چور کر ڈالے دھنک تھا وہ بھی موت سے نہیں بچا جو کوئی پیدا ہوا ہو وہ ضرور ایک دن مرے گا اور آدمی نبی بھلائی کو اپنے بہت سی تدبیریں کر کے کچھ بچا رہتا ہوا پر مشور کی چھا کے موافق کروں گے پھل سے اس کے برخلاف ہو جاتا ہو تل بھگت ٹہن نہیں جس طرح نادان آدمی یہ سب دیکھنے پر بھی نہیں سمجھتا کہ ہونا زبردست ہو میرا کیا کچھ نہ ہوگا اسی طرح تم نے آگم باندھ کر جو تدبیر چاری ہو اس مین نہ معلوم پر مشور کی چھا تھا اس واسطے کیا ہو جائے جس طرح سب جو مرنے وقت ہاتھ اور پاؤں اپنے شکستے مین وہی حال تھا راجی بھی کو معلوم ہوتا ہو مین تمہارے حکم سے رام کرشن کو بلا لاؤنگا لیکن ان دونوں سے دشمنی کرنے مین تمہارا پران نہیں بھیکا۔

دوہا مین برندان جات ہون تیر و بھل کچھ نا نہ یہ کہ آو دھام کو کنس گیکھ مانہ

اوتھیاے سنتینوان۔ مارنا شری کرشن جی کاکیشی اور ہویا سروت کو

شکر یو جی نے کہا کہ اے راجا بھت جسطح شام سندر نے کیشی دیت کو مارا اور نارو جی نے اگر شری کرشن جی کی ست کی دیت نند لال جی کے ہاتھ سے مارا گیا وہ دھنکاتے مین سنو کہ کاکیشی دیت کو کنس نے سیام اور بلرام کے مارنے کے واسطے بھیجا تب وہ اپنا روپ گھوڑے کے برابر بہت ملبا اور چوڑا بنا کر پات سے برندان کو چلا اور اپنے مالک کی گلیا پلن کرنے کے واسطے بڑی خوشی پونچھ پھکارے اور انکھین لال لال نکائے پاؤں سے زمین کھودتا برندان مین آپہونچا اسکی صورت دیکھتے ہی سب گوی اور گوال پاوت نے بہت ڈر مانکر جانا کہ ہم لوگوں کے واسطے یہ مہارے آئی ہو اس گھوڑے کے ہاتھ سے ہمارے جان نہیں بچے گی جب یہ حال

ایا بر جاسیون نے دیکھا تب شری کرشن جی کے پاس جا کر سب حال کہا۔

دوہا برج آلو کیشی اسرجان لیونند لال سنکھ داکے ہرکٹون چلکنس کے کال

شیام سندر نے چلتے وقت سب بر جبالاؤں سے کہا کہ تم لوگ کچھ مت ڈرو مین ابھی اسکو مار کر کھاراسو جٹائے دیتا ہوں لیکن ہاتھ ہمارے نے کاجھا اپنا باندھ لیا اور کیشی کے سامنے جا کر اسکو لگا کر کہہ اے کیشی روپ راجپس جو تو میرے مارتے کیواسطے آیا تو اور تو کو ہون ڈر کر دھنکاتا ہوں مجھ سے اگر لڑتو مین تیرا زور اور کرتب دیکھوں جسطح چراغ کے اوپر تپکے آپ سے اگر جل مرتے مین اس طرح تو بھی بیان کرتے ہوا تھے آیا ہوا اب میرے ہاتھ سے جیتا بکرنے جاگیا یہ بات سنتے ہی کیشی دیت کرو دھم مین ہو کر شیام سندر کی طرف دوڑا اور جب اس نے اپنے لگے دونوں پیر اٹھا کر اٹکواپ مارنا چاہا تب مری منور نے دونوں پیر اپنے کپڑے اور اس طرح کھا کر پھینکا کہ جسطح گر جی سانپ کو اٹھا کر پھینک دیتے ہیں جب وہ گھوڑا دوسو قدم پر جا کر اور تھوڑی دیر تک بیوش رہ کر پھوٹ مین آیا تب وہ اپنا منہ پھیل کر اسل راہ سے شری کرشن جی پر دوڑا کہ ان کو نگل جاوے اس وقت شری کرشن جی نے اپنا ہاتھ لوہے کے برابر کڑا بنا کر اس طرح اٹکے مین لال دیا جسطح سانپ بل مین گھس جاتا ہوا جب بہت کاٹنے پر بھی شری کرشن جی کے ہاتھ مین کچھ کھاؤ نہ لگ کر سب دانت اس گھوڑے کے ٹوٹ گئے تب شری کرشن جی نے اپنا ہاتھ اٹکے مین ایسا موٹا کیا کہ اسے سانس لینے کی جگہ نہ رہ کر جان اسکی نکلنے لگی اسوقت کیشی نے مین مین کہا کہ دیکھو جیسے مچھلی منہ کی کو نگل کر جان اپنی کھوتی ہو اسی طرح مین نے نند لال جی کا ہاتھ کپڑ کر اپنی جان کھولی ایسا بچار کر کیشی نے شری کرشن جی کا ہاتھ اپنے منہ سے باہر نکالنے کے واسطے بہت جابا لیکن ہاتھ انکا نہیں نکلا آخر کو وہ گھوڑا اپلا کر زمین پر گر پڑا جب ہٹ اسکا پھوٹ کی طرح پھٹ کر جان اسکی نکل گئی اور خون ندی کی طرح بہنے لگا تب دیوتوں نے اس کے مارے جانے سے خوش ہو کر شری کرشن جی مہاراج پر پھول برسائے اور برندان باسی یہ آئند دیکھ کر بولے کہ اے نند لال جی تم نے بڑے دھنک سے ہم لوگوں کا پران بچا یا اور نندا اور جیو راجی نے موہن پیارے کو گو دین اٹھا کر ان کا منہ چوم لیا اور بہت دان اور چھینا موہن پیارے کے ہاتھ سے دلوا یا۔

دیت اسیس مناے برجیاسی پر بھ کو سے

بل موہن دوو بھائے چرخو جوڑی جگل مارنا شری کرشن جی کاکیشی دیت کو



جب لاجانسن نے کیشی کے مارے جانے کا حال سنا تب وہ مارے سوچ اور ڈر کے اچیت ہو گیا اور شری کرشن جی کی کپڑ روپ گھوڑے کو مار کر تھوڑی دور آگے جا کر ایک کدم کے نیچے کھڑے ہوئے اسوقت مارو جی نے دہان آکر اس طرح پران کی اسٹت کی کہ

تر لو کی ناتھ بہت اچھا ہوا جو آپ نے کیشی دیت کو کہ سب دیتوں سے زیادہ زبردست تھا مارڈالا ای جگت آتما پر برہم پریشور ای جوت
 بھگوان ہوا پریش نرگن نرا کارا جانیو اور شک اور شل اور توٹل ہلوان اور راجا کنسل اپنے بھائیوں سمیت اور دت بکراؤک اسکے مترجے
 مردے کے برابر دکھائی دیتے ہیں آپ کو میری دتوت قبول ہوا دیندیاں بھکت تپسل کی دتوت دلن سنتن ہتکاری آپ اپنے گرد
 ساندین کے مرے ہوئے لڑکے جم پڑی سے پھر لادین گے آپ کو میرا نسا رہے۔ ای جگتا جگ جیون ای ماو موکندرا بناشی ای بیکٹھ ناتھ
 پچھی من جراسند اور ششپال آوک آدھری راجا اور راجھسون کو آپ مارا کٹھارہ چھوہنی دل کا مہا بھارت میں ناش
 کرادینگے میری دتوت قبول کیجیے ای کلیان مورت گروہاری بہاری ای دیندیاں گوی ناتھ آپ سدر میں دوار کا پڑھی سپا کر پادھن
 لوک اور پرلوک کا سکھ دینگے میرا نسا رکھیے ای دیندیاں دیت سنگھارن کال جن اور مہو ما سراؤک کو آپ مارینگے اور سولہ ہزار گوی
 کنیا جو اُسے اپنے ساتھ بواہ کرنے کے واسطے اکٹھا کی ہیں اُن کو آپ بواہین گے اور رکنی جی کی اچھا پوری کرنے کے واسطے ششپال
 آوک راجون کو جیت کر اُس سے بواہ کرینگے اور آج کے تیسرے دن راجا کنسل کو میں آپ کے ہاتھ سے مرا ہوا دیکھوگا اور اندر پڑی
 سے آپ پارجات کا درخت لا کر ست بھاما اپنی استری کے گھراونگے اور راجا نرگ کو گرگٹ کی چون سے چھڑا کر آپ بھکت
 اور سینک من اور جمانوتی کنیا جاموت رچھ کے یہاں سے لا کر آپ اُسکے ساتھ اپنا بواہ کرینگے۔ ای مہا پر بھو کنسل کے اوصم کرنے
 سے سب جہنمی اور گواہ براہمن کو پرتھوی کے اوپر پڑاؤک ملتا ہو کر پا کر کے پرتھوی کا بوجھ اُٹھارے۔ ای سینتاپت میں آپ کی دیا
 آپ کو پہچان کر آپ کی شرن آیا ہون نہیں تو آپ کی لیل ابرم پار کا چتر کوئی نہیں جان سکتا ہو۔ لیکن میں آپ کی دیا سے تاجا تاجا
 کر آپ ہر بھکتن کو سکھ دینگے اور گواہ براہمن کی رچھا کرنے اور دیت اور دھرمی راجون کو مارنے کے واسطے بار بار دنیا میں سن
 اوتارے کر پرتھوی کا بوجھ اُٹھارتے ہیں۔

چوہانی

یاد رہے سون تم کو چچا نون	سدرن شرن تھاری جانون
کرپا کرو میو و جہر مٹا رو	بھوسا گرسے پار اُتارو
دوہا	کال روپ ششپال کے ماکھن پر بھگوا پال
جیکہ اس طرح نار دمن تینون کال کا حال جاننے والے نے بہت استت شری کرشن مہاراج کی کی اور اُنسے بد اہو گمر برہم لوک کو چلے	سدا پھرون قہر سے رنگ راتا
گئے تب برن دین بہاری گوال بالونکو ساتھ لیے بھانڈ پر پٹ کے نیچے بیٹھ کر آپ راجا بنے اور بعض گوال بالونکو متشری اور کسی کو دیوان	ہت سے گن کاؤن دن راتا
اور کسی کو سیناپت اور کسی کو سپاہی بنا کر بھیل بھیل کھیلنے لگے اور راجا کنسل جب ہوش میں آیا تب ہو ماسر کو بلا کر کہا کہ سنو متر جھگڑا	بار بار بہ بنتی کینھو
اور بلرام سے اپنے پیران کا کھٹکا دن رات رہتا ہی میں نے جتنے دیت اُن کے مارنے کے واسطے بھیجے اُن سب کو اُنھوں نے مار ڈالا اب	منشکا رکرا آیس لیتھو
تھارے برابر کوئی دوسرا شور بر جھگڑا دکھلائی نہیں دیتا اس لیے تم برن دین میں میرے واسطے جا کر شیا م اور بلرام کو مارا تو میں	نت نو لیل کرنت ہین برج میں موہن لال
تھارا بڑا احسان مانو نگا یہ سنکر بھو یا سولاک سنو مہاراج میں اپنا بدن تمہارے اور بچھا ور بھگوانی ساتھ بھگوان کا حکم مانو نگا	
سیوک اپنے مالک کا حکم مانا ہوا اُس کا لوک اور پرلوک دونوں بنتا ہو یہ ککر ہو ماسر کنسل بد اہوا اور گوال روپ و مہر کرجان	
شری کرشن جی کھیل رہے تھے وہاں آیا اور اُس نے ہاتھ جوڑ کر شری کرشن جی سے کہا کہ ہمارا ج میں بھی تمہارے ساتھ کھیلنا	

گئے تب برن دین بہاری گوال بالونکو ساتھ لیے بھانڈ پر پٹ کے نیچے بیٹھ کر آپ راجا بنے اور بعض گوال بالونکو متشری اور کسی کو دیوان
 اور کسی کو سیناپت اور کسی کو سپاہی بنا کر بھیل بھیل کھیلنے لگے اور راجا کنسل جب ہوش میں آیا تب ہو ماسر کو بلا کر کہا کہ سنو متر جھگڑا
 اور بلرام سے اپنے پیران کا کھٹکا دن رات رہتا ہی میں نے جتنے دیت اُن کے مارنے کے واسطے بھیجے اُن سب کو اُنھوں نے مار ڈالا اب
 تھارے برابر کوئی دوسرا شور بر جھگڑا دکھلائی نہیں دیتا اس لیے تم برن دین میں میرے واسطے جا کر شیا م اور بلرام کو مارا تو میں
 تھارا بڑا احسان مانو نگا یہ سنکر بھو یا سولاک سنو مہاراج میں اپنا بدن تمہارے اور بچھا ور بھگوانی ساتھ بھگوان کا حکم مانو نگا
 سیوک اپنے مالک کا حکم مانا ہوا اُس کا لوک اور پرلوک دونوں بنتا ہو یہ ککر ہو ماسر کنسل بد اہوا اور گوال روپ و مہر کرجان
 شری کرشن جی کھیل رہے تھے وہاں آیا اور اُس نے ہاتھ جوڑ کر شری کرشن جی سے کہا کہ ہمارا ج میں بھی تمہارے ساتھ کھیلنا

چاہتا ہوں یہ بات سنکر شری کرشن انتر جامی نے اُس کیٹ روپی گوال کو بچا کر کہا کہ تم اپنا سند یہ چھوڑ کر جس کھیل کے واسطے کو وہی کھیل
 نام سے بھیلین کیٹ روپی گوال بولا کہ جس طرح بھیل یا اپنی بیٹی پر بیٹھی اُٹھا کر بھاگ جاتا ہو اسی طرح ایک اور کا دوسرے لڑکے کو اپنی بیٹی پر
 چڑھا کر دھڑے سے ہی کھیل کھیلو مری منوہر نے کہا کہ بہت اچھا جب کہ شیا م نے ریمو ماسر کو سا تو بیکر بھیل بھیل اور انکھ مٹا دل کھیلنے
 کا تب وہ کیٹ روپی گوال بہت لڑکوں کو جو اُسکو نہیں پہچانتے تھے چھپتے وقت ایک کو اُٹھا کر بھاگ کی کندرا میں رکھ آیا اور اُس کندرا
 کے دروازے پر پتھر کی سلاہ مردی جب سب گوالوں کو وہ کندرا میں چھپا آیا اور شری کرشن جی اکیلے رو گئے تب کیٹ روپی گوال لگا کر
 بولا کہ ای نندہا راج تلوک سب جہنمیوں اور جیسا بیون سمیت مار کر راجا کنسل کا کام بناؤنگا جب ہو ماسر گوال تن چھوڑ کر اپنی اصلی
 صورت سے شری کرشن جی کو مارنے کے واسطے چھپتا تب شری کرشن جی نے اُس کا گلا دبا کر جانور کی طرح لات اور گھوسون سے اُسکو
 مار ڈالا اور گوال بالون کو کندرا میں سے نکال لائے۔



اس وقت دیوتا اور دیو دیوہرون نے شیا م سندر پر بھول برسائے اور بڑی خوشی منائی شام کے وقت مری منوہر مری بجائے خوشی منائے
 اُسے اپنے گھر آئے اُسی دن رات کے وقت جسوداجی نے یہ سینا دیکھا کہ شیا م اور بلرام برن دین میں نہیں ہیں کھین چلے گئے یہ سینا
 دیکھتے ہی پھلتے اور جسوداجی نے بڑا سوچ کیا پھر سنے کی بات چھوٹی سمجھ کر اپنے من کو دھیرج دیا۔

اوصیائے اڑتسوان - پہونچا اگر درجی کا برن دین میں واسطے لیجائے شیا م اور بلرام کے

شکر یو جی نے کہا کہ ای راجا پچھت کا تک بدی دواڈی کو کیشی اور ہو ماسر دیت مارے گئے اور اُسی دن رات سے جبا کو ورجی ک
 رتھ پر چڑھ کر برن دین کو چلے تب وہ راہ میں بچا کرنے لگے کہ دیکھو اس جنم میں مجھ سے کوئی اچھا کام نہیں ہوا آج تک سب دن کنسل دھرمی کی
 سلطنت میں بیٹھ چھپا جنم میں نے نہ معلوم کون ایسا جگیت اور تپ کیا تھا جسے بھیل سے اُن چرنون کا دشن جکا دھون گنگا جی ہو کر نہ نیون
 لوک کو تارتی ہیں پاؤنگا جن چرنون کا دھیان بھادک دیوتا اور شکاؤک رکھیشور اٹھون پر اپنے ہر دے میں کھکر اسکی دھرمی کو واسطے

وین رات چاہنا رکھتے ہیں وہی دھو آج میں اپنے ماتھے پر چڑھا کر بھوسا گریاؤ تر جاؤنگا۔

دوہا سیلا سراپ موجیں کرن بہن بھکت اُپر
 آج دیکھ ہوں وہ چرن گل گشن کے ہمیر

جس طرح باپی لوگ ست سنگ کرنے سے کرتا تھا ہو جاتے ہیں اس طرح میرا بھاگ بھی جگا جو کنس نے بھگلو شری کرشن چندر آتند کند کے
لینے کے واسطے بھیجا اسی بہانہ سے میں بھی وہ مہنی مورت کی چھب دیکھتے ہی بہت جنموں کے پاؤں سے چھوٹ کر آنگھوں کا پھل پاؤں لگانا نہیں
تھا ایسے باپی کو بھی سنساری مایا جال میں پھنسنے ہوئے کو اُن پر برہم پریشور کا ورش کہان ملتا یہ سب جو کہ انھیں سیکھنا تھا کہ کی کرپا سے ہوا
راجا کنس میرے اوپر بڑی دیا کی جو بھگلو اس کام کو واسطے بھیجا جس آد پرش بھگوان نے کالی ناگ کو ناثہ کر اسکے ماتھے پر ثرت کیا اور
سندھی کی گھو دین چکر گو پیوں کے ساتھ اس منڈل رچا اور دیوتوں کے واسطے تین قدم پر تھوی راجا بل سے وان ملی و دیو لوک
ناراج اندر آؤک دیوتوں کو دے ڈالا وہی سیکھنا تھا ایسا بال چتر برجاسیون کو دکھلا کر بہت طرح کا سکھ اُنگو دیتے ہیں جن پر یوں
کے ورشن کے واسطے بھیجی جی اور نارائن اور مارکندے اور امبر کید آؤک بڑے بڑے رکھشور اور مہاتما چا مہارکتے ہیں اُن چرنوں کا ورشن
اور اسپریش سچ ہی میں گوال بالوں اور گو پیوں کو ملتا ہوا سیکھے برزنا بن باسیون کا بڑا بھاگ سمجھنا چاہیے ۔

نہرا کا رنزیلیپ کو بھیج دینا چاہئے کوئے

آج بھکوا چھ اچھے سنگن دکھلائی دیتے ہیں ہرن میرے وہاں طرف سے بائیں کو چلے آتے ہیں اسلئے ضرور مجھ کو سینکڑا ناکھ کا دھنسن
کا اسی من وہ آد پرش انباشی سب سے پہلے تھے اور مہارے ہونے پر بھی وہی نے رہنکے جو بھکوا اس بات کا سند یہ ہو کہ آد جوت بھکوان
کے کس واسطے سنسار میں جنم لیا تو بھی ایسا ت بھنا انھوں نے کیوں واسطے شکہ دینے اپنے بھکتوں اور بھوسا گمراہ اتارنے سنساری جنوں
اور مارنے دیتوں اور دھرمیوں اور بھارتار نے پر تھوی کے اپنی جھات جنم لیا ہے انکے بھید اور مہا کو کوئی بھی نہیں جان سکتا ہے وہ انہر جانی
سب بھلے اور بڑے کے پیدا کرنے واسطے ہو کر سنسار میں مایا سے الگ ہیں انکو ستو گن اور جو گن اور تلو گن نہیں بیایا تھا اور نہ ان کی
نیشہ سے زیادہ جاننا گوال بالوں کو برہما اور شو جی سے کہ نہ بھجنا چاہیے

کتاب

ایک سچ ریخا پر چیتا من و ار ڈارون لوکن کو وار ڈارون سیوان گنج کے بہار یکن
نقن کے پاتن پے کلپ برجہ دار ڈارون راہو کو وار ڈارون گوپن کے ووار پین
برج کی پنہارن پر سچی رچی دار ڈارون بکینڈہ کو وار ڈارون کاندہی کے دھار پین
گست آجے رام ایک راوہا جو کو جانت ہوں دیون کو وار ڈارون مندر کے کمار پین
اور دیت لوگون کو بھی بڑا بھگمان سمجھ کر پریشور کی دیا انہی جانا چاہیے کس واسطے کہ جب بکینڈہ ناتھ انکا اپنے ہاتھ سے بارش
تباہ جو ان کے ہاتھ سے مار گئے تھے اس بات کی گواہ ہو کس واسطے کہ شام مندر کے ڈور سے انکے ساعت دشمنی رکھنے والوں کو
نیلیوں وغیرہ کو دن رات اپنے پران کا ڈورہ کر کسی ساعت شام مندر کا سورپ انکے گیت سے نہیں اترتا تھا ای

دو لوگ مکت ہو گئے دیکھو میرا بڑا بھاگ اُدے ہوا کہ جس روپ کے دیکھنے کی واسطے بڑے بڑے جوگی اور مہاتما تینوں لوگ کے چاہنا رکھتے ہیں
اسی موہنی روپ کو دیکھ کر میں اپنا جنم سوار تھ کر دنگا اور پہلے گوال بالوں کو جو دن رات بیکٹھنا تھ کا ورثہ کرتے ہیں دڑت کر دنگا پھر
پاناسرہرچون برار کھکروہ دھورانیے ماتھے پر چڑھاؤنگا جو دھور برہما دک ویو توں کو بھی جلد ہی نہیں ملتی جب وہ دینا تا جگت کے کت دینے والے
ہا سے اپنا ہاتھ میرے اوپر رکھ کر مجھ کو اٹھا دیکے تب میں اپنے برادر کی پستی اور گیانی کا بھی بھاگ نہیں سمجھونگا لیکن میں ایک بات سے
بے خبر رہا ہوں کہ مجھ کو کونس کا بھیجا ہوا مجھ کو ایسا نہ کریں سو یہ سند یہیہ کرنا نہ چاہیے جس طرح میں نہا با چا کر منا سے اُنکی بھکت رکھ کر انکا اپنا شیو
پاسا ہوں اس طرح وہ نہ جانے میرے مجھے انسا د اس جا کر دیاسی کر شیو۔

ہر داس کو داس ہون میں کر شہو اس
 کنس دوت نہیں جان نہیں مافق پرچہ سکھ راس
 جب وہ دنیا ناخدا سیرا کہہ کر گھر میں لجا و شکستہ میں اپنے برابر کسی کو نہیں سمجھ کر سب حال کنس کا تچا سچا آنے کد و نگا سنساری
 جو دلو کو مایا روئی رشی سین بندے رہنے کے گت ہونا کھن چو نیکین وہ دیندیاں مجھ کو اپنا ذات بھائی سمجھ کر ضرور بھوسا گرا بار تار دیکھتے بھوت
 دانا ہون اس طرح وہ انتر جانی بھی مجھے اپنا داس جا لکرو دیا ہی امریہ
 کنس دوت نہیں جان نہیں مافق پرچہ سکھ راس

آپے کا ج سنوار میں ماکھن پر پھیرے برج راج

ایسی من تو مت سوچ کر اُن ہی کو ہول لاج
جب اکرورجی اس طرح بچار کرتے ہوئے تین کوں راہ دن بھر میں کاٹ کر شام کے وقت برنڈا بن کے نزدیک پہنچے اور وہاں
سینکڑوں کرشن جی کے چرنون کا نشان چھین سنگھ چکر گدا پدم - دھوجا کے نشان بنے تھے دیکھا تب اکرورجی نے تھپتھپاتے اُتر کر اُن
چرنون کی دھوڑ اپنے سر اور آنکھوں میں لگائی اور اُس جگہ کو ہنڈوت کہہ کر کہا کہ جہاں پر تمہارے چرنون کا آکار رہتا ہو وہاں پر بڑے بڑے
لکھنؤ والے گویا فی لوگ ہمیشہ ہنڈوت کیا کرتے ہیں جب اکرورجی کو اسی بچار میں پریم پیدا ہو کر انکھوں سے بہت آنسو بہنے لگے تب سب گویا اور
وال گویا بریت انکی دیکھ کر اپنے پریم کا گھنڈ بھول گئے لیکن اپنا بڑا بھاگ سمجھ کر اُس میں کہنے لگے کہ دیکھو جن چرنون کی دھوڑ اکرورجی اپنے ماتھے
پر لکھی ہے اس سے ہر ایک چرنون کی اس پریم کا گھنڈ بھول گئے ہنڈوت کہتے ہیں اتنی کھانا کر شکدو جی بولے کہ اے راجا اسی وقت مُرلی منوہر پینا مہر پہننے
لگے کہ منہ ہنڈوت ہوئے برنڈا بن کے پاس پہنچے۔

اور کولون کا گھر اگلے محلہ میں ہے اور کولون سمیت بن کے گھر جو کہ بہتے ہوئے پر ہیں

دوہا
بریم بھاؤ سے لگن ہوئے پیر پوچھن پر دھماکے
اچھن پر پچھ کہہ دیکھ کے روم روم کھ پیا ہے
اکر اجا پر پھیت اکر ورجی نے کبھی شری کرشن جی کے اور کبھی بلرام جی کے چرون پر سر رکھ کر اس طرح اپنے آنسوؤں میں اُن کے چرون ہو
جس طرح دنیا کے لوگ کھیشو اور مہاتما کے آنے سے اُن کے چرون دھوئے ہیں جب تھوڑی دیر بعد رونا اکر ورجی کا کم ہوا تب انھوں نے ہاتھ
دھو کر کہا کہ اے مہاراج مین اکر ورجی شری تمھارا داس ہوں یہ بات سنتے ہی شری کرشن جی اُن کو اپنا بڑا بھگ کر سرائکا اپنے پیروں پر سے
اٹھانے لگے لیکن اکر ورجی ایسے پریم مین ڈوبے ہوئے تھے کہ اُن کو کچھ اپنے تن بدن کی سُدھ نہ تھی سر کون اٹھاوے اسلئے شیا
اور بلرام نے بریت پور بک اپنے ہاتھوں سے سرائکا کاٹ کر اٹھا لیا اور چاچا لکھڑے آوے بھیرے گئے تب مندرجی اکر ورجی کے گلا
کھل گیا کہ موہن پیارے بڑے پریم سے آسن پوچھیا کہ اپنے ہاتھ سے اُن کا چرون دھونے لگے تب اکر ورجی شرمندہ ہو کر نیا پاتون
کے منہ پر کی طرف سے تھپنچے لگے لیکن شیا م سندر پاتون اُن کا نہ چھوڑ کر بے کہ اچا چا تمھارے باپ کی جگہ ہو اس لیے تمھارے

سیو اکرنہا کو اچت ہو یہ مکشر شری کرشن جی نے اکرو جی کا چرن وھو یا اور اُنکے بدن میں عطر اور چندن لگا کر بڑے پریم سے چھتیس طرح کے کھانے کھلائے اور ہاتھ دھوا کر پان اور لالچھی وی جیکہ اکرو جی کھائی کر پلنگ پر لیٹے تب شام اور بلرام اُنکے پانوں دینے لگے اور اند اور اپنہ آؤک نے اکرو جی کے پاس آکر پوچھا کہ کو بسد یو جی اور دیو کی کیسے ہیں اور راجا کنس کس طرح چرا کا پالن کرتا ہے ہمارے جان میں جب تک کنس اور صرمی جیتا رہے گا تب تک کو اور براہمن اور پر جا کو اُنکے ہاتھ سے شکہ نہیں ملے گا جان کا راجا اور صرمی اور زروئی ہوتا ہو وہاں کی پر جا شکہ سے نہیں رہتی جس کنس چھ بیٹے اپنی بہن کے بنا اپرا دھ مارو اے اُسکو بدھک سے زیادہ سمجھنا چاہیے یہ سن کر اکرو نے کہا کہ جب سے کنس پیدا ہوا ہے تب سے جڈ نشی اور پر جا لوگ دُکھ پاتے ہیں جس طرح بکری کے غول میں ایک بھڑیا رہنے سے دُکھ اپنی جان کا ڈر لگا رہتا ہے اسی طرح متھرا باسیوں کو کنس کے جینے تک شکہ نہیں ملے گا اسکا حال سب تم جانتے ہو ہم کیا کہیں۔

ادھیائے اُتالیسواں۔ جانا شام اور بلرام کا اکرو کے ساتھ تھرا میں

شکد یو جی نے کہا کہ اے راجا پر چھت جب ننڈ اور اپنہ اکرو جی سے متھرا کا حال پوچھ کر اپنے اپنے استھان پر گئے تب شام اور بلرام جیسا بچارہ میں اکرو جی کرتے آتے تھے ویسا سنان اُنکا کر کے پوچھا کہ اے چاچا آپ دیا اور پریت کی راہ سے بھکو دیکھنے کے واسطے آئے بہت اچھا کیا لیکن تم نے ہمارے چرنوں پر جو ہم تمہارے لڑکوں کے برابر ہیں سو اسٹے کر کر بھکو دوش لگا یا ہم کو تمہاری بیسوا کرنا چاہیے یہ تو جلاؤ کہ تمہارا بیسوں کا دن کیونکر لگتا ہے اور بسد یو اور دیو کی ہمارے ماتا پتا اچھی طرح سے ہیں اور راجا کنس ہمارا اما بڑا پائی پیدا ہوا ہے جو کو اور بلرام اور جڈ نشیوں کو دُکھ دیکر ناش کیے دیتا ہے اور ہم کو بسد یو اور دیو کی نے پتا پتا کے قید ہو کر کاحال شکہ بڑا سوچ ہوا ہے پوچھو تو وہ لوگ ہمارے واسطے اتنا دُکھ پاتے ہیں جو وہ بھکو کو کل میں لاکر نہ چھپاتے تو کیوں اتنا دُکھ پاتے ہیں جب وہ ہماری یاد کو تھو تو انکو بہت رنج ہوتا ہو گا بڑا اشچر ہے کہ دیو کی جی کے کھڑے مارے اور اتنا پاپ پٹو نے پر بھی کنس کا من اور صرم کرنے سے نہیں بھرا اور بتلائے کہ آپکا آنا یہاں کیونکر ہوا اور آپ سے راجا کنس نے چلتے وقت کیا کہا یہ بات سنکر اکرو جی نے کھڑے ہو کر اور ہاتھ جوڑ کر بے کیا کہ اے بیکنٹھ نا تھرا جی کنس کے انیت کرنے کا حال آپ کو سب معلوم ہو میں کیا کون کنس بسد یو اور اگر سین کا پران لینے کے واسطے ہر روز ارادہ کرتا ہوں لیکن وہ لوگ آپکی کرپا سے آج تک بچے جاتے ہیں اور کنس کا حال جو کچھ آپ نے سنا ہے اسی طرح پر ہے جبکہ بیکھا شدت آپ سے ہاتھ سے مارا گیا تب نارو من نے آکر کنس کے کہا کہ تیری موت شری کرشن جی کے ہاتھ سے ہو اور وہ ننڈ اور جیو واجی کے بیٹے نہیں ہیں بسد یو اور دیو کی کے بیٹے ہیں یہ حال سنکر کنس نے پھر بسد یو اور دیو کی کو قید کیا اور اُسی دن سے تمہارے پران مارنے کی تدبیر میں رہ کر دھنک جگیتہ کے بہانے سے تم دونوں بھائیوں کو اور ننڈ جی کو بلانے کے واسطے مجھکا بھیاں بھیجا ہے یہ بات سنکر شری کرشن جی بلرام جی کی طرف دیکھا اور ہنس دیا اور ننڈ جی سے کہا کہ اے بابا اکرو جی جد کل میں بڑے مہاتما ہو کر کنس کی اگیا انوسار دھنک جگیتہ کا اُتساہ دیکھنے کے واسطے ہم لوگوں کو بلانے کے واسطے یہاں آئے ہیں اُن کے ساتھ جانے میں بہت اچھا ہو گا تم بھی گوپا اور شرواں سمیت وہی اور ماکن آؤک بھینٹ لے کر چلو۔

وہاں ماکن پر تھک کی بات یہ سن کے گوپی گوال
اے راجا پر چھت ننڈ جی شری کرشن جی کی بات کی کئی مرتبہ پوچھانے چکے تھے اسلئے اُنکی بات کو دُکھنا اچت نہیں جانا اور ننڈ

جٹو واجی پننے کی بات یاد کر کے سوچ کرنے لگیں لیکن شام سندر کی اچھا انسا ننڈ جی نے برنڈا بن میں ڈھنڈھو راٹھوا کر بگوالون کو اٹھا لیا جاکر راجا کنس نے دھنک جگیتہ کا اُتساہ دیکھنے کیو اسٹے ہم لوگوں کو بلایا ہر کل پرات سے سب گوال ہال وودھ وہی گھئی۔ ماکن لکیر متھرا کو چلین جب یہ حال گوپیوں نے سنا کہ شام سندھرتھرا کو جاتے ہیں تب سب گوپیوں شام سندھرتھرا کا جوگ بھگ کر مڑے کے برابر ہو گئیں اور اُنکے گھروں میں ایسا رون پٹنا ہونے لگا کہ جیسے کسی کا کوئی آدمی مر جائے۔

وہاں	ٹھوڑا ٹھوڑا ایسی دشاکت نہ آوے میں	بڑھی شام بھپٹن تھرا دھرتھنگ جل میں
سورٹھ	بھرت بکل سب گوال پوچھت ایکہ ایکہ تے	چلن چپت ننڈ لال من ملین بیا کل سے

پھر سب گوپیوں ٹھوڑا ٹھوڑا پین کئے لگیں کہ دیکھو یہ کیا ہے ہمارے اوپر آئی ہے ایک ساعت بھر موہن پیارے کا بہم سے سہا نہیں جاتا تھا اُنکے دیکھے بنا چین نہیں پڑتا تھا اب وہ تھرا جاتے ہیں اُنکے جوگ میں ہمارا پران کیسے بچے گا اس اکرو وودھ کا کیا کام تھا جو ملوگوں کا پران لینے کے واسطے آیا ہے پوچھو تو شری کرشن جی نے ہماری پریت سے من اپنا کھینچ لیا نہیں تو اُنکو تھرا جانے کا کیا کام ہو جو ننڈ لال جی نہ جاوین تو راجا کنس اُنکا کیا کرے گا تب دوسری گوپی بولی کہ پریشور کی دیا سے آج کوئی بڑا آدمی برنڈا بن میں مرجاتا یا کوئی دوسرا کارن ہو کر ہمارا من ہرن پیارا کل تھرا کو نہ جاتا تو بہت اچھا ہوتا دوسری گوپی اپنی چھاتی پیٹ کر کہنے لگی کہ بڑا سوچ ہے کہ میرا پران پیارا مجھ سے چھوٹا ہے۔

جوپانی	اب ہر جتھرا کو جہ سین	تن بن پران کون بدھ رہین
--------	-----------------------	-------------------------

دوسری گوپی بولی کہ مجھے موہن پیارے کے دیکھنے سے تینوں لوگ کا شکہ ملتا تھا اب اُنکے دیکھے بنا کہ طرح چین پڑیکا دوسری بولی کہ جب وہ ایک مرتبہ میری طرف آکھ اُٹھا کر دیکھتے تھے تب میں اپنے برابر کسی کو نہیں سمجھتی تھی اُنکے جانے کے پیچھے میرا کیا حال ہو گا۔ دوسری نے کہا کہ اے بھاجی تم بڑے کھوڑے ہو جو پہلے موہن پیارے سے پریت لگا کر اب اُنکے بد ساگر میں مجھ کو ڈبو بنا چا رکھا ہے جس طرح کوئی بیا سار ورسے پانی دیکھ کر پانی پینے کے واسطے جاوے اور وہاں پہونچ کر اُسکو بانو دکھلائی دے وہی گت ہماری ہوئی رام اور کرشن دونوں آنکھیں ہماری چلی جائیگی تب ہم لوگ بنا آکھ جی کر کیا کریں گے شام اور بلرام بنا ایک ساعت جینا ہمارا کٹھن ہے۔

وہاں	جوراجن کے راج ہن ماکن پر تھ بھج راج	اب جیوین کیسے سکھی سوچھت ہن آج
------	-------------------------------------	--------------------------------

اے راجا پر چھت اسی طرح سب برجا لابرہ کی مانی ہو کر اپنے اپنے من کا حال ایک دوسرے سے کہا کر بلاپ کرئی تھیں جب رات بھر کو بھلی کی طرح تڑپتے بیت گئی تب پرات سے سب گوپ اور گوال برنڈا بن باسیوں نے گورس آؤک گاڑی اور سیلون پر لہر والیا اور بھینسا ٹھہر کر آؤک بھینٹ دینے کے واسطے لیکر ننڈ جی کے دروازے پر آئے اور جس جگہ اکرو جی شام اور بلرام کو جو اپنے آگے بیٹھا کر چلنے کی تیاری کر رہے تھے وہاں پر سب استری اور پُرش اور لڑکے اور بوڑھے اکرو موہن پیارے کے جوگ میں اپنی اپنی آنکھوں سے جل کی دھارا بہانے لگے اور اتنا روتے کہ اُنکے آنسو بہنے سے زمین وہاں کی کچڑ کے برابر ہو گئی اور اُن لوگوں نے آپس میں کہا کہ دیکھو کنس دھرمی کے راج میں کم اور آنند سپنا ہو گیا اور سب برجا لاشری کرشن جی کے چاروں طرف کھڑی ہو کر ٹہرنے دُکھ سے کہنے لگیں کہ اے پران پیارے تم کو واسطے املوگ ابلا نا تھ کو اپنے برہ ساگر میں ڈبو کر پران لیا چاہتے ہو سب برنڈا بن باسیوں کا جینا تمہارے آدھین ہے جس طرح ہاتھ لکیر بھی نہیں ہٹی اسی طرح بھلا آدمی کی بریت بھی نہیں گھنٹی جیسے بالو کی دیوار نہیں ٹھہرتی اسی طرح موکھ کی بریت نہیں بھتی ہے اے گوپی نا تھ ہم لوگوں نے

رہے پر سے نہیں اترے تب جو دایا کل ہو کر زمین پر گر پڑی اور بہت بلا پکڑنے لگی کہ ای پران پیارے تم تصور ہو کر میرا پران ہی
لیا جاتے ہو مجھے اگر در مارنے کے واسطے برندا بن میں اگر میری بیوی سے کی لکھنا چھینے لیے جاتا ہو ای بیٹا لگو کچھ دیا نہیں آتی جو مجھے سطح
چھوڑ کر چلے جاتے ہو اسے راجا پرکھت جب اس طرح جو دا در روہنی اور گویاں رہے پھر روئے لکھیں جب موہن پیارے ہنستے ہوئے
رہے پر سے اتر کر بوسے کہ تم چنتا مت کرو میں ایک آدمی تھا اسے پاس بھیو لگا اُس وقت جو دا جی موہن پیارے کو گلے لگا کر بڑی بچی کر کے
بولیں کہ ای بیٹا تم دھنکے جگیدہ دیکھ کر جلدی چلے آنا وہاں کسی سے پریت لگا کر اپنی ماما کو مت بھول جانا یہ سنکر مری منو ہرے جو دا
ماتا کو بہت دھیرج دیا اور شری داما گوال سے بوسے کہ تم گوپیوں سے کہدو کہ سوچ مت کریں میں پھر ملو لگا جب شیا م سندراس طرح
سب کو دھیرج دے کر اور ماما کو دندوت کر کے رہے پر چڑھے تب نندجی نے جو دا اور گوپیوں سے کہا کہ تم آداس میں ہو میں شیا م
اور بلرام کو دھنکے جگیدہ دیکھ کر جلدی اپنے ساتھ لے آؤ لگا لیکن اس بات کا ڈر ہو کہ راجا کنس شیا م اور بلرام سے کچھ دغا فکر ہے
یہ بات سنکر ایک بوڑھے آدمی گیان دان نے کہا کہ ای نندجی شیا م سندرا پر ہم پریشور کا اوتار ہیں انھوں نے پر تقویٰ کا بھلا ناس
کے واسطے جنم لیا ہو یہ راجا کنس کو کیا سمجھتے ہیں موت کی بھی موت ان کے ہاتھ ہو یہ سنکر نند آؤک کو دھیرج ہوا اتنی کتا سنکر ہوا
پرکھیت نے پوچھا کہ ای من ناندہ بڑا آچھرچ ہو کہ اگر وجی نے سیدو سا جو دا اور گوپیوں کی دیکھ کر کچھ دھیرج اُن کو نہیں دیا بلکہ
بوسے کہ ای راجا اس وقت اگر وجی نے اتنا گوپیوں سے کہا تھا کہ شیا م سندرا پر تم سے ملکر نہ دینگے جب اگر ورنے سب کو روٹا چھوڑ کر
شیا م اور بلرام کا رہے متھرا کی طرف ہانکا اور نندجی گوال بالون سمیت گاڑی آؤک پر بھیجے کہ اُن کے ساتھ چلے
جسوا بڑے بلا پ سے بولی۔

جوانی

موہن اور دھر دیکھ تو سبھے
لیو نہار جنم کو کھیر و
یہ کہ گوال سکھن کو پیر و
ایسے کہ جمت بلکھ سائی
تلیجھت بکل رام متھاری

دوہا

دیکھو دھکت برج لوگ سب اور جو داما سے

جیک رہتہ کی دھو جا اور دھوڑا تھی ہوئی جسوا دا اور گوپیوں کو دیکھ پڑتی رہی تب تک اُن سب کو آسانی رہی کہ اب بھی
پران پیارے لوٹ آؤ گئے اسلئے وہ سب رہتہ کی طرح ٹانگی باز دھر کر دیکھتی رہیں جب رہتہ دور نکل جانے سے اُسکی دھوڑ بھی
دکھائی دی اور گوپیوں کا تن برج میں رہ کر من دھوڑ کی طرح اڑتا ہوا شری کرشن جی کے پیچھے پیچھے چلا گیا تب سب گویاں اد
جسوا جی بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑیں جب کچھ ہوش آیا تب روتی پیتی ہوئی گھر کو چلین لیکن اُن کو شیا م سندرا کے برہ سے
نہیں سوچتی تھی تب ایک سکھی جسوا جی سے بولی۔

سورٹھ کہا کریں برج جاے من ہرے گئے سانور
پرت نہ آگے پاسے پاچھے ہی لوچن کھت
جانا شیا م اور بلرام جی کا متھرا کو اور کے ساتھ



سب آئیں اپنے گھر ن کلیشت بدن ملین
رہے پران یہ آس شیا م کیو ملین بر

یون برج تیر پھیتاے سب دیکھ جسوا دین
سب برج تیرم اور اس برہن کو کہ سمپت سچن

گھٹل کر و کر و پری کا ہو جنم کو چنک سی ڈار سر پے کے برج مور گینو
بیا کل بجال بال بنشی دھر شیا م بن میں سی تلپہ مانو پریم رس جھو ر گینو
چرن اٹھاے چکرت چوت اوچے دھام چڑھ چنٹا من چین سب چو ر گینو

یار بارکت بسور جل نین پور دھوڑا اٹا آلی اب رہتہ دور گینو

اکو راجا اس طرح سب گویاں اور جسوا جی شیا م سندرا کے برہ میں بیا کل رہ کر لگی چرچا میں دن اپنا کاٹنے لکھیں اور اگر وجی نے چلتے
وقت اپنے من میں اُداس ہو کر کہا کہ دیکھو میں نے راجا کنس اور دھری کے کہنے سے بہت بُرا کام کیا کہ شیا م اور بلرام کے مارے جانکی تہ پر
کھنڈے اور دیکھنے پر بھی اُنکو اپنے ساتھ لے جاتا ہوں میرے برابر دوسرا کوئی پائی سنار میں نہ ہو گا جب کنس شیا م اور بلرام کو مار ڈالے گا تب
برج والا جو کہ من روتے اور بلا پ کرتے چھوڑ آیا ہوں وہ بہت دیکھ پاؤ گی اس اور ہم کرنے کے بدلے مجھ کو نہ معلوم کون نہ کرے گا پڑ گیا
شری کرشن انترجامی نے اُنکے من کا حال جانکر بچا کر کیا کہ دیکھو اگر در ایسا گیا فی مجھ کو لڑکا سمجھ کر میرے مارے جانیکا سوچ کر تارہی

اس لیے اسکو اپنی مہاوکھا کر یہ سوچا اسکا چھڑا دینا چاہیے جب اگر درجہ کنارے پہونچے اور تھ اپنا دخت کے نیچے شام اور بلرام سمیت کھڑا کر کے نہانے لگے تب موہن پیارے نے نندرا سے کہا کہ تم گوال بالوں کو ساتھ لیکر آگے چلو اگر درجی انسان اور پوجا کرکین تو میں بھی آتی ہوں یہ بات سنکر نندرجی گوال بالوں سمیت آگے بڑھے اور اگر درجی نے جیسے پانی میں غوطہ مارا ویسے شری کرشن جی کو پانی کے بھیتر دیکھا جب شرج مانگر سر اپنا باہر نکالا تب باہر تھ پریشی دیکھا دوسری مرتبہ غوطہ مارا تو وہی حال پھر دیکھا جب تیسری مرتبہ غوطہ لگا یا تو کیا

درشن دینا شری کرشن جی کا اگر درجہ نجل میں



دیکھا کہ شری کرشن جی سانولی صورت موہنی صورت لکھی سمیت جڑا وگنساب انگ انگ پر پہنچے کسیر اور چندن کا تلک لگائے کوشیہن اور جینتی مالا اور بنالاکھن مین ڈالے پیتا مہ اور جیو کا جوڑا پہنے اپر ناشری اور پچھلی روپ سے شکھ چکر گراہم وھارن کے شیش ناگ پر برا جتے ہیں اور شیش جی سفید رنگ ہو کر اپنے ہزار سر پرچڑا کر مٹھکٹ باندھے پیتا مہ پہنے بہت سو بھائمان دکھلائی دیے اور شام گھونگھروالے بالوں پر جڑا وگٹ سا جے مکر کرت گنڈل پہنے سندھنا سا منو ہر کپول ترجمہ جیو ن بجلی سے دانت چکے مندر مندر کرتے ات بھجیا چوڑی چھاتی گہری نا بھتلی کرموٹی جا گھ پانوں کے ناخن چکے ہوئے ایسے مہاسندر دکھلائی دیے کہ جبکہ برن نہین ہو سکتا اور جو اور انگس اور بھڑاؤک کی رکھا پانوں کے تلوے میں دکھلائی دیکھ اور کیا دیکھ پڑا کہ شری مہا جی اور شری مہا یو جی اور اندرا اور برن اور دیوتا اور نوجو کیشور اور نارومن اور مارکندے اور بھگ آؤک رکھیشور اور سنکاؤک اور گرگرجی اور آٹھ بسو دیوتا اور موت اور جوبین اور دھرو اور پریشاد آؤک بھکت اور بید بیاس اور انجاس پون اور آٹھ وگپال اور ساتون دیپ اور ساتون سمندر اور بارہ سوچ اور چند اور بال کھلتا رکھیشور اور گن اور دھرم راج اور کامدھین اور کامدیو اور ساتون پڑی اور بدیا وھرا اور ستھ اور گندھرب اور دیو اور گنگا اور سستی آؤک ندیان دائر نہتی اور شمش اور چھپا اور راجھس اور کنس اور دیو کنیان اور سب برات اور سب تیرتھ اور

کلب برجھ آؤک اپنا اپنا روپ رکھے ہوئے شری کرشن جی کے سامنے ہاتھ جوڑے کھڑے است کر رہے ہیں اور اپسرا ناچ دکھلا کر اندر سب لوگ گانا سنارہے ہیں اور مہا جی آؤک دیوتا است کے شری کرشن کے تیج کے آگے کچھ بولنے کی سامتھ نہ رکھ کر تصویر کی طرح سب چپ چپ کھڑے انکا منہ دیکھ رہے ہیں جسکی طرف شری کرشن نے آنکھ اٹھا کر دیا کی راہ سے دیکھ دیا وہ خوش ہو کر ان کا گنا بنا د گانے لگا ان میں سے بعضے شری کرشن جی کے اوپر چوڑھلاتے تھے بعضے ان کو دھوپ دیپ کر کے خوشبو دار پھولوں کا گنجا پیناتے تھے اور بعضے ان کو بہت طرح کی بھینٹ دے کر بار بار دندوت کرتے تھے۔

دوہا
ماکھن پر پھو بر جاتھ کے سبھی دیوتا ساتھ
ہاتھ جوڑا است کرین وھرن چرن پر ماتھ
جب اگر درجہ سب مہاشامندر کی جنجال میں دیکھ کر شبا س ہو کہ شری کرشن جی پر برہم پریشور کے اوتار ہیں تب وہ اپنا سوچ اور سندھ چھوڑ کر پچھلی روپ کے پاس چلے گئے اور چرون پر کر کے ہاتھ جوڑ کر بولے۔
دوہا
تن من رہیو بھلا سے کے دیکھ روپ ابھرام
ماکھن پر پھو گھنشیام کو لا کیو کرن پر نام
اتنی تمھنا سنا کر شکد یو جی بولے کہ ای راجو کوئی اس ادھیائے کو پریت سے کہے اور نہ تو تم جانو کہ اسکو شامندر کے درشن

ادھیائے چالیسواں است کرنا اگر درجی کا شری کرشن جی کے خیر بھی روپ کی جنجال میں

شکد یو جی نے کہا کہ ای راجا پچھت جب اگر درجی نے شری کرشن جی کی مہا جنمین اسطرح دیکھ کر انکو پورن برہم جانتا ہی جگہ اسطرح پر شری کرشن جی کی است کی کہ ای نا تھ نجن آپ تینوں لوک کے مالک ہو کر جنم اور من سے بہت ہیں اور کوئی ایسی سامتھ نہین رکھتا کہ اپنی لیل اور آوانت کا بھیہ جان سکے میری دندوت آپکو پہونچے یہ بات سنکر راجا پچھت نے پوچھا کہ ای من نا تھ جب برہم پریشور سے بھیہ کو کوئی نہین پہونچ سکتا تو پھر ان کی مہا جانتے والا کس کو کہنا چاہیے شکد یو جی بولے کہ ای راجا انکی مہا جانتا بہت من ہی لیکن تم جیتے جیو جڑا ورتین دیکھتے ہو سب میں انھین کے تیج کا پرکاش سمجھو جو کچھ سنار مین درشت آتا ہو وہ سب پریشور کی اچھا اور مہاسے پیدا ہو کر انھین کا روپ ہو سنار مین کوئی کیانی اور تپی پریشور کے دھیان اور اسمن کے پرتاپ سے کچھ کچھ بھیہ لگا جان سکتے ہیں۔

دوہا
ماکھن پر پھو کر تار کو جانین یا بدھ لوگ
گٹ گٹ مین بیا یک سدا ہین سدا ہونے جوگ
ای راجا پچھت اگر درجی نے شری کرشن جی سے جنجال کے بھیتر یہ کیا کہ ای مہاراج آپ برہما اور مہا دیو جی آؤک یوتا اور تینوں لوک کے مالک مین جس طرح ندی اور نالوں کا پانی بہکر سدا رہین ملجاتا ہو اسی طرح سنساریومی جو پوجا اور دھیان اور دان اور دوسرے دیو کے نام پر کرتے ہیں وہ سب آپکو پہونچتا ہو اور مرنے کے پچھے سب جیو آپ کے روپ مین ملجاتے ہیں آپ انکھ اگو چرہ مین برہماؤک دیوتا آپ کی مہا اور گن کو نہین پہونچ سکتے دوسرے کی کیا سامتھ ہو جو آپ کی مہا کو جان کے میری دندوت لیجیے ای آد پرش نراکار چارون بیدا آپ کے شوانسا ہو کر آپ کے آد اور انت کو نہین جاتے اور آپ گھٹنے اور پڑھنے سے بہت ہو کر اپنی تعریف کرانے کی بھی کچھ پرواہ نہین رکھتے جیسے گول کے بھنگے اور جل کے جیو اپنا حال نہین جانتے ویسے سب برہمانڈ کے جیو ستو گن

چوپائی

سمن اگر ور کے سمجھائی	برج کی مہاکمی نہ جانی
کہا نند کی کروں بڑائی	بات تمھاری سیس چڑھائی
رام کرشن دو دھین آئے	بھینٹ سے برجیاسی لائے

آج وہ بہت گوال بال سنگ رہنے سے شہر کے باہر کے مین کل راج سمجھائیں آویں گے یہ شکر راجا کنس بہت خوش ہوا اور بولا کہ
 اے اگر وہ جی آج تم نے ہمارا کام کیا کہ رام اور کرشن کو لے آئے اب اپنے گھر جا کر رام کروا کر وہ جی یہ حکم پاتے ہی اپنے گھر آئے اور
 شیاہ اور بلرام کے مارنے کی تدبیر بچانے لگا اتنی کتنی شکرنا کر شکر یو جی بولے کہ اور راجا بچھرت جب نند آؤں گے ڈیرے کر خجبت ہوتے
 شیاہ اور بلرام نے پوچھا کہ اے بابا تمھاری کیا ہو تو تمھارے پر سی دیکھ آویں یہ شکر نند جی نے کچھ سمجھائی اور پوان دونوں بھائیوں کو
 کھلا کر کہا کہ بہت اچھا تم جا کر دیکھ آؤ لیکن دیر نہ لگانا یہ سنتے ہی اسی دن چار گھڑی دن باقی رہے شیاہ اور بلرام گوال بالوں کو ساتھ لے کر
 شہر اتر پی میں قلعہ اور کان بلور کے بنے ہوئے بہت اچھے دکھائی دیے اور شہر کے دروازوں پر موتیوں کی جھلک رہی تھی اور
 جھروکھے اور گھر کیون میں بہت من جڑے ہو کر قلعہ کے چاروں طرف ایسی گہری کھائیں کھدی تھیں جس میں بارہوں میں پانی بہا رہا
 تھا اور قلعہ کی دیوار کے حلق اور جھروکھوں میں کبوتر اور تیر اور کوا آؤں گے بہت طرح کے پھوپھو رہے گھڑی ٹھہری بولی بولتے تھے اور سب گلی اور
 کوچے اس شہر کے کوڑے اور دھور وغیرہ سے صاف رہ کر گلاب جل اور رگڑے ہوئے چندن کا چھڑکاؤ وہاں ہو رہا تھا اور محلوں
 کی دیوار میں ایسی چمکتی تصویں کھینچیں کھائی دیتا تھا اور سب مکانوں میں چھوٹے چھوٹے باغیچے اور شہر کے چاروں طرف بڑے بڑے
 باغ اور ان میں اچھے اچھے پھل اور پھول لگے ہو کر اچھے اچھے مکان بیٹھنے کے واسطے وہاں بنے تھے اور رختوں پر بہت طرح کے پھوپھو
 بولتے تھے اور اچھے اچھے تالاب اور باولی اور کنڈوان میں موتی کی طرح صاف پانی بہا رہا کہ مکمل پھول رہے تھے اور ان پھولوں پر چھوٹے
 گنجا کرتے تھے اور تالاب کے کنارے بہت رنگ کے جانور اور پھوپھو آپس میں کھول کر رہے تھے اور پھولوں کی کیا ریان کو سون تک
 پھول کر مند سنگد ہو رہی تھی اور پان کی پوریاں لگی ہو کر کنوؤں اور باولیوں پر رہت اور پر وہٹ چلتے تھے اور مالی لوگ
 بیٹھے بیٹھے خمریوں سے گا کر رختوں کو سینچ رہے تھے اور شہر کی بچھار کے واسطے چاروں طرف اشٹ دھات کی دیوار بنی تھی اس میں
 اور سب استھانوں پر شیشے جڑاؤ کئے ایسے بنے تھے کہ کبھی چمک پڑا نہ سانسے نہیں ٹھہرتی تھی اور سب متھرا بایوں کے دروازوں پر
 کیلا اور بند نور بندھے تھے اور گانا اور بجانا اور منگلا چار ہو رہا تھا۔

دوہا	شوبھا متھرا نگر کی کا پے برنی جاے	جہان شیاہ تر بھون تی جنم لیو ہو آے
چوچھب دیکھیں گاہرین	سومو کرنا کھیت ہاہن	چوپائی
پڑی دھوم تھرا اگر ادت منکرار	دوہا	اسکرنس بڑا قصائی
		اب انکو ہو ہے دکھائی
		شہن دھانے پر لوگ سگرہ کو کا ج ببار

جب متھرا کی استریوں نے شیاہ اور بلرام کے آنے کا حال سنا تب ان میں بہت سی استریاں شیاہ سندر کے دیکھنے کیواسے گھر سے
 باہر نکل آئیں اور بہت سی استریاں اپنے اپنے کوٹھوں اور گھر کیوں اور جھروکھوں پر بیٹھیں۔
 دوہا

ماکھن پرچہ آوت سنے من میں بھیندھاس	مارگ میں ٹھاڑھی بھیندھاس
اور بہت سی استریاں آپس میں غول باز ہنکر شرک اور گلیوں میں ایک دوسرے سے یہ کہتی تھیں کہ یہی شیاہ اور بلرام ہیں جنکو اگر رو لینے گئے تھے اس صورت کو اچھی طرح دیکھ کر اپنی اپنی آنکھیں ٹھنڈھی کر دیں۔	

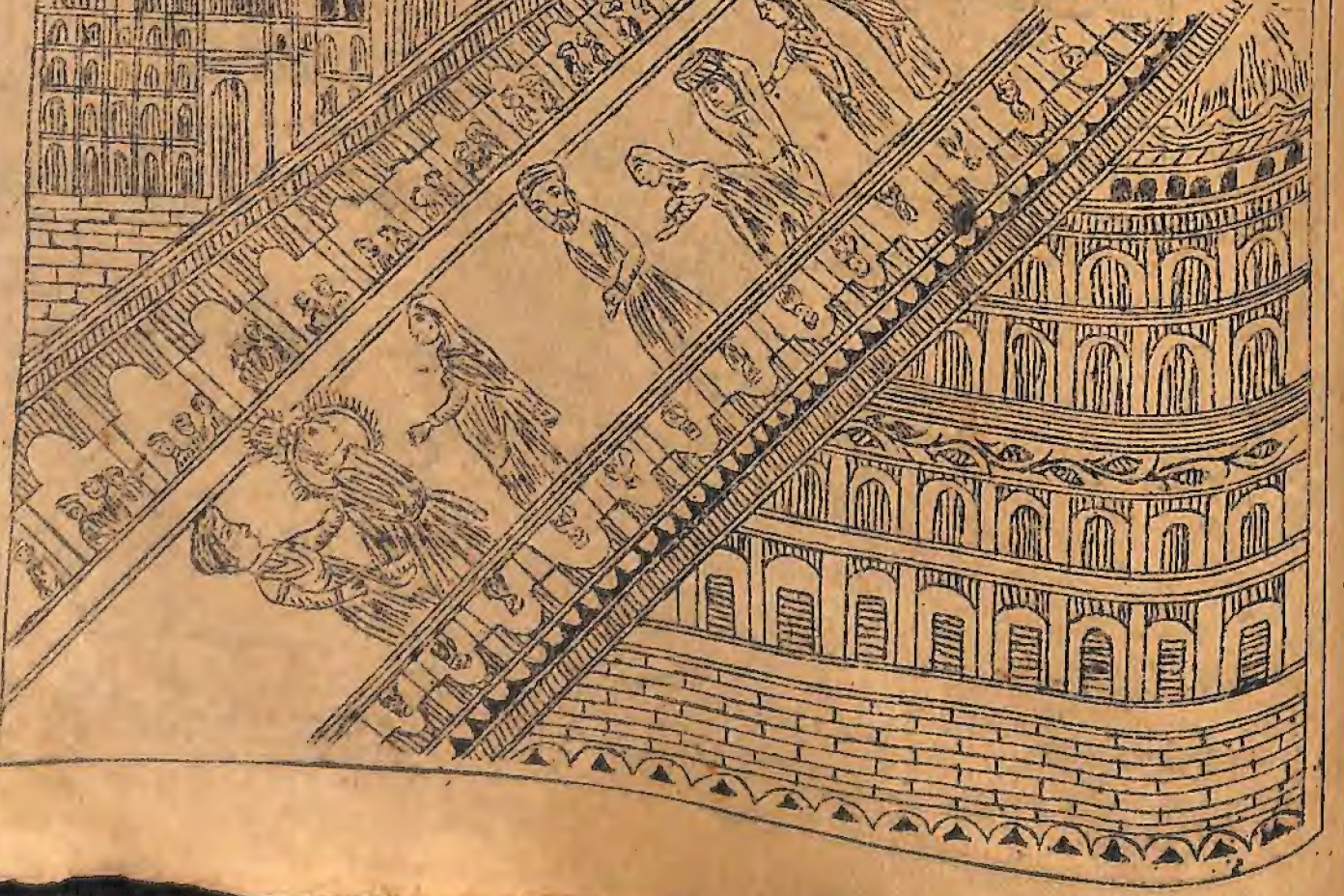
چوپائی

یہ بدھ جہان تھان کھڑی ناری	پرچھہ بتاویں ہاتھ پھاری
نیل بسن گورے بلراما	پیتا مہرا اور سے ٹھنڈیا
سنت ہتی پرستار تھ جن کو	دیکھو روپ نین بھر تنکو

یہی دونوں لڑکے راجا کنس کے بھائی ہیں جنھوں نے کیشی آؤں گے سب دیتوں کو مار کر بہت لیل لالو گل و بربرائیں میں کی تھی
 پچھلے جنم میں بہت اچھے کرم ہم لوگوں نے کیے تھے جسکے پر تاب سے بکھڑا تھا کادرن پاپا جو جاستری شری کرشن جی کے آنے کی خبر پائی
 تھی وہ اسٹا پٹا سنگا کر کے اپنی گود کا لڑکار و تا چھوڑ کر اس جلدی سے باہر چلی آتی تھی کہ اس کو اپنے بدن اور کپڑے کی کچھ سمدھ
 نہیں رہتی تھی۔

دوہا

ماکھن پرچہ کے درش کو یہ بدھ وڑیں نار	جیون سرتا گرلن چلت بیک سون بار
شری کرشن جی کا متھرا کی بازار میں جانا اور اہن کجا کا چندن لگانا اور متھرا کی ستروں کا مکا لون سے درشن کرنا	



جبکہ متھرا کی استریاں شری کرشن جی کی موہنی صورت کا روپ پس آنکھوں کی راہ سے پینے لگیں تب موہن پیارے نے اپنی زبان اور ترجمہ جیبتوں سے انکا من ہر لیا اور وہ استریاں شام سند کو دیکھتے ہی اپنے موہت ہو گئیں۔

شکر یو جی نے کہا کہ ای راجا سیطرح سب استری اور پش متھرا باسی موہن پیارے کے درشن سے خوش ہو کر بہت طرح کا بال جیبتوں میں لال جی کا آپس میں کہتے تھے اور براہمن لوگ شام اور بلرام کے ہاتھ پر تلک لگا کر انکو آشیر باد دیتے تھے جس گلی کو چھوڑا ہے میں شام اور بلرام جاتے تھے وہاں پر سب استری اور پش ان کے درشن سے اپنا جنم سوار فہ کرتے تھے اور موتی اور رتن آؤ گئے تھے کر کے اچھت اور لاوا اور پھول اپنے برساتے تھے اس نگر کی شوہا اور بہت بھیڑ دیکھ کر شام سند نے اپنے ساتھ کے گوال بالوں سے کہا کہ کوئی راہ مت بھول جانا اور جو بھول جانا تو جان ڈیرا ہو وہاں چلے آنا اس وقت موہن پیارے نے راہ میں کیا دیکھا کہ راجا کنس دھوبی جو کپڑوں کو بھی رنگتا تھا مدرا پیے ہوئے اور کئی لاوی کپڑوں کی لیے ہوئے راجا کنس کا جس کا تاہوا اسی طرف چلا آتا ہوا اسکو دیکھ کر شری کرشن جی نے بلرام جی سے کہا کہ کو تو اس کے کپڑے چھین کر ہم اور تم دونوں بھائی اور گوال بال لوگ پن لیون اور جو کچھ بیکے اس کو لٹا دیوین بلرام جی نے کہا کہ جو تمھارا ملی چھا ہو وہ کرو یہ بات سنتے ہی شری کرشن جی اس دھوبی سے جو ب دھوبیوں کا مالک تھا بولے کہ تم کچھ کپڑے ہم کو ہننے کے واسطے دو تو ہم راجا کنس سے بھینٹ کر کے پھر سب کپڑے تم کو پھر دیں گے اور جو کچھ بھوکو راجا کنس کے بیان سے ملیگا اس میں تم کو بھی دیں گے۔

ہنسیدو جی شام کے کیو گرب کر بین
بل کو کبرا ہوئے رہو آ یو ہے پٹ لین
لاکھی گھری بنائے ہوئے آدرب دوار کون
تب لچو پٹ آے جو بھاؤ سے سو دیکھو
یہ اکھر وہ دھوبی موہن پیارے سے بولا کہ تم لوگ گنوا آدمی جنگل کے رہنے والے ہمیشہ اس طرح کے کپڑے تو پہنتے رہے تھے جو آج مانگنے آئے ہو تم نہیں جانتے کہ یہ سب کپڑے راجا کنس کے ہیں ایسی بات پھر کو کہے تو راجا کنس کو دنگا۔

بن بن پھرت چراوت گیا
جڑ کے چلے نرپ کے پاسا
یہ سن کر شری کرشن جی نے کہا کہ ہم تو سیدھی طرح کپڑے مانگے ہیں ان پر شری کرشن جی باتیں کہتے ہو مانگے کے کپڑے دینے میں کچھ نقصان نہ ہوگا سدا تمھارا جس منسلو میں بنا رہے گا یہ سنتے ہی وہ دھوبی کر دھو کر کے بولا کہ ای طرح کے اب تک تو نے راجا کنس کو نہیں دیکھا اور اس کے پر تاپ کا حال بھی نہیں سنا گنوا لوگ راجسی جو ہار نہیں جانتے تیرا منہ یہ کپڑے پہننے جوگ دیا ہے کی اوس چھوڑ کر میرے سامنے سے چلا جائیں تو ابھی تمھو کو مار ڈالوں گا جب کہ شام سند نے کچھ موہن جی دھوبی کا سب غصہ

بن ہو کر دوا لگی اپنے ہاتھ کی ترجمہ کر کے اس کے گلے پر مارا کہ سر اسکا بچھے کی طرح کٹ کر گر پڑا یہ حال دھوبیوں کے مالک کا دیکھتے ہی اس کے ساتھی لاوی کپڑوں کی جھوڑ کر بھاگ گئے اور راجا کنس کے پاس جا کر سب حال کہہ دیا اور شام سند نے اپنے اور بلرام جی اور گوال بالوں کے ہونے کے واسطے کپڑے نکال کر باقی سب کپڑے کٹا دیے گوال بال لوگ وہ کپڑے پہننا نہیں جانتے تھے اس سے پانچاے میں ہاتھ اور ان کے من پانوں ڈالنے لگے اور شام سند نے بھی انکا پٹا کپڑا پہن لیا۔ اتنی تھکانا کر شکر یو جی بولے کہ ای راجا کنس اس بات کا سند یہ ہو کہ سب کو سب چیزوں کا گلیاں شری کرشن جی کی کرپا سے پیدا ہوتا ہو وہ آپ کپڑے پہننا کیوں نہیں جانتے تھے سو ان کے پیداوار لگی لیا کہ کوئی نہیں جان سکتا وہ پر ہم پریشور سنساری شکر کی اچھا نہیں رکھتے لیکن ان کے بھکت اور سیوک لوگ پریت سے جو کچھ انکو بھوک لگا کر گنا اور کپڑا آؤ گئے پنا دیتے ہیں وہ اسکو دیا کی راہ سے قبول کر لیتے ہیں اس لیے وہ اپنے کو کپڑے پہننے کے نادان بنا کر چاہتے تھے کہ کوئی بھکت میرا آکر آپ مجھے کپڑے پنا دے انکی اچھا سے اس وقت ہاتھ نام درزی ہر بھکت آپ کو راجا کنس کی شری کرشن جی سے ہاتھ جوڑ کر بولا کہ ای مہاراج مجھ کو سب کنس کا سیوک کہتے ہیں لیکن میں اپنے من سے اتھوں پر تمھارے جرنوں کا دھیان رکھتا ہوں مجھ کو کیا دیکھو تو میں سب کس کی اچھی طرح کپڑے پنا دوں شری کرشن جی نے اسکو اپنا بھکت جان کر کہا کہ بہت اچھا یہ بات سنتے ہی اس درزی نے بڑے پریم سے چھوٹے بڑے کپڑوں کو کاٹ چھانٹ کر شام اور بلرام اور سب گوال بالوں کو پنا دیے اور ہاتھ جوڑ کر شری کرشن جی کے سامنے کھڑا ہوا تب سب کپڑے ناقد بولے کہ ای ہاگ ہم تم سے بہت خوش ہیں تو ہمیشہ بھکت اور دھن دان رکھ کر منے کے پیچھے بھکت پاؤ گے اور تیرے بنس میں سب بھکت ہونگے ایسا بڑا بردان دیکھ کر شری کرشن جی نے اس درزی سے کہا کہ ای ہاگ درزی جیسی سدا تو نے ہماری کی ویسا بھیل ہے تم کو نہیں دیا اس لیے ہم تم سے شرمندہ ہیں اتنی کہتا سنکر راجا کنس نے اسے پوچھا کہ ای سوامی تمھو شری سدا کرنے کے بدلے شری کرشن مہاراج نے اسکو ایسا بردان دیا کہ لوک اور پر لوک دونوں بنا دیا ہے تمھارے ہونیکا کیا سبب تھا شکر یو جی بولے کہ ای راجا بیکٹھنا تھنے سے بھاگ کپڑے پہناتے وقت اسے سب طرف سے اپنا من بھیکر میرے کام میں لگایا اور بغیر کسی اچھا کے میری سیوا کی اس لیے میں نے جو کچھ اسکو دیا وہ اس سیوا کی برابر ہی نہیں رکھتا ہوا ای راجا کنس دیکھو ایک مرتبہ کپڑا پہنانے کے بدلے وہ درزی اس پردی کو پوچھا جو لوگ ہمیشہ شری کرشن جی کو گنا اور کپڑا پہننا لگے تو چا اور سیوا کرتے ہیں وہ نہ معلوم کیسے بھل پاؤ گے جبکہ شام اور بلرام وہاں سے آگے چلے سدا نام مالی ہر بھکت آکر شری کرشن جی کے جرنوں پر گر پڑا اور شری پریم سے شام اور بلرام گوال بالوں سے اپنے گھر لیا کر بت اچھے آسین پر ٹیٹھالا اور چرن گئے دھو کر چارمٹ لیا اور برص کے ساتھ انکی پوجا کی اور خوشبودار میو لوں کا بھرا ہوا کرا سطح پر انکی ست کی۔

کر پانت سب کے پر تپالا
متر شتر جن سب آدھارے
ایس دیو کروں کچھ سیوا
دیا سندھو تم دین دیا
ایسے چرن سرج تمھارے
موہر یا کری صر دیوا
جبکہ شری کرشن مہاراج نے یہ سنت مالی سے سنی تب اسکی سچی بھکت اور پریت دیکھ کر کہا کہ ای سدا مہاراج اور بہت پرسن ہیں جو اچھا ہو وہ بردان مانگ یہ سن کر مالی نے کہا کہ ای بیکٹھنا تھنے میں ہی چاہتا ہوں کہ تمھارے جرنوں کی بھکت ہمیشہ ہو کر رہیں گی رہ کر مجھ کو گلیانی اور رکھیشور دھکاست سنگ بتا رہے شری کرشن جی مہاراج نے اسکو منہ انکا بردان دیکھ کر کہا کہ تو ہمیشہ سکھی اور

دھن وان رہے گا اور تیرے نبش میں سب دھن وان ہو کر میری بھکت کرینگے یہ لکھ شری کرشن ہمارا ج وہاں سے اٹھے۔

دوہا یہ بدھ دیا جنا سے کے مالی کیوسنا تھ آئندے آگے چلے ماکھن پر جھ بر جاتھ

ادھیائے بیالیستوان شری کرشن جی کا شری مہادیو جی کا دھنکھ توڑنا

شکر دیو جی نے کہا کہ اے راجا پر جھت جب کرشن بھگوان سدا مال کی کو بردان دیکر شری کرشن کی باز میں گئے تب کیا دیکھا کہ گجالمین کو یوں میں چند دن رگڑا ہوا بھر کر تعالیٰ میں رکھے ہوئے چلی جاتی ہو شری کرشن جی نے اسکو دیکھ کر منہسی کی راہ پوچھا کہ تم کسکی استری بہت سندر ہی ہو کر یہ چندن کہاں لیے جاتی ہو ہو کو دو گی یا نہیں یہ بات سنکر کبری نے بے کیا کہ اے مونسنی مورت میں گجالمین راجا جس کی واسی ہو کر چندن اس کے لگانے کیواسطے لیے جاتی ہوں اور وہ اس سیوا سے خوش ہو کر میرا دل بھی طرح طرح کی باتیں لیکن میں تمھارے جیون کا دھیان ہمیشہ اپنے ہر دے میں رکھتا رہے گا کیونکہ تھی آج تمھارا وشن پانے سے میرا جہم پھیل ہو کر آگے بڑھ گیا ہوں کا پھل ملاراجا کنس کے چندن لگانے سے میرا پر لوک نہیں بنتا اسلئے اب مجھ کو یہ اچھا ہو گا اگر تمھاری گلیا پاؤں تو اپنے ہاتھ سے تمھارے چندن لگا کر تار تار ہو جاؤں۔

دوہا ماکھن پر جھ سے کو بری یہ بدھ کت شنا سے موہن مورت شیان کی من میں رہی لہیا سے

شری کرشن جی نے گجالمین کی بھکت اور سچی پریت دیکھ کر اس سے کہا کہ بہت اچھا یہ بات سنتے ہی کبری نے بڑے پریم سے شیان اور بلرام کے ماتھے اور بدن پر بدھ پوریک چندن لگایا تب شیان سند نے خوش ہو کر بلرام جی سے کہا کہ اس سیوا کے بدلے اس کبری کا بدن سیدھا کر دینا چاہیے یہ لکھ شری کرشن جی نے اپنا پاؤں کبری کے پاؤں پر رکھ کر دوا لگی اپنے ہاتھ کی اسکی ٹھوڑھی میں لگا کر اسکو اچکا دیا تب کو براسکاٹ کر وہ سیدی اور بہت سندر ہی ہو گئی۔

سور ٹھ کو کر کے بکھان جاہ بنائی آپ ہر بھٹی روپ گن کھان گجالمین آئند ات

اے راجا پر جھت جب کبری نے اپنے کو بہت سندر دیکھا تب وہ آجیل سے منہ اپنا دھانپ کر مسکراتی ہوئی بہت نبی کر کے بولی کہ اے پران پت جس طرح دیال ہو کر مجھے روپ اور جوانی دی ہو اسی طرح مجھ داسی کے گھر چل کر میری اچھا پوری کیجیے یہ بات سنکر شیان سند نے اسکا ہاتھ پکڑ کر پریم کے ساتھ اس سے کہا کہ تو دھیرج رکھ جس طرح تو نے چندن لگا کر ہمارے چھاتی ٹھنڈی کی ہو اسی طرح ہم بھی کبری اچھا پوری کریں گے۔

دوہا کنس زرت کو دیکھ کے ہم اہین تو دھام کبری نے یہ بردان پاتے ہی خوشی سے اپنے گھر جا کر کیر اور چندن کے چوک پرانے اور اپنا مکان اچھی طرح سے سنوارا سنگار سے

موہن پیارے کے آنیکی راہ دیکھنے لگی جب تھرا باسی استریان یہ حال سنکر اس کے گھر گئیں تب اسکا روپ اور جوانی دیکھ کر بولیں۔

دوہا دھن دھن کجا تیر دھماگ جا کو بدھنا دیو سہاگ اے گجالمین جبکہ شیان سند تیرے گھر آوین تب ہکو بھی اُنکا وشن کرنا اسی طرح تھرا باسی استریان گجالمین کی بڑائی کرتی تھیں اور

ایک گجالمین کی جیکہ شیان سند تیرے گھر آوین تب ہکو بھی اُنکا وشن کرنا اسی طرح تھرا باسی استریان گجالمین کی بڑائی کرتی تھیں اور

شیام اور بلرام گوال بالون سمیت ہنستے ہوئے چلے جاتے تھے بازار میں جو آدمی جس چیز کا روزگار کرتے تھے وہ لوگ رتن اور کپڑا اور پان اور ٹھکانی آدک سونے اور چاندی کی تھالیوں میں رکھ کر انکو بھینٹ دیتے تھے اور شری کرشن جی انکی خیر صلاح پوچھ کر اپنی ٹیٹھی ٹیٹھی باتوں سے انکو خوش کرتے تھے۔

چو پانی

رام کرشن کی کٹھن مناوین کام سرب شیان تن سوہے متھرا کی کامن سب موہے

مارگ میں جو وشن پاؤں رام کرشن کی کٹھن مناوین کام سرب شیان تن سوہے متھرا کی کامن سب موہے اور متھرا کی استریان اپنا اپنا گنا اور کپڑا شیان سند پر پچھا ور کر کے کتھی تھیں کہ انکے بچوں میں نہ معلوم کو پیون کا کیا حال ہوا ہو گا جب اس طرح گھومتے ہوئے شری کرشن جی اور بلدیو جی رنگ بھوم کے پہلے دروازے پر جہان شری مہادیو جی کا دھنکھ رکھا تھا پوچھ تب راجا کنس کے دس ہزار شور بیرون نے جو دھنکھ کی رکھواری کرتے تھے شیان سند کو دیکھتے ہی دور سے لگا کر کہا کہ یہاں مت آؤ ورنہ کھڑے رہو شری کرشن انکے منع کرنے پر بھی نہ مانکر بیدھڑک دیاں چلے گئے اور مہادیو جی کا دھنکھ جو تین تاڑمبا اور بہت موٹا اور بھاری اونچے چوڑے پر رکھا تھا اسکو بائیں ہاتھ سے اٹھا کر اس طرح سوج میں دوڑ کر لے کر ڈالا جس طرح ہاتھی اونکو کو توڑ ڈالتا ہے جب اور بھاری اونچے چوڑے پر رکھا تھا اسکو بائیں ہاتھ سے اٹھا کر اس طرح سوج میں دوڑ کر لے کر ڈالا جس طرح ہاتھی اونکو کو توڑ ڈالتا ہے تب دھنکھ ٹوٹنے کی آواز تینوں لوک میں پہونچ کر راجا کنس نے بھی سنات وہ شری کرشن جی کو بہت زبردست سمجھ کر انکے ڈر سے دھنکھ ٹوٹنے کی آواز تینوں لوک میں پہونچ کر راجا کنس نے بھی سنات وہ شری کرشن جی کو بہت زبردست سمجھ کر انکے ڈر سے کانٹنے لگا اور جب وہ سب شور بزر شری کرشن جی اور بلدیو جی پر کاش سے پھول برساتے جب کوئی ان سے لڑیو لا مار کر انکو گرا دیا اسوقت دیوتوں نے خوش ہو کر شری کرشن جی اور شری بلدیو جی پر کاش سے پھول برساتے ہوئے اب چلنا چاہیے یہ لکھ شریان رہا تب شری کرشن جی نے بلدیو جی سے کہا کہ ہکو ڈیر اچھوڑے ہوئے بڑی دیر ہوئی نندیا باجنتا کرتے ہوئے اب چلنا چاہیے یہ لکھ شریان کرشن جی گوال بالون سمیت اپنے ڈیرے پر آئے اور متھرا باسی لوگ دھنکھ توڑنے اور شور بیرون کے مارے جانے کا حال سنکر آپس میں کہنے لگے کہ یہ دونوں لڑکے آدمی نہیں ہیں کوئی دیوتا معلوم ہوتے ہیں جو ایسے کام آفون نے کیے دیکھو ہو ہمارا زبردست ہو کر راجا کنس نے اپنی موت آپ گھر بیٹھے بلائی ہوئے ہاتھ سے وہ جیتا نہیں بچے گا اور نندجی نے شیان اور بلرام آدک کو اچھا اچھا بڑے پہنے دیکھ کر جانا کہ کھٹیا نے یہ سب کپڑے کسی سے چھین لیے ہیں ایسا سمجھ کر بولے کہ اے بیٹا تمہارا بھی اسیا ت کرتے ہو یہ بڑا بڑا ہمارا گاناؤں نہیں ہے کہ گوال لوگوں کا وہی چھینکر اور خچر کرکھا جاتے تھے جو متھرا بڑی میں ایسی آپادھو کرو گے تو اچھا نہ ہو گا یہ سنکر شیان سند بولے کہ اے بابا ہم نے نگر میں بہت اچھا آئند دیکھا اب بھوکھ لگی ہو جو جن دو یہ بات سنتے ہی نندجی نے دودھ دی ماکھن کو وان ٹھکانی آدک کھانے کو نکال دیا۔

دوہا رین گنوائی چین سے ماکھن پر جھ بر جاتھ

بیدھ بھانت بھوجن کیوسب گوالن کے ساتھ رین گنوائی چین سے ماکھن پر جھ بر جاتھ انہی کتھنا کر شکر دیو جی بولے کہ اے راجا پر جھت جب کنس نے اپنے شور بیرون کے مارے جانے کا حال سنا تب اس کو کراچی من میں کہنے لگا کہ مجھ کو بڑے زبردست دشمن سے کام پڑا ہے اب میرا پران نہیں بچے گا اسی سوج میں کنس تیر ہی بھیتر جھکڑا سنا زل ہو گا جیسے کاٹھ لکھن لگجانے سے بھیتر کھوکھلا ہو کر اوپر چوون کا تیون بارہا ہوا اور مارے شرم کے اپنے من کا حال کسی نہ لکھ اسی سوج میں بلنگ پڑ جا کر لٹ رہا جب کروٹ لیتے لیتے پیرات رہے اسکو فیند آگئی تب اسنے اپنے سینے میں بدن اپنا بغیر سر کے دیکھا اور چند رما دھنکھ کے راکھائی دیا اور اپنی پرچھائیں میں چھید معلوم ہوئے اور سوج کی روشنی جھوکھوں میں دیکھ پڑی اور سولی کی طرح درخت دکھائی دیا

اور سرخ پھولوں کا ہار اپنے گلے میں دیکھا اور اپنے کونٹے بدن بالوں میں نہائے اور بدن میں تیل لگائے گھر سے پرچہ ہوئے مگر گھٹ میں بھوت پر تیوں کے ساتھ مردے سے گلے ملنے دیکھا اور درختوں میں آگ لگی دکھلائی وہی یہ بڑا سپنا دیکھتے ہی کنس گھبرا کر ٹھٹھا تبہر آسکو شری کرشن جی کے ڈر سے نیند نہیں آئی تبہر بھی وہ پرات سے بھیا میں بیٹھ کر اپنے سیدو کون سے بولا کہ رنگ بھوم میں بچھو ناؤک بچھو اگر سب راجوں کو جو دھنکد جگیت دیکھتے آئے ہین بلاؤ اور نند آؤک برج باسی ورجہ بیون کو جھٹھا جوگ سب کو بٹھاؤ اور شری کا اکھاڑا تیار کر او میں بھی وہاں آتا ہوں

دوہا جو دھابے ہلائے کے تن سے کیونٹے
اب ہین رچو نہائے کے رنگ بھوم تم جاے
یہ آگیا پاتے ہی ان لوگوں نے رنگ بھوم کی رچا کر کے سب کسی کو بلا بھیجا اور جھٹھا جوگ استھان پر پرب کو بٹھا لیا اور چاڑھ اور مشک اور شل اور توشل اور کوٹ اوک پلوان اپنے اپنے چلیوٹ آکر اکھاڑے میں جمع ہوئے اور غور سے ڈھول بجا کرتاں ٹھوکنے لگے اور راجا کنس بھی غور کے ساتھ وہاں آکر بت اوکے چچان پر جہان جڑاؤ سنگھاسن بچھا تھا بیٹھ گیا اور نند اور تپید آؤک راجا کنس کو بھیت لیکر گوال بالون سمیت ایک چچان پر بیٹھے اسوقت راجا کنس نے جانٹو وراور شکاک وک پہلوانوں کو بلا کر کہا کہ آج تم لوگ شیاہ اور بلرام کو کشتی لڑ کر مار ڈالو تم کو بہت روپیہ دیئے پہلوانوں نے بے کیا کہ امی مہاراج ہلوگ اپنی سامر تھہ بھر کو تا ہی نہ کرینگے اتنی کھٹانا کر لیکر دیوای بوسے کہ امی راجہ پر بھیت اسوقت شری برہما جی اور شری مہادیو جی اور سب دیوتا شری کرشن کا درشن کرنے اور جیت دیکھنے کے واسطے اپنے اپنے بانوں پر چڑھ کر آکاش میں آکر جمع ہوئے اور مہاراجا سہاسی ستری اور پریش اتے وہاں جمع ہوئے جنگی گنتی نہیں ہو سکتی

دوہا ماکھن پیچہ کے ورس کی سبے میں چاے
سب پر بھیت ٹھاڑھے بھٹے رنگ بھوم میں آے
اوصیاے تینتا لیسوان گلبیا پیر نام ہاتھی کو شیاہ اور بلرام کا مارنا
شکر یو جی نے کہا کہ اے راجا پر بھیت جب پرات سے راجا کنس رنگ بھوم میں جا کر بیٹھا اور سب لوگ وہاں آکر جمع ہوئے تب شری کرشن جی اور بلدیو جی بھی گوال بالون سمیت رنگ بھوم کے دروازے پر جہان گلبیا پیر نام ہاتھی بھوم رہا تھا پوچھے

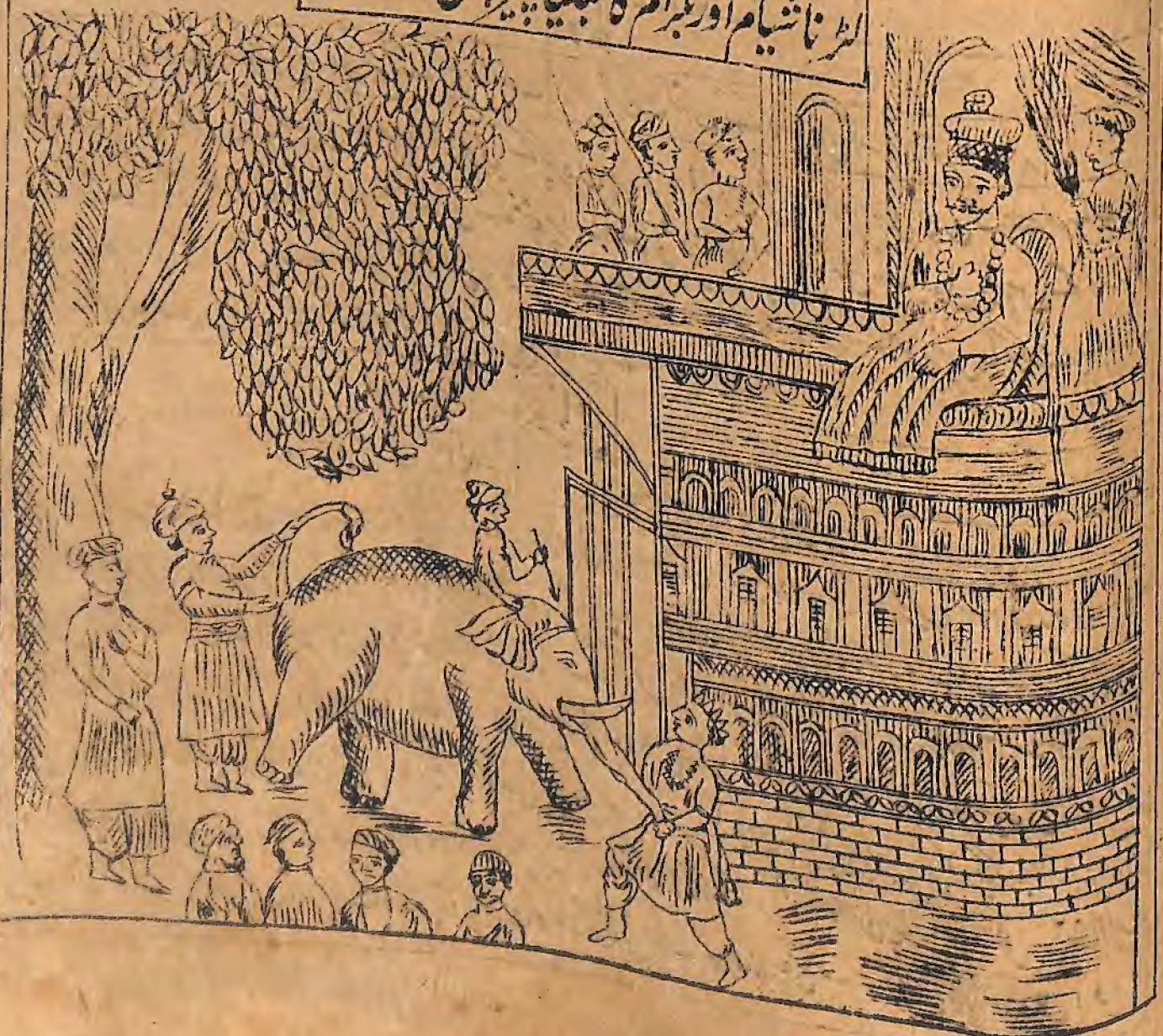
دیکھ تنگ دوار متوارو
کچا لہ بلرام گیکارو
سنو مہاوت بات ہاری
لیہنہ دوار تہم گچ ماری

یہ بات ہم تم سے پہلے سے کہے دتے ہین کہ اپنا ہاتھی دروازے سے نکا کر بکورا جاکنس کے پاس جائے دو نہیں تو بھی سمیت نکو مار ڈالینگے تم شری کرشن جی کو لڑکا مار چا کر تیوں لوک کا مالک سمجھو ڈھونڈو مارنے اور پتھوی کا بوجھ اتارنے کیواسے وہاں جنم لیا ہو یہ بات سنتے ہی مہاوت ہنس کر بولا کہ تم گودین چرانے سے تیوں لوک کے مالک نگر شور بیرون کی طرح باتیں کرتے ہو میں جانتا ہوں کہ تم گود تیوں کے مارنے اور دھنکدے توڑنے سے غور ہو گیا ہو جب تک اس ہاتھی سے جو دھیں ہزار ہاتھی کا زور رکھتا ہے نہ لڑو گے تب تک راج جہا میں نہ جانے پاؤ گے تم ایسے سندر ہو کر کیوں اپنا پران دینے کو یہاں آئے ہو کسی شور سے یہ کو ایسی سامر تھہ نہیں ہے جو اس ہاتھی سے لڑ سکے اٹھین دنوں کے واسطے راجا کنس نے یہ ہاتھی پال رکھا ہے آج اس کے ہاتھ سے تمہارا پران بچا کٹھن ہو یہ بات سنتے ہی شری کرشن جی نے بالوں کا جوڑا باندھ کر اپنا ریشمی کمر سے باندھ لیا۔

دوہا تجھی کو پ ہلدھر کیوسن رے مورہ کجات
گچ سمیت ٹیکون ابھی منھہ سنبھار کہ بات

یہ بات سنتے ہی جیسے مہاوت نے ہاتھی کو آنکس دے کر بلرام جی کی طرف چلایا ویسے گلبیا پیر ہاتھی بادل کی طرح گرجتا ہوا بلرام جی پر وڑا اسوقت بلرام جی نے ایک گھونسا ایسا اس ہاتھی کے مارا کہ وہ سونٹا سکور کر چلتا ہوا پچھے کو ہٹ گیا بلرام جی کا ایسا زور دیکھتے ہی اس بڑے شور سے بر لوگ جو وہاں کھڑے تھے اپنے اپنے من میں ہار ماکر کہنے لگے کہ ان دونوں لڑکوں کو کون جیت سکتا ہو اور مہاوت نے لہجہ ڈور کر بجا کر کیا کہ جو یہ لڑکے آج ہاتھی سے نہیں مارے جائینگے تو راجا کنس مجھ کو جیتا نہ چھوڑے گا ایسا سمجھ کر مہاوت نے ہاتھی کو بڑے زور سے آنکس مار کر شیاہ اور بلرام پر چھٹا یا جب ہاتھی نے چھپٹ کر شیاہ سندر کو سوڑ میں لیٹ لیا اور زمین پر ٹپک کر دونوں وانٹوں سے آنکس مار کر شیاہ اور بلرام پر چھٹا یا جب ہاتھی نے چھپٹ کر شیاہ سندر کی کشل منانے لگے تب شری کرشن جی نے اٹکود بالیا اسوقت دیوتا اور گوال بال اور مہاراجا سہاسی یہ حال دیکھ کر شیاہ سندر کی کشل منانے لگے اور رتاں بھوٹا روپ بنکر دونوں دانت کے بیچ سے نکل کر اپنے کو بچا لیا اور وہاں سے کود کر سامنے کھڑے ہو گئے اور تال ٹھونک کر ہاتھی کو لٹکا را یہ پھرتی شری کرشن جی کی دیکھ کر سب چھوٹے اور بڑے بے ڈر ہو کر ہنسنے لگے جب ہاتھی چلیاڑ کر پھران کی طرف دوڑا تب شری کرشن جی اس کے پیٹ کے نیچے سے نکل کر پیچھے چلے گئے اور اس کی پونچھ پکڑ کر سو قدم تک پیچھے اس طرح ہاتھی کو گھسیٹا جس طرح گرڑھی سانپ کو گھسیٹ لیتا ہے تب وہ ہاتھی شری کرشن کی طرف پھرا

لڑنا شیاہ اور بلرام کا گلبیا پیر ہاتھی کے ساتھ



تب پیرام جی نے اُسکی پونچھ پکڑ کر کھینچ لیا۔ سیطر و دونوں بھائی اُس باقی کو کبھی پونچھ اور کبھی سونچ کر نیکار ہو رہا تھا۔ مگر ایسا کھلانے لگے کہ جیسے لمبی چوڑے کو کھلا کر مارتی ہر جب کہ وہ باقی ایک بھائی پر چھوٹتا تھا۔ تب دوسرا بھائی اُس کو مڑکا مار کر چٹک جاتا تھا۔ شایم کبھی اُسکے پیچھے اور کبھی دونوں دانت کے بیچ میں اور کبھی سامنے جا کر مڑکا اور طمانچہ مار کر الگ ہو جاتے تھے۔ اور کبھی اُسکے دونوں دانت پکڑ کر پیچھے ہٹا دیتے تھے اور کبھی پونچھ پکڑ کر کھینچ لیجاتے تھے۔

دوہا

جب وہ ہاتھی دوڑتے دوڑتے اور مکا اور طمانچہ کھاتے کھاتے ٹھکڑے ہو گیا تب شکر کشن جی نے سوٹا اُسکی پکڑ کر ایسا جھکا مارا کہ وہ ہاتھی سو رہا کھاکر زمین پر گر پڑا سوٹ شکر کشن جی نے اُسکی چھاتی پر پانچ نوں رکھ کر دونوں دانت اُسکے اُگھاڑ دیے اور وہی دانت ایسے اُس ہاتھی کے سر پر مارے کہ وہ مر گیا تب ایک دانت آپ نے لے لیا اور دوسرا دانت بلرام جی کو دیدیا یہ حال دیکھ کر بھیب فیلیان اور راجا کنس کے شور بے لوگ لڑنے کے واسطے سامنے اُن کے آئے تب شیام اور بلرام نے اُنھیں دونوں دانتوں سے اُنکو بھی مار ڈالا سوٹ دیوتوں نے آکاش سے دونوں بھائیوں پر پھول برسائے اور پھر ابا سیلون نے خوش ہو کر کہا کہ کنس اور صرمی نے بنا اپرا دھ ان دونوں لڑکوں کے مارنے کے واسطے ہاتھی کو کھڑا کیا تھا بہت اچھا ہوا کہ ہاتھی مارا گیا۔

جو بھوت نسا کر سی سوکچہ ہوے ہونا نہ
اُسوقت ہاتھی کے خون کی پھٹیلین شیا م اور بلرام جی کے کپڑوں پر پڑی ہوئی کیسی اچھی معلوم ہوتی تھیں کہ جیسے برسات میں
میں جب شیا م اور بلرام ہاتھی مارنے کے پیچھے گوال بالوں سمیت ہستے ہوئے آہستہ آہستہ رنگ بھوم میں جا کر گر پڑے ہوتے تھے
سبھا کے لوگوں نے جو لاکھوں جمع تھے شری کرشن جی کو اپنی اپنی اچھا کے موافق دیکھا۔

جورانی

ایک راجا پر بھیت شری کرشن جی نے گیتا میں ارجن سے کہا جو کہ جو کوئی میرے جس روپ کا دھیان کرتا ہو میں اُس کو اُسی روپ سے
دیتا ہوں چانڑ و راکھ پھلون کو شام اور بلرام بڑے شور پر دکھلائی دیے اور پتھر کی استریوں کو کام روپ بہت سندر دیکھ چکے
رگوال بال اُنکے ساتھیوں نے اپنا ستر اور بھائی بند جانا اور نند راکھ کو الون نے اُنکو اپنا لڑکا سمجھا اور جوا راجا کنس کے متبر لوگ وہاں
سے وہ لوگ شام اور بلرام کو دشمن روپ دیکھ کر ڈر گئے اور راجا کنس اُنکو اپنا کال جانکر مارے ڈر کے کانپنے لگا اور جی بیبیوں نے اُنکو اپنی
پٹیا کر نوالا سمجھا اور جو گیون اور گیانیوں کو پر برہم پریشور دکھلائی دیے اور دوسرے لوگوں نے شری کرشن جی کو دیکھ کر جانا کہ یہ دی
جن جنہوں نے چھوٹی عمر میں پوتنارا جیسی کو مار کر دو دخت پلا ارجن جڑ سے اکھاڑ ڈالے اور گو بر دھن پیاڑ اپنی انگلی پر اُٹھا کر لڑکا
کمان توڑا اور اکھاڑ اور دھینک اور پرلپ اور کیشی آدو بیوں کو مار کر کالی ناگ کو جہنا جل سے نکال دیا اور گول اور

یہ مذہب میں ایسے ایسے مشکل کام کیے جنکا حال شکر تعجب معلوم ہوتا ہے آج کو لیا پیر ہستی کو لڑکوں کے کھیل کی طرح مار ڈالا اور بعض
انکو لڑکا سمجھ کر سوچ کر کے کہنے لگے کہ کنفس بڑا ادھر می اور بڑا نردنی ہو جو چھوٹے چھوٹے لڑکوں کو جنکا بدن بہت ملائم ہو بڑے بڑے
بلوانوں سے زبردستی شتی لڑا کر انکا پران لینا چاہتا ہے یہاں سے اٹھ چلو ایسا ادھر دم دیکھنا نہ چاہیے۔

ریت ایست ہمارے کہیں پر سپر لوگ
 اب یہ پھور اور مرگ کی نہیں بیٹھے جوگ

جب ایسا بچار کر بیٹھے اُن میں سے اُسٹ گئے اور بیٹھے اپنا اپنا آنجل بھیل کر پریشورے یہ بر وان ماننے لگے کہ جس طرح موہن پیارے
 نے شری مہادیو جی کا دعنا کہ توڑ کر ہاتھی کو مارا اسی طرح یہ پہلوان بھی اُنکے ہاتھ سے مارے جاوین اتنی کتھنا سا کرشکر یو جی نے کہا کہ
 اور ابا جس وقت شری کرشن جی اُس اکھاڑے میں جا کر کھڑے ہوئے اُس وقت جان پڑو اور مشک آدک پہلوانوں نے بہت طرح کے
 جانگلیا پسین ہنکار چاروں طرف سے آکر اُنکو گھیر لیا اور چانپڑو پہلوان نے شری کرشن کے پاس آکر کہا کہ آج ہمارے راجا کا چت اُداس
 کرشن بہلانے کے واسطے ہو کھڑے ساتھ اُشتی لڑا کر دیکھا چاہتے ہیں اسی واسطے تھوہیان بلایا ہو اور نوکرون کو اپنے مالک کا حکم ماننا
 مناسب ہے۔

اور یہ سن کر کہ تم کو کشتی لٹرنا اچھا جانتے ہو بن میں گوال بالون کے ساتھ لٹا کر تھوڑے آج تم تمہارے بل اور پر اکرم کی بریچیا لینا
 رہتے ہو بن میں کسی بات کا ڈرا ہے بن میں نہ رکھو یہ سنکر شہری کرشن جی نے کہا کہ اچھا تیرا وہم ایسے پر تابی راجا کو کیا خوش کرے گیے نیکین
 کا حکم ماننا چاہتے ہو تو ہم تمہارے ساتھ لٹے گیے۔

حوالی

جیسا کہ پہلے تو بیل کو امداد کارا
 میں ابیر بالک سکھارا
 اور تمھارے راجا نے برجمی دیا کر کے ہکو بلایا ہو لیکن نیاے سب کسی کو کرنا چاہیے تمھارا راجا اودھ می اور نزدیکی اور تمھیں اس سے
 زیادہ نزدیکی معلوم ہوتے ہو کس واسطے کہ ہم ایسے لڑکوں سے کچھ پس ہمارا نہیں چلتا ایسے تھے لڑکے لیکن ہکو بچا کر کشتی لڑنا زور سے
 لڑا اور کشتی پہاڑ پر اڑے سے کرنا چاہیے لیکن راجا کنس سے کچھ پس ہمارا اور تمھارا اودھم بنارہے اور راجا کنس بھی خوش ہوں یہ بات
 ایک کر ہمارا ہاتھ اور پانوں مت توڑ ڈالنا ایسا کرنا کہ جس میں ہمارا اور تمھارا اودھم بنارہے اور کھلیا پیڑ پڑھتی کا مارا راجا ناراض
 ہو گیا چنانچہ وہ بولا کہ دیکھنے میں تم لڑکے معلوم ہوتے ہو لیکن تمھارے کام اور کیرت بننے سے اور کھلیا پیڑ پڑھتی کا مارا راجا ناراض
 ہو گیا چنانچہ وہ بولا کہ دیکھنے میں تم لڑکے معلوم ہوتے ہو اس سے مجھ کو تمھارے ساتھ کشتی لڑنا اُچت نہیں ہو لیکن کیا کروں اپنے مالک کا حکم مانوں
 سے تم کو بھی اوتار معلوم ہوتے ہو اس سے مجھ کو تمھارے ساتھ کشتی لڑنا اُچت نہیں ہو لیکن کیا کروں اپنے مالک کا حکم مانوں

پھر چاٹو رکھو ہر کھائی	تھمسی گت جانی نہیں جانی	تھے لڑے مان نہیں ہوئی	یہ باتیں جانت سب کو
کھلیت دھنکے کھنڈ دو کرے	مارت تڑت کبلیا ترے		

اوصیایے چوالیسواں

مارنا شری کرشن جی اور بلدیو جی کا چانڑ وراو مشٹاک دکت پہلو انون راجنس کو

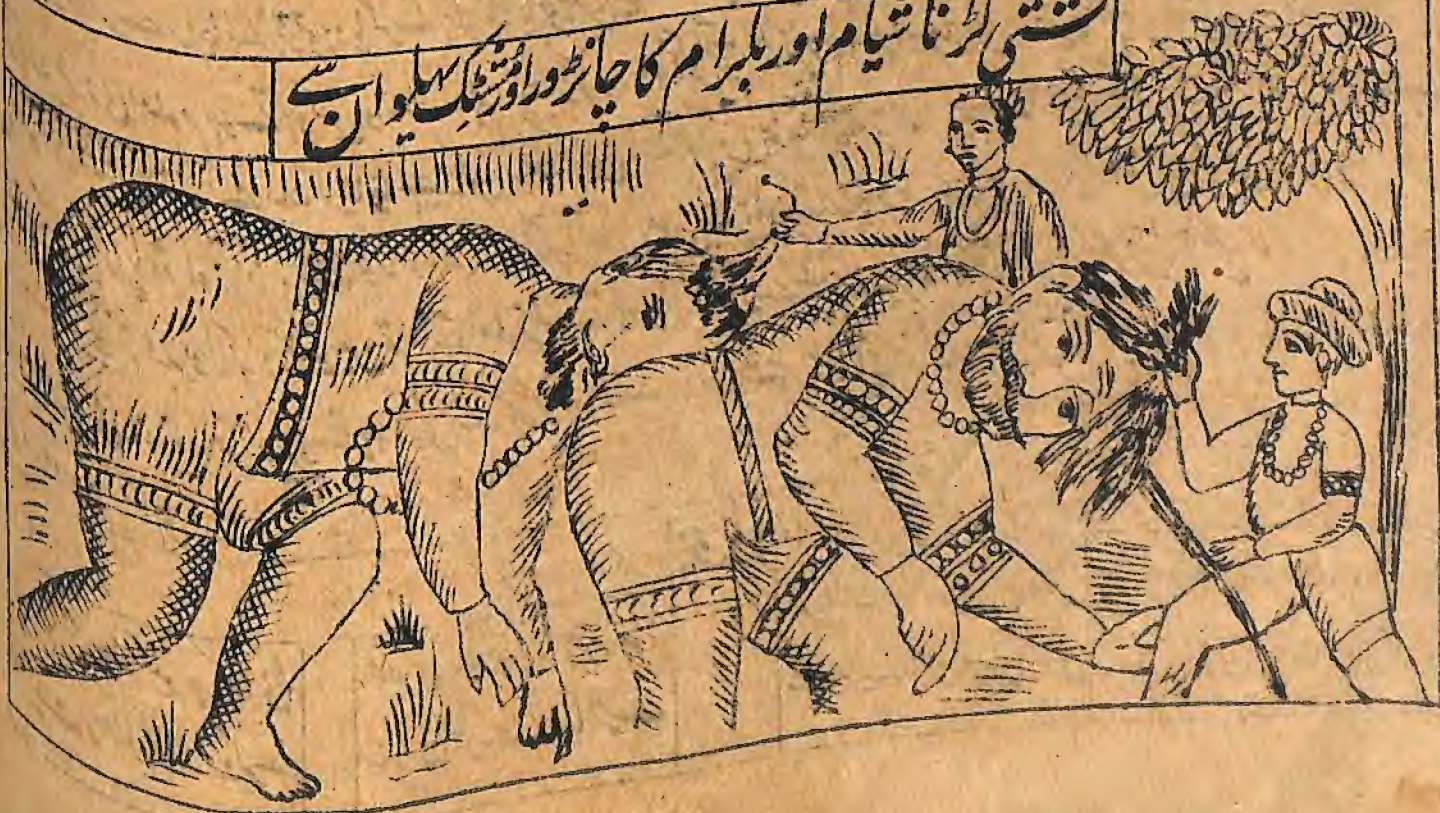
مُشکد یوحی نے کہا کہ اگر راجا پر کھیت جب ایسی باتیں انکر شری کرشن جی چاٹرو پہلوان سے اور شری بلدیو جی مُشکد پہلوان سے
اُتتی لڑنے لگے تب تمہارا بیٹوں نے لڑکے اور جوان کی کشتی دیکھ کر آپس میں کہا کہ جو ہم راجا کنس کو اس کشتی لڑنے سے منع کریں تو وہاں
جکو مار ڈالیں اور اس جگہ بیٹے رہنے میں ہمارا دھرم نہیں رہتا اس لیے یہاں سے اُٹھ جانا چاہیے۔

۱۹۹

جوانیت دیکھتے نہیں تاکویا نہ ہو

اور راجا جو آدمی شری کرشن جی کو لڑکا جانتے تھے وہ ایسا بچا کر وہاں سے باہر چلے گئے اور جاتے وقت کنس کو سراپ دیکر
یہ اپنے ادھر م کرنے کا دند ضرور پالیکا اور شری کرشن جی نے لڑتے وقت اپنی ہما سے اپنا بدن ہیرے کی طرح ایسا کڑا بنا لیا کہ
ہتھیار بھی نہ کاٹ سکے جبکہ شام سندر نے ہاتھ سے ہاتھ اور سر سے سر اور چھاتی سے چھاتی اور ٹھوڑھی سے ٹھوڑھی اور پیرو سے پیرو
سے ملا یا تب چانڑو نے بہت سے دانوں اور چچ کر کے شام سندر کو پکڑنا چاہا لیکن وہ اُسکے ہاتھ نہیں آئے تب چانڑو نے اُداس
من میں کہا کہ دیکھو میں نے بہت پہلوانوں کو ایک ہی دانوں اور چچ سے مار ڈالا نہ معلوم اس لڑکے کے کتنا زور ہی چسپ میرا کچھ نہیں
اور یہ لڑکا جب مجھ کو ایک انگلی بھی مارتا تو میں گھرا جاتا ہوں اتنی کتھا حنا کر شکریہ لوجی بوسے کہ ایسا راجا جس پر ہم پریشور کو
جی اور شری برہما جی بھی نہیں کھڑے اور مخفون نے اپنے دو قدم میں چڑھ کر لوک نا ب لیے تھے انکو چانڑو نے پہلوان کی طرح کپڑے
چانڑو اور شک شام اور بلرام کی مہمانیں جانتے تھے لیکن انھوں نے کچھ بزم میں بڑا تپ کیا تھا جسکے پر تاپ سے انکا بدن
کے بدن سے اسپرش ہوتا تھا۔ یہ بات برہما وک دیو تو کو بھی جلدی نہیں ملتی جبکہ چانڑو نے پھیل اور بل سے شری کرشن جی
تب وہ چھپے کو دکر چا جاتے تھے۔

انشائی لڑنا شیا م اور پیرام کا چاٹو در اور شیک سیلو ان سے



جیون بھولن کے پات پر اوس رہے لپٹائے

مومنین مکہ پر شرم حل سوچا تے شکہ اے

ووم

دو ہن مکھ پر شرم جل سو سے ات تلکھ راے
جیکہ چانڈور نے سجھے پیٹ کر ایک مٹکا شام سندر کی چھاتی پڑے زور سے مارا اور اُنکے بدن پر پھول برابر چوٹ بھی مین لگتی تھ
شری کرشن جی نے دونوں ہاتھ اُسکے پکڑ کر اپنے سر کے چاروں طرف لٹھایا اور ایسا زمین پر پڑکا کہ بدن اُسکا اکھاڑے کی مٹی میں گھسکران
اُسکا نکل گیا اور جسطرح لڑکا چپٹی کو پکڑ کر مار ڈالتا ہوا سبط جی برابر امی نے بھی ششک پہلوان کو مار ڈالا اور جیتن آتما دونوں پہلوانوں کا سینکٹھ
دھام مین پہونچ گیا جب اُنکے مارے جانے کے سجھے پٹیل اور توشل اور کوٹ پہلوان لوگ تلوار لیکر شری کرشن جی سے لڑنے کے واسطے آئے
تب شری کرشن جی نے بائیں پیر سے ایک لات ملکر نشل اور توشل کو مار ڈالا اور برابر امی نے بائیں ہاتھ کے ٹکے سے کوٹ پہلوان کو مار ڈالا
ان باچون کے مرتے ہی باقی پہلوان جو اُنکے ساتھی اور چیلے وہاں تھے اپنا اپنا پران لیکر بھاگ گئے یہ حال دیکھتے ہی متھرا باسی اور
بھگت لوگ خوش ہو کر آپس میں کہنے لگے کہ بڑا بھاگ اس پتھوی کا سمجھنا چاہیے جہاں ان لڑکوں کے چرن پڑتے ہین اور گوال
بالوں کی برابری کوئی نہیں کر سکتا جو اُنکے ساتھ دن رات رہ کر اپنا جہم سوار تھ کرتے ہین اور گویان دھن ہین جو آٹھون سپر
مونی مورت کا دھیان اپنے ہر دے مین رکھ کر اُنکے ساتھ پریت رکھتی ہین اور جو جو بچے گوکل مین جنم لیکر شام سندر کا دشمن کرتا رہا اُنکو
خکے حت مین نت بسین ماگھن پر پُج جڈاے
دو تون سے اچھا سمجھنا چاہئے۔

خاکے حیات میں نہ بسدین ماکھن سوچو جدراے

۱۔ حواس کے بھاگ کی مہا کہی نہ جاے

493

دوہا
برجیا من کے بھاگ کی مہا کی نہ جاے
راجا کنس نے پائی ہونے پر بھی ہمارے ساتھ بڑی بھلائی کی جسکے بلانے سے ہلوگوں نے بیگنہ ناتھ کا درشن پایا نہیں تو
انکا درشن ملنا دیوتوں کو بھی کٹھن ہوا اور راجا اسوقت متھرا بایون نے اسطرح پرشام اور بلرام کی بہت استت کی اور دیوتوں نے آکاش سے
شیام اور بلرام پر پھول برسائے اور متھرا بڑی مین یہ حال منکر ب چھوٹے اور بڑے خوش ہوئے سوائے راجا کنس کے اور چٹنے لوگ
رنگ بھوم مین تھے خوش ہو کر جرجر کار کرنے لگے اور باجے والے بہت طرح کا باجا بجانے لگے اور شیام اور بلرام بڑی خوشی سے گوال
بانو کو وائون بیچ بتلانے لگے اور راجا کنس چاڑھ اور ادک پہلوانوں کے مارے جانے سے بہت اُداس ہوا اور متھرا بایون سے کہنے لگا کہ
تم لوگ شری کرشن جی کی جیت ہونے سے خوش ہو کر باجا بجاتے ہو جب اسکی بات کا کسی نے کچھ جواب نہیں دیا تب اُسے غصہ سے
چلا کر اپنے ساتھ والے دیت اور شور بیرون سے جو چمان پر بیٹھے تھے کہا کہ تم لوگ ان لڑکوں کو باہر لیا کر تلوار سے مار ڈالو اور باجا بند کر
دے اور گوالوں کو باندھ لو اور بسدیو اور دیو کی اور اگر مین میرے باپ کو مار کر رنگ بھوم کا پھانگ بھیتے بند کر دو یہ بات سنتے ہی
جب انھوں نے ننگی تلواریں لے کر شیام اور بلرام کو جا کر گھیر لیا تب دونوں بھائیوں نے ایک ساعت مین بہت سے دیتوں اور
شور بیرون کو لڑ کر مار ڈالا اور باقی دیت اسطرح شری کرشن جی کے جمع اور پرکاش سے اپنا پرانے کر بھاگے جسطرح پرات سے سورج
نکلنے سے تارے چھپ جاتے ہیں اور جب بسدیو اور دیو کی جی نے شیام اور بلرام کے کشتی لڑنے کی واسطے آنے کا حال سنا تب دونوں بہت
گھبر کر رہ گئے۔

١٩٣

مہرین کو ہو جائے رخصتیاں جلد پیش

پیش

ام پر کیا کہ آج کنس کو مار کر بڈیو اور

جب شہر کے کرشن انترجامی نے پاتا اور پتا کو دیکھی جامرہ یہ پتی

ادھیائے سنتا لیسوان شری کرشن جی کا اگر سین کو را جگدی پھیانا

شکر یو جی نے کہا کہ اے راجا پر پھیلتا ہے کس وغیرہ کی نقش جلا کر سب اپنے اپنے گھر گئے تب شری کرشن جی اور شری بلرام جی کو ساتھ لیکر تیر خانہ میں بس دیو اور دیو کی جی کے پاس آئے جبکہ ماما اور بتاکی بٹیری اور کھلوی کھو اکرو دونوں بھائیوں نے انہیں چرنون پر رکھ دیا تب دیو کی ماما وکر پوئی کہ اے پران پیارے تم بارہ برس تک کہاں رہے میں نے تم کو بھی گود میں نہیں کھلایا۔

دوہا سن جننی کے بچن پر پھو کر پاندھ جڈر اسے بھلے پریم بس دکھت کہ بولے ات سگیاے

ای ماما اور پران میں کیسا بھلائی تھا کہ یہاں پیدا ہوا کہ میرے واسطے تم لوگوں نے اتنا دکھ اٹھایا اے میں کچھ میرا پرادھ نہ بھولا کہ جب سے تم مجھ کو گول میں مندی کے گھر پہنچا آئے تب سے میں پریم تھا اس سے تمہارے پاس نہ آ سکا اور مجھ کی تہا بھائی رہتی تھی کہ جبکہ پیٹ میں دس مہینے رہ کر میں نے جنم لیا آئے بال چر پر میرا کچھ نہیں دیکھا اور نہ لڑکپن میں ماما اور بتاکی کا کچھ نہیں پایا دوسرے کے گھر رہ کر بھٹا اتنے دن گنوا لے جنھوں نے ہمارے واسطے اتنے دکھ اٹھائے ان کی کچھ سیوا ہے نہیں ان ہم کو تمہاری سیوا کرنا اور بال چر تر کا شکہ دکھانا اچھا تھا وہ سب سکھ نندا اور حسب وادجی کو ملا۔

دوہا سبے جیو ننداں سے شکہ باوت دن رین اٹھیں ہمارے جنم سے بھٹے بھو کچھین

ای ماما جس تیر سے اسکے ماما اور بتاؤ کہ جاتے ہیں وہ تیر ضرور نرک بھوگتا ہو سنسا میں ساتھ تیر میں اسی کو سمجھنا چاہیے ماما اور بتاکی تھل اور سیوا انسا باجا کر مناسے کرتا ہوا آدمی کا تن پاکر جو کوئی اپنے مان اور باپ اور گرو اور بڑے بوڑھوں کی سیوا اور ستری اور لڑکوں کا پالن نہیں کرتا اسکا لوک اور پر لوک دونوں بگڑتا ہو۔

دوہا انا ت مات سے پران دھن کپت کرے جو کوئے تاکو تینون لوک میں کبھی بھلو نہیں ہوئے

ای ماما جو میں برہما کی عمر پاکر جنم بھوگتا رہی سیوا کروں تو بھی تم سے آکر نہیں ہو سکتا اسلئے تمہارا رنیا ہو کر یہ بنے کرتا ہوں کہ پرادھ چھاکرو اور سب دکھ اور سکھ اپنے گرمون کے پھل بھوگتا ماما اب تم سوچ چھوڑ کر خوشی مناؤ میں تمہارے حکم پانے سے سرگرم ہو پاناں جانے سے بھی نہیں ڈرو لگا اور آٹھون سڈھ اور نو تیرہ تمہاری داسی بنی رہیں گی۔

دوہا جد پ ہم اگن بھرے پر گئے مہا اسادھ تپ ست ہت جان کے چھاکرو اپر ادھ

جب یہ بات سنکر بسدیو اور دیو کی جی کو گیان پراپت ہوا تب انھوں نے سمجھا کہ یہ ہمارے تیر نہ ہو کر تیر بھون پت ہیں اپنی راجھا سے پریتوی کا بوجھ اتارنے کی واسطے اتار لیکر جو جو کام کیے ہیں وہ آدمی سے نہیں ہو سکتے یہ سمجھ کر وہ دونوں شری کرشن جی کی استت کرنے لگے لیکن شری کرشن جی اور بتی سیویلا سنسا میں کرنا چاہتے تھے اسلئے انھوں نے وہ برہم گیان اٹھایا اور دیو کی جی اٹھو اپنا بیٹا جانکر گود میں بٹھا کر پیار کرنے لگے اور انکا ماما اور سر جو کم کرا یا خوش ہوئے کہ چھاپا کہ بھول گئے اور شیام اور بلرام کو ساتھ لے کر ٹری خوشی سے اپنے گھر آئے۔

چو پائی پریم ہلاس میں اریکھیں انجو جنم پھل کر لیکھیں ات آنند بھو من ماہین سو کہ سکت شاردانا

ای راجا پر پھیلتا بسدیو جی نے گھر پہنچ کر اسی وقت دس ہزار گنوں کا دان چوشیا مندر کے پیدا ہونے پر میں میں

برہمنون کو بدھ پور یکس دیا اور دونوں بھائیوں کو گوال بالون سمیت چھین پرکار کے بھوجن کر کے اچھا اچھا کھانا اور کپڑا پہنایا تب شری کرشن جی نے بلرام جی سے کہا کہ بنا راجا کے پر جا کو دکھ ہوگا اور بسدیو جی کو را جگدی پر پھیلائے سے سنسا ری لوگ ایسا کہنے لگے کہ راجا کے لایح سے کنس کو مار ڈالا اسلئے اگر میں جی کو جنکا راج کنس نے چھین لیا تھا راج دینا چاہیے ایسا بجا کر شیام سندر بلرام جی اور بسدیو جی کو ساتھ لے کر اگر میں جی کے پاس گئے اور انکو دتہ دت کر کے اور بت دیکھ بولے کہ اے ماما جی آپ راج سنگھاسن پر پھیلا کر راجا کا پالن کیجیے اور مجھ کو اپنا داس سمجھ کر کسی بات کا سند یہہ اپنے من میں نہ لائیے سب پریتوی کے راجا لوگ اپنے اپنے دیش کارو پیہ آپ کو دے کر آپ کے آدھین رہیں گے۔

چو پائی نر بھے راج کر دجک ماہین اب تم کو شستے کچھ ناہین

جین میں تھیں باندھ ہم انہیں جین میں تھیں باندھ ہم انہیں یہ بات سنکر اگر میں جی ہاتھ جوڑ کر بیٹھ پور یکس بوسے کہ اے دیو کی نندن تھے بہت اچھا کیا کہ راج کنس اور اسکے بھائیوں کو کوہوب پائی اور ادھر می تھے مار کر جڈھنوں کا دکھ چھڑایا جس طرح تھے دیت اور راجھس اور ادھر میو کو مار کر ہر بھکتو کو سکھ دیا اس طرح راج سنگھاسن پر پھیلا کر راجا کا پالن کر دیا تب شری کرشن جی بولے کہ آپ نے سنا ہوگا کہ راجا ججات کے سراپ دینے سے جڈاک اُنکے بیٹوں نے راجگدی نہیں پائی تھی اور ہم بھی اسی گلی میں پیدا ہوئے ہیں اسواسطے ہمارا راج سنگھاسن پر پھیلا نہ چاہیے آپ راج سنگھاسن پر پھیلا رہیے گا کام سب ہم کر دینگے جو جو آپ حکم دینگے۔

سورٹ ہم کر میں سب کاج جو آئیں دیکھے ہمیں

کر دیتھ تم راج دور کرو سند یہہ سب کر دیتھ تم راج دور کرو سند یہہ سب ای ماما جی آپ راج سنگھاسن پر پھیلا کر گنوا اور پران اور ہر بھکتو کو سکھ دیکھیے اور جو جڈھن کنس کے ڈر سے تھرا پڑی اپنی جنم بھوم ہو کر دوسرے دیس میں جا بے ہیں اُن سب کو ناکر یہاں بسائیے اور پر جا بے بہت دھن لینے کا بوجھ نہ رکھ کر کسی کو بنا اپر ادھ دتہ نہ دینے کیجئے اگر میں نے شری کرشن جی کا کہنا اپنے بھاک کا اُدے ہونا سمجھ کر ان لیاتب شری کرشن بھکت ہنکاری نے اگر میں کو راج سنگھاسن پر پھیلا کر بدھ سے راجگدی کا تلک لگایا اور شری کرشن جی اور بلرام جی دونوں بھائیوں نے راجا اگر میں پر چوڑ دیا یا اور سب چھوٹے اور بڑوں نے منکا چار منایا اور تیرہ باسی خوش ہو کر شری کرشن جی کی استت کرنے لگے اور دیوتوں نے خوش ہو کر انکے پھول سے انہیں پھول برسائے راجا اگر میں کے کہنا بھیجے سے سب جڈھنیں جو بھاک گئے تھے وہ پھر تھرا میں اگر بے جیکہ شری کرشن دیندیاں نے اُن جڈھنوں کو بہت دکھی اور کنگال دیکھا تب اُن سب کو رہ پیہ اور گنوا اور کپڑا اور گانوں اور مکان اور باغ وغیرہ جس کو جس چیز کی چاہنا تھی وہی چیز دے کر ایسا خوش کر دیا کہ اُنکو پھر کسی چیز کی خواہش نہیں رہی اور بسدیو جی اور دیو کی ماما کو بھی بہت خوش کر دیا اور جو جڈھنیں بوڑھے اور کمزور تھے وہ لوگ شری کرشن جی کی امرت سو پی پر نظر پڑنے سے جوان ہو کر بدست ہو گئے۔

دوہا سب کاج کینہ جہان ماہن پھو بھج راج

اگر میں کے راج میں سکھ کو سداساج

رہ جاؤ گے تو شری راجا آؤک سولہ ہزار گویاں جو دن رات تمہارا ہندو کھنکھراتی آنکھیں ٹھنڈی کرتی تھیں اور پانچ گوال بال جو تمہارے ساتھ گوجراتے وقت ٹری کی دھن سنکر اپنا جنم پھل جانتے تھے وہ سب تمہارے بنا کیے جیونیکے ایک نذرانے جو تم میرا کسانہ مانکر جلو گون کی پریت چھوڑو گے تو یہاں رہنے میں تم کو کیا جس نے کاجن اگر سین کو تم نے راج دیا ہو رات دن ان کی سیوکائی کرنا پڑیگی یہ اپان تم سے کس طرح سہا جائے گا اسلئے برندان کو چلو۔

چوبانی

برج بن ندی یہاں بہا رو گائین کو من تے نہ بسا رو انہیں چھوڑیں تم کو برج ناقہ چاہیں سب تمہارے ساتھ اسی طرح گوال بالوں نے بہت سی باتیں شری کرشن جی سے کہیں لیکن انھوں نے نہیں مانا تب کچھ گوال بال شایام اور بلرام کے ساتھ تمہارے رہنے کے واسطے تیار ہو کر نذرانے سے بولے کہ آپ نچت ہو کر گھر پر چلیے ہلوگ پیچھے سے آنکو بھی ساتھ لیکر برندان میں پہنچتے ہیں یہ بات سنتے ہی مندرجی برہ ساگر میں ڈوب کر تصویر کی طرح چپ چاپ کھڑے ہو کر موہن پیارے کا منہ دیکھنے لگے اور مارے سوچ کے ایسا گھبرائے جس طرح سانپ کے کاٹنے سے آدمی بیا کل ہو جاتا ہو۔

دوہا

برہ بھاکشٹ مہا جانت ہر سب کو سے جاسون بھیرت پران پت تا کی گت کہہ ہوے یہ حال آنکا دیکھ کر بلرام جی نے مندرجی سے کہا کہ امی با تم اتنا سوچ کیوں کرتے ہو تمہوڑے دونوں ہلوگ یہاں کام کرتے ہو

چوبانی

ہر پر گئے بھو بہار امارن اکسیر گرگ تم سے سب کارن بات بننا ہمارے نہیں کو و تمہارے پیر کما وین دود اکی با برندان کا ایسا سکھ دوسری جگہ ملنا کھنن ہی اسلئے تمہارا کھچوڑ کر کہیں نہ جاؤنگا میری ماما وہاں بیا کل ہوتی ہوگی اسواسطے میں تم کو یہاں سے ہٹا کر تاہون جہیں تمہارے جانے سے اُسکو دھیرج ہو یہ بات سنتے ہی مندرجی بہت بیا کل ہو کر شری کرشن جی چرنون پر گر پڑے اور رو کر بولے کہ امی بٹیا ایک بار تم دونوں بھائی میرے ساتھ چلکر اپنی ماما آؤک سب کسی کو دھیرج دیکر چلے آؤ میں تمہارا چرن چھوڑ کر برندان نہیں جا سکتا تمہاری ماما تمہارے واسطے ماھن روٹی بنا کر بھیجی ہوئی تمہاری راہ دیکھتی ہوگی اس میں جان کر کیا کوئی گام جلدی گھر کو چلو۔

چوبانی

کیون جیون بن دشمن پائے ایو بیٹا میں نے بارہ برس تک تم کو پا لکر سیا ناکیا لیکن تمہارے پرتاپ اور ہما کو نہیں جانا اب تم بسدیو جی کے بیٹے بنکر گرگ جی کا بچن سچ کرتے ہو جب ہم پر دیکھ پڑا تا تب تم ہماری رچھا کرتے تھے اب وہ دیا گیا ہوئی جو تم کو اپنے بچوگ میں مانا تھا تو اسی دن گو بر دھن پہاڑ ہم پر کیوں نہ گرا دیا جسکے نیچے دب کر سب مر جاتے تو آج یہ وشا ہلو کیوں دیکھنی پڑتی۔

دوہا

دیکھ پریت ات مندر کی بسدیو منہ سہات سچ رہے سب پریم میں کہ نہ سکت کچھ بات

جب اس طرح نذر آؤک سب روئے اور بلاپ کرنے لگے اور موہن پیارے نے اُنکی یہ وشا دیکھ کر سچا کیا کہ یہ لوگ ہمارے بچوگ میں جیتے نہیں جینگے تب اپنی ماما جیسے سب سنسا کو بھلا کر کھاؤ آپر پھیلا دی اور ہنسا کر کہا کہ امی با تم کو واسطے اُداں ہوتے ہو میں تم سے کہیں دو روزہ نہ کر میں کوں پر یہاں رہو نگا جسو وامیری ماما اور برندان کی سب استری اور پرش میرے واسطے سوچ کرتے ہو گئے اسلئے آنکو دھیرج دیتے کے واسطے تم کو ہٹا کر تاہون جبکہ پریشوری کی ماما یا اپنے سے مندرجی کو کچھ دھیرج ہوا تب وہ ہاتھ جوڑ کر بولے کہ امی جگتنا تھو

چوبانی

میرا سبھی چودہ بھون سُرن بید پُرا ن میت دیو ستا پ سب کیو سکر ت کی کھان پھر ساکھی چودہ بھون سُرن بید پُرا ن یہ بات سنتے ہی بسدیو جی بہت سارو پیار اور رتن آؤک نذرانے جی کو دیکھنے پور باب بولے کہ امی مندرجی جو آپکا تم سے میرے ساتھ آیا ہو اس سے میں اُنکی بھی نہیں ہو سکتا ان دونوں لڑکوں کو اپنا جاکر بیان دہان رہنے میں کچھ بھید مت سمجھنا امی راجا پر بھیت مندرجی نے یہ بات سنکر شایام سندر کو وندو ت کی اور پانچ سات گوالوں کو وہاں چھوڑ دیا اور سب کو ساتھ لے کر روتے پٹتے برندان کو چلے لیکن سب لوگ تمہارے طرف پیچھے ہٹ کر دیکھتے جاتے تھے۔

چوبانی

پاکل باب سوچت بھاری ہارے سر میں منو چاری اکا ہو سہ کا ہو کی ناہین اٹھ بٹ چرن پرت گت ناہین جب شری کرشن جی نذر آؤک کو ہٹا کر کے راجا اگر سین اور بسدیو جی سمیت راج مندر پر پہنچے تب جڈنشی لوگ برجیا سیون کی پریت دیکھ کر آپس میں اُنکی بڑائی کرنے لگے اور راستے میں مندرجی موہن پیارے کی مہا یاد کر کے برجیا سیون سے کہتے جاتے تھے کہ دیکھو جتنے بڑا ہوا وہ کیا جو پر برہم پریشور سے اپنی گنوں میں چروائیں اور تھوڑا سا دہی اور ماھن گرانے اور کھلانے کیواسطے جسو داسنے آنکو اوکھل سکے باندھ دیا تھا تب بھی انھوں نے اپنی بڑائی نہیں چھوڑی گو بر دھن پہاڑ کو اٹھا کر برجیا سیون کی رچھا کی اور میرے لینے کیواسطے لیکن لوگ میں دوتے گئے اور ہم لوگوں نے اپنے اکیان سے آنکو نہیں بچا نا جب مندرجی ایسی ایسی باتیں اپنے ساتھیوں سے کہتے اور بھیتا تے ہوئے برندان کے نزدیکی پہنچے تب موہن پیارے کے بر دھن بیوش ہو کر گر پڑے جب جسو داجی نے جو آٹھون پر تھرا لیا راہ دیکھا کرتی تھی دیکھا کہ گوپ اور گوال برندان کی طرف سے چلے آتے ہیں تب جسو داجی بڑی خوشی سے اس طرح دوڑ کر شایام اور بلرام کو دیکھنے چلے جس طرح بھیرے کو دیکھ کر گنو دوتی ہو۔

دوہا

وہا جی ات بھکت بھی سنت روہنی مائے اور اس دھامین سے برج تیا ت کساے جب انھوں نے مندرجی کے پاس پہنچ کر شایام اور بلرام کو نہیں دیکھا تب جسو داجی نے گھر کو مندرجی سے پوچھا کہ امی کت تم میرے رام اور کرشن کو کھو کر اُنکے بدلے یہ گنا اور کپڑے آئے ہو جس طرح اندھا آدمی پا رس پھر پڑا پا کر اُسکو نہیں جانتا اور جب اُسکو بھینک کر پیچھے سے اُسکا گن سُنتا ہو تب سو ارونے اور بھپتانے کے اُسکو کچھ اور ہاتھ نہیں آتا اسی طرح تم میرے انول اہل کو اپنے ہاتھ سے کھو کر یہ سب کا بچ اُٹھا لاتے ہو ان کے بنائیں یہ سب رتن آؤک مال لیکر کیا کر دگی امی مور کو مت مندرجی کے ساعت بھر الگ رہنے سے میری چھائی جیتتی تھی اب اُنکے بنا میرا دن کیسے گزاریں گے اب اُن کے بچے تم پر بھی تم آنکو زبردستی لو اے گئے اب اُن کے بنا ہم لوگ کیسے جیونگی یہ بات جسو داجی کی سنتے ہی مندرجی آنکھ نیچے کیے ہوئے رو کر بولے کہ امی برا بھلا ہے سب گنا اور کپڑا آؤک

شری کرشن جی نے مجھ کو دیا تھا لیکن مجھ کو یہ سدا ہم نہیں رہی کہ کس نے لیا موہن پیارے کی باتیں تم سے کیا کمون انکی کھورتائی شکر
تکو بڑا دکھ ہو گا جب وہ کنس کو مار کر میرے پاس آئے تب اپنے کو بسدو کا بیٹا بتا کر ریت ہرن باتیں کرنے لگے ان کی بات سنا جب میں
اچھبھا مانکر روئے لگا تب مجھ کو بہت دھیرج دیکھ کر دیا ایہ پریمان نے تو بھی گرگ من کے کئے سے ان کو پریشور جانا لیکن بایا
بس ہو کر انکو اپنا بیٹا سمجھا رہا اب پتر بھاو چھوڑ کر پریشور کے برابر لگا بھجن کرنا چاہیے جب جسوداجی نے یہ سب حال منہجی سے
سنا تب وہ اور زیادہ مایاموہ میں پڑ کر روئے لگے اور شیا م سندر کو اپنا بیٹا جان کر نندرا سے بولیں کہ اچھنت تم کو دھکا دے
جو انکے منہ سے اویسی بات سنا کر چلا آئے اور شیا م اور بلرام کو تھرا میں چھوڑ کر یہاں آکر منہ دکھایا تم رام اور کرشن کے بنا
جی کر یہاں کون سکھ یاؤ گے۔

چوپائی

مارگ سوچو پر یو کہہ بھانتی

دوہا

کیسے بران رہے بچے بچرت آند کنر

سورٹھ

میں تھرا میں جا رہا ہوں ہر کی دھماکے ہوئے

ایہ مورکھ تم میرے دونوں پران پیاروں کو کمان چھوڑا نے میں ابھائی اپنے لال کے ساتھ نہ جا کر تم لوگوں کے کئے سے بھرتی
میں بھی ساتھ جاتی تو کس واسطے انکو چھوڑا آتی۔

چوپائی

جیون پران کل برج پیارو
پھلک ست ہیری بھیو بھاری
پوچھت بلکہ جسوت میت
تم کو بد ارج جب کینھو
تم کچھ ہر سے بنے نہ بھالھی
یہ سنکر نند جی بولے۔

دوہا

میں اپنی سی بہہ کو دے پر بڑ تر بھون ناخہ

سورٹھ

جو چاہیں سوئی کرین کہہ میں میرے ہاتھ

کہہ کے تونہ پر نام بہر شیا م لیسو کیو
اور بلرام نے یہ کہا کہ میری مائا تو کھی نہ ہونے پاوے تم جا کر اسکو دھیرج دنیا کچھ دنوں میں ہم بھی آکر اس سے ملنے جسوداجی سے

اپنے لال کا سکر سوچ میں ڈوب گئیں اور نند اور جوہا آدک سب برجیاسی موہن پیارے کا بال چتر یاد کر کے روتے پٹتے ہوئے اپنے
اپنے گھر آئے لیکن شام اور بلرام بنا انکو برندن اجازت معلوم ہوتا تھا اور نند اور جوہا کبھی کوئی ناخہ کو اپنا بیٹا جان کر ان کی یاد کر کے
روتے تھے اور کبھی الیشور بھاو لکھ کر انکے چرنوں کا دھیان کرتے تھے اور شری کرشن جی کے برہمن سب پش اور بھجی اور گوال بال
اور گوال آدک بیا کل رہ کر گھون کے پھل اور پھول بھی کھلا گئے جب شیا م سندر نے ان گوال بالوں کو جو تھرا میں رہ گئے تھے کچھ دنوں
کے بعد گھنا اور کپڑا آدک دے کر بد کیا اور ان لوگوں نے برندن میں آکر سب چتر نند لال جی کا جو انھوں نے کچھ آدک کے ساتھ کیا تھا
برجیاسیوں سے کہا تب گوپیوں نے کبری کا حال سنتے ہی سوتا ڈاہ سے بڑا سوچ کیا اور یقین کر کے جانا کہ اب نند لال جی برندن میں
نہیں آویسے یہ بات سنتے ہی برجیالا آپس میں اکٹھا ہو کر ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ دیکھو شیا م سندر نے ترکو کی ناخہ ہو کر اونچ نیچ
ذات کا کچھ بچار نہیں کیا کجا کو سندر روپ دیکھ کر اپنی رانی بنا لیا دوسری بولی کہ کجا نے موہن پیارے کو ایسا بس میں کر لیا ہو کہ بنا
ایا اس کے کوئی کام نہیں کرتے ہیں اب وہ انکو یہاں کیوں آنے دیگی اگر رونے آکر چارے چت چور سے کبری کا سدا کہا ہو گا اسی سے
جا کر وہ تھرا بسے ہیں دوسری گوپی نے ایک گوپی سے پوچھا کہ تو نے کجا کو دیکھا یا نہیں وہ بولی کہ میں وہی بیچنے کے واسطے تھرا
میں آئی تھی تب اسکو دیکھا تھا وہ مالن کی بیٹی ایسی کبری اور بصورت تھی کہ اسکو دیکھ کر سب استری اور پرش ہنسا کرتے تھے شیا م سندر نے
لاج اور دھرم چھوڑ کر داسی کو اپنی رانی بنایا یہ بات سنکر ہلوگوں کو شرم آتی ہو دوسری بولی کہ اچھکھی تم نے یہ بات نہیں سنی
کہ اب وہ انکی استری بنی ہو۔

چوپائی

وہ بہر تا وہ ان کی ناری
جیون موتی سیپی میں بھالھیو
بوجھی سکل شیا م کی باتیں

برج بنتا چھوڑیں اب یا تین

دوسری نے کہا کہ اچھکھی وہ دن نند لال جی کو بھول گئے جب راجا کنس کے ڈر سے بھاگ کر برج میں آئے تھے اور گوال

دوسری نے کہا کہ جیسے کوئل کا انڈا کو اسیوے اور بچا پیدا ہو کر اپنے ذات بھائیوں میں ملتا ہوا دیکھ کر پیارے نند

اور جوہا اور ہم لوگوں کی یہ دشا کر کے بسدو اور دیو کی کے پاس چلے گئے دوسری سکھی بولی کہ اب وہ اچھا اگر سین کے پاس

سکھاسن پر بیٹھے ہیں اس سے انکو برجیاسی اور مری کا نام لینے اور مور نکدہ دیکھنے سے شرم آتی ہو۔

نئی ناری کجا ملی نے اسکو نیو نیمہ

کئے اپنی گھات دن دن سکھ دونوں بھیو

بھو کے برج کی بات کچھ گیل رس رس کو

دوسری نے کہا کہ اب تم لوگ انکی چرچا کیوں کرتی ہو اپنے من سے بچار کر دیکھو تو وہ ہمارے ذات بھائی نہیں ہیں آگے یہاں

انکا نام گوپی ناتھ اور نند لال اور کھنیا اور شری کرشن تھا اب وہاں باسدا اور دیو کی نندن پرگٹ ہوا تھوڑے دن کی واسطے انھوں نے
برجبا سیون سے پریت کر کے پانی برستے اور آگ لگنے سے سب کی رچھا کر دی تھی۔ اور راجا چھوٹ جسطرح پھل بنا پانی کے تڑپتی ہو اسطرح
سب برجبالا ون رات بیا کل رہ کر موہن پیارے کی چرچا آپس میں رکھتے تھیں۔

دوہا

رکھو نہیں سمات کچھ گھر بن بن نند نند
کمان لگ کیے ای سکی نہ موہن کے کھیل
ان بن یون گول بھو جیون دیک بن تیل

سورج

رہت میں جل چھا سے مگر گن شیا م کے
دوسری گوپی بولی کہ کوئی آدمی تھا میں جا کر موہن پیارے سے کہہ دے کہ سب برجبالا تمھارے برہ ساگر میں ڈوب رہی ہیں تم
جلدی پہنچ کر تھا وہاں سے بار نکالو اور تم برہنا میں پھر اگر سوچو گے کہ چرانے کے واسطے کوئی نہیں کہے گا اور تم کو مانگھن اور
وہی چرانے سے بھی مت نہیں کرنیگی۔

دوہا

مانگ دان نہ چھین اب نہیں کہہ میں مان
آسے درس پون دیکھ تم بن نکست یران

سورج

ایسے کہہ کہ پاسے لاوے پھرنا سے ہر
دوسری نے کہا کہ اب موہن پیارے کو کیا کام ہو جو راجا شکر اور بلاس چھوڑ کر بیان گوال کھلاوین اور ہاتھی کھوڑا شکم پال
کی سواری چھوڑ کر بیان گوال چھوڑ دو دوسری نے کہا کہ اگر پیار ہو وہ موہنی مورت مجھ کو ایک ساعت نہیں بہوتی۔

دوہا

سچے ہو میں دیکھیں نیند پر ت ہو میں
دوسری سکی بولی کہ ای سکی شیا م سندر بنا مجھ کو اپنا کھرا اور قانون اجاڑ معلوم ہو کر برہنا میں کے کوچ دیکھنے سے رونا آنا ہی اور بیان
پہل جو امرت کا سوا دوتے تھے اب وہ نہ ہر کے برابر معلوم ہوتے ہیں اور جی نہیں کی بولی سنگر میں پر سن ہوتا تھا ان کا بولنا نہیں
میں گانسی کی طرح چھوٹا ہو۔

چوپائی

جب سے بچے کنو کھائی
ای راجا اسطرح سب برجبالا انھوں پر پور ہون کی طرح بیا کل رہ کر جو مسافر اس راہ سے تھرا کو جاتا اسکے پانون پر کرتی تھیں
ای بوی شیا م سندر ہم لوگوں کا من چڑا کر تھرا میں جا کر راجا ہوے ہیں اُن سے یہ سندھیا ہمارا کہنا کہ جن برجبالا ون کا پران
اندر کے پانی برسانے سے گور و من پہاڑ اٹھا کر بچا تھا وہ سب تمھارے برہ میں آنکھوں پر اپنی آنکھوں سے آنسو پانی

کی طرح برساتی ہیں اور جیسی اُسوت اندھی بہتی تھی ویسی اُنکی سانس اُلٹی چلتی ہو اب سب وہ اُسی برہ ساگر میں ڈوب کر اچا بہتی
ہیں کیوں تمھارے ملنے کی آسا پر اب تک جیتی ہیں تم آنکھوں میں اور اپنی داسی جانکہ جلدی چلے آؤ اور گوپی بولی کہ ای بڑا ناقد ہم
دیکھیا ریون کو ڈوبنے سے بچا کر ہمارے کلیجے کی آگ اپنی امرت روپی چون سے بچاؤ اور جب برہ ساگر میں ہلوگ ڈوب کر مر جائیگی
تو مجھے سے آکر کیا کرو گے۔

دوہا

ایک بار ہم آے کے درشن دیکھے شیا م
دوسری سکی نے کہا کہ ای بوی تمکو نارین جی کی سو گند ہو جیسا کہ وہ اور یہ بھی موہن پیارے سے کہنا کہ راجا پیاری
تمھارے بچوگ میں ایسی دلی اور نزل ہو گئی ہو کہ اُنکے ٹھینے کی سامنے نہ کھڑے ہو جانی نہیں جاتی ہو دو چاروں میں مرجائے تو غیب نہیں
بھلا پھلی پریت سمجھ کر اُسکا پران تو بچاؤ۔

دوہا

سدا بدھ سب تن کی گئی رہو برہ دیکھ چھاے
ایسے نچ بیت کت سندھیا شیا م کو
جیکہ سپا برہنا میں بولتا تھا تب اسکی بولی سنگر وہ سب برہنی کہتی تھیں کہ ای سپا ہلوگ اسطرح اپنے دکھ میں بیا کل میں
پھر تو ایسی بولی بول کر ہمارے کلیجے کی دہی دہائی آگ کیوں سلگا تا ہو۔

چوپائی

کرت کہا اہی کھنائی
ایک کت چاتک سے تیری
ہر بن بولت بیج میں آئی
اگر بھپی میں چیری تیری
اچاوت برہنا آر ت
پوڑے ہو نہ جہان کھرائی
کلاے اگلو جنم بگا رت
اوپے ٹیر سناوہ جانی

دوہا

مانینگ تیر وکیو تیرے ہت گھن شیا م
جسطرح پیسا سواتی کے بوند کے واسطے بیا کل رہتا ہو
لیہ جس چاتک بڑوے آدہ سکھ دھام
سب برجبالا موہن پیارے کے ملنے کی واسطے بیا کل رہتی ہیں

دوہا

کو دایے کہ اٹھت برج میں بولت مور
کو جت کرت بجال مور سکی بیری بھیے
سب برجبالا موہن پیارے کے ملنے کی واسطے بیا کل رہتی ہیں
سب برجبالا موہن پیارے کے ملنے کی واسطے بیا کل رہتی ہیں

چوپائی

سب برجبالا موہن پیارے کے ملنے کی واسطے بیا کل رہتی ہیں
سب برجبالا موہن پیارے کے ملنے کی واسطے بیا کل رہتی ہیں
سب برجبالا موہن پیارے کے ملنے کی واسطے بیا کل رہتی ہیں
سب برجبالا موہن پیارے کے ملنے کی واسطے بیا کل رہتی ہیں

دوہا

برجبا سی پر بھ درس کو آسا لگ رہے پران
نند جیوت گو پکاس با سر یہ دھیان

ایک ہوا سو کروں میں من چت دے وہ کاج
 یہ امتت سنگر شری کرشن جی نے خوش ہو کر سدر سے کہا کہ ساندھین ہمارے گرو اپنے کتب کے ساتھ بیان نہانے آئے تھے تو اپنی
 لہر سے اُنکا بیٹا ہالیگیا ہوا سو تو اُسکو جلدی لادے گرو جی کی اگیا سے میں اُسکو لینے آیا ہوں سدر ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے مہا پرہیوان جاکا
 وہ لڑکا میرے پاس نہیں ہو لیکن پنج ضیہ نام دیت بڑا بلوان سنگر روپ سے پانی میں رہ کر جو ونگو بہت دکھ دیتا ہے وہ اس لڑکے کو
 نہاتے وقت اُنکا لیکھا ہوتا میں نہیں جانتا یہ بات سنتے شری کرشن جی بلرام جی سمیت پانی میں کود پڑے جبکہ سنگھاسر کے مارنے پر بھی اس لڑکے
 پتہ نہ پایا تب پچھتا کر بلرام جی سے کہا کہ اے بھائی مجھے برحق اس دیت کو مارا اور اس لڑکے کا تیرہ لگا یہ بات سنگر بلرام جی بولے کہ اے بھائی
 اس بات کی چننا چھوڑ کر اس دیت کا اُدھار کر دیجیے تب کرشن بھگوان نے اُسکو مکنت دیکر سنگھ روپی بدن اُسکا اپنے بھائی
 کے لیے اٹھا لیا اور اُسی وقت جم پڑی کے دروازے پر جا کر وہ سنگھ بچایا جیسے وہ آواز نہک باسیوں نے سنی ویسے وہ لوگ نہک نہک
 بیگنہ کو چلے گئے اور دھرم راج دوڑے ہوئے باہر آکر شری کرشن کے چرنوں پر گر پڑے اور بڑے آوڑے شیام اور بلرام کو اپنے گھلے جا کر
 بڑا اُنکھاسن پڑھیا لا اور چرن اُنکا دھوکہ چرنامت لیا اور بدھ پو نہک اُن کی پوجا کی اور خوشنودا رچھو لون کا گھبرا اور موتی اور رتن
 آدک کی مالا دونوں بھائیوں کو پہنائی اور پرکرا کر کے انپر جنور ہلاسنے لگے اور بڑے پریم سے ہاتھ جوڑ کر اسطرح کرشن بھگوان کی
 استت کی کہ اے پریم پریشور آپ ہمیشہ ہستے اور آندمورت رہتے ہیں ایک کبھی کوئی فکر نہیں ہوتی اور کبھی جی آٹھون پر آپ کی سیوا
 میں نبی رہتی ہیں اور آپ اپنے بھکتوں کی سب اچھا پوری کرتے ہیں اور بھگنہ وھام آپکا دیو لوک سے بھی اونچا ہی آپ نے مجھایا
 بہت سے اور مہیوں کو مکنت دے دی ہوا آپ کی نا بھ سے مکمل کا پھول نکل کر اُس سے برہما جی پیدا ہوئے اور آپ کی دیا سے
 برہما جی نے تینوں لوک کو پیدا کیا لیکن آپ کے بھیدا اور آو اور انت کو وہ بھی نہیں جان سکتے اور آپ نے سب جیوون سے پیدا
 اور پالن کرنے والے ہو کر اپنی اچھا سے اپنا بال روپ پرکٹ کیا ہوا میری دتوت آپ کو ہوئے جہاں شیش اور گنیش اور ہمیش آپ کی
 استت نہیں کر سکتے وہاں میری کیا سامت ہو جو آپ کے گنوں کو برزن کر سکوں جس طرح پچھلے جنم کے پُتر اُونے ہونے سے آپ نے دیا
 مجھ کو اپنا ورشن دیا اسی طرح اپنے آنے کا کارن برزن کیجیے یہ سنگر کرشن بھگوان بولے کہ اے دھرم راج ہمارے گرو
 بیٹا جو سدر میں ڈوب کر مر گیا ہوا اُس کو پھیر دو جو تم یہ کہو کہ مرا ہوا جو جم پڑی سے پھر کر نہیں جاتا تو میرا جادو بھی میری ہی باندھی
 اسیلے تم کو ہماری اگیا ماننا چاہیے یہ بات سنتے ہی دھرم راج نے ساندھین کا بیٹا وہاں لا کر نہ کیا کہ اے دنیا نا تھ مجھ کو پہلے سے
 معلوم تھا کہ آپ گرو کا لڑکا لینے کے واسطے یہاں آوینگے اس لیے اس لڑکے کو میں نے آج تک بڑے جتن سے رکھ کر دوسرے بدن میں
 جنم نہیں دیا یہ بات سنگر کرشن بھگوان پرسن ہو کر دھرم راج کو بھکت بردان دے کر بلرام جی اور اُس لڑکے سمیت وہاں سے
 انتر دھیان ہو گئے اور گرو کے پاس آکر وہ لڑکا دے کر بولے کہ آپ نے بڑی دیا کر کے ہم کو بڑا پڑھائی اور ہم سے کچھ سیوا
 بن نہ پڑی اور جو کچھ اگیا دیجیے وہ میں کروں ساندھین اپنا بیٹا دیکھتے ہی شری کرشن جی کو پریم پریشور کا اوتار سمجھ کر بہت
 استت کر کے بولے کہ اے ترو کی نا تھ جس کسی کو تم سا چیللا ملا اُسکو کون اچھا باقی رہے گی۔ اب میں خوش ہو کر تم
 یہ آسیر یاد دیتا ہوں کہ تمہاری پدیا ہمیشہ نئی بنی رہ کر سنسار میں جس تمہارا چھایا رہے جب کہ ساندھین

اور پڑتا تین نے شیام اور بلرام کو آند سے بد کیا تب دونوں بھائی اُنکو دتوت کر کے مٹھرا کو آئے اُنکے آنے کا حال پاتے ہی
 لہر یو جی اور راجا اگر سین جند بنشیوں سمیت آگے سے جا کر گاتے بجاتے ہوئے سمان پورکب اُنکو راج مندر پر لیگے اور سب
 چھوٹے اور بڑوں نے خوشی منائی۔
 آئے مٹھرا نگر میں سب کے آند کند
 گرو کی اگیا پائے کے ماکھن پر پھو ج چند
 اتنی کتھا شکر شکر یو جی بولے کہ اے راجا بھگنہ گرو کے واسطے شری کرشن جی بیکٹھ نا تھ ہو کر جو پریمی میں چلے گئے تھے گرو کی
 اتنی بڑی پدوی بھجنا چاہیے اور سنسار میں تن طرح کے گرو ہوتے ہیں ایک جو منتر پڑیش کرے دوسرا جو بدیا پڑھا دے تیسرا جو
 دھرم کی بات سکھا دے ان تینوں کو ایشور کے برابر بلوان کی سیوا کرنا چاہیے۔
 اودھیا پے چھالیسوان
 بھیجنا شری کرشن جی کا اودھو جی کو گویوں کے گیان سکھانے کے واسطے
 سنگر یو جی نے کہا کہ اے راجا جس طرح شیام سندر نے تندا و جیو و اور گویوں کو گیان سکھانے کے واسطے اودھو جی کو بھیجنا چاہا وہ
 کتھا کہتے ہیں سندر کہ جب کبھی مرلی منور تندا و جیو و اور شیام اڈک گویوں کی باتیں اودھو جی سے کہتے تھے تب اودھو جی اپنے
 گیان کے غور اور مترا کی راہ سے اُنکی ہنسی کرتے تھے اس واسطے کہ یہ بھی نند نندن نے ایک دن راس لیلادک پر چھالیسویں چرچا چھوڑ
 بلرام جی سے کہا کہ اے بھائی میں نے اپنے وعدے کے موافق کوئی آدمی برنابن کو نہیں بھیجا اس لیے وہ لوگ میرے واسطے جتنا کرتے ہیں
 کی کو بھیج کر اُنکو دھرم راج دینا چاہیے۔
 چو پائی
 کہاں راوہا برکھان دلائی
 کہاں نول برج کوپ گماری
 کہاں وہ سکھ برج دھام کو نین برت دلات
 کہاں جسودا تندی سکھ تات اور مات
 سور تھ
 کہاں وہ پریم ترنگ منی بٹ جنانک
 کہاں کھن کو سنگ کہاں کھیل برنابن
 جب بلرام جی کو بھی یہ بات بھلی معلوم ہوئی تب شیام سندر نے من میں بجا کر کیا کہ اودھو کو اپنے گیان کا بڑا غور رہتا ہوا اس لیے
 گویوں کو گیان سکھانے کے واسطے اُسکو بھیج کر دیکھوں کہ گویوں کو میری برت کے سامنے گیان پر دیش کرتا ہوا نہیں اور اودھو کا
 اچھا بن بھی وہاں جانے سے ٹوٹ جائے گا۔
 اودھو کے من سے کروں دو گیان اچھا
 اچھے ہر بیٹے کرت اپنے من اتان
 بہس نے نند لال سکھا سکھا کہ اُنک بھر
 اے گئے تھ کال اودھو جی ہر کے کٹ
 اسی وقت شیام سندر نے اودھو جی سے پریم پورکب کہا کہ اے مہا پریم میں نے شیام اڈک برجیا لون کے ساتھ راس لیلای تھی سرت

دھومری کافی چلی گودین چارون طرف گھوم رہی ہیں۔

دوہا

برہما بن شو بھنا جانا جل جیون اور
اور مہیلی پھولت سد ابولت کو کل مور

سچ جو جس جگہ پر بیٹھتا تھا نہ آپ بہار کیا ہو وہاں کیوں نہ ایسی شو بھنا رہے اب تک بھی وہ استھان دیکھنے سے چت ہو جاتا
اور دھومری نے اس بن کو شری کرشن بکٹھنا تھا کہ لیلہ کرنے کا استھان سجھ کر نہ روت کی جگہ وہ سب آئندہ دیکھتے ہوئے
اور دھومری کا نوں کے پاس پہنچے تب نہ راسے آدک دور سے رتھ اور شری کرشن جی کا ایسا بھیش دیکھ کر اٹھوڑی منو ہر جھوٹ
ملنے کے واسطے دور سے اور شری کرشن چندر آئندہ کند کو نہ دیکھ کر من میں اور اس ہو گئے لیکن اور دھومری کو موہن پیارے کا
بیجا ہوا جا کر ٹپسے اور بھاؤ سے اپنے گھر بولائے اور پائون اُنکے دھوکھ چھپیں پر کار کے بن کھلائے اور پان لالچی دے کر اُنکے
آن کے آرام کے واسطے بچھا دی جب کہ اور دھومری ٹھوڑی دیر تک سو کر اُٹھے تب نہ راسے اور جودا جی شیا م اور بلرام اور بھرا
دیو کی جی کی شکل پر چھ کر بولے۔

دوہا

نند گوپ کر جوڑ کر پوچھت سیس نواسے
ماکھن پر پھوگو پال کی کوکھتا سمجھاے

کرت ہا رسی سہ بھگتی کہ اور دھومری
چلک گات گد گرجن پوچھت نند ادمیر

سورگھ

چوک پڑی انجان کہ پھپھتاے آج کے
گھر آئے بھگوان جانے تھین اسپر کر

ای اور دھومری بسدیو اور دیو کی کا بھاگ بڑا بلوان ہو جو شیا م اور بلرام اُنکے بیٹے بن کر ہم کو نیگا نہ سمجھتے ہیں بہت اچھا
اور مہری اپنے بھائیوں سمیت مارا گیا اور بسدیو اور دیو کی نے قید سے چھٹی پانی بھلا یہ تو بتاؤ کہ کبھی شیا م اور بلرام جھوٹا اور جودا کو پا
کرتے ہیں یا نہیں جس دن سے موہن پیارے نے مجھ کو بد کر دیا تب سے میرا کھانا پرنا ہنسنا بولنا سب کچھ جا چارہ اور اسی دن
جس دن رات اُنھیں کی جڑ چا اور دھیان میں رہ کر ماکھن اور روٹی لیے اُنکی راہ دیکھا کرتی ہو۔

دوہا

بہم برہت کھیل تھے گوال بال کے ساتھ
اسہ کھون سہ کر کرت ہیں ماکھن پر پھو جی جی

ای اور دھومری میں پیشہ ہی چاہتا ہوں کہ اُنکے دن متھرا جا کر اُنکو دیکھ آؤں لیکن کیا کروں سنساری کا موت چھٹی نہیں ملتی
جب بن میں جا کر موہنی مورت کے چرن کا چہرہ پھوئی پر دیکھتا ہوں تب قہقہہ کو نہ بند رہتا کہ وہ کہیں کچھ نہ ہوں میں بھول گئے ہیں جب
وہ تھوڑے وقت اُنکو دھین پاتا تب ہار مانا چلا آتا ہوا اور اُنکی مڑی دیکھ کر جو شیا میری ہوتی ہے وہ مجھ سے کسی نہیں جاتی وہ وہ
پیارے نے مجھ سے پھر برہما بن میں آنے کا اتر کیا تھا سو تم بتاؤ کہ وہ یہاں آئیگا یا نہیں دیکھو میرا بھاگ کیا ہوے ہو کر لگا دینا
ای اور دھومری شیا م نہ راسے کو اپنا بیٹا جانتا تھا اور وہ مجھ کو پتا کتے تھے لیکن اُنھوں نے جڑی جڑی آفت اور دھیت میں جیسا
کی رہ چکا تھی۔

دوہا

سہس نین دکھ مان کے کوپ کیو جہ کال

ای اور دھومری اُنھوں نے لڑکپن میں پوتنار اچھسی اور تھاسر آدک بڑے بڑے راجھسون کو مار کر کالی ناگ کو جنا جل سے
باہر نکال دیا اور گوپیون کا گورس چرا کر اُنکے ساتھ راس لیلہ کی اور بہت بال چتر اپنا ہلو گو گو کو دکھلا کر ٹپا سکھ دیا تہا اُن باتون کی
چر چا کبھی بسدیو اور دیو کی سے کرتے ہیں یا نہیں۔

دوہا

اور دھومری سے کیا کہوں موہن کی بات

ای اور دھومری میں گرگ من کے کہنے سے جانتا ہوں کہ وہ برہم پریشور ہیں اور پرتھوی کا بھارا تار نے کیواسطے اپنی اچھا
سے اُنھوں نے اوتار لیا ہو۔

دوہا

یا تے یہ شے کیو ہم اپنے من مانہ

آد پرش بھگوان میں پتر ہارے نانہ

چوپائی

کھون وہ سہ کر کرت ہاری | اُن بن ہم دکھ پاوت بھاری
جنگے ساتھ راتم رہو
کشل ہارے ست کی کو
سبہن نے آون کہے

ای اور دھومری جن آد جوت برہم پریشور کا رشن برہماوک دیو تون کو بھی جلدی نہیں ملتا وہ ہارے گھر آئے اور ہم نے
اپنے اگیان سے اُنکو اپنا بیٹا جانا۔

چوپائی

دیسو بھاگ کبھی اب پے ہیں | شیا م نہر کو کو دکھلے ہیں
اب یہ بھد ہر دے پھپھتاتی
دوہا

گوال سکھا سنگ جو راب گوون کو لیجاے
ای اور دھومری اب بن اچل سے کیسی دھور بھاڑ کر چھپانی سے لگاؤں اور کسا منہ چوم کر لیاں لون ساعت بھری وہ سانوی صو
لکھو نہیں بھولتی کیسے دھیرج دھرون بھلا تم سچ کہو کہ من موہن پیارے وہاں کی طرح سیدھے رہتے ہیں یہاں تو جیبا لون کے ساتھ
بہت اُپا دھ کرتے تھے وہاں کے ساتھ کھیلنے ہوئے مجھ کو تو اُنکے دیکھ بنا ایک ساعت ایک جگ کے برابر تھی یہ وہ اتنے دن میرے
ساتھ وہاں کیو نہ کر رہے اور میں گو بر دھن اُنکی لیلہ کا استھان دیکھ کر بھتی ہوں کہ ابھی آیا جاتے ہیں تہا وکب تک یہاں آویگی جب ایط
نہا اور جودا بہت باتیں کہہ کر موہن پیارے کے برہم میں روتے روتے بیاہل ہو گئے تب اور دھومری اُن کو دھیرج دینے کے واسطے بولے
کہ تم لوگ اُداس مت ہو چھپے سے شیا م نہر بھی آتے ہیں جب یہ بات سنتے ہی وہ دونوں خوش ہو گئے تب اور دھومری نے سرکیشن جی
اور بسدیو جی کی بھی ہونی سوغات اُن کے سامنے رکھ کر چھپی پڑھ سنائی۔

دوہا

نند گوپ تلچت مہا ماکھن پر پھو کے بہت
برہما اورو تھین یا بہد اتر دیت

اگر ندری چنگی گھر آویش بھگوان نے آکر بال لیل کا سنگھ دکھایا اُنکی استت کو کر سکتا ہے تم بڑے بھگوان ہو جو آٹھون پرنگو
یاو اور پریت مکیٹھ ناتھ کی نبی رہتی ہو اسلئے وہ بھی تم سے ایک ساعت الگ نہیں ہوتے تلو جیون نکت سمجھنا چاہیے۔

دوہا
ماکھن پر بھگورین دن دھیان کرے جو کہ
پر بھتا تینون لوک کی تا کو پراپت ہوے
جسوداجی اس چھٹی کو بڑے پریم سے سرور آنکھون میں لگا کر روتی ہوئی بولین کہ اے اودھو یہ کیا بھری ہوئی باتیں چھوڑ کر ج
بتلاؤ کہ موہن پیارے یہاں کب آویگے بھلا مجھ کو اپنی دھارے سمجھ کر ایک بار پھر درشن دیجائے تو میں اُنکا آپکار مانتی۔

دوہا
اودھو جہ پ سب ہمیں سمجھاوت برج لوک
اٹھت شول تہ پ نہ کہ ماکھن پر بھگ جو کہ
اے اودھو میں نہت پرات سے ماکھن روئی اپنے کنھیا کو کھلاتی تھی وہاں یہ جانے بنا کون اسکو سیرے بھوجن دیتا ہوگا اودھو
مارے شرم کے کسی سے نہ مانگ کر بھوکا رہتا ہوگا اس بات کی بڑی چنتا مجھے رہتی ہو کہ وہ کھانے بنا دیکھ پا کر ڈوبلا ہو گیا ہوگا یہ بات سنگھ
اودھو نے کہا کہ تم شری کرشن جی کو آپریش بھگوان جان کر میری بات کا بطواس مانو کہ جس طرح آگ لکڑی میں چھپی رہے کو کھلائی نہیں تھی
اسی طرح اُن نرگن روپ کا پرکاش سب کے بدن میں رہ کر وہ جگت آتما سب جگہ رہتے ہیں لیکن بنا گیان لے دکھلائی نہیں تھی
اسلئے لوگ بھی اُنکو آٹھون پر اپنے پاس جانکر اُنکے واسطے چنتا مت کرو وہ کیوں اپنے بھگوان کو سنگھ دینے اور پریتھوی کا پوجہ اتارنے
کے واسطے سگن اتار لیکر سنسار میں لوگوں کو دھرم کا راستہ دکھانے کے واسطے لیل کر رہے ہیں جیسے بھگوان کو دیکھ کر وہ سنگھ لائی
پر ہو جاتا ہے ویسے پریم کے ساتھ پریشور سے دھیان لگانے والے انھیں کا روپ ہو جاتے ہیں تم لوگ بھی اُن کو برا بھلا نہ کہتے
بیابک سمجھ کر اپنے من میں اُنکا دھیان کرو انھیں کے برابر تھا را سو روپ بھی ہو جائیگا اور وہ کسی کے بیٹے نہ ہو کر کوئی مان باب
اُنکا نہیں ہو تھا رہے پچھلے جنم کا پُتن سہاے ہوا جو تم کو اُنکے ساتھ اتنی پریت دی۔

دوہا
پہلے پریم بھگوان دھرم سب سنسار
بشن روپ سے پال کر شہ ہوے کرت سنگھار
اسلئے یہ جتنے استری اور پریش اور باب اور بیٹے آؤک سنسار میں تم دیکھتے ہو سب کو انھیں کا پرکاش سمجھو۔

دوہا
مت جانو مت کر تھن وہ سب کے کرتار
تات مات تنکے نہیں بھگتین ہت اتار
سورجھ

دوہا
ہم سب ہیں گیان پر بھگوان جانی نہیں
اے اودھو جو اتم موہن پیارے انترجامی کو پریشور جانکر بھجو تو وہ اپنا درشن دھیان میں نہیں دیکھتا تھا اُدھو چھڑا دینے یہ بات
جسوداجی بولین کہ اے اودھو میں اپنے من کو بہت سمجھاتی ہوں لیکن من میرا نہیں مانتا۔

دوہا
ند جیو دا کوپ سون ماکھن پر بھگ کی بات
ایسی بدھو اودھو کو مت مٹی ساری رات
جب چار گھڑی رات رہے اودھو جی ندر اسے سے پوچھ کر جتنا اشنان کرنے کے تب راہ میں کیا دیکھا کہ سب گویاں بڑیاں باسی تھیں

دوہا
ایسی بدھو اودھو کو مت مٹی ساری رات
جب چار گھڑی رات رہے اودھو جی ندر اسے سے پوچھ کر جتنا اشنان کرنے کے تب راہ میں کیا دیکھا کہ سب گویاں بڑیاں باسی تھیں

دوہا
ایسی بدھو اودھو کو مت مٹی ساری رات
جب چار گھڑی رات رہے اودھو جی ندر اسے سے پوچھ کر جتنا اشنان کرنے کے تب راہ میں کیا دیکھا کہ سب گویاں بڑیاں باسی تھیں

دوہا
ایسی بدھو اودھو کو مت مٹی ساری رات
جب چار گھڑی رات رہے اودھو جی ندر اسے سے پوچھ کر جتنا اشنان کرنے کے تب راہ میں کیا دیکھا کہ سب گویاں بڑیاں باسی تھیں

اپنے گھر میں چراغ جلا کر شری کرشن جی کے بال چتر اور گن گاتی ہوئی دیہی متھ رہی ہیں اودھو جی جس جس دروازے پر ہو کر چلے جاتے
تھے اُس اُس گھر کی ستری اور پریش کو شری کرشن جی کی چم چاکرے تنکے بہت خوش ہوتے تھے جبکہ اودھو جی جہاں کتا رہے وہ بچکر اسٹان
رکے نہت نیم پوجا کرنے لگے تب پراثر کال گویاں چو کا چھاڑاؤ کا اگر مستحق کے کام کاج سے چھٹی پا کر جہاں جل بھرنے کیواسے
خرا لے ہوئے جہاں کتا رہے جھٹ کی جھٹ نکالیں اسوقت آپس میں موہن پیارے کی چرچا اس طرح کرتی ہوئی چلی جاتی تھیں۔

دوہا
ایک کے موندھ لے کنھانی
چھپے سے پکڑی مری باہنہ
کمت ایک گنو وہت دیکھے
ایک کہیں وہ دھین جی را دین
یا مارگ ہم جائن نہ مائی
ایک کمت ہر کنھو کا ج
کاسے کو برنہ ابن آ دین
چھاڑو سکھی اودھو کی آسا
ایک نار بولی اُکلائی
ایسے کمت چلین برجناری

دوہا
اے اودھو جی جس جس دروازے پر ہو کر چلے جاتے
تھے اُس اُس گھر کی ستری اور پریش کو شری کرشن جی کی چم چاکرے تنکے بہت خوش ہوتے تھے جبکہ اودھو جی جہاں کتا رہے وہ بچکر اسٹان
رکے نہت نیم پوجا کرنے لگے تب پراثر کال گویاں چو کا چھاڑاؤ کا اگر مستحق کے کام کاج سے چھٹی پا کر جہاں جل بھرنے کیواسے
خرا لے ہوئے جہاں کتا رہے جھٹ کی جھٹ نکالیں اسوقت آپس میں موہن پیارے کی چرچا اس طرح کرتی ہوئی چلی جاتی تھیں۔

دوہا
ایک کے موندھ لے کنھانی
چھپے سے پکڑی مری باہنہ
کمت ایک گنو وہت دیکھے
ایک کہیں وہ دھین جی را دین
یا مارگ ہم جائن نہ مائی
ایک کمت ہر کنھو کا ج
کاسے کو برنہ ابن آ دین
چھاڑو سکھی اودھو کی آسا
ایک نار بولی اُکلائی
ایسے کمت چلین برجناری

دوہا
ایک کے موندھ لے کنھانی
چھپے سے پکڑی مری باہنہ
کمت ایک گنو وہت دیکھے
ایک کہیں وہ دھین جی را دین
یا مارگ ہم جائن نہ مائی
ایک کمت ہر کنھو کا ج
کاسے کو برنہ ابن آ دین
چھاڑو سکھی اودھو کی آسا
ایک نار بولی اُکلائی
ایسے کمت چلین برجناری

دوہا
ایک کے موندھ لے کنھانی
چھپے سے پکڑی مری باہنہ
کمت ایک گنو وہت دیکھے
ایک کہیں وہ دھین جی را دین
یا مارگ ہم جائن نہ مائی
ایک کمت ہر کنھو کا ج
کاسے کو برنہ ابن آ دین
چھاڑو سکھی اودھو کی آسا
ایک نار بولی اُکلائی
ایسے کمت چلین برجناری

دوہا
ایک کے موندھ لے کنھانی
چھپے سے پکڑی مری باہنہ
کمت ایک گنو وہت دیکھے
ایک کہیں وہ دھین جی را دین
یا مارگ ہم جائن نہ مائی
ایک کمت ہر کنھو کا ج
کاسے کو برنہ ابن آ دین
چھاڑو سکھی اودھو کی آسا
ایک نار بولی اُکلائی
ایسے کمت چلین برجناری

دوہا
ایک کے موندھ لے کنھانی
چھپے سے پکڑی مری باہنہ
کمت ایک گنو وہت دیکھے
ایک کہیں وہ دھین جی را دین
یا مارگ ہم جائن نہ مائی
ایک کمت ہر کنھو کا ج
کاسے کو برنہ ابن آ دین
چھاڑو سکھی اودھو کی آسا
ایک نار بولی اُکلائی
ایسے کمت چلین برجناری

دوہا
ایک کے موندھ لے کنھانی
چھپے سے پکڑی مری باہنہ
کمت ایک گنو وہت دیکھے
ایک کہیں وہ دھین جی را دین
یا مارگ ہم جائن نہ مائی
ایک کمت ہر کنھو کا ج
کاسے کو برنہ ابن آ دین
چھاڑو سکھی اودھو کی آسا
ایک نار بولی اُکلائی
ایسے کمت چلین برجناری

دوہا
ایک کے موندھ لے کنھانی
چھپے سے پکڑی مری باہنہ
کمت ایک گنو وہت دیکھے
ایک کہیں وہ دھین جی را دین
یا مارگ ہم جائن نہ مائی
ایک کمت ہر کنھو کا ج
کاسے کو برنہ ابن آ دین
چھاڑو سکھی اودھو کی آسا
ایک نار بولی اُکلائی
ایسے کمت چلین برجناری

ادھیائے سنتا لیسوان گیان سکھانا اودھوجی کا گوپیوں کو

شکر یو جی بولے کہ اے راجہ پچھت جب اودھوجی پوجا سے چھٹی کر کے ندر جی کے گھر آنے لگے تب گوپیوں نے جو بل بھرے کیوڑا
 جتنا کنارے گئی تھیں اودھوجی کو شام سندر کا پیتا مبرا رکٹ اور بنالاپنے دیکھ کر آپس میں کہا کہ جاتے وقت موہن پیارے نے آدمی
 بھیجے کیواسطے کہ اتھان کا بھیجا ہو معلوم ہوتا ہے جبکہ یہ حال پوچھنے کیواسطے گوپیوں ایک درخت کے نیچے کھڑی ہوئیں تب ایک
 سکھی بولی کہ یہ آدمی مری منوہر کا بھیس بنائے ہوئے ہمارے طرف دیکھتا آتا ہے دوسرے نے کہا کہ یہ اودھوجی ہیں کل سے موہن پیار
 کا سندیا لاکر ندر اسے کے گھر لائے ہیں یہ بات سنتے ہی جب شری راوہا آدک گوپیوں نے اودھوجی کو شام سندر کا بھیجا ہوا جانکر
 بڑے آدرجھاؤ سے بیٹھے کیواسطے کہا اور وہ بھی انکی پی پریت دیکھ کر بیٹھ گئے تب سب برجیا لائے چاروں طرف ٹھیک اور شیل پچھکر لوہن
 کہ اے اودھوجی ہلو معلوم ہوا کہ تم شری کرشن جی نے ندر اور جیو داجی کے دھیرج دینے کیواسطے بھیجا ہے۔

چو پانی

بھلی کری اودھو تم آئے	سماچار مادھو کے لائے
پٹھو مات پتا کے ہیٹ	اور نہ کاہو کی سدھ لیت
سربس دھو ان کے ہاتھ	اے رجبے پران حرن کے ساتھ

ایک سکھی نے کہا کہ اے اودھوجی انکو ہلو گوئی یا کیوں ہو گی جو ہاری سدھ لین چم یہ کہو کہ تم لوگ انکی چرچا کیوں کرتی ہو اسکا کارن یہ ہے

دوہا

ہر کے سمرن دھیان میں رہت سکل سنسار یا تے ہون کرت ہیں دیکھ جگت بیو ہار

جمناجی کے کنارے گوپیوں سے اودھوجی کی ملاقات ہونا



دوسری گوپی بولی کہ اے اودھو موہن پیار اڑا لپٹی اور نزدیکی کی طرح پیشا یعنی پھر بار و پھیلنے سے کام رکھ کر کسی سے چمی پریت
 نہیں رکھتی اور چڑیاں پہلے پھولے درخت پر بیٹھ کر سوکھے درخت سے کچھ کام نہیں رکھتی ہیں اور بھونر بھونر کا رس لیکر آتا ہے اور
 دھڑکی بھیکہ لے کر پھر بھیکہ دینے والے کے پاس کھڑا نہیں رہتا اور ریت سے حاکم کا حکم مانکر پڑانے حاکم کا کچھ ڈر نہیں رکھتی

اور جیلا بدیا پڑو کے گرد کے پاس نہیں رہتا اور جگہ کرنے والا براہمن ججان سے دھتپنا لیکر پھر اس سے کام نہیں رکھتا اور ہن وغیرہ
 ہا اور ہرے بن میں رہ کر جگہ ہونے میں نہیں ٹھہرتے اور پیش بھوک کرنے سے پہلے جتنی پریت استری سے کرتا ہے اتنی پریت بھوک
 رٹنے کے پیچھے پھر نہیں کرتا اس طرح شام سندر بھی مرث لوک میں جہ لینے سے سنساری لوگوں کی طرح جتیک بیان رہ کر ہارے ساتھ
 اس اور بلاس کرتے تھے تب تک انکو ہلو گوں سے پریم تھا اب انکو کیا کام جو چارے کی طرح لپٹا جیسے انکی فرمکان اور ترچھی جتوں
 اور مرث روپی مٹھی مٹھی باتوں پر پھیلی جی اور دیکھتیا موہ جانی ہیں ویسے ہلو گوئی بھی بھونر روپی نکھیں کل روپی چندر مکھ موہنی مورت
 لاس پی کر اسی نشے میں آٹھون پھر متوالی رہتی ہیں۔

دوہا

تا ہی سمرن دھیان میں جیوت ہیں دن میں

ایلا موہن لال کی سدا چین سکھ دین
 اے راجا شام سندر کی چرچا میں گوپیوں میں اسی لپٹ ہو گئیں کہ انکو اپنے بدن اور کپڑے کی بھی سدھ نہیں رہی اسوقت ایک بھونرا
 شام رنگ اڑتا ہوا وہاں آیا اسکو دیکھ کر ایک گوپی بولی کہ اے سکھیو جو سدھنا اودھو سے کتنی ہو دی حال اس بھونرے سے جو شکر کرشن
 کی طرح کالا ہوا انکو کھلا بھیجنا چاہیے۔ جو جو باتیں گوپیوں نے بھونرے سے کہی تھیں اسکو بھونر گیت کہتے ہیں۔

دوہا

بھونرے کرکرت ہیں اودھو سے سب نہیں

ماکھن پریت کے برہم میں گوپیوں کو نہیں چین
 اس برجیا لال کی بات سنکر دوسری نے جواب دیا کہ اے پیارے تجھ کو بھو ہار اودھو ہو کر موہن پیار کو
 سندر شاہو پوچھا دیکھا میرے نزدیک جتنے شام برن ہیں ان سے اپنے مطلب کی آسانہ رکھنا چاہیے۔

دوہا

آکے پریت نہ کیجے کپنن کی ٹکسار

کے ایک تھین سکھی کا رے سب ایک تار
 کب جن کرت کھان بھونر کاگ کیو لی کپٹ
 دیکھو کر انمان کا رے اہ کارے جلد
 دوسری گوپی بولی کہ اے بھونرے مجھ کو کسی شام رنگ کا بھو اس نہیں آتا لیکن کیا کروں اس چپت پور کی باتیں اور

دوہا

سندر روپ یاد آنے سے میرا چت ٹھکانے نہیں رہتا۔

مرو مسکن بکھ ڈار کے گئے بھو بگ سو بھاگ
 جب وہ بھونر گوپیوں کے بدن کی خوشبو جو چندن اور کسیر اور عطریلے ہوئے تھیں سونگہ کر آئے پاس آیا تب ایک سکھی نے کہا
 کہ اے بھونرے تو ہمارے پاس مت آؤ جو تیری طرح شام برن ہو کر متھرا کی استریوں سے ہمارا کرتا ہے وہاں جا۔

دوہا

بہرہ سنگدھ لگا دھن وہ سب اس میں لیت

کا من تھرا لکھ کی ماکھن پریت کے ہیٹ
 دوسری گوپی بولی کہ اس بھونرے کی ناک متھرا باسی استریوں کے بدن کی خوشبو سے بھر گئی ہے اسلئے بے پردا ہو کر میں نہیں ٹھہرتا
 دوسری نے کہا کہ اے بھونرے تو متھرا میں جا کر یہ سدھیا ہمارا ہمارے چت چور سے کہدینا کہ اپنے چاہنے والے کی پریت چھوڑ کر
 انکو دکھ دینا کون یا تو جو طرح کیساعت سے زیادہ بھونر کسی بھول پر نہیں ٹھہرتا ویسا ہی حال تمہارا بھی چاہیے اور چھی بھار بھو بھاو
 نہ جانکر اپنے گیان سے تم پر مروت ہو رہی ہیں جو وہ تمہاری کھو رتائی کو جانتیں تو کبھی تم سے پریت نہ کرتیں اور تمہاری استریاں بھی

تھارے نزدیکی میں کا حال نہ جانکر یا جاہل میں پھنسی ہیں۔

دوہا | نا تو تم ساچی کو جو جانت سب کو سے | ماکھن پر تھہ کے نہ میں کیسے لاگت سو سے

دوسری نے کہا کہ جو ہار پران پیا راجا گیا اور پھر چھوڑ دیا نہ میں لیتا تو ایسے کپٹی کو کیا سندھیا بھیجتی ہو دوسری بولی کہ ای بھونرے تو ہاری طرف سے تھارے کی ستریوں سے کہدینا کہ ابھی تک تم کو شام سندر کی کٹھورتائی کا حال نہیں معلوم ہو پریشو تھاری پریت اور انکے نزدیک رہتائی وہ رکھتے ہیں ویسا سندھ قتیوں لوک میں کوئی نہ ہوگا ایسے سب استریان سوگ لوک اور پاتال لوک اور مرگ لوک کی ان پر مودہ جاتی ہیں ہم گنوار یوں کی کون گنتی ہو دوسری نے کہا کہ ای بھونرے تو نے مادھو کے چرن مکمل کارس پیا ہو اس لیے تیرا نام نہ بھکر ہو تو موہن پیارے کپٹی کا مہر اور دوت ہو کر ہمارے پاس آیا ہو شام برن سب کپٹی ہوتے ہیں ایسے تو ہم کو تھوڑا گوی بولی کہ ای بھونرے تو گجیا کے الگ کا کیسرا پنے ماتھے پر لگا کے شام سندر کی الگیا سے جو ہم کو لینے آیا ہو تو میں کیوں حیرتی ہوتی کرتے سے نہیں جاسکتی جبکہ میں گہری داسی کے برابر بھی نہیں ہوں تو وہاں جا کر کیا کروں ایسے تو تم پر امین جا کر اٹھین کے سامنے کرشن اور کو بری کا جس کا وجہ بھلیا انورہ بجا کر ہرن کو بن میں پکڑ لیتا ہو اسی طرح موہن پیارے نے مڑی بجا کر ہم لوگوں کو بھی اپنے پیروں کے جال میں پھنسا لیا۔

دوہا | جو میں ایسا جانتی پریت کرے دکھ ہو سے | مگر ڈھنڈھو راجا پھرتی پریت کرے نا کو سے

جس وقت وہ گوی بھونرے سے یہ باتیں کر رہی تھی اسی وقت لٹا سکھی بولی کہ سندھو پیارو شری کرشن جی نے کچھ اسی جنم میں کٹھور پن نہیں کیا یہ ہمیشہ اسی طرح کپٹ کرتے آئے ہیں شری رام اوتار میں بال بندر کو بنا ایلودھ مار ڈالا اور سو پ نکھارا دن کی بہن جو ان پر مودہ ہوئی تھی اسکی ناک کٹوائی اور باون اوتار سے راجا بلی کے پاس جا کر تین پگ پتھوی وان مانگی جب اسے برہمن سمجھ کر شک پ دیا تب اسے برات روپ دھکر دو پگ میں چو دھون لوک نیچے اور اوپر کے ناپ لیے اور تیسرے قدم کے بدلے راجا بلی ایسے دھرماتا کو بانڈھ کر پاتال میں بھیج دیا سواے اسکے اور جو جو کام کپٹ کے اٹھون نے کیے ہیں وہ حال تم سے کماتیک کمون جبکی کچھ گنتی نہیں ہو سکتی جو تم کو کچھ ایسے کپٹی آدمی سے پریت کر کے کیوں اتنا دکھ اٹھاتی ہو تو سنو کہ میں کون گنتی میں ہوں بڑے بڑے راجا انکی سست اور کتھا سننے سے کھڑے راج پاٹ استری چرسب کو چھوڑ کر نکلت ہوئے کیواسے جنگل میں چلے جاتے ہیں اور اس موہنی صورت کی چھب دیکھ کر دیو کنیاؤں کا چہرہ ٹھکانے نہیں رہتا یہ سب حال تم اپنی آنکھوں سے دیکھ چکی ہو اور گوی بولی کہ میں نہیں جانتی کہ شام سندر کو اپنے چوک میں ہمارا پران لے کر کیا گن نکلیگا جو ایسا کرتے ہیں دوسری نے کہا کہ ای بھونرے ہلوگوں نے موہن پیارے سے یہ جانکر پریت لگا دی تھی کہ کچھ دن تک بے گی پر وہ اپنی مڑوسکان سے ہلوگوں کا چہرہ چرا کر اس طرح الگ ہو گئے جانوں کبھی کی پہچان ہی نہ تھی جو میں اُنکو ایسا کٹھور جانتی تو کبھی پریت نہ کرتی۔ اور گوی بولی کہ اٹھو تو نے نہیں سنا کہ گجیا جو دتیوں کا جوٹھا کھا کر داسی کھاتی تھی اُسکو اب شام سندر نے پٹ رانی بنایا ہے یہ بات سنکر ہلوگوں کو مارے لالچ کے کسی کو منہ دکھلایا نہیں جاتا۔

دوہا | اب کھیلے تھو دل لاج ج بارہ ماسی بھاگ | لوٹدی کی ڈوٹدی بھی ہانسی اور انراگ

دوسری نے کہا کہ جسکو ناراین اور دیندیاں کہتے ہیں وہ دھرم اور دیا کو بھول کر ایسا نرونی ہو گیا کہ میں کوس راہ چلکر چار اوٹھ چڑھانے کے واسطے نہیں آتا کیوں سندھیا بھیجا ہم دکھیا ریوں کے گھاو پر تک چھڑکتا ہو۔

دوہا | ابھیون سکھین آج سے تیر لکھن کی ریت | ایک سکھی یا بدھ کے گی شام کی پریت

دوسری سکھی بولی کہ ای بھونرے تو ضرور اس جیت چور سے پوچھو بھلا یہ کٹھورتائی چھوڑ کر بھی اپنا دشمن دیکھے یا نہیں دوسری نے کہا کہ ای او دھو شام اور بلرام بالاپن کی پریت سمجھ کر بھی ہلوگوں کی یا دکر تے ہیں یا نہیں یہ سنکر دوسری گوی نے اُسکو جواب دیا کہ ای سکھی اب شام اور بلرام تھرا باسی مہا سندر کی اور چتر استریوں کے بس ہو کر وہاں بہا کر تے ہیں ہم گنوار یوں کو کسواسے یا دکر تے اگر ہم پہلے سے جانتیں تو کیوں اُنکو وہاں جانے دیتیں۔

دوہا | اچھے دن پاچھے گئے ہرسون کیون نہ ہیت | اب بچھتا کے ہوت کا چڑیاں جن گنتین کھیت

جس طرح آٹھ مہینے تک پتھوی اور بن اور بہاڑ میکھ کی آسا پر تپے کا دکھ اپنے اوپر اٹھا کر بیٹھے رہتے ہیں اور بہاڑ میں سکھ راجا بانی ہر راکر اُنکو ٹھنڈا کر تہا اسی طرح کبھی شام سندر بھی آکر اپنے چند رکھ کی ٹھنڈک سے ہمارے کلیجے کی جلن بچھا دینگے دوسری گوی بولی کہ ای او سکھیاؤں برتھا باتوں سے کچھ کام نہیں نکلتا تم کو او دھو جی سے یہاں آنے کا کارن پوچھنا چاہیے یہ بات سنکر دوسری بولی کہ ای او دھو جی تم یہاں کسواسے آئے ہو کبھی وہ بھی یہاں آنا چاہتے ہیں یا نہیں دوسری نے کہا کہ یہ کیوں نہیں پوچھتی کہ رام اور کرشن کے گرد کے یہاں سواے کپٹ کے کچھ دیا دھرم بھی پڑھا ہو یا نہیں اور گوی بولی کہ ای پیارو یو سید یو جی نے شام اور بلرام کو یہاں ہر دن کی نکت میں شہر سے تیر تھ جل سے اُٹھان کر کے اُنکو جینو پھنایا ہو اب وہ کسواسے اُنکو یہاں آنے دینگے دوسری گوی جو برہ ساگر میں ڈوب رہی تھی بھلا کہ بولی کہ جبکہ وہ نزدیکی ہمارے سندھ نہیں لیتا تو تم کسواسے بار بار اُسکا حال پوچھتی ہو یہ کٹھور بچن سنکر دوسری بولی کہ ای او دھو جی اس گنوار کی سنکھ میں آگ لگے جو ایسی بات کہتی ہو تم سچ بتلاؤ کہ وہ کب یہاں آوینگے۔

دوہا | جادون ملین نندو لارے | تادون ہو میں بھاگ ہارے

دوسری گوی بولی کہ ای او دھو جی تم ہمارے پران ناٹھ کے بھیجے ہو یہاں آئے ہو اس سے جہاں تھارے چرن پڑے ہیں ان کی دھور ہم لوگوں کو اپنی آنکھوں سے لگا نا چاہیے۔ او دھو جی یہ حال گو پوچھ کا دیکھ کر اپنے من میں کہنے لگے کہ دیکھو سنسار میں ان کے برابر کسی اور کو بھکت اور پریت سیکھنا ناٹھ کی نہ ہوگی ایسا سمجھ کر او دھو اتار روپ نے شری راوہا مارانی کو جو الگ کھڑی ہوئی یہ باتیں سنتی تھیں دندوت کی اور رتنوں کی مالا جو شام سندر نے بھیجی تھی وہ اُن کو دے کر کہا کہ ای گو پو تھارے برابر دوسرے کا بھاگ ہونا بہت کٹھن ہی جو آٹھون پر ایسی پریت شام سندر سے رکھتی ہو کچھلے جنم کے پن سے میں نے تھارا درشن پایا سنسار ہی آدمی بیدا اور پران سنکر جگتہ اور ہوم اور دان اور برت اور تیر تھ اسی امید سے کرتے ہیں جس میں ہر چرن کی بھکت پیدا ہو لیکن تھارے برابر وہ پروی نہیں پاسکتے اس لیے مجھ کو ایسا آتشیر باد دو کہ جس میں مجھ کو بھی تھارے برابر ہر چرنوں میں پریت ہو۔

دوبا

مہاتھہر سے بھاگ کر کاسون برنی جائے
اگر گوپیشری کرشن جی نے مجھ پر بڑی کرپاکی جو مجھ کو بیان بھیجا کہ میں تمہارا درشن پا کر کرتا رہتا ہوں اب جو چھٹی ورنہ لایا ہوں وہ من لگا کر نہو جب او دھو جی نے شام اور بلرام کی کشل لکھ کر گوپیوں کو چھٹی دہی تب رادھا پیاری آدک سب
برجاولوں نے اُسکو اپنی چھاتی سے لگایا۔

دوبا

ہت ہت پاتی شام کی سب مل لکھ پائے
جب او دھو جی وہ چھٹی کھول کر پڑھنے لگے تب گوپیوں نے دیکھا کہ چھٹی میں گجا کا نام لکھ کر ہر تال سے کاٹ کر وہاں کو بیٹھا بنا ہوا تھا یہ دیکھ کر گوپیوں نے بولیں کہ دیکھو موہن پیارے کامن آٹھوں پر گجا میں لکھا رہتا ہوں اس واسطے آٹھوں نے گوپیکا کی جگہ کجا کا نام لکھ کر اوپر سے ہر تال لگایا مانوا پنا پتا مبرا اُسکو اڑھایا ہوں۔ اور جا او دھو جی چھٹی میں لکھا کہ گوپیوں سے کہنے لگے کہ مجھ کو شری کرشن جی نے تمہارے پاس آتم گیان سکھانے کیو اسطے بھیجا کہ یہ کہا ہو کہ تم لوگ مجھ سے بھوک کی آسا چھوڑ کر جوگ سا دھوم کو جوگ کا ڈھکے نہو
تم لوگ دن رات جو میرا دھیان کرتی ہو اس سے میں تمہارے برابر دوسرے کو پیارا نہیں جانتا۔ ای گوپیکا کو شری کرشن جی دیش جو تینوں لوک کے پیدا اور پالن کرنے والے ہیں اپنا ہت بھجنا نہ چاہیے سنو۔ ہوا اور آگ اور پانی اور مٹی اور آکاس ان پانچ
برہن آدمی کا جگر اُس بدن میں انھیں کا پرکاش رہنے سے آدمی کو طے پھرنے بولنے اچھے برے کرم کرنے کی سادھنہ رتی ہو لیکن پیشہ ور
مایا سے وہ روپ اُنکا کسی کو دکھلائی نہیں دیتا اسلئے تم لوگ نرگن روپ کا سمرن اور دھیان کیا کرو تو وہ آٹھوں پر
تمہارے پاس بے رہنے گیان اور دھیان میں گھمن مجھ کر شام سندھ تمہارے بھلے کیو اسطے تمہارا جگر الگ بیٹے ہیں تم لوگ شری
کرشن جی کا چمکا رہا ستری اور پرش اور گرہستہ اور برہم چاری اور بان پرستہ اور سنیا سی اور گوال اور گونوں میں
برابر جانکر جڑ اور چین جتنے جو ہیں سب کو اُنھیں کار وپ سمجھو جو آدمی اسطرح آد پرش بھگوان کو سب جگ میں بیایک جانتا ہوں
اُسکو چھڑنے کا کچھ وکھ نہیں ہوتا۔

چوپائی

جوگ سادھو برہم چت لاوے
پرمانند بھی سکھ پاوے

دوبا

آتم ہی سے دیکھے شو بھی برہم انوب
ای گوپیدہ پیدا ہونے اور مرنے اور کھٹنے اور بڑھنے سے بہت رہ کر کاس کی طرح سب جگہ پر اپنی چھایا رکھتے ہیں جس طرح
کسی ستری کا پرش پردیس گیا ہوا وہ اپنے پت کو سوتے جاگتے اٹھتے بیٹھتے کھاتے پیتے دھیان میں اپنے پاس دیکھتی رہے تو اُسکے
پرش سے الگ بھجنا نہ چاہیے اسطرح تم لوگ بھی جو کھیشور دن اور جو کیشور دن سے بھی بڑی پردوی رکھتی ہو اُنکے دھیان میں

دوبا

میں لین رہ کر اُنکو اپنے سے الگ مت سمجھو تو جوگ کا ڈھکے کچھ نہ ہوگا۔
تا ہی سمرن دھیان میں رہو سبے چت لائے
یا ہی بدھ تھے کیو ماکھن پر بھو سمجھا
اور شری کرشن مہاراج نے یہ بھی کہا کہ جب تم لوگوں نے راس لیل کرتے وقت پرش بھاؤ مجھ کر پاپ کی نگاہ سے مجھ کو دیکھا تھا میں
اندر دھیان ہو گیا تھا پھر جب تم نے گیان کی راہ سے مجھ کو پریشور جانکر میرا دھیان کیا تھا تب میں نے تمہاری بھکت دیکھ کر تلو درشن
دیا تھا اسطرح میرے نرگن روپ کا دھیان اب بھی کیا کرو تو میں آٹھوں پر تمہارے پاس رہوں گا۔

دوبا

مانو مانگو سدھارس دھو گریل پیا
سننے او دھو کے بچن رہیں بے سرنائے
یہ گیان بھری ہوئی باتیں سنکر شیا آدک برجاولوں نے کہا کہ ای او دھو جی یہ سب رتن آدک مول موتیوں کی لاجو تم لائے ہو
اور انمول لال ہمارا چت چرانے والا کان ہا اسکے بنائینوں لوک کی سمیت اچھی نہیں لگتی اسلئے یہ سب گنا اُسکو جا کر پھرو ہارے کام
کا نہیں ہو تم تو اُس موہنی مورت کا درشن چاہتی ہیں۔

کبت

دھرم کے سنگھاتی ایک باقی نہ کت نے تھریں تھراتی جو ماتی ہت رام کے
جا کے پوت ناتی کرین پریت اہاتی یہ کا ہونہ سہاتی بس بھیجے ایسے بام کے
موہن گجاتی گجاتی سنگ جاتی اب ہسون کھاتی وہ ہارے کون کام کے
چھاتی دا ہے کو یہ باقی کے سدھارے او دھو گھاتی کرسی تھون گھاتی سکھا شام کے
دوسری گوپی بولی کہ ای او دھو یہ کون نیاؤ کی بات ہو کہ ہم لوگوں کو جوگ سادھنے کیو اسطے لکھا آپ کجا آدک مٹھری ستریوں سے
جوگ اور بلاس کرتے ہیں بھلا یہ تو تھلاؤ کہ کبھی اُس ابتدا اور خوشی کی سمجھ میں ہاری بھی چرچا ہوتی ہو یا نہیں۔

دوبا

پریم سدھارس سان کراب لکھ چھوت گیان
یہ سب دوش لکھے ہیں کرم رکھ کو جان
دوسری نے کہا کہ ہم لوگ موہن پیارے کے دھیان میں رہ کر سوائے رونے کے دوسرا کچھ کام نہیں کھتی ہیں سپرہ جوگ اور
جوگ لکھ کر ہمارے کلے کی دہائی آگ سلگاتے ہیں۔

چوپائی

جنگو من یلا میں رہے
جو تن میں پرہ پران ہمارے
انے سکھی کچھو نہیں کیے
اب کجا جو جاہ سکھاوے
سوکون الکہ اگو چر بھیدو
او دھو کی کرپے مٹھاری
یہ آو پھیدو کج بکھو
تنگو کو نار این کے
سوکون سن میں چن تمہارے
سکھے چن ہون ہوے رہے
سوئی واکو کا یوگا وے

کیونکہ شیا مہی نہیں ایسی	کئی آسے برج میں ان جی	ایسی بات سننے کو مانی	آفت تھوڑی سن سہی جانی
کھٹ بھوک تھوڑا دھو	ایسی کیسے کہ ہیں مادھو	پت پت سبم نیم اجارا	یہ سب بدھوا کو بیوہارا
جگ جگ جیون کو کھانی	سیس چارے پر سکھانی	ہم کو نیم دھرم برت اسیا	نند نند ن پر سنا
	اودھو تھیں دوش کو لاوے	یہ سب گنجی نالج اچھاوے	

دوہا

رہن دیو ایسے جین اودھو آس کی تھاد

سورکھ

لاپوچن جگ جیو گن کے بھوک تم

ہم تن بھر دیو جگ بھو اودھو کن کے تھوڑی سن

اسی وقت رادھا پیاری بولی۔

کبت

جو ہر تھرا جاے بے ہرے جیہ پریت بنی رہی سوو
 اودھو بڑا سکھ دینو پھین اور نیلے رہیں وہ مورت روو
 ہرے ہی نام کی چھاپ پڑی اور انترج کے نہیں کوو
 رادھا کرشن سے تو کہیں اور کبری کرشن کے نہیں کوو

اور گوی بولی کہ اے اودھو اب تک ہم لوگوں کو شیا مہی نہ رکے آنے کی آسا بنی تھی اب تم نے یہ جوگ اور بیک کا سنا کر ہم کو نرا اس کر دیا ہم گنواریاں ابھیریاں سواسے گوریں جینے کے جوگ سادھنے کا حال کیا جانیں تم دیا کی راہ سے بھولانے
 سچ کر شیا مہی پران پیارے کے پاس سے چلو۔

دوہا

اودھو ان مری دھرم لوچن کل بٹال

کیون بھرت اودھو تھیں موہن گن پال

کبت

اودھو تم سکھ سکھاؤت ہو نیلے جوگ ہون تو کبت چاہت نہ کاشی ابناشی کی
 برصا کی اندر کی انپید رکی نہ چاہوں بھوت تو کہہ نہ دھو بھیش کی پوش کی نہ پاشی کی
 تن میں میں پو رہے پیارے لال بال کہا جانیں گت شکر ادا سی کی
 ناسی لوک لاج برندا بن کے نواسی سنگ مہری مت داسی بھٹی کا نہ برجیاسی کی

اودھو جی گوپیون کے بچن شکر اپنے گیان کا ابھان بھول کر اٹھو جواب نہ دے سکے۔

دوہا

جوگ تھوڑا تن کی من ہی من پیتاے

پریم جین تھوڑا نہ رہ گئے میس نوا

سورکھ

تب جانیو من مانہ یہ سب گن ہیں شیا مہی کے

اودھو جی نے پھر گیان کی راہ سے کہا کہ اے گوپیو جس طرح پانی پر گھر کھینچ دینے سے بنی نہیں رہتی اسی طرح سنساری ہو یا سچے
 کی طرح جھوٹا ہوتا ہوا ایسے تم لوگوں کو چاہیے کہ اپنی اپنی تھکین بند کر کے ہر دے میں ایک مکمل کے بھول پر تہہ بھج رہو پتا رین جی
 کا دھیان میں رکھا کر کرو تو اس بھول کے بچ میں تم کو پریشور کا درشن ملیگا یہ بات شکر ایک گوی بولی کہ اے اودھو چونکہ لال جی
 روپ اور رکھیا نہیں رکھتے تھے تو جو دوا جی نے اٹھو کس طرح جا کر پانے میں بٹھایا اور کیونکر مکمل سے وہ بانہ لے گئے اور بارگورس
 اس طرح چڑا کر کھایا تمھارے جھوٹے گیان کو لیکر اودھو میں تم اپنے گیان سے ہم اہلانا تھو کو جوگ اور بیک سکھلائے ہو
 اٹھو لال جی نہیں آتی دوسری گوی بولی کہ اے اودھو ایک تو ہم آپ شیا مہی کے برہمن ہوں ہر ہی میں دوسرے تم اور اسی اسی
 جھوٹی باتیں سکھلا کر ہمارے کھانا پر تک چھڑکتے ہو موہن پیارے نے اس طرح ہلوگوں کو چھوڑ دیا جس طرح سانپ کچل کو چھوڑ کر
 پھر اس سے کچھ کام نہیں رکھتا دوسری گوی بولی کہ اے اودھو موہن پیارے نے راجا بل اور اندر کے کوپ اور دیون کے ہاتھ سے
 ہمارا پران بچا کر برت لیلایا تھی دیکھو انھوں نے پریم پریشور کا اوتار نہ کر راجا کنس کی داسی کو اپنی رانی بنایا یہ بات شکر
 ہلو لال آتی ہو۔

چوہانی

یہن ہوت کل برج ہانسی

دوہا

اودھو یہ اچت مہا چیری بت برج راج

سورکھ

چترچو رت آگ اودھو یہ اچسج بڑو

ہمیں دیت بیک آپن داسی میں بھلے
 دوسری بولی کہ اے اودھو جو موہن پیارے کو کوڑ بہت پیارا ہو تو ہلوگ بھی کبری بنکر تمھارے چلین اور اپنی ٹیڑھی چال کھلا کر
 اٹھو بھیر بیان سے آدین جین کبری آئے جھوٹے اے اودھو بھیر بھی اسیا دن ہو گا کہ موہن پیارے یہاں آکر ہلوگوں کا دھوکہ دو کر کر نیلے
 دوسری بولی کہ اب تو مجھ کو برندا بن کے آنے کی آسا جاتی رہی کیونکہ

دوہا

وہاں جاے راجا بھئے ماکھن پر بھو جڈاے

یہاں چراوت تھے سدا تھ مہر کی گاے
 دوسری بولی کہ اے اودھو جو موہن پیارے نے ہلوگوں کو چھوڑ دیا تو اپنا نام گوپی ناتھ کیون دھرایا اور جب انھوں نے کبری
 سے پریت کی تب پھر جگ دکھانے کیواسے چھٹی اور سدا بھیکر چارے ہر دے کی دبی دہانی آگ کیون سلگاتے ہیں۔

سورکھ

یہ دھو سو نہ جاے سو ت کماوت کو بوری

اودھو کیو جاے ابھون چیری کو بھین

ای او دھو تم اتنی بات میری طرف سے کجا سے ضرور کہنا کہ شیا م سندر کی ٹی پریت پر تو موہت ہوئی تو انکی ٹھوڑائی کا حال ہی
دراجی لگا کر ن رکھ۔

کبت

جاگی کو کھ جا یو تا کو قید کروا کے آو دھو اے کر ماری ناری ٹھوڑا رہی
جیتی برجناری تیتی بل بل مارین آمل ہوا رہی جل ہین تاہ مارہین
سن ری او چیری مین تیری سون کت ہون دے تو ہر س نین ٹھوڑا رہی
بڑے ہین شکاری کچھ اچھین ناسنہاری نار مارے کو نول کھیا تر وارہین

دوسری گوی بولی کہ ای او دھو جی ہم لوگ اپنا ڈکھ تم سے کہنا تک کہین جو وہ پہلے سے بسد یو اور دیو کی کے پاس رہ کہیان
نہ آتے تو ہلو گون کو کیون اتنا ڈکھ اٹھانا پڑتا۔

پو پائی

کر کے ایسی پریت کھائی
جب سے برج تچ گئے بہاری
اب چت وھری مہا ٹھوڑا رہی
تب سے ایسی و شا ہماری

ای او دھو اسی دن سے ہمارا کھانا پینا چھوٹ گیا دن بھر آنکے آنے کا راستہ دیکھتے اور رات بھر تارے گنتے بیت کر
چرچا اور دھیان اُس موہنی مورت کے دوسری بات ہلو اچھی نہیں لگتی ایسے جینے سے ہم سب مرجائیں تو اچھا تھا۔

دوہا

کہان لگ کیے پنج بھارا ہر کی ٹھوڑا رہی
تا پر لائے جوگ تم ابلن کرن سکا

کٹھن برہ کی پیر جہ بیاب سوجان ہی
کیون دھریا مین دھریا مین بھیا وے
دوسری گوی بولی کہ ای او دھو پہلے اگر در آکر شیا م سندر کو بیان سے متھرا مین لیکیا آئے کہ برہ مین ہلو گون کی گیت ہوئی تہ
سگن روپ کی پریت چھڑا کر نرگن کا دھیان کرنا ہوا واسطہ سگھاتے ہو جس طرح کوئی آدمی بھوکے کے آگے سے بھوجن کی تھالی چھینکر
اُسی سے کہے کہ دھیان مین بھوجن کرو جو شیا م سندر کو گیان ہی سکھانا تھا تو کس واسطے آدمی رات کو بھسی بجا کر ہلو گون کو تھوڑے
بلا کر اور اس بلاس کر کے ہم لوگ کاتن مین ہر لیا اب متھرا مین جا کر گیان ہی ہوس ہین جبکہ تھوڑی اور شیا م سندر کی ایک صلاح
ہو تو ہماری ایسی کیون کو گے۔

دوہا

من کی من ہی مین رہی کیے کہا بچار
ہم کہا جت تے چمین ات تے آئی وھار

جانت ہی سب کو سہی ہر ہے کری
ہم سہی لہو سوسے پا و شے اپو کیو

دوسری گوی بولی کہ ای او دھو شاستر کے موافق کرو اپنے چیلے کے کان مین منتر اُپریش کرتے ہین دوسرے سے منتر نہیں کہہ سکتے
اگر ہلو گون سے جوگ سدھو انا ہی تو آپ یہاں آکر بند ابن کے کچون مین گیان سکھلاوین۔

اب سیکھو یہ جوگ کہان او دھو کیو جابے
تب کھیلے سو گندوے لکھو کچھ نہ بچاے
لکھو پھو نربان چائین شہد لگائے کے
ہلو گون مین گیان جہان سوار تھ تھان سکھ ہی

دوسری گوی بولی کہ ای او دھو جن کو پیون کے بالون مین شیا م سندر اپنے ہاتھ سے پھیل ڈالکر بھولون سے سرگوندتے تھے
اور بہت اچھا گندا اور کچھ اپنا کر انکے بدن مین عطر لگاتے تھے اچھین کو پیون کے بدن مین بھسم لگانے اور سر پر چٹا رکھنے اور جوگ بچنے
کے واسطے سکھایا ہو اور چین کا نون مین اپنے ہاتھ سے جڑا ڈکر ن پھول اور بالیان اور تپے سونے کے پھنا کر خوش ہوتے تھے
اچھین کا نون مین اب مانی کے مڈرے ڈالنے کو کہا ہو اور جس بدن پر ہلو گون کو گونا گونا رہی ہوئی ساریاں پھناتے تھے
اسی بدن پر گیر واکٹر اپنے کے واسطے کہا ہو اور جس گلے مین شیا م سندر اپنا ہاتھ ڈال کر لگاتے تھے اب اُسی گلے مین سیلی
ڈالنے کی اگتیا دی ہی یہ کون نیا کرتے ہین۔

اک او دھو برج راج بن بچھے اور کے اور
دہی گوگل دی کچ بن دی سکھا دہی ٹھوڑا رہی

کبت

یا ہی گنج گنج تر گنجت بھو نہ بھیر یا ہی گنج گنج تر اب سر و مننت ہین
یا ہی رساتے کری رس کی سیلی باتین یا ہی رساتے اب گن گن گت ہین
یا ہی رساتے کر ہی رس کی سیلی باتین یا ہی رساتے اب گن گن گت ہین
عالم بہاری بن ہر دے ہو اچیت بھے ای ہو دی ہست کت کیے بنت ہین
جہی کا نہ نسدن نین کے تارے تھے تھی کا نہ کان کہانی اب مننت ہین

دوسری سکھی نے کہا کہ۔

کبت

پہرے کو کھٹھا اور مصم رمایے کو کان کے کنڈل کی ٹوپیاں بنا ونگی
ہاتھ مین کنڈل اور کچھ بھراے کر آویش کر آویش کر سنگیان بجا ونگی
برہہ دھمی کجا کو سدھہ دھمی کو بن کو پھونگی دوار دوار لکھ کر جگا ونگی
ایک بات او دھو مین بجا رہی دیکھو تھی بر جیا لامرگ جیالا کہان یا ونگی

ایک بات او دھو مین بجا رہی دیکھو تھی بر جیا لامرگ جیالا کہان یا ونگی
ایک بات او دھو مین بجا رہی دیکھو تھی بر جیا لامرگ جیالا کہان یا ونگی

دوسری گوی بولی کہ ای او دھو جس طرح موہن پیارے نے پہلے ہلو گون سے پریت لگا کر تن مین ہمارا ہر لیا اب جوگ اور برک کی
مال اسکا لوٹ بجاتے ہین اس طرح موہن پیارے نے پہلے ہلو گون سے پریت لگا کر تن مین ہمارا ہر لیا اب جوگ اور برک کی

چھری مار کر ہمارا پران لیا جاتے ہین
ہر ہے ایسی کری کپٹ پریت بستار

دوہا

ہر ہے ایسی کری کپٹ پریت بستار
اور گوی بولی کہ ای او دھو ایک تو شیا م سندر پہلے سے بڑے نزدیکی تھے اور اب تم ایسے ٹھوڑے سکھا اٹھو لے تو پھر کس واسطے وہ ایسا

سندھیا نہ بھیجیں اور تم جو ہلو گون کو گیان گیان اور جوگ سا دھنے کو کہتے ہو سو ہلو گون باتون سے کیا کام ہی یہ کرم جو گون کو چاہیے اور یہ جو تھے کہا کہ سب کے بدن میں انھیں کا پرکاش رہتا ہو اس کارن تم بھی وہی ہو تو جس طرح شری کرشن جی نے گو بر دھن پہاڑ اپنی انگلی پر اٹھا لیا تھا اسی طرح تم بھی وہ پہاڑ اٹھا کر مری بجاؤ جبکہ تم ایسا نہیں کر سکتے تو پھر سطح تکو ان کے برابر جان کر تمہارا پیش جانین اس سے ہلوگ اچھی طرح جانتی ہیں کہ ان کے برابر دوسرا کوئی نہیں ہو تم کس لیے جھوٹا کہہ کر ہلو گون کو دھوکھا دیتے ہو جو تم سے ہو سکے تو اس جت چور کو بیان لو الا وہاں ہر دے اس موہنی مورت کے پریم سے بھر رہا ہو دوسری چیز جوگ اور گیان کی وہاں نہیں سما سکتی اس لیے ہلو گون سے جوگ اور برہما گن نہیں سا دھا جائیگا یہ جتنی جتن سے آئے ہو انھیں کو جا کر پھر دو وہی جوگ اور برہما گن سا دھا کر یہ سب بھجاری کو پڑھاؤں جس میں انکی سو بھا ہو جس طرح اندر سے کو آئینہ دیکھنے اور بخار کے روگی کو بھوجن کرنے سے کچھ سکھ اور گن نہیں ہوتا اسی طرح ہم اتر یونکو جوگ سکھانے اور برہما گن اچانے سے تمہارا کام کچھ نہیں نکلے گا۔

سورٹھ اور گوپی بولی کہ امی او دھو پیلے تم برجیا ریون کی دشا دیکھو تب انکو جوگ اور برہما گن سکھاؤ جس طرح ڈوبتا ہوا آدمی پانی کی پکینا پکڑنے سے نہیں بچ سکتا اسی طرح ہم لوگوں کو جو اس موہنی مورت کے برہما گن میں ڈوب رہی ہیں تمہارا گیان اپیش کچھ بھلا نہیں دے سکتا۔

دوہا ہم برہمن برہما جری تم مت جا روانگ
شکھ تو تب ہی پائے ہیں جب ناچین ہرنگ

آیو آ یو بھیکو او دھو اب برج منڈل میں راگ میں گرا گنگ بیت کہ سنایو ہو
جھولی جھٹاڑ ٹڈا گودری بھسم مڈرا ہاتھن میں کچھ یہ سو انگ لے دکھایو ہو
نیم نیم دھیان دھارنا ڈرھاوت ہو برہم کو پرکاش رس رس اور سالیو ہو
گہری پیڑ پڑھا آ یو بھیکو پڑھا آ یو رتھ چڑھا آ یو انر تھ گڑھا لایو ہو
دوسری سکھی بولی کہ امی او دھو تم جوگ اور گیان کی گھڑی باندھ کر تمہارے جو اپنے سر دھریاں لایو ہو سو برجیا سونو کو جوگ اور گیان لینے کی اچھا نہیں ہو تم یہ گھڑی کاشی میں بجا کرو وہاں کے لوگوں کو جو ملک کی چاہنا بہت رکھتے ہیں دیو۔

چوپائی کیا ہم کرین نکت سے روکھی
جس طرح پیاسا آدمی جب تک پیٹ بھر پانی نہیں پیتا تب تک اسکی پیاس اوس چاٹنے سے نہیں جاتی اسی طرح بنا دیکھے موہن پیکر کے ہمارے آنکھ کی تین نہیں ٹپتی۔

چوپائی بھروہ روپ پرکٹ جب دیکھیں
جیون جنم پھل تب لیکھیں

ای او دھو جبکہ یہ ایک من ہمارا شام سندر کے چرون من انگ رہا تب جوگ اور برہما گن کون سا دھے میں تھو موہن پیارے کا ملک جانتی تھی لیکن تمہارے گیان سکھلانے سے جو تم سگن روپ کی لیلیا چھوڑ کر گن روپ اور آکاش اور پاتال کا حال محو کر دھارے ہو جان پڑا کہ تھو شری کرشن جی کی کچھ بھکت اور پریت نہیں ہو۔

چوپائی سو اب کیسے جات بسارے
او دھو ہرین ایش ہمارے
دوہا کت ڈارت گن گن بیان او دھو برج میں
جوگ دیکھو تے تنھیں جنکے من دس من
جوگ کتھا اب مت کہو او دھو بار مبار
جس طرح ہاتھی مکمل کی ڈنڈی میں نہیں باندھا جاتا اسی طرح سندر روپی ہمارا برہما گن چکاری روپ گیان سے سوکھا نہیں جا سکتا دیکھو جہاں چہرے مہنے کی رات اس بلباس میں شام سندر کے ساتھ مل بھر معلوم ہوئی تھی وہاں اب ایک ساعت اس کے جوگ میں جگ کے برابر کٹتی ہو ہے وہے برہما گن میں پھر آنے کو کہہ گئے تھے اسی آسا پر جیتی ہیں۔

چوپائی پچھتہ نہ بچھرت نند دھارے
او دھو ہر دے کھو ہمارے
دوہا شام برہمن جرت ہو سنت نہ کوئی کوگ
کمان لگ کیسے آپنی او دھو تم سے چوک
نہین دیکھیں آئے ایک بار برج کی دشا
ای او دھو کہو کہو جانے موہن من گو پال سون
اسی طرح بہت باتیں کہہ کر گوپیون نے اپنے آنسوؤں سے او دھو کے چرون دھوئے اور بلبا پ کر کے کہنے لگے کہ امی شام سندر اب تمہارے جوگ کا دکھ ہم سے سہا نہیں جاتا اس لیے اپنی موہنی مورت دکھا کر ہمارا دکھ ہر وہ نہیں تو ہم لوگوں کا پران ہی لایو
آکاش کو دکھ وانی ہوتی ہو اور تراش ہو جانے سے سوچ مٹ جاتا ہو ایسا کہہ کر گوپیون نے او دھو جی کا ہاتھ پکڑ لیا اور سب استھان رس منڈل اور لیلیا کر کے شام سندر کے آن کو دکھا کر یوں کہ امی او دھو یہ سب استھان دیکھ کر کہو ایک ساعت وہ موہنی مورت نہیں بھولتی تم اتنا سندھیا ہمارا پتی کر کے موہن پیارے سے کہہ دینا کہ تمہارے برہما گن کی گھڑی روپی بدن ہمارا چاہتا ہو
جلدی اگر بچاؤ۔

دوہا ما کہیں پر تھ سے سین کی نئی کیو جاے
تم تو مہارمین ہو کہیں کہا سمجھاے
جب یہ سندھیا کتنی ہوئی سب برجیا لایو ہون کی طرح بیوش ہو گئے تب او دھو یہ حال دیکھتے ہی آنکھوں میں آنسو

چوپائی

کر کے بولے کہ اے گوپونکرتن پائے کا پھل تھیں کو ملائی جو آٹھون پراس پریشور آپریش کی یا جسکے چرنون کا دھیان برہما وک دیتا ہے
 چوہے میں رکھتے ہیں کرتی ہو تھاری برابری کوئی نہیں کر سکتا ہی پیدا اور شاستر میں استری کو بڑا کہتے ہیں لیکن تھارا گیان
 دیوتوں سے بھی بڑھ کر ہو سکتا ہے نا تو جتنی پرست تم لوگوں سے رکھتے ہیں اتنی پرست لکھی جی سے بھی نہیں رکھتے۔

دوہا

جا بدھ سکھ تم کو دیو برہما بن کے ماننے
 کہنے ہو میں لکھی وہ سکھ پاوت نا نہ
 اے گوپو پریشور مجھ کو ایک کو پی کا بھی جنم دیتے تو بہت اچھی بات ہوتی اب میں برہما آؤک کا جنم لیکر بیان رہنا چاہتا ہوں
 جس میں تھارا چرنون کی دھور میرے سر پر چڑھا کر تھارا پریم دیکھ کر دیوتا لوگ موہت ہو جاتے ہیں میری کیا سام تھو چو تھاری
 است کر سکون جہ طرح شری کرشن جی کو پریشور سے برابر جانتا ہوں اس طرح تم لوگوں کو بھی مجھ کرانے لگا نہیں سمجھتا جو پردی برہما وک
 دیوتا جی محنت سے پاتے ہیں وہ تم لوگوں نے سچ میں پائی ہو اس لیے تم کو انھیں کاروب سمجھنا چاہیے۔

دوہا

مہادھن تم کو پکا دھن تھار و پریم
 ماکھن پرندہ گویاں سے بارہو جتاو نم
 اتنی تھارا کرشنکر لوجی بولے کہ اے راجا پرچھت اس بات میں کچھ نہ بہ نہیں ہو کہ جو آدمی من اپنا پریم پوریک پریشور میں
 وہ انھیں کاروب ہو جاتا ہے دیکھو گویاں برہما اور چھتری کے کل میں نہ ہو کر کھائی آٹھون نے پیدا درپان نہیں سنا اور کسی تیر
 نشان دیکھ کے بھی چپ اور تپ بھی نہیں کیا کیوں شری کرشن جی کے چرنون میں پرست رکھنے سے اتنی بڑی بدوی کو پوچھیں جس طرح
 جڑا ڈھیر روٹی اور لکڑی کا آگ کی ایک چنگاری سے جلیا تا ہو اس طرح اودھو جی کا گیان گوپیوں کے پریم کے آگسب جاتا ہے اب
 اودھو جی بار بار سنا گیا گوپیوں کے چرنون پر رکھ کر کہنے لگے کہ میں تھارے درشن سے کتنا تارہ ہو گیا آدمی ایک ساعت شری کرشن جی کا
 اسمن کرنے سے نکت ہو جاتا ہے کہ لوگ تو آٹھون پراس کی یاد اور دھیان میں رہتی ہو میں تم کو گیان سکھلانے آیا تھا سو اب تم سے پریم
 بھکت سیکھ چکا مجھ کو اپنا اس کچھ کر میری سمد کرتی رہنا اے راجا پرچھت اس وقت اودھو جی پریم میں ڈوب کر میری جھوم پریم
 اور برہما بن کے ورختون سے گلے مل کر کہنے لگے کہ تم سب درخت اور پش اور پھی آؤک کا ڈرا بھاگ ہو کہ تم نے یہاں جنم پایا جن پریم
 پریشور کا درشن شری برہما جی اور شری مہا دیو جی کو بھی جلدی دھیان میں لکھا ان پریشور نے برج جھوم میں آکر تم کو گیان سکھایا
 سکھو سکھ کر اپنا درشن دیا اسی طرح اودھو جی گوپیوں کے ساتھ جہاں جہاں شری کرشن جی نے لیلہ کی تھی وہاں وہاں پریشور
 چار چار دن ہر چ چا میں ملن رہے۔

دوہا

اودھو من آندات لکھ کے پریم پیاس
 آیا تھارون دوہے کو بیت گئے کھٹاس
 تب اچھو من سوچ بچن کرشن کے پلاکر
 یہ سنکر گوپیوں نے کہا کہ اے اودھو جی تمہارے بھلے کی واسطے گیان اپریش کیا اور ہلوگوں نے پریم میں ہو کر تم کو درجن سکھایا

بڑے لوگ چھوٹوں پر ہمیشہ دیا کرتے آئے ہیں اس لیے ہمارا اپرا دھو چھا کر کے کوئی ایسی تدبیر کرنا جس میں موہن پیار سے ہکو اپنا
 درشن دین ہم لوگوں کا حال تم اپنی آنکھ سے دیکھ جاتے ہو جیسا مناسب جانا دیا کرنا اور یہ بھی موہن پیار سے سے کہنا کہ ہمارا اپرا دھو
 چھا کر کے ہاتھ گسے کی لاج رکھیں۔

دوہا

پرچھو دین پت دین پت ہی ہاری آس
 کہوں درس دکھائے کے ہرین لوجن پیاس
 یہ لکھ کر جب شری را دھا آؤک گویاں اودھو جی کو بڑے پریم سے اپنے گھر لے گئیں تب اودھو جی نے بھی انکا سچا پریم سکھانے میں
 دیکھ کر انکے گھر جھو جی کیا اس وقت گویاں بولیں کہ اے اودھو جی تم وہاں جا کر شام سند سے کہنا کہ آگے تم دیا کی راہ سے ہمارا ہاتھ پکڑ کر
 برہما بن کی گنجون میں لیے پھرتے تھے اب راجگی پا کر لکھا کے کہنے سے ہکو جوگ اور برہما لکھ بھیجا ہو ہلوگ آج تک گر گھر بھی نہیں
 ہوئی ہیں جوگ اور گیان کا حال کیا جانیں۔

چوہائی

اودھو یوں کہو سمجھاے
 پران جات ہیں راگھو آے
 ان سے بالاپن کی پرست
 جانیں کہا جوگ کی ریت
 سورٹھ
 اودھو کر پر نام آئے جسوت مند پے
 ایسے کہ برج بام بھین برہ ساگر مگن
 پھر اودھو جی نے نندا اور جسودا جی سے کہا کہ تم سب برج جاسی دھن ہو کہ تر لوگی نا تھ نے ٹکوال لیلہ کا سکھ دکھلایا اور میں بھی
 ٹکوالوں کا بڑا پریم دیکھ کر اتنے دن بیان رہا اب مجھ کو پرا کر و تو وہاں جا کر تھارا سندیا موہن پیار سے سے کہوں یہ بات سننے ہی جو باجی
 ماکھن اور گھی اور تھائی آؤک بہت سامان شام اور بلرام کے واسطے دیکھ کر کہ اے اودھو تم دیو کی ہن سے کہنا کہ میرے گھیا اور بل بھیا
 کو پھسلا کر وہاں رکھ نہ چھوڑیں جلدی بیان بھیجیں میں انکے بنا دیکھ دن رات بیٹھ رہتی ہوں اور موہن پیار سے کو
 بہت بہت اسیس دیکھ کر یہ کہنا کہ تھارے پنا جسودا بڑا ڈکھ پاتی ہو۔

چوہائی

ایک بار پھر درشن دیکھیے
 اتنی دیامات پر کیجیے
 سورٹھ
 اودھو دھو جی جاے پیار می یہ اتلال کو
 وٹی جسوت مائے مری لالت گویاں کی
 نندا جی نے کہا کہ اے اودھو جی تم آپ بھیمان ہو کر بیان کا سب حال جانتے ہو اور بہت میں کیا کہوں لیکن میری طرف سے اتنا
 کو ان پیار سے انتر جامی سے کہنا کہ ایک بار اپنا درشن دے کر برج جاسیوں کا دکھ ہرینا۔

دوہا

مات جسودا نندا جی تنک دھرت نہیں دھیر
 نندا و ہنی بھرو دی کہیو نین جھنیر
 مات جسودا نندا جی تنک دھرت نہیں دھیر
 نندا و ہنی بھرو دی کہیو نین جھنیر
 جب اتنا سند لیا کہ جسودا اور نندا جی رونے لگے اور اودھو جی انکو دھیرج دیکر روہنی جی کو ساتھ لیکر وہاں سے چلتے سب
 لال مال اور گوپیوں نے رام اور کرشن کی واسطے بہت طرح کی چیزیں دے کر گیان کی راہ سے کہا کہ اے اودھو جی ہاری طرف سے

دونوں بھائیوں سے ہاتھ جوڑ کر اتنا سندھیا کہ دنیا کہ آٹھون پہر پان ہمارا اتھارے چرنون میں لگا رہتا ہو دیال ہو کر ایسا بردان ہو
کہ جنم جنم تر ہمارے ہر دے سے تمہارا دھیان نہ چھوٹے یہ سنکر اودھو جی بولے کہ ای بر جیاسیون تکو ایسی سچی پریت اور بھکت پریشور
کی ہو کہ سنساری لوگ تمہارا نام لینے اور درشن کرنے سے بھوسا گر پار آتر جائینگے تمہاری مکت ہونے میں کچھ سندھ یہ نہیں ہو تم لوگ
جیون مکت ہو جب اس طرح اودھو جی سب چھوٹے اور بڑوں کو سمجھائے بھجائے آسا بھروسہ دیکر تمہارے میں ہو بچے اور وہ ہن پیارے کو
ونڈت کر کے مڑی وغیرہ سب سامان اُنکے سامنے رکھ دیا تب شام اور بلرام اُنکو دیکھتے ہی اُنکے کھڑے ہوئے اور بڑے پریم سے گلے
ملکر کہا کہ اے اودھو تھنے برنہ ابن میں بہت دن لگائے گو سب بر جیاسی خوش ہو کر بھی ہماری یاد کرتے ہن یا نہیں۔

چوپائی

نند بابا اور رحمت مائی | کھوکھون بدھ دیکھو جانی | بست پران میرے میں جنکے | کیسے دن بیت ہن سکے
کہو دشا برج گوپن کیری | جھکو پریت نر نر میری | اودھو سمجھت ہی برج باتا | بھجے پریم بس بھکت گاتا
یہ سنتے ہی اودھو جی نے شری کرشن جی سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے کھوکھون ناتھ برنہ ابن کی مہا اور بر جیاسیون کا پریم مجھ سے کہیں
جاتا آپ نے بڑی دیا کر کے مجھ کو برنہ ابن میں بھیجا اُنکا درشن پا کر کرتا رہتا ہوا یاس گوپی اور گوالا مٹھوں پر آپ ہی کے چرنو کا بیان
اپنے ہر دے میں رکھ کر گول اودھو کی آسا پر جیتے ہن اودھو ناتھ جب میں شام کے وقت برنہ ابن کے پاس پہنچا تب گوالا بال دورے
میرا تھ دیکھتے ہی آیکو کچھ کر دینی شری کرشن جی کو جانکر میرے پاس دوڑے آئے جبکہ مجھ کو تھ پر بھیجے دیکھا تب آنکھوں میں آنسو پھر
چپ ہو رہے اور جسو اتھارے برہمن آٹھون پہر یہی پچھتاہی ہو کہ میں نے شام سندرتن لو کی ناتھ کو نہیں سچا کر اودھو کھل سے بلند
دیا تھا اب من ہن پیارے بناسب برج سونا ہو گیا۔

چوپائی

دشرتھ بران تھے سرت لاگی | میں دیکھت ہی رہی ابھاگی | جد پ میں بودھیون بہت تم بن کچھ نہ سات | اُنکی دشا بلوک مو نہ تنگ سم پتی رات
جب میں پر ات کال جتا کنارے اسنان کر کے گیا تب راوہا اُنکے گوپیوں نے مجھ کو تمہارا سیوک سمجھتے ہی بڑے آدھو
بھلا کر تمہاری شکل پوچھی اور میں نے تمہاری چھٹی سنکر اُنکو گیان اور جوگ اچھی طرح سمجھایا لیکن اُنھوں نے میرا کہنا سچ نہ مانا
سب دوش لگایا اور سب بر جیال تمہارے پریم میں ڈوب کر اس طرح بور ہون کی طرح رونے لگیں کہ سب گیان اور جوگ میرا آج
بھول گیا اور میں نے پریم اور بھکت اُنسے پائی۔

دوہا

کسی ایک ہی بات اُن میرٹ بید بڑھ نہیت | گوپ بھیس بھیج سانورے رہن شو بھجیت |
نہیں سکھیں کچھ گیان جو بدھ بابے سکھاوے | تم ہو بڑے سچان وہاں جاؤ تو جان ہو |
جس طرح ہرن اپنے غول سے الگ ہو کر چوڑی بھول جاتا ہو اس طرح اُنکا پریم دیکھ کر میرے گیان کا ابھان ٹوٹ گیا میں نے چھپتے
رہ کر وہاں کا حال دیکھا سب برنہ ابن باسیون کو تمہارے دھیان اور چرچا میں لین پایا وہاں جانے سے میں اُنکی طرح ہو گیا

کا انا بھول گیا اے باسہ یو مہا راج آپ نے کس واسطے ایسی کٹھورتائی اُنسے کی ہو آپکی مایا کو سوائے آپکے دوسر کوئی نہیں جان سکتا۔
دوہا | گم کہت بس بھکت کے پورن سب سکھ راج | کر سدرشت برج دیکھے ہانہ گئے کی لاج |
سورٹھ | تم تن من ہر لین رشت چاکی سم ب | بہت دھکت تن چھین بر جیاسی تم برہ بس |
اے مہا پر بھو شری راوہا جی کی دشا آپ سے کیا کہوں وہ سب سنگار چھوڑ کر میلی دھوتی پہنے ہو سون رات آپ کے برہمن
رویا کرتی ہن اور ایسی دلی ہو گئی ہن کہ سچانی نہیں جاتی ہن اور بور ہون کی طرح کبھی شری کرشن شری کرشن پکار کر زمین ناخن سے کھو دتی
ہن اُنکے کھروالے بہت طرح سے اُنکو سمجھاتے ہن لیکن کسی کا کنا اُنکو اثر نہیں کرتا اُنکے پران نکھانے میں کچھ سندھ یہ نہیں ہو لیکن تم
جو کہ آئے ہو کہ ہم پھر آئیے اسی امید پر اب تک وہ جیتی ہن۔

چوپائی

کرناے پر بھجے انتر جامی | بھکت ہن دھاریون سوامی | اچرج مو نہ بڑو دیہ آوے | پریمو کو یہ کیسے بھاوے |
برج جن مرت جلا سب لیجے | بیگ کر پا کر درشن دیکھے | دوہا | ایک بار بہت نند کے درمں دکھاؤ آے |
سورٹھ | یہ مڑی دے بلکہ کے کیو جسو مت مائے | جن گوون کو شام آپ چراوت پریت کر |
بہر نہ آئین دھام بڑی گنجن میں پھرت | اے ویندیال میں بہت کسانک کون آپ انتر جامی ہن سب کے من کی جاتے ہن جب یہ بات سنکر شام سندر کو بر جیاسیون
کی پریت یاد آئی تب آنکھوں سے آنسو بہا کر رونے لگے۔

دوہا

بھرت اساس اداس چت مچت نہیں نیر | بر جیاسن کے پریم میں لکھن پر بھدل بیر |
مرلی منو ہرنے مڑی کو آٹھا کر اپنی چھاتی سے لگایا اور آنکھوں بند کر کے بر جیاسیون کے دھیان میں ڈوب گئے پھر برج کا
نام لیکر ٹھنڈی سانس لیتے اور پیتا مہر سے آنسو پوچھتے ہوئے کہ اے اودھو تم اچھی طرح سب کو گیان سکھا آئے۔

چوپائی

برج بھکتن تم روپ ادھارا | من میں پر بھجیون کیو چپارا | سو بر جیاسی لیت نہ کوئی | میری مکت بڑی مذہ جوئی |
سوئی مو نہ کرت بن آوے | تا سے جو جا کے من بھاوے | برج جیاسی موکوت پیارے | بھکت اودھین سو پران ہارے |

چوپائی

سد است یا تے برج ماہین

اُن سہ اور موئمت نہاہن

دوہا

من کر بر برج میں رہے بل برج باسن ساتھ

اتنی کھٹا سا کرشکد یو جی بولے کہ ای راجا پرکھیت اُس وقت برہما جی نے نارو جی سے کہا کہ دیکھو جس پر برہم پرشور کا درشن ہوگی کوئی

وہ بیان میں ہی جلدی نہیں ملتا وہی ترلو کی ناٹھ برج یون کے واسطے روتے ہیں بید کی رچاؤن نے آکر گوپیون کا جہم پایا تھا۔

دوہا

پرسمین اُنکے چرن سج برنہ ابن کے مانہ

سوگت اُنکی امین یا مین کشتے ناٹھ

ای راجا اُن لوگوں کا بڑا بھاگ سمجھنا چاہیے جو لوگ برہما ابن کی سج اپنے ماتھے پر چڑھاتے ہیں جب برج کا حال سنگرشیام اور بلرام اُس ہو گئے تب اودھو جی شیام سندر سے براہو کر سدیو اور دیو کی جی کے پاس آئے اور نندا اور جوداجی کا سندیانے لکھنے لکھ گئے اور روہنی جی شیام اور بلرام جی سے ملکر راج مندر میں گئیں اور رام اور کرشن جی نے اُس دو دھو اور ماگھن آد کو جو نندا اور جوداجی نے بھیجا تھا بڑے پریم سے کھایا اور اودھو جی کو بھی اس میں سے بھیجا دیا۔

اودھیا سے اڑتا لیوان - جانا شیام سندر کا کجا اور اگر ور کے گھر پر

شکد یو جی بولے کہ ای راجا پرکھیت جس دن سے مری منور ہونے لگا کے گھر جانے کا اقرار کیا تھا اُس دن سے وہ ہر روز پھولوں کی سجیا چھاکر موہن پیارے کے آنے کی راہ دیکھا کرتی تھی ایک دن شیام سندر بھکت تسل تر جانی نے اُس کا پریم دیکھ کر بچا کر کیا کہ سنے کجا سے کہا تھا کہ ہم کنس کو مار کر تیرے گھر آویں گے سوا بھی تک وہ بات پوری نہیں کی اس لیے وہاں جانا ضرور ہو ایسا بچا رہے ہی اودھو جی کو ساتھ لے کر کجا کے گھر پر گئے۔

چوپائی

جب کجا جانو ہر اے

یتا مہر پا توڑے بچھائے

ات آند گئی اٹھ آگے

پورب جہم پیتھ سب جاگے

جب شری کرشن جی سورج سے زیادہ تجوان روپ بنائے ہوئے کجا کے گھر گئے تب وہ رتن جٹ مندرائے پر کاش جگہ لگا اور کجا نے بڑی بھکت اور پریت سے شری کرشن جی کو جڑاؤ کی پر بٹھالا اور اودھو جی کو بیٹھنے کے واسطے آسن دیا اور سجا کمل۔

دوہا

آس پاس سب سلج کے مہاراج کے کاج

آند سے من مین کے دھن بھاگ ہین آج

پھر کجا نے شری کرشن جی کا چرن اپنے ہاتھ سے دھو کر چر نامرت لیا اور بت اچھے گئے اور کچرے جو بنوا رکھے تھے وہ آن کر پنا کر عطر اور چندن اُنکے بدن میں مل دیا اور چھین پر کار کے بنج اُنکو کھلا کر آچن کر کے پان اور لالچی سامنے رکھا پھر اپنے رتن جٹ شیش محل میں پھولوں کی جیا پر شری کرشن جی کو لیجا کر بٹھالا۔

پھر کجا اسنان کر پیر یو چیر سرنگ

رتن جٹ بھوگھن سجے نیکھ سکھ لوسب انگ

جب وہ سونھون سنگار کر کے بڑے پریم سے شیام سندر کے پاس آئی تب آند کندر برج چند سب کا منور تھا پورا کرنے والے نے کجا کا ہاتھ پریت کے ساتھ لیکر کرانی جیا پر بٹھالا اور اُسکی اچھا پوری کر کے لوک اور میر لوک دونوں جگہ کا سکھ دیا۔

دوہا

ایر مہی سے سیدھی کری دیو روپ ابھرام

داسی سے رانی بھی پوجے سب من کام

ای راجا دیکھو جس پر دیو کی اور کھیشور لوگ بڑے تپ اور چپ کرنے سے بھی جلدی نہیں پاسکتے اُس محل کو کجا نے ایک دن کے چندن لگانے سے سچ میں پایا جو لوگ ہمیشہ بدھ پوربک نارین جی کا پوجن کرتے ہیں اُنکو نہ معلوم کیسی پر دیو ملی اپنا منور تھا پانے کے بعد کجا نے شیام سندر سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ ای ترلو کی ناٹھ تھاری موہنی مورت کے دیکھنے کی آسا مجھ کو نبی رہتی ہو اس واسطے میں چاہتی ہوں کہ آپ کچھ دن یہاں رہ کر مجھے سکھ دیجیے شیام سندر بولے کہ تو دھرج دھرج تو ہو یا کر گی تب ہم تیرے پاس یا کر گئے۔

چوپائی

بھلے لاج بس نین نوا لے

پھر اٹھ اودھو کے ڈھک لے

جیکہ موہن پیارے اودھو جی سمیت اپنے گھر پر آئے تب پھر باسیون نے یہ حال سنکر کجا کے بھاگ کی بڑائی کی۔

چوپائی

سدر سے ہر کی یہ ریتی

مانت ایک بھکت سے پریتی

دھن دھن دھن کرشن پریت کرانی

دھن دھن دھن کرشن پریت کرانی

پھر ایک دن شری کرشن جی نے اودھو جی سے کہا کہ تم استری کی بھکت تو دیکھ چلے اب چلو تمکو ایک پرش کا پریم دکھلا دوں یہ کہکر

کوہستان پور بیکر جب دھن دھن کرشن جی کے چرنوں پر رکھ دیا اور شیام سندر نے سرائکا اٹھا کر کرانی چھائی

لگے اُنکو دیکھتے ہی اکرورجی نے آگے سے آکر اپنا سر شری کرشن جی کے چرنوں پر رکھ دیا اور اودھو کو گھر کے بیٹھ لگائے اور دونوں بھائیوں کو بڑاؤ

لگا یا پھر اکرورجی اپنا بھاگ اُسے سمجھ کر شری بھکت اور پریم سے شیام اور بلرام اور اودھو کو گھر کے بیٹھ لگائے اور اکرورجی کے واسطے اکرورجی

سنگاسن پر بٹھال کر اُنکے چرن دھوئے اور اپنی استری سمیت اچھا چر نامرت لیکر پوربک پوجا کی اور سکندھ پھینکے کیو اسٹے اکرورجی

اپنے گھر میں جلایا اور چھپن پر کار کے بنج سوئے کی تھا لیون میں لاکر اُنکے سامنے رکھا جب شیام سندر نے اکرورجی کی بھکت اور

پریت پر دیکھ کر بلرام جی اور اودھو جی سمیت آند پوربک بھوجن کیا تب اکرورجی پان اور لالچی اُنکے سامنے رکھ کر دونوں بھائیوں

پریت پر دیکھ کر بلرام جی اور اودھو جی سمیت آند پوربک بھوجن کیا تب اکرورجی پان اور لالچی اُنکے سامنے رکھ کر دونوں بھائیوں

پریت پر دیکھ کر بلرام جی اور اودھو جی سمیت آند پوربک بھوجن کیا تب اکرورجی پان اور لالچی اُنکے سامنے رکھ کر دونوں بھائیوں

پریت پر دیکھ کر بلرام جی اور اودھو جی سمیت آند پوربک بھوجن کیا تب اکرورجی پان اور لالچی اُنکے سامنے رکھ کر دونوں بھائیوں

پریت پر دیکھ کر بلرام جی اور اودھو جی سمیت آند پوربک بھوجن کیا تب اکرورجی پان اور لالچی اُنکے سامنے رکھ کر دونوں بھائیوں

پریت پر دیکھ کر بلرام جی اور اودھو جی سمیت آند پوربک بھوجن کیا تب اکرورجی پان اور لالچی اُنکے سامنے رکھ کر دونوں بھائیوں

پریت پر دیکھ کر بلرام جی اور اودھو جی سمیت آند پوربک بھوجن کیا تب اکرورجی پان اور لالچی اُنکے سامنے رکھ کر دونوں بھائیوں

پریت پر دیکھ کر بلرام جی اور اودھو جی سمیت آند پوربک بھوجن کیا تب اکرورجی پان اور لالچی اُنکے سامنے رکھ کر دونوں بھائیوں

ایسا بھتیجا یا کر پھر میں سنساری دیکھ سے چھٹی نہ پاؤں مجھ کو دکھی اور دین جانکر میرا دکھ دور کریں۔

دوہا | میری اور مہشت کی آنکھیں کو ہر لاج | اور سر سوچے نہیں ماکھن پر بھوج راج |

ای راجہ پر بھیت کرورجی بھجن کے پر تاپ سے ہونہار کے جانے واسے یہ بات سنتے ہی نکلے ہون میں آنسو بھر کر بولے کہ انا تم کسی بات کا سوچ مت کرو تمہارے پانچون بیٹے شری کرشن جی کی دیا سے اپنے دشمنوں کو جیت کر بڑے پرتاپی راجا ہونگے اور شیا م اور بلرام نے یہ سنا تو یہاں سے کہا کہ یہ بھوکھو کسی بات کی چیتا نہ کریں میں جلد ہی اُنکے پاس آتا ہوں۔

دوہا | کنتی سے یاد رہے کہیو سوچ مت من مانہ | ماکھن پر بھوجا اور ہن تاکو بھگے کچھ نا نہہ |

جب اگرورجی اس طرح کنتی اور جدمشٹر آؤک کو دھیرج دیکر وہاں سے بدراہو سے اور بدراجی کو ساتھ لیے ہوئے ہستنا پور یا سیون جدمشٹر آؤک پانچون بھائیوں کا چلن اور یوہا پر پوچھنے لگے تب سب نے جدمشٹر کی تعریف کی اور سب کی یہ صلاح قرار پائی کہ راجد دی جدمشٹر کو ہونا چاہیے پھر اگرورجی نے بدراجی سمیت دھیرجاشٹر کے پاس جا کر کہا کہ انا ہمارا راج تھنے کو روکل میں بڑے ہو کر اپنی بیٹی کیون کھودی اور راجا پانڈا نے بھائی کی کتری لیکر جدمشٹر آؤک اپنے بھتیجوں کو جو بے باب ہن کیون دکھ دیتے ہو اور تم گناہوں ہو کر ورجو دھن آؤک اپنے اومہری بیٹوں کی صلاح سے کیون ایسا پاپ کرتے ہو آدمی اکیلا ہی پیدا ہوتا ہی اور اکیلا ہی جاتا ہی مرنے وقت کوئی اُس کے ساتھ نہیں جاتا چنکے واسطے تم یہ سب پاپ بھرتے ہو وہ کوئی پرلوک میں تمہارے کام نہ آوینگے اور اس اومہ کرنے کے بدلے تم کو نرک بھوگنا پڑیگا۔

چوپائی

لوچن گئے نہ سوچھے تھے | کل یہہ جاے پاپ کے کیے |

ای دھیرجاشٹر نے نہیں سنا کہ جو راجا اپنی پر جا اور پر وار کو برا بر نہ دیکھ کر سب کا پالن نہیں کرتا وہ ضرور نرک بھوگنا پڑیگا۔ ایو ہار پنے کی طرح جھوٹے ہوتے ہن مرنے کے چھیکول بھلائی اور بُرائی رہ جاتی ہے جو لوگ سنساری ہو یا جو بھوگنا سمجھ کر کسی جدمشٹر آؤک کو دکھ دینا نہ چاہیے نہ تمہارے بیٹے تم کو سورگ میں لیجا ئینگے نہ بھتیجے نرک میں ڈالیں گے نرک اور سورگ اپنی کرنی سے ملتا ہے میں تمہارے بھلا کے واسطے دھرم کی بات کہے دیتا ہوں جو اس کے موافق کرو گے تو تمہارا نام ہوگا اور جو ایسا نہ کر دے گا تو تم کو چھپے سے ضرور چھپتا نا پڑیگا۔

دوہا | یاتے جو اومہرم سب جیو دھرم کی ریت | جنکی نیست اینت ہوا گلی ہوے نہ جیت |

یہ سنتے ہی دھیرجاشٹر اگرورجی کا ہاتھ پکڑ کر بولے کہ ای بھائی تم یہ امرت روپی اور نکل کاری بات میرے بھلے کے واسطے بہت اچھی کہتے ہو اور میں بھی سمجھتا ہوں کہ شری کرشن جی نے پرتھوی کا بوجھ اتارنے کے واسطے جنم لیکر سب بھلا اور بُرا کرنے کی ساری اپنے اختیار میں رکھی ہے جو وہ چاہیں گے وہی ہوگا اُنکی اچھا ما بلوان ہے لیکن میں کیا کروں تمہارا اُپدیش میرے ہر دے میں نہیں ٹھہرتا بجلی کی طرح چمک کر نکل جاتا ہے اور ورجو دھن آؤک میرے بیٹے میرا کتنا نہ مان کر اپنی مرضی کے موافق کام کرتے ہیں میں اُنکی باتوں میں کچھ نہیں بولتا اکیلا بیٹھا ہوا پریشور کا بھجن کرتا ہوں تم میری دندوت شری کرشن جی سے کہہ دینا یہ سنکر

اگرورجی نے کہا کہ ای دھیرجاشٹر پریشور کی مایا بڑی بلوان ہو کہ میرا اُپدیش تمہارے دل میں اثر نہیں کرتا نہیں معلوم کیونکہ انا تھ کی کیا اچھا ہے یہ کہہ کر اگرورجی دھیرجاشٹر کو دندوت کر کے اُٹھ کھڑے ہوئے اور کنتی جی کے گھر پہنچے اُسے اور کنتی جی کو بہت دھیرج دیکر آپ دھیرج سوار ہوئے۔

دوہا | بد بھکت سے بدراہوے کنتی سے کرجور | پانڈستن کو دیکھ کر چلے مدھ پوری اور |

اگرورجی نے متھرا میں پہنچتے ہی راجا اگر سین اور بسدیو جی کے سامنے شیا م اور بلرام سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ ای دینا نا تھ میں نے ہستنا پور میں جا کر دیکھا تو تمہاری بھوپو اور جدمشٹر آؤک پانچون بھائیوں کو ورجو دھن کے ہاتھ سے بہت دکھی پایا زیادہ یہ کہ انکے کہوں آپ انترجای سب حال جانتے ہیں کورون کا اومہرم کچھ آپ سے چھپا نہیں ہے جب یہ کہہ کر اگرورجی اپنے گھر چلے گئے تب شری کرشن بیکٹھ نا تھ سنساری لوگوں کی طرح پہلے بہت اُداس ہو گئے پھر بلرام جی سے صلاح کر کے یہ پرین کیا کہ مہا بھارت کر کے برکتوی کا بھار اتار دوں گا اتنی کھانا کر شکد یو جی بولے کہ ای راجا جو میں نے برنڈا بن اور تمہاری ایلٹام کو سنا ہے پور بار دھرتھا یعنی پھلا نصف حصہ کسی اب دوار کا نا تھ کی کرپا سے اور ترار دھرتھا دوسرا نصف حصہ کہوں گا۔

ادھیائے پچاسواں - جدمشٹر شیا م سندرا اور جراسندہ سے

شکد یو جی بولے کہ ای راجا پچھت جسطح شری کرشن جی نے جراسندہ کی فوج کو مار کر کال جمن کا ناش کیا اور راجا چکندر کو بھوسا گریا راتار کر دوار کا میں جا پنے وہ حال کتا ہوں سنو کہ راجا اگر سین دھرم کے ساتھ تمہارا راج کرنے لگے اور شیا م اور بلرام بھکت بن گاری اُنکا حکم مانتے تھے اور اُس راج میں کوئی دکھی نہیں تھا لیکن است اور پاپ نام دونوں استریان راجا کنس کی اپنے پت کے سچ میں بہت اُداس رہا کرتی تھیں ایک دن وہ دونوں بنین رو کر آپس میں کہنے لگیں کہ اب یہاں انا تھ ہو کر پڑے رہنے سے اپنے باب کے گھر چل کر رہنا اچھا ہے یہ بچار کر دونوں ہن رتھ پر چل کر اپنے باب جراسندہ کے گھر چلی گئیں اور جسطح شیا م اور بلرام نے راجا کنس کو دونوں سمیت مار کر اگر سین کو راج دیا تھا وہ سب حال رو کر اپنے باب سے کہا یہ حال سنتے ہی جراسندہ بھگانی بڑا کر دھ کر کے اپنا بھلا والوں سے بولا کہ ایسا کون شور مچا کر میں پیدا ہوا ہے کہ جسے کنس ایسے زبردست کو دیتوں سمیت مار ڈالا اب میں یہ پرین کرتا ہوں کہ راجا کنس کے بڑے دھرتھ پر سی کو جیشیون سمیت جلا کر رام اور کرشن کو جیتا باندھ نہ لاؤں تو اپنا نام جراسندہ نہ کہہ کر جراسندہ بھگانی بولے کہ ایسا کرنا میں قابل نہیں ہن کہ میں فوج ساتھ لیکر اُسے لٹنے جاؤں اسی جگہ سے ایک گدا

دوہا | کو کو جادویش کے کل میں رہن نہ دیوں | رام کرشن کو مار کر بیرکس کا لیوں |

جراسندہ بردوان پانے کے پر تاپ سے جتنی بار گدا کے چاروں طرف گھا کر جہاں بھینکتا تھا وہاں اتے جو جن پر گدا جا کر دشمنوں کو لڑائی تھی جب جراسندہ نے اسی گھڑے ہزار من کی گدا سو بار گھا کر تمہا پڑی بروجگدھ دیش سے چار کوس پرتھی بھینکتی تھی شری کرشن نے اپنی گدا چلا کر کسی گدا تمہا پڑی کے باہر گرا دی جب کہ وہ گدا اپنا کام بنا کے ہوئے گدھ دیش میں پھرتی تب جراسندہ نے جب مان کر من میں کہا کہ جس نے میری گدا کو روک دیا وہ بنا جدم کے نہیں جائے گا ایسا بچار کر اُسے سب راجوں کو جو اُسکے

بھائیوں کے کانوں کے کنڈل بجلی کی طرح چمکتے تھے اور دیوتا لوگ یہ تماشا آکاش سے دیکھ کر شکر کیرشن کی حثیت مناتے تھے اتنی کھٹا
سنا کر شکد یو جی بولے کہ ای راجا پر بھیت جب شکر کیرشن انتر جامی نے متھرا کے لوگوں کو اپنے واسطے چتا کرتے دیکھا تب دھنکھ چڑھا کر
ایک بان ایسا چھوڑا کہ وہ شری کرشن کی مایا سے چھوٹے وقت لاکھوں بان ہو کر جہاں سندھ کی فوج میں جا کر شور برون اور دیون کے
انگا اور بلرام جی بڑے کرو دھ سے ہل اور موسل اپنا اٹھا کر مارنے لگے جبکہ دونوں بھائیوں نے جو اپنی بھونہ پھرنے سے ایک دوسرے میں
تینوں لوگ کا ناش کر دیتے ہیں نرتن دھرنے کے کارن اڑھائی گھڑی میں سب فوج جہاں سندھ کی باہنوں سمیت مار ڈالی اور سوا
جہاں سندھ کے اور کوئی جیتا نہیں بچا تب اُس رن بھوم میں لہو کی ندی بہکر ہاتھیوں کے خون بہتا ہوا کیسا معلوم ہوتا تھا جیسے کالے
پھاڑ سے جھرنے جھرتے ہیں اور سواروں کے مارے جانے سے رتھ اُڑے ہوئے گھر معلوم ہو کر ناؤ کی طرح اُس ندی میں بہتے تھے اور کٹے
ہوئے سر شور برون کے کچھو کے کی طرح بہتے تھے اور کٹے ہوئے ہاتھ سانپ اور مچھلی کی طرح دیکھ پڑتے تھے اور ہاتھیوں کا بدن بل کی طرح
معلوم ہوتا تھا اور گرے ہوئے دھنکھ لہر کی طرح دکھائی دیکر ٹوٹے ہوئے پیسے بھونکے کی طرح معلوم ہوتے تھے اور سینا پتون کا رتن جیت نکٹ
ایسا چمکتا تھا جیسے ندی کے کنارے بالو چمکتی ہو۔

دو ہا
من نکتن کی مال بہہ ٹوٹ پڑی تھکیت
وہ سب یا بدھ دیکھتے جیون جل بہتیریت
اسوقت شیا مندر کو اُس رن بھوم میں شری شو جی بھوت پریت کی سینا اپنے ساتھ لیے اور منڈون کی مالا پہنے ہوئے دیکھ پڑے
اور کیا دیکھا کہ بھوتیاں اور جوگنیاں کھڑے ہو کر لہو پی رہی ہیں اور گدھ اور کوسے اور گیدر لاشوں پر بیٹھے ہوئے مانس کھا کر ایک
دوسرے سے جھگڑتے ہیں اسوقت کرشن بھگوان کی مہاتے ساعت بھرمین ہوانے اُن سب لوگوں کو بھور کر ایک جگہ ڈھیر لگا دیا اور اُن
سب کو جلا کر بھس کر ڈالا اور مگھ نے پانی برسا کر سب رکھ اور پڑی دک کو بہا دیا جن پانچ تتوں سے بدن تیار ہوتا ہو وہ پانچون اپنے اپنے
روپ میں مل گئے اُس فوج کو آتے سب نے دیکھا پھر کسی نے نہ جانا کہ کیا ہو گئی جب رن بھوم میں جہاں سندھ اکیلارہ کر بلر یو جی سے گرا جہ
کر نے لگا تب بلر یو جی نے اُسکے گلے میں ہل ڈال کر پکڑ لیا اور اُسکو مار ڈالنا پکار کر شکر کیرشن جی سے پوچھا کہ کیا دیجیے تو اس اوٹھری کو مار ڈالو
شر کرشن جی نے کہا کہ ابھی اسکے مار ڈالنے کا وقت نہیں ہوا یہ بھائی میں نے پرتھوی کا بوجھ اتارنے اور دیت اور اودھری راجون سے
مارنے کے واسطے اتار لیا ہوا تم جہاں سندھ کو جیتا چھوڑ دو یہ کئی مرتبہ دیت اور اودھری راجون کو بھور کر مجھ سے لڑنے آو گیا تب میں اُن کو
مار کر پرتھوی کا بوجھ اتار دوں گا جب کہ یہ بات سنکر بلرام جی نے جہاں سندھ کو جیتا چھوڑ دیا تب وہ بہت سوچ اور شرم کے مارے اپنے
دیس کو چلا گیا اور اُس نے چاہا کہ راجگدی چھوڑ کر جنگل میں چلا جاؤں اتنے اسٹ اور ترون کے مارے جانے کا سوچ کیسے چھوٹے کا
تب دوسرے راجا لوگ جو اس کے مترتھے جہاں سندھ کا حال سنکر وہاں آئے اور اُسکو دھیرج دیکر سمجھا یا کہ لڑائی میں جیت ہا رہی ہے
ہوتی چلی آئی ہے اس واسطے شور برون اور گیارہون کو دونوں باتوں میں خوشی اور رنج کرنا اُچت نہ ہو کر دھیرج دیکر سمجھا یا کہ لڑائی میں جیت ہا رہی ہے
فوج اکٹھا کر کے دشمن سے لڑنا کچھ منع نہیں ہے پریشور کی دیا سے شیا م اور بلرام کو جہاں سینا سمیت مار کر کنس کے پاس بھیج دیجیے یہ بات
سنکر جہاں سندھ دھیرج دھکر فوج جمع کرنے لگا اور شیا م اور بلرام اپنی فوج سمیت کہ اس میں کسی کے گھاؤ بھی نہیں لگا تھا آئندہ
راج مندر پر آئے اسوقت دیوتوں نے دونوں بھائیوں پر پھول برسائے۔

دو ہا
ماکھن پر پھل یا بھانت سون جہاں سندھ کو جیت
آئے متھرا نگر میں سب سنن کے میت

جسوقت دیو کی نندن دھنکھ بنجن شرمین پہونچے اسوقت سب متھرا باسیوں نے بڑی خوشی سے اپنے اپنے گھر منگلا چا رہا اور برہمن لوگ
بید پڑنے لگے اور استریان کورے برتنوں میں وہی شگن کے واسطے لیکر اپنے اپنے دروازوں پر کھڑی ہو گئیں اور بہت استریان
اپنی اپنی اٹاریوں پر سے شیا م اور بلرام پر پھول برسانے لگیں اسطرح دونوں بھائی سب کو آئندہ دیتے ہوئے راجا اگر سینک پاس پہونچے
اور اُنکے چرنوں پر جا کرے اور سب مال لوٹ کا اُنکو دیکر نے کیا کراہی پرتھوی ناتھ نے اپنے آپکے پُرن اور پرتاپ سے دشمنوں کو مار کر بھگا دیا
اب آئندہ سے راج کر کے پر جا کو شکھ دیجیے یہ بات سنکر راجا اگر سینک نے سب مال لوٹ کا اپنے خزانہ میں بھجوا دیا اور بڑی خوشی سے
راج کرنے لگے ای راجا جب اسطرح سترہ مرتبہ جہاں سندھ اچھوٹنی دل ساتھ لے کر متھرا میں لڑنے کے واسطے آیا اور شیا م اور بلرام نے اُسکی
وہی گت کی تب جہاں سندھ نے بہت فکر مند اور شرمندہ ہو کر من میں کہا کہ اب میں اپنے دیش میں جا کر کیا منہ دکھاؤں اتم یہی ہو کہ بن
میں جا کر تپ کر کے کسی دیوتا سے بردان لے کر شیا م اور بلرام سے پھر لڑوں اگر پریشور کی کرپا سے اکر تہ بھی کرشن چندر میرے سامنے سے
لڑائی کرتے وقت بھاگ جاؤں تو میں اُسکو بڑی جیت سمجھوں جبکہ ایسا بچا کر جہاں سندھ بن کی طرف چلا گیا تب پریشور کی اچھا سے نارو من
لے اُسکو راہ میں ملکر پوچھا کہ ای راجا تم کو واسطے آداس ہو جہاں سندھ نے دھڑوت کر کے کہا کہ ای مارا راج میں سترہ بار شیا م اور بلرام
سے لڑتے وقت بھاگ گیا اسلئے مارے شرم کے مجھ سے کسی کو اپنا منہ دکھلایا نہیں جاتا جو اکر تہ بھی وہ میرے سامنے سے بھاگ جائیں
تو میری اچھا پوری ہو جائے یہ بات سنکر نار دجی بولے کہ ای جہاں سندھ کا بل میں کال جن نام مجھ راجا بڑا بلوان رکھ کر اکیلا لڑائی کرنے کا
حوصلہ رکھتا ہو تم لڑائی کا کام نہ بند کرو اُسکو اپنی مدد کو واسطے بلاؤ اور اُسکو ساتھ لیکر دونوں آدمی ملکر شیا م اور بلرام سے لڑو تب متھرا ر
کام نکلے گا یہ بات سنکر جہاں سندھ نے کہا کہ ای مارا راج کا بل یہاں سے بہت دور ہو اس سبب سے سندیا بھانے وانا آدمی بہت دنوں
میں وہاں پہونچے گا اور آپ ایک ساعت میں پہونچ سکتے ہیں اس سے آپ ہی مہربانی کر کے اُسکو میری مدد کو واسطے بیان بلالائے میں
اُپکا بڑا احسان مانو گا یہ دین چن سنکر نار دجی کال جن کے وہاں گئے اور جہاں سندھ اپنی راجگدی پر کر فوج اکٹھا کرنے لگا جب نار دجی
ایک ساعت میں کال جن کی بھان میں پہونچے تب اسنے دھڑوت کر کے نار دجی کو بڑے آدے اپنے سنگھاسن پر بٹھالا اور ہاتھ جوڑ کر
کہا کہ اوسٹن ناتھ جسٹج آپ نے دیال ہو کر دشن دیا اسطرح کر با کر کے اپنے آنے کا کارن کہیے نار دجی بولے کہ ہکو راجا جہاں سندھ نے
تھارے پاس بھیج کر یہ سندیا کہا ہو کہ متھرا میں شکر کیرشن اور بلرام دونوں بھائی بڑے بلوان پیدا ہوئے ہیں اور بڑے پرتاپی ہیں میں سترہ
بار اُسے جہد کرتے وقت ہار گیا اب اٹھا رہو میں بار اُسے لڑائی کرنے کیواسطے متھرا سی مدد چاہتا ہوں اس بات کا جیسا جواب تم کو
دیا میں جا کر اُس سے کہہ دوں اور جہاں نام شکر کیرشن چندر یہ وہ مگھ برن چندر مکمل میں بہت سند پتیا برہمنے اور پرنا ریشمی ڈھرتے
ہیں تم بتا مارے چھپا اُنکامت چھوڑنا یہ بات سننے ہی کال جن جہاں سندھ کا نام اور پرتاپ پہلے سے جانتا تھا بہت خوش ہو کر من میں
لگے لگا کہ دیکھو اتنے بڑے پرتاپی راجا نے مجھے مدد مانگی ہے اسلئے اُسکی مدد کرنا چاہیے ایسا بچا کر کال جن بولا کہ ای نار دجی آپ میری طرف
سے جا کر جہاں سندھ سے کہہ دیں کہ میں بہت جلدی اپنی فوج سمیت اودھ سے متھرا کو پہونچتا ہوں اور اودھ سے وہ اپنی فوج کے کرجلہ متھرا
میں آوے یہ کہہ کر کال جن اپنی فوج آراستہ کرنے لگا اور نار دجی وہاں سے چلکر جہاں سندھ کے پاس آئے اور یہ حال کہہ کر برہمن لوگ کو
پتہ چلے اور کال جن تین کرو فوج لکھوں کی جو بہت موٹے تازے بڑے دانت اور لال لال آنکھ والے ڈراؤنی صورت اور میلے
پرسے پہنے ہوئے تھے اپنے ساتھ لیکر متھرا کو چلا اور پرتھو سے گھیر لیا اور راجا جہاں سندھ بھی تیس جھوٹے فوج لیکر

متھرا کو چلا جب متھرا باسی کال جن کی فوج دیکھ کر مارے ڈر کے کانپنے لگے تب شری کرشن جی نے دوار کا پڑی بسا نا بچا کر بلرام جی سے کہا کہ اب کیا تدبیر کرنا چاہیے کال جن نے اپنی فوج سے متھرا کو گھیر لیا اور جبراً سندھ بھی اپنی فوج سمیت آجکل میں آیا چاہتا ہو ایک سے لڑائی کرتا ہوں تو دوسرا راجا متھرا پڑی کو لوٹ کر چلا کو بہت دکھ دے گا۔

دوہا | یاتے ایک آپاے یہ آکھو من مانہ | انھین اور کمون رکھ کے جڑتھ کرن ہم جانہ

بلرام جی نے کہا کہ جیسا اچھت ہو ویسا کیجیے یہ بات کھرجیے شری کرشن جی نے سدر کو یاد کیا ویسے وہ اُنکے پاس چلا آیا تب شری کرشن جی نے سدر سے کہا کہ تم بارہ جوں زمین ابھی پانی سے خالی کر دیو وہاں ہم ایک پڑی بسا ونگے اسی وقت کرشن جی کو ان کی اگیا کے موافق بارہ جوں زمین پانی سے خالی کر دی تب بیکٹھ ناتھ نے بشو کرما کو اسی ساعت بلا کر کہا کہ تم سدر کے باپو پر اسی وقت ایک نگر ایسا بناؤ کہ جہین جڑتھ پڑی لوگ سب متھرا باسی شکہ سے رہیں یہ اگیا پاتے ہی بشو کرما نے اسی وقت سدر کے ناپو میں جا کر ایک قلعہ سونے کا بارہ جوں کے گھیر میں بنایا اور اُسکے بیتر بہت سے مکان سونے کے جڑے اُتم بنا کر اُس میں جواہرات جڑوئے اور جڑو کو اڑے لگا کر سب دروازوں پر موتیوں کی جھال رکھا دی اور قلعہ کے کنارے بھی جڑو بنا دیے اور بازار بہت اچھی لگا دی اور سولہ ہزار ایک سو اٹھ محل بہت عمدہ شری کرشن جی کی پٹ رانیوں کے واسطے بنا کر انھین ایسے اغول رتن جڑوئے کہ خشکی چک ہزار سو ج سے زیادہ دکھائی پڑتی تھی اور سب مکانون میں باغ بہت طرح کے پھل اور پھول لگے ہوئے بنا کر تالاب اور باولی کو گلاب سے بھر دیا اور سب مخلون میں بڑے بڑے آگن تیار کر کے ہاتھی اور گھوڑے اور گٹھ اور بیل باندھنے اور رتھ اور گاڑی وغیرہ رکھنے کے مکان الگ الگ بنا دیے اور سب مندر وں کے دروازوں پر نوبت خانے اور دربانوں کے رہنے کیواسطے الگ مکان بنا کر تانہ کے چاروں طرف اچھی اچھی پھلوا ری لگا دی اور جتنا سامان گڑھتی میں ہوتا ہو وہ سب مکانون میں رکھ کر چاروں برن کے رہنے کیواسطے الگ الگ محلے بنا دیے اور ایا پر چھپت جب بشو کرما نے بیکٹھ ناتھ کی کرپا سے یہ سب ایک ساعت میں تیار کر کے دوار کا پڑی اُسکا نام رکھا تب برن دیوتا نے شیکم کرن گھوڑا اور کبیر دیوتا نے اچھے اچھے رتھ اور رتن آوک اور اندر نے سدر مہا سبھا دوار کا پڑی میں پوچھا دی اسی طرح بہت سے دیوتاؤں نے بہت اچھی اچھی چیزیں جتنا نام کہا تک کہا جائے وہاں لا کر رکھ دیں جب بشو کرما نے دوار کا پڑی جہاں جانے سے کام کر دیا تو بھرموہ۔ انر نہیں کرتا تیار کر کے شری کرشن جی سے خبر کی تب کرشن جی کو ان نے جوگ مایا کو اسی ساعت بلا کر کہا کہ تو ابھی سب متھرا باسیوں کو گٹھ اور گھوڑے اور ہاتھی وغیرہ سب سامان سمیت راتوں رات متھرا سے لیا کر دوار کا پڑی میں پوچھا دیے لیکن کوئی آدمی یہاں سے پوچھے گا بھید نہ جان پاوے جوگ مایا نے کرشن جی کو ان کی اگیا سے اسی ساعت راجا اگر سین اور سیدر یو وغیرہ سب متھرا باسیوں کو جو غنیمت میں بیہوش ہو کر سو رہے تھے وہاں سے اٹھا لیا کر دوار کا پڑی میں پوچھا دیا جبکہ سب متھرا باسی سندر کی آواز سنکر نیند سے چونک اٹھے تب تعجب انکرا پس میں کئے گئے کہ دیکھو یہاں سدر کہاں سے آیا جبکہ انھوں نے اچھی طرح پچا کر کیا تب جاناکہ یہ دوسرا شہر ہے اچھے سدر میں نیا بسا ہوا اور جب انھوں نے متھرا کے مکانون سے اچھے مکان میں آکھو دیکھا اور سب سامان گڑھتی کا وہاں پایا تب استری اور پریش خوش ہو کر شری کرشن جی کی تعریف کرنے لگے۔

ادھیانے اکیاون کیتھا کال جن اور راجا چکندر کی

شکد یو بی نے کہا کہ اے راجا پچھت جب شیا م سندر متھرا باسیوں کو دوار کا میں پہنچ چکے تب بھدر جی کو متھرا میں چھوڑ کر آپ پرت سے

اکیسے چتر بھی روپ و معارن کیے جڑو کو مکٹ سو ج سے زیادہ چکنا ہوا سدر پر رکھے کنڈل اور پیتا میر بنے ہوئے اور کو سبھ من اور تو یوں کا ہار اور تختی مالا گلے میں ڈالے اور اپنا ریشمی اورٹے اور انگ انگ پر رتن جڑتھ بھوکھن اور زیور (مرصع) ساجے اور چاروں ہاتھ میں شکد اور چکر اور گدا اور پدم لیے اور کیسہ کا تلک لگائے اور تاپ ہارنی چوٹ اور سندھ مندر مسکراتے ہوئے کال جن کے سامنے گئے۔

دوہا |

جائے کرشن درشن دیو دھرے چتر بھی روپ | انگ انگ بھ رنگ چھب شو بھت پریم انوب

جب کال جن نے نار دھن کے کہنے کے موافق سب ٹھپھن اُن میں دیکھتے تب شری کرشن جی کو بڑا بلوان سمجھ کر اپنے من میں کہا کہ اسی آدمی نے راجا کنس اور جبراً سندھ کی فوج کو مارا تھا اُس وقت کچھ متھرا نہ لے کر پیدل ہی میرے سامنے لڑنے آیا ہو اس سے اس کے ساتھ ہتھیار لیے رتھ پر چڑھے ہوئے ہو کر لڑائی کرنا دھرم نہیں ہے ایسا چا کر کال جن رتھ پر سے کود پڑا اور اپنی فوج والوں سے پکار کر کہا کہ کوئی آدمی اس موہتی مورت پر ہتھیار مت چلانا جب یہ کھکر کال جن آپ اکیلا ہی شیا م سدر کے پاس آیا تب بیکٹھ ناتھ نے ایک تو بٹھ کا بدن چھو جانا اچھت نہ جانا دوسرے اُن کو دیوتاؤں کا بدوان سمجھ کرنے کے واسطے راجا چکندر کو اپنا درشن دیکھو ہوا اگر بار اُتارنا تھا اس لیے بیکٹھ ناتھ کال جن کے سامنے سے بھاگے اور کال جن اُنکو پکڑنے کے واسطے پیچھے دوڑ کر ابھان کر راہ سے بولا۔

چوپائی |

کال جن یوں کے پکاری | کاسے بھاگے جات ماری

آسے پڑو اب موسون کام | ٹھاطرے رہو کر دست گرام

بھگور راجا کنس اور جبراً سندھ مت بھننا میں جدیسیوں کا بیج دنیا میں نہیں رکھو گا پچھری اور شور بیرون کو لڑائی کے میدان

سے بھاگنا مرنے کے برابر ہوتا ہے۔

دوہا |

پرکٹ پتا سیدر کو دوش لگا یو آج |

رپ شکد تے بھاگتھ چترن کو ہے لاج |

اے شیا م سدر میں تم کو بڑا شور مینے کہ تھا رے ساتھ لڑنے کو آیا ہوں ایک ساعت ٹھہر کر میرے ساتھ لڑائی کر دیں تم کو جان سکنا مارو گا شیا م سدر اُس کی بات کا کچھ جواب نہ دے کر ایک ہاتھ کے فاصلے سے اس طرح بھاگتے جاتے تھے کہ جس میں وہاں امید نہ ہو جاوے اور پکڑنے بھی نہ پاوے جبکہ کال جن اسی طرح پیچھے پیچھے دوڑتا ہوا بہت دور تک چلا گیا تب شری کرشن جی مہاراج گندھ مادن نام پہاڑ کی کندرا میں جہاں راجا چکندر بڑا سورہا تھا اُنکے گئے اور وہاں جا کر پیتا میر اپنا راجہ لکھنڈ کو اڑھوا دیا اور آپ چپ کر ایک کونے میں کھڑے ہوئے جب پیچھے سے کال جن دوڑتا ہوا پیتا میر اسی کندرا میں پوچھا تب اُنکے راجا چکندر کو پیتا میر اڑھوئے دیکھ کر کیا جانا کہ یہ دہی پرش جو بھاگا آتا تھا میرے ڈر سے پیتا میر اڑھوئے کر سورہا ہے۔

پہاڑ کی کنڈر امین جانا شری کرشن جی کا اور پونچنا کال جن کا تلوار لیے اور سوتا دیکھنا راجہ عجیب رکھ



ایسا بچا رہے ہی کال جن بڑے غصہ سے ایک لات راجا چکندر کو مار کر بولا کہ یہ کون بہادری ہو کہ رن بھوم سے بھاگ کر یہاں آئے اٹھ ابھی تجھ کو مار ڈالوں گا جب یہ کہہ کر کال جن نے وہ پیتا مبر راجا چکندر کے سر پر سے کھینچ لیا تب وہ لات لگنے اور پیتا مبر کے جھٹکے سے جا گرا

دوہا

تا کی درشت پر بھاڑتے آگن اٹھی تن مانہ
دیکھت ہی جبر کے بھیو جمن بھسم جمن مانہ
ای راجا پر بھیت کال جن مرنے وقت بکینٹھ ناتھ کا درشن پایا اسلئے وہ سب پا پون سے چھوٹ کر نکلت پر دی پر پونچا اتنی کھتا
راجا پر بھیت نے پوچھا کہ اوسن ناتھ چکندر کون بڑا راجا تھو ان ہو کر سو اسلئے پہاڑ کی کنڈر امین سو یا تھا کہ جس کی نگاہ پڑنے سے کال جن ایسا پرتا ہی راجا
ہو گیا شکدیو جی بولے کہ اوی راجا پر بھیت سن۔ راجا چکندر راجا اچھو اک چھتری کے کل میں جہنا شوکا پوتا اور مانہ تانا کا بیٹا پرتا ہی در چکر ورتی راجا ہو کر اپنے دھرم
بل سے سب راجو کو جیت کر اپنے بس کیے تھا انھیں دنون دیوتوں نے دیو تو کو لڑائی میں جیت کر راج سنگھاسن اُنکا چھین لیا تب اندرا و برن اوک یوتا شری
اور بہادری راجا چکندر کی شکرت لوک میں آئے اور راجا چکندر سے بہت دین ہو کر تپ کی کہ اوی ہمارا ج ہم لوگ دیوتوں کے ہاتھ سے بہت دکھ پا کر تھاری شری
ہین دیا کر کے دیوتوں سے ہمارا راج دلوادھیے یہ بات ہمیشہ سے ہوتی آئی ہو کہ جب دیوتا اور برہمن اور رکھیشور دن کو دکھ پرتا ہو تب چھتری لوگ
رچھا کرتے ہین یہ دین جمن سستے ہی راجا چکندر نے دیوتوں کی مدد کر کے دیوتوں سے جدہ کیا اور دیوتوں کو جیت کر دیوتوں کو راج
جب جب ویت لوگ دیوتوں کو دکھ دیتے تھے تب تب راجا چکندر دیوتوں کی سہایتا کر کے دیوتوں کو بھگا دیتا تھا ایک

بھگا دیتا تھا ایک بار چکندر کو دیوتوں سے لڑتے ہوئے کئی جنگ بیت گئے تب سوام کار تک جی دیوتوں کی سہایتا کرنے آئے اُس وقت دیوتوں
راجا چکندر سے کہا کہ اب ہم لوگوں کی سہایتا سوام کار تک جی کر ٹیکے تھے ہمارے واسطے بڑی محنت کی ہو اسلئے سوامے ملک کے اور جو بران کو وہ ہم کو دین

دوہا
ارٹھ دھرم اور کامنا یہ سب ہو م ہاتھ
ایک پارٹھ ملک کو دھین شری بر جی ناتھ
یہ سنکر راجا چکندر نے کہا کہ بہت دن ہوئے کہ میں اپنے گھر وارا بال بچوں سے الگ پڑا ہوں کو تو آنکو جا کر دیکھوں دیوتوں کے
کئی جنگ بیت جانے سے اب تمہارے نبش میں کوئی نہیں سب مر گئے یہ بات سنکر راجا چکندر بولا کہ اگر یہی حال ہو تو میں بہت دنوں سے
نہیں بھر سوا یا نہیں ہوں تم لوگ کوئی ایسی کانت جگہ بتاؤ جہاں جا کر میں سور ہوں اور کوئی مجھ کو نہ جگا دے دیوتوں نے خوش ہو کر
کہا کہ تم گندھ ماون نام پہاڑ کی کنڈر امین جا کر سو رہو ہلوگ ایسا بردان دیتے ہین کہ جو کوئی وہاں جا کر تم کو جگا دیکھا وہ اُسی ساعت تمہاری
نظر پڑنے سے جگمگ بھسم ہو جاوے گا اور ہمارے آشر باد سے تم کو پرہم پیشو کا درشن ملیگا راجا چکندر تر تیا جگ سے یہ بردان پا کر اس کنڈر
میں سوتا تھا شری کرشن جی انتر جامی یہ سب بھید جانتے تھے اسلئے انھوں نے دیوتاؤں کا بردان سچ کر دیا سولے کال جن کو وہاں بھاگ
چکندر کی نظر سے مروا ڈالا اسکے جل جانے کے بعد برن ابن بہاری بھکت ہتکاری نے چتر بھجی روپ سے میگھ برن چندر گھگھ کل میں شکھ
پا کر گدا پر م لیے کرٹ ٹکٹ سا جے بنا لا برا جے پیتا مبر پنے تیون لوک کی سندر تائی دھارن کیے ہوئے راجا چکندر کو درشن دیا جب
سے چندر گھگھ پر کاش سے اُس اندھیرے کنڈر امین آجرا ہو گیا تب راجا چکندر نے اُنکو دیکھ کر سانشانگ دندوت کی -

دوہا
ماکھن پر بھجے کے درشت تے بھیو سرس آند
جوڑ ہاتھ بر جی ناتھ سے پوچھت ہو چکندر
ایک دینا ناتھ آپکے برابر تیون لوک میں کوئی سندر نہ ہو گا جیسے آپ نے دیاں ہو کر درشن دیا ویسے کر پا کر کے اپنا حال بڑن
شری بھیو میں آپ سوچ یا چندر مایا کوئی کو کپال یا برہما پیش تیون بڑے دیوتاؤں میں معلوم ہوتے ہین کہ آپکے آنے سے یہ کنڈر پر کاشت
ہو گئی اور یہ کوئل چرن آپ کے جو پھولوں سے بھی زیادہ ملائم ہین اس پہاڑ اور کاٹوں میں کس طرح برابے اپنا نام اور گوترتا لیا اور جو
آپ مجھ سے پوچھیں کہ تو کون تو میں چکندر نام بیٹا راجا مانہ تانا کا ہوں اور دیوتوں سے لڑتے وقت محنت کرنے میں دیوتوں نے مجھ کو یہ بران
دیا تھا کہ تم نشوون ہو کر سووٹو جگا نیوالا تمہاری نظر پڑنے سے جگمگ جائیگا اسی سبب سے یہ آدمی جسے مجھ کو جگا یا تھا دیکھے جگمگ راکھ
ہو گیا یہ سنکر شری کرشن جی نے کہا کہ اوی چکندر میں کونسا اپنا نام جگمگ کو بتاؤں میرے ناموں کی کچھ گنتی نہیں ہو میں نے لاکھوں باجک میں
وتارنے کر بہت کام کیے ہین جو کوئی چاہے بالو کی زینکا اور برسات کی بوندین گن یوے لیکن میرے اوتاروں اور کاموں و ناموں
کی گنتی کر لینا بہت کھن ہو اسلئے اپنے پچھلے اوتاروں کا حال تجھ سے کہ نہیں سکتا لیکن اس مرتبہ پر تھوئی کا بھارا اتارنے کے واسطے جگمگ
میں بسد یو اور دیو کی کے یہاں اوتار لیا ہو اس لیے میرا نام باسد یو بھی کہتے ہین اور ہم نے متھرا میں راجا کنس کو دیوتوں جیت مار کر
پر تھوئی کا بھارا اوتار اور سترہ مرتبہ تیشٹیں اچھو ہنی دل ساتھ لے کر راجا جہا سندھ متھرا پر چڑھ آیا وہ بھی ہے ہا گیا اٹھارہویں مرتبہ
اسکی مدد کرنے کے واسطے یہ کال جن تین کروڑ بھون کی فوج ساتھ لیکر ہے لڑنے آیا تھا سو تمہاری نظر پڑنے سے جگمگ مریا جو تم کو کہ
کال جن کو تھنے اپنے ہاتھ سے کیون نہیں مارتا تو اسکا یہ کارن ہو کہ دیوتوں کا بردان سچ کرنے کے واسطے مجھ تم کو اپنا درشن دینا اور ہوا
پار اتار ناتھ اسلئے ہین کال جن کو تمہاری نگاہ سے جلا کر اپنا درشن تم کو دیا پچھے جمن تھے میرا بڑا بھاری تپ کیا تھا اُس کا پھل آج پا کر
میں جمن سے چھوٹ گئے اب تم کو جو اچھا ہو بردان مانگو ہم دیکے بکینٹھ ناتھ کا درشن ملے سے راجا چکندر کو گیسان ہو کر

پہاڑ کی کنڈر امین جانا شری کرشن جی کا اور پونچنا کال جن کا تلوار لے اور سوتا دیکھنا راجہ مچکند رو



ایسا بچا رہے ہی کال جن بڑے غصہ سے ایک لات راجا مچکند کو مار کر بولا کہ یہ کون بہادری ہو کہ رن بھوم سے بھاگ کر یہاں آئے
اٹھ ابھی تھکا مار ڈالو نکا جب یہ لکڑی کال جن نے وہ پیتا مبر راجا مچکند کے سر پر سے کھینچ لیا تب وہ لات لگنے اور پیتا مبر کے جھٹکے سے ہلاک

دوہا

تا کی درشت پر بھاؤتے اگن اٹھی تن مانہ
دیکھت ہی جبر کے بھیسو جن بھسم چین مانہ

ای راجا پر چھپت کال جن نے مرتے وقت بیکٹھ نامہ کا درشن پایا اسلئے وہ سب پاپوں سے چھوٹ کر گت پدوسی پر پونچا اتنی کھتا ہے
راجا پر چھپت نے پوچھا کہ اچھ من نامہ مچکند کون بڑا راجا تو ان ہو کر سوساٹے پہاڑ کی کنڈر امین سوا تھا کہ جسکی نگاہ پڑنے سے کال جن ایسا پرتا پی راجا بل
ہو گیا شکدیو جی بولے کہ اچھ راجا پر چھپت سن۔ راجا مچکند راجا اچھو اک چھتری کے کل میں جہنا شوکا پوتا اور مانہا تا کا بیٹا پرتا پی در چکر ورتی راجا ہو کر اپنے دھرم اور
بل سے سب راجو کو جیت کر اپنے بس کیے تھا انھیں دنوں دیتوں نے دیو تو کو لڑائی میں جیت کر راج سنگھاسن اُنکا چھین لیا تب اندرا و برن آؤں کو کھینچ کر لے گئے
اور بہادری راجا مچکند کی سنگھرت لوک میں آئے اور راجا مچکند سے بہت دین ہو کر تپ کی کہ اچھ مہاراج ہم لوگ دیتوں کے ہاتھ سے بہت دکھ پاکر تھاری شرم
ہیں دیا کر کے دیتوں سے ہمارا راج دلواد بھیجے یہ بات ہمیشہ سے ہوتی آئی ہے کہ جب دیوتا اور برہمن اور رکھیشور دن کو دکھ پڑتا ہو تب چھتری توڑ کر
رچھا کرتے ہیں یہ دین جن سنتے ہی راجا مچکند نے دیوتوں کی مدد کر کے دیتوں سے جہم کیا اور دیتوں کو جیت کر دیوتوں کو راج
جب جیت لوگ دیوتوں کو دکھ دیتے تھے تب تب راجا مچکند دیوتوں کی سہایتا کر کے دیتوں کو بھگا دیتا تھا ایک

ہو گیا دیتا تھا ایک بار مچکند کو دیتوں سے لڑتے ہوئے کئی جنگ بیت گئے تب سوام کار تک جی دیوتوں کی سہایتا کرنے آئے اُس وقت دیوتوں
دیکھ کر سے کہا کہ اب ہم لوگوں کی سہایتا سوام کار تک جی کر گئے تھے ہمارے واسطے بڑی محنت کی ہے اسلئے سوائے نکت کے اور جو بران لگو وہ ہم کو دین

روہا | ارمہ دھرم اور کامنا یہ سب ہو م ہاتھ | ایک پدارتھ نکت کو دھین شری بر جی ہاتھ

یہ سنکر راجا مچکند نے کہا کہ بہت دن ہوئے کہ میں اپنے گھر وارا بال بچوں سے الگ پڑا ہوں کہ تو انکو جا کر دیکھوں دیوتوں کے کہا
کئی جنگ بیت جانے سے اب تھارے بنش میں کوئی نہیں سب مر گئے یہ بات سنکر راجا مچکند بولا کہ اگر یہی حال ہو تو میں بہت دنوں سے
نہیں سوچا نہیں ہوں تم لوگ کوئی ایسی کانت جگہ بتاؤ جہاں جا کر میں سورہوں اور کوئی مجھ کو نہ جگا دے دیوتوں نے خوش ہو کر
کہا کہ تم گندھ ماون نام پہاڑ کی کنڈر امین جا کر سورہو ہلوگ ایسا بردان دیتے ہیں کہ جو کوئی وہاں جا کر تم کو جگا دے گا وہ اسی ساعت تمہاری
شہادت ہو جائے گا جیسے ہو جاوے گا اور ہمارے آشر باد سے تم کو برہم پیشو کا درشن ملیگا راجا مچکند تریتا جگ سے یہ بردان پا کر اس کنڈر
میں سوتا تھا شری کرشن جی انتر جامی یہ سب بھید جانتے تھے اسلئے انھوں نے دیوتاؤں کا بردان سچ کر کے کیا واسطے کال جن کو وہاں جا کر
مچکند کی نظر سے مروا ڈالا اسکے جل جانے کے بعد بردان بہاری بھکت ہتکاری نے جپتر بھی روپ سے میکھ برن چند رکھ مکمل میں سنگھ
پاکر گدا پر م لیے کرٹ نکت ساجے بنالابرا جے پیتا مبر پنے تینوں لوک کی سندر تائی دھارن کیے ہوئے راجا مچکند کو درشن دیا جب
سنگھ چند رکھ مکھی پر کاش سے اُس اندھیرے کنڈر امین اُجیرا ہو گیا تب راجا مچکند نے اُنکو دیکھ کر ساشا نگ دندوت کی۔

دوہا | ماکھن پر بھجے کے درش تے بھیسو سرس آندہ | جوڑ ہاتھ بر جی ہاتھ سے پوچھت ہی مچکند

ایک دینا نامہ آپکے برابر تینوں لوک میں کوئی سندر نہ ہو گا جیسے آپ نے دیا ہوا کر درشن دیا ویسے کر پا کر کے اپنا حال بڑی
پرکھی میں آپ سوچ یا چند ریا کوئی لوکپال یا برہما پش ہمیش تینوں بڑے دیوتاؤں میں ملوم ہوتے ہیں کہ آپکے آنے سے یہ کنڈر پر کاشت
ہو گئی اور یہ کوئل حیرن آپ کے جو بھپوں سے بھی زیادہ ملائم ہیں اس پہاڑ اور کاٹوں میں کس طرح برا جے اپنا نام اور گوت تر تیلایے اور جو
آپ مجھ سے پوچھیں کہ تو کون ہو تو میں مچکند نام بتاؤں راجا مانہا تا کا ہون اور دیتوں سے لڑتے وقت محنت کرنے میں دیوتوں نے مجھ کو یہ بردان
دیا تھا کہ تم شجیت ہو کر سو و تمکو جگانو والا تمہاری نظر پڑنے سے جگہ مر جائیگا اسی سبب سے یہ آدمی جسے مجھ کو جگا یا تھا دیکھ کر رکھ
ہو گیا یہ سنکر شری کرشن جی نے کہا کہ اچھ مچکند میں کونسا اپنا نام مجھ کو بتاؤں میرے ناموں کی کچھ کنتی نہیں ہیں میں نے لاکھوں باجک میں
اتارے کہ سب کام کیے ہیں جو کوئی چاہے بالو کی ریکا اور برسات کی بوندیں گن لیوے لیکن میرے اتاروں اور کاموں و ناموں
میں کوئی کر لیا بہت کھن ہو اسلئے اپنے پچھلے اتاروں کا حال تجھ سے کہ نہیں سکتا لیکن اس مرتبہ پر تپوی کا بھارا اتار نے کے واسطے جگہ
میں لکھ لیا اور دیو کی کے یہاں اتار لیا ہو اس لیے میرا نام باس دیو بھی کہتے ہیں اور ہم نے متھرا میں راجا کنس کو دیتوں سمیت مار کر
لے کر راجا جواسندھ متھرا پر چڑھ آیا وہ بھی مجھے ہار گیا اتھارویں مرتبہ
میں کوئی کا بھارا اتار اور سترہ مرتبہ تیلیں اچھو ہنی دل ساتھ لے کر راجا جواسندھ متھرا پر چڑھ آیا وہ بھی مجھے ہار گیا اتھارویں مرتبہ
میں کوئی کا بھارا اتار اور سترہ مرتبہ تیلیں اچھو ہنی دل ساتھ لے کر راجا جواسندھ متھرا پر چڑھ آیا وہ بھی مجھے ہار گیا اتھارویں مرتبہ
میں کوئی کا بھارا اتار اور سترہ مرتبہ تیلیں اچھو ہنی دل ساتھ لے کر راجا جواسندھ متھرا پر چڑھ آیا وہ بھی مجھے ہار گیا اتھارویں مرتبہ
میں کوئی کا بھارا اتار اور سترہ مرتبہ تیلیں اچھو ہنی دل ساتھ لے کر راجا جواسندھ متھرا پر چڑھ آیا وہ بھی مجھے ہار گیا اتھارویں مرتبہ

اُسکو یا دانی کہ گرگ من نے میری جنم پتری دیکھ کر کہا تھا کہ تجھ کو پریشور کا درشن ملیگا وہ بات آنکھوں سے دکھلائی دی۔

وہا سوئی بج کے جن ہرست کیو ہو آج | پرگٹ آئے درشن دیو ماکھن پرہم جراج

جب راجا چکندر کو یہ بتواش ہوا کہ یہ چیز بھی روپ بھلو ان ہیں تب اسنے شیا مندر کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کہنے کیا کہ ایسا پرہم نرگن نرگن رانکا رانکا شیش پریش ہو کر کیول ہیکٹون کو شکہ دینے کیواسے سگن اتار دھرتے ہیں آپکے آد اور انت اور لیل کو کوئی نہیں جان سب سنسا را کی لیل امین لیت رہا ہوا اسلئے کسی کا گیان ٹھکانے نہ رہ کر سب آدمی کام اور کرو دھار اور بوجھ اور موہ کے جال میں پھنسے رہتے ہیں کہ کسی طرح مایا روپی جال سے چھوٹ نہیں سکتے۔

چو پانی | کرم کرت سب کے ہیت | پاتے بھاری دھک سہ لیت

جس طرح کتا سوکھی ہڈی چباتے وقت اسنے منہ کے خون کا سلونا سواد پاکر نادانی سے وہ مزہ پڑی سے نکلا ہوا سمجھتا ہی اسی طرح شری استری پرنگ کرتے وقت اپنے بیج کرنے کا ساعت بھر شکہ پا کر گیان نتا سے جانتا ہی کہ یہ شکہ استری سے مجھ کو ملتا ہی جو گیان آدمی شکہ کو اچھا جانکر کام دیکے مدین پر استری گن کر کے اپنا پر لوک بگاڑ دیتے ہیں اور ایسا کام نہیں کرتے کہ جمین آواگون یعنی جنم جنم چھوٹ جاوین اُنکو گتے سے زیادہ بُرا سمجھنا چاہیے ای دینا نا تھہ بغیر کیا اور دیا تھاری کے سنساری جیون کا اس مایا روپی نظیر کنوین سے باہر نکلا نہایت کٹھن جو آدمی آپکی شرن ہو کر کپکد میان اور اسمن کرتا ہو وہ مایا جال سے چھوٹ کر پرگٹ کو سوچ سکتا ہی من اجنگ راج اور دھن کے نئے میں آپ کے بھجن اور اسمن سے بکھر رہا اور جن استری اور بیون کی پریت میں پھنس کر اتھنی دھکوتے آوک سنساری شکہ کو اپنا جانتا تھا وہ سب ناش ہو کر کیول یہ بدن میرا جسکو راجا کہتے ہیں رہ گیا ہی سو یہ بھی کسی کام کا نہیں ہو سواسے کہ یہ بدن مرنے کے بعد سیرا وغیرہ کے کھا جائے بے ہمتا ہو جاتا ہی اور پڑے رہنے اور پڑ جانے سے کیڑے پڑ جاتے ہیں اور جلد دینے سے راکھ ہو جاتا ہی اسلئے جو لوگ اپنے بدن اور زور کا غور کرتے ہیں اُنکو مورکھ سمجھنا چاہیے آدمی کا تن پاکر سواسے بھجن اور اسمن پریشور کے سنساری جیون میں اپنا لگانا اچھا نہیں ہوتا لیکن اگیا فی آدمی اچھے کام میں ایک ساعت من نہیں لگاتے اور اُنکھوں پر استری اور پڑے کے مایا روپ میں پھنسے رہ کر سنساری جھوٹے بھو ہار کو سچ جانتے ہیں جو کوئی بغیر کسی اچھا کے صرف آپکے خوش ہونے کیواسے آپکا دھیان اور اسمن سترای اُسکو پڑ بھاگان سمجھنا چاہیے لیکن ویسے آدمی سنسار میں کہ میں بھگیاں اور بھانی کو اپنے بھوسا گر پار اتر جانے کا بڑا سوچ لگا تھا میرے پچھلے جنم کے پن سہاے ہوئے جو کل ایسے آپکے چرون نے جکا دھیان برہما دھک دیوتا اور پڑے پڑے جوگی اور رکھیشور دونوں اپنے ہر دے میں رکھتے ہیں اپنا درشن دیکر مجھ کو کرتا رہ گیا اسلئے سواسے بھکت اور دھیان اُن چرون کے جو مکت دینے والے ہیں پری چیز سنساری مایا موہ میں پھنسانے والی نہیں چاہتا۔

وہا | مین جب تب کچھ نہیں کیو نہیں چنیو مہاراج | ایک تمھاری کر پاتے درشن پاو آج

ای مہا پر بھوتم اپنے بھگتوں کو ار تھو دھرم کام موکش چاروں پدارتھ دینے والے ہوا اسلئے یہ اچھا رکھتا ہوں کہ آپکی کرپا سے بھوسا گر پار اتر جاوین میں آپ کی شرن آیا ہوں جبکہ راجا چکندر نے یہ اشت کی تب شری کرشن مہاراج جی نے ہنس کر کہا کہ ای چکندر تیرا گیان دھن ہو تو نے سچی بات کہی تو ہیشہ سے میرا پرہم بھکت ہی پچھلے جنم میں تو نے بہت تپ کر کے ہمارا درشن چاہا تھا اُسکا پھل آج ملکر تیری کامنا پوری ہوئی اور تو نے بھو پچا نا اور تپنے سے بردان لینے کے واسطے بہت لچا یا پر تو نے کسی چیز کو قبول نہ کیا کیول ہمارے چرون کی

بھکت مانگی اس طرح کا گیان ہر کسی کو نہیں ملتا اب تیرے بھوسا گر پار اترنے کی تدبیر تیار دیتا ہوں وہ تو کر کیونکہ تو نے پریتوی لینے اور پرستری گن کرنے میں بہت تپ کیا ہو وہ بغیر تپ کیے نہیں چھوٹے گا اسلئے تو اترتھ جاکر میرا اسمن اور دھیان کر جب یہ تپ چھوڑ کر برہم چھوڑ کر میری بھکت کر گاتے وہ تپ چھوڑ کر میری جوت میں سما جائے گا۔

وہا | جب پیدار مکت کو راجن دیجیے نا تھہ | تپ ہم کو دیو جان پریت من مانہ

یہ بات سنتے ہی راجا چکندر کرشن بھگوان کے چرون پر گر پڑا اور جب اُنکو سا شٹانک و تروت کر کے کندرا سے باہر نکلا تب اسنے آدمی اور درختوں کا چھوٹا چھوٹا روپ دیکھ کر جانا کہ کچک کا پھن آہو پچا ایسا پچا کہ راجا چکندر اسی وقت بدر کا شرم میں تپ اسنے اور درختوں کا چھوٹا چھوٹا روپ دیکھ کر جانا کہ کچک کا پھن آہو پچا ایسا پچا کہ راجا چکندر اسی وقت بدر کا شرم میں تپ اور جب کرنے کو چلا گیا اور تپے من سے پریشور کا تپ کرنے لگا اور گرمی اور سردی اور برسات کو برابر جاکر دھک اور شکہ کو برابر جاکر اور جب کرنے کے بعد پرہم پریشور میں مل گیا کال جن براہمن کے بیج سے وہ بدن چھوڑ کر براہمن کے گھر پیدا ہوا تب ہر بھکت کے پرتاپ سے مرنے کے بعد پرہم پریشور میں مل گیا کال جن براہمن کے بیج سے پیدا ہوا تھا اس لیے شری کرشن جی نے اُسکو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا اتنی کتھا شکہ راجا پر پچھت نے پوچھا کہ ای من نا تھہ کال جن پچہ براہمن کے بیج سے کس طرح پیدا ہوا تھا شکہ یوجی بولے کہ ایک دن گوڑ براہمن گرگ من کے سامنے نے ہنسی اُن کو کہا کہ تم نامور و براہمن کے بیج سے کس طرح پیدا ہوا تھا شکہ یوجی بولے کہ ایک دن گوڑ براہمن گرگ من کے سامنے نے ہنسی اُن کو کہا کہ تم نامور و جب یہ بات شکہ جیٹی لوگ سہی کی راہ سے گرگ رکھیشور کو پچھرا کہنے لگے تب اُنھوں نے کرو دھ کر کے سب جیٹیون کو غیا دکھلانے کے لیے شری مہا دیو جی کا تپ کرنا شروع کیا تب شیو جی مہاراج نے خوش ہو کر اُسے بردان مانگنے کے واسطے کہا تب گرگ من نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ ای مہا پر بھوتم کو ایک بیٹا دیجیے جس سے سب جیٹیو ڈر کر بھاگ جاوین تب شری بھو لانا تھہ نے اُنکو ایک پھل دیکر کہا کہ یہ پھل شری کہ ای مہا پر بھوتم کو ایک بیٹا دیجیے جس سے سب جیٹیو ڈر کر بھاگ جاوین تب شری بھو لانا تھہ نے اُنکو ایک پھل دیکر کہا کہ یہ پھل شری کو کھلا دینے سے ایسا بیٹا پیدا ہوگا گرگ براہمن نے وہ پھل لے کر اپنے پاس رکھ چھوڑا اور جب تال خلیجہ نام چھتری نے جو کابل میں بڑا پر تپانی راجا ہو کر سندان نہیں رکھتا تھا لڑکا پیدا ہونے کیواسے گرگ رکھیشور کی بہت سیوا کی تب رکھیشو مہاراج نے اُسکی تری کو بیج دان دیکر وہ پھل کھانے کو دیا اُسے ہر چھپا سے اپنی سوتوں کے ڈر سے جلدی میں وہ پھل بنا انسان کیے کھا لیا تب گرگ من نے کہا کہ تیرا بیٹا بڑا پر تپانی اور بلوان ہو کر پھچون کا کام کرے گا اسی کارن کال جن تال خلیجہ چھتری کا بیٹا پچھرا ہو گیا تھا یہ حال سنکر راجا چھت کا نہایت گھبراہٹ ہو گیا

اور دھیانے باون۔ بھاگنا شیا م اور بلرام کا جراسندھ کے سامنے سے اُسکا منور بھ پورا کرنے کیواسے

شکد یوجی نے کہا کہ ای راجا پچھت شری کرشن جی راجا چکندر کو بد کر کے تمھارے چلے آئے اور بلرام جی سے کہا کہ تپے راجا چکندر کی نظر سے کال جن کا ناش کرا کے راجا چکندر کو بد کر کے کیدا میں تپ کر کے واسطے بھیج دیا اب چلو کال جن کی فوج کو مار کر پریتوی کا

بھار اُتارین یہ کہکر شری کرشن جی بلرام جی ہمت تمھارے باہر نکلے اور کال جن کی فوج میں چلے گئے۔

وہا | شکر کھن کو سا تھ لے ماکھن پرہم پوکترا | کال جن کی سین سب ہی ایک ہی بار

تہ جبکہ ساعت بھر میں شیا م اور بلرام مل اور مسل اور بانوں سے لچھون کو مار کر سب مال لوٹ کا اپنے استھان پر چلے تپ جراسندھ نے اپنی فوج سمیت پھونچکر اُنکو گھیر لیا اسوقت بکینڈہ نا تھہ بھکت تسل نے جراسندھ کا منور بھ پورا کرنے کے واسطے سب مال لوٹ کا دھان چھوڑ دیا اور بلرام جی سمیت اُسکے سامنے سے پیدل بھاگے تب جراسندھ کے شری نے کہا کہ ای مہاراج تمھارے پرتاپ کے سامنے کون ایسا شوری ہو جو تمھارے دیکھو رام اور کرشن دونوں بھائی گھر بار اور سب مال اپنا چھوڑ کر تمھارے ڈر سے ننگے پاؤں بھاگے جاتے ہیں جبکہ

جرا سندرہ نے بھی دونوں بھائیوں کو اپنی آنکھوں سے بھاگتے ہوئے دیکھا تب اپنی فوج سمیت اُنکے پیچھے دوڑا اور یکار کر یوں کہا۔

جویمانی

کاہ ڈر کے بھاگے جات | ٹھاڑے رہو کر دیکھ بات | گرت اٹھت پست کیوں بھاری | آئی ہر دمک مرت تھاری
اتنی تھکنا کر شکد یوجی بولے کہ اسی راجا پر بھیت جب شیا م اور بلرام ناروجی کی بات سچ کرنے کے واسطے لوک بیو ہار دکھلا کر جرنندہ
کے سامنے سے بھاگے تب وہ بڑی خوشی سے اُنکے پیچھے دوڑا اور دونوں بھائی بھاگ کر پر بھین نام پہاڑ پر چوگیارہ جوجن اوچا تھاوا
اسمین سوائے ایک راہ کے دوسرا راستہ نہ تھا چڑھ گئے اور پہاڑ کے اوپر جا کر کھڑے ہوئے۔ چوپائی
دیکھ جرنندہ کے پکاری | شکم چڑھے بلجھد رمرامی | اب بے کیسے جا میں پرانے | یہ برت کو د یو جہرا لے
یہ حکم پاتے ہی اُنکے سیو کون نے اُس پہاڑ کو جہان ہمیشہ پانی برستا تھا لکڑیوں کا ڈھیر چاروں طرف سے جمع کر کے اسمین آگ لگادی
اور جو راہ پہاڑ پر چڑھنے کی تھی وہاں جرنندہ آپ کھڑا ہو گیا جب تھوڑی دیر میں وہ آگ پہاڑ کی چوٹی تک جلیکڑ بھگ گئی تب وہ اُس آگ میں
دونوں بھائیوں کا جل مرنا سمجھ کر تھرا پڑی کوچلا آیا اور وہاں اپنا ڈھنڈھو راٹھوا دیا اور قبے مکان راجا اگر سین اور سید یوجی کے اُس شہر
تھے وہ سب کھڑ واکر اُس جگہ سے مکان بنوا دیے اور اپنا کارندہ وہاں چھوڑ کر آئندہ سے فوج سمیت بگڑ ویش میں آیا اور شیا م سندر نے بلرام جی
سے کہا کہ بڑے سوچ کی بات ہو کہ ہمارے چرن آنے سے بھی یہ پہاڑ جل جاوے ایسا ممکن کیونہ نہ تھا نے اُس پہاڑ کو اپنے چرنوں سے الیسا
دیا یا کہ وہ پاتال کو چلا گیا آگ بجھ جانے کے بعد پھر اُس کو اٹھا دیا۔

١٩٩

دوبہا تاکہ درتے کو دے ماکھن پر بٹہ جبرائیل

رام سہت شری و وار کا پل میں پہنچے آئے

انکو دیکھتے ہی سب دوار کا باسی خوش ہو گئے اور شیا م سندر کی دیا سے سب آند پور بک وہاں رہنے لگے کچھ دنوں کے بعد راجا ریت نے برصہاجی کی اکیا سے ریو قتی اپنی لڑکی چند رکھی مرگ اوجنی کو دوار کا پڑی مین لاکر لیا م جی سے بواہ دیا اور شیا م سندر ریل م جی سمیت گنڈن مین جا کر راجا بھیشمک کی مٹی جو کہ شہسپال کو مانگی گئی تھی بہت راجون کے بیج سے زبردستی ہر لائے اور اپنے گھرا کر اُسکے ساتھ بواہ کیا یہ سنکر راجا پر بھیت نے پوچھا کہ اے مہاراج شریکیش چندر مہاراج رکنی جی کو بہت راجون مین سے کس طرح ہر لائے تھے۔

ماکھن پر بٹہ کے کہ مگھن سندر دوار

499

دوہا
 ماحسن پرچھو کے گرم گن سے مہاشکد ہوے
 یہ بات شکر شکد یوچی نے کہا کہ اور راجا پچھت بھیشک نام بڑا پرتانی راجا بدر بعد ویش کا گندن پور میں رہ کر صوم پوریک راج
 کرتا تھا اور رقم اگرچ آدک پانچ پیٹے اسکے ہوے جبکہ رکنی نام کینا مہاسندر می راجا بھیشک کے یہاں پیدا ہوئی تب اسے منگلا چارنا کر تیشو
 سکی خیم لگن کا پھل پوچھا تب پنڈتوں نے کہا کہ ہمارے بچار میں یہ کنیا گن اور روپ اور شیل کی سمد ہو کر آد پرش بھگو ان سے بیا ہی جائیگی
 بے شک راجا نے بڑی خوشی سے پنڈتوں کو آد رہنمان کے ساتھ بڑا کیا جب وہ کنیا ہر روز چندر کلہا سی بڑھ کر کچھ سیانی ہو گئی تب ایک دن
 مار دن گندن پور میں گئے اور رکنی کا ہاتھ دیکھ کر اس سے کہا کہ تیرا بواہ شری کرشن چندر آندہ کند سے ہو گا یہ بات سکر رکنی
 ہوئی اور نار دمن نے دوار کا پڑی میں جا کر شری کرشن جی سے کہا کہ اے بھائی تھدا راجا بھیشک کی ایک لڑکی رکنی نام بھی جی کی طرح
 ماسند پیدا ہو کر تھارے بواہنے جوگ یہ بات شکر شیا م سندر انتر جامی کو بھی اسکی چاہ ہوئی انھیں دنون جاچکوں نے گندن پور
 ان جا کر شری کرشن جی کا جس اور گن جو جو کام انھوں نے گوگل اور برنابن اور متھرا میں کیے تھے گامات وہاں کے

لوگوں کو شyam سند رکے درشن کی اچھا ہوئی جب اس بات کی خبر چاہتے ہوئے راجا بھیشک کو خبر ہو چکی اور اسنے بھی وہاں جا چکے کہ راج سند در پڑا کہ شyam سند رکا جس گویا تب راجہ اور رانی آدک سب لوگ اُنکی لیل اسکر بہت خوش ہوئے۔

۱۰۰

چڑھی اٹار گئی سہری	ہر چیز دھن شدن پری	آجج کرے پھول من رہے	پیر اچک کر دیکھیں چہ
سنگے کنور ہی من لاک	یہ ہم ن ارا بھی آئے	اتہ آمد نہ بھٹی سندری	واکی صدہ بد بھر کن ہری

اتنی کتھنا کر شکریہ جی بوسے کہ ایسا چاہے رکھنی نارو من سے مری نوہر کا گن سن چکی تھی جب اُسے جاچکوں سے اُٹلی پڑائی تھی
تب اُسکو اُنکے ساتھ بدوہ کر نیکی بڑی چاہوئی اُسی دن سے رکھنی کھاتے پیتے سوئے جاگئے اُسے جیسے اُٹھوان پہر وہ نہ پارس کی
-

42

سنان کی صورت کا دھیان یریم سے کر کے ہی اور اسے یہ	بدریت بت دے تم کو کہ ہر
چو بانی	موبہ گوری کر پا کر و
دوہا	اکل میں کے دھیان میں گمن رہے دن رین
	کھان بان کی کو کے لیے نہیں چھین چھین
	جب رنگی جی نے دن رات موہن پیارے کا دھیان رکھ کر اپنے من میں یہ پرن کیا کہ سواے شام سندر کے دوسرے کے ساتھ پنا
	بہاؤ نہیں کر دنگی تب اس کے ماتا پتا بھی یہ حال جا کر اسی بات میں خوش ہوئے تھے جب رنگی موہن پیارے کے برہ میں اس کو دیکھ کر
	موتہ کہ خبر کہ وہ تھیں۔

١٢٢

ایک دن رکنی سہیلیوں کے ساتھ بھیلاتی ہوئی راجا پیشک کے پاس آئی تب راجا نے اسکو بواہد ہو کر دیکھ کر من میں کہا کہ اب
 جو میں اسکا بواہ جلدی نہیں کروں گا تو سنساری لوگ میری تذکرے کیلئے گھر گھاری کتیا جو ان ہو جاتی ہوں اسکو دان اور پین اور چپا ورتیا کرک
 اپنے گھر کر کے پھیل نہیں دیتا یہ پھرتے ہی راجا نے اپنے پانچوں بیٹوں اور سترلی و اشتر دن کے بھجائیں مٹھا کو کتاب رکنی سیالی ہوئی
 ایسے راجا راجا کیوں اور سب گھنوں سے پھر اپنا پھرنا چاہیے یہ بات سنکر سب بھجواؤں نے بہت راجا دان کے نام مل کر گھر کے روپ اور دن
 کا دن کہا لیکن راجا کے من میں کوئی نہیں بھجایا تب تک اگرچہ اس کے بیٹے نے کہا کہ ای پر تھوئی ناکہ شہر چلیں پند کہ شیشاں کلین
 کا دن کہا لیکن راجا کے من میں کوئی نہیں بھجایا تب تک اگرچہ اس کے بیٹے نے کہا کہ ای پر تھوئی ناکہ شہر چلیں پند کہ شیشاں کلین

312

اور بلوان ہو گئی اسے بواہ کر دینا میں جس سے چھو جبار جانی	باسد یوسفون تاتا ایسے
مگر گئی پتا کر شمن کو دیجے	کسی پوت تم اچھی بات
یہ سن بیشک ہر کھے نکات	تیری بات بھلی ہر مافی
تو بالک سب سے بڑیا فی	سارجن کہہ لیجے ہی خلعت کی ریت

692

دوبلا بڑا چھوٹ سے بچہ لڑیہ بن چکا تھا۔

جد بنشیون میں راجا سورسین بڑے پر تابی ہو کر نکلے بیٹے بسد یوجی ایسے دھرم اتما ہیں کہ جملے عمر او پس جوانی کے روز سار سکے اوتار لیا اور راجا کنس آؤک اور میون کو مار کر سب جڈ بنی اور پر جا کو ٹرا سکھ دیتے ہیں ایسے دوار کا پاتھ کو کئی دیکر سنسار میں جس لینا آجت ہو یہ بات سنتے ہی تینون چھوٹے بیٹے راجا کے اور دستری آؤک سجاد الوون نے خوش ہو کر کہا کہ اسی مہالاج آپ نے بہت کچھ

بچا راہی ایسا برادر گھر دوسرا نہ لیا گیا یہ بات سننے ہی رکم اگرچہ بڑا بیٹا راجا کا جسکی صلاح سے راج کالج ہوتا تھا سب سے اعلیٰ اور اعلیٰ

پوچھا پانی
سمجھ نہ بولت مہا گنوارا | جانت نہیں کرشن میوہا | بارہ برس ننگ رہو | تب امیر سب کوئی کیو
دوہا | جنم بھو جہنم میں بسو ننگ رہا | کاندھو مکر یا لکٹ کر میرے چراوت گا |
ایک تاجی وہ گوال گنوار ہوا کسی ذات پانت کا کیا تھا تاہو اسکو کوئی مند کا بیٹا لکھتا کوئی بسدیو کا بیٹا لکھتا ہوا آج تک یہ زمین
لکھلا کہ کسا بیٹا ہوا اور جہنم کی کچھ پڑانے راجا نہیں ہیں کیا ہوا جو تھوڑے سکون سے بڑھ گئے ہیں اس سے انکی گنتی ملک دھاری ہون
میں نہیں ہو سکتی جو شکر کرشن کو بندہ یو جادو کا بیٹا سمجھا جائے تو بھی جادو لوگ ہمارے برابر کیوں نہ ہو کروہ اپنی بیٹی ہا کو دین تو آجت ہوا
سوائے اسکے شکر کرشن اگر سید کا سیدو کہلاتا ہوا اسکو کئی بیاہ کر سنا میں کیا جس پاؤ گے ہیر اور ہوا ہوا برابر والے سے کرنا چاہیے
جب شکر کرشن کے ساتھ رکنی کا ہواہ کرنے میں جھگڑا سب کوئی گوال کا سالہ لکھنے تب میں اپنا ننگہ لوگوں کو کیا دکھلاؤ لگا۔

چو پانی
اسیے ششپال تلک دھاری راجا کو جبکہ پرتاپ اور دھرم سے دوسرے راجا کھڑے کا پتے ہیں رکنی بیاہ دیجیے اور پھر کرشن کا نام
میرے سامنے نہ کیجیے جب یہ بات سنا والے سنگھ اپنے من میں پھٹتا کرچپ ہو رہا اور راجا بھیشک بھی بڑا بیٹا سمجھ کرچپ نہیں بولا تب
راجا نے اسی وقت جو شیون سے اچھی لگن پوچھ کر ایک براہمن کے ہاتھ رکنی کے ہواہ کا تلک راجہ ششپال کے پاس بھیج دیا جبکہ وہ
براہمن تلک لیکر شکر کرشن کی من راج مند پر پہنچا اور ششپال نے بڑی خوشی سے تلک لیکر اس براہمن کو ادر کے ساتھ دیا کہ روتاب وہ براہمن
میں پہنچ کر راجا بھیشک اور کم اگرچ سے تلک لینے کا حال لکھ کر یو لگا راجہ ششپال بڑی دھوم دھام سے برات بھجوا رہے تھے تو اتنے میں
آپ اپنے یہاں تیاری کیجیے یہ بات سنکر پہلے راجا بھیشک بہت ادا اس ہو گیا پھر اپنے من کو دھیرج و کیرانی سے سب حال کندیات لائی
اپنے ناتے دار استریوں کو بلا کر رکنی کے ہواہ کا منگوا کر کہنے لگی اور راجا نے اپنے منتر یون کو ہواہ کی تیاری کا حکم دیا اور کت نیو میں
یہ چچا لکھ گھر ہونے لگی کہ راجا رکنی کا ہواہ شکر کرشن جی سے کرتے تھے لیکن رکم اگرچ دشت نے نہیں ہونے دیا اب ششپال سے اسکا ہواہ
آئی تھا سنا کر شکر کرشن بوجی ہوئے کہ ای راجا جب راج مند میں کیلے کے کھجور کر سونے کا کلس دھ کر مند و اتیار ہوا اور استریوں کا منگوا چا لکٹ
اپنے کن کی ریت کرنے لگیں اور راجا نے نیو بھجوا اپنے ارشد مترون کو کھلا بھیجا اور نالچ اور رنگ آکر بہت طرح کا منگوا چا رہا وہاں
تب دو چار سکھ یون نے آکر رکنی سے کہا کہ تیرا ہواہ رکم اگرچ نے راجا ششپال کے ساتھ شکر کرشن کو اب تو رانی ہو گئی یہ بات سننے ہی رکنی
اپنے من میں بہت ادا اس ہو کر بولی کہ ای میری میرے سوا ہی نسا با چا کرنا سے شری بیکندہ ناقد ہیں انکے سوائے دوسرے کسی کو میں اپنا پتیا
نہیں چاہتی یہ کہہ کر سوچ کر نہ لگی۔

چو پانی
سوچت مہا کرے دکھ بھاری
دوہا | ماکھن پر بھ کے درس کو کہ بہہ گردن آ |
رکنی نے بہت سوچ اور بچا کر کے یہ بات من میں ٹھہرائی کہ کسی کو وہاں بیاہے کے پاس بھیجا اپنی اچھا اُسے پرکٹ کرنا چاہیے
وہ مالک ہیں جب رکنی نے اسکے سوائے دوسری تدبیر کوئی اچھی نہیں دیکھی تب ایک براہمن بدھمان کو اپنے ماتا اور پتا اور بھائی

سے چھپا کر بلایا اور اپنا منورقہ کھنے اور چھپی دینے کے بعد ہاتھ جوڑ کر اس سے کہا کہ ای مہاراج آپ کر پا کر کے جلدی یہ چھپی دو اور کائین
یو جائیے اور شری کرشن کے ہاتھ میں دیکر میرا سندیال لکھ کر انکو اپنے ساتھ یہاں لے آئیے تو میں جنم بھر آپ کا احسان مانکر نہ بھولوں گی کہ
آپ کی دیا سے میں نے دوا کا ننگہ کو سوا ہی پایا یہ سچن سننے ہی وہ براہمن رکنی سے براہمن کر مری منورقہ کا دھیان کرتا ہوا دوا کا کوہلا اور
شری کرشن جی کی کرپا سے جلدی وہاں پہنچ کر دوا کا پڑی کی سو بھا اس طرح دیکھی کہ وہاں رتن جٹ اتھان بنے ہو کر کھڑے تھے جگہ جگہ چار اور
کھٹا پڑاں ہو رہے ہیں جب وہ براہمن یہ شو بھا اور آند دیکھتا ہوا شری کرشن جی کی ڈیوڑھی پر جہاں نہارون دربان کھڑے تھے جا پہنچا
اور مارے ڈر کے بھیتر نہ جا سکا تب دربانوں نے اُس براہمن سے پوچھا۔

چو پانی
کوہن آپ کہاں سے آئے | کون دیش سے پانی لائے |
دوہا | کوہن پر کوہن پر کوہن ابھین ہو پو آسے |
سکل اوستھا اپنی تن سون کی جناے |
اس براہمن کا حال سنکر ایک دربان بولا کہ مہاراج تم کس واسطے یہاں کھڑے ہو ہمارے مالک کی ڈیوڑھی پر کسی براہمن کو جانے
کی روک نہیں ہو تم بے دھرمک بھیتر چلے جاؤ شری کرشن دوا کا ننگہ سامنے سنگھاسن پر بیٹھے ہیں وہ تمہارا بڑا اور کرنگی یہ بات سننے ہی
جب وہ براہمن شری دوا کا ننگہ کے سامنے جہاں وہ جڑاؤ سنگھاسن پر بیٹھا میرے بیٹھے تھے چلا گیا تب ترلو کی ننگہ سے براہمن کو
دیکھتے ہی سنگھاسن سے اتر کر دندوت کی اور آکر کے اپنے پاس بیٹھا لا اور چرن دھو کر چر نامرت لیا اور اس کے بدن پر اوشن اور پھل
دلو کر اسٹان کر لیا اور چھتیس پر کار کے خن کھلا کر پان اور لالچی دیا اور خوشبو دار پھولوں کا گچا پہنایا اور بڑے پریم سے پوچھا کہ
مہاراج آپ کہاں سے آئے ہیں اور جہاں آپ رہتے ہیں وہاں کا راجا اپنے کرم دھرم سے راکھ پر چا پان اور بڑے ہمن کی سدا چلی
طرح کرتا ہو یا نہیں۔

چو پانی
کون کالج یہاں آون بیو | کون کالج یہاں آون بیو |
دوہا | کت بچن فوج راج سون ماکھن پر بھو بھات |
درس دکھائے ہمن بیکندہ دیو | دیکھت ہر کی دیتا جادو سب مسکات |



یہ میٹھا چن سنتے ہی وہ براہمن رکنی جی کی چٹھی دیکر بولا کہ ہر پاندھان میرے آنے کا یہ کارن جو کہند پورین راجہ شیک
 کی بیٹی رکنی آپ کا نام اور کن سنگر دن رات یہ اچھا رکھتی ہے کہ آپ کے چرنوں کی واسی ہو دے اسکا باب اسکو آپ کے ساتھ لیا جاتا تھا
 لیکن رکنی اگرچہ راجا کے بڑے بیٹے سے یہ بات نہ مانکر سگائی اسکی راجا شیکال کے ساتھ کی ہوا اسلئے وہ بہت راجوں کو ساتھ لیکر
 وجوم وھام سے کن پورین بواہ کرنے آویگا اور رکنی نسا با چا کرنا سے آپ کے چرنوں میں پریت رکھ کر اسکے ساتھ بواہ کرنا نہیں چاہتی
 اسلئے راجا رسی نے چٹھی بھیج کر آپ کو بلایا ہویہ بات سنتے ہی شری گرو دھاری بھکت ہنگاری نے بڑی خوشی سے وہ چٹھی اسی
 براہمن کو دیکر کہا کہ تم اسکو پڑھنا اور براہمن وہ چٹھی پڑھ کر سنائے گا اسین رکنی نے لکھا تھا کہ ای ترلو کی نائقہ اپنا شری پڑھ کر آپ کے برابر کوئی
 دوسرا سند نہیں ہے میری جی سنیے ای پر برہم پریشور میں آپ کی تعریف منکر نسا با چا کرنا سے اپنے کو آپ کی واسی سمجھتی ہوں اور سوائے آپ
 اور کسی کو نہیں چاہتی آپ بھی دیال ہو کر بھی اپنے چرنوں کے پاس رکھے جو پ میں آپ کے جگ نہیں ہوں لیکن آپ کی واسیوں میں
 رہو گی میرا بھائی نہ برستی بھک شیکال سے بیاہنا چاہتا ہو لیکن میں یہ بات نہ چاہ کر پریم پور بک یہ اچھا رکھتی ہوں کہ آپ
 کر کے اپنا جنم سوار تھ کر دن جو آپ بہ کہیں کہ کڑتی مٹی ایسا کام نہیں کرتی کہ اپنے بواہ کا شندیا آپ بھیجے تو ای دیندیاں سناہ
 کارن جو کہ آپ کی مہا جو سارے جگت میں پرکٹ ہو سنگر میری لالچ چھوٹا گئی آپ کے چرنوں کی دھور ملنے کے واسطے شری مہا
 اور شری مہا دیو جی آدک بڑے بیٹے دیوتا اور جو کیشور اور نیشور لوگ اچھا رکھتے ہیں لیکن وہ دھور ان کو جلدی نہیں مٹی میں
 نسا با چا کرنا سے یہ اچھا رکھتی ہوں کہ جسین ان چرنوں کی سیوا کر کے وہ دھور اپنے متک پر لگاؤں جو وہ دھور بھیج کر نہیں ملے گی تو ان چرنوں
 میں دھیان لگا کر یہ تین اپنا چھوڑ دوں گی۔

جواپائی	جواپائی	جواپائی	جواپائی
جا کو شو تشکا وک دھیا وین	بید پر ان پید نہیں پا وین	تاہی جرن کل کی آس	سن بد مکر ہو سے کیوں
تم چا ہو یا مست چھپ ماکھن پر پوجہ راسا	میں چاہت ہوں آیکو پریم پریت کی بھائے	دوہا	
ای مہا پر بھو اب شیکال برات سلج کر گندن پرمین مجھے بواہنے آویگا تم جلد آکر اور دشمنوں کو جیت کر مجھ کو یہاں لیاؤ	آویگے تو میں اپنا پران آپ کے چرنوں پر بچھاؤں کہ جہاں دوسرا جنم پاؤں گی اس تین میں آپ کا بھجن کر کے آپ کے پاس پہنچوں گی۔	جواپائی	جواپائی
ہوں تعمیری چیری کی چیری	تم کو سکل لاج ہو میری	کر یا کر وہو ہن جہونا تھا	رقتہ پر پوجہ راسا
ای دیندیاں ایسا مت کرنا کہ شیکال کا تکرار کیدر لیا جائے جو آپ یہ کہیں کہ ہم راج مندر میں سے بچھ کر کیے ہر لیا شیکے سو میں اپنے بواہ	سے پہلے ایک دن دی جی کی پوجا کر کے واسٹے شہر کے باہر جاؤں گی جب وہاں سے پھر کر گھر آنے لگوں تب راہ میں مجھ کو اپنے ساتھ	لیجا نا سنسار میں آپ کا نام دیندیاں پرکٹ ہو اسلئے مجھ کو مہا وین جانکر دیاں ہو جیے۔	جواپائی
جو تم بیگ نہ ہو پوچھو آسے	تو مونہا سرباہ لیجاے		

دوہا یاد مہا پاتی شرون کر ماکھن پر پوجہ کرتا رہا
 گندن پرمین کیوں چلن کو من میں کیوں بچا رہا

ادھیائے ترمین شیانم سندر کار رکنی کو ہر لانا
 شیکر یو جی نے کہا کہ ای راجا پر بھکت شیانم سندر نے وہ چٹھی سننے ہی بڑی خوشی سے اس براہمن کا ہاتھ پکڑ لیا اور اسکو اکیلے میں لیا کر
 کہا کہ ای براہمن دیوتا جس دن سے میں نے رکنی کے روپ اور کن کا حال نارو جی کے منہ سے سنا ہوا اس دن سے میں بھی اسکے ملنے کی چاہ
 رکھتا ہوں اور یہ بھی مجھ کو معلوم ہے کہ تم اگرچہ میرے ساتھ دشمنی رکھ کر اسکا بواہ مجھ سے ہونے نہیں دیتا تم آج رات کو یہاں رہو کل میں رات سے
 تمھارے ساتھ چاکر رکنی کی اچھا پوری کروں گا جس طرح لکڑی سے لکڑی رگڑنے سے آگ پیدا ہو کر سب جنگل جل جاتا ہوا اسی طرح دشمنوں کو فوج سے
 تاش کر کے رکنی کو لے آؤں گا جب یہ بات سنکر براہمن دیوتا کو دھیرج ہوا تب شیانم سندر نے دارک سار تھی کو بلا کر کہا کہ کل سبیرے رقتہ
 تیار کر کے لے آنا جب پر راتہ کال دارک سار تھی رقتہ آؤں گا سب کرے آیتا تب شری کرشن چندر آنکر گند اس براہمن سمیت رقتہ پر چڑھ کر گند پور
 لوچلے جب کہ وہ سار تھی رقتہ دوڑ کر شہر کے باہر لیا تب پران نائقہ نے کیا دیکھا کہ داہنے طرف ہرن کا ٹھنڈ چلا آتا ہے لیکن دیکھ کر اس
 براہمن نے شر کرشن جی سے کہا کہ ای مہا راج اچھے سگن ملنے سے میرے بچا رین یہ آتا ہے کہ جس کام کے واسطے آپ جاتے ہیں وہ کام
 جلد پورا ہو گا شیانم سندر بولے کہ آپ کی گریا سے میرا کام پورا ہو گا یہ بات کہہ کر رقتہ آگے کو بڑھایا جب کہ بلجہ راجی نے سنا کہ مرلی منوہر
 اکیلے گندن پور کو گئے تب اُنھوں نے جا کر راجا اگر سین آئے کہ مہا راج میں نے سنا ہوا کہ راجا شیکال جہاں سندھ آدک بہت سے
 راجوں کو اپنے ساتھ برات میں لے کر رکنی سے بواہ کرنے کے واسطے گندن پرمین آتا ہے اور وہیں بیارے یہاں سے اکیلے بنا
 گئے وہاں چلے گئے ہیں اسلئے مجھے یقین ہوتا ہے کہ وہاں شیانم سندر اور ان لوگوں سے بڑی لڑائی ہو گی آپ حکم دیجیے تو ہلوگ بھی
 جاوین یہ بات سنتے ہی راجا اگر سین نے بلرام جی سے کہا کہ تم میری سب فوج ساتھ لیکر ایسی جلدی گندن پرمین جانے دو اچھو تہی لاد بہت
 ہی وہاں تک پہنچنے نہ پاوین راہ میں ان سے ملکر ان کو اپنے ساتھ لے آؤ یہ بات سنتے ہی بلرام جی نے دوا چھو تہی لاد بہت
 شور برودن کو ساتھ لے کر گندن پور کو کوچ کیا اور راہ میں شری کرشن جی سے ملکر بولے کہ ای بھائی تم مجھ کو بھی ساتھ نہ لے کر اکیلے
 چلے آئے میرا پران تک تمھارے اوپر بچاؤں شری کرشن جی بلدیو جی کو دیکھتے ہی بہت خوش ہوئے اور رکنی جی کی بیا کھلتا کا حال
 جان کر ایک مہینے کا راستہ ایک دن اور رات میں چلے اور جس دن شیکال کی برات گندن پرمین آنے والی تھی اسی دن
 وہاں جا پہنچے تب کیا دیکھا کہ اس شہر میں گھر گھر مشکلا چار ہو کر گلی اور چوراہوں میں گلاب اور چندن کا چھڑکا و ہورہا ہے اور
 سب چھوٹے اور بڑے گندن پور باسی اچھا اچھا گنا اور کپڑا اپنے اپنے دروازوں اور چوراہوں پر برات دیکھنے کے
 واسطے خوش خوش بیٹھے ہیں۔

دوہا	دوہا	دوہا	دوہا
یہ شو بھا وہاں کی دیکھتے ہوئے شیانم سندر نے اپنا رقتہ راجا بھیشک کے باغ میں لیا کر کھڑا کیا اور اس براہمن سے بولے کلاہی	مہا راج ہم اپنا دیرہ یہاں کرتے ہیں تم جا کر ہمارے آنے کا حال رکنی سے کہدو جسین اسکو دھیرج ہو اور وہاں کا حال پھر سے آکر کو کہہ سکی	مگر کچھ ایسے یہ بات سنکر وہ براہمن راج مندر کو چلا اور اسی دن راجہ بھیشک برات نزدیک آنے کا حال سنکر اپنی فوج اور بیوے والے	راجوں کو ساتھ لے کر براتوں کو آگے سے لینے گیا اور سنان پور بک براتیوں کو اپنے ساتھ لاکر تھجا جوگ سسٹھان میں جہاں سارا اور

بھوجن وغیرہ سب سامان جو جسکو ضرورت تھی اُسکو ڈیرہ پر بھیج دیا اور برات آنے کی خبر سنکر راج مند رتین ستریان منگلا چا کر گئے
 اور پردہ ست رکنی سے سونا اور گنودان دوا کر موتیوں کا کنگن اُسکے ہاتھ میں بندھوا یا اتنی کتھنا کر سکر یو جی بولے کہ ای راجا بھکت
 شری کرشن جی ہمارا جگدن پرین پونج چکے تھے لیکن رکنی کو ان کے آنے کا حال نہیں معلوم تھا اسلئے وہ یہ سب چرتہ دیکھتے ہی سوچ میں پڑے
 اپنے من میں کہنے لگی کہ دیکھو شیام سندھ رتھی بھیجنے سے مجھ کو نرج سمجھ کر ابھی تک نہیں آئے اور اُس براہمن نے بھی پھر کراہی تک
 کچھ سندھیا مجھ کو نہیں دیا کہ پران ناتھ آئے ہیں یا نہیں اس سے معلوم ہوتا ہو کہ کیکٹھ ناتھ انترجامی نے مجھے کروپ سمجھ کر براہمن
 یا وہ براہمن راہ بھول کر دوار کا تک نہیں پوچھا یا برات کے ساتھ جواسندھ کا آنا سنکر نہیں آئے۔

چوپائی

میری کچھک چوک من آئی | پاتے نہیں آئے شکر رانی | اجون نہیں آئے ند لالیا | آئے موندہ برہمن
 ای مہا پر بھوج شستیاں کل مجھے بواہ کے بھیجے ہاتھ پکڑ کر لیا گئے کا تب میں اہلانا تھ کیا کروئی اسوقت میرے چپ اور پ
 جی کے پون سے بھی کچھ سہا تانہیں کی امی پر مشورہ میں کیا کروں کہ ہر بھاگ جاؤں یا اپنا پران ہی چھوڑ دوں اب تمھارے سوا
 کسی کا بھروسہ نہیں رکھتی اسطرح رکنی بہت باتیں اپنے من میں بچا کر کسی کے پاؤں کا کھٹکا سنتی تو اُس براہمن کا آنا سمجھ کر چاروں
 دیکھنے لگی تھی جیسے چند را کا پر کا ش برات سے ملین ہو جاتا ہو وہی ہی رکنی کا چند رنگہ اسی سوچ میں اُداس ہو گیا تھا جسطح بارالاک
 جگہ نہیں تھرا تا اسطرح کچھ اہٹ سے کہی کہ شہ پر اور کبھی دروازے اور کھڑکیوں میں جا کر اُس براہمن کے آنے کی راہ دیکھا کر گئی تھی
 اور لاج کے مارے اپنے من کا بھی کسی سے نہیں کہتی تھی۔

دو

یہ حال رکنی کا دیکھ کر ایک سکھی جو بڑیا جاتی تھی بولی کہ ای بیارے تم اتنا بھرا کر کیوں اپنا پران دی ہو وہ بنا پوچھے اپنے باپ اور
 بھائی کے کس طرح بیان آویٹے تب دوسری سکھی بولی کہ وہ دندیا ل انترجامی تمھارے من کا حال جانکر بے آئے نہ رہیں گے تم اپنے من کو
 دیکر بنا کل مت ہو میری سمجھ سے وہ گندن پر پونج چکے ہیں اسکی بات سنکر رکنی نے کہا کہ اسوقت میری بایں آگہ اور بایں بھیج کر گئی تھی
 تب وہ سکھی بولی کہ سکھو بہت اچھا سنگن سمجھو ابھی کوئی اگر ایسی خبر دیکھا کہ شیام سندھ آئے ہیں کہنی یہ چرچا اپنی سکھیوں سے کر رہی تھی
 کہ اُسی وقت براہمن نے پوچھ کر رکنی کو اسشیش دے کر کہا کہ شری کرشن مہاراج نے بلرام جی اور سینا سمیت یہاں آکر اچھا
 باغ میں ڈیرہ کیا ہے۔

دو

رکن پر وہ دیکھ کے کیٹھو بہت ہلاکس | کمات تمھارے دھرم سے اب پوجی من آس |
 اسوقت رکنی کو ایسی خوشی ہوئی کہ جیسے مڑے کے بدن میں جان آ جاوے اور پ کر نیوالا اپنا منور تھ پا کر خوش ہو وے تب اسے
 ہاتھ جوڑ کر براہمن سے بے کیا کہ ای راج تھے کیکٹھ ناتھ کے آنے کا حال سنا کر مجھ کو جو دوان دیا ہو جو اسکے بدے تھو تینوں بوس
 دولت دون تو بھی تم سے ارن نہیں ہو سکتی یہ بات لکر جیسے رکنی جی نے اُس بلرام کی طرف دیکھا وہیہ اُسکے گھر میں کچھ جی کا باس
 ہو گیا پھر وہ براہمن آشیر باد دیکر راجا بھیشک کے پاس چلا گیا اور شیام سندھ کے آئے کا حال جیوں کا بیوں راجا بھیشک

کہا جب راجا نے سنا کہ شری کرشن چندر آند کندر میرے بیان بواہ کر گئے واسطے آکر باغ میں ٹکے ہیں تب اُسوقت بڑی خوشی سے
 بہت رتن آؤک ساتھ لے کر اپنے چاروں چوٹے بیٹوں سمیت باغ میں چلا گیا جبکہ اُسے رام اور کرشن دونوں بھائیوں کو بیٹھے ہوئے
 دور سے دیکھا تب سواری پر سے اتر کر مچل آئے پاس چلا گیا اور رتن آؤک بھینٹ دے کے بے پور یک آئے بولا۔

چوپائی

میرے من بچ تم ہو ہری | کہا کروں جو دشمن کری |
 ای مہا پر بھوج آپ نے دیاں ہو کر مجھ کو اپنا درشن دیا تب میں کرتا رہتا ہوا کہ اپنے منور تھ کو پوچھا پھر راج بھیشک بہت اچھے
 مکان میں شیام اور بلرام کو نکا کر راج مند پر چلا گیا اور سب سامان بھوجن آؤک کا وہاں بھیجو کر کہنے لگا کہ رکنی شری کرشن جی سے
 براہمنے جوگ ہو لیکر کیا کروں میرا کچھ بس نہیں چلتا۔

چوپائی

ہر چرتہ جانے نہیں کوئی | کیا جانے اب کیسی ہوئی |
 جبکہ گندن پر کے رہنے والوں نے دونوں بھائیوں کے آنے کا حال سنا تب چوٹے اور بڑے اچھا اچھا گنا اور کپڑا پہن کر
 جھنڈ کے جھنڈ آنے درشن کے واسطے وہاں پہنچے اور شری کرشن جی اور شری بلدیو جی کو وندت کر کے اپنی اپنی ٹکوں کا چھل پراپ
 کیا اور بڑی خوشی سے آپس میں کہنے لگے۔

دو

ہیں ات سندھ شیام بلکین پر سپر لوگ | یہ شستیاں مہا دھرم نہیں رکنی جوگ |
 پریشور کی دیا سے ہماری اچھا پوری ہو کر رکنی کا بواہ شری کرشن جی کے ساتھ ہووے اور شیام اور بلرام کی واری چرچو جی رہے
 اور اچھا پرکھت جبکہ چار گھڑی دن باقی رہا تب شری کرشن اور بلرام جی رتھ پر بیٹھ کر گندن پر کی شہر بھاگنے کو نکلے جس گلی اور راہ
 ہلوار سے پرانکی سواری پہنچتی تھی وہاں کے سب استری اور پریش اپنی کھڑکی اور چو پارے اور دروازوں پر سے دونوں بھائیوں
 بھول پر سا کر آپس میں بولنے لگے تھے۔

چوپائی

کند چل چلک سرور سے | اکل من چاہت من ہر سے |
 بلرام اور سندھ بلرام | پتیا میرے گھنٹ شیام |
 جبکہ شیام اور بلرام شری کرشن اور راجا شستیاں آؤک کی سینا دیکھتے ہوئے اپنے ڈیرے پر پہنچے تب گوتم آگے آئے کہ
 حال سننے ہی بڑے کر دودھ سے اپنے باپ کے پاس جا کر بولا کہ تم سچ بتلاؤ کہ شری کرشن ہمارے بیان بواہ میں کیسی کرنے کے واسطے
 سکے بلانے سے آیا ہو راجا بھیشک نے کہا کہ میں نے انکو نہیں بلایا تب وہ جواب سے میں جا کر جواسندھ اور شستیاں سے بولا کہ
 اب گندن من پر میں شیام اور بلرام بھی آئے ہیں تم اپنے سینا توں سے کہہ دو کہ ہوشیار رہیں ان دونوں بھائیوں کا تمام سنتے ہی راجا
 شستیاں مارے ڈر کے تصویر کی طرح چپ چاپ کھڑا رہ کر کچھ نہیں بولا لیکن جواسندھ نے رکھ سے کہا کہ سنو ترا نہیں دونوں بھائیوں
 راجا نفس آؤک بڑے بڑے شور بیرون کو سچ میں مار ڈالا تھا بیان جو آئے ہیں تو ضرور کچھ سنا کر گئے رکھ تو کم لوگ مات کچھ بوس پو پائی
 ہو کر جبتک کسی سے نہیں ہارے ترہ مہر تیشیں تیشیں اچھو ہنی دل میرا ان دونوں بھائیوں نے رکھ کر ڈالا کہ انھار دونوں
 طرف آگ لگا دی تب وہاں سے کو دکر دوار کا میں جا ہے۔

یا کو کا ہو بھیس در نہ پایا | کرن اُپر دیہان بھی پایا | یہ جو چھلی مہا چھل کرے | کا ہو کو نہیں جانیو پر |
 اس واسطے اب کوئی تدبیر ایسی کرنا چاہیے کہ جس میں ہلوگون کی لاج رہے یہ بات منکر کرے اگر جی ابھان سے بولا کہ شام اور بلرام
 مال میں جیسے تم اتنا ڈرتے ہو میں اُنکو اچھی طرح جانتا ہوں کہ برندا بن میں نواح کا کرگودین چلایا کرتے تھے وہ بالک گنوار لڑائی کا حال
 کیا جانتے ہیں تم کسی بات کی چننا مت کرو کرشن اور بلرام کو جد نشیون سمیت آج ہم اکیلا ہٹا دینگے اور اجا پر بھیت رکھ کر گرج اُنکو اس طرح
 سمجھا کر گھر چلا آیا اور شیش پال اور جراسندھ سے آپس میں بہت تدبیریں بچا کر ٹبری فکر کے ساتھ وہ رات کاٹی پر ات سے وہ دونوں
 ادھر برات نکالنے کی تیاری کرنے لگے اور ادھر اجا بھیشمک کے وہاں منگلا چار اور بواہ کے کام ہونے لگے اور ذات برادری کی
 عورتوں نے رکنی کو اچھا لگنا اور کپڑا پہنا کر دنوں کی طرح بنایا جب چار گھڑی دن رہے بہت برہنہ ہوئی جو اُس دن مون برت رکھے تھیں کئی
 ہزار سیلیوں سمیت ساتھ لے کر گاتی جاتی دی جی کی پوجا کرنے کے واسطے چلیں تب راجا شیش پال نے یہ حال منکر اس ڈرتے کہ کرشن
 چند رکنی کو زبردستی اٹھا لیا دین پچاس ہزار شور بیراسکی رچھا کرنے کے واسطے ساتھ کر دئے وہ لوگ بہت طرح کے ہتھیار لیکر
 راجا کمار کی کے ساتھ چلے اس وقت رکنی سیلیوں کے جھنڈ میں دھیرے دھیرے ہنس روپی چال چلتے ہوئے کسی سند معلوم ہوتی
 تھی جیسے چند راتار دن میں شو بھا دیتا ہوا اور شیش پال اور جراسندھ کے شور برکالے کانے کپڑے پہنے اُسکو چار دن طرف گھیرے
 ہوئے شام گھٹا کی طرح معلوم ہو کر بیچ میں رکنی کے کان کا چڑاؤ بالاجی کی طرح چکنا تھا رکنی نے مندر میں پہونچ کر دی کا چہرہ دھو یا
 اور پردے کے ساتھ پوجا کر کے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا۔

دوہا

بالا پن تے کرت ہوں یہ بدھان سے پو | جو تم سا بچی گور ہو من مانت پھیل دیو |
 یہ بات سنتے ہی دوسری استریوں نے جو رکنی جی کے ساتھ تھیں ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اوی مکا ماتا ایسی کر پا کر وہ جس میں
 راج دلا ری کا منورہ پورا ہو جب کہ پوجا اور پکر مار کرنے اور براہمن کھلانے کے چھپے رکنی چند رکھی جس کے پرکاش سے اندھیرا اجڑا جاتا تھا
 روری کی بندی لگا کر مندر سے باہر نکالی اُس وقت وہ مرگ لوچنی ایسی سند معلوم ہوتی تھی جس پر ہزاروں رت کا مدیو کی استری
 بچھا ور ہو جائیں۔

دوہا

تاؤن رکنی پر ات تے دھیرے ہن برت مون | پوجا کر چھپ سے چلی برن سکے کون |
 اوی راجا پر بھیت جس وقت وہ مہا سندری شام مندر کے نکلنے کی آسا لگائے ہوئے گج روپی چال سے دھیرے دھیرے
 سیلیوں سمیت راج مندر کی طرف آنے لگی اسی طرف شری کرشن چندر آنند گند بھی تیون لوک کی سندرتانی دھارن کیے ہوئے
 اکیلے رتھ پر بیٹھے وہاں آ پہونچے۔

دوہا

پوت گور چھپ سون چلی یک کت اٹلا | سن پیاری آئے ہری دیکھ دھو جا پھلے |

یہ بات سنتے ہی رکنی جی نے گھونگھٹ اٹھا کر سکرانے ہوئے رتھ کی طرف دیکھا وہ سے سب شور بیر رکھواری کرنے والے وہ چچی
 بیون اور سندسکان دیکھتے ہی ایسے بیہوش ہو گئے کہ ہتھیار اُنکے ہاتھ سے گر پڑے۔

سور رتھ

بھر گئی دھنک پڑھا سے چلا ابن باندھ کے | رجن ہاں چلاے مارے بے جیوت رہے |
 اسی وقت شری کرشن نے اپنا رتھ سکھوں کے جھنڈ میں لے جا کر رکنی جی کے پاس کھڑ کر دیا جیسے راجا کمار نے بجائی ہوئی ہاتھ
 بڑھا کر موہن پیارے سے ملنا چاہا دیسے شام سندرنے بائیں ہاتھ سے رکنی جی کا ہاتھ پکڑ کر اپنے رتھ پر بٹھال لیا اور ششک بجا کر
 رتھ اپنا وہاں سے ہانکا۔

رتھ پر بٹھا کر لیجانا شری کرشن جی کا رکنی جی کو دوار کا کی طرف



چوہائی

کائنات کا تے سچ من بھاری | جھانڑے ہر سنگ سدھاری |
 کائنات کا تے سچ من بھاری | جھانڑے ہر سنگ سدھاری |
 انہی کھانا کر شکد پوجی ہوئے کہ اوی راجا پر بھیت رکنی اپنے برت اور پوجا کا پھل پا کر پھلا سب سوچ بھول گئی اور راجا جراسندھ
 اور شیش پال کے شور برن سے کچھ نہیں بن پڑا شری کرشن جی اُن لوگوں کے بیچ میں سے اس طرح رکنی جی کو لے کر چلے گئے جس طرح سنگ
 سیاروں کے غول میں سے اپنا شکار لے کر بیخوف چلا جاتا ہے جب کہ وہاں سے بارہ کوس پر شری کرشن جی کا رتھ جا پہونچا تب وہ

شور ہر لوگ ہوش میں آگئے پیچھے دوڑے۔

دوہا ایسی بدھ گنیا ہری بھٹی پر گٹ یہ بات
جب بلرام جی نے دیکھا کہ شام سندر رکنی کو رتھ پر بٹھا کر دوار کا کی طرف چلے جاتے ہیں تب وہ اپنی فوج سمجھ دشمنوں سے لڑنے کے واسطے شری کرشن جی کے پاس جا پہنچے اور شری کرشن جی نے رکنی جی کو ڈر سے گھرائی ہوئی دیکھ کر کہا کہ اسے پران پیاری اب تو کسی بات کا سوچ مت کر دوار کا میں پہنچتے ہی شاستر کے موافق تجھ سے بواہ کر کے تیرا منور رتھ پورا کر دوں گا جب شام سندر نے اس طرح دھج دے کر اپنے گلے کی مالار رکنی کو پہنادی تب اسکا ڈھچھوٹ گیا۔

اوصیائے چوہن۔ مجدھ کرنا جراسندھ اور رگم اگر ج کا شام اور بلرام سے

شکد یو جی نے کہا کہ اگر راجا پر بھیت جب شام سندر رکنی کو اس طرح ہرے گئے اور یہ حال شیشپال نے سنا تب جراسندھ اور دنت اکڑ سب ہرات دے راجا اپنی اپنی فوج ساتھ لے کر شری کرشن کے پیچھے چڑھ دوڑے اور آپس میں کہنے لگے کہ بڑے شرم کی بات ہے کہ ہلوگوں کے سامنے شری کرشن جادو زبردستی رکنی کو ہر لجاوے جبکہ یہ چرچا آپس میں کرتے ہوئے شری کرشن جی کے رتھ کے پاس پہنچے تب لکار کر کہا کہ تم دونوں بھائی کہاں بھاگے جاتے ہو کھڑے ہو کر ہمارے ساتھ لڑائی کرو جو چھتری اور شور ہر میں وہ لڑائی میں نہیں دکھلاتے یہ بات سنتے ہی بلرام جی نے اپنی فوج سمیت پھر کر ان لوگوں سے ایسا مجدھ کیا کہ دونوں طرف سے ہتھیار چلے خون کی ندی بننے لگی ایسا بھاری جڈھ دیکھ کر رکنی گھبرا گئی اور بڑے سوچ سے من میں کہنے لگی کہ دیکھو میرے واسطے شام اور بلرام اتنا ڈکھ پاتے ہیں ایسا بڑا یہ سب دشمن کب تک لڑینگے اور اتنی فوج کس طرح ماری جائیگی جب رکنی اسی طرح بہت باتیں بجا کر مارے ڈر کے کانپنے لگی تب بیکٹھ ناٹھ انتر جامی نے اُس سے کہا کہ تو میری مہاجان بوجھ کر اتنا کیوں ڈرتی اور دھیرج رکھ ابھی ایک ساعت میں یہ سب دشمن اس طرح ناش ہو جائینگے کہ جس طرح سورج کے نکلنے سے ستارے نہیں دکھلائی دیتے جبکہ شام سندر کے سمجھانے پر بھی راج دلائی کا در نہیں چھوٹا آئینہ نے آپ لڑنا اُچت نہ جانکر رتھ اپنا راج بھوم سے الگ بھاگ کر کھڑا کر دیا اور لڑائی کا مٹا شاد کیھنے لگے۔

دوہا

جادو اسرن سے لڑت ہوت مہا سنگرام
اُس وقت بلرام جی نے کرودھ کر کے ہل اور موسل پنا اٹھالیا اور بڑے شور ہر اور ہاتھی اور گھوڑوں کو اُس سے مارے لگے جس طرح کان لوگ کھیت کاٹ ڈالتے ہیں اُسی طرح بلرام جی نے ساعت بھر میں بہت فوج دشمنوں کی مار گرائی جبکہ جراسندھ آدک راجوں کے حال اپنی فوج کا دیکھتا تب رن بھوم سے بھاگ کر شیشپال کے پاس چلے آئے اتنی کھٹا سنا کر شکد یو جی نے کہا کہ اسے راجا پر بھیت اُس وقت دیوتا لوگ اپنے اپنے بانوں پر سے بلرام جی پر پھول برسائے رگم استت کرنے لگے جبکہ راجا شیشپال نے یہ دُور دشا اپنے ساتھ داسے راجوں کی دیکھی تب مارے سورج اور شرم کے ٹھنڈا سنا کر دھو گیا اور جراسندھ سے رو کر کہا کہ مہاراج رکنی جی کو شری کرشن چندر زبردستی اٹھالے گئے اور لڑائی میں بھی ہم لوگوں سے کچھ نہ بن پڑا اسلئے مجھ سے مارے شرم کے کسی کو ٹھنڈھ دکھا یا نہیں جاتا اور یہ کلنگ میرا تمام عمر چھوٹے گا اس سے کہ تو میں بھی لڑکر مر جاؤں۔

چوپائی

نات رہوں کر دن بن باسا
یہوں جوگ جھانڑ سب آسا
یہ بات سنا کر جراسندھ نے کہا کہ مہاراج آپ ایسے گیانی کو میں کیا بھادوں پھیمان لوگ ہاں اور لاجہ میں دکھ اور سکھ نکر کے سب باتوں کو پر شور کے اوصین سمجھتے ہیں جس طرح کاٹھ کی تیلی کو مداری بچا تاہو اسی طرح سب جیوؤں کے کرتا دھرتا نارائن جی ہو کر جو چاہتے ہیں سو کرتے ہیں اسلئے ڈکھ اور سکھ کو برابر جانکر سنساری ہو بار سپنے کی طرح سمجھنا چاہیے دیکھو اسی طرح میں بھی سترہ مرتبہ اُسے ہار گیا لیکن کچھ اُداس نہیں ہوا اب اٹھا رھو میں مرتبہ یہ دونوں بھائی میرے سامنے سے بھاگ گئے تب میں نے کچھ خوشی بھی نہیں کی نہ معلوم یہ دونوں دن ایسے بلوان اور پرتابی اتار میں جسے کوئی جیت نہیں سکتا۔

دوہا

سکھ پا چھے ڈکھ ہوت ہی یہی جکت کی ریت
کبھون رن میں بار کبھون رن میں جیت
اسلئے اس وقت ٹال دینا مناسب ہے جس طرح اٹھا رھو میں مرتبہ یہ امور وہ ملا تھا اسی طرح تم بھی جیتے رہو گے تو ایک دن تمھاری بھی اچھا پوری ہو جائے گی جبکہ اس طرح سمجھانے سے شیشپال کو دھیرج ہوا تب وہ اور سب راجا اس کے ساتھی فوج سمیت جو چلے اور گھائل بچے لکھ اپنے اپنے دیش کو چلے گئے اور جڈھ بنشیوں نے سب مال لوٹ کر دوار کا میں بھیج دیا۔

دوہا

سب راجن کو جیت کر کوچ کیونند لال
ریت ہو کر پھر چلیو ہار مان شیشپال
جبکہ رگم اگر ج نے جراسندھ آدک کے بھاگ آنے کا حال سنا تب بہت کرودھ میں ہو کر اپنی بھجائیں اٹھا اور سب لوگوں کو جو وہاں ٹھہرے آئے تھے بڑی آواز سے سنا کر کہنے لگا کہ یہ کون نیاؤ کی بات ہو کہ میری بہن کو زبردستی کرشن چندر اٹھالے جاو میں جبتک میرے ہاتھ میں جان ہی تب تک رکنی کو نہیں لیجائے دنگا اب میں یہ پر کر تا ہوں کہ ابھی جا کر دونوں بھائیوں کو مارنے یا چیتا پکڑنے کے پیچھے لگئی کو نہ لے آؤں تو اپنا نام رگم نہ رکھ کر گندن پھیں کسی کو اپنا منہ نہ دکھلاؤں ایسا لکڑ لکڑا کچھو ہنی دل ساتھ لیکر شام اور بلرام کے پیچھے چڑھ دوڑا اور راہ میں اپنے سینا پتوں سے کہا کہ تم لوگ جڈھ بنشیوں کو مار دینا اپنا رتھ آگے کو بٹھا کر کرشن کو جیتا پکڑنے جاتا ہوں یہ بات سنتے ہی اُسکی فوج جڈھ بنشیوں سے جو بلرام جی کے ساتھ میں تھی لڑنے لگی اور رگم نے اپنا رتھ آگے بٹھا کر شام سندر سے لکار کر لگا کر ای جادو کمان بھاگا جاتا ہو تجھ کو کچھ سامرھ ہو تو ایک ساعت ٹھہر کر میرے ساتھ لڑائی کو بھلو کر جراسندھ اور شیشپال آدک نہ سمجھنا جس طرح گول اور برندا میں ہیں اہر و نکا کو رس مچا کر کھایا کرتا تھا اُسی طرح تجھ کو بھی برج باسی اہر و نکا کر میری بہن پر اسے بھاگا تجھ کو اس بات کا کچھ ڈر نہیں ہوا کہ رکنی مجھ پر ایسے پرتابی اور شور ہر دن کی بہن کو زبردستی اٹھالے چلا آج تک تو نے راجا بھیشمک کا نام بھی نہیں سنا جو ایسی نیت کی بات کی جو لوگ تیرے سامنے سے بھاگ گئے ہیں وہ چھتری نہ تھے اب میرے سامنے سے تجھ کو جیتا پکڑ جانا بہت مشکل ہو کر جب کہ اسی طرح سے بہت سی باتیں غور سے بھری ہوئی رگم نے کہ کر بہت سے بان شام سندر پر چلائے تب دوار کا ناٹھ لے اپنے بان سے اُس کے بان کاٹ ڈالے پھر شری کرشن جی نے چار بان سے چاروں گھوڑے اُس کے رتھ کے مار کر ایک بان سے رختوان کو بے ہوش کر دیا اور ایک بان سے رتھ کی دھو جا کر کرودھ کے بان سے دھنکھ اسکا کاٹ ڈالا جبکہ

ترکم نے چھوٹے چھوٹے گداؤک بہت طرح کے ہتھیار شیام سند پر چلائے اور ان ہتھیاروں کو بھی شیام اور بلرام نے اپنے بالوں سے
 کاٹ ڈالا اور کوئی ہتھیار اسکا شری کرشن جی کے نہیں لگات وہ اس طرح کرو دھ کر کے ڈھال اور تلوار لیے ہوئے رہتے اپنے کو
 بزم ابن ہاری چھیٹا کہ جس طرح تنگا آپ جلنے کے واسطے چرائے پر جا کر کرتا ہی جیسے بوڑھا گیدڑ ہاتھی پر چھیٹتا ہے تب شیام سند نے اسکا
 ڈھال تلوار بھی بان سے کاٹ کر گرا دی۔

۷۷

تہہ اوس کو بت جائے ماکھن پر بھج بر جنا تھ

۱۰۸
مرد و سرکوبت بجای مالحین پر بھج بر جناحت

عزم بتن کے کارنے لیو کھرگ نج باحقہ

جب شری کرشن جدر نے سنگی تلوار لیے ہوئے رتھ سے کود کر کم کاسر کا ثنا جا تا تب ممکنی یہ حال اپنے بھائی کا دیکھ کر ڈنی اور کانپتی ہوئی ہر جہانوں پر گر پڑی اور روتی ہوئی ہاتھ جوڑ کر بولی۔

چوبانی

ناروست بھیا تو میری	چھانڑو ناخہ تھارو چیر	مور کھانڈھ کما یہ جانے	پچھی پت کو مالکھ مانے
تھین جانے کو تو تھروانت	بھگت بہت پڑ گئے بھگوانت	یہ جڑ کما تھین پھانے	دیندیا ل جگ تھین کھانے

مین دین ہو کر کنتی ہون کہ دینا ناخہ جس طرح آپ بلجھد جی کو پیارا جانتے ہیں اسی طرح میری بھائی ابھی ٹھکوی پیارا ہے جس طرح گیانی لوگ بالک اور بوڑھے اور مورکھ کے اپرا دھ پر کچھ دھیان نہیں کرتے دھ بچن اٹکا کٹے کے جھوکنے کے برابر سمجھتے ہیں اسی طرح آپ بھی میری بھائی کو مورکھ سمجھ کر اسکا پران مجھکو دان دیجیئے جو آپ اُسکو مار ڈالیں گے تو میرے ہا پ کو جو تھار بھگت ہو بڑا دکھ ہوگا اور یہ بات سنار مین برکت ہو کہ جمان تھارے جرن جاتے ہیں وہاں سب کو سیکھ ملتا ہو یہ بڑا آ شچر ج سمجھنا چاہیئے کہ راجا بھیشمک تھارا سوگ اٹھاوے۔

چوپانی

اِتنا جس جگہ میں لے لیے

اتنا جس جگہ میں لے بیٹھے

499

جو تم یا کو مار ہو ماکھن پر چڑھ برج مانج

تو مو کو سب مرثٹ میں اچھس ہوئی آج

اسکا پرستگ خوشی سے نہ کرے گی۔

چو یانی

باز صیو ماہ کری مُدھ خھوڑی	بھرتم کرشن سگائی توڑی	جہ نکل کو تم یک لگائی	اب ہستے کی کرے سگائی
----------------------------	-----------------------	-----------------------	----------------------

۴۹

اب ماکرت دیکھ کے من میں آوے ترا س

اب یالی لت دیجھ کے من بن کر دیکھو
ایسے جس وقت رُک تمھارے سامنے لڑنے آیا تھا اسی وقت اسکو سمجھا کر بدو مینا اُچھٹ تھا اٹھٹ میتر اور ناتے وارون کر پراہ کر گئے
جی مارنا اور باندھنا نہ چاہیے تھا تنے پران لینے سے بھی زیادہ دند اسکو دیا اب بس زیادہ باندھ رکھنے سے کیا فائدہ نکالے گا
یہ بات اپنے بھائی کی سنتے ہی شری کرشن جی نے رُک کو پھوڑ دیا تب بدو جی نے اُسے بہت دھیرج دیکر جانے کے واسطے کہا اور
رُکنی جی سے بولے کہ اے راجا کمار ی تیرے بھائی کی جو یہ گت ہوئی اس میں کچھ دوش شام سندھ کا نہیں ہے یہ سب سیکے پھیلے جسم کے
کڑون کا پھل تھا چھتوین کا یہ دھرم ہو کہ برہمنی اور رومیہ اور استری کے واسطے آپس میں جھگڑا کرتے ہیں جبکہ دو آدمی لڑنے کے تیل میں
ایک جیت کر دوسرا ضرور ہارے گا رُک کا لکھا ہوا کسی طرح نہیں لٹتا جو کچھ رُک کے بھاگ میں لکھا تھا وہ ہوا اور سفار میں جسے ضم پایا
وہ نفور ہو گیا اور سکھ اٹھاتا ہی اور جیو اتما ہمیشہ امرہ کر بھی نہیں مرنے کا یہ بدن ہمیشہ بنتا اور بگڑتا رہتا ہے اس واسطے بدن کی دُر دشا ہونے
سے جیو اتما کی نندا نہیں ہوتی ایسے رونا اپنا بند کر کے یہ سب دُکھ رُک کی پر آ رہے سے سمجھو یہ بات سمجھانے سے رُکنی اپنے من
کو دھیرج دیکر چپ ہو رہی اور رُک نے بڑا ہونے وقت اپنا سر شری کرشن جی کے چڑیوں پر رکھ کر بے کیا کہ اے دیوانا تھ میں آپ کی مہا
نہیں جانتا تھا ایسے مجھ سے آپراہد ہوا اب دیاں ہو کر چھا کیجیے جبکہ برہما اور مہادیوی اُدک دیوتا آپ کو نہیں پہچان سکتے
نہیں جانتا تھا ایسے مجھ سے آپراہد ہوا اب دیاں ہو کر چھا کیجیے جبکہ برہما اور مہادیوی اُدک دیوتا آپ کو نہیں پہچان سکتے

五

اب بلب کیون کرت ہو بانگو رنجر بر جرن	۶۵۵
کے لاج	

کے سندری سین میں کے بیٹھ کی لاج

کے سندری سین میں کیے جیٹھ کی لاج
یہ سار کئی جی کی سمجھ کر شہر کرشن جی نے
لکھن پور کے پاس بھوج کٹی نام دوسرا شہر بنا کر وہاں رہا اور راجہ بھیشمک سے
پتھرون کو وہاں سے بلا بھیجا جبکہ شام اور بلرام دوار کا چڑی کے پاس پہونچے تب راجا اگر سین اور بسدیو آدک بڑی
خوشی سے شہر کے باہر آکر اور پوربک اُنکو لو لے گئے اور سب دوار کا باسیون نے اپنے اپنے دروازوں پر نگلا چار مار کر کئی آتی کی

۵۵

کامیاب ہوئے آئے

بسم الله الرحمن الرحيم
 دوا رکابہ پت پونچے آئے

پریا سہت شری دوار کا جدت پہونچے اپنے دروازے پر پہونچے تب دیو کی جی نے بہت اشرون سمیت وہاں آکر اپنے
ہنگامہ دوار کا ناٹھ اسی طرح سب کو شکہ دیتے ہوئے اپنے دروازے پر پہونچے تب دیو کی جی نے بہت اشرون سمیت وہاں آکر اپنے
کل کی ریت کی اور رکنی جی کی سندرتائی دیکھے ہی بڑی خوشی سے اُنکو اور موہن پیارے کو محل میں لے گئیں اور راجا اگر سین اور
اسدیو جی نے اُسی دن گرگ پر وہت کو بلا کر بواہ کی ساعت پوجی جبکہ گرگ مَن نے اچھی لگن بواہ کی تھائی تب راجا اگر سین نے

اپنے منہ یوں کہ بواہ کی تیاری کا حکم دے کہ درجہ صحت آدک بہت راجوں کے یہاں نیوہ بھیجا جبکہ راجا جیشک نے جوابی کتیا شام سند کو بواہ بنا جاتا تھا اور دوار کا مین بواہ ہونے کی تیاری مٹی تب اسے بڑی خوشی سے اپنے من میں کتیا وان کا سنگ لپ کیا اور بہت سے رتن آدک گنا اور کپڑا اور ہاتھی اور گھوڑے اور رتھ اور بالکی اور واسی اور داس اپنے پر و ہت کے ساتھ دوار کا پڑی میں بسدیو جی کے پاس بھیج دیے اور اپنی بیٹی املابھی جبکہ دوار کا مین ادھر دیس دیس کے راجا نیوہ کرنے کے واسطے اکر اٹھا ہوا تب اوہ صہرے پر بہت سب سامان جینر کا لیکر وہاں جا پہنچا تو ایسی بھیڑ اور شو بھاو وار کا مین ہوئی کہ جس کا حال برن نہیں ہو سکتا جبکہ بواہ کے دن کیلے کے کچے گاڑ کر غلی چنہ وار تن جٹ ہانڈھا گیا اور خوشنوار پھول اور نورتن کی بدن دار ہاتھ موہیوں سے چوک پڑا کر منڈا تیار ہوا تب راجا اگر سین آدک نے موہن پیارے اور رکنی جی کو اچھا اچھا گنا کپڑا ہنسا کر جہاز کی پریشیال دیا جبکہ بڑے بڑے جڈنشی اور ناتے دار راجا لوگ وہاں اگر چاروں طرف بیٹھے اور شری برہما جی اور شری مہادیو جی اور کبیر آدک سب دیوتا اپنا اپنا روپ بدل کر وہ منگلا چار دیکھنے کے واسطے وہاں اکرجہ ہوئے تب گرگ پر و ہت نے شاستر کے موافق شری کرشن جی کا بواہ شری رکنی جی کے ساتھ کر دیا اور انکو بھانور پھرایا۔

چوپائی

پندرہ تھان بندھن کوٹن	رکن سنگ پر بھجھا اور پھریں	دھول لفری بہت بجاوین	ہر کین دیو شمن برسا دین
سندھ ساوہ چارن گندھرب	اندر دھیان ہو دیکھیں سرب	چڑھکان سب ہاتھ جھکاوین	دیو بدھو سب منگل گاوین
ہاتھ دھوئے پر بھجھا اور پاری	ہام انگ رکنی بیٹھاری	کھولت کنگن کرشن ہاری	ایسے رسم ریت بستاری
ات آندر چو جگ ویسا	ہر بھر کھ سب دیکھ شیشا	کرشن رکنی جوڑی جیوین	یہ چرت سمن امرت پیوین

اُسوقت ہتریان سب منگلا چار گیت گا کر اور البسہ اکاش میں بمانوں پر نراج کر خوش ہوتی تھیں اور گندھرب لوگ گانا گاتا کر دیوتا لوگ بہت طرح کے گینے رتن جٹ دولہا اور دوہن کو پنا کر آند مچاتے تھے جب بواہ ہو چکا تب راجا اگر سین نے براہمن کو بہت دان اور چننا دے کر سنان پور بک پکایا اور جاکل و رمانگے والوں کو منہ مانگا در ب آدک دیکر اتنا دان دیا کہ ان کو دوسری جگہ مانگنے کی اچھا نہیں رہی اور سب جڈنشی اور راجا لوگوں نے روپیہ اور اشرفی نیوہ دے کر اچھے اچھے گینے اور گیت کرکے شکر دیو جی بولے کہ اے راجا اسدن دوار کا پڑی اور تینوں لوگ میں نیوہری راجا اور گندن پڑے براہمنوں کو چھتا جوگ سنان پور بک بدایا اتنی کتیا ہو سکتا اور رکنی جی کے دوار کا مین آنے سے سب چھوٹے اور بڑوں کے گھر میں لچھی جی کا باس ہو گیا اور سب راجا اپنے اوصین رہ کر اپنے اپنے دیش کی سوغات شام اور بلرام کو بھیجے لگے جو کوئی یہ کتھا رکنی منگل کی بچے من سے کتیا اور مستجابہ اسکو بھکت (نعت دنیا) اور گنت سب تیرھوں کے اسنان کرنے کا پھل ملتا ہے۔

ادھیائے پچیس۔ کتھا پر وین جی کے جنم کی اتنی کتھا سکر راجا پر بھکت نے پوچھا کہ ارمین ناٹھ کا دیو کو شری مہادیو جی نے کس طرح جلا دیا تھا برن کیجئے شک دیو جی نے کہا

کہ اے راجا ایک دن شری مہادیو جی کیلاس برہت پریشور کے دھیان میں بیٹھے تھے اُسوقت اچانک کا دیو نے اکر انکو ایسا ستا کر دھیان انکا چھوٹ گیا تب انھوں نے کرودھ کر کے اپنی تیسری آنکھ کھول کر کا دیو کی طرف دیکھا تب وہ جگر بکھ ہو گیا۔

دوہ

کام ملی جب شیو مہیوت رت دھرت نہ دھیر
پت بن ات تلپھت پھرے ہرے بکل ہنریر

چوپائی

جبکہ بھولنا تھا نے اسکی یہ دشا دیکھی تب دیا اور کر پار کے کما کہ اے رت تو سوج مت کر کچھ دنوں کے بعد شری کرشن اوتار میں کا دیو شری رکنی جی کے گرجہ سے پیدا ہو کر شبر دیت کے گھروے گا اس سے تو شبر دیت کے گھر جا کر سوئین بنانے کے واسطے رہا وہاں وہ تیرا سوامی تھو ملکر وہاں سکھ دیا جب یہ شکر رت کو دھیرج ہوا تب وہ مایا کی بوڑھی استری کا روپ بنا کر اس دیت کے گھر چلی گئی اور سوئین بنانے کے واسطے لکھیا بنکر اپنے پت کے لئے کی آٹھ میں رہنے لگی اور پریشور کی ایسا انساں کا دیو نے شری رکنی جی کے گھر پھر سے جنم لیا وہ لڑکا شری کرشن کی صورت ایسا سندر پیدا ہوا کہ جسکو دیکھ کر سورج دیوتا تعجب ہو جاتے تھے جب راجا اگر سین اور بسدیو جی نے جوتیوں سے اسکی جنم لگن کا حال پوچھا تب پندتوں نے جنم کنڈی اسکی بنا کر کہا کہ اے مہاراج ہمارے بچا رمین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لڑکا سندرتانی اور بل اور گن میں شری کرشن کی طرح ہو گا اور کچھ دن جل بس کرنے اور دشمن کو مارنے کے پیچھے اپنے ماما اور پتا سے آئے گا جبکہ براہمن لوگ اُس لڑکے کا نام پر وین رکھ کر اور دیکھنا لیکر اپنے اپنے گھر چلے گئے تب بسدیو جی نے اپنے گل کی ریت کر کے منگلا چار مایا تب پریشور کی اچھا سے نار دھن نے شبر دیت سے جا کر کہا کہ تو نہیں جانتا کہ کا دیو پر وین نام سے شری کرشن چندر کے گھر جنم لیا ہے بارہ برس کی عمر میں وہ تجھکو مارے گا جب نار دھن یہ مکر برہم لوک پر وین نام سے شبر دیت نے بچا کر کیا کہ مین ابھی پر وین کو اٹھا کر سمند میں ڈال دے تو میرے من کی چننا چھوٹ جائے یہ بچا رتے لکھن شبر اسرو کا روپ بنکر دوار کا مین آیا اور رکنی جی کے مندر میں جا کر سونے کے بھیت چلا گیا اور پر وین کو جو اٹھارہ دن کا تھا وہاں سے اٹھا کر لے اٹھا اور کسی استری نے جو سور میں بیٹھی تھیں اُسے لیجائے نہیں دیکھا جب رکنی جی اپنا لڑکا سمجھا پر وین دیکھ کر رونے لگیں تب سب استریوں نے اس بات کا تعجب مانا اور شبر دیت پر وین کو سمند میں ڈال کر اپنے گھر چلا گیا اور شری کرشن لکھن تب سب استریوں نے اس بات کا تعجب میں رکھا جب ایک کیوٹ اُس مچھلی کو جال میں پھنسا کر مچھلی کی اچھا سے پر وین کو ایک مچھلی نے نگل کر تین برس تک پیٹ میں رکھا جب ایک کیوٹ اُس مچھلی کو جال میں پھنسا کر شبر دیت کے یہاں بھینٹ لیکیا تب اُس مچھلی کا پیٹ چیرنے سے شام رنگ بہت سند ایک لڑکا جیتا ہوا نکلا وہ لوگ جب تعجب مانکر اسکو اُس مایا روپی استری نے رت کے پاس لے گئے تب اُسے بڑی خوشی سے لڑکے کو لے لیا اور شبر دیت سے بچا کر اسکو بانے لگی کچھ دن کے بعد شبر اسر نے بھی اسکو دیکھا تو اسکی سندرتانی پر ویت ہو کر مایا دتی سے کہا کہ تو اسکو اچھی طرح بالن کر اٹھیں دنوں نار دھن اُس مایا دتی کے پاس جا کر بولے کہ یہ لڑکا کا دیو نام تیرا پت ہے اور اسکی ماما رکنی اور باپ شری کرشن جی دوار کا مین رہتے ہیں اور شبر اسر نے اسی کو سور سے چرا کر سمند میں ڈال دیا تھا شری مہادیو جی کے اشر باد کے جیتا رہ کر تیرے پاس پہنچا ہے یہ اپنا لڑکین یہاں جا کر اور شبر اسر کو مار کر کھجے دوار کا مین لیجائے گا یہ بات لکر نار دھن چلے گئے اور رت یہ حال سننے ہی بہت خوش ہو کر روئے پریم سے اسکو پالنے لگی جیون جیون وہ لڑکا سنا بنا ہوا تھا تیون تیون رت

اور رکنی جی سے بولے کہ یہ تھا راہیٹا ہو یہ بات سنتے ہی رکنی جی نے دوڑ کر پرچین جی کو گود میں اٹھالیا اور سر اور منہ ان کا چوکھڑا لے لے لگین جس طرح پھڑپھڑے ہوئے بیٹے کے ملنے سے ماما اور پتا کو خوشی ہوتی ہے اسی طرح رکنی جی کو خوشی ہوئی اور رکنی جی رت کو بھی اپنی گود میں لیکر بہت پیار کیا۔

دوہا | دیکھ پتھر پر چھلت بھی یا بدھ رکنی ماسے | ہر کھن جا کے جٹ کی دھڑکن کی نہ جائے |

شری کرشن جی بھی اپنے پتر اور ہتھوڑ کو دیکھا بہت خوش ہوئے شام سندر انتر جامی سب حال جانتے تھے کہ میرا بیٹا شمبرا سر کے یہاں ہو لیکن اتنے دنوں تک انھوں نے یہ بھیڈ رکنی جی سے نہیں کہا تھا جبکہ پرچین جی نے سراپنا ماما اور پتا اور دادا اور دادی کے چہرہ پر ہر کھڑا اپنے بڑوں کو پہچانا تب سب نے انکو ایشیش دیکر پیار کیا اور بہت دیر آؤک اُنکے ہاتھ سے دان اور دھجنا دلوائی اور دوار کا باسی سب استری پرش اپنے اپنے گھر نگار چار منا کر گئے کہ بس دیو نندن کا بڑا بھگاہ ہو جو کھو یا ہوا بیٹا ایک استری بہت سندی اپنی ساتھ لیکر اُنکے گھر چلا آیا۔

دوہا | نزاری موہے سے دیکھ پرچین روپ | بن دیکھے چھن نارہن ایسے روپ نوپ |

بسدیو جی نے اچھی لگن میں بڑی دھوم دھام سے پرچین جی کا بواہ رت کے ساتھ کر دیا۔ اتنی کھٹا سکر شکہ یو جی بولے کہ اس راجا پر بھگت اس طرح کا دیو نے پرچین کا جنم لیکر اپنی استری رت کو شکہ دیا تھا۔

آدھیاے چھین | بواہ کرنا شر کرشن جی کا جاموتی اور ست بھاماتے

شکہ یو جی نے کہا کہ وہ بھگت جن دنوں پرچین جی شمبرا سر کے یہاں تھے انھیں دنوں ستراجت جہنشی نے پہلے شری کرشن جی سے کی جو چھٹی چھری لگائی پھر چھٹی سے شرمندہ ہو کر لڑی ہوئی انکو بواہ دی۔ اتنی بات سکر راجہ پر بھگت نے بنے کیا کہ ایک کو بواہ دھان ستراجت نے وہ من کمان سے پانی اور کس طرح شام سندر کو چھری لگائی اور پھر کیونکر اپنی لڑکی انکو بواہ دی۔ شکہ یو جی بولے ستراجت نام جہنشی دوار کا پیری میں رہتا تھا جبکہ اُسے بہت دنوں تک سورج دیوتا کا تپ اور دھیان سے سچے من سے یہ تپ بھگوان نے خوش ہو کر اُسکو اپنا درشن دیا اور سینتک نام من اُسکو دیکر بولے کہ تم اس من کو میرے برابر جانو میرا روزگار یہ ہے کہ موافق کیا کرو تو تم سدا سکے رہو گے اور جس نگر میں یہ من رہے گی وہاں روگ اور درد کسی کو نہ ہو اناج کی منگی نہیں پڑے گی اور جو کوئی سچے من سے اُسکی پوجا اور استت کرے گا اُسکے گھر پر دھڑ اور سدھ بنی رہے گی یہ کہکے سورج دیوتا انتر دھیان ہو گئے اور ستراجت وہ من اپنے گلے میں باندھ کر اپنے گھر چلا آیا اور جو تپتی سے اچھی ساعت پوچھ کر اُس من کو بہت اچھے جڑا سنگھاسن پر رکھا اور اپنے نیم اور دھرم سے رہ کر ہر روز بدھ پوربک اُسکی پوجا کرنے لگا اور پر بھگوان اُس من کا یہ تھا کہ جو کوئی شاستر کے موافق اُسکی پوجا کیا کرے اُسکو نیش من سونا ہر روز وہ من دیا کرتی تھی جبکہ ستراجت اُس من میں پوجنے کے یہ تپ ہے تو دنوں میں بڑا دھن وان ہو گیا تو دولت کے غور سے اپنے برابر کسی کو نہیں سمجھنے لگا ایک دن وہ ابھان کر کے سینتک من کے گلے میں ہنکر شری کرشن جی کی بھامین چلا جبکہ جہنشیوں نے جو وہاں بیٹھے تھے اُس من کا پرکاش سورج کے برابر دیکھا تب وہ لوگ ستراجت کے ہنکر شری کرشن جی سے بولے کہ اسی دوار کا ناٹھ اُپکا پرتاپ اور جس سکر سورج دیوتا آپ کے درشن کی واسطے آتے ہیں یہ بات جہنشیوں کی

شری کرشن جی نے کہا کہ یہ سورج دیوتا نہیں ہیں ستراجت جادو نے سورج دیوتا کا تپ کر کے سینتک من اُسے پایا جو وہی من اپنے گلے میں پہنے ہوئے چلا آتا ہے جبکہ ستراجت بھامین ہو چکر جہان پر جادو لوگ چوہ کھیل رہے تھے بیٹھا اور شری کرشن جی اور سب جہنشی اُس من کی طرف دیکھنے لگے تب وہ اپنے من میں کچھ سمجھ کر وہاں سے اُٹھ کر جلدی اپنے گھر چلا گیا اسی طرح کبھی کبھی ستراجت وہ من اپنے گلے میں ہنکر وہاں جایا کرتا تھا ایک دن جہنشیوں نے شری کرشن جی سے کہا کہ اے مہاراج یہ من ستراجت سے لیکر راجا اگر سین کو دیتے کیونکہ ستراجت کو یہ من سو بھانہن دیتی یہ بات سکر شری کرشن جی نے کسی وقت ستراجت کی پرکھا لینے کے واسطے ہنکر اُس سے کہا کہ راجا لوگ سب سے بڑے موٹے ہیں اسلئے جسکے پاس جو چیز بھی ہو وہ اُسے راجا کو بھینٹ دیوے تو ایسا کرنے سے لوگ اور پر لوگ دونوں بنتے ہیں اسلئے تم یہ من راجا اگر سین کو جنھیں تم بھی کہنا بڑا جانتے ہیں بھینٹ دے کر سنار میں جس اٹھاؤ یہ بات سنتے ہی ستراجت جادو دلائے کے بس ہو کر اُداس ہو گیا اور اس بات کا کچھ جواب نہ دیکر چپ ہو رہا اور اُنکو دندوت کر کے اپنے گھر چلا آیا کرشن بھگوان کی راجھا سے کہ سورج اور جندر ما آؤک سب دیوتاؤں کے مالک وہی ہیں اُسی دن سے جتنا کن اُس من میں تھا وہ سب جاتا رہا اور ستراجت نے گھر جا کر پر سین اپنے بھائی سے کہا کہ شام سندر نے یہ من راجا اگر سین کو دینے کے واسطے مجھے کہا تھا لیکن میں نے نہیں دیا یہ سنتے ہی پر سین مورکھ نے دوار کا ناٹھ پر کو دھ کیا اور وہ من ستراجت سے لے کر اپنے گلے میں باندھ لیا اور گھوڑے پر چڑھ کر جنگل میں شکار کھیلنے کو چلا گیا وہاں ایک ہرن کے پیچھے جو گھوڑا دوڑایا تو اپنے ساتھیوں سے الگ ہو کر بھاڑ کی کندرا کے پاس جہان ایک شیر رہتا تھا جاہو پنا جیسے شیر نے گھوڑے کی ٹاپ نشی ویسے باہر نکل کر پر سین کو گھوڑا اور ہرن سمیت مار ڈالا جب وہ شیر پر سین کے گلے سے وہ من لیکر اپنی کندرا میں گھسنے لگا تب جاموت ریچھ سترجی راجندر جی کے بھکت نے وہاں پہونچ کر اُس شیر کو کندرا کے دروازے پر مار ڈالا اور وہ من لے لیا۔

دوہا | وا کے رک کنیا ہتی مہا سندی روپ | تاکے کھیلن کو دیو وہ من مہا انوب |

اُس من کی روشنی سے جاموت کا مکان جو اندھیری کندرا میں تھا اُٹھ کر ہرون کی طرح اُجیرا رہنے لگا جبکہ پر سین کے ساتھ والوں نے اگر ستراجت سے کہا کہ تمہارے بھائی نے جنگل میں ایک ہرن کے پیچھے گھوڑا دوڑایا تو پھر اسکا پتا بہت ڈھونڈنے پر بھی نہیں ملا اسلئے ہماوگ لاچار ہو کر چلے آئے یہ بات سنتے ہی ستراجت نے بڑا سوچ کر کے اپنے من میں شمس کیا کہ شری کرشن جی نے سینتک من راجا اگر سین کو دینے کی واسطے مجھ سے کہا تھا سو میں نے اُنکو نہیں دیا اسلئے انھوں نے میرے بھائی کو جنگل میں مار کر وہ من لے لیا ہو گا ستراجت اس بات کا سوچ اپنے من میں رکھ کر دن رات اُداس رہنے لگا لیکن شری کرشن جی کے ڈر سے یہ بات کہ نہیں سکتا تھا ایک دن رات کو ستراجت کی استری نے اُسکو اُداس دیکھ کر پوچھا۔

جو پائی | کماکت من سوچت بھاری | موہے بات بتاؤ ساری |

یہ بات سکر ستراجت نے کہا کہ اے ہران پیاری استری کے پیٹ میں کوئی بات نہیں تھی اور وہ سب حال اپنے گھر کا دوسرے سے کہہ دیتی ہو کچھ اپنا بھلا بڑا نہیں سمجھتی اسلئے اپنے من کا بھیج جس میں کھانا ہوا استری سے کہنا نہ چاہیے یہ بات سنتے ہی وہ جھجھکا کر بولی

کر میں نے کونسی بات تمہاری سنکر باہر کمدی تھی جو تم ایسا کہتے ہو کیا سب ستری برابر ہوتی ہیں جب تک تم اپنے من کا حال نہ بتاؤ گے تب تک میں ان جل نہ کرونگی یہ بات سنکر سراجت نے لا چاری سے کہ جھوٹ بیچ کا حال پریشور جانے لیکن میں من میں ایک بات کا شہسہ ہو وہ تجھ سے کہتا ہوں تو کسی سے اس بات کی چرچا نہ کرنا جبکہ اُسے کہا بہت اچھا کسی سے نہ کوئی تب سراجت بولا کہ ایک دن شری کرشن جی نے مجھ سے سینتک میں راجا اگر میں کو دینے کے واسطے کہا تھا میں نے نہیں دیا اس سے مجھ کو ایسا معلوم ہوتا ہو کہ انھوں نے پر سین کو جنگل میں مار کر وہ من لے لیا ہو گا دوسرے کی سامرہ نہیں ہے کہ میرے بھائی کو مار کے سراجت یہ بات اپنی استری سے لکر سورہا لیکن اُسکی استری رات بھر سوچ بچار میں جاگتی رہ کر جب برات کا ل اٹھی تب نے اپنی سکھیں اور داسیوں سے کہا کہ شری کرشن جی نے پر سین کو مار کر سینتک من لے لیا ہے یہ بات میرے سوا کسی نے مجھے رات کو کہی تھی لیکن تم لوگ کسی کے سامنے یہ چرچا نہ کرنا۔ ای راجا پر بھیت استریوں کے پیٹ میں کوئی بات نہیں کہتی سب سے جب چاہتے ہوتے پھیل گئی تب شری کرشن جی کے محل میں بھی جا کر کسی استری نے کہا کہ ایسی بات سراجت کی استری کہتی تھی جو عطا کلنک سنکر شری کرشن جی کی استریاں آپس میں یہ چرچا اور سوچ کر نے لگیں تب ان میں سے کسی نے شری کرشن جی سے بھی کہا کہ مہاراج ایک سراجت اور اس کی استری پر سین کے مارنے اور سینتک من لینے کا کلنک لگاتی ہیں۔

دوہا

چون دس پہلی بات یہ جانت راجا رنگ

سوہا پائے اب کیجیے جا سے مٹے کلنک

شیام سندھو جھوٹا کلنک سنکر پہلے اپنے من میں اداس ہو گئے پھر کچھ سوچ بچار کر راجا اگر میں کے پاس جہان بسد بوجی اور لادھی ایک بہت سے جہنشی بیٹھے تھے جا کر کہا کہ ای مہاراج سب لوگ مجھ کو جھوٹا کلنک لگاتے ہیں کہ شری کرشن نے پر سین کو جنگل میں مار کر سینتک من لے لیا ہے آپ حکم دیجیے تو میں پر سین اور اس میں کا پتا لگا کر اپنا کلنک چھڑاؤں جب راجا اگر میں یہ بات سن کر جہان جہان پر سین نے ہرن کے پیچھے گھوڑا دوڑایا تھا وہاں گھوڑے کے من کا نشان دیکھتے ہوئے چلے جب اس جگہ جہان پر سین اور اس کے گھوڑے کی لاش پڑی تھی پہونچے تب وہاں شیر کے پانوں کا نشان دیکھ کر جاناکہ شیر نے اُسکو مار ڈالا لیکن اُس میں کا پتا وہاں ایسے موہن پیارے جہنشیوں سمیت شیر کے پانوں کا نشان دیکھتے ہوئے جب اُس کندر کے دروازے پر جہان جامونت پہونچ رہا تھا پہونچے تب کیا دیکھا کہ شیر مارا ہوا پڑا لیکن میں وہاں بھی نہیں دیکھ پڑتی یہ اچھا دیکھ کر جہنشیوں نے شری کرشن جی سے کہا کہ مہاراج اس جنگل میں ایسا زبردست آدمی یا جانور کہاں سے آیا جو شیر کو مار کر اور من کو لیکر اس کندر میں گھس گیا ہم لوگوں نے اپنی سامرہ بھر پر سین کو ڈھونڈھا پر سین کے مارے جائیکا اچیں اس شیر کو لگا اب آپکا جھوٹا کلنک چھوٹ گیا ایسے پھر چلے آئے شری کرشن جی نے کہا کہ چلو اس کندر میں گھس کر دیکھیں کہ شیر کو مار کر کون من لے گیا جہنشی بولے کہ مہاراج ہکو اس اندھیری کندر میں جانے سے کتنے خطرے میں جا کر اپنا پران کون دے ہم آپ سے بھی بے کرتے ہیں کہ اس بھیانک گھٹا میں نہ جا کر دوار کا کو پھر چلے ہم سب وہاں جا کر شیر نے پر سین کو مار کر سینتک من لیا اور اس شیر کو نہ معلوم کون مار کر وہ من کندر کے بھیر لیکیا یہ حال ہلوگ اپنی آنکھ سے دیکھتے ہیں اس بات کے کہنے سے آپکا کلنک جھوٹ جائیکا جب مارے ڈرے کوئی اُس کندر میں نہیں گیا تب شیام سندھو نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ میرا سینتک من میں لگا ہوا ایسے میں کسی کا کچھ ڈر نہ ہوگا اکیلا اس کندر میں جاتا ہوں تم لوگ بارہ دن تک یہاں بیٹھو

دیکھا جو میں بارہ دن تک کندر سے باہر نکل آیا تو اچھا ہی نہیں تو میں ان کا حال گھر پر جا کر کس نہ بنا۔

دوہا

جا دو جتنے سنگ تھے رہے دوار پر چھائے

دو اداس دن کی اودھ کر گئے تہاں جدر سے

اور راجا شری کرشن جی نے اُس اندھیری کندر میں تھوڑی دور جا کر کیا دیکھا کہ ایک مکان اور باغ بہت اچھا جامونت کے رہنے کا وہاں بنا ہوا اور جامونتی نام اُسکی بیٹی بہت سندری وہ من ہاتھ میں لیے ہوئے پائے میں جھول رہی ہے اور جامونت سورہا ہے اور ایک داسی اُسکے پائے کے پاس بیٹھی ہوئی ہے جیسے شری کرشن جی نے ہاتھ بٹھا کر بیٹھیک من لینا چاہا ویسے اُس داسی نے جامونت کو لپکا اور جامونت بند سے جاگ کر شری کرشن جی کے ساتھ کشتی لڑنے لگا تائیس دن تک برابر دن رات جامونت نے شری کرشن جی کے ساتھ لکر چڑھ کر کے بہت دانوں اور بیج اپنے کیے جب کوئی دانوں اُسکا دوار کا ناٹھ پر نہیں چلا اور لڑتے لڑتے مارے بھوکھ اور پیاس کے سب زور اُسکا گھٹ گیا تب شری کرشن جی نے ایک مٹکا جامونت کے ایسا مارا کہ وہ گھٹنے کے بل بیٹھ گیا اسوقت وہ اپنے من میں پیار کر کے لگا کہ سوائے شری رام چندر جی اور چھن جی کے کوئی سنساری آدمی اتنی سامرہ نہیں رکھتا جو تائیس دن میرے ساتھ اُن کے ساتھ جیت سکے اسنے میری جان میں یہ شام روپ شریام چندر جی کا داتا معلوم ہوتے ہیں جنکے ساتھ لڑنے سے میری یہ وشا ہو گئی۔ اتنی کھانا کر شکد بوجی بولے کہ ای راجا پر بھیت جب جامونت کے ہر دے میں گیان کا پرکاش ہو کر اُسکو بشواس ہوا کہ یہ شریام چندر کا داتا میں تب شام سندھو جھٹکتا ہوا انتر جامی نے خوش ہو کر اسوقت شری رگھنا تھو جی کا روپ دھر کر دھک بھان لیے ہوئے جامونت کو درشن دیا جامونت وہ روپ دیکھتے ہی ساٹھا نگ دندوت کر کے ہر چر زون پر گر پڑا اور پرکار کے اُنکے ساتھ کھڑا ہوا اور بڑے پریم سے اُنکوں میں آنسو بھر کر ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا کہ ای دینا ناٹھ سب جگت کی اُتیت اور پالن کرنے والے انتر جامی آپ نے بڑی دیا کی جو یہ تھوڑی کا بھار اتارنے کیواسطے اتار لیکر مجھ کو اپنا درشن دیا نارو من مجھ سے کہ گئے تھے کہ شریام چندر جی شری کرشن جی کا اتار لیکر تیرے گھر پر آؤنگے ایسے تیرے جاگ سے یہاں رہ کر آپ کے درشن پانے کی آشا لگائے راہ دیکھتا تھا آج اپنے منورہ کو پایا آپ تینوں لوگ کی اُتیت اور پالن کرنے والے ہو کر سب سے پہلے تھے اور مہا پرے ہونے کے بعد بھی سوائے آپ کے اور کوئی دوسرا نہیں بنا رہیگا آپ مہاراجا دشرہ کے بیٹے اور اچھا پیری اور سب جگت کے راجا ہیں آپ کا اوادانت اور بھید بھی نہیں جان سکتے اور سنکھ جگر گدا پدم آپ کے ہتھیار میں اور سب طرح کا سنکھ آپ کی کرپا سے جو دن کو ملتا ہے اور آپ ہمیشہ اُتد مہرت رہتے ہیں کسی بات کا سوچ آپ کو نہیں ہوتا اور آپ سب کامنورہ پورا کرنے والے ہیں تینوں لوگ میں کسی کو ایسی سامرہ نہیں ہے جو آپ کی مہا اور بھید کو جان سکے اور آپ شری چھن جی کے بڑے بھائی ہو کر شری سینا مہارانی کے پت ایسے سندھو میں کہ کامیو بھی آپ کے روپ پر موبہت ہو جاتا ہے اور آپ ہمیشہ شیش ناگ کی چھاتی پر تیش کرتے ہیں اور آپ نے مہاراج دشرہ اپنے باپ کی اُتیت سے راج چھوڑ کر شری چھن جی اور شری سینا مہارانی سمیت چودہ برس تک بن باس کیا اور بن میں بہت سے راجپوتوں کو مار کر کھینچا اور ہر جگتوں کو سنکھ دیا جب آپ نے سو پکھاراؤں کی بہن کی ناک کاٹ کر گھر اور دھکن اور زور اڑا کر مار ڈالا تب راون جی کا بھیس بنا کر بیٹھیں میں آیا اور شری سینا جی کو اکیلی دیکھ کر جھیل سے ہرے گیا اور اس نے اپنے پانوں میں آپ بسولا مارا جب سگر ٹو بندر چو کال اپنے بھائی کے ڈر سے ہیا کل تھا تمہاری شرن آت اب اپنے بال بندر

ادھر جی کو مار کر سنگریو کی اچھا پوری کی اور شری ہنومان جی کو اپنا بھکت اور سیوک سمجھ کر انکو جس دیا جب آپ بڑی بھاری فوج رکھ کر
ہندوؤں کی اپنے ساتھ لیکر سدر کنارے پہونچے تب چھیکھن راؤن کا بھائی آپ کی شرٹن آیا آپ نے اسکو نکاپت کر دیا جب کہ
سدر راگیاں اور ابھمان کی راہ سے آپکے پاس نہیں آیا تب آپکے کردھ کرنے سے سدر کا پانی کھونے لگا اور سدر کے سب جیو ہاگل
ہو گئے یہ حال دیکھتے ہی سدر بنے پوربک آپکے چرنوں پر اگر گر پڑا اور اپنا اپر دھرتھا کر کے واسطے ہاتھ جوڑ کر بولا کہ مہاراج اپنے
درشن مجھے دیکر تار تھ کیا یہ دین بچن سکر آپ اسے دیال ہوے پھر آپ سدر میں پل بندھوا کر رکھچھ اور ہندوؤں کی فوج سمیت بار
اُتر گئے اور راؤن کو کل پر وار اور فوج سمیت مار کر چھیکھن کو نکا کاراج دیا اور سیتا جی کو ساتھ لیکر اجودھیا پری میں آئے اور
گیارہ ہزار برس وہاں کا راج کیا ان دنوں تریتا جگ تھا تب سے آج میں تمھارا درشن جو رہا آدک دیوتوں کو جلدی دھیان
میں نہیں ملتا یا کر اپنے برابر کسی دوسرے کا بھاگ نہیں سمجھتا آپ دینا تھ جس طرح دیا کر کے اپنے چرن یہاں لے آئے اسی طرح دیال
ہو کر نیکا کارن بتلائے یہ بات سکر شام سدر نے کہا کہ اوی جامونت ہم تیری استت کرنے سے بہت خوش ہوئے جو من تیری کنیا
ہاتھ میں لیے کھیلتی ہو اسی من کی چوری ستر جت جادو نے مجھے لگائی، اسیلے میں اپنا کلنک چھڑ نیکے واسطے یہی من لینے آیا ہوں
مجھے دے دو یہ بات سنتے ہی جامونت نے منسا پا جا کر منسا سے خوش ہو کر بنے کیا کہ اوی مہا پر بھو میرے یہاں ایک سیتیک من
دوسری جامیوئی کنیا دو من ہیں یہ دونوں آپ کی بھینٹ کرتا ہوں آپ دیا کر کے قبول کیجئے جس میں میرا اڈھار ہو یہ بات
شیام سدر بولے کہ بہت اچھا مجھے تیرا کھانا مانا جیسے یہ بات جامونت نے منسی دیے خوشی سے اپنی کنیا شری کرشن جی کو بولا کہ
وہ من جیو میں دیدی اتنی کھانا سنا کر سنگریو جی بولے کہ اوی پچھت ادھر تو شری کرشن جی ستائیسویں دن جامونت سے بدھو کر
سیتیک من اور جامیوئی کو ساتھ لیکر اپنے گھر چلے اور ادھر جڈنسیوں نے جو بیس دن تک انکی راہ دیکھی پھر نا امید ہو کر وہاں
روتے اور پٹتے دوار کا میں آئے جبکہ راجا اگر سین اور بسد یو آدک دوار کا باسیوں نے یہ حال سنا تب سب چھوٹے اور
بڑے استری پرش کھانا پانی چھوڑ کر بہت بلاپ کرنے لگے اور سب نے ستر جت کو گالیاں دیکر بہت برا کہا اور بہت لوگوں نے
ستر جت کو مارنا چاہا لیکن بلرام جی نے انکو مارنے سے منع کر کے سمجھایا کہ تم لوگ جتنا ست کر دو دھرا پناشی پر کچھ سیتیک من
لے آتے ہیں تینوں لوک میں کوئی ایسا نہیں ہو جو انکو مار سکے یا دھو دے سکے جب انکے سمجھانے پر بھی کسی کو دھیرج نہیں ہوا
تب رگنی آدک سب استریان کرشن چندر کی روتے روتے گھبرا کر اپنے محل سے باہر نکلیں اور آپس میں دیکھی ہو کر دوار کا باسیوں
سمیت موہنی مورت کو ڈھونڈنے چلیں۔

دوہا

ماکھن پر چھ بل بیرین دھوین نہیں من دھیر
اور راجا پر گھپت نگر کے باہر جو دیو استھان اُنکو دکھائی دیتے تھے وہاں مانتا مانکر آگے چلی جاتی تھیں جبکہ شہر کے باہر ایک
کوس دیبی جی کے مندر پر پہونچیں تب پردہ پور یک پو جا کر کے ہاتھ جوڑ کر بولیں کہ اے امکا ماتا تم سبکی اچھا پوری کرتی ہو اسلئے ہم لوں
تم سے یہ بردان مانگتی ہیں کہ جس میں ہمارے پران ناٹھ جلدی اپنا درشن دیکر جلو گون کا دکھ دور کروں جسوقت دوار کا ناٹھ کی استریان
دیبی جی سے یہ بردان مانگ رہی تھیں اور راجا اگر سین چہرہ نسیون سمیت اپنی سبھا میں بیٹھے سوچ کرتے تھے اسی وقت

مومن پیارے ستیا ناک اور جامہوتی کو اپنے ساتھ لے ہنستے ہوئے راہ اگر سین کی سچا مین جا کر کھڑے ہو گئے اُنکا چند رنگ دکھائی دیتے ہی بعد یواؤک نے بہت خوش ہو کر بہت در ب اُنکے ہاتھ سے دان اور دھچھنا دلائی اور یہ حال سُکر رُکنی آدک استریان بڑی خوشی سے گاتے کہ تو نے میرا منہ بند کر دیا اور ایک چٹنسی نے منہ کی راہ سے مومن پیارے سے کہا۔

دو ہوا من کارن کچھ نہیں گئے جامونت کے دھام
بیاہ کرن ہوئے وہاں ماگھن پرہ گھنشیام

مومن پیارے نے یہ بات سُکر ہنس دیا اور اسی وقت ستراجت کو بلا بھیجا اور سینک من اُسے دیکر کہا کہ تِنے جھوٹا کلنک ہو کو من
لینے اور پرہین کو مارنے کا لگایا تھا تمہارے بھائی کو شیر نے مار کر تِنے لے لیا اور اُس شیر کو جامونت بھا لومار کر مَن لے گیا جامونت نے
بہنی بیٹی بواہ کر یہ مَن جہیز مَن دیا یہ سو تم یہ مَن اپنی بیوی جگہ ستراجت نے وہ مَن دیکھ کر سب حال سُنا تب شرمندہ ہو گیا اُس وقت تو وہ
ششیام سندر کی اگتیا کے موافق مَن لیکر اپنے گھر چلا گیا لیکن مَن مَن بہت اُداس ہو کر کہنے لگا کہ دیکھو مَن نے بڑا باپ کیا
مَن جھوٹا کلنک بیکنٹھ ناتھ کو لگایا اب مجھ کو مناسب ہے کہ ست بھانا اپنی بیٹی اُن کو بواہ کر یہ مَن جہیز مَن دے دوں تو میرا

پراوہ چھوٹ جائے۔

پرادھ چھوٹ جائے۔
دوہا یہ کٹیا جگ موہنی سندر مہا سور و پ
شری جڈپت کو دیکھے لایسورتن انوپ
جب ایسا بچا کر سراجت نے اپنی استری سے پوچھا تب وہ بولی کہ اے سوامی تم نے بہت اچھا بچا راہی ست بھما شری کرشن جی کو دیکر
دل میں جس لیجئے یہ بات سُنتے ہی سراجت نے اچھی لگن ٹھہرا کر ست بھما کا تھکاپہ پر وہت کے ہاتھ بسدیو جی کے گھر
بیکر یا جب راجا اگر سین نے وہ تھک بڑی خوشی سے لے لیا اور دھوم دھام سے برات بکرا شام سندر کو یہاں لے آئے تب سراجت نے
استر کے موافق اپنی بیٹی شری کرشن جی کو بواہ دی اور وہ من اور بہت رتن آؤک جنیزین دیا شری کرشن جی نے اور سب جنیز
لیا لیکن وہ من اسکو پھر کر کہا کہ یہ من ہمارے کام کی نہیں کیونکہ ہمے اُسکی پوجا نہیں بن پڑے گی یہ من تم اپنے یہاں رکھو جبکہ
اپنے اپنی بیٹی کو بواہ دی تب سب مال تھارے گھر کا ہمارا ہوا اور جو تم نے ہلو کلنگ لگایا تھا اُس بات کا بھی کچھ اپنے من میں سوچ
تا کرو اب ہم تمسے کچھ دیکھ نہیں مانتے جسکا مال کھوجاتا ہو اُسکا شبنم بہت آدمیوں پر ہو جاتا ہو یہ سُنتے ہی سراجت نے بھت
کر وہ من لے لیا اور شام سندر ست بھما کو ساتھ لیکر باجے گاجے سمیت اپنے گھر آئے اتنی کھٹا شکر راجا بڑ بھت نے پوچھا اے
رامی شری کرشن چندر بیکٹھ نا تھ کو جھوٹا کلنگ کس سبب سے لگا تھا شکدیو جی بولے کہ مری منوہر نے بھادون سدی چوڑ
سے لے لیا تھا اُسے اُنکو جھوٹی چوری لگی تھی۔
بکریشادہ کرے تہ کلنگ نہ ہوا

دوہا	بجا دون سکا چوتھ کو چاند نہار کے جوے	یہ پرنگ شردن کرے تو کلنک نہیں ہوے
	پاراۃ	میرا دست و حشا کا

دوہا جادون سکا چوھ کو چاروں طرف سے
آدھیاے ساوٹ مارا جانا سراجت اور ست دھنواکا
شکریہ بونے کہ اور اجا پر بھیت جس طرح ست دھنوا جادونے سراجت کو مار کر بھیت تک میں اسکا لیلیا اور شری کرشن کے ڈرے
را کا چوڑ کر بھاگا وہ حال کہتے ہیں سنو ایک ن کسی نے دوار کا میں اگر شام اور بلرام سے یہ سنیا کہ اسکا جد مشہور آدک
ن بھائی ان کو جو دھن نے لاکھ کے قلعہ میں رکھ کر آدھی رات کو چاروں طرف سے آگ لگا دی وہ لوگ اپنی تباہیت

اور ان بھائیوں کو درجہ دینے لاکھ کے قلعہ میں رکھ کر ادھی رات کو چھوڑ دیا

جل گئے یہ حال سنتے ہی دونوں بھائیوں کو ایسا سوچ ہوا کہ اسوقت رتھ پر چڑھ کر اپنی چھوٹی اور بھائیوں کی خبر لینے کے واسطے ہستنا پور کو چلے گئے جبکہ شام اور بلرام راجا درجودھن کی بھائیوں پہنچے تب کیا دیکھا کہ راجا درجودھن دھرتی شترادک سب چھوٹے اور بڑے اڈاس بیٹھے ہیں اور ہمیشہ پیامہ اور درونا جارج کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے ہیں اور گاندھاری اور گوردی استریان پانچون بھائیوں کو یاد کر کے رورہی ہیں جب یہ حال دیکھ کر شام اور بلرام انکے پاس جانیٹھے اور جگہ جگہ حال اُنسے پوچھا تو کسی نے کچھ جواب نہ دیا لیکن بدجی نے شام کے پاس جا کر کہہ دیا کہ درجودھن اور گوردی پانچون بھائیوں کے پڑاں لینے میں کچھ دھوکا نہیں کیا تھا لیکن تمھاری دیاسے وہ لوگ بچ گئے ہیں یہ حال سنکر شری کرشن جی وہاں سے بل گئے ڈیرے پر چلے آئے اتنی گھنٹا ساگر شکلہ راجی بولے کہ اے راجا پر بھیت جب کہ شام اور بلرام ہستنا پور کو چلے گئے تب اُنکے پیچھے دو کار کا میں یہ حال ہوا کہ ست دھنوا جا دو دو کار کا باسی کے یہاں جس سے پہلے ست بھاما کی منگنی ہوئی تھی اکر وہ اور کرشن نے جا کر کہا کہ ایک تو سراجت نے جوٹھا کلنک من جبرائے کا دو کار کا ناٹھ کو لگا یا دوسرے اپنی بیٹی کی منگنی پہلے تم سے کر کے شری کرشن کو بواہ دی اسلئے تمھارے نام دھرائی ذات بھائیوں میں ہوئی ان دنوں شام اور بلرام ہستنا پور کو گئے ہیں تو اسکا مار کر کیوں اپنا برہمن لینا ہمارے نزدیک یہ بات ابھی ہو کہ رات کو ہم تینوں آدمی سراجت کے گھر پر چل کر اسکو مار ڈالیں اور اتنے دنوں تک جو دھن اُسے بہت تک من کے پرتاب سے جمع کیا یہ وہ جھین لین یہ بات مانکر ست دھنوارات کو اکر و کرت برائے ساتھ سراجت کے مکان پر گیا اور اکر و کرت برما کو دروازے پر کھڑا کر دیا اور آپ اکیلا گھر کے جھیر جا کر سراجت کو چونڈیا بیہوش سو رہا تھا مار ڈالا اور جو کچھ سونا اور نیتک من اُسکے گھر میں تھا لے کر باہر چلا آیا جبکہ سراجت کو مار کر تینوں آدمی اپنے گھر چلے آئے تب ست دھنوا اکیلا اپنے گھر بیٹھ کر سوچ کرنے لگا کہ دیکھو میں نے اکر و کرت برما کا کہنا مانکر شری کرشن جی سے بیر کیا اب نہ معلوم وہ میرا حال کیا کرینگے۔

دوہا | کرت برما اکر و کرت برما دیو موندہ آسے

سادھ کے جو کپٹ کی تاسون کہا بساے

جب سراجت کی استری یہ حال اپنے بہت کا دیکھ کر روئے اور پینے لگی اور ست بھاما نے یہ حال سنتے ہی وہاں جا کر یہ حال اپنے باپ کا دیکھا تب اُسے پہلے بڑا بلاپ کیا پھر اپنی ماما کو دھیرج دے کر لوتھ سراجت کی تیل میں رکھوا دی اور اسی وقت آپ رتھ پر چڑھ کر ڈشٹ سنگھارن دیو کی نندن کے پاس ہستنا پور کو گئی۔

چوپائی

دیکھت ہی اٹھ بولے ہری | گھر ہو کھل چیم سندری

ست بھاما کے جوڑے ہاتھ

اے مہا پر بھوسٹ دھنوارات کو ادھرم کی راہ سے سوتے وقت میرے باپ کو مار کر پھینک من لے گیا۔

چوپائی

دھرے تیل میں مسر تھارے

دور کرو سب سوچ ہمارے

ایسا ہل کر جب ست بھاما شام اور بلرام کے سامنے بلاپ کرنے لگی تب دو کار کا ناٹھ نے بھی بلرام جی سمیت آنکھوں میں آنسو بھر کر ست بھاما سے کہا تو اپنے من میں دھیرج دھیرج ہونا تھا ہو چکا اب تیرا باپ تو جی نہیں سکتا لیکن جسے تیرے

باپ کو مارا ہے اسکو مار کر ہم بد لایوینگے اور جب تک ست دھنوا کو نہ مارینگے تب تک دوسرا کام نہ کرینگے جب یہ بات سنکر ست بھاما کو کچھ دھیرج ہوا تب دو کار کا ناٹھ اُسی وقت بلرام جی اور ست بھاما کو ساتھ لیکر دو کار کا کی طرف چلے جبکہ ست دھنوا نے سنا کہ شام اور بلرام ہستنا پور سے آئے ہیں تب وہ رہنا اپنا دو کار کا میں اُچھٹ نہ جانکر سختک من لیے ہوئے کرت برما اور اکر و کرت کے پاس چلا گیا اور ہاتھ جوڑ کر دولا کہ سونو بھائی میں نے تمھارے کئے سے سراجت کو مار کر کیٹھنا ناٹھ سے دشمنی کی اب شام اور بلرام کے ہاتھ سے میری جان بچنا مشکل ہو اسلئے اب میں تمھارے شرن آیا ہوں اپنے کے کی لاج رکھ کر جہاں تباؤ وہاں میں چھپ کر رہوں

چوپائی

مور پر کرودھ کیے جہاں ناٹھا | آوت لیے صدر شرن ہاتھا

نہیں تو اسے اکر و کرت ہمارا رتھ ہانکوا ہم بھی شری کرشن جی سے لڑینگے۔

ابرا دھی جہا ناٹھ کو کا پے را کھو جاے

ست دھنوا نے شرت ہی اکر کیوٹھاے

اچھست دھنوا تم اپنے اکیان سے یہ بات ہم سے کہنے آئے ہو پہلے تم نے نہیں سمجھ لیا تھا کہ سراجت کے مارنے میں شری کرشن جی

ست بھاما کی سہا تیا کرینگے ہم تمھاری رچا نہیں ہو سکتی جہاں تمھارا من چاہے وہاں بھاگ کر چلے جاؤ تم کیٹھنا ناٹھ کے سیوک ہو کر ایسی سامر تھ نہیں رکھتے جو تمھارا ساتھ دیکر اُنکے ہاتھ سے اپنا پران کھو دیں اور شری کرشن جی سے بیر کر کے کوئی جیتا نہیں بچ سکتا

جس میں پیچھے سے دکھ نہ پاوے اے راجا پر بھیت جب اکر و کرت برما نے ایسی ردھی سوکھی باتیں ست دھنوا سے کہیں تب اُسے اپنے جینے سے نا امید ہو کر وہ من اکر و کرت کے سامنے پھینک دی اور آپ ایک گھوڑے پر جو چار سو کوس لیکر من جانا تھا چڑھ کر

اُسے اپنے جینے سے نا امید ہو کر وہ من اکر و کرت کے سامنے پھینک دی اور آپ ایک گھوڑے پر جو چار سو کوس لیکر من جانا تھا چڑھ کر جنک پور کی طرف بھاگا جبکہ اُسی دن شام سندرنے دو کار کا میں ہو چکر اُسکے بھانگنے کا حال سنا تب اپنے استھان پر بھی نہ جا کر ست بھاما

کو محل میں بھیج دیا اور آپ اور بلرام جی دونوں بھائی ایک رتھ پر چڑھ کر ست دھنوا کے پیچھے دوڑے تو جنک پور کے پاس جا کر اسکو گھر جبکہ اُسی جگہ گھوڑا ست دھنوا کا مر گیا تب شری کرشن جی کے رتھ کی آہٹ پا کر پیدل بھاگا جیسے شری کرشن جی نے اسکو بھاگتے دیکھا

وایسے بلرام جی کو رتھ پر چڑھ کر آپ اُسکے پیچھے دوڑے اور نزدیک ہو کر اسکا سندرنے چکرے کاٹ لیا جبکہ اُسکا کپڑا وغرہ ڈھونڈنے پر

وایسے بلرام جی کو رتھ پر چڑھ کر آپ اُسکے پیچھے دوڑے اور نزدیک ہو کر اسکا سندرنے چکرے کاٹ لیا جبکہ اُسکا کپڑا وغرہ ڈھونڈنے پر

وایسے بلرام جی کو رتھ پر چڑھ کر آپ اُسکے پیچھے دوڑے اور نزدیک ہو کر اسکا سندرنے چکرے کاٹ لیا جبکہ اُسکا کپڑا وغرہ ڈھونڈنے پر

وایسے بلرام جی کو رتھ پر چڑھ کر آپ اُسکے پیچھے دوڑے اور نزدیک ہو کر اسکا سندرنے چکرے کاٹ لیا جبکہ اُسکا کپڑا وغرہ ڈھونڈنے پر

وایسے بلرام جی کو رتھ پر چڑھ کر آپ اُسکے پیچھے دوڑے اور نزدیک ہو کر اسکا سندرنے چکرے کاٹ لیا جبکہ اُسکا کپڑا وغرہ ڈھونڈنے پر

وایسے بلرام جی کو رتھ پر چڑھ کر آپ اُسکے پیچھے دوڑے اور نزدیک ہو کر اسکا سندرنے چکرے کاٹ لیا جبکہ اُسکا کپڑا وغرہ ڈھونڈنے پر

وایسے بلرام جی کو رتھ پر چڑھ کر آپ اُسکے پیچھے دوڑے اور نزدیک ہو کر اسکا سندرنے چکرے کاٹ لیا جبکہ اُسکا کپڑا وغرہ ڈھونڈنے پر

وایسے بلرام جی کو رتھ پر چڑھ کر آپ اُسکے پیچھے دوڑے اور نزدیک ہو کر اسکا سندرنے چکرے کاٹ لیا جبکہ اُسکا کپڑا وغرہ ڈھونڈنے پر

جنگ پور میں ٹکے بن تب وہ جنگ پور میں آیا اور بلرام جی کے پاس آکر ٹکڑے آور سے اپنے گھر لیکر آیا اور بنے پور تک ہاتھ چڑھ کر
 بولا کہ مجھ کو بڑے بھاگ سے آپکا دشمن بلا اب میرے من میں یہ اچھا ہو کہ آپ کر پا کر کے تھوڑے دن یہاں رہیں اور مجھ کو اپنا چیلہ بنا کر
 گدا جھڑ سکھائیے یہ بات سننے اور اسکی سچی بریت دیکھنے سے بلدیو جی درجودھن کو چیلہ بنا کر وہاں گدا جھڑ سکھانے لگے اور شام
 نے دوار کا میں پوچھ کر ست بھاسے کہا کہ ستراجت کے بدلے ست دھنوا کو اپنے مار ڈالا لیکن وہ من اس کے پاس نہیں نکلی ست بھاسے
 بات کا بشواس نہو کر من میں یہ سندھ پیدا ہوا کہ موہن پیارے وہ من بلرام جی کو دیکھو مجھ سے بہانہ کرتے ہیں جیکہ اگر دور اور کرت برمانے
 ست دھنوا کے مارے جانیکا حال سناتے وہ بھی اپنے پران کا ڈر مانکر دوار کا سے بھاگے کرت برما دھن کی طرف چلا گیا اور اگر دوری
 پر یاگ چھوڑ من چلے گئے اور وہاں انسان اور دان کر کے گیا جی میں جا کر تیر دن کا شرادھ کیا اور وہاں سے کاشی میں آکر رہنے
 لگے اور اگر دور ہر روز میں من سونا تختک من سے پا کر دان آدک اچھے کرم میں خرچ کر ڈالتے تھے اور شری کرشن انترجانی
 یہ حال جانتے تھے لیکن انھوں نے یہ بھید کسی سے نہیں کہا کہ اگر دور تختک من لیکر کاشی میں ٹکا ہو دوار کا باسی یہ سمجھتے تھے کہ اگر دور
 اور کرت برمانے ستراجت کے مارنے کیواسطے صلاح دی تھی اسی کارن شری کرشن جی کے ڈر سے وہ دونوں بھاگ گئے ہیں جیکہ
 بلرام جی کچھ دنوں بعد درجودھن کو گدا جھڑ سکھا کر دوار کا میں آئے تب مرنی موہرنے جد نبیوں کو ساتھ لیکر ستراجت کی لوتھ تیل
 سے نکلوائی اور دواہ اور کر پا کر آسکا آپ کیا اتنی کتنا اسکا کر شکدیو جی بولے کہ اسے راجا پر بھیت آکر دوری جس دیں اور گانوں میں
 رہتے تھے اس جگہ ہر جگہ سے پر جا کی اچھا کے موافق پانی بر شاخا اور اناج منگا نہیں ہوتا تھا اور وہاں مری وغیرہ کوئی ردگ
 نہو کر سب چھوٹے بڑے خوشی سے رہتے تھے جیکہ سیکھنے ناکھ کو یہ اچھا ہوئی کہ اگر دور کو بھر بلانا چاہتے تب دوار کا پڑی میں
 پانی نہ برسنے سے منگی اور روگ پیدا سولے سے پر جا لوگ دیکھ پانے لگے یہ حال اپنا دیکھتے ہی جد نبیوں نے گھر آکر
 شری کرشن جی سے کہا ۔

چوپائی

ایماریج نہ معلوم پر مشور کی کیا اچھا ہو جو پانی نہیں بر شاخا ہو ملوگ آپکو چھوڑ کر اپنا دیکھ کس سے کہیں آپ دیا کر کے کوئی تدبیر
 کیجئے جس میں ہلوگوں کا دیکھ چھوٹ جائے یہ آدھین جین سکھ دوار کا ناخہ نے کہا کہ جس دیش سے سا دھوا اور مہا تاجا چلا جاتا ہے وہاں
 لوگ بہت طرح کے دیکھ پاتے ہیں جب سے اگر دوری دوار کا چھوڑ کر چلے گئے تب سے یہاں اناج کی منگی اور روگ کی پڑتی ہے
 یہ بات سکھ جد نبی بولے کہ اگر پانہ بھان آپ نے سچ کہا ہم لوگ بھی یہ بات سمجھتے ہیں لیکن آپ کے ڈر سے کہ نہیں سکتے اگر دوری
 جد نبیوں میں بڑے ہو کر آپ کے ڈر سے بھاگ گئے ہیں جب تک وہ دوار کا میں رہے تب تک ہلوگوں نے دیکھ نہیں پایا آپ دیا کر کے
 اگر دور کو یہاں بلایئے جس میں سب لوگ سکھ پاویں یہ بات سکھ موہن پیارے نے کہا کہ بہت اچھا تم لوگ اگر دور کو دھوٹھک سنان
 یہاں لے آؤ یہ بات سنتے ہی بلدیو جی ساٹ جندی ملکر اگر دور کو دھوٹھک سنان لکھے جب کاشی جی میں پہونچ کر پتا لگا پایا تب اُنکے پاس جا کر
 بنے کیا کہ اگر دور جی تمہارے بنا دوار کا باسیوں نے بڑا دیکھ پایا شام سندر کے رہنے پر بھی وہاں پانی نہ برسنے سے کال پڑا
 شام سندر نے تلو بٹا کر کہا کہ جو تم میری بھکت رکھتے ہو تو بے شک چلے آؤ۔

چوپائی

یہ بات سنتے ہی اگر دوری بڑی خوشی سے اسی وقت سیتک من لیکر جد نبیوں کے ساتھ دوار کا کو چلے جیکہ اگر دوری شہر کے پاس پہونچے
 تب شام اور بلرام آگے سے اگر اُنکو آور ست لیکے جیسے اگر دور دوار کا پڑی میں پہونچے ویسے ہر جگہ سے پانی برسا اور اناج سستا ہو کر
 سب کسی کا روگ چھوٹ گیا ایک دن شری کرشن جی نے اگر دور کو اکیلے میں بلا کر کہا کہ اگر چاہا تم اُداسی چھوڑ کر خوش رہا کرو مئے تھے ارا
 اگر دور چھوٹ گیا اور تمہارے پاس جو تختک من ہو اسکو کسی کے سامنے ہمارے پاس لے آؤ جس میں بلرام جی اور ست بھاسے
 بھوٹ جائے جسکا مال ہو اسکو دینا چاہیے اور جیکہ مال کا مالک نہ رہے تب اُسکے بیٹے کو دینا چاہیے اور بیٹا بھی نہ ہو تو اسکی استری کو
 دینا چاہیے استری نہ ہو تو اسکی بیٹی کے بیٹے کو دینا چاہیے وہ بھی نہ ہو تو اسکے بھائی کو دیدے بھائی بھی نہ ہو تو اسکے گل پر وار میں
 ہو کوئی ہو اسکو دیدیوے اور جو اسکے گل میں بھی کوئی نہ ہو تو اسکے گرد کو دیدیوے گرد بھی نہ ہو تو گرد کے بیٹے کو دیدیوے جیکہ وہ بھی
 نہ رہے تب وہ مال برامین کو دیدیوے دوسرے کا مال کسی کو لینا نہ چاہیے ستراجت کا بیٹا نہیں ہے اس سے ست بھاسا کا
 بیٹا یہ من لیکار یہ بات سنتے ہی اگر دوری نے وہ من راجا اگر سین کی بھان میں جہاں پر بلرام جی آدک سب جد نبی بیٹھے تھے لا کر شام سندر
 کے سامنے رکھ دیا اور ہاتھ چڑھ کر کہا کہ اگر دور میرا پرادھ چھوٹ گیا تب وہ دونوں بہت شرمندہ ہو کر شری کرشن جی کے
 کمر میں خرچ کر ڈالا جب وہ من دیکھ کر بلرام جی اور ست بھاسا کا سنجھ چھوٹ گیا تب وہ دونوں بہت شرمندہ ہو کر شری کرشن جی کے
 جہنوں پر گر پڑے اور بلرام جی نے رو کر کہا کہ اگر دور اپنا ناخہ مجھ سے بڑا پرادھ ہوا جو آپ کے اوپر چھوٹا سنجھ کیا ایسے اب میں جنگل میں
 جا کر رہ جاؤ گا کیونکہ اب میں اس لائق نہیں رہا کہ آپ کو اپنا ناخہ دکھاؤں جب کہ یہ حال بلرام جی کا شری کرشن جی نے دیکھا تب
 اُنکو اپنی بھان سے لگا لیا اور بہت دھیرج دیکر کہا کہ تم کسی بات کی چننا مت کر دینے نے تمہارے سنجھ کرنے سے کچھ بڑ نہیں مانا
 سنا ر مایا روپی استری اور در ب دونوں بہت ہڑی ہو کر استری اور پریش اور پتا اور مپو میں بیر کر دیتی ہیں اسلئے کیا فی آدمی کوئی دیکھ
 کے بہت پریت کرنا نہ چاہیے جیکہ شام سندر نے اُنکو اسی طرح بہت دھیرج دیکر سیتک من ست بھاسا کو سونپ دیا تب اسکے جی من کا
 سوچ چھوٹ گیا اتنی کتنا اسکا راجا پر بھیت نے پوچھا کہ اسے من ناخہ جب اگر دوری ایسا کن رکھتے تھے تب ستراجت اُنکے سامنے
 کون مارا گیا اور وہ آپ کو واسطے بھاگ گئے تھے شکدیو جی نے کہا کہ اسے راجا جسدن سے اگر دور نے شت دھنوا کو ستراجت کے
 مارنے کی صلاح دی تھی اُس دن سے سب کن اُنکے جاتے رہے تھے یہ بات سندر راجا پر بھیت بولے کہ اگر دور میں یہ سب کن کس طرح
 شت کرنے میں سوائے ہان کے کچھ لاج نہیں ہوتا اگر دور کا شہر کن جاتا رہا تو کون تعجب ہو لیکن آپ یہ کیسے کہ اگر دور میں یہ سب کن کس طرح
 بر گٹ ہوئے تھے شکدیو جی نے کہا کہ اگر راجا ایک سے کاشی پڑی میں ابر کھن ہو کو شری منگی پڑی تھی اور انھیں دنوں پھلک نام جاو پڑا
 دھرماتا اور ست بادی اور ہر بھکت کسی سوگ سے وہاں جا پوچھا جیکہ اُسکے پہونچے ہی ہر جگہ سے بڑا پانی برس کر سب لوگوں نے
 سکھ پایا تب کسی راجا نے خوشی ہو کر گاند فی نام اپنی لڑکی اسکو بواہ دی اسی لڑکی سے اگر دور پیدا اور پھلک کا کن انھیں پر گٹ ہو گیا۔

دوہا

تا کو ہون جگت میں کچھ کلنک نہیں ہوے
 تین بیلا اد جگت مہا کے مئے جو کوے

اوصیائے اٹھاؤں

بواہ کرنا شام سندر کا کالندی اور شیا اور جھڑا اور چھنا آدک سے

شکریہ جو نے کہا کہ میں نے راجہ پر بھیت شام سندر متراجت کامرنا سنگھ جھڑا آدک کو بنا دیکھے ہستنا پور سے چلے آئے تھے اسلئے میں
 جھڑا اور ارجن آدک سے بھیت کرنے کو جاتا تھا اور حال جھڑا آدک کا اس طرح ہوا کہ جب راجا درجودھن نے پانچون بھائی
 پانڈو اور گنتی انکی ماما کو لاکھ کے قلعہ میں رکھ کر آگ لگا دی تب وہ لوگ سرنگ کی راہ سے جو جھڑا نے پہلے سے بنا رکھی تھی باہر نکل
 اور سنیا سی کے بھیس میں اپنے کو چھپا کر کہیں رہنے لگے اور ایک بھٹن اپنے پانچون بیٹوں سمیت جو اسی قلعہ میں جھڑا کی گئی تھی
 بڑی دیکھنے سے درجودھن کو یقین ہوا کہ جھڑا آدک جل گئے اور انھیں دنوں راجا درجودھن نے اپنی بیٹی کا سو میر چاوان
 درجودھن آدک سب پر بھتی کے راجا اٹھا ہوا اور بید بیاس اور دھور رکھشور کے کہ جانے سے ارجن آدک پانچون بھائی
 اپنی ماما کو کسی جگہ چھپو کر سنیا سی کا بھیس بنائے ہوئے اس سو میر میں ہوئے جو وقت در ویدی چندر گھی سولون سنگار کے انک
 انگ پر جڑا دنگا اپنے بھولون کا گجرا ہاتھ میں لیے جہاں سب راجا بیٹھے تھے وہاں اگر کھڑی ہوئی انکی مندر تائی دیکھ کر سب بھو
 اور بڑے سو بہت ہو گئے اسوقت دھرشٹ دھن در ویدی کے بھائی نے پکار کر کہا کہ جو کوئی گڑو میں مچلی کی بچھان دیکھ کر سر نیچا کرے
 مچلی کو بیدھیگا اسکو یہ لڑکی میں بواہ دوں گا یہ بات سنتے ہی راجا شیشال نے وہ دھنک جو مچھلی بیدھے کیواسے راجا درجودھن
 وہاں رکھوایا تھا اٹھا ناچا جب وہ دھنک نہیں اٹھا سکتا تب شرمندہ ہو کر پھرا یا اور یہی حال راجا جاسندھ کا بھی ہوا تب کر
 وہ دھنک چڑھا کر مچھلی کو بیدھنا چاہا اسوقت در ویدی کرن سے بولی کہ تو سوت کا بیٹا ہو کر ایسی سامرتہ نہیں رکھتا کہ جھکو بواہ بجا
 یہ بات سنتے ہی کرن نے در ویدی کی طرف دیکھ کر وہ دھنک پر بھتی پر دھرو یا اور اپنی جگہ پر بیٹھا جبکہ یہ حال ان لوگوں کا دیکھ کر
 دوسرے راجا جھڑا بیدھے سے نراس ہو گئے تب ارجن نے جھڑا پر اپنے بڑے بھائی کی اکیا سے کر جیسے اس مجھ کو اپنے بان
 بیدھو والا ویسے در ویدی نے جہاں ارجن کے گلے میں پھنادی یہ حال دیکھتے ہی دوسرے راجوں نے ڈاٹ سے آپس میں کہا کہ
 بڑے سوچ اور شرم کی بات ہے جو ہم لوگوں کے سامنے یہ سنیا سی راجا کی بیٹی کو لیا دے جبکہ ایسا بجا کر مورکھ راجوں نے ارجن کا سنا
 کیا تب پانچون بھائی پانڈو ان کو لڑائی میں حیت کر در ویدی کو اپنی ماما کے پاس لے آئے اور گنتی ماما کی اکیا سے ارجن آدک
 پانچون بھائیوں نے اسکو اپنی استری بنا کر رکھا جب یہ حال درجودھن کو معلوم ہوا کہ جھڑا آدک پانچون بھائی نہیں چلے اور
 جیتے بچ گئے ہیں تب جھڑا کو بھیکر انکو بلا بھیجا اور آدھاراج اپنا انکو بانٹ دیا جبکہ جھڑا آدک پانچون بھائیوں نے آدھاراج
 اپنا پایا تب وہ ہستنا پور کے پاس راند پر تھ نام ایک شہر بہت اچھا بنا کر آندھ سے راج کرنے لگے اور بہت راجوں کو جیت کر اپنے
 بس میں کر لیا یہ حال سنکر موہن پیارے کی چھ بیٹوں کو اپنے ساتھ لیکر آندھ پر تھ کو گئے جبکہ دیو کی نندن اس شہر کے پاس ہو گئے
 اور جھڑا آدک پانچون بھائی یہ حال سنتے ہی آگے سے اگر انکو سنان پور تک راج مند پرے گئے اور شری کرشن جی کے بھتی سے پاس
 جا کر انکے چہرہ لون پر اپنا سر رکھ دیا تب گنتی نے شام سندر کو گود میں بٹھا کر بہت پیار کیا جبکہ در ویدی گنتی کی اکیا سے بھیکٹ کا رے
 ہوئے ہر چہ لون پر گر پڑی تب شام سندر نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر شیر بادو یا پھر گنتی نے شری کرشن جی کو جڑا دھو کی پان
 بٹھا کر خوشی سے انکی اُرتی کی اور چھپن پر کار کے بچن بنا کر کھلائے جب شام سندر بھو جن کرے

اور الائیچی کھانے لگے اسوقت گنتی نے بسدیا اور دیو کی اور سور سین اور ہلام جی آدک کی کشتل پر چھلکے کہ کما کہ مہاراج تمھاری
 کر با کا حال میں کمان تک کہوں پہلے اگر در کو تھے میری سدھ لینے کو بھیجا دوسری مرتبہ آپ آئے۔

دوہا

تب ہی من دھیرج بھیکو کیو کشت سب دور
 جب تم پیارے پریت کر بیٹھو شری اگر در
 اور دنیا ناخہ اُسن سے میں نے جانا کہ آپ میرے سہایک ہیں جب آپ ایسے ترلو کی ناخہ میری رچھا کر کے والے ہیں تو میں کسی کا ڈر
 نہیں رکھتی مجھ کو اس بات کا بھواس ہو کہ جو کوئی آپ کی شران آتا ہو اسکو دیکھ نہیں ہوتا جس طرح آپ اپنے بھکت اور تینوں لوگ کا
 دیکھ چھڑا دیتے ہیں اُسی طرح میرے بیٹوں کو بھی اپنی شرناکت جانا کر لائی رچھا کیجئے۔

چوپائی

ابو کرشن تم بروکھ ہرنا
 پانچون بندھو تمھاری شرنا
 جب جب بیت بڑی بھاری
 تب تب رچھا کر ہی ہماری
 بسط چہرہ فی اپنے بھندے الٹ ہو کر بھڑکے کا در رکھتی ہو اُسی طرح میرے پانچون بیٹے درجودھن آدک سے اپنے بڑاں کا ڈر رکھتے
 ہیں جب گنتی یہ کہ چکی تب جھڑا نے شری کرشن جی کے آگے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے ترلو کی ناخہ میں جانتا ہوں کہ پچھلے جنم میں کوئی
 اچھا کریم مجھ سے ہوا تھا جسکے پر تاپ سے آپ کے چہرے کا درشن جو برہما دھک کو جلدی دھیان میں نہیں ملتا مجھ کو ملا۔

دوہا

جن چرن کی رچن سے ہم گھر کیو چنیت
 کہ گھر سے ہرن کروں ناگھن پر ہم سو نیت
 اچھا کریم مجھ سے ہوا تھا جو کریم لوگ انا تھ ہو کر سوا سے آپ کی دیا اور کریم کے دوسرے کا بھروسہ نہیں رکھتے مجھ کو ایسی سامرتہ نہیں ہو کر آپ کی کشتل
 کی اُست برن کر سکوں جس طرح آپ نے مجھ کو اپنا داس جانا دیا کی راہ سے یہاں کریم کی اسی طرح چار مہینے برسات بھر یہاں رہ کر اپنے
 داسو کو شک دیکھے یہ دین میں گنتی اور جھڑا کا سنتے ہی برنابن ہماری بھکت ہتکاری نے بہت دھیرج دیا اور چار مہینے وہاں رہ کر
 نت نے سکھ انکو دینے لگے ایک دن شام سندر اور ارجن راجا جھڑا نے اکیا لیکر اور رتھ پر بٹھ کر چکل میں شکار کھیلنے گئے ارجن نے
 گئی شیر اور جیتے اور پھیر اور سو کر اور ہرن اور سا بر وغیرہ کا شکار مارا اور ہرن اور سا بر کا ماس راج مند پر پھیرا جبکہ بہت محنت
 کرنے سے شام سندر اور ارجن کو بیاس لگی تب دونوں نے جہا کنارے جا کر پانی پیا اور ایک درخت کے سایے میں سو گئے۔

دوہا

شری جہا شجھت مہا جہا میں اٹھے ترنگ
 شیتل یون بے سدا بھوے کل سرنگ
 جبکہ ارجن تھوڑی دیر سو کر بٹھتے ہوئے جہا کنارے گئے تب کیا دیکھا کہ جہا جل میں سونے کا جڑا و سندر بنا ہو اور اس میں ایک لڑکی
 بہت سندھ بھٹی ہوئی تب کرتی کر جی جہا تر دیکھتے ہی ارجن نے اس لڑکی سے پوچھا کہ تم کسی بیٹی ہو اور کس واسطے یہاں کیل بیٹھی ہوئی تب کرتی ہو
 بتا ہمارے سورج ہیں کالندی ہم نام

دوہا

یہ سنکر بولی تھی مہا منوہر بام
 جہا نون خری کرشن چندر آئند کند برنابن میں بہار کرتے تھے تب ہی سے میں اس مہنی مورت پر بہت ہو کر انکو اپنا پت بنا لیا تھا
 ہون میں نے منسا جا کر سنا سے یہ برن کیا ہو کہ سواے بیکٹہ ناخہ کے دوسرے سے اپنا بواہ نہیں کروں گی سورج دیوانے میری اچھا جا کر
 یہ مند رہے کیواسے بنو یا ہوا ہے بنا کی اکیا سے دن رات یہاں رہ کر ہر چہ لون کا دھیان اور امن کرتی ہوں لیکن میں نے سنا ہے کہ
 شام سندر بہت شیران مہا سندی بہت ہو کر اٹھوں ہر انکی سیوا میں رہا کرتی ہیں اسلئے مجھ غریب بچاری کو انکے پاس دوار کا میں ہو چکا

اپنے رتھ اور گھوڑوں پر چڑھ کر ان کے پیچھے دوڑے اور بہت طرح کے ہتھیار لے ہوئے انکو چاروں طرف سے گھیر لیا جب دیت سنگھ نے دیکھا کہ بنا ارٹے یہ لوگ پیچھا نہ چھوڑیں گے تب انھوں نے کئی بان ایسے مارے کہ سب راجا ادھر ادھر بھاگ گئے اور شام سندھ آمد پور تک دو راکھین ہوئیں شاستر کے موافق ستر ہزار کے ساتھ اپنا بواہ کیا۔

دو رو یا تاکے انکے سرنگ تے مدت بستے جڈ رائے
 اتنی آٹھا سا کشمیر دیو جی بولے کہ او راجا پر غیبت اب جس طرح شام سندر نے ستیا نام راجکمار سی سے بواہ کیا تھا وہ حال سنو کہ لگن جس
 اجدو دھیا پٹری کے راج نے ستیا نام اپنی کنیا کا سو میر پر جکیر پر ن کیا تھا کہ چادری میرے ساتوں بیلون کی ناک ایک مرتبہ ناتھ ڈالے
 اسکو میں اپنی بیٹی بواہ دو لگا اسلئے جو راجا سو میر کا حال شکروان آتے تھے وہ لوگ ان بیلون کی صورت دیکھ کر کوئی بھی ان بیلون
 ناک چھیدنا قبول نہیں کرتا تھا یہ حال سنتے ہی شام سندر راجن کو فوج سمیت ساتھ لیکر راج کنیا سے بواہ کرنے کے واسطے اجدو دھیا
 میں آئے جب انکے انکا حال راجا لگن جت نے سنا تب وہ انکے سے جا کر ہر چرنون پر گر پڑا اور بہت سا اسباب انکو بھینٹا دے کہ
 پوربک اپنے گھر بلا لایا اور جڑو جی کی پریتھا کو اور چرن دھو کر چرنا مرت لیا اور پیدھ پوربک پوجا کر کے بہت اچھا بھوجن انکو کھلایا اور دوتی
 کا مال پہنا کر پتا مبراڑھایا اور سچے من سے ہاتھ جوڑ کر اس طرح بتے لیا کہ او میرا پوچھو آپ سب گنوں سے بھرے ہو کہ کچھ اور گن نہیں
 رکھتے ادساپ کے چرنون کی دھو بر ہماوک دیوتا اور دیو جی اور کیشور اپنے متک پر چڑھاتے ہیں جبکہ شیش ناگ جی دو ہزار سال
 سے آپ کی اسنت نہیں کر سکتے تو دوسرے کی کیا سا مرقہ ہی جو آپ کے گن برن کر سکے کچھ جی دن رات آپ کے چرن واتی ہیں اور
 نادو جی آٹھون پھر آپ کے گن گایا کرتے ہیں او بیکٹھ ناتھ سب جگت آپ کی چھایا میں رہتا ہوا آج میرا بڑا بھاگ تھا جو آپ کے چرن
 تینون لوک کے تار کے والے میرے گھر آئے اور میں نے ان چرنون کو اپنے ہاتھ سے دھویا انھیں چرنون کا دھوؤن لگنا جی میں جلی
 میں نہیں ہو سکتی جس جگہ اپنے اپنا چرن کل رکھا ہوا اس جگہ پر میں نچا اور ہوتا ہوں۔

دوہا چرنا بیچ ہر کے چھین رہو برج من ایش
اُدے ہوے سب اُن کے آج ہمارے بھاگ

جب مل جائے اس طرح بہت اشت کر کے اُس دن بیکٹڑے ناٹھ کو اپنے یہاں ٹکا یا تب ستیانام راجا کرامی جو بڑی سند راوہ چند رکھی تھی
مونی مورت کو دیکھتے ہی اُن پر مہر ہو کر اپنے من میں کہنے لگی کہ اے پریشور مجھ سے کوئی اچھا کر م جو تجھے ختم نہیں ہوا ہو تو میں شری کر
چند راند کند کو اپنا سوامی بنا کر بنانا ختم ہوا کر دن ایسا بچار کر اُسے اپنی سکھوں سے کہا کہ اے پیارو میرا من اس مونی مورت کو ختم کر دے

جہ پ گئے بھون کے سوا می	سکل ریتو کے انتر جامی	چو پائی
کڈ پ اُنے جو من لاوے	پریم ریت کی پریت لگاوے	سدا رہیں برکت من ماہیں
	جب میں ہر چرخن کو پاؤں	تاسون پریت کرت سکھائی
دو پ	جکے من میں پریت ہو سوسب دیو اشیش	ہر دامن میں نام دھاروں
جب دوسرے دن ہرات گئے شام سندرا ٹھٹھے تب راجا نکلن جت نے پئے کیا اگلاے کر یا ندھان مجھ سے کچھ اپنی سیوا نہیں بن چئی اسلئے		شری جگ پت مو کو برتن سب ایشن کے ایش

جنت ہوں اور جو گیا دیکھو وہ اپنی سامرہ بھر آپ کی سیوا کروں شام سندر کو منگیا پریم اُس کُنیا کا معلوم تھا اپنے اُخون نے ہنس کر کہا کہ لے
راجا تھاری تعریف سُکر ہوا من تم سے جینٹ کرنے کے واسطے بہت چاہتا تھا تلو دیکھو بڑا سُکھ پایا چھتری برن کو مانگنا دھرم نہیں ہو لیکن
تھاری جھکت اور پریت دیکھو میں چاہتا ہوں کہ سُتیا نام اپنی بیٹی جو شیل اور گن سے بھری ہو وہ کو تواہ دو یہ بات سُکر راجا سے
بڑی خوشی سے کہا کہ اسے بکینڈہ ناتھ جہان بچھی جی آٹھون پیر آپ کی سیوا میں رہتی ہیں میری بیٹی اُنکے سامنے کیا مال پوچھ لی آپ چاہنا
کہوں کیوں میری جھکت دیکھو دیا کی راہ سے آپا لیا کہتے ہیں ہر تاجاگ ہو جو میری بیٹی آپ کی دایوں میں رہے لیکن میں نے اُس بیٹی
کے بواہ نہ کیا واسطے یہ پزن کیا ہو کہ جو کوئی میرے سات بیلون کو ایک ہی دفعہ ناتھ دے اُسکو میں اپنی بیٹی بواہ دون بہت راجا اردن نے
اگر ایسی راجچھا کی لیکن یہ کام کسی سے بُرا نہیں ہوا ان میں سے کتنے راجا بیلون کے سینک سے کھائل ہو کر اپنے گھر چلے گئے اور
بہت راجا ابھی تک جہان کھائل پڑے ہیں آپ سے میرا پرن پورن ہو جائے تو یہ لڑکی بواہ بجائے میرے نزدیک سوائے آپ کے
دوسرے سے یہ کام نہیں ہوگا یہ سُکر شام سندر نے کہا کہ بہت اچھا میں ایک ہی مرتبہ ساتون بیلون کی ناک چھید کر اُنکو ناتھ دو لگا یہ
سنتے ہی جب راجا اُن ساتون بیلون کو جو اتھی کے برابر بیلون تھے اُنکے سامنے لے آیا تب شام سندر نے اُنکے لڑکی پر کرنا دھرمی اور سات روپہ
انچاس طرح پر جو دوسرے کو دکھلائی نہ دین دھارن کر کے ساتون بیلون کی ناک ایک ہی مرتبہ چھید ڈالی اور ساتون لگا ایک بیٹی میں ناتھ کر کھڑا کر دیا
سات بیل کے کارنے دھرے سات بخر روپ

کوہا | ماکھن پر کھ گیا فی مہا کھنے چرت انوب
 اور راجا نے چھت دیکھو جلی گیا میں تینوں لوک کے جو رہتے ہیں اُنکے نزدیک سات بیلو کو ایک بار ناٹھ لیا کون شکل ہو جبکہ راجا گن جت
 یہ چرت دیکھ کر بہت خوش ہوا اور راجا ماری کی اچھا پوری ہوئی تب چھوٹے اور بڑے گنریا سیوں نے یہ چرت دیکھ کر تعجب مانا اور درکار کا
 کی استیت کرنے لگے اور راجا نے اسی وقت اپروہت سے اچھی گن پوچھا کہ اپنے یہاں براہ کی تیاری کی اور شاستر کے موافق ستیا
 اپنی لڑکی مری منوہر کو براہ دی اور دس ہزار گنوا اور تین ہزار داسی بہت سندر گنا اور کپڑا سمیت اور نوا لاکھ ہاتھی اور نو کوڑھ گھوڑے
 اور نوا لاکھ رتھ اور نوے ہزار داس اور بے گنتی رتن اور درہیہ آؤک جینین شیان سندر کو دیکر اپنی بیٹی سمیت بد گیا لیکن دوسرے راجا
 جو اس سوئے میں اٹھے ہوئے تھے کو دھ اور شرم کے مارے آپس میں کہنے لگے کہ اس جادو کو کیا سامتہ جو ہم ایسے پرتاپی راجوں کے
 سامنے سے اس راجا ماری کو لچاوے جب وہ لوگ ایسا پا کر کر اپنی اپنی فوج سمیت چڑھ دوڑے اور چاروں طرف سے اکروار کا ناٹھ
 گوراہ میں گھیر لیا جب راجن نے کانڈر پو دھنا دیکھ کر اُن راجوں کو ایسے بان مارے کہ وہ لوگ ہار مانکر جھڑھ بھاگ گئے جبکہ درکار کا ناٹھ
 آشت پور یک دوار کا میں آئے تب راجا اگر سین آؤک سب چھوٹے بڑے آگے سے آکر گاتے بجاتے اُن کو راج مندیر لیگے۔
 نرنا سی اہر کھ بے آستہ اُردن سمالے
 جت جت کاسون پر تو جاتے

دوہا
تہاں بہت آسہ جیو کا سونہر برکھ
جکے جینے کا سب دیکھ کر سب ودار کا باسی راجا نگر جت کی بڑائی کرنے لگے تب شام اور برام کے اسی وقت وہ جینے جو کہ راجا
نکر جت سے پایا تھا ارچن کو دیکھ کر میں جس اٹھا یا اتنی کہ اس کا شکہ یو جی پونے کرے راجا پر بھیت ج طرح بسد یونندن بھلا کو
یاد دلانے اسکا حال سنو کہ یہ نام نگر میں راجا رت نکرت نے بھلا راہنی بی بی کا سونہر برکھ راجن کو اکٹھا کیا تب شام سندری
ارچن کو ساتھ لیے ہوئے وہاں جا کر کھڑے ہوئے جب چند گھنٹی راج کجاہال واقعہ میں لیے سب راجن کو دیکھتی ہوئی شام سندری
پاس آئی اور اسنے ساندلی سورت پر دست ہو کر اگلے گلے میں جہاں ڈال دی تب راجا نکرت نے بڑی خوشی سے اپنی بیٹی شری کرشن جی

گوڑا دی اور بہت جہیز لگا دیکر اپنی لڑکی سمیت بڑا کیا جب موہن پیارے بھدر کو لیکر وارا کا میں آئے تب گھر گھر منگلا چار ہونے لگے اتنی
 سنا کر شکر دیو جی بولے کہ اسے راجا پر چھپت جس طرح شری کرشن جی نے چھنا کو بڑا ہوا تھا وہ کتنا کہتے ہیں سُنو کہ بھدر دیش کے راجا پر
 بر تابی نے چھنا اپنی بیٹی کا سو گھر چکر بہت راجوں کو بلا بھیجا جبکہ چاروں طرف کے راجا اپنی اپنی فوج ساتھ لیکر بڑے دھوم دھام
 سے وہاں آکر کھٹا ہوئے اور شری کرشن چندر بھی ارجن کو ساتھ لیکر اُس سے ملے پوچھے تب راجا ماری نے سوتھون سرنگار کے اور
 جیال سے راج بھائی اگر جیسے شری کرشن کو دیکھا ویسے اپنے بہت ہو کر وہ مالا آئے گئے مین ہندا دی راجا نے یہ حال دیکھتے ہی بڑی
 خوشی سے اپنی بیٹی اُنکو بواہ دی اور بہت جہیز دیکر بیٹی سمیت بڑا کیا اور دوسرے راجا جو اُس سے ملے اُسے تھے وادہ کی راہ سے اپنی
 فوج ساتھ لے دوار کا کی راہ پر جا کر کھڑے ہوئے جب شری کرشن جی چھنا کو ساتھ لیکر ارجن سمیت دوار کا کو چلے تب اُن راجوں نے
 اُن سے لڑائی کی اُسوقت ڈشٹ دین ہندو منڈل اور ارجن نے ایسے ہاں چلائے کہ سب راجا پارنا کر بھاگ گئے اور شام سندھ
 سے دوار کا میں پہونچے اور دوار کا باسیون نے اپنے اپنے گھر منگلا چار منائے اسے راجا پر چھپت اسی طرح شام سندھ اپنا بواہ کر کے پہونچے
 اٹھون پٹ رانیون سمیت خوشی سے دوار کا پہونچے رہنے لگے اور سب استریان پریم کے ساتھ نکلی سید کرتی تھیں وہ اٹھون چار
 نایکا اور پٹ رانی کھاتی تھیں یہ ہیں۔ پٹو کنی۔ جٹا منی۔ ست جھانا۔ کاندی۔ ریشہ۔ بندا۔ تھپا۔ جھدر۔ را۔ چھنا۔

دوہا | ماکھن پر بھو کی نایکا اٹھون کی سنا ہے | سولہ سہس گمار کا اب کہ ہوں سجھا ہے |

ادھیائے ۱۰۱ | مارنا شری کرشن جی کا بھو مروت کو اور بواہ کرنا اپنا سولہ ہزار ایک سوراج کنیا سے |

شکر دیو جی نے کہا کہ راجا پر چھپت ایک ان نار دین کے کلب پر چمک چھول جسکی خوشبو بہت اچھی ہوتی ہے نندن باغ سے لاکر شام سندھ
 دیا جبکہ تیرہ سہ سولہ چھول رکھنی جی کو دیدیا تب نار دین سے کلب پر چمک چھول جو راجا اندر کے باغ میں ہوتا ہے رکھنی کو دیدیا جو اُن کو بھاری بھانت
 زیادہ رکھنی کو پیار کرتے ہیں کیونکہ اٹھون نے کلب پر چمک چھول جو راجا اندر کے باغ میں ہوتا ہے رکھنی کو دیدیا جو اُن کو بھاری بھانت
 زیادہ ہوتی تو تھو دیدیتے جب پر چمک چھول لگا کر نار دین چلے گئے تب سب بھاما اُداس ہو کر کوپ چھون میں جا بیٹھی جب شری کرشن
 جی نے سب بھاما کو منا کر یہ اقرار کیا کہ میں کلب پر چمک چھول کو اندر لوک سے لاکر تیرے انگن میں لگا دوں گا تب سب بھاما خوش ہو کر
 اُنکے ساتھ بھاگ کر گئے۔ اسے راجا ایک سے پر تھو استری روپ بنا کر پکڑ لے لگی تب شری برہما جی اور شری مہادیو جی اور شری
 بشن جی اُسکو درشن دیکر بولے کہ تو نے اتنا دکھ اٹھا کر کون منو بھلے کے واسطے تپ کیا ہے استری روپ پر تھو نے اُن تینوں کو
 وشروت کو کے کہا کہ مہاراج دیا کر کے بھوکا ایک بیٹا ایسا پر تابی اور بلوان دے دے جسکا سامنا تینوں لوک میں کوئی نہ کر سکے
 ہاتھ سے مارا نہ جائے یہ بات کہتے ہی تینوں دیوتوں نے خوش ہو کر کہا کہ تیرا بیٹا نہ کرنا سناں جسکو چھو ماس بھی لوگ کہنے لگے
 ہو گا اور سب پر تھو کے راجوں کو لڑائی میں جیت لے گا اور سورگ میں جا کر سب دیوتوں کو جیت کر روت کے کانون کا گنگا میں
 پہونے گا اور اندر کا چھتر اپنے چھتر کے بل سے چھین کر اپنے سر پر دھرتے گا اور سنساری راجوں کی سولہ ہزار ایک سولہ کی بہت سے
 لاکڑیوں پر رکھے گا جب شری کرشن جی کیلئے ناٹھ اُنکے ساتھ لڑنے آئے اور تو اپنے منہ سے کہے گی کہ میرے بیٹے کو مادہ تپ سے
 اُس کو مار کر سب راج کنیا دوار کا پریمی کو بجاوین گے یہ بردان دیکر تینوں دیوتا انتر دھیان ہو گئے اور پر تھو نے

کیا کہ میں اپنے بیٹے کے مارنے کے واسطے کیوں کوئی کہ وہ مارا جائیگا یہ بردان پا کر پر تھو نے تپ کرنا چھوڑ دیا کچھ دن کے بعد اُسکے
 نرکا ستر نام لکھا بڑا بلوان پیدا ہو کر پرگ جوتش میں سات قلعہ کے اندر راج کرنے لگا اور سب پر تھو کے راجوں کو جیت کر اپنے
 بس میں کر لیا اور سولہ ہزار ایک سو بیٹی راجوں کی بنا بیا ہی جس میں ایک سوا یک بہت سندھ تھیں چلے پھرتے کھاتے پیتے نہرو تھی اٹھالا
 اور اپنے مہمان ایک مکان میں رکھ کر یہ برن کیا کہ جب میں ہزار لڑکی پوری ہونگی تب ایک ساتھ اُسے اپنا بواہ کر دے گا ایک دن سب
 لڑکیاں آپس میں بیٹھ کر رونے لگیں اسوقت پریشور کی اچھا سے نار دین نے وہاں جا کر کہا کہ تم لوگ کچھ جنتا مت کہ شری کرشن تریلوکی ناٹھ
 لکھو یہاں سے چھڑ کر تھارے ساتھ اپنا بواہ کرینگے یہ بات سنتے ہی سب راج کی لڑکیاں خوش ہو کر اُس دن سے ہر جنون کا دھیان
 کرنے لگیں ایک دن چھو ماس کر دھ کر کے پشپک ہان جو لکا سے لایا تھا اُس پر چھو لکھ کر آدک دیوتوں سے لڑائی کرنے گیا سورگ میں
 جا کر دیوتوں کو دکھ دینے لگا اور دیوتا لوگ اُسکے ہاتھ سے اپنے پران کا پچاؤ نہ دیکھ کر دھرتی بھاگ گئے تب اُسے اوت کے
 کان کا گنگا دل اور اندر کے سر کا چھتر چھین لیا اور اپنے شہر میں آکر بھگتوں اور ہر بھگتوں کو دکھ دینے لگا جب دیوتا اور ہر بھگت
 لوگ سب اُسکے ہاتھ سے بہت دکھی ہوئے تب ایک دن راجا اندر دوار کا پریمی میں آکر شری کرشن جی کی بھائیوں پر چمک چھول پر گڑھا اور
 برکھوا اور اشت کر کے ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے دینا ناٹھ بھو مروت ایسا بلوان پیدا ہوا ہے کہ جسے میری ماما کے گنگا دل اور میرا چھتر چھین کر
 سب دیوتوں کو سورگ سے باہر نکال دیا اور ہر بھگتوں کو دکھ دیتا ہے اسلئے میں آپ کی شران آکر چاہتا ہوں کہ آپ اسکو مار کر دیوتا اور ہر بھگتوں
 کی رہچا کیجئے سوائے آپ کے دوسرے کا بھروسہ نہیں ہے جو اُسکی شران جاؤں یہ دین بچن سنتے ہی دینا ناٹھ نے اندر کو دھرتی دیکر کہا کہ تم
 اپنے استھان کو جاؤ میں بھو ماس کو مار کر تھارے ہاتھ پر لگا دے گا کہ اندر شری کرشن مہاراج کو دھرت کر کے اپنے استھان پر چلے گئے تب
 دینے لگا ہان کو گڑھ پر چمک کر سب بھاما سے بولے کہ چل چھو بھو ماس کی لڑائی دکھلا دین اور اندر سے کلب پر چمک چھول لے کر آؤ تب
 بھو ماس درخت کے ساتھ نار دین کو دان دیدیو چھو بھو ماس کو اُدک شاستر کے موافق اُنکو دے کر اُن سے بھوکو مول لے لیو تب
 میں تیرے بس میں رہ کر سب استریوں سے زیادہ تیری پریت کروں گا اسی طرح اندر رانی نے اندر کو اور رات کے کلب جی اپنے پت کو
 دان دے کر بھوکو مول لے لیا تھا جب یہ بات سنتے ہی سب بھاما بڑی خوشی سے چلنے کو تیار ہوئی تب شام سندھ نے اُسکو اپنے پیچھے
 لٹھا کر گڑھ کو اڑایا۔

دوہا | بھو ماس کے لڑکے میں چھین میں پہونچے جا لے |

دوہا | باہر سے بھاما سب ماکھن پر بھو ماس سے | بھو ماس کے لڑکے میں چھین میں پہونچے جا لے |

دوہا | بھو ماس کے لڑکے میں چھین میں پہونچے جا لے |

دوہا | بھو ماس کے لڑکے میں چھین میں پہونچے جا لے |

بیکٹھ ناٹھ آپ نے بہت اچھا کیا جو بھو ما سر بھکتوں کے دکھ دینے والے کو مار ڈالا دیکھے راون اور کنس آؤک جس کسی نے پریشور
 پرودھ کیا اسکا جگت میں ضرور ناش ہوا آپ بھگت میرے بیٹے کو اپنا سیدک جانے اور سولہ ہزار ایک سوراج کنیا جو اسکے باپ
 بنا برہمی اکٹھا کی ہیں انکو دیا کی راہ سے لے تلخے یہ بات سنتے ہی شری کرشن جی اس امتحان میں جہاں وہ کرشن بھگوان کو اپنا پت
 بنائے کیواسطے انکے چرنوں کا دھیان کرتی تھیں چلے گئے تب کیا دیکھا کہ سب راج کنیا میلے کپڑے پہنے ہوئے سوچ میں بیٹھی ہیں
 سناوٹی صورت موہنی صورت پر انکی نظر پڑی ویسے خوش ہو کر بیان ناٹھ کے سامنے کھڑی ہو گئیں اور ہاتھ جوڑ کر بے کیا کہ اے دوارکا
 ہم لوگوں کو یہاں سے بچھڑی ملنا بنا تھاری کر باکے کٹھن ہر اموہا پھو جس طرح آپ انتر جامی پر ہم پریشور نے اہلا ناٹھ کا دکھ
 اپنا ورشن دیا اسی طرح ہم دکھیا ریون کو ساتھ لچل کر اپنی داسی بنائے جس میں آپ کی سیوا کرنے سے ہمارا جہم سوار تھ ہو وہ دین بچ
 سنتے ہی شری کرشن جی نے انکو بہت دھیرج دیکر کہا کہ تم لوگ اپنے اپنے گھر جانا چاہو تو تم تم کو دہان ہو چکا دین انھوں نے کہا کہ
 مہاراج اب ہم لوگوں کو آپ کا چرن کل روپی چھوڑ کر گھر جانا منظور نہیں ہو بلکہ ابھی میں رکھے جبکہ موہن پیارے نے انکی
 پریت دیکھ کر سب راج کنیاؤں کو اپنے ساتھ دوارکا میں پہنچنے کے واسطے اس مکان سے باہر نکالا اور بھگت کو بھو ما سر کے سنگھاسن پر
 بیٹھا کر اپنے ہاتھ سے اسکے ماتھے پر راج تلک لگا یا تب بھگت نے بہت رتن اور رتھ اور گھوڑے اور ساتھ ہاتھی سفید رنگ کے چار
 دانے جو ایرادت کے بنس میں تھے شری کرشن جی کو بھینٹ دیے اور ان سب راج کنیاؤں کو اٹھن ملو کر اور اسنان کر کے اچھے اچھے
 کپڑے پہنائے اور بالکی اور سکھپال وغیرہ پر چڑھا کر مڑی منوہر کے ساتھ اپنی فوج سمیت بڈا کیا جسوقت موہن پیارے سولہ ہزار ایک
 سوراج کنیاؤں کو بڑاؤ بالکی اور سکھپال اور تھوڑے آؤک پر ساتھ لیکر دوارکا چلے اسوقت ایسی شو بھا موہن پیارے کی معلوم ہوتی تھی
 جیسے تاروں میں چندر ما شو بھا دیتا ہو دوارکا ناٹھ نے سب راج کنیاؤں کو فوج سمیت دوارکا پری میں بھیج دیا اور آپ ست بھا
 کو گڑ پر بٹھائے اور وہی چھتر اور کنٹل لیے ہوئے اندر پری کو چلے گئے جبکہ اندر نے جو بھو ما سر کے مارے جانے کا حال
 خوشی کو رہا تھا شری کرشن جی کے آنیکا حال سنا تب اسنے دیوتاؤں سمیت آگے سے جا کر سراپنا ہر چرنوں پر دھریا اور سیکھناٹھ
 کو بڑے آور بھاؤ سے اپنے گھر لجا کر اندر اس پر بیٹھا لا اور چرن انکاھو کر چرن امرت لیا اور بڑھ کے موافق ان کی پوجا کی

دوہا

ہاتھ جوڑ بنتی کرے دھرے جرن پر ناٹھ
 اندر کی استیت کرنے سے بیکٹھ ناٹھ نے خوش ہو کر اندر کو چھتر اور ادت کو کنٹل دیدیا جب یہ حال سکرنا دھمن اندر پری میں شام سند
 پاس آئے تب مڑی منوہر نے نار دھمن کو دندوت کر کے کہا کہ مہاراج تم جا کر اندر سے کوکہ ست بھا ماتم سے کلپ برچھیا گئی ہے جس
 کہیں دیا اگر تھو جواب دو یہ بات سنتے ہی نار دھمن نے اندر کے پاس جا کر کتاب اندرانی کرودھ کر کے اپنے پت اندر
 بولی کہ تھو وہ بات یاد ہی یا نہیں کہ اسی شری کرشن نے برج میں تمھاری پوجا چھتر کر بریا سیون سے گو بردھن پہاڑ بٹھایا اور
 چھل کر کے سب بٹھائی اور بیکوان آپ کھایا اور سات دن رات گو بردھن پہاڑ کو اٹھا کر قھار لا بھان توڑا تھا تم کو کچھ اس بات کی
 شرم ہے یا نہیں دیکھو وہ اپنی استری کی اگیا نا کر یہاں کلپ برچھ لے آیا اور تم میرا کنا کچھ نہیں مانتے یہ بات اپنی استری کی
 اندر اگیاں نار دھمن جی کے پاس آکر دولا کہ مہاراج تم شری کرشن جی سے میری طرف سے جا کر کہدو کہ کلپ برچھ نندن بلغ چھتر کرودھ

نہیں جاسکتا جو بھاؤگے تو وہاں کسی طرح نہ رہیگا اور یہ بھی اسنے کہدیا کہ برج کی طرح مجھ سے بردھ نہ کریں جو وہ زبردستی کلپ برچھ لیا
 تب تو میرے اور انکے بڑا چھتر ہوگا جبکہ نار دھمن نے اگر یہ سن دیا کرشن بھگوان سے کتاب گرب بھجن پسند نندن لے اسی وقت نندن
 باغ میں جا کر رکھواروں کو مار کر بھگادیا اور کلپ برچھ جسکو پار جات بھی کہتے ہیں نندن بلغ سے اٹھار لیا اور گڑجی کی بیٹھیر رکھ کر
 دوارکا کو چلے آئے جب اندر کلپ برچھ لیا لے کا حال سکرناٹھ کے رودھ سے ایرادت ہاتھی پر چڑھ کر اور پھر ہاتھ میں لیکر دیوتاؤں سمیت
 کرشن بھگوان سے لڑنے چلا تب نار دھمن نے اندر کے پاس جا کر کہا کہ اے اندر تو بڑا مور کھ ہو کہ اپنی استری کے کٹنے سے بیکٹھ ناٹھ
 سے لڑنے کو تیار ہو گیا تجھ کو کچھ شرم نہیں آتی جو بھگوان ایسی ہی ساتھ تھی تو بھو ما سر سے چھتر اور کنٹل کیوں نہ پھیر لیا جبکہ شری کرشن پرورم
 پریشور نے تیرے بیٹے کرنے سے بھو ما سر کو مار کر چھتر اور کنٹل تیرا لادیا تب تو انھیں کو اپنا زور دکھلانے چلا وہ دن تھے جھول کے جب
 برہما میں جا کر شری کرشن جی کے چرنوں پر گر کر اپنا اپرا دھ اسنے چھا کر اپنا تھایا بات سنتے ہی اندر شرمندہ ہو کر ہاتھی پر سے اتر پڑا اور
 لڑائی کرنے نہیں کیا اور شام سند نے آند پور بک دو اکا پری میں ہو چکا کلپ برچھ ست بھاما کے آگن میں لگا دیا اور راجا اگر سین
 سے اگیا لیکر سولہ ہزار ایک سوراج کنیا سے بچھ پور بک اپنا بواہ کیا اور ان سب کو الگ الگ محل اور باغ جو بشو کرانے تیار کیے
 تھے رکھا اور آپ اتنے ہی روپ رکھ کر انکے ساتھ رہ کر الگ الگ سنساری سکھ سب کو دینے لگے۔

برہم ریت بھائے کے دیخی لاج چھترے

دوہا

بن سون ہر جو پریت کر امرت میں منائے
 وہ لوگ اٹھوں پر پران ناٹھ کو اپنے پاس دیکھ کر ایک دوسری سے ڈاہ نہیں کرتی تھیں اور سب استریوں کے گھر میں سیکڑوں دای تھیں
 تیرے بھی آگیا پران تھا کہ پلٹ سے اٹھ کر شام سند کا چرنو دیکر اپنے ہاتھ سے سب سیوا اور ٹھل الکی برہم سے کرتی تھیں جسوقت
 موہن پیارے پھیل لگائے اور اسان پوجا کر کے پیچھے چھتر بکار کے بنج سونے کی تھالیوں میں بھوجن کرتے تھے اسوقت سب ستیان
 بٹھلا ہلاتی تھیں اور بڑاؤ کرے سے ہاتھ دھلا کر پاں الاپی دیتی تھیں اور جب سمیا پر سین کرتے تھے تب الکا پاؤں داتی تھیں لیکن
 ہر ناٹھ کچھ اچھا اپنے من میں نہ رکھ کر سب جگت کو اپنے بس میں رکھتے ہیں کسی استری کے بس میں نہیں ہوتے تھے اور ان استریوں کی سندانی
 کا حال کوئی نہیں کہ سکتا وہ ایسی سندرتھیں جنکے سامنے سورج اور چندرما کا تیج میلما معلوم ہوتا تھا ایک دن شری مہادیو جی نے
 دوارکا پری میں جا کر ان استریوں کا روپ اور سنگار دیکھا تو کاہن کو جلا دینے پر بھی موہت ہو گئے۔

کام کلول کریں سدا کھان پاں رک ساتھ

دوہا

ایسی سند نارنگ ما کھن برچھ جڈ ناٹھ
 ادھیائے ساتھ ہنسی کرنا شری کرشن جی منی جی کے ساتھ
 شکدیو جی نے کہا کہ اے راج پر بھیت ایک دن شری کرشن جی منی جی کے مندر میں تھے وہ مکان سہما بڑا و بہت اچھا بنا ہوا اور اس میں
 قحلی بچھنے پہنچے وہ تھے اور سب جگہ چندوے بندھے ہو کر دروازوں پر موتیوں کی جھالٹک رہی تھی اور کلپ برچھ کے پھولوں
 کے گجے بہت جگہ لکھائے ہو کر دھوپ اور چندن آؤک کے چلنے سے خوشبو آتی تھی۔

جاسون بن آپن بے بھے سباس نو اس

دوہا

کلپ برچھ کے پھول کی کا سون کہے باس
 سیتل من سکندھ ٹھنڈی ہوا بنے سے سب کو سکھ ملتا تھا اور نہراو بھلے بھکر مورنا چتے تھے ایسے نعل اور تن وہاں جڑے تھے کہ جنگلی
 ہک سے اٹھوں پر جیالار پھر جلع جانے کا کام نہیں رہتا تھا اور اس امتحان میں ایک سمیارتن جٹ سلمان سمیت بھی قحلی اور اسکے چاروں

حوت میا اور ٹھکانی اور چوڑا اڈک رکھا ہو کر اس بجیا بر شام مندر لیتے تھے اُنکے گنے اور کپڑے اور روپ کی چھب بھکر کا من اور
دوہا سو بھارت بھون ناخہ کی کاسے برنی جاسے کام روپ کی چھب مہا سو وڑے بھاسے

چوپائی

وہاں رنگنی سندر بالا سبے سنگار سے تھکا لا انکسنگ بھون سب سے مہا مہر سے روڑا با
سو دھن من موپ سے تر باسی مانوگی کام کی چھانسی

دوہا یا چھب شری رنگنی ناگھن پر بھ کے پاس اسوقت پرشور کی مایا سے رنگنی کو یہ بھان ہوا کہ میں شری کرشن جی کی سب استروں میں بہت سندر ہوں اس سے موہن پیار سے
بہت چاہتے ہیں بیکٹھ ناخہ انتر جانی نے یہ حال بچارا کہ رنگنی کو کرودھ دکھا کر اسکے پریم کی پر بھیا دن کہ اُسکو اپنے روپ کا بھان ہوا
پریت بہت ہوا ایسا بچارا کر کے کہ اسے رنگنی تھے ایسی سندی اور راجا بھیشک کی بیٹی ہو کر میرے ساتھ بواہ کرنا اچھت نہیں تھا
اور بواہ اور پریت برابر دے سے کرنا چاہتے میں کسی دیش کا تلک دھاری راجا منو کر جہا سندھ کے ڈر سے بھاگا ہوا ہوا
سندر کے ناپوین بسا ہوں اور جب سے میں نے جنم لیا تب سے کوئی کام اچھا نہیں کیا جو کوئی میرا بھجن اور اسمن کرتا ہی اس
برکت اور نروہن کر دیتا ہوں اسلئے میرے بھکت کو سنساری سکھ نہیں ملتا اور میں کسی کے ساتھ پریت نہ رکھ کر سب سے میں
ہٹا رکھتا ہوں لکھن میں مانگنے والوں کو کچھ در ب اڈک دیدیا کرتا تھا وہی نام سنکر تو نے میرے ساتھ بواہ کر کے دھو کھا کھا یا اور
چندیلی کے راجا کو جو تلک دھاری اور بلوان ہو کر جہا سندھ اڈک بڑے بڑے راجوں کو اپنے ساتھ برات میں لایا تھا قبول نہ کیا۔

دوہا رگم دیو شیشال کو با مدھیو کلنگن ہاتھ اچھ رنگنی تھ سے بڑی چوک ہوئی سورتو نے راجا شیشال کو جسکے ساتھ تیری منگنی رگم اگر نے کی تھی چھوڑ کر مجھ ایسے گنو چرانے والے
کے ساتھ بواہ کیا اور اچھے بڑے کا کچھ بچارا نہ کر کے اپنے کل میں کلنگ لگایا۔

چوپائی

کیے کہا کہ تھ تھاری بھلی بات من میں نہ بچاری چھانڈ نہت موسون ہست کھیو
رگم بھارت کی لاج گنوالی تات مات کو لیک گالی
یا نے بات ست ہم مانی اسی بدھ ترین کی جانی
کریم پرمان ہوت ہو سوئی اپنے جس اور جین کو جتن کرت سب کو سے
دوہا ایسی چھوٹی بات کو مانے ہو کر ہوے سوائے اسکے جس بات میں لکھن کو شرم ہوتی ہو وہ بھی تو نے کی کہ براہمن کو چھو دیکر اپنے بواہ کا سندیا میرے پاس بھیجا
تج ہو کر استری نہ رہے ہوتی ہو۔

چوپائی

کریم کو وہیں کیوں لائے کون کاج گندن پڑاے بڑا گرب جکے من مایہن
بہ نہتیش آئے وہ ٹھائیں ساچ بات بھون مایہن تم سون موہ ہمیں کچھ ناہین
تہہ کارن گندن پڑاے انکھن بھگائے نہیں ہر لائے

تاسون من برکت من مایہن اکھون ہوت موہ مم ناہین سدا داس رہون من مایہن تارن کی اچھا کچھ ناہین
اگر رنگنی تیرے مہلا بھجنے سے میں نے وہاں جا کر تیرا ہن پورا کیا پریشور نے اتنے راجوں کے سامنے میری لاج رکھی اور ہر لاج
نے جیسا پر کریم کیا وہ تو نے اپنی آنکھوں سے دیکھا میں بھگو اپنی اچھا سے نہیں لایا اسلئے میں بھگو گیا دیتا ہوں کہ تیرا من اب بھی چاہا
تو بھگو چھوڑ کر کسی تلک دھاری راجا کے پاس جو تیرے برابر کلنگن ہو جا کر رہ میں کچھ برا نہ مانو لگا۔

چوپائی

تارن میں سوئی تار بھگالی جا کو پریش ہوے بھگالی پا کارن تم ڈھونڈھو سوئی جا میں لوک مہا جس ہوئی
یہ کھو بچن سنگر رنگنی رونے لگی اور منھ اُسکا پیلا ہو گیا اور شام مندر کی باتوں کا کچھ جواب نہ دیکر بہت سوچ سے سر پٹا نچا کر لیا۔
اور ناخن سے زمین کھودنے لگی اور چت اُسکا ٹھکانے نہ رہ کر بدن کا پٹنے لگا۔

چوپائی

دوہا ایسی بدھ اگلا کی پری دھرن مرچھا چتا بہت بھسی من مایہن کا ہویدھ کھے من ناہین
جب یہ شام مندر نے دیکھا کہ بہت سوچ سے پران پیاری مرا جاتی ہیں تب اُسکو اٹھا کر اپنی پیج پر بٹھالیا اور مجھ بھی روپ دھر کر
ایک ہاتھ سے جو اسکے بال بکھر گئے تھے سنوارنے لگے اور دوسرے ہاتھ سے اسکے آنسو بھکھ کر تیسرے ہاتھ سے بکھا ہلانے لگے اور
ہوٹھا ہاتھ اپنا کل کی طرح اُسکے ہر دے پر رکھ کر اُسکو گلے سے لگا لیا جب اُنکا پریم دیکھ کر رنگنی کا چت ٹھکانے ہوا تب موہن پیار سے
لوہے کہ اسے پران پیاری گروستھ آدمی کے پاس کچھ پرتھوی اڈک ضرور رہنا چاہیے جس سے وہ آند پر بک اپنا کٹھ پائے اور
میرے پاس کچھ نہیں ہوا اسلئے تجھ سے ہنسی کی تھی پر تو نے سچ مانکر اتنا دکھ اٹھا یا میں تجھ سے زیادہ کسی کو پیار نہیں کرتا تو اُداس
ست ہو تیرا بدن بہت نازک ہے اسلئے گھبرا گئی اور تو نے جانا کہ یہ بھگو چھوڑ دینگے اب تو دھیرج رکھ اور خوشی سے ہنس بول۔

دوہا امرت بین شائے کے ماگھن پر بھجدرائے یعنی پر یا منائے کے دیبھی رس بسراے
جب موہن پیار سے کی پریم پور بک بات سننے سے رنگنی کا سوچ حٹ گیا تب وہ اپنے کو موہن پیار سے کی گود میں بٹھی دیکھ کر لاج سے
اٹھ کر کھڑی ہوئی اور ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا کہ اب بیکٹھ ناخہ اپنے کیا بچارا کر لیا کھو رہن مجھ سے کہا میں نہا بچارا کر منائے اپنے کو اپنی
داسی جانتی ہوں آپ مجھ کو تلک دھاری راجا کے پاس رہنے کو کہتے ہیں آپ سے بھکر تینوں لوک میں کون دوسرا ہو جسکے پاس
جا کر رہوں آپ کے برابر کسی کو نہ دیکھ کر آپ کو تر لو کی ناخہ سمجھتی ہوں برہما اور مہا دیو جی اڈک دیوتا سدا آپ کے چہرہ لون کا
دھیان رکھ کر ان چہرہ کی سچ اپنے ہاتھ پر چھاتے ہیں اور آپ کی دیا سے انکو یہ سامر تھہر کر کہتے چاہیں اُسے بروان دے کر
تلک دھاری راجا بنا دیں۔

دوہا

تم چہرہ لون کی رنگا وہ چاہت دن ترین جکے درشن پائے کے سکھ پاوت ہمیں میں
ایو مہا چھو آپ کا دھیان اور اسمن کرنے سے راجکدی اڈک بہت طرح کے سکھ ملتے ہیں اور بڑے بڑے راجا سنساری سکھ اور
راج چھوڑ کر آپ کا بھجن کر کے بھوسا گر بار اتر جاتے ہیں اور آپ رجوگن اور توگن سے کچھ کام نہ رکھ کر اٹھوں پہر چہرہ سدر میں شین کرتے ہیں

اپنی استری سے سناٹ وہ رکنی سے بولا کہ اے بہن اب تم کچھ دست ڈرو میدکی کیا اسرا بھانجے کو کنیا دیتے ہیں اسلئے رکنی کا بواہ
 پر دھن کے ساتھ کر کے شری کرشن جی سے نئی نالتے داری کرونگا جس میں پہلا بیر مٹ جاے جبکہ یہ بات مکر رکنی گرج اپنی بھما میں جان
 راجا لوگ اچھے اچھے گئے اور کپڑے پہنے سوئیکر کر کے آئے تھے جا بھٹا تب پر دھن بھی اپنی ماما سے ایسا لیکر وہاں جا کھڑے ہوئے
 رکنی کو کنیا جمال ہاتھ میں لے سب راجوں کو دیکھتی ہوئی پر دھن کے پاس پہنچی تب اسنے سانولی صورت پر ہوت ہو کر جمال
 گلے میں ڈال دی یہ حال دیکھتے ہی سب راجوں نے آپس میں صلاح کی کہ جب پر دھن راجکمار کی کو لیکر بیان سے چلے تب ہم راہ
 میں چھین لین اسی اچھا سے سب راجا لوگ راہ میں کھڑے ہوئے اور یہاں رکنی نے بدھ پوریک رکنی کو پر دھن سے بواہ کر بہت
 رتن اور دربار آؤک جہیز میں دیا جب رکنی جی اپنے بھائیوں اور بھوجا یوں سے بدھ ہو کر بیٹے اور پتوہ سمیت دوار کا کو طیلن
 راہ میں ان سب راجوں نے اگر کھیر لیا تب پر دھن نے بان مار کر ساعت بھرتی سب راجوں کو بھگا دیا جب رکنی جی دوٹھا اور دوٹھ
 کو ساتھ لے ہوئے آند پوریک دوار کا میں پہنچیں تب بسد پوریک کی آؤک ریت رسم کر کے دوٹھا اور دوٹھ کو راج مندر پر لے
 گھر منظر چار ہونے لگے جب کئی برس کے پیچھے پر دھن کے رکنی کے پیٹ سے ایک لڑکا بہت سندرا اور تھوکان پیدا ہوا تب شام
 نے منگلا چار منکر منکر مالگا دان اور دھن براہمن اور مانگنے والوں کو دیا اور جو تشیون کو بلکا کر جنم لگن اسکی پوچھی تب براہمنوں نے اس کو
 انرو دھ نام رکھ کر کہا کہ مہاراج یہ لڑکا بہت سندرا اور بلیوان اور چودھون بدیا نہ جان ہو گا یہ بات سنکر بسد پوریک نے جو تشون کو
 پوریک بد کیا اور وہ لڑکا ہر روز چند رکا کی طرح بڑھنے لگا جب رکنی نے سنا کہ میرے ناتی پیدا ہوا تب اسنے بڑی خوشی سے گنا اور کپڑے
 بھیکر ایسی چھی شری بسد پوریک کو لکھی کہ میں اپنی بونی کا بواہ تمھارے ہوتے کے ساتھ کرونگا جب رکنی نے یہ چھی بھیکر کچھ دنوں کے
 سامان تلک کا دوار کا میں بھیج دیا تب شام سندرا نے بڑی خوشی سے وہ تلک انرو دھ کے چڑھایا اور اس براہمن کو دربار آؤک دے
 برا کیا اور راجا اگر سین سے ایسا لیکر شام اور بلرام بڑی دھوم دھام سے انرو دھ کو بیا سنے لگے جب برات بھوج کٹ لگے پاس پہنچی
 تب رکنی گرج نیو تھری راجوں سمیت آگے سے لینے گیا اور سب براتیوں کو بڑے آؤر بھاؤ سے شہر میں لا کر چڑھا دیا اور جھانجک سب
 کا آؤر نہان کر کے دوٹھا کو منڈپ میں لے گئے جب کہ بدھ پوریک پوتی کا کنیان دان دیکر رکنی نے بہت دربار جہیز میں شام سندرا
 جب راجا بھیشک نے جا کر شری کرشن جی سے کہا کہ مہاراج بواہ ہو چکا اب یہاں رہنا بہت اچھت نہیں ہے کس واسطے کہ رکنی
 نے جن راجوں کو اپنے یہاں نیوتے میں بلایا ہوا وہ سب آپ سے دشمنی رکھتے ہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی جھگڑا فساد کرے یہ کہہ کر راجا
 بھیشک اپنے گھر چلے گئے اور کیشو مورت نے رکنی سے سب حال سنا کر چلنے کے واسطے کہا تب رکنی رکنی سے بولی کہ اے بھائی
 تمھارے نیوتے والے راجا لوگ میرے پران پت سے دشمنی رکھتے ہیں اسلئے اب ہم کو بدھ کر دو نہیں تو اچھے کام میں لگیں ہوا چاہتا ہے
 یہ مکر رکنی بولا کہ اے بہن تم کسی بات کی چٹامت کرو میں پہلے نیوتے والے راجوں کو بدھ کر آؤں پیچھے جو تم کوگی وہ میں کروں گا جب
 یہ مکر رکنی سب راجوں کو بدھ کر کے واسطے انکے ڈیرون پر گیا تب کلنگ دیش کے راجا اور کئی راجوں نے رکنی سے کہا کہ دیکھو
 شام اور بلرام کو اتنا مال جہیز میں یا لیکن انھوں نے ابھان کی راہ سے اسکو کچھ نہیں سمجھا ایک تو اس بات کا بیچ ہم دونوں
 سے دوسرے اسدن کی کسک ہمارے من سے نہیں بھولتی جو بلرام جی نے رکنی ہرن میں تمھاری گت کی تھی ہم لوگ
 میں جہیشون کو جیت نہیں سکتے تم بلرام جی کو ہمارے استھان پر بلادو تو ہم جو پر کھیل کر سب مال ان کا جیت لیں

اور شری کرشن جی سے بگاڑنے کا کچھ کام نہیں ہو جب یہ بات سنکر رکنی کو بھتی بھتی بات یاد آئی اور غصہ پیدا ہوا تب وہ ہاں سے اٹھ کر
 کچھ اور بچا کر تھو بلرام کے پاس جا کر بولا کہ مہاراج آپ کو سب راجوں نے دھوت کر کے چوڑ کھیلنے کے واسطے بلایا ہے تھری بات سنکر
 جب بلرام جی رکنی کے ساتھ راجوں کی بھما میں آئے تب انھوں نے آؤر پوریک بیٹھا کر لے کہا کہ ہلوگ اسے جو چوڑ کھیلنا چاہتے ہیں اتنا
 لکھ انھوں نے جو چوڑ بھجادی اور رکنی اور بلرام جی چوڑ کھیلنے لگے جبکہ پہلے رکنی نے دس با زبان بلرام جی سے جیتیں اور وہ بہت روپیہ
 ہار گئے تب رکنی نے ابھان کر کے بلرام جی سے کہا کہ سب روپیہ تو تم ہار گئے اب کا بے سے کھیلو گے اور کلنگ دیش کا راجا بھی یہ بات
 لکھنے لگا تب بلرام جی شرمندہ ہو کر دس کروڑ روپیہ کی بازی لگا کر لوئے۔

مکر رکنی نے گات بلرام جی شرمندہ ہو کر دس کروڑ روپیہ کی بازی لگا کر لوئے۔	تو ابی ہم جیت ہیں نپٹے کر یہ داؤ
--	----------------------------------

دوہا کسب ہمارے من بکے جو نہیں کپٹ کھنڈا
 جب وہ بازی جیت کر یوٹی رسن روپیہ اٹھانے لگے تب سب راجا ادھرم سے بولے کہ رکنی نے بازی جیتی ہے یہ بات سنکر بلرام جی
 نے وہ روپیہ رکنی کو دے ڈالا اور دوسری بازی ایک ارب روپیہ کی لگا بلدیو جی نے پانسا پھینکا جب وہ بازی بھی بلدیو جی جیتے تب
 پھر سب راجا جھوٹھو بول کر کہنے لگے کہ رکنی بادی جیتا ہے اور کلنگ دیش کا راجا ہنسنے لگا جبکہ یہ ادھرم سب کا دیکھ کر بلرام کو رو دھ پیدا
 ہوا تب رکنی ابھان سے بولا کہ سنو بلرام جی تم سچ بات کہنے پر کیوں کر دھو کرتے ہو تم نے جنم اپنا گوالون کے ساتھ بن میں بتایا
 کہ راجا جی کھیل چوڑ کھیلنے کا تم کیا جانو جو کھیلنا اور دشمن سے لڑنا راجوں کا دھرم ہے۔

کہ راجا جی کھیل چوڑ کھیلنے کا تم کیا جانو جو کھیلنا اور دشمن سے لڑنا راجوں کا دھرم ہے۔	تم راجن کی بھما کو جانت نہیں بھما
--	-----------------------------------

دوہا بے جاے گھر نہ گئے رہے چراوت گائے
 یہ سنکر بلدیو جی کو ایسا رو دھ ہوا جیسے پورناسی کو سندر کی تہر تھتی ہی لیکن انھوں نے رکنی کے لحاظ سے اپنا کر دھ چھایا اور
 سات ارب کی بازی لگا کر کھیلے جب وہ بازی بھی بلدیو جی جیتے اور سب راجا جھوٹھو بول کر رکنی کا جیتنا بتانے لگے تب یہ آکاش بانی
 ہوئی کہ بازی بلدیو جی نے جیتی ہے تم کیوں جھوٹھو بولتے ہو جب آکاش بانی ہونے پر بھی سب لوگ ادھرم سے بلدیو جی کو جھوٹھو بنانے لگے
 تب بلدیو جی بڑا غصہ کر کے رکنی سے بولے کہ تو نے نالتے داری کرنے پر بھی سے دشمنی نہیں چھوڑی اب بھوجانی چاہے بڑا نہ چاہے
 بھلا میں جھگڑنا مارے نہیں چھوڑو نگاہ بات مکر یوٹی رسن نے سب راجوں کے سلفے اپنے بل دھوسل سے رکنی کو مار ڈالا جب
 کلنگ دیش کا راجا یہ حال دیکھ کر وہاں سے بھاگ چلا تب اسکو بھی چھڑا کر گھونسوں سے دانت اٹکے توڑ ڈالے اور دوسرے
 راجا لوگ جو اس بھما میں جھوٹھو بول کر بلدیو جی کو ہنسنے لگے ان میں کسی کا ہاتھ اور کسی کا پاؤں اور کسی ناک مارے گھونسوں کے توڑ ڈالی
 یہ حال دیکھتے ہی اور سب راجا اپنے پران کے ڈر سے بھاگ گئے جب بلدیو جی نے شام سندرا کے پاس جا کر سب حال وہاں کا
 سنا یا تب کیشو مورت انترجامی نے رکنی کا ادھرم سمجھ کر اپنے بھائی کو کچھ نہیں کہا اور وہاں سے دوٹھا اور دوٹھ اور رکنی اور سب
 براتیوں کو اپنے ساتھ لیکر شام سندرا دوار کا پری کو چلے۔

دوہا	آند سے ہوئے سدن کل سین بے ساتھ
------	--------------------------------

یاد رہے پوریک کے ماگھن پر چھ چھ نانتھ
 جب انکے آنے کا حال دوار کا باسیون نے سنا تب سب چھوٹے اور بڑے گاتے جاتے آگے سے آکر دوٹھا اور دوٹھ کو راج مندر
 میں لے گئے اور گھر گھر منگلا چار ہونے لگے اور بلرام نے راجا اگر سین سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ مہاراج آپ کے پتن اور پرتاپ سے

جب اوکھانے جاگ کر اُس پرش کو نہیں دیکھا تب بیا کل ہو کر کہنے لگی کہ اب میں اپنے پران پیارے کو کس طرح دیکھوں جو نہ جاگے کس طرح وہ میرا من چرا کر بھاگ جاتا اب جورات باقی ہو وہ کیسے کٹے گی۔

چوپائی

بن یتیم جینٹ اسپین	دیکھے بن ترست دین بن	کان سلوچا ہست دین بن	کمان گئے یتیم حاکم دین
	جو کہنے میں پھر لکھ لیون	پران ساتھ آنکے کردیون	

جب اوکھا اس طرح انڑوہ کو پہنے میں دیکھا اُس پر ہمت ہو گئی تب اُس روپ کا دھیان اپنے ہر دم میں رکھ کر بھینا پر پڑی رہی اسی سوچ میں اُسکو نیند نہ آئی جبکہ بہر دن چڑھے تک نہیں اٹھی تب اُسکی سہیلیاں اُس میں کہنے لگیں کہ آج کیا کارن ہو رہا ہے سو کر نہیں اٹھی جب وہ سب بگڑا کر اوکھا کا حال لینے کیواسے شیش محل میں گئیں تب سکوروٹی ہوئی بیا کل دیکھو ہمت سمجھانے لگیں لیکن وہ برہ کی ماری ہوئی نہیں اٹھی جب سہیلیوں سے چتر لکھا کھانڈ کی بیٹی نے اوکھا کا حال سناتے ہی راج کُنیا کے پاس جا کر دیکھا اوکھا چھپر کھٹ پر لیٹی ہوئی رو رہی ہے حال اُسکا دیکھتے ہی چتر لکھانے بگڑا کر پوچھا کہ ای پیاری آج تجھ کو کیا دکھ ہو جو اتنا رونا ہے اپنا بھید مجھ سے بتا تو میں اُسکی تدبیر کر دین مجھ کو تیری دیا سے یہ سامت ہے کہ جو دھون لوک میں جا کر جو کام کسی سے نہ ہو کر لاؤں برہما جی کے بروان دینے سے شاردادی اٹھوں ہر میرے ساتھ رہتی ہوں انکی کرپا سے میں برہما دک دیوتون کو بھی بس کر سکتی ہوں میرا گن اب تک تجھ کو نہیں معلوم تھا آج یہ تیری دشا دیکھ کر اپنا حال کہا۔

چوپائی

اب تو کہ سب اپنی بات	کیسے کٹی آج کی رات	مجھ سے کہت کر موت پیاری	پورن کر ہوں آس تھاری
دوپا	انگ انگ بیا کل مہا منو لگیو ہے پریت	کنور گٹ سمجھائے کے کا سون بارھو بیت	

اوکھا یہ پیچ کی بات سنکر چھپر کھٹ سے اتر پڑی اور بجا سمیت پاس کر دھیرے سے بولی کہ اے سکھی میں تجھ کو اپنا بھو جانکر رات حال کہتی ہوں تو یہ بات اپنے من میں رکھ کر جو تدبیر تجھ سے بن پڑے وہ کچھو۔ آج رات کو ایک پرش شام برن کل میں بہت سے میری بھینا پر پہنے میں آٹھا جبکہ اُسے پریم کی باتیں لکھ کر میرا من ہر لیا تب میں نے بھے چھوڑ کر اُسکو گلے لگالے کے واسطے اپنا ہاتھ پھیلا تا تب جاگ اٹھے سے پھر اُسکو نہیں دیکھا لیکن وہ موہنی روپ آنکھوں میں بس رہا پورا اسکا نام اور گھر میں نہیں جانتی۔

چوپائی

واکی چھب برنی نہیں جائے	میر و من کے گویو چرا	من لاگیو تہ صورت ماہین	اک چھن کھوں بھوت ماہین
جب میں کیلاس بہت پر رہا پڑھتی تھی تب مجھ سے شری پارتی جی نے کہا تھا کہ تیرا سوامی پہنے میں اگر لیکھا تو اُسکو ڈھونڈ کر باؤں۔			

دہی پت آج مجھ کو پہنے میں ملا تھا لیکن اُسکو کمان ڈھونڈ کر باؤں۔

چوپائی

دوپا	پڑی نیند نہیں دھرے نہیں جت چٹن	وہ مورت سنگھ دھام کی ڈھونڈت ہوں ن بن	جب اوکھا حال لکھ کر ٹھنڈی سانس لینے لگی تب چتر لکھانے کہا کہ اے پیاری اب تم کسی بات کی چتامت کر دین تمہارے چتر چٹ چٹ کو جان ہو گا دران سے لا کر ملا دوں گی تم اگیا دو تو میں تینوں لوک میں جتنے سند پرش ہیں جن کی تصویر کھینچ کر دکھلا دوں
------	--------------------------------	--------------------------------------	--

تم اُن میں اپنے جت چور کو بچا کر مجھ سے بتا دو پھر اُسکا لانا میرا کام ہو یہ بات سنتے ہی اوکھا خوش ہو کر بولی کہ بہت اچھا میں اپنے جت چور کو بچانے لگی یہ بات سنتے ہی چتر لکھا کنیش جی اور شاردادی کو مناکر تصویر کھینچنے لگی اور دیتا اور کٹر اڑک کی کڑوڑوں تصویریں کھینچ کر اُسکو دکھلائیں جب اوکھانے اپنے جت چور کو اُس میں نہیں پایا اُسے شری کرشن جی اور پر دمن جی کی تصویر کھینچ کر اوکھا کو دکھلائی جب وہ تصویر دیکھتے ہی اوکھا اس طرح بخت ہو گئی جس طرح استری اپنے سے سڑک کو دیکھ کر بخت ہو جاتی ہے وہ چتر لکھا سے بولی کہ میرا جت چور اُنھیں کے ہنس میں ہو گا یہ بات سنتے ہی جیسے چتر لکھانے انڑوہ کی تصویر کھینچ کر راج دلاری کو دکھلائی وہ ایسے اوکھا بیہوش ہو گئی جب جت اُسکا ٹھکانے ہوا تب چتر لکھا سے بولی کہ سپنے میں یہی پرش میرا من چرا لیکھا کہ اب ایسی تدبیر کرنا چاہیے کہ جس میں یہ مجھ کو بے نہیں تو میرا پران اُسکے برہ میں نکلا جا رہا ہے یہ بات سنکر چتر لکھا بولی کہ اے پران پیاری اب یہ پرش میرے ہاتھ سے بچ کر نہیں جاسکتا یہ جہنسی گل میں شری کرشن جی کا پوتا اور پر دمن کا بیٹا انڑوہ نام دوار کا پڑی میں رہتا ہوں اور سندرشن چکر کی رچھا کرنے سے کوئی آدمی یا دیوت یا راجچس بغیر حکم شری کرشن جی کے وہاں نہیں جاسکتا یہ بات سنتے ہی اوکھا اُداس ہو کر بولی کہ جو وہاں پہونچنا ایسا کٹھن ہے تو میرے پران ناٹھ کو کس طرح لے آوے گی چتر لکھانے کا کہ تو چنتا نہ کر دین تیرے واسطے ایک مرتبہ تدبیر کرتی ہوں جب یہ لکھ کر چتر لکھا چلے بنکر وہاں سے اڑتی ہوئی دوار کا پڑی کے پاس پہونچی تب اُسے کیا دیکھا کہ سندرشن چکر چاروں طرف گھوم کر اُس پرپی کی رچھا کر رہا ہے اور بغیر اُسکے حکم کے کوئی دوار کا پڑی میں نہیں جاسکتا جبکہ یہ حال دیکھ کر وہ کھڑی ہو رہی تب پریشور کی اچھا سے نار دمن نے وہاں آکر چتر لکھا سے پوچھا کہ تو یہاں کس واسطے آئی ہو جب چتر لکھانے نار دمن کو دندوٹ کر کے اپنے آنے کا حال سب اُسے کہہ دیا تب نار دمن نے اُسکو ایک منتر بتا کر کہا کہ تو سادھو کا بھیس بنا کر دوار کا میں جا سندرشن چکر تجھ کو نہیں روکے گا اور انڑوہ کو مانا ترے لڑتے وقت میرا سترن کرنا چاہیے جب ایسا لکھ کر نار دمن چلے گئے تب چتر لکھانے اُسوقت بدیشو کا روپ تمال وکمال بنالیا اور اندھیری رات میں شام گھٹائے کے ساتھ بجلی کی طرح چلتی ہوئی دوار کا پڑی میں چلی گئی اور سندرشن چکر نے بدیشو بھکر نہیں روکا تب اُسو نہ بھتی ہوئی انڑوہ کے محل میں جہاں وہ بھینا پر لکھا سو یا ہوا پہنے میں اوکھا کے ساتھ بھا کر رہا تھا پہونچی اور اُسکو وہاں سے ڈھونڈتی ہوئی انڑوہ کے محل میں ایک ساعت میں اُسکا پلنگ اوکھا کے محل میں جا کر رکھ دیا اور اوکھا سے بولی کہ میں نے بھینا سمیت اٹھا کر لے آئی اور ایک ساعت میں اُسکے ساتھ بھا کر اوکھا یہ حال دیکھ کر چتر لکھا کے پاؤں پر گر پڑی اور ہاتھ جوڑ کر اٹھا کر جت چور کو بیان لا کر پہونچا دیا اب تم اُسکے ساتھ بھرتیں یہاں لا کر اپنا اقرار پورا کیا اب عمر بھر تیرا احسان نہ بھولوں گی کہنے لگی کہ تو دھن ہے جو تو نے میرے جت چور کو ساعت بھر میں یہاں لا کر اپنا اقرار پورا کیا اب عمر بھر تیرا احسان نہ بھولوں گی یہ سنکر چتر لکھا بولی کہ سسار میں پر لیکار کے برابر کوئی اچھی بات نہیں ہو اب تم اپنے پران پت کو جگا کر اپنی اچھا پوری کرو یہ کہہ کر چتر لکھا اپنے گھر چلی گئی اور اوکھا ڈر اور شرم سے اپنے من میں کہنے لگی کہ کس طرح اسکو جگا کر منور ہوا اپنا پورا کروں پھر کچھ شوج بجا کر جب راجا ماری بیٹھے سردن سے بین بجائے لگی تب انڑوہ نے جاگ کر چاروں طرف دیکھا اور اپنے کو دوسرے مکان میں پا کر من میں کہا کہ مجھ کو یہاں پلنگ سمیت کون لے آیا۔

من میں کہا کہ مجھ کو یہاں پلنگ سمیت کون لے آیا۔	دوپا	تا ہی بدھ مو کو بھیجوا نوچھ اُتبات
پہلے شری پر دمن کی سنی ہتی اُن بات		

انروزہ تو یہی مسوچ اور بچار کر رہے تھے اور اوکھانے پران ناٹھ کو جاگتے دیکھ کر وہ پُرس اُنکا آنکھوں کی راہ اپنے لگی تب انروزہ نے
اُس سندری کو دیکھ کر کہا کہ اے پران پیاری تم کون ہو اور بچکو کو سوسے بیان اٹھا لائیں جب اوکھا اس بات کا کچھ جواب نہ دیکر شرم
کونے میں ہٹ گئی تب انروزہ نے اُسکا ہاتھ پکڑ کر اپنی بچیا پر بیٹھا لیا اور پریم بھری باتیں مکمل شرم چھڑادی جبکہ دونوں نے آپس میں
گندھرب بواہ کر کے اپنے من کی اچھا پوری کی تب انروزہ نے ہنس کر اوکھا سے پوچھا کہ اے پران پیاری تو نے مجھے کس طرح دیکھ
یہاں سنگایا یہ سنکر اوکھا بولی کہ میں تجھ کو سنے میں دیکھ کر بہت موہت ہو گئی پھر دیکھا بچکو تھا رے برہ میں ہیا کل دیکھ کر نہ معلوم تھک
یہاں لے آئی یہ بات سنکر انروزہ بولے کہ اے پران پیاری آج میں بھی تجھ کو سنے میں دیکھ کر تیرے ساتھ اپنا بواہ کر رہا تھا نہ معلوم کون
بچکو بیان اٹھا لایا جب میں میں کی آواز سنکر جاگا تب بچکو دیکھا اسی طرح سکھ اور بلاس کرتے ہوئے سبیرا ہو گیا تو اوکھانے انروزہ
کو اپنی سکھی اور سہیلیوں سے چھپا کر کہیں الگ رکھا اور اُسکی سیوا آپ کرنے لگی جب کئی دن کے بعد انروزہ کا حال سب سکھی اور
سہیلیوں پر ظاہر ہو گیا تب اوکھا اُنکو چھتیس طرح کے نمجن کھلا کر اچھا اچھا کھلا اور گناہنا نے لگا۔

ایک دن اوکھا اور انڈھ اُپس میں چڑھ گیا۔ اس وقت اوکھا کی ماما اپنی بیٹی کو دیکھنے آئی تو انڈھ کی سندرتانی دیکھ کر بہت خوش ہو کر دبے پانوں پھر گئی اور اوکھا اور انڈھ یہ حال نہ جان کر جیون کے تیون کھیلنے رہے چار مہینے انڈھ کا حال چھپا کر بچہ اس طرح کھلایا کہ ایک دن اوکھا نے انڈھ کو سوتا ہوا دیکھ کر یہ بچار کیا کہ میرے باہر نہ جانے سے سب لوگ سند بہہ گئے ہیں بچار کو دیکھا اپنے رنگ محل کا دروازہ کھول کر باہر نکلی اور ساعت بھر میں پھر بند کر کے بھیتر چلی گئی اور انڈھ کے ساتھ بچار کے محل اس محل کے چوکیداروں نے آپس میں کہا کہ دیکھو بھائی آج کیا کارن ہو جو راجا کی بیٹی اتنے دنوں بعد باہر نکل کر پھر لائے پانوں محل میں چلی گئی یہ بات سن کر دوسرا دربان بولا کہ میں اوکھا کا محل آنکھوں پر بند دیکھ کر وہاں کسی مرد کے بولنے کی آواز سننا ہوں یہ سن کر دوسرے نے کہا کہ جو یہ بات سچ ہو تو باناسر سے کہہ دینا چاہیے دوسرے نے کہا کہ راجا کی بیٹی کی چغلی کھانا نہ چاہیے چپ چاپ بیٹھے رہو ہونیوالی بات آپ کھل جائیگی جو وقت وہاں لوگ آپس میں یہ چچا کر رہے تھے اسی سے راجا باناسر بہت شور مچا رہا تھا کہ ہمارا راج بہت دن ہوئے کہ وہ دھو جا آپ سے آپ ٹوٹ کر گر پڑی ہو یہ بات سنتے ہی باناسر خوش ہو کر اور شرمی مہادیو سوامی کا ہوا کہ کر کے بولا کہ دھو جا کرنے سے معلوم ہوتا ہو کہ میرا دشمن لڑیو لا پیدا ہو یا یہ بات باناسر کے منہ سے نکلتے ہی ایک چوکیدار نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اسے پر تھوئی ناخہ راج کُنیا کے محل میں کئی دن سے ایک پُرش کے منہ سے بولنے کی آواز سننا ہوں لیکن یہ نہیں معلوم کہ وہ کون ہو اور کس سے آیا ہو یہ سنتے ہی باناسر کو دھرمین آکر اختیار لیے ہوئے دبے پانوں اوکھا کے محل میں چلا گیا تو کیا دیکھا کہ ایک پُرش شایم رنگ بہت سند اوکھا کے پاس پلنگ پر سوتا ہے اسکا سو روپ دیکھتے ہی باناسر نے خوش ہو کر کہا کہ یہ اوکھا سے بواہ کرنے کے لائق ہے لیکن اس کی شرم سمجھ کر محل سے باہر چلا آیا اور اپنے ساتھیوں سے بولا کہ میرا دشمن ابھی سوتا ہے اور سوتے ہوئے کو مارنا نہ چاہیے اسلئے تم لوگ اس محل کو گھیر کر کھڑے رہو جس میں وہ بھاگے نہ پاوے جب سو کر اٹھے تب مجھ سے اگر کہنا یہ حکم دیکر باناسر اپنی سجا میں چلا گیا اور بہت دن تک مکان گھیرنے کیواسلئے بھیج کر لائے کہ تاکو وہاں چلو میں بھی وہاں پہنچا ہوں اسکا حکم پاتے ہی جب ہزار دن چلو انوں

۱۰۔
 لکھنؤ میں لکھ لیا اور انڈو اور اوکھا اچانک جاگ کر کہیں میں جو بڑھکھنے لگے تب ایک چوکیدار نے جاگ کر باناسر سے کہا کہ ابکا دشمن نہیں
 ہے جاگا تو یہ حال سنتے ہی اسنے تلوار اور ترشول لیے ہوئے اوکھا کے دروازے آکر لٹکا راکہ تو کون چور راج مندر میں گھسا ہوا جلدی
 کل میرے سامنے آ تو میں تجھ کو دزدوں اب تو یہاں سے بچ کر جیتا اپنے گھر نہیں جاسکتا جب اوکھا نے باناسر کی آواز سنی تب
 رتی کا پتہ ہونی انڈو سے بولی کہ امیران ناٹھ میرا باپ بہت دیت ساتھ لیکر تمھارے بکڑے کیواسطے چٹھا آیا ہوا اب تم اسے ہاتھ
 سے کیونکر بچو گے یہ بات سنتے ہی انڈو اور اوکھا کو دھیرج دیکر بولے کہ اے پران پیاری تم دیکھتی رہو میں ایک ساعت میں دیوگن کو
 مٹا دوں گا یہ کہہ کر جیسے انڈو نے کچھ منتر پڑھا ویسے ایک سو ساٹھ ہاتھ کا پتھر جسکو شلا کہتے ہیں اُنکے پاس آہو چٹھا جب انڈو دھجی نے
 وہ شلا ہاتھ میں لیکر باناسر کی لکھار تپ وہ اپنے شور بہرہ سمیت اسطرح انڈو پر چھٹا جسطرح شمد کی کھٹیاں چٹا اُجاڑنے والے پر
 اُنے اور جو دھان سے بھیو پر سبر جھڈ

جھنڈ کا جھنڈ ٹوٹی ہیں۔
 اُن سے اور جودھان سے بھیو پر سپر جھنڈ
 دوبا | تھیں دیکھ کو پے تھی مہا بلی اُڑدھ
 جب باناس کی اگیا پا کر سب دیت اپنے اپنے تھیا رائز دھ جی پر چلائے گئے تب انھوں نے کرودھ کر کے اُسی شلا سے دیون کو
 مارنا شروع کیا جسکی چٹ سے مت سے دیت مر گئے اور کچھ گھائل ہو کر گر پڑے اور باقی اپنا پران لیکر بھاگ گئے جب باناس نے دیکھا
 کہ یہ شخص بڑا بدست ہو جنے سب فوج میری مار کر مٹا دی تب نے ناگ پھانس جوشری مہادیو جی نے دی تھی پھینک کر اُڑدھ کو
 اس میں پھنسا لیا اور اُسی طرح باندھے ہوئے اُڑدھ کو اپنی بھاین لیجا کر کہا کہ اے بالک اب میں تیرا پران لوں گا جو تیرا سہایک ہو اپنی
 لچٹھا کرنے کے واسطے بلا۔ اُڑدھ جی نے اپنے من میں بجا کر کیا کہ جو میں اپنے بل سے ناگ پھانس کو توڑ کر نکلیاؤں تو شری شیو جی مہاراج
 کا اپنا ہونگا اسلئے ٹھکرو دھکھ ہو تو کچھ چنتا نہیں لیکن شری مہادیو جی کا بچن جھوٹا کرنا نہ چاہیئے جو اچھا پر مشور کی ہوگی وہ ہوگا یہاں اُڑدھ
 بندھے پڑے ہوئے بہت طرح کا سوچ اور بچار کر رہے تھے اور اوکھا اُنکا حال سنتے ہی بیا کل ہو کر خبر لکھا سے بولی کہ اے سکھی ایسے
 جیسے پردھ کر رہی جو میرا پران پیارا دھکھ پاوے اور میں سکھ سے رہوں ایسے جینے سے میرا پران نکلیاے تو اچھا ہو جب یہ لکھ اوکھا بہت
 بلاپ کرنے لگی تب چیز لکھا اُسکو دھیرج دیکو بولی کہ تو کچھ چنتا نہ کر تیرے پت کا کوئی کچھ نہیں کر سکتا ابھی شام اور بارام جڈنہیوں کو
 ساتھ لیکر شونت پڑیں پہونچتے ہیں اور سب دیون کو مار کر تھے اُڑدھ سمیت دوار کا پریمی کو لیجا وینگے اور وہ جس راج کتیا کو سندری
 سنتے ہیں اُسکو بنا لینگے نہیں رہتے اُڑدھ اُنھیں شری کرشن جی کا پوتا ہو جو گڈن پڑ سے شش پال اور جرانہ آدک بڑے بڑے پرتانی
 مارجن کو جیت کر مکنی راجا بھی شک کی بیٹی کو ہر لائے تھے یہ بات چتر لکھا کی سنکر اوکھا بولی کہ اے سکھی اپنے پران ناٹھ کو ناگ پھانس
 میں بندھے سُکر میرا کلیجا جلا جاتا ہو اور مجھکو کھانا پینا سونا بیٹھنا کچھ اچھا نہیں لگتا باناس جی نے مجھکو بھی اُڑدھ کے ساتھ مار ڈالے تو اچھا ہو
 لیکن ایسے بڑے دھکھ میں مجھ سے اسکا ساتھ چھوڑا نہیں جاتا ایسا لکھ اوکھا باہر چلی گئی اور لاج چھوڑ کر راج سبھامین اُڑدھ کے پاس
 جا بیٹھی یہ حال سنتے ہی باناس نے اسکو دھ اپنے پیسے کو بلا کر کہا کہ تم اپنی بہن کو یہاں سے لیجا کر گھر میں بیٹھا رکھو اور پھر اسکو باہر نکلنے
 دعو یہ بات سنتے ہی اسکو دھ نے اوکھا کے پاس جا کر کرودھ سے کہا کہ تو نے لوک لاج چھوڑ کر اپنے ماما اور پتا کا نام ڈبویا میں تجھکو ابھی
 مار ڈالتا لیکن پاپ ہونے سے ڈرتا ہوں اوکھا نے جواب یا کر کہ بھائی جو چاہو سو کو اور کرودھ نے تو شری پاربتی جی کے بردان سے یہ پت
 پایا ہے اب جو اسکو چھوڑ کر دوسرے سے براہ کروں تو سنائیں اپنے کو کلنک اُنکاؤں برھما جی نے جو میرے بھاگ میں لکھ باٹھا وہ ملا اسکے ساتھ چلا

سے بھگو پشور جانکر میری پوجا کرتا تھا اب یہ آپ سے میرے بھگو اپنی سفارش کرنے کے واسطے آپ کے پاس لے آیا ہے مجھ پر دیاں ہو کر
ایرا دھجھا کیجئے اور اسکو پر ملا دینے بھکت کے گل میں جانکر اچھے دان دیجئے۔

دوہا | اکیا دیجئے جگر کو ماکن پر پھر بر جنتا تھا | اور بھجا سب کاٹ کے رکھے چارون ہاتھ |
جب شری بھولا نا تھا نے اس طرح بنے پوربک شری کرشن جی کی استت کی تب ترلوکی نا تھا ہنسکو بولے کہ اے بھولا نا تھا ہم میں اور
میں بھید سمجھنے والا آدمی ضرور نہک بھوگے گا اور تمہارا دھیان کرنے والا انت سے بھگو پاوے گا اور تمہارے کہنے سے بننے بانا کر جو جی
روپ بنادیا جسکو تپنے بردان دیا اسکا بناہ میں نے کیا۔

دوہا | آیس دھجو جگر کو ایسی بدھ ہر نا تھا | اور بھجا سب کاٹ کے رکھو چارون ہاتھ |
اے کیلا سبت میں نے پر ملا دھکت بانا کر کے پروا سے یہ اقرار کیا کہ تیرے بنش کو اچھے دان دیا اسلئے جو تم نہ کہتے تو بھی اسکا پران
نہ لیتا لیکن بانا کر پڑا بھجان کر کے کیسا اپنے برابر نہیں سمجھتا تھا اسواسطے میں نے سب ہاتھ اسکے کاٹ کر اسکو چھوڑ بھی روپ بنادیا اور
سب اپلا دھو اسکا جھا کر کے تمہارا پار کھدا اسکو کیا یہ بات سنتے ہی بھولا نا تھا خوش ہو کر کیلا س پریت کو چلے گئے تب بانا کر نے بے کیا
کہ اے سیکھ نا تھا جس طرح آپ نے کر یا کر کے اپنا درشن دیا اس طرح اپنے چرون سے میرا گھر پوچھ کر تیرے اور باز دھو کو ادھکا سے بواہ کر اپنے ساتھ
لیجائے یہ بات سنکر برہما میں بہاری بھکت ہنکاری پر خوش سمیت بانا کر کے گھر چلے گئے بڑی خوشی سے پیتا براہ میں بھجاتا ہوا دار کا
کورا ج مندر پر پہنچا کر چڑا اسکا سن پڑھا لا اور چرن کل اکا دھو کر چنارت لیا اور ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے دینا نا تھا جن چرون کا درشن
برجھا دک دیتا اور سنکا دک رکھشرون کو بھی جلدی دھیان میں نہیں ملتا ان چرون کو دھو کر آج میں اپنے کل پر وار سمیت کرتا رہتا ہوا
اے مہا پر بھو اٹھین چرون کو دھو کر بھاجی نے وہ جل اپنے کندل میں رکھا اور شری مہا دیو جی نے وہی جل اپنے ماتھے پر بٹھا دیا
وہی جل بھگی تھنے بڑی تپسیا سے اپنے چوکھون کے تارے کیواسطے مرت لوک میں لا کر سناری جو ونکا اودھار کیا اور وہی جل سنار
گنگا جی ہو کر پکٹ ہوا جنکا درشن اور انسان کرنے سے بہت جنون کے پاپ چھوٹ کر دینا کے لوگ نکلت پاتے ہیں یہ استت کر کے
باننا کر نے اودھار کو راج مندر سے بلا بھیجا اور اتر دھو کی پڑی اور تھکر پنی کاٹ کر اگلوا سان کرایا اور اچھے گئے اور کپڑے پہنا کر پوربک
اودھار کو اتر دھو سے بواہ دیا اور بہت رتن اور سونا اور چاندی اور کپڑا اور گنا اور گھو اور رتھ اور ہاتھی اور گھوڑے جنگی کچھ
گنتی نہیں ہو سکتی جین میں دیکر دھار کا نا تھا کو اودھار اور اتر دھو سمیت ہدا کیا تب شری کرشن جی نے بانا کر کو اپنی طرف سے راجا جی بھنگال
دیا اور دوٹھا اور دھن کو ساتھ لیکر آندھ سے دھار کا کو چلے آئے اے کا حال سنتے ہی جینشی لوگ آگے سے آکر منگلا چار منانے
ہوے راج مندر پر لیگے اور کہنی جی اپنے گل کے موافق ریت رسم کر کے اتر دھو جی کو دو وطن سمیت محل میں لے گئیں اور سب
دھار کا باسیون نے گھر گھر منگلا چار منایا اتنی کھانسا کر شکریہ جی بولے کہ اے راجا جو کوئی ہر روز سمیرے اس ادھیان سے
دھیان اور اسمرن کیا کرے گا وہ لڑائی میں بہت دشمنوں سے بھی نہ ہارے گا۔

دوہا | یہ لیللا اوجت مہاکے سے جو کوے | کے سدا سکھ پیداجر کی تھانہ ہوے |

اودھیاے چوٹھکھ کتھا راجا نرگ کی

شکریہ جی نے کہا اور راجا پر بھکت ناگ گل میں نرگ نام بڑا برتانی اور دھرماتما پیدا ہوا تھا جو بے انتہا گودین بدھ پوربک برہمنوں کو
دان دیتا تھا اگر کوئی چاہے تو گنگا جی کی رنیکا اور برسات کی بوندین اور اکاش کے تارے گن لے لیکن اسکے کے ہوے
گودانوں کی گنتی کرنا بہت مشکل ہو ایسا دھرماتما راجا تھوڑا پاپ انجان میں کرنے سے گرگٹ ہو گیا تھا اسکو شری کرشن جی نے اپنا درشن
دیکر اودھار کیا اتنی کھانسا کر راجا پر بھکت نے پوچھا کہ اے مہن نا تھا ایسا دھرماتما راجا کون اپلا دھو کرنے سے اس حال کو پہنچا اسکی کتھا
کیسے شکریہ جی بولے کہ اے راجا پر بھکت راجا نرگ ہمیشہ نیم کر کے ہر روز ہزاروں گودین بدھمنوں کو بدھ کے موافق دان کر کے دیتے تھے
بھوجن کرتا تھا ایک دن اسکی دان دی ہوئی گودا کر بنا دان دی ہوئی گودوں میں مل گئی راجا نے بے جانے اس گود کو دوسرے براہمن کو
دان کر دی اور وہ براہمن گود لیکر اپنے گھر چلا اور پہلے دان لینے والے براہمن نے اپنی گود پچان کر اسکو راہ میں روکا تب دونوں آپس
میں جھگڑا کرتے ہوئے گوسمیت راجا نرگ کے پاس لے راجا نرگ نے دونوں براہمنوں سے ہاتھ جوڑ کر کہا۔

چو پائی | کوو لاکھ روپیتا لیکو | گیت اک کا ہو کو دیو |
یہ بات سنتے ہی وہ براہمن کرودھ کر کے راجا سے بولا کہ جو گوسمیت لکھتے تھے دان لی اسکو کروڑ روپیہ پانے پر بھی نہ دینگے یہ گود
ہمارے پران کے ساتھ ہو یہ بات سنکر راجا نے بتی کر کے اُسے کہا کہ اے مہاراج یہ بات انجان میں ہوئی ہو تم ایک گود کے بدلے
لاکھ گود لیکر کرودھ اپنا چھو کر و جبکہ لاکھ روپیہ اور لاکھ گود دینے پر بھی دونوں براہمنوں نے نہیں مانا اور وہ گود چھوڑ کر اور یہ شاپ دیکر اپنے
گھر چلے گئے کہ تو نیاتے نہ کر کے گرگٹ کی طرح سر ملاتا ہوا اسلئے گرگٹ ہو جاتا راجا نے اُداس ہو کر کہا کہ دیکھو انجان میں مجھ سے یہ پاپ ہو گیا
سو کیسے چھوٹیکا ایسا بچار کر راجا نے اس پاپ سے چھوٹنے کیواسطے اور بہت سادان براہمنوں کو دیا یہ اسکا سند یہ وہ چھوٹا جب کچھ دن
بعد راجا چم گیا اور جم دوت اسکو حراج کے پاس لیگے تب حراج نے راجا کو بڑے اور سے اپنے پاس لکھا سن پر بٹھا کر کہا کہ اے راجا تمہارا
بہت قیمتی ہو کر تھوڑا پاپ بھی ہو اس سے تم پہلے اپنے قیمتی کا شکریہ ہو گے یا پاپ کا دھو گے یہ بات سنکر راجا بولا کہ مہاراج پہلے اپنے پاپ کا دھو
بھوک کر پیچھے سے قیمتی کا شکریہ ہو گون گایہ بات سنکر حراج نے کہا کہ تم نے انجان میں جو دان کی ہوئی گود دوسرے براہمن کو دان کر دی
تھی اس پاپ سے تمکو گرگٹ ہو کر کچھ دنوں تک اندھیارے کنوئین میں رہنا پڑے گا جب دوا پر کے انت میں برہم پریشور
شری کرشن نام سے اودھار لیکر تھوڑا درشن دینگے تب تمہاری نکلت ہوگی یہ بات حراج کے منہ سے نکلتے ہی راجا گرگٹ ہو کر گر پڑا اور سرد
کے کنارے ایک اندھیرے کنوئین میں رہنے لگا جن دنوں شری کرشن جی بانا کر کو جیت کر دھار کا پہنچے انھیں دنوں پر خوش اور
شام آدک جینشی اُس کنوئین کی طرف شکار کھیلنے گئے تب ایک لڑکا پیاسا ہو کر اسی پر پانی بھرنے گیا تو کیا دیکھا کہ ایک گرگٹ سے
کنوان بھرا ہوا یہ اچھوج دیکھ کر اُس لڑکے نے اپنے ساتھ والے لڑکوں کو بلا کر وہ گرگٹ دکھایا۔

دوہا | دیادان سب پیر پر کینھو ہی جبار | یا کرگٹ کو کوپ تے ہم کاڑھین اک بار |
جملہ لڑکوں کے بہت تدبیر کرنے سے بھی وہ گرگٹ کنوئین سے نہیں نکلتا تب انھوں نے اکر یہ حال شری کرشن جی سے کہلنے کیا کہ
اے مہاراج آپ دیا کی راہ سے چلکر اُس گرگٹ کو نکالے شام سندرا نتر جامی نے یہ بات سنتے ہی اُس کنوئین پر جا کر جیسے اپنا
چرن اُس کو چھو اویا ویسے وہ گرگٹ آدمی کی صورت سندر گنا اور کپڑا پہنے راجون کی طرح ہو گیا۔

دوہا تاکے ماتھے مکٹ کی شو بھاکھی نہ جائے

اور وہ کتھن سے لکھ کر چرون پر گر پڑا اور ہاتھ جوڑ کر دلا کہ اے بھینٹہ ناٹھ آپ نے بھکو بڑے دکھ میں درشن دے کر ادھار کیا سوائے آپ کے بھائی اے ادھری کو شک دینے والا تینوں لوگ میں کوئی نہیں ہے جب اس طرح راجانگ کرشن بھگوان کی بہت اشت کرنے لگا تب پڑھیں اؤک لکھوں نے یہ تعجب دیکھ کر شری کرشن جی سے پوچھا کہ اے مہا پرہویہ کون ہے اور کس پرادھ سے گرٹ ہوا تھا اسکا بھ کبے جس میں اہم اسدھ چھوٹ جاے جب یہ بات شام سندر نے سنی تب اپنے انجان کی طرح راجانگ سے پوچھا کہ تم کوئی دیوتا ہو کسی دیش کے راجا ہو کون ہو اور کس واسطے گرٹ کے قن میں پڑے تھے راجانگ نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے انترجامی آپ سے کچھ چھپا نہیں ہے لیکن آپ کی اگیا سے اپنا حال کہتا ہوں سنئے کہ میں اگلے جنم میں راجا چھوٹا کہ کا بیٹا نرگ نام پڑا پر تائی راجہ ہو کہ دن ہزار گھوڑے تھے اور بید پاشی براہمن کو بدھ اور بک ہر روز دان دیتا تھا اور سوائے گنودان کے بہت سے مکان بنوا کر سب ماں سمیت دان کیے تھے اور براہمنوں کی لڑکیوں کے بواہ بھی کر دیتا تھا اور بڑے بڑے ڈھیر اناج اور مٹھائی کے براہمنوں کو دان دے بہت سے دیوتا تالاب وغیرہ سنساری جوؤں کے پانی پینے کے واسطے بنوا دیے تھے جگت میں میرے دان اور اچھے کم کرنے جس ایسا پھیلاتا تھا کہ جسکا برن نہیں کر سکتا ایک ن ایسا بنچوگ ہوا کہ میری دان دی ہوئی ایک گنود براہمن کے گھر سے بھاگ آئی اور جو تین میں نے دوسرے دن دان دینے کیواسطے منگائی تھیں ان میں ملٹی جب پر ات سے انجان میں وہ گنود دوسرے براہمن کو دان کر دی اور دان لینے والے براہمن نے راہ میں اس گنود کو پھینا تب دونوں براہمن جھگڑا کرتے ہوئے گنود سمیت میرے پاس آئے میں نے ان سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ مجھ سے لاکھ روپیہ یا لاکھ گنود اسکے بدلے لیکر اپنا جھگڑا چھوڑ دو لیکن انھوں نے نہیں مانا اور گنود چھوڑ کر اپنے گھر چلے اور جاتے وقت جھکو شاپ دیا کہ تو گرٹ کی طرح سر ملاتا ہو اسلئے تو گرٹ ہو جا جب کچھ دنوں کے بعد میں مر گیا تب اسی شاپ جمران نے جھکو گرٹ کا تن دیکر اس کو میں میں ڈال دیا اور میرے بے کرنے پر یہ کہ شری کرشن جی کے درشن پانے سے تیری جگت ہوئی اس سے آپ کے درشن کی اہلا لکھ رکھتا تھا آج اپنے اپنے مکمل رہی چرون کا درشن دیکر میرا ادھار کیا جس طرح اپنے مجھ ایے ادھری کو اپنا درشن دے کر تار تھ کیا اس طرح دیال ہو کر ایسا بردان دیتے جس میں آپ کے چرون کی بھکت بھکونی رہے جب شری کرشن جی نے راجانگ کو اچھا پور بک بردان دیکر دیکھا اور وہ اچھے ہانوں پر پھوکر دیو لوک چلا گیا تب شری کرشن جی نے اپنے سنتان اور چھ بنشیوں سے جو دان کھڑے تھے کہا کہ دیکھو براہمن کی اتنی بڑی مہار کہ بنا پرادھ بھی براہمن کسی پرادھ کرے تو اسکے واسطے اچھا نہیں ہوتا گیانی کو جا ہے کہ کسی براہمن کا مال نہ لے جس طرح اگ کھانے سے ٹھہر جاتا ہے اسی طرح براہمن کا انس لینے والے کا حال سمجھنا چاہئے نہ کہ کھانے سے ایک آدمی مرنا ہے اور براہمن کا انس جو لیتا ہو اسکے گل پر وار کا پتا نہیں لگتا نہ کھانے والا علاج سے اچھا ہوتا ہے لیکن براہمن لینے والے کا دکھ چھوٹنے کے واسطے کوئی آپا ہے کام نہیں آتا جو آدمی لاعلمی میں بھی براہمن کا مال زبردستی چھین لیتا ہے اسکے دے دیکھا ماتا اور دس لپٹا کے ترک بھوگے میں اور جو لوگ دان دیا ہوا اپنا براہمن سے پھر لیتے ہیں انکو ساٹھ ہزار برس تک نیک کا پتا ہو کر بھرنج ذات میں جنم لیتا ہو لیکن اگر پھر اسکا کئی مرتبہ گر کر جب پیدا ہوتا ہو تب کنکال دھوئی ہو کر جنم اسکا آخر ہوتا ہے راجانگ کی دشا جس سے انجان میں ادھرم ہوا تھا دیکھ کر یہ بات سچ سمجھنا چاہیے۔

دوہا دان دیت رنج راج کو بھن کرے جو کوے

سو ہووے ات با تلی نرک باس تہرہ ہوے

جو براہمن تلوار کھینچ کر مارنے آوے تو میرا پنا اسکے چرون پر رکھ دینا اچھت ہو اور سوائے ادھینتائی کے اسکو ٹھوکر چن کسانہ چاہیے میرے اوپر براہمن کرو دھ کرے یا بری بات کہے تو میں کچھ برانہ مانکر اور اسکی سیوا کرتا ہوں تم لوگوں نے سنا ہوگا کہ بھگت رکھیشور نے بنا پرادھ سوتے وقت میری چھاتی میں لات ماری تھی تب میں پاؤں اٹکا یہ سمجھ کر دانے لگا کہ میری چھاتی کی چوٹ اٹکے نہ لگی ہو یہ سمجھ کر براہمن کا سناں کرنا اچھت ہو اور براہمن کے خوش ہونے سے لوگ اور پر لوگ دونوں بنتے ہیں اور براہمن سے جھوٹ بولنا اور سو لینا نہ چاہیے جو لوگ براہمن کو میرے برابر نہ جان کر اس میں کچھ بھید سمجھتے ہیں انکو ضرور نرک بھوگنا پڑتا ہے اور براہمن کے ماننے والے میرے چرون کی بھکت پا کر پریم بد کو پہونچتے ہیں اسلئے تم لوگ میرے کہنے کے موافق کیا کرو۔

دوہا ایسی بدھ سمجھاے کے ماکھن پر بھج جدرائے

ادھیائے مینسٹھ - جانا بلرام جی کا برندا بن میں

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا پر بھکت ایک دن شام اور بلرام دونوں بھائی راج مند میں بیٹھے تھے اسوقت بلرام جی نے برندا بن اور گوگل کا سکھ اور بند اور جسودا جی کا پریم برن کر کے شری کرشن جی سے کہا کہ برندا بن سے آتے وقت ہم دونوں بھائیوں نے جسودا جی اور گوپیوں سے یہ اقرار کیا تھا کہ پھر کرشمے ملین کے سودھان جانیکا اتفاق نہیں ہوا اور ہلوگ دوار کا میں رہتے ہیں سب بر جاسی ہمارے برہمن چنتا کرتے ہونگے آپ اگیا دیتے تو ہم وہاں جا کر سب کو دھیرج دے آوین شری کرشن جی بولے کہ بہت اچھا یہ بات سن رہی بلرام جی اور شری کرشن جی اپنی ماما اور پتا سے بدھ ہو کر بل ورموسل اپنا ہتھیار لیکر تھ پر سوار ہو کر برندا بن کو چلے جس میں دیش اور نرگین بلرام جی اور شری کرشن جی اپنی ماما اور پتا سے آکر سناں پور بک انکو اپنے گھر لجاتے تھے اور چنچیس پرکار کے جنم کھلا کر بہت طرح کے بلادیو جی پہونچتے تھے وہاں کے راجا آگے سے آکر سناں پور بک انکو اپنے گھر لجاتے تھے اور چنچیس پرکار کے جنم کھلا کر بہت طرح کے اسباب انکو بھینٹ دیتے تھے اسی طرح ریوتی من سب براہمن سے بھینٹ کرتے اور سکھ دیتے ہوئے آجائن میں سناہن میں اپنے اس کے استھان پر پہونچتے تب گرونا رائن اور انکی استری کو سناٹا ناک دیوت کر کے انکا آشیر باد لیا جب دس دن وہاں رہنے کے بعد برندا بن میں آئے تو کیا دیکھا کہ جن گنود کو گوپال جی آپ چرایا کرتے تھے وہ سب گنودین شام سندر کا دھان کر کے ان میں چار دن طرف بڑی پھرتی میں اور کھنڈہ باندھے ہوئے سوائے چلانے کے کھاس چرے پر کچھ چاہ نہیں رکھتین اور انکے پیچھے لگے سب گوال ہال شری کرشن جی کا جس گالے اور پریم رنگ راتے چلے جاتے ہیں اور ٹھوکر ٹھوکر جاسی لوگ موزین پیارے کا ہال پر تر آتے ہیں کہ شکر اسی جی جاسین اپنا خم کھٹے ہیں جب بلرام جی نے یہ حال دیکھے ہی انکو میں آنسو بھر کر اپنا رخ کھڑ کیا

دوہا نند تات دیکھے جی اور جسودا ماے

بلدا و ات پریم سے گرے چرن بردھاے

نندا اور جسودا جی نے بلادیو جی کو اپنے چرون پر سے اٹھا کر چھاتی سے لگایا اور منھ جوڑ کر پیار کیا جب بلرام جی نے گوال بالوں سے

نندا اور جسودا جی نے بلادیو جی کو اپنے چرون پر سے اٹھا کر چھاتی سے لگایا اور منھ جوڑ کر پیار کیا جب بلرام جی نے گوال بالوں سے

گندھریوں کے کپڑے جو تالاب کے کنارے رکھے تھے خراب کر ڈالے۔

دوہا کہوں شکا توڑ کے ڈارت چارون اور کہوں بھوم پر اتر کے شبد کرت ات گھور

جب اس بندر نے پھر مار کر دراکا کھڑا جو وہاں رکھا تھا تو ڈالائے استریوں نے پکار کر سب حال اسکا بلرام جی سے کہا ہاتھ نہ
ریوٹی رہن نے تالاب سے نکل کر ایک ڈھیلہ اس بندر پر چلا یا تب اسے ایک درخت کے نیچے اگر سب ستروں کے کپڑے بھاڑ ڈالے
اور جھڑھڑھ بھینک دیے یہ حال دیکھتے ہی بلدیو جی نے دوڑ کر اس بندر کو ہاتھ میں بکڑ لیا تب وہ چھوٹا روپ بنکر ہاتھ سے باہر نکل گیا
اور پھر ہمارے ہمارے روپ دھکر بلدیو جی سے لڑنے کے واسطے سامنے آیا اور بڑے بڑے ہمارے درخت زمین سے اکھاڑ کر مار ڈالا
لگا جب ریوٹی رہن بڑے کرودھ سے ہل اور موسل اپنا اٹھا کر اسکو مارنے دوڑے تب وہ بندر نے ایک درخت بہت بڑا چڑھ سے اکھاڑ کر
بلدیو جی پر چلا یا تب بلدیو جی نے چوٹ پکا کر ایک موسل اس بندر کے سر پر ایسا مارا کہ اسکا سر پھٹ کر اس طرح خون بہنے لگا جس طرح
برسات میں گہرے پھاڑ سے لال پانی بہتا ہو لیکن اس بندر نے سر پھٹنے پر بھی دوسرا درخت اکھاڑ کر بلدیو جی پر مارا تب ریوٹی رہن نے
اپنا موسل مار کر وہ درخت توڑ ڈالا جب سطح اڑتے اڑتے کوئی درخت اور پھر وہاں نہیں رہا تب دونوں ایسے بیدھڑک ہو کر اسی
گشتی اور مگ لڑنے لگے کہ دیکھنے والے ڈر گئے جبکہ بہت دیر تک وہ بندر نے بلرام جی سے جھڑک کر کے چار مکے اُنکے مارے سب بھڑ
جی نے استریوں کو اس اور گھرائی ہوئی دیکھ کر دب کے گلے کا ہنسوا لیا وہاں اسکی ناک اور آنکھ اور کان سے خون بہہ رہا تھا
جب اسکی لاش گرنے سے زمین کا پٹنے لگی تب دیوتوں نے بلرام جی پر پھول برسائے اور اُنکی استوت کرتے ہوئے اپنے اپنے لوگ کو چلے گئے

دوہا

آنند سے شری دوار کا ہلدھر ہو پئے آئے
اتنی تھنا سا کر شکدیو جی بولے کہ امی راجا پر پھپھیت دُور بندر تریتا جگ سے کشندھ صامین رہتا تھا بلدیو جی نے مار کر اسکا اوتھار کیا۔

ادھیائے ارشد پواہ ہونا سامب کا بچھنا سے

شکدیو جی بولے کہ امی راجا پر پھپھیت جسطرح سامب بیٹا شری کرشن جی کا راجا درجودھن کی بیٹی بچھنا نام کو مستنا پور سے پواہ لایا تھا
وہ کتا کہتے ہیں منو کہ بچھنا نام راجا درجودھن کی بیٹی جب بولہنے کے لائق ہوتی تب درجودھن نے اسکا سو میر جگر موت راجون کو اپنے
ہیمان جمع کیا جب شری کرشن جی کا بیٹا سامب بھی مستنا پور میں گیا تو وہاں کیا دیکھا کہ بہت راجا لوگ اچھے اچھے گنے اور کپڑے
پہنے اور تمھارے راجا درجودھن کی بھامین بیٹھے ہیں اور بہت طرح کا منگلا چار وہاں ہو رہا ہے اسوقت راجا کی بیٹی بہت سدا رہا
چندر گھی رتن جٹ گنا اور کپڑے پہنے جیمال ہاتھ میں لیے سب راجون کو دیکھتی ہوئی ہنس رہی چال سے سامب کے پاس پہنچی تب اسکا
روپ دیکھتے ہی سامب نے موت ہو کر پکار کیا کہ ایشور جانے یہ لڑکی کسکے گلے میں جیمال ڈال دے تو پھر اسکا ہاتھ انا شکل ہو گا ایسے
زبردستی اسکو رتھ پر بٹھا کر دوار کا میں لے چلنا چاہیے ایسا بچا رہے ہی سامب نے شرم اور ڈر چھوڑ کر بچھنا کا ہاتھ بکڑ لیا اور جلدی
اسکو رتھ پر بٹھا کر دوار کا کو چلا یہ حال دیکھ کر سب راجا جو سو میر ہیں اسے تھے شرمندہ ہو گئے اور درجودھن اور دھرتی اشوک کو
شرمندہ ہو کر بڑے کرودھ سے آپس میں کہنے لگے کہ دیکھ سامب نے ہم لوگوں کا کچھ ڈرنہ مانکر ایسا اندھیر کیا کہ راجا کی بیٹی کو سو میر

زبردستی لے گیا جو ان تلک دھاری راجون میں سے کوئی ایسا کرتا تو کچھ سندھ نہ تھا جاو لوگ ہمیشہ سے اپنی بیٹی ہمارے گھرانے میں دیتے آئے
ہیں یہ بڑے شرم کی بات ہو کہ انکا بیٹا جو بھالو درجام دنت کا نانی بیہم لوگوں کے سامنے راج دلائی کو اٹھا بھاوے یہ بدنامی ہماری کبھی نہیں
اور ہمارے جان میں شری کرشن جی اپنے بیٹے کا قصو بھگوان کی ساتیا نہیں کرینگے اور جو اصرام کی راہ سے لڑنے بھی آئے تو اسطرح ہار جائینگے
جس طرح کامی آدمی روگ پیدا ہونے سے جلدی مر جاتا ہے جبکہ ہم لوگ لڑنے وقت شام سندر کو پکڑ لینگے تب دوسرے جڈنشی ہم لوگوں کا
کیا کر سکتے ہیں یہ سنکر کرن بولا کہ جڈنشیوں کا ہمیشہ سے یہ چلن ہو کہ دوسری جگہ اچھے کام میں جا کر گھسن کرتے ہیں۔

چوہائی ذات میں ابھین یہ بڑے راج پائے ماتھے پر چڑھے

جب دھرتی اشوک نے بات سنکر بڑے کرودھ سے درجودھن کو سامب کے پکڑانے کے واسطے کہا تب وہ کرن اور بکران اور شل اور پھو شروا
اور جگتیہ کیٹ مہاشور ہرون کو فوج سمیت ساتھ لیکر چڑھ دوڑا اور آپس میں کہنے لگا کہ دیکھو یہ کیسا بی بیو تین جیت کر راج کنیا بچائے گا
جبکہ درجودھن آؤک نے اپنا اپنا رتھ دوڑا کر سامب کو چاروں طرف سے گھیر لیا تب سامب اپنا رتھ کھڑا کر کے دھنکے بان کے کورجودھن
اور کرن سے بولا کہ تم لوگ میری انا کے گلے میں بچو ذات میں مت بچو میں شری کرشن کیلئے ہاتھ کے بیج سے پیدا ہوا ہوں اس لیے
لڑائی میں تم سے نہیں ہار دنگا جا ہوں تم لوگ اکیلی اکیلا چھڑے لڑو جا ہے سب کوئی ملکر لڑو۔

دوہا جڈ پ تھرتیج بل پر گٹ بھو جگ مانہ تدپ بھکویا سے پکڑ سکو گے نا نہ

بات سنتے ہی کرن نے سامب کے سامنے جا کر کہا کہ میں جانتا ہوں کہ توجلد سے نہیں ہارے گا لیکن ہلوگوں سے جیت کر چھکو دوار کا
جاننا مشکل ہو ہوشیار رہ ہم تجھے بان مارتے ہیں جبکہ ایسا لکھ کر کرن سامب پر بان چلانے لگا تب سامب نے اسکا وار بجا کر اپنے
پانگوں سے چاروں گھوڑے اور سارے کرن کے رتھ کے مار ڈالے اور دس دس بان درجودھن آؤک سینا پتیوں کے مارے
وہ لوگ اپنی بڑیا سے اسکا بان بجا کر سامب کی بڑائی کرنے لگے جب درجودھن آؤک نے دیکھا کہ سامب کیلے اکیلا ہلوگوں سے نہیں
مارا جائے گا تب چھوٹو شور بھرا کر سامب پر اپنے اپنے ہتھیار چلانے لگے اسوقت سامب نے شری کرشن جی کے چوون کا دھیان کر
ایسے بان چلائے کہ چھوٹو سارے تھی گھرا دیا اور اُنکے گھوڑے سارے تھی سمیت مار ڈالے جب درجودھن آؤک نے اپنا یہ حال دیکھا تب
چھوٹو سارے تھیوں نے ایک ہی رتھ اصرام کی راہ سے بان مار کر ایک نے چاروں گھوڑوں کے مارے جانے سے سامب رتھ پر سے
گرنے سے دھنکے کاٹ کر چھٹے نے دھو جا رتھ پر سے گرا دی جبکہ سارے تھی اور گھوڑوں کے مارے جانے سے سامب رتھ پر سے
کو کر پیدل لڑنے لگے تب کرن نے پوچھا کہ سامب کو بکڑ لیا اور اپنے رتھ پر بٹھا کر مستنا پور کو لے آیا تب درجودھن نے سامب کو اپنی
سب بھامین کھڑا کر کے کہا کہ اے جاو تیرا پر کریم کیا ہوا جس گھمنڈ سے تو راج کنیا کو زبردستی اٹھا لیا تھا جب یہ سنکر سامب شرم سے
جپ ہو رہے تب بھیتم پتامہ نے درجودھن سے کہا کہ اسکا پواہ بچھنا سے کہہ کر سامب دوار کا ہاتھ کے بیٹے سے توجک
اسکا سامب کو قید کیا تب نارڈھن نے مستنا پور میں آکر درجودھن اور کرن آؤک سے کہا کہ سامب دوار کا ہاتھ کے بیٹے سے توجک
کوئی تھی لیکن تم لوگوں کو اُسے قید کرنا اچھا نہ تھا اسکا حال سنکر بلرام جی یہاں آؤ گئے تم لوگ اپنا اپنا بل اُنکے سامنے پر گٹ کرنا
جو کچھ ہونا تھا وہ ہوا لیکن سامب کو کسی بات کا دکھ نہ دینا نارڈھن کے کہنے پر بھی درجودھن نے سامب کو نہیں چھوڑا تب نارڈھن
دوار کا میر گئے اور سامب کا حال لکھ کر راجا اگر سین سے بولے کہ درجودھن کو رو سامب کو اپنے یہاں قید رکھ کر بہت کھ

دیتا اور جلدی جا کر اسکی خبر لو نہیں تو سامنت کا پران پنا کٹھن ہو۔

جوپانی

گرب بھو کو رو کو بھاری | لاج سکوج نہ کرے تھاری | بالک کو ان باز صواب سے | شترن کو باندھ سے کوئی جے

یہ بات سنت ہی راجا اگر سین نے شام سند راورد جہنشیون کو بلا کر کہا کہ تم لوگ بھی میری فوج لیکر ہستنا پور کے اوپر چڑھ جاؤ اور کو رو ان مار کر سامنت کو چھڑا لاؤ جبکہ راجا اگر سین کی اکیا سے شام سند سینا سمیت ہستنا پور جا نیکو تیار ہوے تب بلرام جی نے جو دروج کے ساتھ متراکتے تھے مری منور سے بے کیا کہ اے مہاراجہ کو رو ہمارے پرانے سمبندھی ہیں تھوڑی بات کے واسطے فوج لجا کر اسے بروہ کرنا چاہیے بھوکو حکم دیکھتے تو میں جا کر سمجھ میں سامنت کو چھڑا لاؤں جو وہ لوگ میرے سمجھانے سے نہ مانیں گے تو میں اکیلا انکو دند دینے بھر کو بہت ہوں جب شری کرشن جی نے یہ بات مانکر بلدیو جی کو جانے کی اکیا دی تب بلدیو جی اوو حو اور اکر اور آکر کئی جہنشیون اور براہمن اور گیانیوں کو اپنے ساتھ لیکر دو ارکا سے چلے پھر دن بعد ہستنا پور کے پاس پہونچ کر ایک بل غنیں ڈیر لیا اور اپنے آنے کا حال اکرور کی زبانی دروجھن آوک سے کھلا بھیجا جب اکرور جی نے راجا دھرتراشٹر کی سمجھ میں جا کر بلجھدر جی کے آنے کا حال کہا تب دروجھن جو بلرام جی کا چیلہ تھا بڑی خوشی سے ہمیشہ تمام اور درونا چارج اور دھرتراشٹر آوک کو ساتھ لیکر اپنے مندر پر لانے کیواسے باغ میں گیا اور دیوتی رمن کے چرنو پر گر کر کہنے لگا کہ اے مہاراجہ جو جیو طرح اپنے دیال ہو کر روشن دیا اسی طرح انیکا کارن کہل اپنے چرنوں سے میرا گھر توڑ کیجئے یہ سنکر بلدیو جی بوے کہ میں راجا اگر سین کا سند لیا کہنے یہاں آیا ہوں سو کہ جب سامب کے قید کرینکا حال دوار کا بری میں پہونچا تب مہاراج اگر سین کے حکم سے شری کرشن بلیکٹھ ناٹھ نے فوج سمیت تھارے اوپر چڑھائی کی تیاری کی میں نے یہ حال سنکر شری کرشن جی سے کہا کہ اے مہاراج کو رو لوگ ہمارے پرانے سمبندھی ہیں اسلئے اسے ابھی لڑنے کیواسے جانا مناسب نہیں ہے میں اکیلا جا کر سامب کو چھڑائے لاتا ہوں اے دروجھن اور دھرتراشٹر اور ہمیشہ تمام مہاراجہ اگر سین نے تم لوگوں کو یہ سند لیا بھیجا ہے جس بالک کو چھ مہار تھیون نے ملکر دھرم کی راہ سے بکڑ لیا جبکہ اس اکیلے کو نور نے جھوٹا آدمیوں کو لڑائی میں گھبرا دیا تب تم نے یہ بھیجا کہ اسے سب گھرو لے پہونچ کر ہمارا کیا حال کرینگے اے دھرتراشٹر پ اس بالک اکیان سے یہ اپرا دھروا کہ راج کنیا کو سوکھیں میں نے اٹھا لیکھا لیکن تم لوگوں کو سمبندھی ہو کر اسے قید کرنا اچت نہ تھا اکر کیون کو اپنی ناتے داری میں دینا چاہیے اس سے کیا بچا کہ پرانے سمبندھیوں کو دیا ہے اب تکو بھی اچت ہو کہ سامب کو قید سے چھوڑ کر چھنا کا بواہ اسے ساتھ کر دو۔

دوہا

بیات بلرام جی سنتے ہی دروجھن سب کو رو ان کی صلاح سے کرودھ کر کے بونا کہ اے بلرام جی آپ چپ رہتے بہت بدانی اکر سین کی نہ پہونچے ہم لوگوں سے یہ نہیں ستا جاتا ابھی چار دن کی بات ہو کہ اکر سین کو سنسار میں کوئی نہیں جانتا تھا جب سے ہمارے ساتھ ناتے داری کی تب سے بدوی اسکی بڑھی دیکھو اکر سین نے ہمارے آدھیں ہونے پر بھی ابھان سے اسطرح کا سند لیا ہے کھلا بھیجا جسطح کوئی راجا اپنے پر جا پر حکم کرے بڑا شجر ہو کہ بانوں کی جوتی سر پر چڑھے جہنشیون کو پہونچے جنورا اور چھتر دیکر راجا بنا ہوا انکو ایسی بات کہتے ہوئے شرم نہیں آتی دوار کا راج پاکو بھلی بات اپنی بھول گئے کہ مہرا میں گوال درابہرو کے ساتھ رہتے تھے

جب پہنے انکو اپنے ساتھ کھلا کر راجکدی دلائی تب انکی گنتی راجون میں ہوئی جیسی بھلائی پہنے ان سے کی دیا بھل پایا کسی دوسرے کے ساتھ ایسا کرتے تو جہم بھر ہمارا احسان ماننا بڑے شرم کی بات ہو کہ جادو لوگ ہمیشہ ہمارے آدھیں رہ کر آب ہماری پٹی بواہنا چاہتے ہیں۔

دوہا | تنکو یہ بدوی بھی ہسون کرت بواہ | کالہ پروں مانگت ہتے آج جھے ہین ساہ

اکاش سے پانی کی اچھ پھر نہیں برس سکتا یہ سب ہماری ناتے داری کرنے کا کارن ہو جو دوسرے راجا ہمارے نام پر ان کا اور کرستے ہیں نہیں تو انکو کون پوچھتا تھا بے شرمی اور ڈھٹائی سامنت کی دیکھو کہ جسے سوکھ میں سے میری بی بی لیا نیکا اچھائی ہو کر اچت تھا کہ سامنت کو مار ڈالتے جس میں کوئی ایسا کرنا ناتے داری ہونے سے ایسا نہیں کیا اسی واسطے بلدیو جی سفارش کرینکو یہاں آئے آج راجا اندر بھی ایسی سامنت نہیں رکھتا جو ہمارے اور ہمیشہ تمام اور درونا چارج کے سامنے اکر لڑ سکے جبکہ کال جہن اور جہا سندھ کے گھیر لینے سے مہرا چھوڑ کر بھاگ گئے تھے تب سب گھنڈور بل لکا کہاں گیا تھا کہ جوتی ہمارے اوپر حکم چلاتے ہیں یہ سب دوش ہمیشہ تمام اور دھرتراشٹر ہمارے پر بھول کا ہو جنھوں نے جہنشیون کا سنان کر کے انکو اتنا ڈھکھڑ کیا نہیں تو ایسا کیون کھلا بھیجتے دروجھن یہ بھولے راجا اگر سین کو مکر بھلائے اٹھ گیا۔

دوہا | تب جا نیو بلرام جی | لٹھے کر من مانہ

ایسا بچا رہے ہی بلادیو جی ہنسکر اوو حو آوک نے ساتھیوں سے بولے کہ دیکھو کو رو ان کو اپنے راج کا اتنا ابھان ہو اچھ لوگوں کو بانوں کی جوتی جانکر اپنے کو سز جھتے ہیں جبکہ شری کرشن بلیکٹھ ناٹھ پر ہوا اور مہا دیو آوک دیوتوں کے مالک ہو کر راجا اگر سین کو دندوٹ کرستے ہیں تب انکے مہاراج ہونے میں کیا سند یہ ہو آج شری کرشن ترلوکی ناٹھ کی دیا سے اندر آوک دیوتوں کو یہ سامنت نہیں ہو جو راجا اگر سین کو بری بات کہ سکین تنکو دروجھن نے میرے سامنے ایسی بات کہی تو میرا نام بلادیو کہ ابھی شرمیت ان لوگوں کو جتنا جل میں ڈبو کر مانش کر ڈالوں نہیں آج سے اپنا نام بلرام نہ رکھوں دیوتی رمن نے یہ بات اپنے ساتھیوں سے مکر کر دھو میں بھرے ہوئے ہمیشہ تمام اور دھرتراشٹر سے کہا کہ دروجھن اکیان کو یہاں بلاؤ تو اپنی بات کا جواب ہمے منے میں نے جانا کہ اب ناتے داری کی محبت چھوڑ کر لڑائی کرنا پڑے گی جب ہمیشہ تمام کے بلا بھیجنے سے دروجھن بھر بھال میں آجھتا تب بلرام جی نے کہا کہ اے دروجھن گیانی اور اکیانی آدمی اس طرح بچانا جاتا ہو کہ گیانی لوگ سب بات کا اخیر بجا کر وہ کام کرتے ہیں جس میں شرمندہ سونا نہ پڑے اور اکیانی لوگ بے سمجھے کام کر کے پیچھے اپنے دند کو پہونچتے ہیں۔

دوہا | گیانی جو کارج کرت سمجھ لیست من مانہ | کارج من سمجھے کرے تاہ گیان کچھ ناٹھ

نیا گھوڑا جب تک سوار کے ہاتھ کا کوڑا نہیں کھاتا تب تک کبھی نہیں چلتا مئے ابھان بھری باتیں مکر یہ بچار نہیں کیا کہ میں کسی بات کو نہ کہوں یہ سب باتیں مکر مکرنا اچت نہ تھا کو واسطے کہ میں نے بات تم سے پریم اور پریت بھری ہوئی تھی اسکا جواب تم نے ایسا دیا جیسے کوئی سیوک کو بھی نہیں کستا میں نہیں چاہتا تھا کہ میرے اور تمہارے لڑائی ہو پرتے درجین مکر کرودھ دلا یا اور بھلنسی کا میرا سنا انکو اچھا نہ معلوم ہوا اسلئے تم اپنے کے کا دند پاکر شرمندہ ہو گئے تھے یہ نہ سمجھا کہ اپنی تعریف اور دوسرے کی بُرائی کرنا اچھا نہیں ہوتا تھے اپنی بی بی کرشن جی کے پیٹے کو دینے سے شرم معلوم ہوتی ہو تو ان بلیکٹھ ناٹھ کی بدوی نہیں جانتا جتنے چرنوں کی

دوہا | بھگتن کے دکھ ہرن کو دھرن اتارن بھار | لینھو تم اوتار ہے ماکھن پر بھجہ کرتار

جب اسطرح ہمت کر کے نار دمن وہاں سے بڑا ہو کر ست بھانا کے گھر گئے تو دیکھا کہ اودھو جی وہاں شری کرشن جی سے جو رکھیل ہے

چوپائی

رکھ کو دیکھ اٹھے گھنٹیاں | دایہی بھانت کری پرانا | کیو دھن میں بھاگ ہمارے | جو تھے رکھ راج پر ہمارے

کر پا کر دوج راج گسائیں | بھگت دوسرے بلو یہ ٹھائیں

یہ بات سنتے ہی اردن وہاں سے بھی شام سند کو آشیر باد دیکر جاموتی کے گھر گئے تب شری کرشن جی کو بدن میں اٹھن اور پھیل لگوانے دیکھ کر بنا بھینت کے پھر آئے کسواسیے کہ شانت میں تیل لگاتے وقت دندوت کرنا اور آشیر باد دینا منع ہے پھر نار دجی کالندی کے محل میں گئے وہاں شام سند کو پٹنگ پر سوتے دیکھا جب کالندی نے نار دمن کو دیکھتے ہی شری کرشن جی کا چرن دبا کر جگا دیا تب تر بھون بت دندوت کر کے بولے کہ اے من ناخہ تیرے رونی سادھوؤں کے چرن آئے سے سنساری جوؤں کا گھر پوتر ہو جاتا ہے آپے دیا کر کے اپنے درشن سے بھگت کو تارکھ کیا جب نار دجی وہاں سے آشیر باد دیکر متر بند کے گھر گئے تب کیا دیکھا کہ شری کرشن جی پر امنون کو بھون کر آئے ہن نار دمن کو دیکھتے ہی ناخہ چڑھ کر بولے کہ اے دوج راج اپنے بڑی دیا کی جو اسوقت آئے آپ بھی بھون کر کے اپنی جھن دیکھئے تو اسے کھا کر پوتر ہو جاؤں نار دمن نے کہا کہ اے مہا پر بھو آپ براہمنوں کو کھلا ہے میں بھرا کر پر ساد پاؤں لگایہ مکر نار دمن کی کے محل میں گئے تو کیا دیکھا کہ برندن بہاری بھکت ہتکاری آمد پر بک بہار کر رہے ہن یہ تاشاد دیکھتے ہی وہاں سے آئے پانوں بھدر کے محل میں آئے تو دوار کا ناخہ کو بھون کرتے پایا وہاں سے لچھن کے گھر جا کر بیکٹھ ناخہ کو اسٹان کرتے دیکھا اسی طرح نار دمن بہت علون میں گئے شری کرشن جی کی پر بھیا لینے کے واسطے تو انکو کہیں پوجا اور دھیان کرتے اور کہیں جگیت اور بھوم کرتے اور کہیں استرون کے ساتھ بھول برسا کر کھیتے اور کسی جگہ تالاب آؤ کہ ہن استرون کے ساتھ نہاتے اور کہیں گھوڑے اور رتھ پر سوار اور کسی محل میں کتھا اور پڑان سنتے اور کہیں گوبراہمن کو دان دیتے اور کسی جگہ ہتھیوں کی لڑائی دیکھتے اور کہیں روپیہ وغیرہ گنواتے اور کسی محل میں سنتان کے بواہ کی چرچا کرتے اور کہیں بلام جی کے پاس بیٹھے ہوئے آدھرمیوں کے مارنے کی صلاح کرتے اور کسی جگہ باولی اور تالاب کھودینگے واسطے روپیہ دیتے اور کسی جگہ بسدیو جی اور دیو کی جی کے پاس بیٹھے ہوئے بھون کرنے کے واسطے آگیا پوچھتے اور کہیں لوگوں کو سسرال کو بد کرتے اور کسی محل میں بھاؤن کے کبت سنتے اور کہیں شکار کھیلنے کے واسطے جاتے دیکھا۔

چوپائی

کون نار کو کو تک دیکھیں | کون نار سون کھیلے بھین | کون نارن سون کرت ٹھٹھولی | بولت بید بھانت کی بولی

کون نارن میں کلمہ کرادیں | کون اغنشی نار منادین

دوہا

کون پتر کو بیاہ کے لائے بہو سمیت | تھان کرت اتسو بہت لوگن کو دھن دیت

پا پدھ جس جس محل میں نار د جو پئے جاے | پر یا بہت دیکھے تھان ماکھن پر بھجہ جدرائے

چوپائی | نار کے سننے میں ناہن | شام بنا کو کو گرہ ناہن

چوپائی | جس گھر جاؤں تھان بہاری | ایسی پر بھیلاب تار

نار دجی نے یہ مہا شام سند کی دیکھتے ہی بخت ہو کر اپنے من میں کہا کہ دیکھو تر بھون پت لے میا چرن دھو کر نہارت لیا اور میں نے اپنے اکیان سے انکی پر بھیا لینے کی لچھا کی مجھ سے بڑا پردھو ہوا جب ایسا پکار کر نار دمن جی ڈرے کاٹنے لگے تب شری کرشن جی نے تر جی ہنس کر بولے کہ اے من ناخہ آج تمہارا کیا حال ہے جیسے یہ بات نار دجی نے سنی ویسے کرشن بھگوان کے چرنوں پر گر پڑے اور ناخہ جوڑ کر بنے کیا کرے دینا ناخہ میں اپنی اکیان سے آپ کی پر بھیا لینا چاہتا تھا سو بخت ہو کر اسکا پھل پایا اب مجھ دین پر دیال ہو کر میرا پردھو چھا بیجے۔

چوپائی

میں تمہو بھجک جرونا تھا | گاؤں سدا نام گن کا تھا | تھری مایا سب جگ جانی | تھہ سون میری ست بھروانی

تھرو نام جے جو کوئی | پر دم دھام پاوت ہو سوئی | کر پا کر دوج راج گسائیں | بھو ساگر سے پار اتارو

یہ بہت سنگر بیکٹھ ناخہ بولے کہ اے من ناخہ تم کچھ سندھ اپنے من میں نہ لا کر میری مایا کو بہت بلوان سمجھو جب وہ مایا سب جگت کو کوہ کر مجھے بھی نہیں چھوڑتی تو دوسرے کی کیا سامت ہے جو سنسار میں پیدا ہو کر اس کے بس تھوے نار دمن میرے بھید اور کاموں کو بھننا بہت کٹھن ہو اور کوئی جگہ مجھ سے خالی نہیں رہتی سب جیوؤں کو پیدا اور پالن کرنے والا اور چارون برن اور آشرم کا دھرم رکھنے والا میں ہوں اور سکن اتار لینا میرا کیوں واسطے ہو کہ جس میں سنساری جو بھگت کو اچھا کرتے دیکھا اسی طرح آپ بھی اچھا کر م کیا کریں اور تم میرے بھید اور کاموں کی پر بھیا لینے کی بھون کیا کرو۔

لوگن کے پاتک ہر درشن سے مہراج

دوہا | کہہ کارن بھرم میں پڑو کرو آ پنو کا ج | کہہ کارن بھرم میں پڑو کرو آ پنو کا ج

یہ سنتے ہی نار دمن کرشن بھگوان سے اپنا پردھو چھا کر کے بولے کہ اے مہا پر بھو آپ دیال ہو کر ایسا بردان مجھے دیجئے جس میں آپ کے چرنوں کی بھکت ہمیشہ نئی رہے سنساری مایا میرے اوپر نہ پیا ہے جب بیکٹھ ناخہ نے نار دمن کو اچھا بھر بک بردان دیکر یہ کیا تب وہ دندوت کر کے بن بجاتے ہر گن گاتے ہوئے ست بھانا کے پاس جا کر بولے کہ اے پر بھو کا اوتار شری کرشن مہاراج مگر مکنی کو تھے زیادہ پیار کرتے ہن اسلئے شام سند کو مجھے دان دیکر مول لے لو تو وہ تمہارے آدھمن رائینگے یہ بات سنتے ہی ست بھانا نے پران ناخہ سے اکیا لیکر انگو پار جاتک سمیت نار دمن کو سنکپ کر دیا جب نار دمن شام سند کو اپنے ساتھ لیجے تب ست بھانا نے اپنے برابر سونا دینے لگی نار دجی نے سولے کے بدلے تلسی دل لیکر شام سند کو پھر دیا اور آپ آئندہ سے برہم لوگ کو چلے گئے اور شری کرشن چند آئندہ کندا سدن سے ست بھانا سے بڑی پریت کرنے لگے۔

چوپائی

کرشن نار یاں من میں جانیں | رین سدا جیسے گرہ چاری | اور کٹب کہاں لگ گائیں | موسوں بہت پریت ہر مانیں

جو جن کے تھے جت لائی | لچھا ان کی پوری کرین | یہ لیلہ آو بھت سکھائی | نرل جس پر کٹے سدا رہے بش جگ مانہ

لے مہا سکھ سمیاد کھ پادے کچھ مانہ

دوہا

شور میر جہنشی اور فوج ساتھ لیکر اندر پرستہ کو چلے پہلے آٹھون پٹ رانیون کو اچھی اچھی نالکی اور جھیان پوٹھا کر اور کئی ہزار باغی
 ڈیوڑھوے اور عماری کے ہوئے ساتھ لے لیے اور آپ دوار کا ناٹھ جڑوڑتھ پر جس میں بہت اچھے گھوڑے تھے ہوئے تھے پھل
 چلے اسے راجا پڑ بھت اسوقت کئی ہزار گھوڑے جڑوڑاڑنے اور بہت سنگھاسن اور جڑوڑوڑتھ کو تلے کے ساتھ چلے جاتے تھے ان کی
 شو بھاگما تک برتن کروں راہ میں جہان وہ ٹھکتے تھے وہاں بہت اچھا بازار اس کے ساتھ لگ جاتا تھا اور اس دیش کے راجا اور پڑ
 موہنی صورت کا درشن ملتے سے اپنی اپنی آنکھوں کا پھل پاتے تھے جب وہ لوگ بہت طرح کا مال شری کرشن مہاراج کو بھینٹ
 دیتے تھے تب شام سندھان لوگوں کو سنان پور بک بنا کرتے تھے جبکہ اسی طرح شام سندھ سب جھوٹوں اور بڑوں کو سکھ دیتے ہوئے تھے
 اور سورت کی راہ سے تیسرے دن راجا جہدھنٹر کے سوانے میں پہونچے تب کسی نے جا کر راجا جہدھنٹر سے کہا کہ مہاراج کوئی فون لیکر
 تمہارے اوپر چڑھ آیا ہے بات سننے ہی راجا جہدھنٹر نے نکل اور سہو دیو اپنے بھائیوں کو حال لانے کے واسطے بھیجا جب نکل اور سہو
 کو شری کرشن جی کے آئنا حال معلوم ہوا اور آٹھون نے بڑی خوشی سے پھر کر یہ حال راجا جہدھنٹر سے کہا تب وہ بڑی خوشی سے ارجن اور
 بھیم سین آدک اپنے چاروں بھائی اور سہو دیو اور بھائی برہمن اور کھیشور اور بہت اسباب بھینٹ دینے کے واسطے ساتھ لکر پیشوا کی کوٹے

چوپائی

شری نگھ دیکھ مہا سکھ پاو | شہ سکھ سے سب دیکھ بسلو | ہر درشن کی سیتلانی | تاسون من کی تین بھائی |
 دوہا | روم روم ہر کھت بھٹے کے جہدھنٹر راج | سچھل بھیسو سنار میں جنم ہمارو آج |
 جیسے راجا جہدھنٹر نے پاس پہونچ کر شری کرشن جی کے چرنوں پر گرنا چاہا ویسے دوار کا ناٹھ نے آنکھ اپنے اگلے لگایا اور شام سندھ راجا
 جہدھنٹر کو بڑا جاگرتا کے چرنوں پر آپ گریٹے ایسی کرنا تر بھون پت کی دیکھتے ہی راجا جہدھنٹر بڑے پریم سے موہن پیارے کو گود میں
 اٹھا کر پیار کرنے لگے اور بڑی خوشی سے بدھ پور بک آنکلی پوجا کی۔

دوہا

روپ انویم دیکھ کے مدت بھٹے من مانترہ | نین نگھ لاگے نہیں تن کی سدھ کچھ نارنہ |
 اور سہو دیونند بھیم سین اور ارجن سے گلے مل کر آنکھ دیا اور نکل اور سہو دیو شری کرشن جی کے چرنوں پر گرے تھے آنکھ اٹھا کر بھائی سے نکلا

چوپائی

پن چرن کو ناٹھ نوا یو | نکل پوچھ کر ہر کھ بڑھایو | اور دوسرے چھری آدک جو راجا جہدھنٹر کے ساتھ ہستنا پور سے شری کرشن جی کے دیکھنے کو آئے تھے ان سب کا بھی آدرستان تھا جو
 یہاں کہ راجا جہدھنٹر پتا میر بھانے اور چندن اور گلاب چھڑکاتے اور سونے اور چاندی کے پھول لٹاتے اور بہت طرح کے باجے
 بجاتے ہوئے بڑی خوشی سے شام سندھ کو شہر میں لائے تب سب ستری اور پریش وہاں کے رہنے والے اپنے اپنے دروازوں اور
 گھر کا دن اور کوٹھوں پر بیٹھے ہوئے شام سندھ کے درشن کی اچھا کھا رکھتے تھے آٹھون نے موہنی مورت کی چھب دیکھ کر اپنی
 ن کا پھل پایا اور خوشبودار پھول اور رتن آدک دوار کا ناٹھ پر بچھا کر کے ایک استری دوسری استری سے
 جو بڑا بھاگ شام سندھ کی استریوں کا ہے جو رات دن اُن کے ساتھ بھوگ اور پلاس کر کے اپنا جسم سوا

اور براہمنوں نے جنیو کے ساتھ آشیر باد دیکر دوسرے نگر باسیوں نے اپنے مقدور کے موافق رتن آدک آنکھ بھینٹ دیا اور سہو دیونند
 نے جتھا جوگ سب کا سنان کیا جب تر بھون پت سب چھوٹے اور بڑوں کو آند دیتے ہوئے راجا جہدھنٹر کے رتن جتھ جل میں
 گئے تب کنتی بڑے پریم سے آنکھ دیکھنے دوڑی اور موہنی مورت کا چند رنگہ دیکھتے ہی خوش ہو گئی تب شام سندھ نے اپنا سر کنتی کے
 چرنوں پر رکھ کر دندوت کی تب کنتی نے آنکھ اٹھا کر بھائی سے نکالیا اور آنکھ گود میں بٹھا کر پریم کے آنسو بہانے لگی تب درویدی نے
 کروا کا ناٹھ کے چرنوں پر سر رکھ کر تب شام سندھ نے اپنا ہاتھ اُس کے سر پر رکھ کر اُسکو اور سہو دیو اپنی بہن کو اسیش دی جب کنتی آدک
 آٹھون پٹ رانیون نے کنتی کے چرنوں پر اپنا سر رکھ دیا تب کنتی مانانے آنکھ بڑی پریت سے چھاتی سے لگا کر اپنے پاس بٹھسا لا۔

چوپائی

بڑی دیو دیون بھینٹ رہے	بہت نیرینن سے بے	بارمبار دھرم جگدیش	کنتی کے چرن پر سہا
وہ اٹھا کے کے کٹھ لگاوے	روم روم ہر آند پاوے	درون کرنا چارج کی ناری	پریم چیت مہا شکماری
	ہر چھین نوا یو سہا	ہوے پر تن اُن دی سہا	

جب سب کوئی شام سندھ اور کنتی آدک سے بھینٹ کر چکے تب کنتی نے درویدی اور سہو دیو سے کہا کہ تم لوگ آدھرت ہر روز
 آٹھون رانیون کا شش چار کیا کرو راجا جہدھنٹر آدک پانچون بھائی جو بھیت سے شری کرشن جی کی بھکت رکھتے تھے بڑے پریم سے
 انکا سنان کرنے لگے اور ان پانچون میں سے ارجن بڑی پریت اور مہتر شری کرشن جی سے رکھ کر ہمیشہ اُن کے ساتھ ایک رکھ کر سوار
 ہو کر شکار کھیلنے جایا کرتے تھے۔ اسے راجا پر بھیت اندر پرستہ میں شری کرشن جی کے آنے سے ایسا سکھ اور آند وہاں کے
 لوگوں کو ہوا جسکا حال مجھے برن نہیں ہو سکتا جس طرح چندرما کی روشنی راجا اور پڑوادیون کے گھر میں برابر رہتی، اسی طرح اندر پرستہ
 میں شری کرشن مہاراج کی کرپا سے سب چھوٹے بڑوں کے گھر ہر روز نئے سکھ اور آند ہونے لگے۔

دوہا	یاد رہے پریم ہلاس سے کھنڈ تھان نواس	پانڈستن کے کاج کو ماگھن پر بھٹکھ راس
------	-------------------------------------	--------------------------------------

ادھیاے بہتر۔ جانا شری کرشن جی کا واسطے مارنے جہر اسندھ کے
 شکد یو جی بوئے لکھو راجا پر بھیت جب سی طرح کئی مہینے شام سندھ کو وہاں بیت گئے اور کچھ چچا جگپہ کی نہوی تب ایک دن راجا جہدھنٹر
 نے اپنی بھامین جہان بہت سے چھتری اور برہمن اور کھیشور لوگ بیٹھے تھے اٹھ کر شام سندھ کے سامنے کھڑے ہو کر ناٹھ جوڑ کر
 بنے پور بک ان سے کہا کہ اے تر بھون پت برہما اور مہادیو آدک سب دیوتوں کے مالک آپ کے چرنوں کا درشن بڑے بڑے جوگی
 اور کھیشور دن کو بھی جلدی دھیان میں نہیں ملتا اپنے بھکو اپنا داس جان کر گھر بیٹھے درشن دیا۔

چوپائی

ایسی پر بھٹ لہلا کرو	کاہو سے نہیں جانو پرو	مایا میں بھولا سنار	تم سے کرت نوک جہا
جو تھو سمرت جگدیش		اُسکو جانوں اپنا ایش	

اور دینا ناٹھ آپ کی دیا سے جگت میں سب اچھا میری پوری ہوئی لیکن میں ایک اور اچھا کھا رکھتا ہوں کیا ہو تو بے کردن

شری کرشن جی مہاراج بولے کہ اسے راجا جو تلو چھتا ہو وہ کو پوری ہو جائے گی یہ بات سنتے ہی راجا جہدھنٹ خوش ہو کر بولے کہ مہاراج میں راجسوی جگتہ کر نیکی اچھا رکھتا ہوں اور سب رکھتے شوروں اور چھتے شوروں کو بھی اس میں خوشی ہے لیکن بنا کر باپ کے کھن جگتہ پوری نہیں ہو سکتی جس طرح اپنے کئی مرتبہ بڑی ہمت میں میری خبر لیکر میرا منور تھوڑا کیا ہوا اسی طرح اب بھی دیا ہے اچھی طرح پوری کر دیتے گا اسکا بھلا پکوار بن کر کے بھوسا گر پار اتر جاؤں گے اس واسطے کہ سنسار میں ہم پانچون بھائی آپ کے واس میں اس سے سنساری لوگ ایسا کہیں گے کہ شری کرشن مہاراج کی دیا در کر پاسے پانڈوؤں نے راجسوی جگتہ کی تھی اور یہی چارون کا بر تاپ ہو جاوے گا ایسی راجا جگتہ ہوئی میں اس بات کا بسواس رکھتا ہوں کہ جو اپنی شری میں آیا اسکا کوئی منور تھوڑا ہونے باقی نہیں رہا۔

چوپائی

جا بدم شتر دیو جب راجا آئیں مان کر دن سوئی کا جا اور ہمارے کون ہے ماکھن پر جہدھنٹ اسے

ایسے ادھین جین سنگھ بھی پت سے ہنس کر کہا کہ اسے راجا تھا راکنا میں نے مان لیا یہ بات اچھی ہے سب دیوتا اور پیر اور کیشور اور لوگ تم سے جگتہ کرانے کی اچھا رکھتے ہیں جن میں اپنا حصہ پا دیں جب تم نے اپنے پریم سے جھکو بس میں کر لیا تب جھکو راجسوی جگتہ یا اس سے بھی کوئی بڑا کام کر لینا کون شکل ہو جسکے بس میں ہوں اسکی کوئی اچھا باتی نہیں رہتی اگرچہ آدک تمہارے چار بھائی ایسے زبردست ہیں کہ جسے کوئی دوسرا راجا لڑائی نہیں کر سکتا اور لو کیا یوں کو بھی ایسی سامر تھ نہیں جو میرے سامنے ان لڑکین تم اپنے بھائیوں کو حکم دو کہ چارون دشمنین جاکر اور سب راجوں کو جیت کر بہت سارے دیوین تہ تم خوشی سے جگتہ کر بات سنکر راجا جہدھنٹ نے بہت سی فوج ساتھ دیکر ارجن کو اتر طرف اور بھیم سین کو پرب طرف اور سندھو کو دکھن طرف اور نل کی طرف جانے کو حکم دیا اور وہ لوگ اُنکے حکم کے موافق چارون طرف گئے جب چارون بھائی کچھ دنوں میں بیکٹھ ناٹھ کے بر تاپ ساتون دیپ اور نوؤن کھنڈ اور دسون دشا کے راجوں کو جیت کر بہت سارے دیو سے آئے تب راجا جہدھنٹ نے ہاتھ جوڑ کر شری کرشن جی سے بتے کیا کہ اسے مہاراج یہ کام تو اپنی کر پاسے پورا ہوا اب کیا حکم ہوتا ہے یہ بات سنکر اور دھو بھکت نے راجا جہدھنٹ سے کہا مہاراج سب دیش کے راجوں کو تمہارے بھائی اچیت آئے لیکن جیتک راجا جہدھنٹ نے دیش کا تمہارے آدھین نوگاہ کیا تمہاری جگتہ پوری نہیں ہو سکتی اور وہ ایسا زبردست اور دیو والا ہے اسکو دنیا میں کوئی نہیں جیت سکتا۔

چوپائی

جو تم جہدھ کرورن ماہین	واسون جیت سکو گے ناہین	ایک بات اپنے من لاؤں	سوا ب تے کہ بھیاؤں
پہر پچیس دھکے ہر جاہین	ارجن بھیم سنگ تہہ باہین	جرا سندھ داتا ت بھاری	جا کو جس تون لوک بھاری
داتے جو کچھ مانگو بھکتا	دیت دی جو من کی اچھا	جہدھ سین ہو مانگے کوئی	دیت بار لاوے نہیں
	پہر روپ جب واپے نہیں	جہدھ دان تاہی چھین نہیں	
	راجن یا سنسار میں اتھر ہے ہی کچھ ناٹھ	تہد داناپریش کو نام رہے جگ مانٹھ	

جب یہ بات سنکر راجا جہدھنٹ اس سے بولے کہ اسے راجا تم کسی بات کی چننا مت کرو اور دھوکے کھنے کے موافق تم بھیم سین اور ارجن اپنے دونوں بھائیوں کو ہمارے ساتھ کر دو کسی طرح چل اور بل سے ہلوگ جرا سندھ کو مار آؤ گے جب یہ بات سنکر راجا جہدھنٹ نے بھیم سین اور ارجن کو شری کرشن جی کے ساتھ جانے کو حکم دیا تب لچھی پت اُن دونوں کو ساتھ لے کر براہمن کا بھیس بنا کر مگدھ دیش کو گئے دو تینوں براہمن وپ بہت سندھ راوایسے نبھان معلوم ہوتے تھے مانو سنگھ اور رجوگن اور توگن اپنا من دھارن کیے ہیں جب کئی دن میں وہ لوگ دو پہر کو وقت براہمن روپ سے جاتھ کو بھوجن کرانے کا وقت ہے راجا جرا سندھ کے دروازے پر جا کر کھڑے ہوئے تب ایک دو در پالک نے اُنکو دیکھتے ہی راجا کے پاس جا کر کہا کہ اسے مہاراج تین براہمن بڑے بھیمان آپ کے بھینڈ کر نیلے واسطے اگر دروازے پر کھڑے ہیں حکم ہو تو بھیت آؤ میں یہ بات سنتے ہی جرا سندھ اسوقت جو بھوجن کرنے کے واسطے جایا جا رہا تھا بہت خوش ہو کر آپ دروازے پر چلا آیا اور شام سندھ روپ کو براہمن روپ کو دندوت کر کے بھیت لگیا اور آدک کے ساتھ اپنے سنگھاس پٹھاکر آئے کہ اسے مہاراج جس طرح اپنے دیا کی راہ سے میان اگر بھلو کرنا تھ کیا اسی طرح چلکر بھوجن کیجئے تو آپ کے جن دھوکرا پنا ہر لوک بناؤں۔

چوپائی

بھوسا گرتے جلدی ترے

بیرن کی سیوا جو کرے

یہ بات جرا سندھ کی سنکر شام سندھ بولے کہ اسے راجا ہلوگ بہت دور سے تمہارا نام سنکر میان آئے ہیں جو بھلو چھتا ہو وہ دو کوس واسطے شری کرشن کو اپنا سر اور دانیوں کو اپنا پران تک دے ڈانے میں کچھ لالچ نہیں رہتا ایک کبوتر ایک بیلے کے واسطے اس طرح اپنا پران دیکر تر گیا کہ ایک بھیلیا ماگھ مینے میں چڑیاں بکرنے کے واسطے جنگل میں گیا پانی برنے اور آندھی چلنے سے کوئی چڑیا اسکو نہیں ملی جب ہمدی اور بھوکھ سے بہت بیاگل ہو کر اپنے گھر آنے لگا تب اسے ایک کبوتری کو ہمدی سے بیوش ہو کر میں پر پڑی تھی اٹھا لیا اور رات ہو جانے سے ایک برگد کے درخت کے نیچے بیٹھ رہا جب آدھی رات کو اس کبوتری کا پت جو اسی درخت پر رہتا تھا اپنی استری کو یاد کر کے بیکار نے لگاتے اس کبوتری نے ہوش میں آکر کہا کہ اسے سوامی اب تمکو میرے واسطے سوچ کرنا چاہیے بلکہ اس اتھ (مسافر) مہمان کا دکھ جو ہمدی اور بھوکھ سے بیاگل ہو دھرم کی راہ سے چھڑانا چاہیے جب یہ بات سنکر کبوتر کو گیان ہوا تب وہ کہیں سے آگ اپنی جوتھ میں داب کر لے آیا اور اپنے جھوٹے لکڑی لکڑی بان آگ جلا دی تب اس بیلے کی ہمدی چھوٹ گئی بھوکھ کبوتر اپنی خوشی سے آگ میں گر پڑا اور بیلے نے اسکو کھا لیا تب وہ کبوتری بیلے سے بولی کہ اب تو جھکو بھی بھوکھ لے بنا پریش کے استری کا جینا اچھا نہیں ہوتا جب بیلے نے کبوتری کو بھی کھا کر لکڑی بھوکھ مٹائی تب پریشور نے اُن دونوں بھجیوں کا ایسا دھرم دیکھ کر اُنکو بیکٹھ میں مرائے واسطے بمان بھجات وہ دونوں بھجی پار کھدوں سے بنی کر کے اس بیلے کو بھی اپنے ساتھ بمان پریشور کے نام پر براہمن کو دیدیا تھا آن تک اسکے جتنے سنا ہو گا کہ راجا ہریشچندر ایسا دھرماتا ہوا جسے سب راج اور مال اپنا پریشور کے نام پر براہمن کو دیدیا تھا آن تک جس اسکا سنسار میں چار ہا ہوتا رہے اس کے ساتھ اسکی کتھا کہتے ہیں۔

ایک وقت راجا ہریشچندر کے شہر میں کال پڑنے سے پرجا لوگ بھوکے رہنے لگے تب نے گنا اور کپڑا وغیرہ سب مال اپنا بیکر بھاکو پالا اُنھیں دنوں میں ایک دن راجا ہریشچندر شام کے وقت اپنی استری بھیت بھوکے بیٹھے تھے اسوقت سوامتر کیشور نے راجا دھرم کی ریکھا لینے کے واسطے دبان آکر کہا کہ اسے راجا جھکو میری اچھا کے موافق روپیہ دے کر کیا دان کا بھل ایو یہ بات سنکر

دوبا

دن میں کالج کرین نہیں بنا جتھ کچھ اور

جب اس طرح لڑتے لڑتے سب گدا ٹوٹ گئیں تب آپس میں کشتی لڑنے لگے چھیسویں دن جراسندھ نے ایک مگا بھیم سین کی چھال میں ایسا مارا کہ وہ بیا کل ہو گئے تب بھیم سین نے رات کو شری کرشن جی سے کہا کہ اسے مہاراج جراسندھ بڑا بلوان ہوا ہے اسے اس سے لڑنے کی سامت نہیں رکھتا کل بھاگ جاؤ لگانین تو میری شرم آپ کے ہاتھ ہو یہ بات سنتے ہی جیسے دوار کا ناٹھ لپٹا اپنا ہاتھ بھیم سین کی چھاتی پر پھیر دیا ویسے سب دروا لگا جاتا رہا اور بھیم سین کو چھاتی سے لگا لیا اور کچھ بل پنا اٹھین دیکر کہا کہ لڑنے وقت تم میرا اشارہ سمجھ کر جراسندھ کو مار ڈالنا جب ستائیسویں دن پھر دونوں شور بیر لڑنے لگے اس وقت شری کرشن جی نے بھیم سین ایک تنکا دکھا کر بیچ سے چیر ڈالا تب پون پڑے اسکا بھید سمجھتے ہی شام سندھ کا بل پانے سے جراسندھ کو اٹھا کر ٹپک دیا اور ایک جاگہ اپنے پیرے دبا کر دوسری جاگہ پکڑ کر چیر ڈالا تب بدن جراسندھ کا جونچ سے چڑا ہوا تھا آدھو آدھو ہو کر وہ مر گیا جراسندھ کے مرنے کی دہلیز خوش ہو کر بھیم سین آدک پر چھو ل برساتے اور بہت باجے بجاکر بچے کا ر کرنے لگے اور شام سندھ اور راجن نے بھیم سین کی چھاتی پر اٹھ کر لڑنے لگے

دوبا

جراسندھ یا بدھ ہنیو بھیم سین کے ہاتھ

جب جراسندھ کے مرنے کا حال شہر میں پہونچا تب سکی رانی روتی پیتی ہوئی اگر شام سندھ سے بولی کہ مہاراج تم دھن ہو جاؤ تنے کیا جسنے تھکوسر بس دیا اسکا پران تنے لیا جو کوئی ایسا تن اور دھن تمھارے بھینٹ کر تا ہے اس کے ساتھ تم ایسی بھلائی کرے ہو جیسے راجا بل سے کی تھی جب رانی نے اپنے پت کے واسطے بہت بلا پ کیا تب شام سندھ نے اسکو دھیرج دے کر دیا جب جراسندھ کا بیٹا سہو شری کرشن جی کو پریشور جانا کرنگی شرن میں آیا تب دوار کا ناٹھ نے جراسندھ کا کر یا کر م ہونے کے بعد کوراجلگی بیٹھا کر اپنے ہاتھ سے تلک لگایا اور دھیرج دیکر بولے کہ اے بیٹا تم دھرم کے ساتھ راج کر کے گوا اور بلہ من اور پر جا کو یاں

دوبا

جو نریش ہین بندھن تے سب دیو چھڑائے

آندھ سونخ دیش میں راج کرو چیت لائے

اوتھیائے تہتر قید سے چھڑانا شری کرشن جی کا مین ہزار اٹھ سو راجون کو

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا پر بھیت جب شری کرشن چندر آندھ کند سہو کو راجلگی دیکر اسے اپنے ساتھ لیے ہوئے جہان پاسبان لوگ قید تھے آئے تو کیا دیکھا کہ ایک گڑھا پاڑ کی کھوہ کی طرح کھدا ہوا ہو اور اسی میں سب راجا قید ہیں اور ایک بھاری پتھر گڑھے کے منہ پر رکھا ہو جب سہو پونے شری کرشن دینا ناٹھ کی اگیا کے موافق سب راجون کو کھوہ سے باہر نکال دیا گئے سب راجا کو دیا تب وہ لوگ جو بیڑی اور تھکڑی پہنے اور بال اور ناخنوں کے بڑھنے سے بہت دکھی تھے نیا خنم پاکر ہر چرون تہر تہر اور موہنی مورت کا درشن پاتے ہی سب دکھ اپنا بھول کر خوش ہو گئے اور بڑے پریم سے ہاتھ جوڑ کر بے کیا کہ اے دینا ناٹھ دیا سا گراپ نے دیال ہو کر بیڑی کر پا کی جو یہاں اگر ہماری خبر لی نہیں تو اس قید سے چھوٹنا بہت مشکل تھا اب آپ کے دینا ناٹھ یا تے ہی ہم لوگوں کا پچھلا دکھ سب بھول گیا۔

دوبا

ایسی بدھ راجا ہے بار بار بل جائے

ماکھن پرچھ کی لاج سون کسٹھا وین ناٹھ

برہما بن بہاری بھکت ہتکاری نے یہ حال اُن راجون کا دیکھتے ہی دیال ہو کر جیسے اشارے سے بتایا ویسے سہو پونے ان سب کی ہتھکڑی اور بیڑی کٹوا کر جمات بنوادی اور اسان کر داکے چتیس پرکار کے بنجھ کھلا کر اچھے اچھے گئے اور کپڑے پہناے اور بہت طرح کے ہتھیار بندھوا کر شری کرشن جی مہاراج کے پاس لے آئے تب دوار کا ناٹھ نے اپنے چتر بھجی روپ سے شکھ پکڑ لیا پدم لے ہوئے جیسے اُن لوگوں کو درشن دیا ویسے اُن لوگوں کے ہر دے میں گیان کا پرکاش ہو گیا تب اُن راجون نے بیکٹھ ناٹھ کے سامنے ہاتھ جوڑ کر بڑے پریم سے آنسو بہاتے ہوئے بے کیا کہ اے دینا ناٹھ تریمون پت سب جو دھن کی اُتھیت اور پالن کر کے والے آپ کے آد اور ات کو کوئی نہیں جان سکتا ہلوگ سنہاری جو دھن کو جو پایا جال میں پھنس رہے ہیں سوائے آپ کے اور کوئی دوسرا اس جال سے باہر نکالنے والا نہیں ہو آپ چاہتے تو دوار کا ہی میں بیٹھے ہوئے اپنی رچھا سے راجا جراسندھ کو مار کر ہلوگوں کو چھڑا دیتے کیوں اپنی کرپا سے یہاں اگر ہم لوگوں کو کتراتھ کیا نہیں تو آپ کے چلون کا درشن بڑے بڑے دیوتا اور رکیشور لوگوں کو تب درجب کر لے پر بھی جلدی دھیان میں نہیں ملتا اے مہا پر بھو اگلو ہماری دندوت ہو چنے اب میں ہلوگوں کا راج کرنے کیواسطے نہ چاہ کریرا چھا ہو کہ اٹھوں پہر آپ کے نام کا اسمن اور آپ کے چرنون کا دھیان کر کے اپنی لیلدا اور کٹھا کوٹنا کریں جس میں استری اور پتر کے مایاموہ رہیں اندھیرے کنوئیں سے باہر نکل کر چوسا گر پار اتر جاوین جراسندھ نے ہمارے ساتھ بڑا سلوک کر کے اپنے یہاں قید کیا تھا جس سے ہلوگوں کو تب اور جگ کا پھل ملے آپ کے چرنون کا درشن ملا۔

دوبا

ماکھن پرچھ گو بند کوہت سے کون پر نام

پر برہم بھگوان ہو باس بو گھنیا م

یہ بات گیان بھری سنکر بھجی پت بولے کہ ابھانی راجون کو اسی طرح دکھ ملتا ہو جس طرح تم نے پایا سونو جیسے من میں دیا اور دھرم اور میرے چرنون کی بھکت رہتی ہو وہ لوگ سنار میں جس پاکرات سے گت پاتے ہیں بندھ اور نکوش اپنے کرم کے موافق ملتا ہو جو کوئی کام کرو وہ لو بھوہ کو اپنے بس رکھ کر برا کرم نہ کرے اسکو گھرا اور جنگل دونوں برابر رہتا ہو دیکھو پچھلے جگن من ابھان نے راجا تھگے اور راجا میں اور راون آدک کو راجلگی سے کھو دیا اور بھون نے آہنکار چھوڑ کر میری شرن پکڑی وہ لوگ میٹھکن اور ہنومان اور رام پرکھ اور پرہلا د کی طرح اپنے مطلب کو پہونچ کر میرے پاس بنے رہتے ہیں اور ابھانی آدمی بہت نہیں جیتا راجا سہرا باہ کو اپنے بل اور ہزار ہاتھ ہونے کا ابھان ہوا تھا تب پر مرام جی نے اُس کے ہاتھ پھر سائے کاٹ کر اسکو مار ڈالا اور بھو ماسر اور باناسر اور کنس آدک بہت راجا ابھانی خراب ہو

چوپائی

چھٹے گرب تب نہ بچے ہوئی

سومت گرب کرو جن کوئی

ایسے تھلوگ دکھ اور شکھ کو برا بر سمجھ ہمیشہ میرے اسمن اور دھیان میں گن رہو تو تھو دکھ نہوگا۔

چوپائی

جوسب خنم باپ میں رہے

موبون سار موبون تہہ پاہن

جائین دکھ بیایے نہیں رہے سدا بشرام

دوبا

تا کو میں ات پریت کر دیت اپنودھام

یہ سنکر سب راجون نے بے کیا کہ اے مہاراج آپ دیال ہو کر ہلوکا اپنے جب اور پوجا کی بدھ بتلا دیتے تو اسی طرح آپ کے شرن اور

دھیان میں رہ کر جھوسا گر یا راترا دین ہنکڑ بکٹنا ناخن لے لیا کہ سب بیدار شاترا کا گھنٹہ کیا ان یہ کہ کسی ساعت بھگوان جھو لکری کی اور لیا کو شاکر اور سناری ہوا رہنے کے برابر بھگوان میرے نام پر جگت اور ہوم کیا کر اور پر جا پالن اور براہمن اور سادھ اور مہاتما کی سیوا کیا کر اور جھوٹے مت بول اور کام کر دے اور جھوٹے کو اپنے بس رکھ کر کام کر دے تو لوگوں کو راج کرنے بھی کسی طرح کا دیکھ نہ پورکتے بکٹنا دھام ملے گا۔

چو پانی

جگ میں ہنکڑا ہوسوئی

جاگو لکری ہونے

دوہا

کیا فی جن نیا راسے ایسی بدھ جگ مانہ

جیون ایش جلی میں پسے جل کر پست مانہ

اب تلک اپنے اپنے گھر جا کر بال بچوں کا شکہ دیکھو راجا جھوٹے راجسے جگت کر کے تلکوں کو بتا دیا ہوا ہمارے پہونچنے سے پہلے تم لوگ ہستنا پور میں جاو جب شام سندر کی الیا کے موافق سب راجا لوگ اپنے اپنے گھر جانے کو تیار ہوئے تب شری کرشن بہار بکٹ ہتکاری نے رتھ اور گھوڑے اور ڈیرے اور سپوک وغیرہ اپنے یہاں سے انکے ساتھ کر دیے اور سب کے گلے میں ایک ایک ہاتھ لگا اپنے ہاتھ سے پہنایا جب وہ سب راجا بڑی خوشی سے شری کرشن مہاراج کا جس گاتے ہوئے اپنے دس کو گئے اور سہارے تر جیون پت اور بھیم سین اور راجن کی بدھ پور بک پوجا کی تب تر جیون پت سہارو کو ساتھ لیکر گدھ دلش سے اندر پرستھ کو چلے جب ہستنا پور کے پاس پہونچ کر شری بسدیو ندن نے پانچ جگت اور بھیم سین نے پندرہ ایک اور راجن نے دیوت نام شکر اپنا اپنا جایا کی اور جھوٹے شکر بڑی خوشی سے نکل اور سہارو اپنے بھائی اور سینا پتون مسک آگے سے اگر بھی پت کو اور پور بک اپنے گھروالے کے لیکن راج ورجو دھن شکر کی آواز سنکوست اور اس ہو گیا جب بسدیو ندن اور راجن اور بھیم سین راجا جھوٹے شکر کے چرنوں پر گر پڑے تب انھوں نے انکو اپنی جاتی سے لگا کر بریم کے آنسو بہائے اور جواسندھ کے مارے جانکا حال سنکر بہت خوش ہوئے۔

ادھیائے چوتھہ۔ اناسب راجون کا راجا جھوٹے شکر کی جگتہ میں

شکر دیو جی نے کہا کہ اے راجا پھت راجا جھوٹے شکر نے کیا ان کی راہ سے شری کرشن جی کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کہہ کیا کہ اس تر جیون پت اپنے شری برہما جی اور شری مہادیو جی آؤک سب دیوتوں کے مالک ہو کر میرے واسطے براہمن روپ ہو کر بھیکر مانگنا قبول کیا میں اپنے کسی دوسرے کا بھاگ نہیں سمجھتا دیکھتے جن چرنوں کا درشن بڑے بڑے جوگی اور رکھیشور اور دیوتوں کو جب اور تپ کرنے سے بھی میں نہیں ملتا انھیں آپ نے بھگوان اپنا بھگت جانکویر اگھر پو کر کیا جگے چرنوں کا دھوون لگکا جی ہو کر تینوں لوگ تارتی ہین دی ہین پریشور تم ہو کر میری الیا مانتے ہو یہ سب تمھاری دیبا بھکت تسلتا کی راہ سے ہر نہیں تو برہما اور مہادیو ایسی سامر تھ نہیں جو تمھارے اوپر لیا چلا دین۔ دیکھے سناری آہی راج اور دھن پانے سے کسی کو اپنے برابر نہیں سمجھتے اور آپ تینوں لوگ مالک ہو کر میرے یہاں کوئی کام چھوٹا یا بڑا کرنے میں کچھ اہمان نہیں رکھتے۔

دوہا

تھرے مرن دھیان سے پاون ہوت شری

یا تے مورت ہون سدا ماکن پر بھ بل سیر

اور کتنی نے جواسندھ کا مرنا شکر شام سندر سے کہا کہ اے مہا پر بھو اب تمھاری کر با سے راجسے جگتہ اچھی طرح پوری ہو گئی ہے سننے ہی بھیم سین ہنسکویں کہ اے ماما تم جھوٹی شبت شام سندر کی کیا کرتی ہو جواسندھ کو میں نے مارا ہے۔

دوہا ایک اور آند سے بیٹھ رہے گھنٹیا م

جواسندھ بلوان سے ہن کینو سنگرام

یہ بات سنکر شام سندر بولے کہ اے ماما بھیم سین جگتہ میں لیکن میں نے انکو اشارے سے بتا دیا تھا کہ جواسندھ کو دونوں ٹانگیں چیر کر مار ڈالو اسی تدبیر سے وہ مارا گیا یہ سنکر جھوٹے شکر آؤک سب لوگ ہنسنے لگے جب ساتوں ویپ اور نوؤن کھنڈ کے جندیشی اور سورج ہنشی راجا ہنشی اپنی استروین سمیت روپیہ اور رتن آؤک بھینٹ دینے کے واسطے لیکر ہستنا پور میں آئے تب راجا جھوٹے شکر نے انکی بھینٹ لیکر شہر کے چاروں طرف ان لوگوں کو ڈیرا دیا اور جھوٹے شکر کا نشان کیا اور ان میں سے جو راجا لوگ جواسندھ کی قید سے چھوٹ کر آئے تھے وہ لوگ بڑی خوشی سے جگتہ کے سب کام کرنے لگے اور سب نو تھری راجون نے شام سندر اور رکنی آؤک آنھوں پٹ مانیون کا درشن پریم سے کر کے آنھوں کا چھل پایا اور نکل جا کر بھیشم پتامہ اور ورجو دھن آؤک کو روؤن کو اپنے یہاں ملا لایا اور شکہ پور اور بید بیاس اور ناروین اور کشپ اور شمشٹھ اور بادلو اور شراور پر شرام اور ورجو دھن اور جھوٹے شکر اور کٹواو تھیرے آؤک بہت سے رکھیشور اور برہما جی اور مہادیو جی اور اندر اور گدھرب اور گھیر اور لویا ل آؤک سب دیوتا اور مہاتما لوگ اپنی اپنی استروین سمیت راجا جھوٹے شکر کا نیوتا اور شری کرشن جی بکٹنا ناخن کا درشن کرنے کے واسطے اس جگتہ میں آئے اور آنھوں نے راجیون پت کا درشن کر کے اپنا اپنا جگم سوارتھ کیا تب راجا جھوٹے شکر نے دیوتا اور رکھیشور کی پوجا دھ کے موافق کر کے ان کو جڑاؤ لکھا سن راجیون پت کا درشن کر کے وہاں آئے تھے ان لوگوں کا اور بھی جھوٹا بھالا اور سواے انکے اور بہت آدمی بے شمار چاروں برن کے جو دیش دلش سے وہاں آئے تھے ان لوگوں کا اور بھی جھوٹا ہوک کیا اور شام سندر کی الیا کے موافق ایک ایک کام جگتہ کا سب راجون کو بانٹ دیا جب کہ جگتہ کرنے کا مورت آیا تب ہوا کر کا ناخن نے ہنسکر راجا جھوٹے شکر سے کہا کہ اب تم جگتہ کرنے کے واسطے بیٹھو اور راجن آؤک سب لوگوں کا بیوہار و منوہار کر دینے کے لئے ہی راجا جھوٹے شکر نے سب کپڑے انا کر نئی دھوتی پہن لی اور اچھی لگن میں سونے کے ہل سے اپنے ہاتھ سے جگتہ کرنے کے واسطے زمین جوت کر تیار کی اور شاکتہ آؤک سب سامان جگتہ کا سونے کے برتنوں میں منگا کر رکھیشورون کے پاس رکھ دیا جب راجن رکھیشور بیدی اور ان کٹ بنا گدھ کے منتر پڑھنے لگے تب راجا جھوٹے شکر در ویدی سے گانٹھ جوڑ کر جگتہ شالا میں آئے اور اس میں پڑھتا کر ان کٹ میں آہٹ دینے لگے اسوقت دیوتوں نے بکٹنا ناخن کی الیا کے موافق اپنا اپنا ہاتھ پھیلا کر جگتہ کا ہالک لیا اور راجا جھوٹے شکر نے سب براہمنوں کے ہاتھ میں سونے کا شروا ہوم کرنے کے واسطے دیا اور جگتہ کے سب برتن لے کر کے دیکھ کر نوتے والے تعجب مان کر کہتے تھے کہ دیکھو راجا نے اتنا روپیہ کہاں سے پایا جو ایسی تیاری کی ان میں جو گیانی تھے وہ جواب دیتے تھے کہ جسکے سہایک لچھی پت کرشن چندر ہوں اسکو کس چیز کی کمی ہوگی یہ بات ان لوگوں کی سنتے ہی راجا جھوٹے شکر شام سندر سے بولے۔

دوہا

نسا کر تلکوں جگتہ پڑش جدران

کنت تمھارے نام سے سدھوت سب کاج

مہا راجسے جگتہ راجا جھوٹے شکر کی اچھی طرح پوری ہوئی تب سب دیوتا اور گدھرب آؤک راجا جھوٹے شکر کے بھاگ کی بڑائی کر کے اور نوؤن بھی دینی قارہ بجا کر انپر جھوٹوں کی برکھا کی اسوقت راجا جھوٹے شکر نے بھیشم پتامہ اور دوسرے چتر دھاری راجون کے چوہان بیٹھے تھے پوچھا۔

چوپائی

جگ میں جو کچھ کا رہ سیکھے | جگ میں کھن سے گیا سیکھے |
 یا تے ہمیں منترک دیکھے | یو جا پر ہم کون کی سیکھے |
 یہ بات سنکر اچھی تک کسی نے جواب نہیں دیا تھا کہ سمد یو جہا سندھ کے بیٹے نے اٹھ کر راجا جہدھشٹر سے بنے کیا کہ اسے مہاراج
 جان بوجھ کر کیا پوچھتے ہیں سو اسے شری کرشن ترہیون پت کے دوسرے کون پوجنے جوگ اور جگلی پوجا کرو گے شایم سندھ سے
 کی آپت اور پالن اور ناش کرے دے ہو کر پتھوی کا بوجھ اٹارے اور ادھر میون کے مارے کے واسطے اپنی اچھا سے اور تار
 اسلئے انھیں کو ان روپ اور جگیتہ پُرس جاننا چاہیے جس طرح درخت کی جڑ میں پانی دینے سے سب ڈالی اور پتوں کو وہ پانی
 کرتا ہے اسی طرح شری کرشن چندر کی پوجا کرے سے سب دیوتا ترپت ہونگے اُنکا بھید کوئی نہیں جانتا جتنی چیزیں دنیا
 دیکھتے ہو سب انھیں کی پیدا کی ہوئی ہیں اور نگا جی اُنکے چرنوں کا دھوون ہو کر تینوں لوگ کو تارتی ہیں اور اُنکا استمن
 دھیان کرے اور کھانسنے سے سب پاپ چھوٹ کر نکلتی ہوتی ہیں جس جگہ آپ ساکشات پر برہم پریشور براتے ہیں وہاں
 کی پوجا نہیں ہو سکتی اور یہ سب پریشور کی مایا جو ہم لوگ اُنکو اپنا بھائی بندھ اور جہدھشٹری جانتے ہیں۔

چوپائی

سب سندھ سریر سمانا | پران روپ میں یہ بھگوانا |
 دوبا | ہر جگ کی پوجا کرے من چت دے جو کوے |
 یہ بات سمد یو کی سنکر شری کرشن جی اشارے سے منع کرنے لگے کہ تم کچھ مت کہو لیکن جتنے دیوتا اور رکھیشور اور گیانی راجا
 بیٹھے تھے یہ بات سنکر بول اُٹھے کہ اے سمد یو تیری بڑھ اور تیری ماما اور پتا اور گرو کو دھن ہے کہ جنھوں نے تجھ کو ایسا
 سکھایا تھا کہ پُرکھا جی ایسے ہی گیانی اور دھرماتما ہوتے آئے ہیں جب راجا جہدھشٹر نے یہ بات سمد یو اور گیانی راجا
 کے موافق تھی تب بڑی خوشی سے جڑاؤ بنگھاسن منگوا کر شری کرشن جی کو رکنی آدک اٹھون پٹ رانیون سمیت اسے بھجوا دیا
 اُنکا دھو کر چنارت لیا اور وہ جل اپنے پر وار سمیت سر اور اُنکھوں میں لگایا اور سب دیوتا اور راجون نے وہ چنارت پا کر
 جنم سوار تھ کیا اور راجا جہدھشٹر نے بیکٹھڑا تھ کو پتا میر پنا یا اور کیسور اور چندر کا تلک لگا کر ریشمی اُپرنا اڑھایا اور رتن جٹ
 گنا بدن میں پنا کر چڑاؤ کر پٹ ٹکٹ سر پر باندھا اور رتن اور موتیوں کا ہار اور خوشبودار پھولوں کا ہار لگے میں پہنایا اور
 پوجا کر کے بہت رتن اور درپ آدک لگے آگے بھینٹ رکھ کر پنا کیا کہ اور بھی پت آپ تینوں لوگ در سب چیز کے مالک ہیں اسلئے کوئی چیز
 بھینٹ دیتے ہوئے مجھے شرم معلوم ہوتی ہے جو یہ آند دیکھتے ہیں دیوتوں نے شری کرشن جی کو دندوت کر کے اُنہیں چول بیلے اور انکی استھ کے

دوبا

ایسی بدھ پوجے جھی ماگھن پر جگدیش |
 اُسوقت دوا کا ناتھ ایسے سندھ معلوم ہوتے تھے کہ جسکی اُپا کی نہیں جاتی اور کوئی راجا اچھی طرح اُنکے اٹھا کر اس سبب سے
 نہیں دیکھتا تھا جس میں اُنکو نظر نہ لگ جائے۔ اتنی کھانا کر شکد یو جی بولے کہ اے راجا پُر پخت شری کرشن جی کی پوجا کرتے

جتنے چھوٹے اور بڑے وہاں پر تھے سب خوش ہوئے لیکن شیشال چندری کے راجا کو یہ بات اچھی نہ معلوم ہوئی اسلئے وہ تھوڑی دیر
 نہیں بولا پھر کچھ سوچ کر اپنی موت نزدیک پہنچنے سے اُٹھ کھڑا ہوا اور کرودھ سے سجھامین ہاتھ اٹھا کر بولا کہ اے راجا جہدھشٹر
 اور دھرتراشٹر اور بھیم پتاہ اور درجودھن آدک تم لوگ بڑے گیانی اور دھرماتما ہو کر ایسے نادان ہو گے کہ ایک لڑکے کے کہنے سے
 شری کرشن کی پوجا اس طرح پر کی جس طرح کوئی آدمی جگیتہ اور ہوم کرنے کی کیر کرے کو کھلاوے تم لوگ نہیں جانتے کہ بسدیون
 نے بہت دن تک جنگل میں گھوڑا کراہیون کے ساتھ روٹی کھائی اور پرانی استرٹون کے ساتھ راس لیلار کے بھوگ اور
 بلاس کیا جب سے آج تک یہ بات اچھی طرح نہ معلوم ہوئی کہ شری کرشن چندر بسدیو جادو کے بیٹے ہیں یا نند گوپ کے بیٹے ہیں پوچھ
 اُنکو کون بران اور کس کا بیٹا کہا جائے یہ بڑا تعجب ہو کہ تم لوگ ایسے آدمی کو جسکے مان اور پاپ کاٹھکا نا نہیں لگتا اُلکھ کو چر پریشور کہتے ہو
 انھیں شری کرشن جی نے راجا اندر کی پوجا چھڑا کر گورودھن پہاڑ پوجایا تھا یہ شاستر کے موافق نہ چلے جو کچھ اُنکے من میں آتا ہو وہی کرتے
 ہیں سو اے دودھ آدک چرائیکے اور ادھر م کرنے کے کوئی اچھا کام انھوں نے نہیں کیا دیکھو یہ دشمن کے ڈر سے اپنی جنم جھوم چھوڑ کر
 سمد کے ٹاپو میں جا بسے ہیں اسلئے ہر جہا سیون کو اُنکے برہ میں بہت دکھ ہوتا ہو تپس بھی یہ کچھ دھیان نہیں کرتے اور برہمن میں رہ کر
 انھوں نے گورپون کے کڑے چرائے تھے اور جہدھشٹری لوگ راجا جات کے شاپ دینے سے تلک دھاری راجا نہ ہو کر تھوڑے دنوں سے
 بڑھ گئے ہیں پھر تم لوگوں نے کیا سمجھا اُنکی پوجا کی میں پریشور کی سوگند کھا کر کتابوں کہ یہ سب بات کہنے سے مجھے کچھ اپنی پوجا کرنے کی
 اچھا نہیں ہے جو بات سچ تھی وہ کمادی دیکھو جہاں پر بید بیاس اور نارو من اور پاراشر آدک بڑے بڑے رکھیشور اور شری جہا جی
 اور شری مہا دیو جی اور ناندرا داک بڑے بڑے دیوتا بیٹھے ہیں وہاں پر شری کرشن جی کی پوجا کرنا ایسا ہے جیسے کوئی ہوم کی ساگری
 گئے کو کھلاوے اور راجا جہدھشٹر جو شری کرشن جی کی بڑائی کرتے ہیں اُسکا یہ سبب ہے کہ جس طرح گنتی نے اپنے پت کو چھوڑ کر
 دوسرے کے بیچ سے جہدھشٹر آدک کو پیدا کیا اُسی طرح شری کرشن کے باپ کا بھی بھگوانا نہیں لگتا اپنے برابر دانوں کی سب
 چاہتا کرتے ہیں شری مہاراج شیشال کی باتوں کا کچھ جواب نہ دیکر ایک ایک بڑی بات کہنے پر لکھ کھینچتے جاتے تھے۔

دوبا

کھاری جل اور پیدو کو بھگن کو بھیش |
 ستر گیا پر اگ تچ گیکو اور ہی دیش |
 جب اس طرح بہت سی بڑی بڑی باتیں شیشال شری کرشن جی کو کہنے لگا تب گیانی لوگ پریشور کی زندا سننے میں ادھر بھگوان
 اُٹھ گئے اور بھیم سین اور درونا جارج اور رجن نے کرودھ کر کے شیشال سے کہا کہ اے مورکھ ابھائی تو ہمارے سامنے ترہیون پت
 کی نندا کرتا ہے چپ رہ نہیں تو ابھی بھگوان مار ڈالینگے جب یہ لکھ کر بھیم سین شیشال کے مارنے کے واسطے دوڑے تب شیشال
 بھی اُنکے سامنے جا کر لکارا کہ بھواوے ڈر گئے اُسوقت شری کرشن جی نے سنگھاسن سے اُتر کر بھیم سین آدک کو سجھایا کہ تم
 کوئی شیشال پر پختیار مت چلاؤ اور بڑا کہنے سے منع مت کر دو جوہ چاہے وہ کے دیکھو ساعت بھر میں یہ آپ مارا جائیگا
 جیما دک سب کیو کرودھ نہ کیجے آج |
 جیما دک سب کیو کرودھ نہ کیجے آج |
 جب بیکٹھڑا تھ کے منع کرنے سے بھیم سین نے شیشال کو نہیں مارا تب راجا جہدھشٹر سوچ میں ہو کر دے کہ دیکھو شیشال
 میری سجھامین بھگوان کو ایسی بڑی بات کہتا ہو کیا کروں بغیر حکم ترہیون پت کے کچھ نہیں کر سکتا جب اس طرح شیشال نے ایک سو ایک

کھڑے بن کر شری کرشن جی کو کہے اور مجھ دستھڑ کے جھکے کو بھی ہر کامت بسدیو نندن نے کرودھ کر کے پوجا کی تھی کہ اپنے من سے
 دستھڑ کے پوجا کر شیشیاں کا سر کاٹ ڈالو اب اس کے دھڑ سے ایک جوت نکال کر پہلے اکاش میں جا کر پھر شری کرشن جی کے منہ میں سما کر
 چتر دیو کے دیوتوں نے شری کرشن جی پر پھول برسائے اور رکھیشور لوگ انکی اشت کرتے لگے اور دوسرے راجوں نے شیشیاں
 ایسے اور مہر کی نکت دیکھ کر تعجب مانا اتنی کھتا اسکر راجہ پر تعجب نے پوجا کا سے من ناھ شری کرشن جی نے شیشیاں کو ایسا کھڑی
 کہنے پر کس طرح نکت دی اور ایک سو ایک لکیر کھینچی اسے مارا کیا کارن تھا شک جی بولے کہ اسے راجا یہ حال اس طرح پر ہے کہ اب
 نے سنکا دک کے شاپ دینے سے تین بار سنسار میں جنم لیا اور تین مرتبہ پریشور سے دشمنی کر کے نکت پانی جب پہلے ان دولوں
 نے ہرن کشپ اور ہرنیشاں ہو کر دیوتوں کو دکھ دیا تب نارائن جی نے بارہ اور نرسنگھ اوتار لیکر انکو مارا دوسری مرتبہ جب رادھ
 اور کھ کر کر ہو کر گوا اور براہمن کو دکھ دینے لگے تب سیکھٹھ ناھ نے شری رام چندر نام اوتار لیکر ان دولوں کو مار ڈالا۔

دوہا

اب یہ تیجہ جنم میں بھیو ایک شیشیاں
 ورت بکر ہے دوسرا سرن کو جھو پال

اور راجا پر تعجب شیشیاں اور دنت بکر شری کرشن جی کو اپنا دشمن جان کر دن رات انکا دھیان کرتے تھے اسی سبب شری کرشن
 پریم اوتار نے سرپ کی مدت پوری ہونے پر شیشیاں اور دنت بکر کا سر سردشن چکر سے کاٹ کر انکو نکت دی اور لکھن
 کا یہ کارن ہو کہ مہادیوی نام بسدیو جی کی بہن دم کھوش نام چندیلی کے راجا کو سیاہی گئی تھی جب اس کے پیٹ سے شیشیاں جیسے تین
 آنکھیں اور چار ہاتھ پیدا ہوئے اور راجا نے جو تشیون کو ہلا کر اسکی جنم کنڈلی کا پھل پوچھا تب براہمنوں نے بچار کر کہا کہ اسے ہمارا
 یہ لڑکا بڑا دلوان اور پرتابی ہو کر اس دی کے ہاتھ سے مارا جائیگا جسکے گلے ملنے سے ایک آنکھ اور دو ہاتھ اس کے جاتے رہینگے دوسری
 سنسار میں اسکو نہیں مار سکے گا جب یہ بات جو تشیون کی مہادیوی نے سنی تب وہ اس بات کی پرکھا لینے کے واسطے شیشیاں
 بیٹے کو سلی کو دین دیکر گلے لگانے لگی ایک مرتبہ مہادیوی شیشیاں سمیت دوا کا میں سو سہاں نے باب کے گھر جا کر تھوڑے دن ہی جب
 اسکو جو تشیون کی بات یاد آئی اور اپنے بیٹے کو جو تشیون کے گلے ملوایا تب شری کرشن جی سے گلے ملنے سے ایک آنکھ اور دو ہاتھ اسے
 جاتے رہے یہ حال دیکھتے ہی مہادیوی نے ہنسی کر کے کہا کہ اسے دوا کا ناھ میں قسے یہ بھیکہ مانگتی ہوں کہ شیشیاں کو اپنی پوجا کا بیٹا
 بھائی سمجھ کر کبھی نہ مارنا یہ بات سکر تیجیون پت بولے کہ اسے بڑا میں تیرے بیٹے کے سوتھو معاف کر دنگا اس سے زیادہ قصور ہے
 تو ہمارے پھوڑو نکاس بات کا اقرار مہادیوی بھی پت سے لیکر اپنے گھر چلی گئی اور اسے یہ بچار کر اپنے من کو دھیرج دیا کہ اسکا
 سوتھو شری کرشن جی کے کر لیا جو مارا جائیگا اسی سبب سوتھو شری کرشن جی کے سکر تب اسکو شری کرشن جی نے مارا اور یہی نکت بات
 دوا کا ناھ نے راجو سے جگیتھ میں لکھ سب راجو نکاس یہ پھر اچھا یہ سکر راجا پر تعجب نے کہا کہ اسے من ناھ اب اس کے کھتا سا ہے
 بولے کہ اسے راجا پر تعجب جب راجا جھٹھڑ کی جگیتھ بھی طرح پوری ہوئی تب انھوں نے نیو تھری راجوں کو انکی استریوں سمیت جتا جی
 اچھا گنا اور کپڑا دیکر دیا اور وہ لوگ خوشی سے اپنے گھر پہنچے اور جتنے چھوٹے بڑے اس جگیتھ میں آئے تھے وہ سب راجا جھٹھڑ
 ایسے خوش ہوئے کہ کسی کا من گھر جانے کے واسطے نہیں چاہتا تھا لیکن راجا در جو دھن کو دھرم پتر یعنی راجا جھٹھڑ کی
 سننے اور انکا پر تاپ دیکھنے سے ایسا داہ پیدا ہوا کہ کرودھ کے مار سے اپنے گھر بھاگ گیا۔

ادھیائے پچھتر راجا جھٹھڑ کے استھان کی شو بھا کا برتن

راجا پر تعجب اتنی کھتا سکر بولے کہ اسے من ناھ جہاں سب راجا اس جگیتھ کرنے سے خوش ہوئے تھے وہاں در جو دھن نے کیوں دکھ
 مانا اور جگیتھ کا کام کس طرح سب کو بانٹا گیا یہ کھتا کہیں شک دیو جی بولے کہ اسے راجا پر تعجب تم دھن ہو جو ہر کھتا سننے سے اسودہ نہیں
 ہوتے سنو کہ راجن آدک چاروں بھائی راجا جھٹھڑ کا حکم خوشی سے مانکر کسی چھوٹے بڑے کام کرنے میں کچھ شرم نہیں کرتے تھے لیکن سب
 باتوں کے مالک شری کرشن جی ہی تھے ایسے انھوں نے جتا جوگ سب کام راجوں کو بانٹ دیا تھا جیم سین کو بھوجن کرانے
 کام سوپ کرانٹ دینا اسکا دھڑٹ دھن کے اختیار رکھا تھا اور خزانہ وغیرہ در جو دھن کو سوپ کر خراج اسکا کرن کے
 وسمہ کیا تھا جسکا دان آتشک سنسار میں ظاہر ہے اور آدرشان کرنا اور خبر لینا پوتے واسے راجوں کا راجن کو سوپ کر راستہ کرنا
 سبھا کے مکان کا پرجی کے حوالہ کیا تھا اور دیوتا اور رکھیشور اور براہمنوں کی پوجا اور سیوا کرنا سدیو کو سوپ کر جمع کرنا
 در ب آدک سب سامان کا نکل کے ذمہ کیا تھا اور شری کرشن جی نے براہمنوں کے بالوں دھونا اور انکی جو تھی شیشیاں اپنے
 ذمہ لیا تھا اور درو پدی جی ٹکمنی آدک استریوں کا سٹ شاپا چارانتہ کرن سے کرتی تھیں اسی طرح پر راجا جھٹھڑ نے
 شری کرشن جی کی الیا کے موافق جو کام جگیتھ کا جس راجا کو سوپ دیا تھا وہ لوگ اس کام کو پڑے پریم سے کرتے تھے لیکن راجا در جو دھن
 کپٹ کی راہ سے ایک روپیہ دینے کی جگہ دس روپیہ راجا جھٹھڑ کا ایسے لوگوں کو دے ڈالتا تھا کہ جس میں روپیہ گھٹ جائے
 گوراجہ جھٹھڑ کی ہنسی ہو سیکھٹھ ناھ کی کرپا سے اس طرح بہت دینے میں بڑا نام اور دھرم راجا جھٹھڑ کا ہوتا تھا اور در جو دھن کے
 ہاتھ میں چکر رکھا ہونے سے ایسا پوجا دھتا کہ جس بھندار سے ایک روپیہ خرچ کرے اس میں دس گنا بڑھ جائے اسی سبب سے
 شری کرشن جی انترجامی نے اسکو روپیہ وغیرہ خزانہ سونپا تھا لیکن در جو دھن کو یہ مہا اپنے چکر کی معلوم نہ تھی مہادیو جھٹھڑ جب اسی طرح
 راجا جھٹھڑ کی جگیتھ میں جس کے ساتھ پوری ہوئی تب دھرم راج نے بے گنتی روپیہ اور رتن اور گنا اور کپڑا جگیتھ کرنے واسے
 براہمن اور رکھیشور اور انکی استریوں کو پچھا پوریک دیکر خوش کیا اور سب چھوٹے اور بڑو نکو ساتھ لے ہوئے گنگا کنارے جا کر وہاں
 درو پدی سمیت بھر پور یک انسان کیا اسوقت براہمن اور رکھیشوروں نے بید پڑھا اور دیوتوں نے راجا جھٹھڑ پر پھول برسائے
 اور کہا کہ دھن بھاگ دھرم راج کا ہو جسے ایسی کھن جگیتھ پوری کی اور اپسراؤں نے اپنے اپنے ہانوں پر راج کر گندھروں نے گانا سنا

چوہانی

یاد بھ کل سور کے باسی	دیکھ جگیتھ بدھ بھٹے ہلاسی
انرا ری چھوٹے بڑے کمت دھن جدرج	جنکی کر پاجہ رشٹ سے بھیو جگیتھ کو کاج

دوہا
 اُسوقت سب ہستنا پور باسی اچھے اچھے گئے اور کپڑے پہنے ہوئے شو بھا دیکھنے کے واسطے اپنے اپنے کوٹھوں اور گھر کیوں پڑھکر
 اراجا جھٹھڑ کے بھاگ کی بڑائی کرنے لگے انکا روپ اور گھر کی شو بھا دیکھ کر سب جہنمی آپس میں کہنے لگے کہ ہم لوگ جاتے تھے
 کہ دوا کا پوری کے برابر دوسرا شری سنسار میں نہ ہوگا ہستنا پور اس سے بھی اچھا دکھائی دیا جب راجا جھٹھڑ انسان کر کے اپنے
 مکان پر گئے تب جتنے براہمن اور جاک اور بھکاری وہاں اکٹھا ہوئے تھے انکو بھڑ مانگا دان اور دھنا دیکر آن پور تک بڑا کباب

پس کی بڑا تین لکھن پور جا کر شام اور بلرام سے ہاریا نگر جاک
آئے یہ پرتکیا کی تھی کہ مین جد بنیوں کا بنش سنسار مین جیتا چھوڑ دوں تو آج سے چھتری نہ کہلاؤں۔

چلا کو لاکھ مین کے کام رو چلا

کرشن گمار کو بہت ہیوش دیکھا تب وہ رتھ انکارن بھوم سے ہانک کر الگ لیگیا جب تھوڑی دیر کے بعد پر دمن جی جیتن ہوسے تب رتھ اپنا رن بھوم میں نہ دیکھ کر بڑے کرودھ سے سار تھی سے بولے کہ تو نے بہت بُرا کیا جو مجھ کو رن بھوم سے الگ لے آیا۔

چوپائی

ایسوں نہیں اُجیت ہو تو نہ | جان اُجیت بھگیا ہو نہ | جد کل میں ایسا نہیں کوئی | اکیست چھوڑ چو بھاگا ہوں | اے دھرم پت تو نے مجھ کو بھی لڑائی سے بھاگتے دیکھا تھا جو آج رن بھوم سے بھاگ کر میرے ماتھے پر کلنگ کا ٹیکا لگایا اب میں شری شام سند راور بلرام جی کو اپنا منہ کیا دکھاؤنگا سنساری لوگ میری ہنسی کر کے بھائی لوگ مجھ کو نامور کسنگے اور رکنی ماما میر پیدا ہو نیکا دکھ مانکر سب بھوجائیاں بچت کرینگے تو نے یہ کام کر کے اپنے باپ کا نام دھرا یا اور جگ میں میری ہنسی کرائی۔

چوپائی

رن میں مرے پر پادوس | جیت ہوے تو شور کھاوے | رام کرشن سن میں جے پچھے ہیں من مانہ | کہہ ہیں پر گھوڑ دمن مہا کیون من مانہ | جب دھرم پت نے یہ بات پر دمن جی کی ہنسی تب رتھ سے اتر کر اور ہاتھ جوڑ کر بے کیا کہ اے دیندیاں آپ سے کچھ حال راج نیت چھپا نہیں ہو میرے گردنے ایسا بتایا جو کہ جب مہار تھی لڑتے وقت ہیوش ہو جائے تب اس کے سار تھی کو چاہیے کہ رتھ اس کا رن بھوم سے الگ لیجا کر کھڑا رکھے اور جو سار تھی کھائل ہو جائے تو مہار تھی کو اس کی رچھا کرنا اُجیت ہو ایسے جب آپ گدا لگنے سے ہیوش ہو تب میں نے ایک رتھ رن بھوم سے الگ لاکر کھڑا کر دیا۔

دوہا

گڑکی ایجا جان کرین کینھو یہ کا ج | موندہ دوش لاگے نہیں جد کل کے سرتاج | اوسا پر بھو رتھ دوڑاتے وقت میرا پیچھے رہ جانا یا رتھی یا پتیا اسکا ٹوٹ جانا تو میں قصور مند ہوتا ہے قصور سیوک پر غصہ کرنا چاہیے تھوڑی دیر آرام کر چکے اب جگر لڑائی کیجئے یہاں سنکر پر دمن جی نے کہا کہ اے دھرم پت تھے تو اپنے گرو کی ایجا کے موافق کام کیا لیکن اس میں میری نام دھرائی ہوئی ایسے تم قسم کھاؤ کہ یہ حال ہم کسی سے نہ کیجئے جب دھرم پت نے سو گند کھا کر پر دمن جی کا سوچ چڑایا تب انھوں نے ہاتھ منھ دھو کر دھنکے بان اٹھالیا اور رتھ رن بھوم میں لے گئے۔

ادھیائے

شتر۔ انا شری کرشن جی کا دوار کا میں اور مارنا راجا شاگو کو | شک دیو جی نے کہا کہ اے راجا پر بھیت جو بدیشی لوگ پر دمن جی کو ہیوش دیکھ کر اواس ہو گئے تھے وہ پر دمن جی کا رتھ دیکھتے ہی ایسے خوش ہو گئے جیسے مڑے کے بدن میں جان آجاوے اسوقت پر دمن جی نے اپنے ساتھیوں کو دھیرج دیکر دھرم پت سے کہا کہ تم جلدی رتھ میرا دیوان کے پاس جان دو جد نشیون کو مار دیا پر لیچلو جب یہ بات سنکر سار تھی نے رتھ پر دمن جی کا دیوان منری کے سامنے پہونچا دیا تب کرشن گمار نے لکار کر اس سے کہا کہ لو اور دھرا دھرم غریبون کو کیا مارتا ہو مجھے اگر جڑھ کر یہ بات سنتے ہی دیوان جد نشیون سے لڑنا چھوڑ کر پر دمن جی پر بان چلانے لگا تب پر دمن جی نے چار تیرون سے چارون گھوڑے اس کے رتھ سے مار کر ایک تیر سے سار تھی کو مار ڈالا اور دو تیر سے دھو جا اور چھڑا اور ایک تیر سے دھنکے کا ٹکڑی تیرون سے دیوان کو مار ڈالا اسوقت شامب جی بھی اس طرح شاگو کی فوج کو مار کر گرائے لگے جب طرح کسان لوگ جو ار کا کھیت کاٹ گراتے ہیں ایسا جدم شتر

پر دمن جی کا دیکھ کر بہت سار تھی راجا شاگو کے بھاگ چلے بہت آدمی بھاگتے وقت سدر میں ڈوب کر مر گئے جب اسی طرح ستائیس دن برابر راجا شاگو پر دمن آدک سے لڑتا رہا تب جد نشیون نے ایسی سام رتھ اور شور تانا اس کی دیکھ کر آپس میں کہا کہ یہ کوئی بڑا شور ہے پر جو اتنے دن ہمارے سامنے لڑائی میں ٹھہرا نہیں تو شری کرشن ہمارا ج کی کر پاتے آج تک کوئی شور ہے پر پانچ دن سے زیادہ ہمارے سامنے نہیں لڑ رہا۔ اے راجا پر بھیت جب اس طرح راجا شاگو مایا جڑھ کر کے جد نشیون کو دکھ دینے لگا تب اندر پر تھ میں شری کرشن جی نے کیا پسند دیکھا کہ دوار کا پیری کو کسی نے جلا کر سدر میں ڈبو دیا اور جد نشی لوگ رن بھوم میں مرے پڑے ہیں تب انھوں نے راجا جڑھ شتر سے کہا کہ مسارا ج بڑا پسند کیجئے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سش شپال کے ساتھی دیت دوار کا پیری میں جد نشیون کو مار کر ناش کیا جاتے آکیا دو تو وہاں جا کر اُن کی رچھا کروں راجا جدم شتر نے ہاتھ جوڑ کر بے کیا کہ اے مہا پر بھو مجھ کو پکا کناٹا لانا نہیں ہے یہ بات سنتے ہی جب شام سند راور بلرام رتھ پر بھٹکر دوار کا کچلے تب شتر کے باہر گر کر پک دیکھا ایک ہرنی بائیں طرف سے نکلی اور گتا سامنے کھڑا ہو ہسرا بنا جھڑپا رہی یہ دونوں اس گن دیکھتے ہی شری کرشن انتر جامی سب حال دوار کا کا جانکر سار تھی سے بولے کہ رتھ جلدی لے چلو۔

دوہا

دارک رتھ ہا کیو بھی ہر کی ایجا پا | بان روپ دو جے دوس رن میں ہو پچے جاے | شام سند نے رتھ راجا شاگو کا دیکھ کر بلند آدھی سے کہا کہ اے بھائی تم دوار کا میں جا کر راجا اگر سین اور پر جا کی رچھا کرو میں شاگو کو مار کر وہاں اُونکا جب ریوتی من یہ ایجا پا کر دوار کا کو گئے تب دیت سنگھارن بسد یونندن نے دارک سے کہا کہ جلدی میرا رتھ شاگو کے سامنے لے چل جیسے دارک سار تھی رتھ شام سند کا دوڑا کر شاگو کے سامنے پہونچا ویسے راجا شاگو نے بیکٹھ ناٹھ کے رتھ کی دھو جا پھانڈا ایک سانگ دارک رتھوان پر چلائی شب بھی پت نے ایک بان سے اس کی سانگ کا ٹکڑا سولہ بان ایسے مارے کہ بان لچا شاگو کا کھار کے چاک کی طرح گھوننے لگا اسوقت شاگو نے ایک بھالا بڑے زور سے شام سند پر چلا یا تب دوار کا ناٹھ اسکو بھی اپنے بان سے کاٹ کر اس طرح بان مارنے لگے کہ راجا شاگو گھبرا گیا لیکن اُس نے پھرتی سے ایسا بان شام سند کے بائیں ہاتھ میں مارا کہ سارنگ دھنکے اُنکے ہاتھ سے گر پڑا جب اُس کے گرنے کی آواز سنون لوگ میں پہونچی تب دیوتا اور جد نشی لوگ ڈر کر اُداس ہو گئے اور راجا شاگو اکیان نے اپنی حیثیت بھٹکر چلا کر کہا کہ اے کرشن چندر تم رکنی کو جس کی منگنی سش شپال میرے متر ہے ہوئی تھی زبردستی اٹھا لیگے اور راجا جدم شتر کی جگہ میں تھے سش شپال کو مار ڈالا جو تم دو گھڑی میرے سامنے کھڑے رہ جاؤ گے تو میں آج اپنے متر کا بدلہ تم سے لوں گا مجھ کو بھو ما شتر اور شنگھاسر آوک دیت جنکو بل ورجیل سے تھے مار ڈالا تھامت بھنا یہ بات سنکر دیت سنگھارن اس کے کہ اے شاگو شور ہے پر لوگ اپنی بڑائی آپ نہیں کرتے سنار میں اپنے جس گانے والے کو کوئی نہیں اچھا کتا ایسے جو کچھ بل رتھ ہو وہ دکھلاؤ جسکی موت نزدیک آپ پہونچی ہو اسکو بھلی اور بُری بات کہنے کا بچار نہیں رہتا جس طرح سش شپال مارا گیا اسی طرح کو بھی ایک ساعت میں مارا جائیگا ایسا کہ شام سند نے ایک گدا شاگو کے سر پر اس زور سے ماری کہ خون اُس کے منھ سے گر کر بدن اسکا کانپ اٹھا لیکن وہ انتر دھیان ہو کر مایا جڑھ کر کے آگ برساتے لگا تب بسد یونندن نے ایسے بان مارے کہ سب مایا چھوٹ کر راجا شاگو ہمان سمیت پر تھوڑی پر گر پڑا جب پھر اٹھ کر اُس نے ایک گدا شام سند پر چلائی تب بھی پت نے وہ مار کاٹ کر ایک گدا اس کے ایسی ماری کہ وہ ہیوش ہو گیا جہ تھوڑی دیر میں وہ ہوش میں آیا تب متر کے زور سے وہ اپنے کو

دوت بنا کر سر اور منہ میں دھول لپیٹے پسینا بہتا ہوا شام سندر کے پاس آیا اور رو کر بولا کہ اے ترہون پت بھگو دیو کی تمھاری ماما بھگیا
 ہے کہ راجا شاؤ بھگو پتھارے باپ کے مارنے کیواسطے پکڑے گیا ہو تم انکی خبر کیون نہیں لیتے یہ بات دوت کی سکر ایک ساعت
 بسدیو نندن نے سوچ کر کے بھر پکار کیا کہ بلام جی کے سامنے جنگو کوئی دیوتا بھی جیت نہیں سکتا راجا شاؤ بسدیو جی کو کس طرح پکڑ لیا ہوگا
 جسوقت شام سندر اس طرح کا سوچ اور پکار کر رہے تھے اسیوقت راجا شاؤ مایا روپی بسدیو بنا کر انکے بال پکڑے ہوئے شری کرشن
 جی کے سامنے آئے آیت مایا روپی بسدیو ترپتا ہوا شام سندر سے رو کر بولا کہ اسے بیٹا تم تکو پیدا اور بالوں اور رچھا کرنے والا سنا
 کا جانتے ہیں راجا شاؤ تمھارے سلسلے مجھے لاکر میرا پران لینا چاہتا ہوا اسکے ہاتھ سے جلدی چھڑاؤ یہ بڑے شرم کی بات سمجھا جاتا
 کہ جو میں تم ایسا ترہون پت بیٹا رکھتا تھا تو کھو پاؤں جسوقت مایا روپی بسدیو اس طرح بلاپ کر رہا تھا اسی وقت شاؤ نے
 لٹکار کر شام سندر سے کہا کہ دیکھو ہم تمھارے سامنے بسدیو کو پکڑا کر مارتے ہیں تم کو بل ہو تو چھڑاؤ ایسا لٹکارا جاتا ہے
 مایا روپی بسدیو کا سر تلوار سے کاٹ کر بچھی کی ٹوک پر اٹھا لیا اور سب لوگوں کو دکھلا کر بولا کہ اے شری کرشن تم نے دیکھا
 جس طرح میں نے تمھارے باپ کو مار ڈالا اسی طرح سب جد بنشیوں کو مار کر سدر میں ڈال دوں گا یہ حال دیکھ کر شام سندر
 ایک ساعت مورچھا اگئی پھر انھوں نے دھیان دھر کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ مایا روپی بسدیو ہوا اتنی کتنا سنا کر شک دیو جی بولے کہ اے
 راجا جسوقت مایا روپی دوت نے اگر دیو کی جی کا سہیسا کہا اور شاؤ نے مایا روپی بسدیو کا سر کاٹ لیا اسوقت پچھی پت کو کچھ
 سندھ ہوا تھا یہ حال سکر کھیشور اور گیانی لوگ ایسا کہتے ہیں کہ جن پر مشور کا نام لینے سے سندھ چھوٹ کر من شدھ ہو جاتا ہے
 انکے کاموں میں سندھ کرنا چاہیے۔

چوپائی

جو پرچہ کیول برہم کھاوین کہہ کارن اتو بھرم با دین جگ میں منکر وہیہ دھر آئے اتہ کارن اتو بھرم پائے
 دویا اکھن پرچہ بھگوان کو بھون کچھ بھرم نانہ اتہ پیللا کری جان لیوین مانہ
 جب شام سندر نے سمجھا کہ شاؤ نے مایا روپی بسدیو بنا کر سر کاٹا ہو تب پانچ جیتہ شکر اپنا بجا کر بڑے کرودھ سے اپنا رخ اسکے پیچھے
 دوڑا یا اور ایک گدا ایسی ماری کہ ہان راجا شاؤ کا سوٹکڑے ہو کر سدر میں گر پڑا اسوقت شاؤ نے ہان پر سے کود کر ایک گدا
 بسدیو نندن پر چلائی تب دیت سنگھارن نے اپنی گدا سے اسکی گدا توڑ ڈالی۔

چوپائی

سوئی گدا بسم بھاری کینک بار شاؤ پر ماری
 دویا وا کو بل کیے کہا جڈھ کرے ات گھور
 جب اسی طرح راجا شاؤ دیر تک دوار کا ناٹھ سے گدا جڈھ کر تار ہا تب برہمن بھاری نے ہان سے ہاتھ اسکے کاٹ کر گدا سمیت
 اگرادے اور سدر میں چکر مار کر اس طرح سکاٹ لیا جس طرح اندر نے برتر سدر دیت کو مارا تھا جب شاؤ کے دھڑے ایک جوت نکلا شری
 کرشن جیتہ ناٹھ کے منہ میں ہاگئی تب دیوتوں نے مرنا راجا شاؤ کا دیکھا خوشی کا تقارہ بجا یا اور شری کرشن جی پر پھول برسائے

ادھیائے اٹھتہ

آناراجا دنت بکر اور بدورتھ دونوں بھائیوں کا شری کرشن جی سے لڑنے کے واسطے
 شک دیو نے کہا کہ راجا پچھت جسطرح دنت بکر اور بدورتھ دونوں بھائی سشپال کے مارے گئے تھے وہ حال کہتے ہیں سنو کہ جسدن راجا
 سشپال راجا جڈھ شکر کی جگتہ میں مارا گیا اسی دن وہ دونوں بھائی شری کرشن جی سے سشپال اپنے بھائی کا بدلہ لینے کے
 واسطے بجا کرتے تھے جبکہ انھوں نے سنا کہ راجا شاؤ ہمارے بھائی کا متر دوار کا میں جا کر لڑ رہا ہے تب اُن دونوں نے بھی بہت
 فوج ساتھ لیکر دوار کا پُری پیر لڑنے کے واسطے چڑھائی کی۔

دویا گج رتھ پیدل ترنگ کی سین یسج ساتھ چلے دوار کا اور کو سب امرن کے ناٹھ
 شام سندر راجا سشپال کو مار کر بھی تک دوار کا پُری میں نہیں پہونچے تھے کہ اسی وقت دنت بکر اور بدورتھ دونوں بھائی اپنی
 فوج سمیت وہاں پہونچے اور مری منوہر کو گھر لیا جب اُنکو دیکھ کر سب جد بنشی گھبرا گئے تب دنت بکر بسدیو کے سامنے جا کر بھان سے
 بولا کہ جتنے میرے بھائی اور برتر کو مارا ہو اسلئے آج تمکو جڈھ بنشیوں سمیت جم پُری میں بھیج کر اُنکا بدلہ لوں گا پہلے تم اپنا ہتھیار میرے اوپر
 چلاؤ جیتے سے میں تمکو ماروں گا جس میں تمکو یہ اچھلا کھانا رہ جائے کہ میں نے دنت بکر پر ہتھیار نہیں چلا پاتے بڑے بڑے شور مچا
 بدھ میں مارے ہیں لیکن آج میرے ہاتھ سے جیتے پکڑ کر تمکو گھر جانا مشکل ہے۔

چوپائی

دنت سنو موہن گوپالا دھن بھرا نامیر و ششپالا جمہ کے بیر کج یہاں آوین درشن مہاراج کے پاوین
 باکو درس تمھارو ہوئی بھوسا گرے اترے سوئی اب موکو چنتا کچھ ناہین دوہون بھات ترے من میں
 جو میں مروں تمھارے ہاتھا ہوہون سرگ لوک کو ناٹھا
 دویا اور جو تمکو مار کر جیت رہوں جگ مانہ تو راجن کو راج ہوں یا میں سننے ناٹھ
 تب اس طرح بہت باتیں مکر دنت بکر نے ایک گدا شری کرشن جی پر چلائی تب دیت سنگھارن اپنی گدا سے اسکی گدا کر لوٹے کہ اے
 دنت بکر جتنا زور تیرے بدن میں تھا وہ سب تو نے گدا چلا کر لوپا کیا اب ہوشیار ہو میری باری ہو یہ مکر دوا کا ناٹھ نے کو تو دی نام
 راجا اپنی اس جلدی سے دنت بکر کی چھاتی پر گائی کہ وہ خون منہ سے ڈال کر اسی وقت مر گیا۔

دویا پران جوت واکی گلس چڑھی سورگ کی چھاٹھ پھیر سمانی آئے کے ماکھن پر بھگھکھ ماٹھ
 یہ حال دیکھ کر بدورتھ دنت بکر کا بھائی ڈھال تلوار لیے ہوئے شری کرشن جی کے سامنے آیا تب پچھی پت نے اسکا سر سدر میں چکر
 مار کاٹ کر ٹکٹ اور گنڈل سمیت زمین پر گرا دیا جبکہ اُن دونوں کے مرتے ہی سب فوج اُنکی بھاگ گئی تب یتنوں کوک میں
 اُنکی ہو کر دیوتوں نے شری کرشن جی پر پھول برسائے اور دند بھی بجا کر سب دیوتا اور کھیشور اسٹیت کر کے بولے کہ اے دنیا ناٹھ
 اے ایللا اہرم پارہی کوئی اسکا بھید جان نہیں سکتا ہی جے اور بجے آپ کے دوار بالک سنگاوک کے شاپ دینے سے پہلے ہر نیا کش
 اہرن کشپ اور دوسری مرتبہ راوون اور بھج کرن ہوئے اور تیسرے جنم میں سشپال اور دنت بکر ہوئے اور شتر بھادے آپ کا
 سنا اور سمن کرتے تھے آپ نے اُنکا اوتھار کر نیکے واسطے تین مرتبہ سگن اوتار لیا اور اپنے ہاتھ سے اُن کو مار کر چھڑ

بیکٹھ میں بچھو یا ایسا دیندیاں اپنے بھکت کی رچھا کرنے والا دوسرا کون ہوگا جب سب دولتیاہ استت کر کے شری کرشن جی کو
 دندوت کرنے کے بعد اپنے اپنے لوگ کو چلے گئے تب برہما بن بہاری بھکت ہتکاری نے جیسے گھائل اور مرے ہوئے جڈنہیوں کو
 امرت ریونی درشت سے دیکھا تو سب مرے ہوئے جی کرگھائل لوگ اچھے ہو گئے جب یہ ہما بیکٹھ ناخہ کی دیکھ کر سب چھوٹے بڑے اُن کا
 جس گانے لگے تب کچھ پت سب جڈنہیوں کو ساتھ لیکر آئند پر یک دند بھی بجاتے ہوئے دارکا میں آئے اور راجا شالو وغیرہ کا جو
 مال لوٹ کر لائے تھے وہ سب اگر سین کو دیا اُنکو دیکھتے ہی سب چھوٹے بڑوں نے خوش ہو کر اپنے اپنے گھر منگلا چار منایا اور بیکٹھ
 کی اگیا سے بشو کر مالے اُن سب مکانوں کو جو دیتوں نے توڑ ڈالے تھے ساعت بھر میں جیون کے تیون بنا دیے اور شری کرشن جی
 نے اُسی دن سے جڈھ کرنا چھوڑ کر یہ پرتگیا کی کباب میں ہتھیار نہ پکڑو گاتنی کتھا سنا کر شکہ یو جی بولے کہ اسے راجا پر بھکت جب کچھ دن
 راجا جڈھ متھڑ آدک پاندوون اور درجودھن آدک کو روون سے مہابھارت کی تیاری ہوئی تب شیا م سندر راجا اگر سین سے یہ حال کہ
 بلرام جی سے بولے کہ اسے بھائی اس مہابھارت میں مجھ کو کیا کرنا چاہیے یہ بات سنکر بلداؤ جی نے من میں بجا کر کیا کہ شیا م سندر پاندوون کی
 راجا پورن کرنے کیواسطے مہابھارت کرنا چاہتے ہیں میں وہاں رہ کر درجودھن اپنے حیلے کی سہا یٹا کر دنگا تو شیا م سندر پاندوون نے شیا م
 کا حکم ماننے میں درجودھن ہرمانیکا اسیلے ہستنا پورنہ جاکر تیرتھ جاتر کر کے چلا جاؤنگا اُنکے جو اچھا بیکٹھ ناخہ کی ہوگی وہ کرینگے یہ بات
 بجا کر ریوتی من نے شری کرشن جی سے بے کیا کہ اسے مہاراج آپ ہستنا پور جاکر جیسا اُچت ہو ویسا کیجیے میں بھی تیرتھ جاتر کرتے ہوں
 وہاں آپہونچوں گا یہ سنکر شری کرشن جی نے مہابھارت کرنے کی اچھا سے بلداؤ جی کو روکنا اُچت نہیں جانا جب بسدیونندن کرچھتین جہان
 اٹھارہ اکھوہنی دل مہابھارت کرنے کے واسطے اٹھا ہوا تھا گئے تب بلداؤ جی بھی پرکھاس جھتیر اور جتنا آدک بہت تیرتھوں میں انسان
 دان اور جاتر کرتے ہوئے نیکھار مشرکھ میں پونچے وہاں برانھون نے کیا دیکھا کہ ایک جگہ بہت سے رکھیشور اور منیشور اکٹھا ہو کر
 جگیتہ کر رہے ہیں اور دوسری جگہ روم ہرکھن سوت پورانک جیلہ بید بیاس جی کا سنگھاسن پر بیٹھا ہوا سوکا دک رکھیشورون کو
 کتھا سنا رہا ہے بلداؤ جی کو دیکھتے ہی سوکا دک سب رکھیشور اور سنان کرنے کے واسطے اٹھ کھڑے ہوئے لیکن روم ہرکھن بدیا کے بھان
 سے نہیں اٹھا تب ریوتی من کرودھ کر کے بولے کہ اس مورکھ کو کس نے بیاس گدھی دی اور کتھا باپنے کے واسطے ایسا بھکت
 اور گیا فی چاہیے جسکو لوکھ اور ہنکار نہ ہو آپ رکھیشور لوگ دیکھتے ہیں کہ میر پورانک بدیا پڑھنے پر بھی شاستر کے موافق نہ چلکر اچھا
 کے نشہ میں اندھا ہو رہا ہے جس طرح کلجک کے برہمن دوسروں کو اپدیش دے کر آپ مرچاؤ کے موافق نہیں چلتے اسی طرح یہ کام
 کرودھ اور آوچھ اور مودہ کے بس ہو کر چھوٹے بڑوں کو نہیں بچا پتا اور ہمارا اوتار کیول آدھرمی کچا لیون کے مارنے کے واسطے ہوا ہے
 اسیلے جو کوئی ہمارے سامنے لگا رگ پر چلتا ہو اُسکا برادھ ہم جھا نہیں کر سکتے ایسا کہکر شیش اوتار نے ایک گنا متھڑ چھکرودھ
 سے اُس پورانک کی طرف پھینکا تب اُس گنا کے لگنے ہی اُس کا سرکٹ کر گر پڑا یہ حال دیکھتے ہی سوکا دک رکھیشورون نے
 چلکر بچھوڑ دی سے کہ کہ مہاراج یہ سوت ہرچر سنا کر اپنے اور سننے والوں کو کراتر تھ کر تا تھا اُسکو بیاس گدھی پر بیٹھے ہوئے اپنے
 مارڈالا اچھا نہیں کیا تم لوگ جانتے ہیں کہ اپنے اپنی اچھا سے اوتار لیا ہے لیکن اس کو جو برہمن اور بیش سے پیدا ہوا ہے
 اور ہماری اگیا سے بیاس گدھی پر بیٹھا تھا اپنے جو مارڈالا اُس سے آکھو برہم ہتیا لگی اب آپ کو پریشچٹ کرنا چاہیے جہاں آپ
 ایسا نہ کرینگے تو دوسرا کوئی برہم ہتیا سے کسواسطے ڈرگا اور شاستر میں جواد پرش بھکوان کی سانس ہی پرانہونکو اتھاتے

دیکھے جبکہ شیا م سندر اپنے چھوٹے بھائی پر برہم پریشور کو بھگت رکھیشور نے بنا اپرا دھلات ماری تھی تب اُنھون نے رکھیشور کا پاؤن
 اپنے ہاتھ سے دبا کر کہا تھا کہ میرے کھور ہر دے سے آپ کے کوئل جرنون میں جڑ لگی ہوگی اُس سے براہمن کی پدوی بڑی بچھا
 چاہیے یہ گیان روپی بات سنکر بلرام جی کا کرودھ شانت ہوا تب اُنھون نے رکھیشورون سے کہا کہ مہاراج آپ لوگ
 بیج کتے ہیں مجھے اپرا دھ ہو اوج میں نے کرودھ بس ہو کر براہمن کو مارڈالا آپ کوئی پریشچٹ اُسکا بتلائیے جس میں میرا بدن
 مشدھ ہو جائے اور اگر کوئی بیٹا اس سوت کے ہو تو بتلائیے میں اُسکو بیاس گدھی پر بیٹھا دوں۔

دوہا

ہم ہون کو دوکھن لگے جو کچھ کرین انیت اورن کو کیے کما کٹھن کرم کی ریت
 یسکر رکھیشورونے کہ تیرتھون کے انسان کرنے سے تمھارا پاپ چھوٹ جائیگا جب سوکا دک نے اگر شروانا م روم ہرکھن
 کے بیٹے کو وہاں بھیجا تب بلداؤ جی نے اُسکو اُسکے باپ کی جگہ بیاس گدھی پر بیٹھا کر یہ بردان دیا کہ تجھکو بنا پڑھے سب بدیا یاد
 ہو جائے جیسے یہ بات ریوتی من کے منھ سے نکلی ویسے سوت کے بیٹے کو چھوٹا شاستر اور اٹھارہ پیران بنا پڑھے یا دھو گئے تب وہ بیاس
 گدھی پر بیٹھ کر کتھا یا پنے لگا یہ مہا بلرام جی کی دیکھتے ہی سب رکھیشور خوش ہو کر بولے کہ مہاراج آپ کی دیا سے سوت کے مرنے کا
 سوچ تو چھوٹ گیا لیکن بلول دیت بندر روپ سے جو پور ناشی اور اماوس اور دواسی کو اگر ہمارے جگیتہ اور ہوم میں پیپ درلہو
 اور ہڈی پھینک دیتا ہوں اس سے ہملوگ بڑا دکھ پاتے ہیں آپ تیرتھ باسیون پر دیاں ہو کر اُس بندر کو مارڈالیے تو ہملوگ نرہے
 ہو کر جگیتہ اور ہوم کیا کریں یہ بات سنکر بلرام جی بولے کہ بہت اچھا ہم اُسکو مار کر تمھارا دکھ چھڑا دیں گے۔

اوصیائے اُناتھی - مارنا بلرام جی کا بلول نام دیت بندر روپ کو

شکر یو جی بولے کہ اسے راجا پر بھکت ریوتی من نے رکھیشورون کے کمنے سے بلول دیت کو مارنے کے واسطے کئی دن تک
 نیکھار مشرکھ میں لو اس کیا جب پور ناشی کے دن بڑی آندھی چلکر پانی اور لہو اور پیپ برسنے لگا اُسوقت رکھیشورون نے
 بلرام جی سے کہا کہ اسے مہاراج یہ سب چھن اُس بندر کے آٹیکے ہیں یہ بات سنکر بلداؤ جی نے ہل اور موسل اپنے ہتھیا کو یاد کیا
 ویسے دوتون اُنکے پاس آپہونچے تب وہ بندر روپ دیت کا لارنگ پہاڑ ایسا لمبا اور چڑا بڑے بڑے دانت لال لال انکھیں
 ڈراؤنی صورت بنا سے ترشول ہاتھ میں لیے بادل کی طرح گر جتا ہوا وہاں آیا تب بلداؤ جی اپنا ہل اور موسل لیکر اُسکی طرف چلے۔

دوہا

اُن ہون رامہ دیکھ کے جان لیون من ماخہ ان سمان جو دھابلی تھون لوک میں ناخہ
 جب اُس بندر نے بلرام جی کو اپنے سے زیادہ دیکھا تب وہ منتر کے زور سے انتر دھیان ہو کر مل اور مو تر برسانے لگا یہ حال
 دیکھتے ہی ریوتی من نے اُس بندر کوئل کی نوک سے اٹھا کر زمین پر پٹک دیا اور ایک موسل اُسکے سر پر ایسا مارا کہ پیران
 اُس کا ٹکلیا اُس دیت کا مرنا دیکھ کر سب رکھیشور اس طرح خوش ہو گئے کہ جس طرح برتر اُتر دیت کے مرنے سے دیوتا خوش
 ہوئے تھے اور اُسی وقت رکھیشورون نے ریوتی من کو اشر باددے کر اپنے خوشبودار بھولون کی مالا گلے میں پہنا دی جسکے
 بھول کبھی نہ گھلا دین اور دیوتون نے بلداؤ جی پر پھول برسا کر دند بھی بجائی۔

دوہا تہان لائے سب دیوتا بھوکھن بس بناس
 بہارے ہرام کو شو بھاکھی نہ جا
 جب رکھیشورون نے دیت کے مارے جانے سے بے ڈر ہو کر بلدیو جی کو بد کیا تب ریوتی من گڑھ نکلتی شور اور گومتی اور گنگا اور پیاسا اور گنگا اور کوشکی اور سر جو اور پلیمہ آشرم اور شون بھدر اور پریاگ اور کاشی آدک تیر تھون میں گئے اور وہاں پر اسان اور دان کیا پھر وہاں سے گیا جی اور گنگا ساگر اور گودا دری اور بھاکھی تھی اور سنگل پپ در بھیم رتھی اور سیت بندھ رایشور اور پھیرے پھیرے اور شری شیل آدک تیر تھون میں جا کر اسان کیا اور دن دن ہزار گھوڑے پور بک براہمنوں کو دان دیا پھر وہاں سے سوام کا رنگ اور گست من اور پر شرام جی اور رجن بالا کا درشن کرتے ہوئے اور راہ میں سب لوگوں کو سکھ دیتے ہوئے برسوں دن یہ تھوئی پر کرما کر کے ہر دوار میں آئے۔

دوہا تہان شری ہرام جی لوکن سے یہ بات
 پانڈو سن اور کورون جڑھ ہوت دن رات
 یہ حال تھے ہی بلدیو جی گر بھیر کو چلے اور جب وقت راجا در جو دھن اور بھیم سین مہا بھارت کر کے اٹھا رھوین دن آپس میں گدا جڑھ کرتے تھے اسی وقت وہاں پہونے جب آنکو دیکھ کر جڑھ آدک پانچون بھائی اور راجا در جو دھن نے دندوت کی تب بلدیو جی ان لوگوں کو آشیر باد دیکر بولے کہ بڑے سوچ کی بات ہو کہ شام سندرتھون پت کے پہنے پر بھی کوروون اور پانڈوون نے رجون بس ہو کر اپنے بھائی آدک لاکھون آدمیوں کا ناش کیا اور بھیم سین اور در جو دھن دونوں آدمی زور میں برابر ہیں لیکن بھیم سین کی سانس بڑے وقت نہیں چڑھتی اور در جو دھن گدا جڑھ اُس سے اچھی جانتا ہے یہ حال آنکا دیکھ کر بلدیو جی نے بھیم سین اور در جو دھن سے کہا کہ تم لوگ لڑنا چھوڑ دو جس میں تمھارا ناش بنایا ہے دیکھو مہا بھارت کر کے میں تناکل اور پر دار تمھارا مارا گیا تیر بھی تمکو اپنا برا بھلا نہیں سوچو پڑنا یہ بات سننے ہی پریشور کی اچھا سے دونوں بیرون نے بلدیو جی سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہاراج اب رن پر چڑھ کر لوگوں سے اتر نہیں جانا

دوہا جب بھیم سین رام جو جڑھ کر دست کو
 تڑپ ان مانو نہیں ہونی پر بل ہو
 جبکہ ریوتی من کے بھانے پر بھی ان دونوں نے لڑنا نہیں چھوڑا تب بلدیو جی اچھا بیکنٹھ ناٹھ کی اس طرح بھکر چپ رہے اور اسی وقت بھیم سین نے ایک کدا در جو دھن کی جانگھ میں ایسی ماری کہ جانگھ اسکی ٹوٹ گئی اور وہ پر تھوئی پر گر پڑا تب در جو دھن نے ہرام جی سے رو کر کہا کہ اے مہا پر بھو آپ میرے گرو ہیں میں آپ سے جھوٹھ نہیں کہتا کہ اس مہا بھارت میں سب آدمی آپ سے بھائی شری کرشن جی کی صلاح سے مارے گئے ہیں اور پانڈو لوگ انھیں کے زور سے لڑتے ہیں نہیں تو آنکو کیا سامت تھی جو بھ کر وون سے لڑتے جڑھ آدک پانچون بھائی اس طرح شام سندر کے بس میں ہو رہے ہیں جس طرح کاٹھ کی پتی کو ٹاپنے آدھین رکھ کر جڑھ جاتا ہے اور دھرتیا اور دوار کا ناٹھ کو ایسا اچھت نہیں ہو کہ پانڈوون کی سمانتا کر کے ہمارے ساتھ لڑائی کریں دیکھو بھیم سین نے دُساسن کی بھجا اکھاڑ کر اسکو مار ڈالا اور ہم لوگوں کے سامنے خون اُسکا پیا اور ادھرم کی راہ سے میری جانگھیں گدا مار کر ٹھک پر تھوئی پر گر دیا اور میں اس سے زیادہ پانڈوون کے ادھرم کا حال آپ سے کماتک برن کر دن جو کچھ میرے بھاگ میں لکھا تھا وہ ہوا اس طرح اس مہا دھرم میں اپنے دیال ہو کر درشن دیا اس طرح میرے واسطے جو اچھت ہو وہ بھیجے جب اپنے آدھین بچن در جو دھن سے بلدیو جی نے منے تب شری کرشن کے پاس جا کر بولے کہ اے بھائی تجھے یہ کیسی پایا چھیلانی جو اپنے

آدمی مہا بھارت میں تمھارے سامنے مارے گئے اور دُساسن کی بھجا اکھاڑ کر در جو دھن کی جانگھ توڑ ڈالی یہ دھرم جڑھ کی بات نہیں ہو کہ کوئی زبردست آدمی کسی کا ہاتھ اکھاڑ ڈالے اور کر کے نیچے گدا چلاوے دھرم جڑھ میں ایک ایک آدمی اپنے برابر والے کو لٹا کر لڑتا ہے یہ سنکر شری کرشن جی بولے کہ اے بھائی تم نہیں جانتے کہ کورو لوگ بڑے ادھرمی اور پانی میں انکا حال کچھ کما نہیں جاتا دیکھو پہلے در جو دھن نے دُساسن اور شگنی کے کہنے سے کپٹ کا جو اکھیل کر سب مال اور دیش راجا جڑھ آدک کا جیت لیا اور آنکو تیرہ برس بن باس دیا پھر دُساسن نے سر کے بال پکڑ کر در ویدی کو راج بھاسن لاکر نکلی کرنا چا جس وقت در جو دھن در ویدی ایسی پت برتا کہ اپنی جانگھ پر بیٹھے کیواسطے کہا تھا اسی وقت بھیم سین نے سوگند کھا کر یہ پرتگیا کی تھی کہ دُساسن کی بھجا اکھاڑ کر در جو دھن کی جانگھ اپنی گدا سے توڑون گا وہی پرتگیا اپنی بھیم سین نے پوری کی اسکے سواے اور جو پاپ اور ادھرم کوروون نے جڑھ آدک سے کیے ہیں اُسکا حال کمان تک تم سے کمون یہ مہا بھارت کی آگ جو جل رہی ہے کسی طرح نہیں بجھ سکتی تم اس بات کا سوچ مت کرو جب بلدیو جی نے یہ بات شری کرشن جی کے منہ سے سنی تب اچھا آنکی جانکر گر جھتیر سے دوار کا پری میں چلے آئے اور وہاں سے ریوتی اپنی استری اور کئی جڈنشیوں کو ساتھ لیکر پھرنیکا رشرکہ میں اس اچھا سے گئے کہ جس میں برہم ہتیا کا پاپ جو تیرہ کرنے سے جھوٹ گیا تھا وہ رکھیشورون کو دکھلا آوین جیسے سوگند آدک رکھیشورون نے بلدیو جی کو دیکھا ویسے بہت خوشی سے آشیر باد دیکر کہا کہ تمھاری برہم ہتیا چھوٹ گئی جب یہ بات بلدیو جی نے سنی تب بڑی خوشی سے وہاں اسان اور دان اور جگتھ آدک شہر کرم کیا اور رکھیشورون کو گیان اپدیش دے کر جڈنشیوں سمیت دوار کا پری میں چلے آئے اور اپنے ذات بھائیوں کا سمنان کیا۔

دوہا رام تھا پاؤن سدا کے منے جو کو
 تاکو شری بھگوان سون پریم پریت ات ہو
 ادھیائے اسی۔ کتھا سدا مبراہمن کی
 راجا پر بھیت نے اتنی کتھا سنکر شکدیو جی سے بنے کیا کہ اے مہاراج آپ سمجھتے ہو گے کہ پریشور کی کتھا اور لیلیا اسکر اسکو سنو کہ ہوا ہو گا لیکن میرا من ابھی تک سننے سے نہیں بھراست سنگ بتا بھاگ کے نہیں ملتا اس سے میں جانتا ہوں کہ میرے پچھلے جنم کا بڑا سہا ہے ہوا جو میں نے انت سے گنگا کنارے آکر آپ کا درشن پایا جسکے پریشور کی کتھا ہو کر ست سنگ رہتا ہے وہاں پر دیوتا لوگ سوگ سے آتے ہیں دیکھو جو نار دمن دن رات پھرتے رہ کر کہیں نہیں ٹھہرتے وہ بھی ست سنگ میں آکر بیٹھے ہیں میرے بیرون نے اپنے کرم کے اُٹار بیکنٹھ سے بھی اچھا استھان پایا ہو گا لیکن آپ کے نگھا رہندے جو میں نے شری مدجھا گوت سنی ہے اس سے میرے پیر لوگ اچھے سے اچھا استھان اپنے رہنے کے واسطے پاویں گے جس آدمی کے منہ سے پریشور کا نام نہیں نکلتا اسکو جانور سے بھی بدتر سمجھا جاتا ہے جو کان کتھا اور استھت بھگوان کی نہیں سننا وہ کان بچھو اور سانپ کے بل برابر ہو جو سر ہر مند راوردیو استھان اور سادھ اور براہمن کے سامنے دندوت نہیں کرتا وہ سر بدن پر بوجھ کے برابر ہو اور جو کتھا شام سندر کا درشن پر گٹ یاد دھیان میں نہیں کرتی وہ آنکھ مورچکے کے برابر ہو جو گرستھ بیکنٹھ ناٹھ کا پریم رکھ کر اپنے برن کا دھرم کرتے اُنکو جوگی اور سنیا سی اور برہم ہنس سے اتم جانا چاہیے اسلئے آدمی کو اچھت ہو کہ آدمی کا تن پا کر بھجن اور ست سنگ میں اپنا

جنم بتا دے اسے شک دیو جی مہاراج آپ کے اوپر بھگوان کی بڑی کرپا ہو اسیلے چاہتا ہوں کہ بھگوان کچھ اور ہر چر مناسے شک دیو جی اسے کہ اسے راجا تیری بڑھ دھن ای جو تو ہر کھانسنے سے اتنی پریت رکھتا ہو۔

دوہا

جوا بدھ چت دے سنے ہر کی کھان پیران

اور راجا پر بھیت اب ہم کھانا مہاراجن کی جسکا در در شری کرشن دوار کا ناخوئے چھڑا کر اسکو کیر دیتا ہے کہ برابر درپ اور راجا اندر سماں سکھ دیا تھا کہتے ہیں منگو کہ دھن طرف دروڑ دیں میں بدر بھنام ایک شہر تھا وہاں کے راجا اور پر جا اپنے کرم اور دھرم سے ریکر سادھ اور براہمن کی سیوا کیا کرتے تھے اسی شہر میں سدا مہاراجن پیدا ہوئے اور شاستر پڑھا ہوا شری کرشن کا گھرانہ لکھا اس غریبی سے اپنا خرم کاٹا تھا کہ اسکو تن بھر کپڑا اور پیٹ بھر بھجن نہ ملکر بھی کبھی اپاس ہو جاتا تھا تسبیح بھی وہ من اپنا برکت لکھا آٹھون پر خوش رہتا تھا اور شیشا اسکی استری بھی بھوجن اور کپڑے کا وہ پانے پر بھی پریم پور بابک اپنے پت کی سیوا کرتی تھی اور وہ دونوں استری پریش سنساری سکھ سپنے کے برابر بچھ کر دن رات انتمن اور دھیان پر مشور کا کیا کرتے تھے اور بنانا گئے جو کچھ ملتا تھا اسکو کھا کر خوش رہتے تھے ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ سدا مہاراجن کو اسکی استری اور چاروں بیٹوں بہت دو اپاس ہو گئے جب تیسرے دن دوار کے جھوکہ سے بہت بیاگل ہو کر رونے لگے اور شیشا سے بیٹوں کا وہ نہ نہیں دیکھا گیا تب اسنے ڈرتی اور کانپتی ہوئی اپنے سوامی سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ مہاراج میں نے سنا ہے کہ شری کرشن جی پچھی پت تھا اسے میں اور گرجائی ہیں اور انھوں نے کیوں براہمنوں کی رچھا کرنے اور ہر بھگوان کا وہ بھڑانے کے لیے اتار لیا تو تم انکے پاس کیوں نہیں جاتے جس میں تمھارا سب دکھ اور درد چھوٹ جائے تم کو گرہ مستھ براہمن بچھ کر وہ اتار دے دینگے کہ پھر تمکو سنساری کی بچھا نہ ہو کر ترش نار کھنے میں برہمن تیج جاتا رہتا ہے جس طرح تین پن میرے بیت گئے اسی طرح چوتھا پن بھی پریشور کی دیاتے بیت جاتا ہے اگر اسوقت لایج کر کے وہاں جاؤں اور کہیں راہ میں بڑھاپے کے مارے گر پڑوں تو سنساری لوگ کہیں گے کہ سدا مانے بیٹھو تو میں لایج میں اگر اپنا ہاتھ پاؤں توڑا یہ بات سنکر شیشا بولی کہ اے مہاراج بھوجن آپکو لایج کی راہ سے وہاں جانے کو نہیں کہتی بلکہ اسواسطے کہتی ہوں کہ مہاتما اور بڑے لوگوں کا درشن کرنے سے سب دکھ چھوٹ کر سکھ ملتا ہے شری کرشن ترلوکی ناخوئے براہمنوں پر بڑی دیار رکھتے ہیں وہاں جانے سے تم کو سواے سکھ کے دکھ نہ ہوگا۔

دوہا

تمہ کارن ہتی کرت چت دے سنے کنت

یہ سنکر سدا مانے کہا کہ اسے پیران پیاری تیج ہو کہ میں شری کرشن جی سے مترا اور جان پہچان رکھ کر اپنے گوانکا سیوک سمجھتا ہوں لیکن جب میں انکے پاس بھینٹ کر نیلے واسطے جاؤں گا تب وہ بھگوان کمال جانکر درپ اوک سنساری سکھ کر نیلے واسطے دے دیں گے ایلے میرے نزدیک ان تر بھون بت سے جو رتھ دھرم کام موکش چاروں پدارتھ کے دینے والے ہیں درپ اوک جو ہمیشہ بنانہیں رہتا اپنا اچت نہیں ہو کواسطے کہ جب انکی دیاتے تھے وہ پیرے گات بھ سے دھیان اور اسمن آرا سے کھانا کھاتے ہیں پیرا ہر دیسار وہ پیر پانے سے نہیں ہوسکے گا اور سنساری سکھ میں اپٹ جانے سے پرلوک کاسوں بھو

پچھلے جنم میں کسی کو کچھ دان دیا ہوتا تو اس جنم میں مجھے ملتا بتا دے کوئی نہیں پاتا اس بات میں تم بھگوان دوش ست دومیر دن بہت اچھے چلے جاتے ہیں یہ سنکر شیشا نے جانا کہ میرے سوامی سنساری سکھ سپنے کے برابر بچھ کر کچھ اچھا نہیں رکھتے تب پھر ہاتھ جوڑ کر بولی کہ اے مہاراج بھوجن کچھ دھن کی اچھا نہ رکھ کر اسواسطے کہتی ہوں کہ ان پر برہم پریشور کے درشن کرنے سے نکت ہوگی سدا بولا کہ اے پیاری گرو اور مہاتما کے یہاں بنا کچھ بھینٹ لیے جانا اچت نہیں ہو اور میں اتنا مقدور نہیں رکھتا کہ کچھ چیز انکی بھینٹ کیواسطے لیجاؤں یہ بات سنتے ہی شیشا خوش ہو کر چار بھٹی چاول اپنے چار پروسیوں سے مانگ لائی اور پرانی دھوتی کے تین تین بانڈھ کر اپنے سوامی کو دیکر کہا کہ اے مہاراج ہم کنگا لون کی تھوڑی سی بھینٹ وہ تر بھون پت بڑی خوشی سے لین گے جب سدا مانے چاول بھینٹ دینے کے واسطے پانے تب وہ پوٹلی نعل میں دبا کر لٹا دھوری کندھے پر ڈال کر کنیش جی کو سنا کر لایا لیکن راہ میں یہ بچار کرتا ہوا دوار کا کوچلا کہ دیکھو میرے بھاگ میں درپ ملتا تو نہیں لکھا ہے لیکن شری کرشن چندر آنند کنند کا درشن پا کر اپنا جنم سوار تھا کرونگا لیکن ایک بات کی جتنا بھگوان ہو کہ شری کرشن چندر ترلوکی ناخوئے سدا مہاراج ایک سواٹھ محل میں رانیوں کے پاس رہتے ہیں جہاں بڑے بڑے راجوں کا ہو چنا کھن ہو وہاں بچھ کنگال آدمی کو کون جانے دیگا اور میری خبر انکو کیسے ہو پئے گی۔

دوہا

یہ من میں سوچت چلیو میں تو دین انا حقہ

اب میں شرم سے اپنے گھر بھی پھر کر نہیں جاسکتا دیکھو بڑے سوچ کی بات ہو کہ میں نے اپنی جھوپڑی کو جس میں جھیکھ بانگ کر آنند سے دن کاٹتا تھا ہاتھ سے کھویا اور شام سند کے پاس پہنچنا بھی کھن معلوم ہوتا ہے جب سدا مہاراجن اس طرح سوچ بچار کرتا ہوا تین پیرن دوار کا پیری کے پاس پہنچا تب اسنے کیا دیکھا کہ چاروں طرف اس پیری کے سند لہر رہا ہے اور اچھے اچھے سونے کے رتن جیت مکان بنے ہیں اور سب چھوٹے بڑے گھر میں منگلا چار اور ہر چر چار ہو رہا ہے جب سدا مہاراجن یہ آنند دیکھتا ہوا شری کرشن دوار کا کچھ کی ڈیڑھ سی پر پہنچا تب اس ڈر سے کہ کوئی بھگوان بھیت جانے سے روک نہ دے بار بار تیجے پھر کر دیکھتا ہوا آگے کوچلا شری کرشن دوار کا ناخوئے کیگیا سے کسی براہمن کو کسی وقت محل میں جانے کی روک تھمی اسیلے کسی ڈیڑھ سی بان نے بھیت جانے سے منع نہیں کیا۔ جبکہ سدا مہاراجن تین ڈیڑھ سی ناخوئے کر چوتھی دیڑھ سی پر جہاں شری دوار کا ناخوئے جڑاؤ سنگھاسن پر بیٹھے ہوئے رکنی مہارانی سے جو پر کھیل رہے تھے پہنچا تب دربان نے اسکا حال پوچھ کر شری کرشن جی کے پاس جا کر کہا۔

کبت

سیس پکاہ جننگاتن میں نہیں جانو کو آہ بے کہہ گرامان
دھوتی بھٹی سی لشی دوپٹی اور پائون اُپانہ اور نہ سامان
پوچھت دیندیاں کا دھام بتاوت اپنونا نوں سدا مان
یہ بات سنتے ہی شری کرشن چندر جی جو پچھلانا چھو کر سنگھاسن پر سے اتر پڑے اور انکھوں میں آنسو بھر کر رتنے کے واسطے دوڑے جب سدا مان نے شری کرشن جی کو آتے دیکھا تب دوڑ کر انکے چرون پر گر پڑا تب شام سند نے سدا مان کو بڑے پریم سے اٹھا کر اپنی بچھاتی سے لگایا اتنی کر پادوار کا ناخوئے کی اپنے اوپر دیکھ کر سدا مان میں میں کہنے لگا کہ اے پریشور میں یہ حال پر گٹ دیکھتا ہوں یا سپنے میں ہے۔ وار کا ناخوئے نے سدا مان کا ہاتھ پکڑے ہوئے اپنے سنگھاسن پر لجا کر اسکو بیٹھالا اور اپنے ہاتھ سے دھو کر پائون کا

کانتا نکالا اور انکا چرن دھونے کے واسطے رکنی جی سے پانی مانگا اور سدا سے بولے۔

کبت

کا ہے بجال پوائین نے بگ کنگ جال گڑ پین جو سے
دیکھ سدا کی دین دسا کرنا کر کے کرنا سے رو سے
پائون دھوتے وقت سدا مارے شرم کے جیون جیون پائون اپنا سیٹ لیتے تھے تیون تیون بیکٹھ ناٹھ اسیر بہت دیال ہو کر اپنے
ہاتھ سے چرن دھوتے تھے یہ بات دیکھ کر رکنی آدک آٹھون پٹ رانیاں جاہتی تھیں کہ سدا کی سیوا ہم لوگ اپنے ہاتھ سے کرن جین
ہمارے پران پت کو محنت نہ پڑے لیکن تر جیون پت نے یہ بات نہ مانا اپنے ہاتھ سے سدا مان کے بدن پر چندن لگایا اور دیوتا کے
برابر بدھ پور بک اسکی پوجا کی اور چھتیس پرکار کے جنھن کھلا کر بیان اور لالچی دیکر عطر لگا کر جیون کا کچر اسکو پہنایا اور رکنی آدک
آٹھون پٹ رانیون سے کہا کہ تم لوگ جتنی سیوا سدا مارے متری پریم سے کرو گی اتنا ہم مخلو گون سے خوش ہو گے
جسوت رکنی جی سدا مارے جنور ہالنے لگیں اسوقت دیوتاؤں اپنے اپنے ہانوں پر یہ حال دیکھ کر سدا کے بھاگ کی بڑائی کرنے لگے

دوہا یا بدھ بہرہ یون کے ماکھن پر بھج جڈرا سے

اسی کھاسا کر فیکدیو جی بولے کہ اے راجا پر بھیت یہ جرتہ رکھتے ہی رکنی اور ست بھاما آدک سب استریان دیوتا کا ناٹھ کی اور سب
جندیشی جو ہا بنرتے تعجب نہ کر کے کہ دیکھو روپ والے اور رویہ والے کاسب کوئی آد کرنا ہے اس دروری بڑھے براہین
پچھلے جنم میں نہ معلوم کون ایسا بھاری تپ کیا تھا اور کیا گن اس میں بھرا ہے کہ جس سے تر جیون پت اپنے ہاتھ سے اتنی سیوا اسکی کرتے ہیں

دوہا یا بدھ بہرہ یون کے ماکھن پر بھج جڈرا سے

یاہ کرشن پوجت ہیں جیسے

دوہا یا بدھ بہرہ یون کے ماکھن پر بھج جڈرا سے

اسوقت ست بھاما بھڑی بولنے والی تھی دوسری استریون سے کہنے لگی کہ شام سندھ ہلو گون کے ساتھ ابھان بھری باتیں کیا کرتے
تھے اب اُنکے مٹ کر دیکھو کہ جسے تمام عمر نیا کپڑا پہنے میں بھی نہیں دیکھا پہرنے کا کیا ذکر ہے نہ معلوم یہ براہین دیوتا کس دیس میں
رہتے ہیں جبر ایسا در در چھار ہا تو لیکن اسکو بڑا بھالمان سمجھنا چاہیے جسے بیکٹھ ناٹھ کو ایسا بس میں کر لیا ہے پہلے میں نے
تھا اور جسو والکی ماما اور پتا کے گوجرانے کا حال سنا تھا اور آپ وہی اور ماکھن چڑا کر کھایا کرتے تھے اب اُنکے مٹ کر دیکھو کہ جسے
بشو اس ہوا کہ وہ سب باتیں سنا رہے ہیں جب سدا مانے ایسی کر یا شام سندھ کی اپنے اوپر دیکھی تب اُسنے اپنے من میں سمجھا کہ شری کرشن
جی نے مجھ کو نہیں پہچانا کسی دوسرے دھوکے سے میری ٹل اور سیوا کرتے ہیں میں اس لائق نہیں ہوں شری کرشن انترجامی
نرت یہ حال جان کر سدا کے من کا سند یہ دور کرنے کے واسطے کہا کہ اے مترم کو یاد ہو گا کہ جب ہم اور تم دونوں آدمی ایک ساتھ
ساندھین گڑ کے پیمان پڑھتے تھے اور انھیں دنون تھا را بواہ ہوا تھا بتلاؤ ہماری بھوجانی اچھی طرح ہے اور تم راہ میں خیر صلاح
یہاں آئے ہو مگو تھارے دیکھنے کی بڑی لالسا لگی تھی بڑی دیا کی جو اپنے چرنون سے ہمارا گھر پوتر کر کے درشن دیا ہم اچھی طرح
جانتے ہیں کہ تم اُن دنون بھی اپنا من پر گت رکھتے تھے اب بتاؤ کس طرح پیتی ہو دیکھو جس طرح سولہ ہزار ایک سو اڑھائی
رہنے پر بھی میں کسی کے آدھین نہیں رہتا اسی طرح گیانی لوگ سنسار میں رہ کر اپنا من پر گت رکھتے ہیں

دوہا

سکل بست سنسار کی کہون استھنا تھتہ

اور سدا ایسی پریت اور دیا سے ساندھین گڑو مہا تپش نے سب بدیا ہکو پٹھالی تھی اس میں سے ایک اچھر پٹھنے کے بدلے
ہم تمام عمر گئے اُن نہیں ہو سکتے جو کوئی گڑو کو پریشور کے برابر جان کر سیوا کرنا جتنا ہم اُس سے خوش ہوتے ہیں اتنا جگتہ اور تپ
اور وان کر کے والون سے خوش نہیں ہوتے۔

دوہا گڑو سیوا اور لچھ مہا جت دے کرے جو کو سے

سدا مانا تھے بھی پڑھنے لکھنے میں ہماری بہت سہایتا کی تھی اور ہمارے بدلے گڑو کی سیوا کر دیتے تھے اور یہ بات تلو یاد ہو گی جب
ایک دن گڑو کی استری نے ہمیں اور تھیں جنگل میں لکڑی لانے کے واسطے بھیجا تھا تب تھے ہمارے بدلے بھی لکڑی توڑ کر لیا تھا
تھارے ہاتھ کو مل میں لکڑی توڑنے میں دھک ہو گا جب لکڑی کا بوجھ سر پر رکھ کر دونوں آدمی گھر کو چلے تب ایسے آندھی
جل کر پانی برسے لگا کہ دین قدم راہ چلنا مشکل تھا۔

دوہا یا بدھ بہرہ یون کے ماکھن پر بھج جڈرا سے

یاہ کرشن پوجت ہیں جیسے

جب ہم اور تم آدمی چلنے اور پانی برسنے سے گھر تک نہیں ہو چکے رات کو جنگل میں رہ گئے تب گڑو جی اپنی استری پر بہت کر دھک
کر کے پرات سے ہم دونوں کو جنگل میں ڈھونڈنے آئے اور بیا کل ہو کر ہمارا اور تھارا نام پکار کر کہنے لگے کہ تم لوگ جہاں ہو وہاں سکو
جس میں ہو مگو دھیرج ہو نہیں تو تھارے سوچ میں میرا پران نکلا چاہتا ہو جگہ گڑو جی روتے اور چلاتے ہوے ہمارے پاس ہو چکے اور
لکڑی سے کانپتے دیکھا تب دوڑ کر پریم سے اٹھا لیا اور مجھ ہمارا جو کم کر بولے کہ مخلو گون نے اپنی سیوا سے ہکو خوش کیا اسلئے ہم تم کو آشیر باد
دیتے ہیں کہ سب بدیا تلو یاد ہو کر کبھی نہ بھولے اور گڑو کے چرنون میں نہ بٹ پریشی رہے اے سدا ما جب سے بدیا بھکر
ہم تم الگ ہوئے تب سے مخلو آج دیکھ کر ایسی خوشی ہوئی کہ گویا پہنے ساندھین گڑو کا درشن پایا جب یہ سکر سدا کا ڈر چھوٹ گیا
تب اُسے عاجزی سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے سوامی آپ تینون لوک کے مالک ہو کر مجھ کو یون اتنا شرمہ کرتے ہیں جہاں چارون دید
اپکے سوانس ہو کر تینون لوک کے جیو آپ کی پوجا کرتے ہیں وہاں آپ نے کیول سنساری جیوؤں کو راہ دکھلانے کے واسطے بڑا بھج
ہے اور آپ کے آد اور رانت اور بھید کو کوئی نہیں پہنچ سکتا آپ سب جگ کے ماما اور پتا اپناشی پُرش ہو کر سنساری جیو ہا اپنی
راستہ سے کرتے ہیں اور اپکا ناش کبھی نہیں ہوتا جو لوگ پریم پور بک اپکا نام جب کر لیں کتھا اور کیرتن سے ہیں انکو سنسار میں جس ملا کر
انت سے نکلت لتی ہو جگہ شیش ناگ ہزار تھ سے دن رات آپکا جس گانے پر بھی آپ کے جھید کو نہیں جان سکتے تب دیوتا اور سنساری
جیوؤں کی کیا سامتہ ہو جو آپ کے آد اور رانت کو جان سکین آپ پلاک مارے میں جو دھون بھون کی اُتیت اور ناش کی سامتہ
لکھ کر سب جیوؤں کی پالن کرتے ہیں اور آپ ہمیشہ ایک رس رہ کر کھٹے بڑھنے سے کچھ پر توجن نہیں کتھے اور آپ کا چنکار سب جیوؤں میں
ہو کر آپ اپنے تپ سے پرکاشت رہتے ہیں اور آپ اپنی راجھا سے آدمی کا تن دھکر جو کام آدمی کو کرنا چاہیے وہ کام سنساری جیوؤں
کو راہ دکھلانے کے واسطے کرتے ہیں نہیں تو آپ جیوؤں مرن سے بہت ہیں آپکے کام اور اوتارون کی کتنی کوئی نہیں کر سکتا اے دینا ناٹھ

جس چچر بھی مورت سے آپ پتیا مبر اور بجنتی مالا پہنے شنگھ چکر گدا پدم دھارن کے گڑ پر سوار ہیں اس روپ کو میں ہزاروں دندوت کرتا ہوں اور آپ سب چھوٹے بڑوں کو اپنا بالک بھکر غریبوں پر بہت دیا کرتے ہیں اور تینوں لوک میں کسی کا ڈر نہ رکھکر ابھائیوں آہنکار توڑ دیتے ہیں شام برن بدن آپ کا ایسا سندر اور کول ہو کر بیٹھے ہوئے منہ پر کمل سی آنکھیں ایسی شو بھا دیتی ہیں جسکا برن مجھے نہیں ہو سکتا میرے پورب جہم کا پن سہاے ہوا جو آپ کے چر نو کا درشن پایا اب میں کچھ اچھا نہ رکھکوی چاہتا ہوں کہ آٹھوں پہر آپ کے دھیان اور اسمرن میں لین رہ کر سناری ہو ہار پنے کے برابر سمجھوں۔

اوصیائے اکیاشی - بداہونا سدا مابراہمن کا شری کرشن جی سے

شنگھ یو جی نے کہا کہ اسے راجا پر بھیت جب سدا مانے اسطرح بہت اہست شری کرشن جی کی پریم پوربک کی تب دوار کا ناخہ انتروای نے ہنکر کہا کہ اسے ستر تم تھاری امرت رو پی باتوں سے بہت خوش ہوئے اب جو سوغات ہماری بھوجائی نے بھیجی ہو وہ دیو یہ بات سنتے ہی سدا مانے پچھتا کر میں کہا کہ دیکھو بڑے سوچ کی بات ہو کہ میں مٹھی بھر چانول تر بھون پت کو بھینٹ دوں جب ایسا کر سدا شرم کے مارے چانول کی پوٹلی بغل میں چھپانے لگے اور منہ اٹکا لپٹیں ہو گیا تب بسدیو نندن نے من میں کہا کہ کچھ ایک مرتبہ ہمارا کھینوا چھپا کر سدا مارا دوڑتا کو پوچھا تیر بھی وہی بات کرتا ہو تب دوار کا ناخہ نے وہ پوٹلی اسکی بغل سے کھینچ کر کھولڈالی اور بڑے پریم سے بھوسی ملے چانول دو مٹھی کھا کر بولے کہ اے سدا ما جتنا پریت سے ایک پھول اور تیری دل چاہے میں خوش ہوتا ہوں اتنا بغیر پریم اور بھکت کے لاکھوں من مٹھائی اور جڑاؤ گئے سے خوش نہیں ہوتا۔

چوہائی

در جو دھن بھد پاک بنا دیو پریت بنا مو کو نہیں بھجایو
 بہر بھانت ریشٹان جو لاوے بنا پریت کچھ کام نہ آوے
 دوہا ساگ پات بھی پریت سے ہمو دے جو کوے
 تمہل کی مہاکت ما کھن پر بھجے جدر ا ج
 بولتی کھولتے وقت تھوڑے چانول زمین پر گر پڑے تھے آنکوشیام سندر اپنے ہاتھ سے اٹھانے لگے اور رکنی آدک آٹھوں پٹ دانتوں سے کھسا کہ ایک دانہ چانول کا چنگر جھکوا اٹھا دو جس میں کوئی دانہ پانوں کے تنچے نہ پڑے اور چانول کھاتے وقت دوار کا ناخہ بولے کہ جیسا سوا داس چانول میں لٹا ہو دیا بھوجن آج تک جسودا اور دیو کی مانتا نے مجھ کو نہیں کھلایا تھا یہ کہ شام سندر نے تیسری مٹھی چانول کی اٹھا کر کھانا چاہا ویسے رکنی جی اٹکا ہاتھ پکڑ کر بولیں کہ ہمارا ج بس تکیے بھلوگ بھی آپ کے چرن ادرھیں میں کچھ ہمارے کھانے کے واسطے بھی رکھیے گا یا نہیں۔

کبت

ہاتھ لپکے پر بچہ کو کھلا کے ناخہ کمانے چت دھاری
 کھائے مٹھی تیسری اب ناخہ کمانے بج باس کی آس بجاری

یہ سنکر شری کرشن جی بولے۔

کبت

کیون رس میں بکھو بام کیو اب اور نہ کھان دیو اک پھنکا
 بھامین مو نہ جنوے بھلی بدھ کون رہیو جگ میں نرنکا
 یہ سنکر رکنی جی بولیں۔

کبت

بھار کو ہوے تم جیت دھاروے پترن کو ات ہی سکھو مانو
 سندر ہٹاے کیو تم ٹھوڑو جنم سبھاؤ بھلی بدھ جاناو
 یہ سنکر شری کرشن جی نے جواب دیا۔

کبت

بھاسن دیون دے سب لوک جو ہٹھ مورے ہی من بھسائی
 جاسے بسون اٹکے گرہ میں کرہون دوج دیت کی سوکائی
 یہ سنکر رکنی جی بولیں۔

کبت

نیک نہ کان کرین دوج یے نرگ سے نرپ کو نرنی کرڈاریو
 پترن پھر بے بے کو تم دیکھت گھور سبھون میں ددریو
 یہ سنکر شری کرشن جی بولے۔

کبت

پترن کے کھکے تے سر جیوت بہر جی شرت ریت سہائی
 پترن تے نہیں ارن کہوں ہٹھ چھوڑ پریا کرہر بھلائی
 یہ سنکر رکنی جی بولیں۔

کبت

نا شیر چھا کلنک بھرا ٹونا تھ ہیو آ رلات پر ہاری
 ہارہمن ہوے تم ہون بل پے پیر جات سبھاؤ دیا پر ہاری
 یہ سنکر شری کرشن جی نے جواب دیا۔

کبت

ہاسن کیون بسری اب میں بج بیاہ کے دوج کی ہٹ آئی
 سوچ بھوج کی کرنی جا کے کرسون پتیا پھوئی

پہرہاں سے بھیتو تہ او سر کو دُج کے ہم ہے سکھائی
 جو گیتہ نہیں اور دھنگن جو یہ تھو دُج ہیست اتی تھرائی
 جگہ تھو پت نے دیکھا کہ تیسری تھی کھانے سے رکنی اُداس ہو جائیگی تب وہ تیسری تھی نہ کھا کر رکنی سے بولے کہ
 ہر ان پیاری یہ براہمن میرا بڑا مہتر ہوا اور یہ سنسار میں دُکھ اور سکھ کو برابر جانتا ہوا اور اکھٹوں پہرہ میری اسکران اور دھیان میں
 سنساری سکھ کی چاہ نہیں رکھتا جب شام سندرنے اسی طرح بہت باتیں کھا کر رکنی جی کا بوجھ کیا تب بسدیو اور دیو کی اور
 اور دھواؤں کے جگہ نشی جو جو وہاں بیٹھے تھے یہ حال دیکھ کر آپس میں ہنسی سے کہنے لگے کہ دیکھو اس براہمن کے برابر دوسرا کنگال
 وں باہمن نہ ہو گا کہ اتنی دور سے تھی بھر جانول سوغات لایا ہوا اور کرشن چندر کو براہمن سے بھی زیادہ کنگال سمجھنا چاہیے
 اکیلے اس جانول کو کھا کر اسکی بڑائی کرتے ہیں اور دوسرے کو نہیں دیتے انکی بات سنکر شری کرشن نے جواب دیا کہ تلوگس
 جانول کا مزا کیا جالو تھا راجاگ اُدے ہوا جو اس براہمن کے چرنوں کا درش پایا۔

دوہا ان تمل کے سوا کو جانت ہی نہیں کو سے
 ہم ہن ایسوں کو نہ جاکو پر اپت ہو سے
 جب ہرات بیٹے دوار کا ناتھ نے سدا کو محل میں لیا کر اپنے پلنگ کے پاس دوسرے پلنگ پر لٹکایا تب سیکھنے ناتھ کی کیا ہے رکنی
 جی نے سدا کا پاؤں دابا اور شام سندرا دھرمی رات تک اپنے مہر سدا سے لڑکھن کی باتیں کرتے رہے جب سدا سو گئے تب
 شری کرشن انترجامی نے بجا را کہ یہ براہمن روپیہ کی پرواہ نہیں رکھتا لیکن اسکی استری نے سنساری سکھ اور بھجی بننے کی اچھا سے
 اسکو بر دتی میرے پاس بھیجا تو اسے سدا کو اتنا روپیہ دینا چاہیے جو دیوتاؤں کو بھی نہ ملے ایسا بجا کر سیکھنے ناتھ نے بشو کا کو اسی
 وقت بلا کر حکم دیا کہ ابھی سدا جا رہی ہیں جا کر سدا کے رہنے کے واسطے ایسا رتن جٹ مکان بنا دو کہ جسکے برابر جو دھون لوک
 میں دوسرا مکان نہ ہو اور آٹھون سندھ اور نوؤں پندہ وہاں نہی رہیں جس میں کوئی کا مناسدا کی باقی نہ رہے۔

دوہا بسو کر تاب ہی چلیو پر چھر کی اکیا پاسے
 سندرن تن جھڑاؤ کو چھن میں دیو بنائے
 جب سدا انند میں ایک کر دٹ سے دوسری کر دٹ لیتے تب بسدیو نندن پریم سے انکے بدن پر ہاتھ پھیر کر برائی کرتے تھے
 جب تیسرے دن سدا ہرات سے نہ نیم کر کے شری کرشن جی سے بدلا ہولے لگے تب شری کرشن جی نے دیو دھرمی تک سدا کے
 ساتھ جا کر اٹھو بھر کر کہا کہ اسے بھائی جتنے بڑی دیا کی جوا پنا درشن دیا میں تم سے ہی مانگتا ہوں کہ مجھ کو بھول مت جانا جب سدا
 شری کرشن جی کو دندوت کر کے گھر کو چلے تب وہ اپنی آنکھوں کی راہ سے شام سندرا کا موہنی روپ اپنے ہر دے میں رکھ کر کہنے لگے
 کہ دیکھو شری کرشن جی نے میرے اوپر اتنی دیا کی جسکا بدلہ میں کئی خیم تک نہیں دے سکتا لیکن کچھ در ب نہیں دیا جس سے میرا
 جھوٹ جانا جس طرح کنگال صورت اپنے گھر سے آیا تھا اسی صورت سے خالی ہاتھ پھر چلا۔

چوپائی
 پھر وہ دُج نیچے من ماہین
 لیکن اشیک ہوت دھن ماہین
 دوہا
 یا ہی کارن کر کر یا مت سدا بنو جان
 موہنہ در ب دخیو نہیں ناگھن پر بھجہ بھگوان
 میرے واسطے یہ غریبی بہت راجی بھجنا چاہیے جس میں پریشور کا بھجن آند سے بن پڑتا ہے روپیہ واسے ہمیشہ

رہتے ہیں اس سے بڑھ کر کیا دھن ہو گا کہ تر بھون پت کا درشن مجھ کو ملا میں نے بہت اچھی بات کی کہ دوار کا ناتھ سے کچھ نہیں مانگا مانگنے
 سے دھن تو ملتا لیکن وہ مجھ کو لالچی سمجھتے اب میں اپنے گھر جا کر براہمنی کو بھجاؤنگا جب سدا ما اسی طرح سوچ بچار کرتے ہوئے
 اپنے گانوں کے پاس پہنچے تب وہاں اپنی جھوڑی کا پتا نہ پا کر کیا دیکھا کہ ایک سونے کا محل جواہرات سے جڑا ہوا بنا ہی
 اور اسکے چاروں طرف باغون میں بہت طرح کے پھل بھول لگے ہو کر درختوں پر طوطے اور کوکلا اور مور آؤں سندرن بھی بیٹھے
 ہوئے بیٹھی بیٹھی بولی بولی رہے ہیں اور پھولوں پر بھونرے رس چوسنے کے واسطے گونج رہے ہیں اور محل کے دروازے پر چوہا
 اور سپاہی لوگ بیٹھے ہیں اور بہت سے داسی اور داس اپنا اپنا کام سب کر رہے ہیں سدا ما یہ آشچر دیکھتے ہی سوچ کر کہنے لگے
 کہ اسے پریشور تھوڑے ہی دنوں میں ایسا عمدہ بڑا مکان یہاں کسے بنایا یا میں راہ بھول کر کہیں دوسری جگہ چلا آیا اور مجھ کو چال
 پر چھپ جاتے ہیں دیکھ پڑتا ہوں یا سپنے میں دیکھ پڑتا ہوں معلوم میری پڑنی جھوڑی کیا ہوئی اور وہ میری پت برتا استری کیا ہوئی کہاں
 چلی گئی بڑے سوچ کی بات ہو کہ میں نے لالچ میں اگر باہر نکلا کر اپنے گھر اور استری کو بھی ہاتھ سے کھو یا اسے ناراض اب میں کیا کروں
 کہاں جاؤں ایک تو غریبی کے دُکھ میں پڑا تھا دوسرے استری ڈھونڈنے کا سوچ اور زیادہ ہوا اب میں اسکو جا کر کہاں ڈھونڈھوں
 جسوقت سدا ما اسی سوچ بچار میں وہاں کھڑے تھے اسیوقت سدا کی استری اپنے سوامی کو دیکھنے کے واسطے کوٹھے پر چبڑھی
 جیسے اُسے سدا کو دروازے پر کھڑا دیکھا وہ سے داسیوں کو حکم دیا کہ ہمارے پت جو دروازے پر کھڑے ہیں اُنکو اور کے
 ساتھ بھیر لوالاؤ جب دوار یا لک اور داسیوں نے یہ حکم پاتے ہی سدا کے پاس جا کر دندوت کر کے اُنکو بھتر چلنے کے واسطے کہا
 اور کوئی بدن کی دھور جھاڑ کوئی پٹکھا ہلانے لگا تب سدا مانگے اور بھاؤ کرنے سے گھبرا کر بولے کہ مجھ غریب براہمن کو راجن کے
 محل میں کیوں لیے جاتے ہو یہ سنکر دوار یا لکوں نے کہا کہ اسے منارج یہ مکان آپ ہی کا ہو بے شک بھتر چلے جب سدا انکی
 بات کا بشواس نہ مانکر دُور سے کانپنے لگے تب سدا سدا سدا سنکار کے سہیلیوں کو ساتھ لے آرتی کرتے کیواسے دروازے
 پر لڑائی اور سدا کے چرنوں پر گر کر رہ کر باکی اور آرتی کر کے ہاتھ جوڑ کر کہا۔

چوپائی
 اُن سندر پل مانہ بنائے
 تم پاچے بسو کر آ آئے
 اُن سندر پل مانہ بنائے
 تم پاچے بسو کر آ آئے
 اُن سندر پل مانہ بنائے
 تم پاچے بسو کر آ آئے

دوہا
 رتن جٹ گھر دیکھ کے چکرت بھون من مانہ
 چہرہ سمان تھون لوک میں اور ٹھور کمون ناتھ
 یہ راجی سمان دیکھ کر جب سدا کا منہ ملین ہو گیا تب سدا نے آشچر مانکر پوچھا کہ اسے سوامی دھن دوت ملنے سے لوگ
 خوش ہوتے ہیں آپ یہ اندر پڑی کا سکھ اور اتنا دھن پا کر کیوں اُداس ہو گئے اسکا بھید بتلائے یہ سنکر سدا بولے کہ اس

پران پیاری یہ دھن پریشور کی جڑ روپی مایا بہت زبردست ہو کر سب جگت موہ لیتی جیسے غریبی میں بھر سے ہر چھین بن پڑتا تھا
 ویسا دھن دولت اور سکھ پانے سے موہ سکے گا یہ بھلا کھنڈیر اداں ہو گیا دیکھو شری کرشن مہاراج نے بنا مانگے اتنا دھن بھکھو دیا لیکن تھوڑا
 سمجھ کر منہ سے کچھ نہیں کہا اسلئے میں یہ سب سامان ملنے کا حال بچہ نہ جان کر اپنی ٹوٹی جھوڑی کیواسطے چھپتا تھا سچ ہے بڑے لوگ
 جو کچھ کسی کو دیتے ہیں تو اپنے منہ سے نہیں کہتے بھلا اس بات کا بڑا سچ ہے کہ اتنے دنوں تک ترچھون پت کا درشن نہ کر کے
 عمر اپنی بھلائی کھوئی اسے پر ماتم اس دھن کو اپنا نہ جان کر اٹھوں پہرہ بچھتی رہنا کہ سب سکھ اور دھن بھکھو دار کا ناخاکہ کی کر پائے ملا جھین
 تھا اور بھان پیدا ہوا اور میں ترچھون پت سے دن رات بھی مانگتا ہوں کہ خیم جہاں ترکا داس اور سیوک ہو کر انکی سیوا اور شیل میں لگا رہوں

دوہا

یہ بات سن کر نامہری جو سنن کے میت وہ دن گنتی میں نہیں گئے برتھا سب میت
 ہو کر ہر چھین کیا کر ویسا بھلا کھنڈیر اداں ہو گیا دیکھو شری کرشن مہاراجی نے بنا مانگے میری اچھا پوری کی بھر وہ بولی کہ اسے سوچی تم
 انکے ساتھ سنساری سکھ بھگنے لگی اور تن چھوڑ نیکے بعد دنوں سکھ بھگنے میں جا کر کچھ بھی نارائن کے داس اور داسی ہوئے اتنی بھلا
 ستنا کر شکریہ جی نے کہا کہ اسے راجا پر بھیت دیکھو چارٹھی چانول پریشور کے دینے سے سدا مایسی اتم گت کو پہونچے اور جو لوگ
 ہمیشہ پریم کے ساتھ چھتیس پرکار کے جن پریشور کو بھوک لگاتے ہیں انکو نہ معلوم کیسا سکھ ملے گا اور سدا مایا کا مکان بنو کر
 نے ایسا سندر بنایا تھا کہ جسکو دیکھ کر سب دیواندر آدک موہ جاتے تھے۔

دوہا

یہ جہتر اور بھت مہاکے لئے جو کوئے رہے سدا سکھ چین سے انت گت بھل ہوئے

اوتھیاے بیاسی جانا شری کرشن جی کا سورج گرہن انسان کر نیے واسطے کر چھین

شکریہ جی نے کہا کہ اسے راجا پر بھیت اب ہم شری کرشن جی کے کرچھیر جانے کی تھا کہتے ہیں منو کہ ایک سے سورج گرہن گئے سے شام
 اور بلرام جی نے راجا اگر سین سے کہا کہ مہاراج کرچھیر میں سورج گرہن انسان کا بڑا بھل ہوتا ہے جو چیز وہاں دان کرے اسکا ہزار گنا
 ملتا ہے یہ سکر جہنیشون نے پوچھا کہ اسے مہاراج ویسا مہاتم وہاں کا کس طرح ہوا شری کرشن جی نے کہا کہ وہ استھان بہت چھان
 اور پرت ہو کر چلے اسکا نام ہفتک چھیر تھا جب سے پرشرام جی نے وہاں چھیروں کو مار کر خون کی ندی بہائی اور اسی خون سے
 وہاں پتروں کا ترپن کیا اور دیکھو شری کرشن جی نے اس استھان پر تپ اور دھیان پریشور کا کیا تب سے وہاں کا نام کرچھیر ہوا وہاں سورج گرہن
 نہا لے کا بڑا بھل ہے بات سننے ہی جب راجا اگر سین اور جہنشی لوگ خوش ہو کر وہاں چلنے کے واسطے تیار ہوئے تب سے بھونڈ
 نے اپنے مانا اور پتا اور رکنی آدک سب استریوں کو ساتھ لیا اور بڑے سامان سے راجا اگر سین اور جہنیشون سمیت کرچھیر
 کوچ کیا اور انروہ اپنے پوتے اور کرت برا جہنشی کو دوا کا پڑی میں چھوڑ دیا جبکہ جہنشی لوگ بہت ہاتھی اور گھوڑے اور بھٹوں
 بیٹھ کر چلے اور رانیوں کے چند ٹول اور نالکی آدک شہر سے باہر نکلے اسوقت شو بھا شری شیام سندر موہنی روپ کی ایسی
 ہوتی تھی جیسے تاروں میں چمن درما شو بھانمان ہوتے ہیں۔

دوہا

چلے نکات سب ملنے کے اکھن پرچھ جہر لاج بدھ بھانت بابے بنے سکھ کو بھیکو سماج
 جب شیام سندر جہنیشون سمیت کرچھیر کے پاس پہونچے اور تیر تھ وہاں سے دکھائی دینے لگا تب چھوٹے بڑے سوار یوں سے
 اتر آ کر پیدل چلے کسواسطے کہ بید اور شانت ترین ایسا لگھا کہ تیر تھ جاتے وقت اگر سب راستہ پیدل نہ جاسکے تو جہان سے تیر تھ کا
 استھان دکھائی دے وہاں سے ضرور پیدل چلنا چاہیے اسلئے دوا کا ناخاکہ نے سبکو ساتھ لے ہوئے پہلے براہمن گندھ میں جس میں
 بید لگلا تھا جا کر انسان کیا پھر پھر پربک گوا اور سونا اور درپ اور ہاتھی گھوڑے بہت طرح کا سامان تیر تھ باسی براہمنوں کو دان دیا
 اور اچھے اچھے ڈیروں میں ٹنگ کر اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تلوگ یہاں تیر تھ میں براہمنوں کا سنان کر کے کسی کو برا نہ کہنا اور
 شیام سندر نے جہان جہان رکھیشوروں اور مہاپیشون کے آنے اور رہنے کی خبر پائی وہاں وہاں آپ جا کر انکا درشن کیا اور اپنے
 سیوکوں کو یہ حکم دیا کہ۔

دوہا

اتات ہمارے سندر جی اور جہو داما آئے انکی سدا جو کچھ ملے ہسون کہیو آئے
 جب درجودھن آدک بہت دلش کے راجا لوگوں نے جو گرہن انسان کرنے وہاں آئے تھے شری کرشن جی کے پاس آ کر اور ان کا
 درشن کر کے اپنا جنم پھل جانا تب دھرتی شرا آدک بڑے بڑے راجا اور بھیشم پتاما نے راجا اگر سین کی بہت استھت کر کے ان سے
 کہا کہ مہاراج آپکا بڑا بھلاک ہے دیکھو جن پر براہمن پریشور کا درشن شری پر بھاجی اور شری مہادیو جی اور دوتا لوگوں کو بھی جلدی دھیان
 میں نہیں ملتا وہی ترچھون پت دن رات آپ کی اکیا میں رہ کر بنا پوچھے کوئی کام نہیں کرتے اور سب کے مالک ہو کر آپ کو
 دھوت کرتے ہیں ایسی بدوی کسی دیوتا کو بھی نہیں مل سکتی یہ بات سکر جب راجا اگر سین نے سنان کر کے انکو بد کیا تب راجا بھیشم
 راجا لگن جت وغیرہ شری کرشن جی کے سسٹرا در سالوں کا حال جو سنان کرنے وہاں آئے تھے سکر شری کرشن جی کی استریان
 انکے بھینٹ کرنے کے واسطے گئیں تب وہ لوگ انھیں دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور انھوں نے بہت سامان اپنے اپنے دیس کا
 شیام سندر کو بھینٹ دیا انکا درشن پریم پربک کیا اور گنتی نے شری کرشن جی سے کہا کہ میں جانتی تھی کہ میرے بیٹوں پر تم دیار کھتے ہو
 تمہارے بھائیوں نے درجودھن کے ہاتھ سے اتنا دکھ اٹھایا لیکن تم نے کچھ خبر نہیں لی اسواسطے بھکھو بڑا بھلا ہے یہ بات سکر
 کچھ پیٹ نے کہا کہ اسے برا اس میں کچھ میرا تصور نہ ہو کر سب دکھ اور سکھ اپنی قسمت سے ملتا ہے جس طرح اندھی چلنے سے کوئی تنکا
 بنا آٹے نہیں رہ سکتا اسی طرح سب جو پریشور کے آدھین رہ کر اپنے اپنے کزوں کا بھل بھگتے ہیں تل بھر گھٹنا بڑھنا نہیں ہو سکتا
 یہ سکر گنتی نے بسدیو جی سے کہا کہ اسے بھائی جب سے تم نے میرا واہ کر دیا تب سے کچھ میری خبر نہیں لی اور میں نے جیسا کہ
 درجودھن کے ہاتھ سے پایا اسکا حال پریشور جانتا ہے دیکھو شیام اور بلرام نے بھی ہر بھکھو کا دکھ بھڑانے کے واسطے سدا
 میں اتنا لیکر میرے اوپر کچھ دیا نہیں کی اس میں کچھ تھا را بھی دوشس نہ ہو کر یہ بات سچ ہے کہ جب کھوٹے دن آنے
 سے پریشور دیا نہیں کرتے تب باپ اور بھائی آدک کسی کی سہا یاتا کچھ کام نہیں کرتی یہ سکر بسدیو جی نے رد کر کہا کہ
 کیا ہے بہن ہر اچھا بلوان ہو کر کرم کی گت کچھ جاتی نہیں جاتی جس وقت درجودھن نے تمکو دکھ دیا تھا انھیں دنوں کنس
 اور بھکھو تیر تھ میرے بیٹوں کے مارنے کے واسطے جو جہنشیو میں کی تھیں وہ تم نے سنی ہوئی

جسکے پریشور کی دیا سے دونوں لڑکے کسی طرح بچے تب جہاں سے اگر ایسا لڑاکہ جسکے ڈر سے اپنا دلش چھوڑ کے ٹاپو میں جا بے ای سبب سے کچھ بھاری خبر نہ لے سکے اسی طرح کی بہت سی باتیں لکھیں دیو جی نے گنتی کا بودھ کیا جب نندا اور جسودا آؤں گے کہ وہ بھی گروہن انسان کرنے کے واسطے وہاں جا کر شام سند کے ڈیرے سے تین کوس پر ملے تھے یہ حال سنا کہ موہن پیار اپنے کٹھ سمیت یہاں آئے ہیں تب وہ لوگ اُن سے جھینٹ کرنے کے واسطے بیاگل ہو کر آپس میں کہنے لگے کہ اب وہیں بیار سب راجون کے سرتاج ہوئے ہیں اسلئے اُنکو ہماری طرف دیکھتے شرم معلوم ہوگی جہاں بہت سے دیوڑھی بان رہنے سے راجون کو پوچھا مشکل ہو وہاں ہم گنواروں کو کون جانے دیگا۔

دوہا

جس جاگہ نریت دھنی بھین پادت نانہ
 ہم سب گوال گنوار جن کیسے اب تہاں جانہ
 جب نندا اور جسودا آؤں گے بر جہاں سے بنا دیئے موہن پیار کے رہا نہیں گیا تب وہ لوگ گھر اگر شام سند کے ڈیرے پہنچے ہوں وہاں سے دوڑے اُسی وقت کسی نے اگر شری کرشن جی سے کہا کہ نندا اور جسودا آؤں گے بھی گروہن نہانے کے واسطے یہاں اگر ملے ہیں یہ بات سنتے ہی موہن پیار اُنکے پریم سے رونے لگے یہ حال اُنکا دیکھ کر دیو کی ماما گھر آگئی اور اپنے آنچل سے آنسو پھولی کہ اسے لائن جہاں تھا انام لینے سے جگت کا دکھ چھوٹ جاتا ہو وہاں تلو کون ایسا دکھ ہوا جو اتنا روتے ہوئے شکر تیرہون پت نے کہا کہ اسے ماما جب سے نندا اور جسودا کے انیکا حال سنا تو تب سے میرا من اُنکے چرن دیکھنے کے واسطے بیاگل ہو کر کچھ چھانچھان لگتا تم جلدی سے رختہ آؤں گے اُنکو یہاں بلاؤ تو مجھ کو اُنکے درشن ملنے سے دھیرج ہو تم بہت اچھی ساعت میں دوڑا کا سے چلے جو تیرے اسان کرنے کا چل پا کر بر جہاں سے بھینٹ ہوئی یہ بات سنتے ہی بسدیو جی نے رختہ اور پالکی اور ناکی اور باغی اور گھوڑے آؤں سواری بر جہاں سے لائے واسطے بھیجا کہ اسے بیٹا آج بڑی خوشی کا دن ہو اسلئے کچھ تم سے لیکو تب نندا اور جسودا کو تھارے پاس آئے دینگے شکر موہن پیار نے کہا کہ اسے پتا سنسا رہیں کوئی چیز ایسی نہیں ہے کہ جو میں تمھاری بھینٹ کروں میرا بدن تمھارے اور پوچھا اور جی۔

دوہا

یہ سننے بسدیو جی مدت کت شکھ پاس
 جب ایک کھی لے موہن پیارے کو روتے دیکھ کر گنتی آؤں گے ہٹ رانیوں سے جا کر کہتا تب وہ سب گھر آکر بیٹھ ناخند کے پاس چلی آئیں اور منھ ڈھانپ کر دیو کی جی سے اُنکے رونے کا سبب پوچھنے لگیں۔

چوہانی

یہ سن کت دیو کی ماما
 شری جد ناخبر پریم کی بانا
 یاتے اُن کی یہ کت بھی
 کس کل کے تراس نے پاس کیوہن پاس
 دوا
 کس کل کے تراس نے پاس کیوہن پاس
 یہ سن کر گنتی آؤں پٹ رانیان ہنس کر آپس میں کہنے لگیں کہ دیکھو آج ہمارے پران ناخند راوھا آؤں گے پوہن سے بھینٹ کر کے لیا شکر کرینگے اور بالابن کی پریت بچھ کر کرن گوہن کو بھی بہت شکر ملے گا اور ہم لوگ راوھا چھوڑے

سند تانی جو سنا کرتی تھیں اب اُسے دیکھ کر معلوم کر گئی کہ وہ کیسی سند رہی جبکہ گوال بالوں کی سنگت میں نند لال جی مورچے سر پر رکھ کر تاجین اور گادنگے تب وہ آنند دیکھ کر ہلکوں کو بھی بڑا شکر لینگا۔

دوہا
 دھن جہو دا سند دھن دھن کے سند
 دھن ہم اب جو دیکھ میں برج جن آنند کسند
 یہ بات سن کر گنتی آؤں کی شکر شام سند نے رونے میں شکر دیا اور گھر آکر نندا جسودا آؤں کو اُنکے سے لینے کے واسطے چلے جب جسودا جی نے موہن پیار سے کو آتے ہوئے دیکھا اور اپنا جنم پھل جانکر اُنکو اٹھانے دوڑیں تب موہن پیار گوہن کے غول میں گھس کر جیسے جسودا ماما کے چرنوں پر گر پڑے ویسے جسودا جی نے اٹھا کر چھاتی سے لگا لیا اور منہ چوم کر بلا لیں لیکن۔

دوہا

ماکھن بر جیہ نہار کے مدت جسودا ماسے
 راج جھڑ سب دیکھ کے چولی انگ نہ سماسے
 جب موہن پیار سے نندا بابا کو دیکھ کر بڑے پریم سے روتے ہوئے اُنکے چرنوں پر گر پڑے تب نند راسے نے آنسو بھر کر انگوٹھی گوہن میں اٹھا لیا اور اپنے لال کو چھڑا کر بچھ کر بہت پیار کیا پھر موہن پیار نے شری داما آؤں گوال بالوں سے گلے مل کر اچھا چھانچھا اور کچھ اُنکو دیا اور وہ لوگ جو سوغات اُنکے واسطے لائے تھے اُنکو بڑے پریم سے لیا۔

دوہا

ایم برن پیتا مسر گوال بال سب لینہ
 تاکے پٹے کاخ کو کاری کا مرد پٹہ
 جبکہ شام سند راوھا پیاری اور لٹا آؤں سکھوں کو دیکھتے ہی جیسے آنکھوں میں آنسو بھر کر اُنکے پاس پہنچے ویسے راوھا پیاری اپنے پران پیارے کو دیکھتے ہی مارے پریم کے روتے روتے بیاگل ہو گئی۔

دوہا

انگ انگ بیاگل مہا پڑی دھن مرچھا سے
 یہ گت دیکھت کنور کی لینھی دھاسے اٹھا سے
 جب یہ حال سنا پیاری کا دیکھ کر لٹا آؤں سکھوں نے اُنکو بہت بھایا تب راوھا پیاری نے ہوش میں آکر گھونگٹ کاٹھ لیا اسے راہا پر بھیت اسوقت موہن پیارے کا منہ دیکھنے سے بر جہاں سے کو جیسا آنند ہوا وہ مجھے کہہ نہیں جاسکتا پھر بسدیو جی نے نند راسے سے گلے مل کر گنتی پوچھ کر کہا کہ تمھاری دیا سے یہ سب کچھ مجھ کو ملا ہی برج کی گونوں نے جو نند راسے کے ساتھ آئی تھیں موہن پیار کو دیکھا ویسے آنکھوں میں آنسو بھر کر پوچھا اٹھا سے ہو موہن پیارے کے پاس دوڑی چلی آئیں شام سند نے بڑے پریم سے اُنکی پیٹھ پر ہاتھ چیر کر پیار کیا اور گوال بالوں سے سب گونوں کا حال نام لے لے کر پوچھنے لگے۔

دوہا

اگان کی باتیں کھت ماکھن پر جہد راسے
 تیون تیون ہرکت لوگ سب آنند راساسے
 جب شام اور بلرام بڑے پریم سے نندا اور جسودا آؤں گے بر جہاں سے کو ساتھ لیکر اپنے ڈیرے میں آئے تب دیو کی اور دھنی نے جسودا سے گلے مل کر گنتی پوچھ کر کہا کہ ای نند رانی جی جو ہلوگ جنم بھر تمھاری سید کر رہے تھے اُن میں ہو سکتی ہیں کہ ہمارے لڑکوں کا پران تمھاری کر با سے بچا ہو نہیں تو کنس پانی کے ہاتھ سے اُنکا بچنا کھن تھا یہ شکر جسودا جی بولیں کہ میں اپنے کو موہن پیار کی دھاسے سمجھتی ہوں کھیا نے بال جہر تر اپنا دکھا کر جیسا کچھ مجھ کو دیا ہو ویسا کچھ دوسرے کو پسے میں بھی نہیں مل سکتا اور اُسکے پچھڑے میں جیسا دکھ میں نے اٹھا یا ہو اُسکا حال پریشور جانتا ہو آج تمھاری کر با سے کاخ کو دیکھ کر سب سوچ میرا چھوٹ گیا جب راوھا آؤں گوہن نے دیو کی ماما کے چرنوں پر سر رکھ کر دھڑوت کی تب دیو کی جی نے سب کو ایشیش دے کر راوھا سناہی کو گلے سے لگا لیا اور راوھا پیاری کا مہا سند روپ جو سب پٹ رانیوں سے بھی بہت سند رہی دیکھ کر من میں کہا

اگر ایسی مہاسندرا ستری میرے پران پیارے سے کس طرح چھوڑی گئی جب رگنی آؤک استریوں نے جسوداجی کے پاس ملنے کی راہ سے
 اگر شری رادھا مہارانی کا روپ دیکھا تب اپنی اپنی سندرتانی کا اچھا سب بھول گئیں اسوقت رگنی نے موہن پیارے سے کہا
 اسے ہر جانتا تھا کہ یہاں تو آج رادھا پیاری کو اپنے یہاں لجا کر آؤک سنان کر دے۔

وہاں ماکھن پرچہ اگیا دیوے جاؤن دھام
 یہ بات سنتے ہی رگنی جی نے رادھا پیاری کے پاس آکر اسکا ہاتھ پکڑ لیا اور بڑے پریم سے اپنے یہاں لجا کر چیتیس پرکار کے جن
 کھلائے اور اپنے یہاں سے اچھا اچھا گانا اور کپڑا پہنا کر سولہوں سنگار کر کے بیٹھا دیات بہت بھانا آؤک استریان شام سندری کی شادی
 کا روپ جو چند را سے بہت سندرتھا دیکھ موہیت ہو گئیں اور سب نے شرم کے مارے اپنی اپنی آنکھیں پٹی کر لی اسوقت برہما بن بہاری
 نے وہاں جا کر بیکھان دلائی کی شو بھا دیکھی تب رگنی آؤک سے کہا۔

وہاں جو چاہے موہن بس کرن تہوں لوک مین کوے
 یہ بات موہن پیارے کی سنکر رادھا پیاری مسکرانے لگی اور رگنی آؤک نے سمجھا کہ موہن پیارے رادھا پیاری کو ہم سب سے زیادہ
 پیار کرتے ہیں جو وقت موہن پیارے نے نندا اور جسود آؤک سب برجیا سیوں کو ایک طرف بیٹھا کر بڑے پریم سے سولے کی کتابیوں
 مین چیتیس پرکار کے جن کے سامنے پڑوس دیئے اور دوسری طرف آپ جہنشیوں سمیت بیٹھ کر جو جن کرنے لگے اسوقت سب چھوٹے بڑے
 وہ آئندہ دیکھ کر خوش ہو گئے۔ اتنی کھانسا کر شکریہ بوجی ہوئے کہ اسے راجا پرچیت شام سندرتا پریم برجیا سیوں کے ساتھ رکھتے تھے اسکا
 حال مجھ سے کہا نہیں جاتا جب سب کوئی بھوجن کر کے چیت ہوئے تب شام سندرتا نے برجیا سیوں کو پان اور لالچی اور عط
 دے کر نندو جی سے کہا کہ اے بابا میری بھکت کرنے والے جو ساگر پار آتے جاتے ہیں تم لوگوں نے اپنا تن من دھن میرے ادھر
 بچھا کر رکھ کر مجھ سے پریت لگائی ایسے تمہاری برابر کوئی دوسرا بھاکمان نہیں ہو دیکھو مانند برہما دیکھو دیوتا اور بڑے بڑے
 رکھنے شوروں کے میرا پرکاش گھٹ گھٹ مین سیا پاک بھکرتو میرے بچھڑنے کا سوچ کر تانا چاہیے جب شری کرشن چندر آئندہ کند
 اس طرح نندا اور جسوداجی آؤک کو بہت بھاکر دیا تب وہ لوگ آپس میں بیٹھ کر بال چتر اور جس موہن پیارے کا کہنے لگے پھر
 مری منور سب گویوں کو جو آئے بہت پریت رکھتی تھیں ایکانت مین بیٹھا کر جب پریم کی باتیں اُن سے کرنے لگے تب سب گویوں
 شام سندری کی سندرجب دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈھی کیں اسوقت ایک گویا بالابن کی پریت سمجھ کر بے ڈر ہو کر بولی کہ اے مری منور
 تنے اتنا دھن اور سب سامان کمان سے پایا اور یہ سب ہاتھی اور گھوڑے کسی سے مانگ لائے ہو یا تمہارے ہیں تمکو یہ بات
 یاد ہوگی کہ ہم سب برجیا لا تمہارے ایک بواہ ہونے کے واسطے ہنسی کرتی تھیں اب تم سولہ ہزار ایک سو آٹھ استریوں سے اپنا
 بواہ کر کے اُنکے ساتھ بھوک اور بلاس کرتے ہو بھلا یہ تو بتاؤ کہ تمکو ہمارا دودھ دی بچرا کر کھانا اور اوکھل سے اپنا ہاند سے جانا اور
 بن مین گویوں کو روک کر دھوان لینا یا وہو یا نہیں ہم لوگوں کو تمہارے بھوک مین ایک دن ایک برس کے برابر کتنا
 ہے تم نے اتنے دن ہمارے بنا کس طرح کاٹے جیسی کھڑوتانی تھے ہمارے ساتھ کی ایسا نہ ہو ہی سنسار مین کوئی نہ ہو گا جب
 موہن پیارے نے ایسی ایسی بہت باتیں گویوں کی مین تپ اور جیتانی سے اُن سے بولے کہ اے پران پیارے جو
 بلاس مین نے تمہارے ساتھ کیا وہ آئندہ سب طرح کا سامان رہنے پر بھی نہیں ملتا جو کوئی پریم کے ساتھ میرا دھان اور

یہ سنکر گویوں نے کہا کہ اے مہا پرچہ گویاں آپدیش کرنے وقت ہلوگوں کو اور سو کا کہنا اچھا نہیں معلوم ہوا تھا لیکن اس گویاں کا
 ان جانکر ہلوگ اپنے کو تھے الگ نہیں سمجھتے تھیں رادھا دیان رکھنے سے ارچہ دھرم کام موکش چارون پدارتھ ملکر جو سکھ ہلوگ
 ملا وہ سکھ بڑے بڑے جو گیشور دن کو بھی نہیں مل سکتا اور ہم لوگوں کا آنا تمہارے درشنون کی اچھا سے یہاں ہوا اب دیال
 اوکر ایسا بردان دیو کہ جس مین دن رات تمہارے کل روپی چرنون کا دھیان ہمارے ہر دے مین ہمارا ہر روز تم سے پریت بڑھتی
 جائے شام سندرتا کو اچھا پریم بردان دے کر بہت دیر تک اُن سے لڑکپن کی باتیں کرتے رہے پھر وہاں سے اٹھ کر
 رادھا پیاری کے پاس چلے گئے۔

وہاں شری بیکھان کمارنگ لاگے کرن بلاس
 اچھول گئے رنا اس سبب ماکھن پرچہ سکھ راس

لیا کرتا جو اُس سے مین ساعت بھر بھی الگ نہیں ہوتا مین گروہن اسنان کرنے کے بہانے سے کیوں تم لوگوں سے ملنے کے
 واسطے یہاں آیا ہوں۔

چوپائی

ہم کو تم سمر دین ماہین	ہمہون سدا مین تم پاہین	سرب آتما ہمو جانو	سب جیون کے جو بکھاو
ہم ہی سے آتم دیکھو	یہ ادھیاتم گیان بشیکھو	راجن ایسی وہ بدھ ٹھانین	ہر جو سب گویوں بکھا مین
پھل جنم تا کو جگ ماہین	جا کو مین ہر چہر ن ماہین		

یہ سنکر گویوں نے کہا کہ اے مہا پرچہ گویاں آپدیش کرنے وقت ہلوگوں کو اور سو کا کہنا اچھا نہیں معلوم ہوا تھا لیکن اس گویاں کا
 ان جانکر ہلوگ اپنے کو تھے الگ نہیں سمجھتے تھیں رادھا دیان رکھنے سے ارچہ دھرم کام موکش چارون پدارتھ ملکر جو سکھ ہلوگ
 ملا وہ سکھ بڑے بڑے جو گیشور دن کو بھی نہیں مل سکتا اور ہم لوگوں کا آنا تمہارے درشنون کی اچھا سے یہاں ہوا اب دیال
 اوکر ایسا بردان دیو کہ جس مین دن رات تمہارے کل روپی چرنون کا دھیان ہمارے ہر دے مین ہمارا ہر روز تم سے پریت بڑھتی
 جائے شام سندرتا کو اچھا پریم بردان دے کر بہت دیر تک اُن سے لڑکپن کی باتیں کرتے رہے پھر وہاں سے اٹھ کر
 رادھا پیاری کے پاس چلے گئے۔

وہاں شری بیکھان کمارنگ لاگے کرن بلاس
 اچھول گئے رنا اس سبب ماکھن پرچہ سکھ راس

ایک دن رگنی آؤک پٹ رانیان آپس مین بیٹھ کر اچھا مین سے کہنے لگیں کہ جتنی پریت شام سندری ہلوگ کرتی ہیں اتنا پریم گویوں کو ہونا
 ممکن ہو شری کرشن انتر جامی نے یہ بات جانکر انکا غور و تڑپنے کے واسطے اپنی استریوں اور گویوں کو ایک جگہ بیٹھا کر کہا کہ تم لوگوں مین سے
 اسکو میری پریت ہوگی اسکو ہر دے مین میرا بس ضرور ہو گا یہ بات سنتے ہی سب برجیا لا اور استریوں نے اپنا اپنا انچل اٹھا کر دیکھا تو
 رگنی آؤک کو اپنے بدن مین کچھ جتنہ نہیں دکھائی دیا اور گویوں کے ہر دے مین شام رنگ چھوٹا سا نٹو پھیس تر جیون بت کا دیکھ کر
 ہمارا جگ گویوں کی دیکھتے ہی وہ لوگ اپنے اپنے پریم کا گھنڈ بھول کر مین مین کہنے لگیں کہ جتنی پریت گویاں شام سندری رکھتی ہیں
 اتنا پریم ہونا ہلوگوں کو بڑا دلچسپ ہو۔

وہاں گوپ روپ بھگوان کو دیکھت ات سکھ پائے
 ہر چرن برگر پرن مین بہت بجائے

جب وہاں کا نقشہ لوکا جا کر کرنے کے واسطے دوسرے راجون کے ڈیرے پر جو وہاں تھے گئے تب انھوں نے آگے سے آکر
 شری کرشن مہاراج کو سا شانگ وندت کی اور بڑے آؤر سنان سے لجا کر چڑاؤنگھا س پڑھا لا اور بہت طرح کا سامان بھیت
 کر کے لایا کہ اے مہا پرچہ ہم لوگ اپنی تعریف سنکر ہمیشہ درشنون کی اچھا رکھتے تھے اب آپ کا چرن دیکھنے سے اپنے برابر کسی کا بھاک
 نہیں سمجھتے جس طرح آپ نے دیال ہو کر ہلوگ کو تار تار کیا اسی طرح کرنا کہ کر کے ایسا بردان دیجیے کہ جس مین آپ کے چرنون کی بھکت اور پریت
 ہر دے مین ہمیشہ ہی رہے یہ سنکر شری کرشن برہما بن بہاری بھکت ہنکاری اُن کو بردان اور دھیرج دے کر
 اپنا استھان پر چلے آئے۔

وہاں گوپ روپ بھگوان کو دیکھت ات سکھ پائے
 ہر چرن برگر پرن مین بہت بجائے

دھیائے تراسی بات چیت کرنا درویدی اور رکنی آدک کا آپس میں

ننگہ پوجی نے کہا کہ لے راجا پر بھیت چھوڑ دویدی اور رکنی آدک نے آپس میں اپنے اپنے بواہ کی بات چیت کی تھی وہ کھاتے ہیں سنو کہ ایک دن جدو جھڑو آدک پانچون بھائی اور کروڑ لوگ بہت راجون سمیت شری دوار کا ناٹھ کی سمجھ میں بیٹھے ہوئے اس طرح آگے استھت کرنے لگے۔

چوپائی

پرم اس پر نام تھارو تھے پرگٹ بیدین چاروہ آدانت تم پورن کا ما تم اوتار لیو جس راجا

دوہا ایسی بدھ استھت کری سب راجن سکھ پاسے پاتک تچ پاؤن بھیجے پرست پرست کے پاسے آسک کنتی اور درویدی جنگی مہاسب جگت جانتا پور رکنی آدک پٹ رانیون کے پاس بیٹھا اور دھڑکی باتیں کرنے لگیں تب رکنی سے ہنس کر کہا کرتے تھے ابھی تک اپنے بواہ کا نیگ جھکو نہیں دیا اب دینا چاہیے رکنی ہاتھ جوڑ کر بولی کہ اے ماما میرا تن اور دھن سب تمہارے بھینٹ ہے پھر درویدی بولی کہ اے رکنی بن جس طرح شیا م سندر تلو گون کو بواہ لائے تھے وہ حال سننے کی جھکو دی اچھا کھا ہے دیا کر کے اپنے بواہ ہونے کی کھاسٹا وہ بات سن کر رکنی بولی۔

چوپائی

یوتم ہنسو نہیں گن گستا تا تو ہم کمین سیاہ کی باتا ویش چندیل سب جنگ جانا تھان شیشپال نہیں کھاوا

دوہا سوز ریش کو بھی تہہ راجا لے ساتھ ریت بھانت گل کی کرمی گنگن باندھو ہاتھ بھگوسا پا کرنا ہے چاہنا تھی کہ میں دوار کا ناٹھ کی داسی ہو کر رہوں اسلئے تر بھون بہت انتر جامی گنڈ پور میں آئے اور سب راجون کو جیت کر جھکو ہر لائے تب سے انکی سیوا میں رہا کرنا جنم سوار تھ کرتی ہوں پھر ست بھالانے اپنے بواہ ہونے کا حال برن کیا اور جاموئی نے اپنے بواہ کا حال کہہ سنایا۔

چوپائی

پھر بولی کالندی رانی چت دے سندر ویدی رانی میں دھر ہر جن کی آسا اہمہ دن چل میں کیوں نہا

دوہا ایک دس ارجن بہت آئے شری بھگوان اس کے بعد متر بند لے کہا کہ اے درویدی رانی شیا م سندر کی تعریف سن کر جھکو یہ اچھا کھا ہوئی کہ سواے سیکھنا ناٹھ سے دوسرے سے اپنا بواہ نہ کرونگی میرے بھائیوں نے یہ حال جان کر میرا بواہ تر بھون پت کے ساتھ کر دیا اب جھکو دن رات بھی رہتی ہے کہ جنم جانا تر سیکھنا ناٹھ ہی کی داسی ہو کر رہوں پھر ستیا نے اپنا حال جس طرح دوار کا ناٹھ اسکو بواہ لائے تھے کہہ دیا۔

چوپائی

بھدرامک ستوتم رانی یہ گن استھت شیا م بھائی تب تے نیم کیوں ماہین آن بن اور بھون میں ناہین

دوہا چرن کل شری کرشن کے جو سیوے چت لائے یا تے پتا کرشن کو دیں مہا چھاسب پوری کینھی

چوپائی

بولی بہت بچھنا رانی نچ بواہ کی کھاس بھائی پان گزن کر دیا جنائی

دوہا جب آٹھون رانیان اپنے اپنے بواہ کا حال کہہ چکین تب سولہ ہزار ایک سورن کینیا بولین کہ اے درویدی جی ہم لوگوں کو بھو ماسٹر دیشہ زبردستی اٹھا لاکر اپنا بواہ کرنے کے واسطے ایک مکان میں رکھ کر وقت کا منتظر تھا۔

چوپائی

جب ہم شرن کرشن کی اکین بنتی بہت کری آن پانین ہر تر جامی سکھ دانی ابلا کھ دیا من آئی

دوہا اترت آئے پوچھے تھان ماہن پر پھر جدراے اسی دن سے ہلوگ سیکھنا ناٹھ کی سیوا میں رہ کر اپنے کو پٹ رانیون کی داسی بھتی ہیں اے درویدی تم ہلوگ ایشیر بادو کو کہ جس میں ہم سدا دوار کا ناٹھ کی سیوا میں بنی رہیں جب درویدی اور گانڈھاری اور گنتی اور جو داجی آدک نے شیا م سندر کے سب بواہوں کا حال کتاب خوشی سے انکو ایشیر بادو دیکر رکنی آدک کے بھاگ کی بڑائی کرنے لگیں۔

چوپائی

پھر ست بھال پوچھن لاگی سندر ویدی پریم بھاگی ہم اپنی سب کھاسٹنائی اب تم ہسون کو جنائی

دوہا پانچ جھن سے کون پدھ تھوڑو جھو بواہ او بھت لیلا ستن کو من میں بہت اچھا ہے یہ بات سن کر درویدی بولی کہ اے پیارو میرے پتانے میرا سو میر بکرہ پرن کیا تھا کہ جو کوئی تیل کے گڑھ میں پرچھائیں دیکھ کر اپنے بان سے پھلی کو تیر دھکا اسی کو میں اپنی کینیا بواہ دونگا جب درویدھن اور چراسنہ آدک بہت راجے اگر پھلی نہ بیدہ سنے سے شرمندہ ہوئے اور ارجن نے وہ پھلی بیدہ کر میرے پتا کا پرن پورا کیا تب میں نے انکے گلے میں جیال ڈال دی یہ حال دیکھ کر سب چھوٹے بڑے خوش ہوئے لیکن درویدھن آدک اور شری راجون نے شرمندہ ہو کر ان پانچون بھائیوں سے جڈھ کر کیا آخر کو ہار کر بھاگ گئے جب ارجن نے جھکو گھوڑا لکڑی مائاتے کہا کہ ہم ایک سوغات لائے ہیں تب انکی ماما گنتی کھانے کی چیز بھکو بولی کہ پانچون بھائی آپس میں بانٹ لیو۔

دوہا پانچون پانڈون لینھو موٹھ بواہ پگٹ دیہ سے پانچ میں چو ایک ہی آہ

دوہا بات سن کر رکنی آدک درویدی جی کی بڑائی کرتے لیکن اتنی کھاسٹا کر شکر بوجی ہوئے کہ اے راجا پر بھیت ایک دن شری کرشن

مسار لوج کی بھامین راجا جہد شکر آوک پانڈو اور سب جہد نشی اور بہت سے راجا لوگ بیٹھے ہوئے تھے اسوقت نار دھن اور دینا مال اور بشوا متر اور دیول اور چوون اور ستا سند اور بھاروداج اور گوتم اور بشت شکر اور بھرگ اور رتر اور مارکنڈے اور اگست اور بادو اور پادما اور پرشرام آوک بہت سے رکھیشور ویکٹھ ناٹھ کا درشن کر کے کیواسے وہاں آئے انکو دیکھتے ہی شام سندر نے سب راجون سمیت کھڑے ہوئے اور سنان کر کے سب رکھیشور ویکٹھ ناٹھ اور ان کے چرن دھو کر چامرت لیا اور پھر پوربک انکی پوجا کر کے ہاتھ جوڑ کر یہ استھتی

چوپائی

رکھیشور ویکٹھ جگ ماہین	دیون ہو کر پربت نارین	آج سچل ہے جم ہمارو	جو ہم یا پور دیش
دوہا	ہر جگتن کے درش کی مہا کمی نہ جاسے	جم جم کے پاپ سب چھین میں جات ناسے	

ادھیائے چوڑاسی - جگیت کرنا بسدیو جی کا

شکر یو جی نے کہا کہ اے راجا پھر چھپت جب شام سندر رکھیشور ویکٹھ کی پوجا اور استھتی کر چکے تب انھوں نے کوڑھور پانڈو آوک راجون جو وہاں پر تھے کہا کہ ہم لوگوں کا پڑا بھاگ بھگنا چاہیے کہ ان رکھیشور ویکٹھ نے دیال ہو کر گھر بیٹھے اپنا درشن دیا سادھوؤں کے درشن لگا انسان کا چل مگر رہنے کے نیچے اچھا استھان رہنے کے واسطے لگا کر جہاں پر پڑے جوگی اور گیانی نہیں پہونچ سکتے اس لیے رکھیشور ویکٹھ کا ست سنگ مناسب دیر نہ مانے اور پورا استھان کے درشن کرنے سے اتم جان کر انکی پوجا پریشور سمان جانا چاہیے جو لوگ رکھیشور اور دھن کو نہیں مانتے انکو لگھون اور سیلون کے برابر سمجھنا چاہیے۔

دوہا

چرن سادھ کے پریت کر دیت ہے جو کہے سنساری سیکھ بھوگ کے انت مکت پد ہوے جب رکھیشور لوگ بات تر بھون پت کی سکر لکھت ہو گئے تب نار دھن دار کا ناٹھ سے ہاتھ جوڑ کر دیوے کہ اے مہاپ بھوہم لوگ اس قابل نہیں ہیں جیسا آپ نے اپنے منہ سے کہا آپ نے کیول سنساری جیوؤں کے ابدیش کے واسطے اتنی بڑائی ہماری کی جس میں وہ لوگ براہمنوں کو بڑا جانا کر لگا انسان کریں نہیں تو ہلوگ کون گنتی میں ہیں ہمارا کلیان اسی میں ہے کہ آپ کے چرنوں کا دھیان کسی وقت ہکو نہ بھوے دیکھئے جہد نشی لوگ جس کل میں آپ نے اوتار لیا ہو وہی لوگ آگہونہ بھجان کر اپنا ناتے دار رکھتے ہیں تب دوسرے کو کیا سادھ ہو جو آپ کے بسید کو بھون سکتے آپ کیول اپنے بھکتوں کو سگھ دینے اور دوشٹوں کو مارنے کے واسطے بار بار اوتار لیتے ہیں نہیں تو ہم قرن سے آپ بہت ہیں۔

چوپائی

تم جگ جیون جگ نور	ہم تحرے داس کے داس	تم جو استھت کری ہماری	ہم کو بھرم ہوت ہے بھاری
جگت گرد جگدیش گسائیں	تمے مرشٹ ہوت سب ٹھائیں	تم ہی سب دیون کے دیوا	تھو ہم جانیں نہیں بھیا
تھری مایا سب جگ چھائی	لوگن کی سادھ بدھ بسرائی	تاتے بدھ بھانت بھرم مانے	تھو بھید کون بدھ جانے
دوہا	تھری ادبھت شکت ہر گھٹ گھٹ رہی مہاے	پھر سب نے نیارے رہو ماکھن پر بھجدراسے	

چوپائی

کوڑھو پت کر جانے	کوڑھو پتھ جادو من آنے	تم ہی سب کے پالین ہارے	کو کہ کے چتر تھارے
تھو دوس بہت شکھ داتا	تہہ پرتاپ جانے یہ باتا	دھرتی بھار امارن کا جا	بھکتین ہمت پر گئے جہد راجا
بیدکت ہو تھری بانی	تھری گت آن ہونین جانی	تھری بھکت کل شکھ راسا	کوڑھن نہیں ہوت نراسا
تم دیال پر بھج پورن کا ما	تم دیال پر بھج پورن کا ما	تھو ہم سب کرت پر ناما	

چوپائی

دوہا تم تو پورن پر ہم ہو سکل دھرم کے دھام ایہ جگتھ ناٹھ تھاری کر پات ہے ہم لوگ یہاں بنا رکھے ہیں کہ انھوں نے پھر تھارے چرنوں کا دھیان ہمارے ہر دے میں بنار ہے اور ہم کھیا اے جگتھ ناٹھ تھاری کر پات ہے ہم لوگ یہاں بنا رکھے ہیں کہ انھوں نے پھر تھارے چرنوں کا دھیان ہمارے ہر دے میں بنار ہے اور ہم کھیا سننے میں کبھی پریت نہ گھٹے جبکہ رکھیشور لوگ یہ استھت کر کے اپنی اپنی کٹی کو جانے لگے تب بسدیو جی نے اُن کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہاراج کوئی تھری ایسی بتلائیے کہ جس میں آداگون سے چھوٹ کر بھو ساگر پار اتر جاؤں یہ بات سکر چپے رکھیشور ویکٹھ نے نار دھن کی طرٹ دیکھا ویسے نار دھن ہنس کر دیوے کہ اے رکھیشور ویکٹھ ناٹھ کی مایا ایسی نہ ہو دست ہو کہ جسے سب سنساری کو موہ کر اپنے بس کر لیا جسطرح گنگا کنارے کے رہنے والے گنگا جی کا مہاتم نہ جان کر کنوئیں سے انسان کرتے ہیں اسی طرح بسدیو جی سنساری مایا میں لپٹے سے شام سندر تر بھون بہت جگت کرنا کر اپنا بیٹا جان کر جگت ہونے کی راہ تھو گون سے پوچھتے ہیں وہی گت سب جہد نشیوں کی ہو کر اپنے اگیان سے کوئی انکو نہیں بچا نہ ایہ بات رکھیشور ویکٹھ سے لکر نار دھن دیوے۔

چوپائی

گت سب بسدیو سجانا اٹھ کر میں شری بھگوانا تھیں جھانڈتے گن گیا تا اے کہ پوچھت ہو با تا اے بسدیو ابھی تھارے سامنے سب رکھیشور ویکٹھ نے شری کرشن تر لو کی ناٹھ کی استھتی کی تہہ ہی سننے انکو نہیں بچا تا اس بات کا ہلوکھ اچھ معلوم ہوتا ہے کہ تم ایسا گیانی ہو کر پریشور کو نہ بھانے لیکن اس میں کچھ تھارادوش نہیں ہوے بات سمجھنا چاہیے کہ بنا کر یا پریشور کے دیوتا آوک بھی انکو نہیں بھجان سکتے سنساری آدمی کون گنتی میں جو دیوئے بھید کر پھونکے۔

دوہا

کوڑھن جانے نہیں ماکھن پر بھج کے بھیدو ان گت اگم اپار ہے سب دیون کے دیو اسلے سید کے موافق ایک بات کتا ہون کہ تم گر چھپت میں بدھ پوربک جگیتھ کر کے اسکا پھل شری کرشن جی کو آ رہن کر دو تو تھارے ہر دے سے اگیان تا کی کاٹھ چھوٹ کر گت بلیگی۔

چوپائی

یاب ناس میں دھرم نہوئی	یہ جانے نیچے سب کوئی	جوہر ہوا میں جت دھرے	من میں کچھ اچھا نہیں کرے
تھو پاپ گئے چھین ماہین	تھو پاپ گئے چھین ماہین	گت ہوے کچھ سننے ناہین	
دوہا	شری ماکھن پر بھج پوج کے پھل چاہے جو کوے	تھو کرم گئے نہیں مکت کون بدھ ہوے	

چوپائی

ہرے کان کرم شمشیر کیجئے	تا کو پھل ان ہی کو دیتے	یادہ کرم کرے جو کوئی	بھوسا گرسے اترے سوتی
جو تم کو کہ ہم گرہ چاری	جوگ ریت کے نہیں ادھکاری	تو تم کو اک بات جنادون	کرم جوگ کی راہ بتاؤں
جو کھینچ دان تم کرو	نیم دھرم برت میں من دھرو	تا کو پھل ہر جو کو دیجئے	من میں کچھ اچھا نہیں کیجئے
	وہ ہر شے نیا رونا میں	سدا بسے تمہارے گھر میں	
دوہا	یادہ نارو کو بچن سنکے شری بسدیو	مہادت من میں بھیجئے جب جانیو یہ بھیدیو	

یہ بات سنئے ہی بسدیو جی نے نارو آؤک رکھیشورون سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہاراج آپ لوگ یاں ہو کر ایسی جگہ کر دیجئے کہ ہمیں
 مسورقہ پورا ہو یہ سنگھار دجی ہوے کہ بہت اچھا تم طیاری کرو ہو لوگ ٹکوسوم جگہ کر دیجئے یہ بات سنئے ہی بسدیو جی نے سب سامان
 منگو کر چھا ستھان گر چھتیر میں بہت پور تھا وہاں جگہ کی طیاری کی جبکہ جگہ شالامین سب رکھیشور اور جہنشی اور راجا لوگ آکر اکٹھا
 ہوئے تب بسدیو جی بھی ساعت میں بروم جرج سے مرگ چھالا پسند دیو کی آؤک اٹھا رھون پٹ رانیون سمیت جگہ کرنے کے
 واسطے جانیٹھے اسوقت بہت راجا جہنشی لوگ اپنی اپنی استریوں سمیت بڑے پریم سے جگہ کی مثل کرنے لگے جبکہ بسدیو جی نے
 نارو میں آؤک رکھیشورون کو برن ویکر ان گنڈ میں آہٹ ڈالنا شروع کیا تب شری کرشن جی مہاراج کی راجچھا سے دیوتا لوگ
 ان گنڈ سے پرچہ نکل کر اپنا اپنا جھاگ لینے لگے اسوقت اڑبشی آؤک پسراؤن نے وہاں آکر اپنا اپنا ناچ دکھلایا اور گنڈھریوں نے
 گانا سنا یا اور نقارہ بجا کر اکاش سے بھول برسائے اور سب چھوٹے بڑے جو وہاں پر تھے انھوں نے گائے بجا کر منگلا چار منایا اور
 براہمنوں نے بید پڑھا اور بھاٹوں نے کبت سنائے اتنی کھانا کر شکدیو جی بوئے کہ اے راجا پر چھپت اسوقت جیسا آندہ پانی
 ہوا تھا وہ مجھ سے برزن نہیں ہو سکتا جب سیکٹھ ناٹھ کی دیا سے وہ جگہ اچھی طرح پوری ہو گئی تب بسدیو جی نے اسکا پھل
 شری کرشن جی کو سنگھاپ دیکر بدھ پوربک انکا پوجن کیا اور جگہ کرنے والے رکھیشورون کو پیتا مبر اور سونا اور گنو اور رتن آؤک
 دان دھننا دیا اور سواے رکھیشورون کے اور جتنے بڑے ہمن اور مانگنے والے وہاں پر تھے سب کو منجھ مانگا درب آؤک اتنا دیا کہ
 پھر انکو کچھ چاہنا نہ رہی جب رکھیشور اور برہمن لوگ بسدیو جی کو اشیر باد دے کر اپنے اپنے استھان کو چلے گئے تب شام
 نے کو رو اور پانڈو اور دوسرے راجوں کو تھا جوگ گنا اور کپڑا دے کر سنان پوربک بدھ کیا اسوقت بسدیو جی نے رو کر
 خند راے جی سے کہا کہ اے بھائی تھے شام اور بلرام کو پال کر انکی رچھا کی جو اسلے میں ختم پھر تھے ارن نہیں ہو سکتا اور مجھے
 آجتک کوئی سیوا تمھاری نہیں بن پڑی کہ اس سے ارن ہو جاتا اگر تم ہم پر پکار کے دو چار مہینے گر چھتیر میں برجیا سیون
 سمیت رہتے تو میں بھی تمھاری سیوا اور مثل کر کے ارن ہو جاتا جب مندر سے یہ سنگھ بڑی خوشی سے چار مہینے
 برجیا سیون سمیت گر چھتیر میں ملے رہے تب بسدیو جی نے ہر روز انکا نیانیا شستا چار اور شام اور بلرام نے انکی
 سیوا پریم پوربک کی۔

دوہا	مہاتر جیون ناٹھ کی کامون برنی جاے	برجیا سن استھک دیواند آرنہ سہاے	
		جب چار مہینے گر چھتیر میں رہ کر راجا اگر سین نے دھار کا پڑی چنے کی طیاری کی تب موہن پیارے نے مندر اور جسود	

نہرے تھا راجن چھوڑا نہیں جاتا لیکن اپاری سے کتا ہوں کہ آپ بھی بر ملا بن جا کر گرووں کی خبر لیجئے یہ بات سنئے ہی مندر اور جسود
 بریا کل ہو کر یہ تھوڑی بھر گریٹے اور گوال بال اور گوبیون نے رو کر کہا کہ ای پیارے ہم لوگ تمھارا چرن چھوڑ کر مندر بن کو نہ جا دیں گے ہلو جی اپنے
 ساتھ دھار کا پڑی میں سے چلو جیسی کھوڑ تائی تھے پہلے تمھارے رہ کر کی تھی وہی اب بھی کیا چاہتے ہو پھر جسود جی بہت بلاپ کر کے بولیں
 کہ اسے دیو کی ہن تم چھکو موہن پیارے کی دودھ پلانے والی سمجھ کر اپنے ساتھ لے چلو میں سواے درشن کرنے موہنی ہورت سانوی صورت
 کے تم سے کھانا کپڑا آؤک کچھ نہ مانگوں گی۔

دوہا	میرے گھر کو دھن بہت جو چاہو سولیو	من موہن کو میں جھرت دن دکھن دیو	
	جب رادھا پیاری نے سنا کہ شام سندھم لوگوں کو بد کر کے آپ دھار کا کو جایا چاہتے ہیں تب وہ بہت بلاپ کر کے مری موہر سے بولی کہ اسے پران ناٹھ ایک مرتبہ تم چھکو بر ملا بن میں چھوڑ کر چلے گئے تھے سو میری یہ دشا ہوئی اب پھر اسی طرح میرا پران لیا چاہتے ہو اس سے اب میں تمھارا چرن نہ چھوڑوں گی دودھ کا جلا چھانچھو نہ کس کر پیتا جو جسطرح سولہ ہزار ایک سواٹھ استریاں تمھاری سیوا میں رہتی ہیں اسطرح چھکو بھی اپنی داسی سمجھ کر اپنی سیوا اٹھل میں رکھو جب تر جیون پت نے یہ حال برجیا سیون کا دیکھ کر سمجھا کہ یہ لوگ میرا پچھانچھو کر دھار کا کو چلا جاتے ہیں تب اپنی مایا پھیل کر ان لوگوں کا من اسطرح پھیر دیا کہ سمجھانے بھانے سے بر ملا بن جانے کے واسطے سب راضی ہو گئے تب شام سندھ نے مندر جسود آؤک سب چھوٹے بڑوں کو بہت طرح کا گنا اور رتن آؤک دے کر بد لیا۔		

چوپائی

شری بسدیو مہا شریانی	برجیا سن سے بولت بانی	تم تو پران سمان ہمارے	تم سے کیسے ہو دیون نیارے
	یادہ کمت پریم کی باتا	نہن نیر بھیجے سب گاتا	
دوہا	برجیا سیو جی کو چلے سب گودھن لے ساٹھ	گھر آئے آندھ مون ماگھن پر پھر جد ناٹھ	
	اتنی کھانا کر شکدیو جی بوئے کہ اے پر چھپت بدھ ہونے وقت جیسا بلاپ مندر اور جسود اور شری رادھا آؤک گوبیون نے کہا تھا وہ مجھ سے کہا نہیں جاتا جب شام سندھ دھار کا پڑی میں ہو چکے تب سب چھوٹوں اور بڑوں نے خوش ہو کر منگلا چار منایا اور دیوتوں نے خوش ہو کر اکاش سے دھار کا پڑی پر بھول برسائے۔		

ادھیائے پچاسی استھ کرنا بسدیو جی کا شام مندر کی

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا پر چھپت جس طرح شام اور بلرام اپنے مرے ہوئے بھائیوں کو بلانے تھے وہ کتنا ہم کہتے ہیں سُنو کہ ایک دن
 شام اور بلرام دونوں بھائی پر لہ کال اٹھ کر جیسے اپنے مانا اور پتا کے چرنوں کو دندوت کرنے گئے ویسے ہی بسدیو جی نے اپنا
 سر شام سندھ کے چرنوں پر دھر دیا یہ حال دیکھ کر شری کرشن جی بوئے کہ اے پتا جی آپ میرے چرنوں پر گر کے کیوں چھکو دوش لگاتے
 ہیں تب بسدیو جی نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے کرشن تم پر پریم پریشور کا اوتار ہو کر جنم اور مرن سے کچھ واسطہ نہیں رکھتے اور تمھارے
 ازارانت کو کوئی نہیں چوٹ سکتا میں آجتک تمھاری مہمانیں جانتا تھا اب رکھیشورون کے کہنے سے مجھکو دشواس ہوا کہ
 آپ ترلو کی ناٹھ میں اور سب جیون میں آپ ہی کا پرکاش رہتا ہے دیکھئے سورج دیوتا آپ کے تیج سے پرکاشت

رہ کر سب جگت میں اُجیا لاکر تے ہیں اور جس باقی سے چڑا اور چھین سب جیو دن کا پالن ہوتا ہے اسکو بھی آپ ہی کا رب سمجھنا چاہیے اور چند راجا بھی کر کے ادرت برسا کر سناری جیو اور دختون کو ٹکھ دیتا ہے اور ہوا چلنے سے جیو دن کو آرام ملتا ہے اور پناہ اپنے بوجھ سے زمین کو دبائے رہ کر پٹے نہیں دیتے اور گنگا اور سندھ اور کھمبہ سے رہ کر کبھی نہیں سوکتے ان سب کو بھی کیوں آپ ہی کی کر بات یہ سارے تھر رہتی رہی اور جتنے جیو چڑا اور چھین سنسار میں دھلائی دیتے ہیں ان سب کو آپ کی اگیا اور چھاس سے برحقا جی نے پیدا کیا ہے اور بشن جھگوان پالن کر کے شری مہادیو جی سب کا ناش مہا پرست میں کرتے ہیں اور آپ اور بشن جھگوان کا اوتار ہو کر چھا اور بشن اور مہادیو جی سے بھی بڑے ہیں اور آپ کی مایا ایسی بلوان ہے کہ جسے سب جگت کو وہ مہادیو ایسے آپ کو کوئی نہیں چھان سکتا بنا تھاری تھے آئے آدمی کو سنساری مایا جال سے چھوٹا بہت کمین ہے جس طرح اُجیا جالے والا بنامن مانا راگ اور رانگی اس میں سے نکلتا ہے اور سطح آپ سنساری جیو دن کی پڑھ اپنے آدھین بھگت چھاسا جاتے ہیں دیکھ کر اُن سے کہہ دیتے ہیں اور آپ کے ایک ایک روپ میں ہزاروں جال بندھے رہ کر آپ کا جید کوئی نہیں جانتا آج تک میں نے اپنی اگیا سنا ہے آپ کو اپنا بیٹا سمجھا تھا اب ناروین کے کہنے سے بشن اس کا کہ آپ کسی کے بیٹے اور باپ اور بھائی اور مہتر نہیں ہیں کیوں پر حقوی کا بوجھ اتارنے اور دیش اور اُدھری راجون کو مارنے اور جھگوان کو ٹکھ دینے کے واسطے جہ کل میں اوتار لیا ہو سو جھگوان ایسا کیا کہ آپ کو اپنا بیٹا نہ جان کر اور بشن جھگوان سمجھون اور جس طرح آپ نے اُجیا لالے مہادیو کو تار کر گت دی ہے اسی طرح مجھ بھی دیال ہو کر ہو سا کر پارتا رہے دیکھئے اور جیتک سنسار میں جیتا رہوں تب تک سوائے اُسران اور دھیان آپ کے مایا جال میں نہ چھینوں۔

چوپائی

دوہا | تم ہی سب کے سرچون ہا رہے | جان تو میں انش تھارے |
 جب شری کرشن ترلوکی ناتھ نے یہ است اپنی ہی تب ہنس کر بولے کہ اسے بس دیو جی تم کو جبات جانتا چاہیے تھی وہ تم نے جان کر کی آپ اپنے کہنے پر اُتھر کر میرا پرکاش سب جیو دن میں برابر سمجھا کر تو میری مایا کو نہیں مہا پرکاش کی یہ بات سن کر بس دیو جی کو ایسا گیان پیدا ہوا کہ اُس دن سے شام اور بلرام کو اپنا پتر نہ سمجھا کر شور و پکچھنے لگے اور ہر چہرہ نون کے دھیان میں لیں ہو کر جیون مگت ہو گئے پھر ایک دن شری کرشن جی نے دیو کی جی سے کہا کہ اے ماما تھارا رن میرے اوپر پڑا ہوا ایسے جو کچھ تم مانگو وہ ہم تم کو دیوین یہ بات سنتے ہی دیو کی دن کہا کہ بے شام ہم پر ہم پریشور کا اوتار ہو جس طرح تم نے اپنے گرو کا مرا ہوا بیٹا لا دیا تھا اسی طرح میرے چھوٹا بھائی جو کنس آدھری نے مار ڈالے ہیں لا دو تو میرا سوچ جھوٹ جائے۔

چوپائی

دوہا | تیرے کارن جانو تھیں اپنے من بشواس | کرتا ہو سب سرشت کے ماکھن پرچھ سکھ راس |
 یہ من بولے کرشن مراری | استومات تم بات ہماری |
 یہ کہ کر شام اور بلرام سٹل لوک میں چلے گئے انکو دیکھتے ہی راجہ بل کے سے اگر دونوں بھائیوں کے چہرے پر گر پڑا اور پتیا سہرا میں بچتا ہوا بڑے اور بھاؤ سے اپنے گھر لے جا کر پڑاؤ سکھاسن پڑ پڑا اور دونوں بھائیوں کا چہرہ دھو کر چہرہ نام نہا لیا۔

اور وہ جل اپنے سر اور آنکھوں میں لگا کر سب گھر والوں پر چڑک دیا۔
 دوہا | راجا بل چاہتے ہتھو پر چہرے کی رین | شری ماکھن پرچھ درش تے تن من پالو جین |
 راجہ بل نے بدھ پرور پاک شام اور بلرام کی پوجا کر کے سکندر کو آگے بدن پر لگایا اور چھوٹوں کا گجرا اور موتوں کا ہار گلے میں پہنا کر چھٹس پرکار کے فجن بھوجن کرانے اور بڑی خوشی سے شام اور بلرام پر چھوڑ دیا لگا اور ہاتھ جوڑ کر اس طرح ہست کی کہ اے دینا ناتھ جن چہرے کا درشن ہر جاوے کرنا اور بڑے بڑے جوگی اور رکھشورون کو جلدی دھیان میں بھی نہیں ملتا سو آپ نے دیال ہو کر انھیں چہرے میں چھوڑ کر ان کی جھوڑی پوٹری اس سے میں اپنے برابر دوسرے کا بھاگ نہیں سمجھتا جب کہ ہر باد میرا داد اور شیش ناگ جی آپ کے بقید کو نہیں پہونچ سکتے تب مجھ اگیان کو کیا سامت ہے جو آپ کی مہا اور است برتن کر سکوں جس طرح آپ نے دیال ہو کر گھر چھ اپنے چہرے کا درشن دیا اسی طرح میری استری اور لڑکے بالوں کو گھر اور دھن بہت جو میں بھینٹ کرنا ہوں لیجئے اور مجھے اپنا واس مجھ کر اپنے آئے کا کارن برتن کیجئے یہ آدھین بھگت کرشن جھگوان نے کہہ دیا اور جابل ایک دن مہج رکھشور کے چھوٹوں نے توانی کے غور سے برحقا جی کی مہسی کی تھی تب برحقا جی نے گرو دھ کر کے اُن کو یہ شاپ دیا تھا کہ تم لوگ دیشہ جوں میں جنم لیو اسی سبب سے اُن چھوٹے بیٹوں نے پہلے ہر نیاکش اور ہرن کشپ کے یہاں پیدا ہو کر پھر ہاری ماما کے پیٹ سے جنم لیا اب راجہ کنس نے اُن چھوٹے بیٹوں کو مار ڈالا تب وہ تھارے گھر پیدا ہوئے اب دیو کی ماما ہمارے بھائیوں کے واسطے بہت سوچ کرتی ہے اس لیے میں اُن کو لینے آیا ہوں یہ بات سنتے ہی راجہ بل نے بڑی خوشی سے اُن چھوٹے بیٹوں کو دیکھا تب بڑی خوشی سے اُٹھا کر دودھ ان کو اپنے ساتھ لے کر دوار کا میں چلے آئے جب دیو کی ماما نے اپنے چھوٹے بیٹوں کو دیکھا تب بڑی خوشی سے اُٹھا کر دودھ پلانے لگی۔

چوپائی

دوہا | رام کرشن کو ہانسی آوے | بار بار رخ کنٹھ لگاوے |
 اسوقت بس دیو اور دیو کی جی کو بسواس ہوا کہ شام اور بلرام پریشور کا اوتار میں یہ سمجھ کر اُن کو بڑی خوشی ہوئی اور شام سندری کے ہاتھ سے اُن چھوٹے لڑکوں کو گیان پیدا ہو کر اپنے پورب جنم کی سکھائی تب وہ اپنی ماما اور شام اور بلرام کو دندوٹ کر کے شیوت دیو لوک کو پہلے گئے یہ حال دیکھ کر دیو کی ماما کو بڑا سوچ ہوا لیکن شام بلرام کے بچانے سے سنساری ہو جا چھوٹا سمجھ کر اپنے من کو دھیرج دیا اور راجہ رن میں دھیان لگا کر اپنا من سنساری مایا سے برکت کیا۔

چوپائی

دوہا | یہ چہر جت لائے کے کے منے جو کوے | شری ماکھن پرچھو چہرے کہوں پاک نہوے |
 ادھیائے چھپاسی | اٹھا لیجا نا ارجن کا |
 شکہ پوجی نے کہا کہ اے راجا پرچھت جس طرح ارجن کا بواہ شام سندری کی بہن بھدراتے ہوا تھا وہ کتنا کتنے میں سُنو کہ جب رو پدی گنتی ماما کی اگیا سے جد جھٹھ ایک پانچون بھائیوں کی استری ہو کر رہنے لگی تب ناروین نے اگر راجا جد جھٹھ آدک سے کہا کہ استری اور دھن کے واسطے باپ اور بیٹے اور بھائی بھائی میں ہمیشہ سے جھگڑا ہوتا آیا ہے اس لیے میں ایک مذہب بتائے دیتا ہوں کہ کرنے سے تم پانچون بھائیوں میں درویدی کے واسطے کچھ جھگڑا نہ ہو گا یہ سنکر جد جھٹھ آدک نے کہا کہ اے من ناتھ جو آپ کہیں وہ ہم کر بن یہ سنکر ناروین بولے کہ ایک برس کے فتنے سو ساٹھ دن ہونے میں تم پانچون بھائی ہمہتر دن کی

باری باندھ کر اس پرین سے درود پڑھی کو اپنے پاس رکھا کرو کہ جب ایک بھائی کی باری میں دوسرا بھائی درود پڑھی کے محل میں جائے تو جانے والا بارہ برس تک بن باس کر یہ بات ناردن کی پانچون بھائی مان کر اسی طرح درود پڑھی کو اپنے پاس رکھنے لگے ایک ن بابا سنجوگ ہوا کہ درود پڑھی اسی رات کو راجا جھنڈھ کے مندر میں تھی اور اس دن دھنکھ بان رجن کا راجا جھنڈھ کے محل میں رکھا تھا اسی وقت ایک براہمن نے اگر رجن سے کہا کہ میری گلوچر چرا کر لے جانا اور لاد بکھے یہ سنکر رجن نے بچار کیا کہ اس وقت راجا جھنڈھ کے محل میں اگر بنا دھنکھ بان لینے جاتا ہوں تو بارہ برس تک بن میں رہنا پڑے گا اور جو چور کو مار کر گلو نہیں لادیتا تو جھڑی کا دھم نہیں رہتا اسلئے دھم چھوڑنے سے بن میں رہنا اتم ہو یہ بچار کر رجن اسی وقت راجا جھنڈھ کے محل میں جا کر اپنا دھنکھ بان لے آئے اور چور کو مار کر براہمن کی گلو لادی اور رات سے اپنے بچن کے موافق سنیا سی روپ دھکر جنگل میں چلے گئے اور تیرتھ جاتے ہوئے دو در کا میں پہنچ کر کیا سنا کہ سنجھد راسدیو جی کی بیٹی ماسندی جو رہا ہنے کے جوگ ہوئی تو اسکا بواہ بلدیو جی درجودھن کے ساتھ کیا چاہے ہیں اور شیام سندری کی راجھا جھنڈھ دینے کے واسطے ہو یہ سنکر رجن نے جاہا کہ میرا بواہ اس کے ساتھ ہوتا تو بہت اچھی بات تھی جب رجن نے اسی راجھا سے چار مہینے برسات بھر اپنے کو سنیا سی بھیس میں چھپا کر راج مندر کے پاس مرگ چھپا لایا پھر کھینچے تب دوار کا باسی اُن کو مہا پرش جان کر اپنے گھر بھوجن کھلانے کے واسطے لیجانے لگے یہ سنکر بلام جی نے ایک دن اُن کو اپنے دل میں بلا بھیجا اور رجن دھو کر برے پریم سے چھتیس پرکار کے بجن کھلائے جسے رجن نے سنجھد راسدیو جی کو دیکھا ویسے اس جھڑی موہت ہو کر اُس کے ملنے کے واسطے دیوتا اور پتر منانے لگے اور سنجھد راسدیو جی رجن کے روپ پر موہت ہو کر من میں کہنے لگی کہ یہ سنیا سی نہیں ہو کوئی راجھا مسموم ہوتا ہے پریشور اسکو میرا پت بنانا تو اچھا تھا۔

دوہا

ارجن بھوجن کرلیو من تو رہیو لکھا سے کنور سنجھد راسدیو کو لاگیو کرن اُپا سے

شیام سندر انترجامی کو رجن اپنے بھکت اور سنجھد راسدیو بن کے من کا حال معلوم ہو کر یہ اچھا کی تھی کہ ہماری بہن سنجھد راسدیو کو بواہی جائے لیکن انھوں نے بلداؤ جی کے ڈر سے یہ بات ظاہر کرنا مناسب نہیں جانا جب ایک دن کتھا سننے کے بہانے سے رجن سے پاس گئے تب رجن نے تر بھون پت کو بڑے آدرجھاؤ سے بٹھا کر کہنے لیا کہ اسے دینا ناخجھکو سنجھد راسدیو سے بواہ کرنے کی بڑی چاہنا ہے آپ سب منور تھ میرے پورے کرتے آئے ہیں اسلئے دیاں ہو کر یہ کامنا بھی پوری کیجیے یہ سنکر دوار کا ناخجھ نے کہا کہ اسے رجن تم تھوڑے دن یہاں لگو شوراتر کو سب چھوٹے بڑے دوار کا باسی سنجھد راسدیو ریت پہاڑ پر شری مہادیو جی کی پوجا کرنے جائینگے اُس دن تم بھی میرے ساتھ پرٹھکر وہاں جانا جب اوسر ملے تب سنجھد راسدیو کو اٹھا کر اپنے رتھ پر بٹھال لینا اور رتھ دوار کو رستنا پور چلے جانا جو کوئی سامنا کرے تو تم بھی اس کے ساتھ لڑنا اُس میں کچھ میرے بُرا مانے کا ڈر نہ کرنا یہ سنکر رجن خوش ہو کر وہاں ملے رہے جب شوراتر کو سب استری برہمن دوار کا باسی سنجھد راسدیو ریت پہاڑ پر پوجا کرنے گئے تب سنیا سی روپ رجن بھی مہادیو جی کے رتھ پر بٹھکر کے رتھ پر بٹھکر وہاں چلے گئے اور دھنکھ بان لے کر راستے پر ٹھہرے ہوئے جسے سنجھد راسدیو جی نے اپنی مہادیو جی کے رتھ پر بٹھکر وہاں چلے اور سنجھد راسدیو جی کو چھوڑ کر سنجھد راسدیو جی کا ہاتھ پکڑ لیا اور رتھ پر بٹھکر وہاں چلے گئے اور رجن نے لاج بلام جی کو دھم میں آکر بولے۔

چوپائی

میری بہن سنجھد راسدیو تاکو کیسے ہرے بھکاری ابھی جائے پرے میں کرہوں بھوم اٹھاے سیس پر دھوون مہادیو رجن کو دیوون کنور سنجھد راسدیو کو لے ایوون

جبکہ بلام جی کو دھم کر کے بہت سے جد بنشیوں کو ساتھ لیکر رجن کے پیچھے جانے کے واسطے طیار ہوئے تب شیام سندرنے بلداؤ جی کے پاس جا کر کہا کہ سنجھد راسدیو رجن ہماری بواہ کا بیٹا پر م تر ذات اور کل میں اتم ہو کر ان بدیا اچھی جانتا ہے اور جد بنشیوں میں دوسرا کوئی ایسا نہیں دھکھلائی دیتا جو اسکا سامنا کر سکے یہ سچ ہو کہ رجن نے اچھت کیا لیکن ہم کو اس کے ساتھ لڑنا اچھت نہیں ہو کو اسلئے کہ بیٹی اپنے رات بھائی کو دینا چاہیے اس سے کیا اتم ہو کہ رجن پُرانے ناتے وار کو دیکھائے اس سے آپ دیاں ہو کر دھما پنا چھائیے اور اب اس بات کا بواہ کرنا اچھت نہ ہو کہ سامان جہیز کا ہستنا پور سنجھد راسدیو جی نے یہ سنکر بلداؤ جی نے جھنڈھ کر ل اور موسلا پناز میں پرک دیا اور جد بنشیوں سے کہا کہ یہ سب کام مرلی منور کا ہو جوگ لگا کر بیٹی کو دوتے میں اُنکو اپنے بھکتوں کی خوشی کے سانسے کچھ لوگ لاج کا بچا رہیں رہتا انھوں نے سکھلا دیا ہوگا تب رجن سنجھد راسدیو کو اٹھا لیکر انہیں تو اسکی کیا سامت تھی جو ایسی اچھت بات کرتا کہ اپنے بھائی کی اکیلا نہیں ٹال سکتا اسلئے جیسا کہ بن میں ویسا کر دیا کہ بلام جی نے بہت گنا اور کیر اور غیر اسباب اور تھوڑا سا رتھ اور داسی اور داس کوک سنکاپ کر کے ہستنا پور کو بھیج دیا اور رجن اپنے گھر پر بٹھکر بید کے موافق سنجھد راسدیو سے بواہ کر کے سناری سکھلائے لگے اتنی کتھا سنا کر شکر دیو جی نے کہا کہ اسے راجا پر بھکت دیکھو نارائن جی اپنے بھکتوں کا ایسا مان رکھتے ہیں اتنی چھاسناری دیو بھی نہیں کر سکتا اب میں دوسری کتھا اُنکی مہا کی کہتا ہوں سنو تھلا نگر میں ایک بولا شونا نام راجا پریم بھکت رہ کر شبا باجا سنا سے اپنے کو کچھ پت کا داس سمجھتا تھا اور اسی نگر میں شرت دیونا نام براہمن بھکت رہ کر اٹھوں پہر پریشور کے آسمان اور دھیان میں ملن رہتا تھا اور بنانا لگے جو کچھ ملتا اسی میں سنتو کھ رکھ کر کسی سے کچھ نہیں مانگتا تھا ہر روز رات کو دونوں پریم بھکت آپس میں بٹھ کر یہ بچار کیا کرتے تھے کہ کل بگینڈھ ناخجھ کے درشن کے واسطے دوار کا کو چکر اپنا جنم سوار تھ کرینگے پر رات سے ہونے پر وہاں جا کر کہتے تھے کہ شیام سندر انترجامی دیندیاں آپ یہاں اگر درشن دیتے تو بہت اچھا ہوتا جبکہ اُن دونوں کی سچی بھکت تر بھون پت نے دیکھی تب وہ مجھے اور ناردن اور بید بیاس اور پٹ شٹھ اور اگست اور دیول اور بامدیو اور راتر اور پرشرام جی کوک رکھیشورون بھینٹ دیتا تھا اور اُنکے درشن سے اپنا جنم سوار تھ کرتا تھا۔

دوہا

پونچے ات آندھ سون تھلا نگر میں جائے مارواڑ نیپال ہوے ماکھن پر بھجھد راسدیو جب شیام سندر کے آنے کا حال راجا بولا شوا اور شرت دیو براہمن نے ثنات آگے سے جا کر لگو دندوت کی جس جس جگہ پر شری کرشن مہاراج کا جرن پڑتا تھا وہاں کی دھول اٹھا کر وہ دونوں پریم بھکت اپنے سوار اُنھوں میں لگاتے تھے اسے راجا پریم بھکت اُس دن شکر کرشن ہند راندن کا درشن پا کر تھلا پور کے سب چھوٹے بڑے لوگ ایسا سکھ ملا جسکا حال مجھ سے کہنا نہیں جاتا پھر راجا اور براہمن نے شری کرشن مہاراج کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اوم ہما پر بھوجس طرح آپ نے دیاں ہو کر اپنا درشن دیا اسی طرح اپنے چرنون سے

ہمارا گھر پوہ تر کیجیے یسکر برندن بہاری بھکت ہتکاری نے بجا کیا کہ راجہ اور براہمن دونوں میرے بھکت ہیں اور اُنھیں کی خوشی کو واسطے
 یہاں آیا ہوں اسلئے دونوں کے گھر جا کر انکا مان رکھنا چاہیے پہلے راجا کے گھر جانے سے براہمن کیلئے کہ مجھکو کنگال جانکر میرے گھر
 نہیں آئے راجا دھن دولت دے کو مجھ سے اچھا جانا اور جو براہمن کے گھر پہلے جاتا ہوں تو راجا برا مانکر کہتا کہ شام سندر میرا ہمان کر کے پہلے
 براہمن کے گھر چلے گئے اسلئے وہ بات کرنا چاہیے جس میں دونوں خوش رہیں ایسا بجا رہے ہی کرشن بھگوان دوسرو پاپے رتھ اور رکیشورون
 بنا کر راجا اور براہمن دونوں کے امتحان پر چلے گئے اور کرشن بھگوان کی مایا سے راجا بھولا شوئے سمجھا کہ دوار کا ناتھ کیوں میرے ہی گھر آئے
 میں اور براہمن نے جانا کہ شری دوار کا ناتھ راجا کے گھر نہ جا کر میرے ہی گھر آئے ہیں جب شری بھگوان نے راجا مندر میں پہونچے تب راجا
 نے شری کرشن مہاراج کو جڑاؤ سنگھاسن پر بٹھا کر چنارت لیکر وہ جلا پہنے سر اور اُنھوں میں لگایا اور اپنے گھر والوں پر چھٹک دیا اور سب
 رکیشورون کو الگ الگ سنگھاسن پر بٹھا کر بدھ پور یک شام سندر اور سب رکیشورون کی پوجا کی اور بہت رتن اوک کچی پت کو بھیت
 دیکر پریم سے اُنکے چرن دابنے لگا اور بڑی خوشی سے بولا کہ آج میں اپنی برابر کسی دوسرے کا بھاگ نہیں سمجھتا دیکھو جن چرنوں کا درشن
 شری مہادیو جی اوک بڑے بڑے دیوتا اور جوگی اور رکیشورون کو جلدی دھیان میں بھی نہیں ملتا ہی چرن آج میری گود میں براہمن ہیں اور
 بھگوان ناتھ نے مجھے اپنا داس سمجھ کر اپنے چرنوں سے میرا گھر پوہ تر کیا اسی طرح بہت استت کر کے راجا بھولا شوئے شام سندر اور رکیشورون
 کو چھتیس پرکار کے جنجن کھلائے اور بھگوان ناتھ کو اتم اتم گنا اور کپڑا پہنا کر جنور ہلاتے وقت اُنسے بنے کیا۔

چوپائی

مومنہ سناٹھ کیو جونا تھا درشن دیور کھن کے ساتھ
 دوہا تم تو بھکت نواس ہو ما کھن پر چھٹکھ راس
 یہ دین بھن سنکر تر بھون پت اپنے بھکت کا منور پور کرنے کے واسطے اکیس دن وہاں رہے اور اسکو برہم گیان اپدیش کیا جب شام سندر
 اس کنگال براہمن کے گھر گئے تب شرت دیو براہمن نے کشاکش کے آسن پر انگوچھا بچھا کر دوار کا ناتھ کو بٹھایا اور اپنی استری سمیت اُن سے
 پریم میں ڈوب کر بڑی خوشی سے ناچنے لگا اور بھگوان ناتھ کا چرن دھو کر چنارت لیا اور کنگا جی کی مٹی کا تلک بسد پونندن کے لگا کر تلسی دل
 آنچر چڑھایا اور اعلیٰ اور بڑھرا اور انولا وغیرہ کھٹے میٹھے پھل در موٹے چانول کھیت کے بنے ہوئے اور ساگ پات لاکر بڑے پریم سے تر بھون
 اور رکیشورون کے سامنے رکھ دیا اور خس کی مٹی سے کنگا جل سنگدھت بنا کر پیپے کو لے آیا تب بھگوان ناتھ نے رکیشورون سمیت آسن
 پور یک بھون کیا جب شرت دیو ناتھ اور منھ برندن بہاری اور رکیشورون کے دھلا بھجت ہوا تب مرلی منوہر کے سامنے ہاتھ جوڑ کر
 کیا کہ اے مہا پر بھو جب سے میں بال و ستھا بھوگ کر سانا ہوا تب سے سوائے اسمرن اور دھیان آپ کے چرنوں کے دوسرا کوئی آدم
 نہیں رکھتا آج اپنے کل روپی چرنوں کا درشن دیکر مجھ کنگال کی اچھا پوری کی جو لوگ سنساری جال میں پھنسے رہ کر اپنے دھن
 اور پردار کا بھان رکھتے ہیں اُن کو آپ کے چرنوں کا درشن سننے میں بھی نہیں ملتا اور جو آپ کے اسمرن اور دھیان اور پوجا
 اور کھانسنے میں پریت رکھتے ہیں وہ لوگ سنساری کا منار اپنی پا کرانت سے ٹکت ہوتے ہیں اسواسطے میں آپ کو
 ہزاروں دندوت کرتا ہوں۔

مواناٹھ کو درش دے کینھو ناتھ سناٹھ
 دوہا ہاتھ جوڑنتی کروں دھرون چرن پر ناتھ
 ایسی بھکت اور پریت اُس براہمن کی دیکھ کر شام سندر نے کہا کہ اے راجہ ہم تمکو اپنا بھکت اور منور پور کرتے ہیں اور
 جو آدمی بیدار شرت پڑھے ہوئے براہمنوں کی پوجا کرتا ہو اُسکا منور پھ ہم جلدی پورا کر دیتے ہیں سب رکیشورون ہم پر دیال ہو کر اپنا درشن
 دینے یہاں آئے ہیں جس طرح تیرے اشران کرنے اور دیو استھان کے درشن کرنے سے آدمی پوہ تر ہو جاتا ہے اسی طرح ان رکیشورون کا چرن
 دیکھنے سے بدن میں پاپ نہیں رہتا اُنکی سیوا اچھی طرح کرو میں اپنے تن سے بھی براہمن کو بہت پیارا جانتا ہوں جو آدمی براہمن کی سیوا نہیں
 کرتا اُسکو مورکھ سمجھنا چاہیے گیانی لوگ براہمن کو پریشور کے برابر جانتے ہیں اور آدمی کے تن میں جو اچھا کام بن پڑے اسی کو اتم سمجھنا
 چاہیے نہیں تو یہ بدن ایک دن ناش ہو کر کچھ کام نہیں آتا اسلئے تم کو بید کے موافق ہمارے اسمرن اور پوجن میں رہنا چاہیے شری
 برندن بہاری بھکت ہتکاری اکیس دن شرت دیو براہمن کے گھر بھی رکیشورون سمیت رہ کر گیان سمجھانے کے نیچے دوار کا چری کو
 چلے اور راہ میں رکیشورون کو بید کر دیا۔

دوہا

ادھیائے ستاسی است تر بھون پت کی
 راجا پر بھیت نے اتنی کھٹا سنکر پوچھا کہ اے شکدیو سوامی دوار کا ناتھ نے شرت دیو براہمن سے کہا کہ تم شانت کے موافق میرا دھیان اور
 پوجن کیا کرو جو مجھکو بڑا سند ہے کہ یہ میری نیکاری استت جو کچھ روپ اور رکھیا نہیں رکھو دیکھنے میں نہیں آتے بیدے کس طرح کی ہوگی ستار
 پور یک لکھ کر میرا سند یہ چھڑا دیجیے یہ بات سنکر شکدیو جی بولے کہ اے راجا پر بھیت میں اسٹ بھگوان ناتھ کی بہت لکھی ہوئی اتنی سامر تھ
 نہیں رکھتا جو سب گن انکا برتن کر سکوں لیکن تھوڑا سا حال جو مجھکو معلوم ہے وہ میں کہتا ہوں سنو کہ جس آدجوت نیکار نے بڑھ اور اندری
 اور بران اور دھرم اور رتھ اور کام اور موکش کو بنایا ہے وہ مہا پر بھو سداز گن روپ رہ کر مہا نڈر پتے وقت برات روپ دھارن
 کر کے شیش ناگ پر شین کرتے ہیں اُن کی کھٹا اس طرح پر ہے کہ شک اور سندن اور سنا تن اور سنت کمار چارون بھائی پریشور کا
 اتار سرشت ہونے سے پہلے برہما جی کی اچھا کے موافق پیدا ہوئے ہیں اُن کے بھٹا دھن راجس اور تاس کا پردیس نہ ہو کر ہمیشہ
 ستوگن روپ رہتے ہیں اور اُن میں سے ایک بھائی ہمیشہ لیل اور کھٹا پریشور کی کما کرتا ہے اور تین بھائی کما کرتے ہیں جو چھار
 آدجوت بھگوان کی اُنھوں نے کی جو وہی بات نر نارائن نے نار دھن سے ست جگ میں کی تھی وہی کھٹا ہم تم سے کہتے ہیں سنو کہ
 جس طرح کڑی اپنے منھ سے جالا نکال کر چھڑا اُسکو کھاتا ہے اسی طرح سب جیو جڑا اور چھین تینون لوک کے پریشور کی اچھا سے یک
 مار نے میں پیدا ہو کر پھر اُنھیں کے روپ میں سما جاتے ہیں اُس وقت مہا پرے ہونے سے چارون طرف پانی دکھائی دے کر
 کبول آدجوت بھگوان رہ جاتے ہیں جب اُن کو سنار رچنے کی بھرا چھا ہوتی ہے تب اُنکی سانس سے چارو بید پیدا ہو کر جیسے برات کے
 ہندی گن راجون کی استت کر کے جس گاتے ہیں اسی طرح وہ بید دیو روپ سے جڑی روپ کے سامنے ہاتھ جوڑ کر گاتے
 کے واسطے بنے کرتے ہیں۔

دوہا

تیا گو تیرا جوگ کی جا گو ہری مرار
 نچ مایا ستار کے سوچن سند

ایک پریم اپناشی پرش تم جنم لینے اور مرنے اور سونے اور جانے سے رہت اور مزدوش رہ کر آٹھون بہر حیت بن رہتے ہو اور چودھون لوگ تمھاری مایا سے پیدا ہو کر وہ مایا مگو نہیں بیاتی ہو تمھارا پرکاش اور دھو اور ان میں رہ کر تمھاری مہا کو کوئی نہیں جان سکنا اور تینون لوگ میں تمھارے برابر کوئی سندر نہیں ہو اور تم سدا اندر روپ رہتے ہو اور سب جیوؤن کی اُپیش اور پال اور ناش تمھاری اچھا ہوتا اور جتنی دیا تم اپنے بھکتون پر رکھتے ہو اتنی دیا اور درجھا کوئی دیوتا اپنے بھکت کی نہیں کر سکتا اور تم سب میں ملے ہوے اور سب الگ رہ کر جو کن اور تو کن اور ستون سے کچھ کام نہیں رکھتے کیوں تمھارے اسمن اور دھیان کرنے سے سناری جیو بھکت پدوی پر پونے میں اور تمھارا نام جننے کے برابر جگت اور تیرتھ اور دان اور تپ اور جپ اور آچار کوئی دھرم نہیں اور برہما اور مادا اور اک سب دیوتا تھا کل روپ جیون کے دھیان میں آٹھون پہرین رہتے ہیں اسی سے آٹھون نے ایسی پدوی پائی ہو چودھون لوگ میں تمھارے برابر کوئی نہیں ہو اور تمھاری کرپا کے بغیر کوئی سناری مایا جال سے نہیں چھوٹ سکتا جب بڑے بڑے جوگی اور رکیشور سب اندرون کو اپنے بس کھڑے تھارے اور دھیان سے من سے کرتے ہیں تب تمھاری دیاسے انکی نکت ہوتی ہو۔

دوہا

آوانت سب جگت کے تم ہی پرش آنت

اور دنیا نا تھرت شپال اور کنس اور راون اور ہر نہر کیشپے اک بہت جیوؤن نے تمھارے ساتھ دشمنی کی تھی وہ لوگ بھی اپنے پران کے ڈرے تمھارا دھیان کرنے میں بھو ساگر بار آکر گئے اور بہت جیو تمھاری کھتا اور کرین کا جپا پس میں کھر کے اپنا جنم سوارتھ کرتے ہیں ان میں تم بھاگ آسکا بھنا چاہے جو آٹھون پہر تمھارے جرن کل کا دھیان رکھ کر سناری مایا سے برکت رہتا ہو اور سواے بھکت کے مکت کی بھی اچھا نہیں رکھتے اور ست سنگ کے برابر دوسری چیز اچھی نہیں سمجھتے اور سادھو اور ریشیوں کی سوا اور ست سنگ پریم کے ساتھ کرتے ہیں وہ آدمی تمھاری مایا کا کچھ نہ مانکر سیدھے جگت میں جہان سورج اور چندرما کا پرکاش نہیں ہوتا بمان پر بیٹھ کر چلے جاتے ہیں۔

دوہا

وہ جن پریم پیت ہو پاوت پدیر بان

ایک مینکھ نا تھ جو آدمی اپنے اگیان سے تمھارا اسمن اور دھیان چھوڑ کر دوسرے دیوتا کو پوجتا ہو وہ آگون میں پھنسا رہ کر مکت پدوی نہیں پاتا اور تمھارے روئین روئین میں ہزاروں برہما بندہ رہ کر کسی جیو کا حال تم سے چھپا نہیں رہتا جس طرح سونے کا گنا بنانے سے الگ لگ نام ہو کر سب گنا گانے پر کھول سوار ہوتا ہو اسی طرح تمھارا پرکاش سب کے بدن میں رہ کر دیوتا اور کوبو جتے ہیں وہ پوجا آپ ہی کو پہنچتی ہو اسلئے جو لوگ اگیان کی درشت سے بڑا اور جیتن میں تمھارا روپ برابر دیکھ کر سناری ترشنا چھوڑ دیتے ہیں انھیں کلپان ہوتا ہو۔

دوہا

جذب گیان پرکاش تے بہرہ کرے بھان

اے دنیا نا تھ برہما جی ہنا شک اور اگیا تمھاری کے سنار رچنے کی سامتھ نہیں رکھتے جگت کا سب بیوہار چھوٹا ہو کر کھل نام بچا ہو جس طرح آگ کا ڈھیر ایک جگہ رہ کر اس میں سے چکاریاں اڑتی ہیں اسی طرح آگن روپی ڈھیر آپ ہو کر سب جیوؤن کو چکاری سے برابر سمجھنا چاہئے جسے آگ کی چکاری سگنانے سے بہت آگ ہو جاتی ہو ویسے چکاری روپی جیو آپ کی بھکت

کرتے سے آپ کے برابر ہو جاتا ہو۔

چوپائی

جو کشتور جو تم کو دھیا دین	سوانس روک برہما اور پھلاوین	ہر دے کل میں تم کو دیکھیں	اوجھت روپ انویم کچھیں
بھکت تمھارے پیتھ پڑانا	وہ تم کو پاوت بھگوانا	تھری بھکت دھرم میں ناہیں	چار پدارتھ چاہت ناہیں

دوہا

دیکھ دسا سنار کی روون کر بھیتاے

چوپائی

جو تم کو سنسنت چکاری	چھتے اُپیت بھی تمھاری	تم جو کسی پدھر جانو	جواست پر بھات بھانو
اونا تھ یہ کرپا تمھاری	نا تو کینک پدھر تھاری	ہم ہوں جد پ بید کما دین	نڈپ تھو دھیب نہ پادین
کھر روپ نہ دیکھو جاے	پنتھ تمھارو دیت بتاے	گیان بھکت ہر گ جوبوئی	تب تم کو بچات کوئی
جو جن بٹے بھوگ پر ہرے	گیان جو گنج من میں دھرے	تھری امرت کھاشن لے سدا کھ چین	

دوہا

تم جرن کے دھیان میں مگن رہے دن رین
ایک مینکھ نا تھ جو آدمی سنار میں شکھ کا تن پاکر اندر یون کے بس رہتا ہو اور ماستری اور تیر کے پریم میں اپٹ کر تمھاری بھکت نہیں کرتا اسکو ابھاگی اور مردے کے برابر سمجھنا چاہئے وہ آدمی جو اسی لاکھ جون میں جنم پاکر پڑا دیکھ پاتا ہو اور سب جیو پڑے ہو کر اپنے کرم کے موافق بہت جون میں جنم پاکر دیکھ اور شکھ بھوگتے ہیں جس طرح تالاب کا پانی ہر روز کم ہوتا جاتا ہو اسی طرح کرمستی کرنے والے کی بدھ اور سامر تھ ہر روز گھٹتی جاتی ہو۔

دوہا

ناہیں تو وہ آپ سے کاہو پاپت ناہن

چوپائی

شکھ جنم در لیمج جگ ماہین	دیون ہو کو پاپت ناہیں	کل دیوتا غنا کرین	مانکھ ہوے بھو گرتین
نرسریر نو کا سیم جانو	سید پڑان ڈانڈ ہے مانو	کیوٹ روپ گر وہے سوئی	نو کا پار گکات جوی
جبتک بھکت کرے نہیں کوئی	یائے بیکھے کرم شبر ہی دھرم کی ریت	بھو ساگر سے پار نہ ہوئی	

دوہا

اٹھت سیدھ کو دیکھ کے لو بھر کرے جو کرے
یہ اسنت بیدن کی اپنی بدھ پر مان
ماکھن پر بھو کرتا رسون جب لون اُجھے پرت
تاہ پدارتھ بھکت کو کیسے ہر اپت ہوے
نرگن روپ انو پ کو کیسے کروں بھان

اتنی کھاشا کر شکھ بوجی نے کہا کہ ارا جا پر بھکت ہی اسنت مکر چارون بید جت بھی روپ بھگوان کو سرشت رچنے کے واسطے لگاتے ہیں اور سکا دک آٹھون پہر جہا آپس میں رکھتے ہیں اور یہی بات نزاراٹن نے ناردجی سے کہی تھی اور ناردجی نے سید یاس

ہمارے باپ سے کسی اور انھوں نے بتا پر ہر ایک مجھ کو پڑھائی اور میں نے وہی کتا جو سب بیدار شاستر کا سارو ٹکڑو سنائی اور یہی گیان شام سندر نے راجا بھولاشو اور شربت دیو براہمن کو بتلایا تھا۔

دوہا یہ استوت جو رین دن کے سنے چت لاسے تاکو پاپ رہے نہیں بشن لوک کو جاپ

ادھیائے اٹھاسی کتا بھسا مروتیہ کی

راجا پر بھیت نے اتنی کتا شکر شکدیو جی سے کہا کہ اے میں ناٹھ مجھ کو سنسار میں یہ بات بہت اٹھی دکھائی دیتی ہے کہ ناراین بیکٹھ ناٹھ بچھی پت ہو کر اپنے بھکتوں کو ایسا انگال رکھتے ہیں کہ انکو اچھی طرح کھانا اور کپڑا بھی نہیں ملتا اور شری مہادیو جی او گھڑوں کی طرح اپنا پیس رکھ کر سانیوں کی سیلی اور منڈوں کی مالا گلے میں پہنے رہتے ہیں اور انکے بھکتا ورسپوک دھنواں ہو کر طے آندے سے اپنا جنم جاتے ہیں اسکا کیا کارن ہے یہ سند یہ میرا بھڑا دیجئے یہ بات شکر شکدیو جی نے کہا کہ اسے راجا پر بھیت تھے بہت اچھی بات پوچھی اسکا حال ہم کتنے ہیں سو

دوہا سدا تین گن بست ہیں شوقی مورت مانسہ اسکل کا منادیت ہیں ایک ٹکٹ کو نانتہ

اگر راجا پر بھیت پریشور تر بھون پت سنساری شکھ سے الگ رہ کر کسی چیز کی چاہنا نہیں رکھتے اسی سے انکے بھکت لوگ بھی شش ہونوالی سنساری چیز کو نہیں چاہتے اور بچھی پت بھگوان اسی چٹا نہیں کرتے کہ ہمارے بھکت سنساری مایا میں لپٹ کر خراب ہو دیں تم نے سنا ہو گا کہ کئی آدمی شری شری شری کے بھکتوں نے اُسے بردان پا کر انھیں کے ساتھ دشمنی کی تھی اسی کارن ہر برہمن پیشور مایا دیوی میں جسکے لئے میں آدمی اندھا ہو کر بہت کرم کرتا ہوں اپنے بھکتوں کو نہیں دیتے میں اور راجا جو بات تھے ہمے پوچھی یہی بات ایک مرتبہ راجا جھٹھڑا کھڑا داندے شری کرشن مہاراج سے پوچھی تھی تب شری کرشن مہاراج نے کہا تھا کہ اے راجا جھٹھڑا یا دیوی مجھی ملنے سے جس میں بہت سی بُرائیاں بھری ہیں آدمی سنساری شکھ میں لپٹ جاتے ہیں اور جیتک جھکا یاد نہیں کرتے تب تک آؤ گوں سے نہیں چھوٹے ایسے میں اپنے بھکتوں کو جن دولت نہیں دیتا جس میں وہ لوگ سنساری شکھ میں لپٹ کر ہر لوک کا سوچ مجھول نہ جاویں اسواسطے جو آدمی میری شرن بکرتا ہو اسکا دھن اور بھان کر پائی راہ سے میں ہر لیتا ہوں جبکہ مردھن ہونے سے استری اور پتر اور بھائی آؤک سب پروردائے اسکا نراور کرتے ہیں تب وہ انکا پیچھا کرے آندے ساوہ اور مینشوکا ست سنگ کرتا ہو جبکہ مہا پرشون کے ست سنگ سے گیان یا کر میرے بھجن اور مہارن درو حیان میں جت تب میں اسکو ٹکٹ بدوی دیتا ہوں اور ہر جھاوک دوسرے دیوتوں کی پوجا کرنے سے جو لوگ سورگ آؤک میں جاتے ہیں وہ شکستہ اور بھان نہیں رہتا اور میری بھکت اور پوجا کرنے والے جھکیں اور راجن اور سگرو اور پرہلا د اور امبرکھ آؤک سنساری شکھ بھگ کر اشل بدوی کو یا میں اتنی کتا شکر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا پر بھیت شری مہادیو جی آؤک دوسرے دیوتا اپنی پوجا پانے سے خوش ہو کر چھڑ دینے میں دیکھ مانتے ہیں اور بیکٹھ ناٹھ سدا سے ساتو کی بھجاؤں ہر کسی کو شاب نہیں دیتے۔

دوہا بہت اسن کو رورور جی دیو نرت بردان تن سنن ہون آپ ہی پاپو کشٹ نمان

اگر راجا پر بھیت باناسری کتا نام سن چکے ہوں شری شری شری سے بردان پا کر انھیں کے ساتھ لڑنے آیا تھا اب ہم دوسرے دیتیہ کا حال کتنے ہیں سو کہ ایک دن برکا شری دیتیہ مہا مورتی شگنی کا بیٹا تب کرنے کی رچھا کر کے گھر سے باہر نکلا جب اُسے راہ میں ناروین کو

اتنے دیکھا تب دندوت کر کے بچھا کہ اس میں ناٹھ مجھ کو تپ کرنے کی رچھا ہو تم دیال ہو کر تھلاؤ ہر صا اور بشن اور مہادیو جی تینوں دیوتاؤں میں کون جلدی خوش ہو کر بردان دیتا ہو کہ میں اسی کتا پ کروں یہ بات شکر ناروین نے کہ اے برکا سنان تینوں دیوتوں میں شری مہادیو جی کے ناٹھ جلدی خوش ہو کر بردان دیتے ہیں اور تھوڑا سا برا دھ کرنے میں اپنا کرو دھ جھا کرتے ہیں دیکھو انھوں نے سہسرا رجن کو تپ کرنے سے خوش ہو کر ہزار ہا تھ دیے تھے ایسے تم شری مہادیو جی کتا پ کرو تو جلدی پھل ملے گا جب ناروین یہ بات لکر چلے گئے تب رکا سراسی وقت کیداریشور کی طرف چلا گیا۔

دوہا ریشو مورت استھاپ کر گن گنڈ کے تیر بیٹھو آسن مار کر ہومن لگیو شری

جب سات دن رات میں اُسے اپنے بدن کا سب مانس چھری سے کاٹ کاٹ کر ہوم کر دیا اور انھوں نے ان سان کے اپنا سرگنا چاا تب بھولاناٹھ نے گن گنڈ سے نکلا اسکا ہاتھ پکڑ لیا اور اپنے کندل کا جل اس پر چھڑک دیا جبکہ اُسکے پر تاپ سے ہر کا سر کا بدن دیتے روپ ہو کر کنڈن کی طرح چمکنے لگا تب مہادیو جی بولے کہ اے برکا سراسی تیری پوجا سے بہت خوش ہوے اب مجھ کو جھٹھڑا ہو بردان مانگ یہ بات سننے ہی برکا سرنے ہاتھ جوڑ کر بے کیا کہ اے مہا پر بھٹھکا دیا بردان دیجئے کہ جسکے سر پر اپنا ہاتھ رکھو دن وہ اسی وقت جگر رکھ ہو جائے یہ شکر شری مہادیو جی نے بجا کر کیا کہ یہ آدھری دیتیہ ایسا بردان مانگ کر سنساری جوؤں کو دکھ دینا چاہتا ہو کیا کروں جن دے چکا ہو مجھ کو شری مہادیو جی بولے کہ اچھا مجھے منہ مانگا بردان تجھ کو دیا جب وہ دیتیہ یہ بردان پا کر خوش ہوا تب اُس آدھری نے شری پارتنی کی کی سند تانی دیکھ کر بجا کر کیا کہ اس سے اتم دوسری بات نہیں ہو کہ میں اپنا ہاتھ مہادیو جی کے سر پر رکھوں ان کو جلا دوں اور پارتنی کو اپنے گھوڑاؤں جبکہ وہ پائی ایسا بجا کر شری مہادیو جی کے سب پر ہاتھ رکھنے کے واسطے جلاتی شری شوا نتر جامی وہاں سے بھاگ کر سب لوک اور دوسو دسا میں بھاگتے پھر لیکن اُس دیت نے انکا پیچھا نہیں چھڑا ہر جامی آؤک کوئی دیوتا انکی رچھا کر کے تب وہ بیباکل ہو کر بیکٹھ ناٹھ کے سامنے دوڑے چلے گئے اور دندوت کر کے ہاتھ جوڑ کر بے کیا کہ اے تیر بھون پت میں نے دیکھ اپنے اوپر آپ اٹھا یا جو جس میں دیتیہ پائی کے ہاتھ سے میرا بران پیچے وہ اُپاس بیکچے یہ دین بجن سننے ہی نارائن جی بھکت بھکاری شری مہادیو جی سے کہا کہ تم دھیرج رکھو میں اسکی تدبیر کرتا ہوں ایسا کہ بیکٹھ ناٹھ نے اُسی وقت اپنے کو براہمن بنالیا اور رکھیشورن کی طرح کندل اور مرگ چھالایے ہوے جہاں برکا سر دھڑا چلا آٹھا وہاں اُس سے کہا کہ اے برکا سر تو اتنا گھبرا یا ہوا کہاں بھاگا جاتا ہو اپنا حال تو ہمے بتاؤ جب کہ اُس دیتیہ نے بردان پانے اور اپنی رچھا کا حال شری بیکٹھ ناٹھ سے کہا تب بیکٹھ ناٹھ رکھیشورن کو پوچھا کہ تو بڑا اکیان ہو جو مہادیو جی کی بات جو ہر اور دھتور اکھا تے اور بھونوں کو ساتھ لے ننگے چرا رتے ہیں اور منڈوں کی مالا اور سانپوں کا ہار گلے میں پہنکر شاستر کے موافق نہیں چلتے اور مسان پر بیٹھے ہوے ہر ہون کی طرح بنستے اور ناچے ہیں بیچ مانکر اتنا دکھ اٹھاتا ہو جب سے دھچھ پر جاپت نے مہادیو جی کو شاب دیا تب سے سب بات ان کی ج میں جو اوتی اسلے تو اپنے سر پر ہاتھ رکھ کر پہلے اس بردان کی پرچھا کر لے جب کہ تیرے نزدیک ان کی بات سچ مان کر جیسے اپنے سر پر ہاتھ رکھا ویسے چاہنا سو ان کے ساتھ کرنا یہ سننے ہی برکا سرنے پریشور کی مایا سے یہ بات سچ مان کر جیسے اپنے سر پر ہاتھ رکھا ویسے ہوا آپ جگر رکھ کا دھیر ہو گیا یہ چتر دیکھتے ہی بھولا ناٹھ جی خوش ہو کر ناچنے لگے اور دیوتوں نے اکاش سے تر بھون پت کے پھول برسائے اور ایساؤں نے نالچ کر گندھ بردان

ایسے آدھری دیتیہ کو اس طرح کا بردان دینا چاہیے جگت گرد کا ابرادھ کرنے سے وہ دیتیہ اپنے دند کر پوچھا یہ بات شکر شوجی نے کہ
اسے مہاپرچھوتم ہماری رچھا کرنے والے بنے ہوا لیے ہم سے ابرادھ بھی ہو جاتا ہے جبکہ بھولا ناٹھ بہت استت بکلیٹھ ناٹھ کی کر چکے تھے
ترجھون بہت نے انگور دھیرج دیکر یاد کیا اتنی کٹھاٹھا کر شکمہ بوجی بولے۔

جہانی

دوہا	رہے سدا سکھ چین سے دکھ پاوے وہ نامہ	جو جن کے لئے جت لائی
	سب پائین سے چھوٹ کے گنت ہو چکن مانہ	

اوصیائے نواسی۔ لات مارنا بھگم رکھیشور کا بھی پت کی چھاتی پر

شکر یوحی نے کہا کہ اسے راجا برہمپت ایک سے بھرگ آؤ کہ ساتوں رکھشور سرسوتی کنارے بیٹھے ہوئے ہیں میں گیان چاکر کے ساتھ
کئی رکھشور دن نے بھرگ جی سے پوچھا کہ برہما اور شین اور مہادیو بھی تینوں دیوتاؤں میں کون بڑا ہے جسکے یہ بات سنکر کسی نے مہادیو جی کو اور کسی نے
برہما جی کو اور کسی نے برہما جی کو بڑا بتلایا تب بھرگ رکھشور نے کہا کہ ان تینوں دیوتاؤں میں جو دیوتا کہو دھاپنا چھاکر کے بڑائی کے بدلے
بھلائی کرے اسی کو اتم سمجھنا چاہیئے میں جا کر سب کی پریشا لیتا ہوں یہ کہ بھرگ رکھشور وہاں سے اٹھ کر برہما جی کی سجا میں آیا
اور بنا وندتو کہے اُنکے سامنے جا بیٹھے یہ دیکھ کر سب رکھشور اور برہمنوں نے جو وہاں بیٹھے تھے اچھا مانا اور برہما جی نے گرد
میں بھرگ جی کی طرف دیکھ کر شاپ دینا چاہا لیکن اپنا بیٹا سمجھ کر نہیں بولے۔

دوہا پتیر آہو جان کے بھئے کوپ نے شانت

جب بھرگ رکھیشور نے برصا جی کو جو گن کے بس اپنے اوپر کر دھ کر کے دیکھا تب وہاں سے اٹھ کر کیلا س پر بت پر جان گوری شکوہ راجے تھے گیا جیسے بھولا ناٹھ نے بھرگ رکھیشور کو آتے ہوئے دیکھا ویسے کھڑے ہو گئے اور ہاتھ پھیلا کر گلے ملنا چاہا تب رکھیشور نے شو جی سے کہا کہ تم اپنا کرم دھرم چھوڑ کر سان میں بیٹھے رہتے ہو ایسے مجھ کو مت چھو دو یہ ابھان کی بات سنتے ہی گوری بت نے کر دھ کر سوال اٹھا کر بھرگ رکھیشور کو مارنا چاہا تب شری پاربتی جی نے ہاتھ جوڑ کر مراد یو جی سے بنے کیا کلام ماراج پر رکھیشور تمہارا اچھوٹا بھائی ہے کیا بچھا کیجے جب شری پاربتی جی کے کہنے سے بھرگ رکھیشور کا پران بچا تب وہ بھولا ناٹھ کو تم کو گن کے بس دیکھ کر وہاں سے بٹن بھگوان پر بھیج لینے کے واسطے بیکٹھ کو گئے وہ بیکٹھ کیسا ہو جہاں سورج اور چندریان کا پرکاش نہ ہونے پر بھی دن رات برابر اچھا لایا رہتا ہے اور وہاں کی سب زمین ہونے کی رتنوں سے جڑی ہوئی ہے اور بار بار ہون میں اتم اتم پھل اور خوشبودار پھول اور برچھ لگے رہتے ہیں اور اچھے اچھے تالاب اور باؤلی آدک بنے ہو کر اس کے کنارے بہت طرح کے پھنجی بوتے ہیں جب بھرگ رکھیشور نے بیدھرک محل میں جہاں بٹن بھگوان جڑوا ہلنگ پر سو رہے تھے اور گھجی جی اُن کے پاؤں داب رہی تھیں جا کر ایک لات بٹن بھگوان کے بائیں طرف چھاتی میں ماری تب بیکٹھ ناٹھ چونک کر رکھیشور کو دیکھتے ہی اُنکا پاؤں دابے لگے اور چرون پر گر کر بنے پور بک بولے کہ اسے دُج راج میرا ابراہم چھا کیجے میری چھاتی بڑی کڑی ہے اس آپ کے کرل چہرے میں ضرور دُکھ ہو گیا ہو گا بھگوان آپ کے آنے کا حال جو معلوم ہوتا تو آئے

۱۰ - ۵۵

پہونچتا اور آپ نے دیا کی راہ سے میرا لوک پوتر کر کے یہ جولاں ماری ہو اس چرن کا چنھ سد میں اپنی چھاتی پر بنارہے دو نگا میں غلبو کچھ
لاج نہیں ہو جب بھرگ رکھیشور نے ایسی چھاتر بھون پت کی دیکھی اور مٹھا بچن سنا تب بچت ہو کر انکی استت کرنے لگے اور ٹھہری جی نے لات
مارتے وقت میں ہن کر دوہ کیا تھا لیکن بکینہہ ناتھ کے ڈر سے رکھیشور کو کچھ شاپ نہیں دیا جبکہ تر بھون پت نے بھرگ رکھیشور کا پوجن کر کے انکو
برا کیا تب انھوں نے سرسوتی کنارے جا کر تینوں دیوتوں کا حال اپنے ساتھیوں سے کہہ دیا یہ حال سنکر سب رکھیشور دوسرے دیوتوں کا پوجن چھوڑ
بشن بھگوان کا اسمن اور دھیان پچ من سے کرنے لگے اتنی کھائنا کر شکم یوجی بولے کہ اے راجا پر بھیت ایک دوسری مہاشری کرشن مہاراج
کی کہتے ہیں سنو۔ دار کا پری میں ایک براہمن بہت شکوان اپنے دھرم کرم سے رہتا تھا جبکہ اُس براہمن کے میان ایک بیٹا پیدا ہو کر
و گیا تب وہ براہمن اپنے بیٹے کی لاش راجا اگر سین کے پاس لجا کر لینے لگا کہ تمہارے آدھم کرنے سے میرا بیٹا باپ کے سامنے مر گیا اور پر جا
لوگ دکھ جاتے ہیں دو ایر جگ میں کلجاگ کے ٹھہرنے پر جا کے باپ سے ہوتے ہیں اس طرح بہت دیر میں مکروہ براہمن مرا ہوا بیٹا راجا اگر سین
کے دروازے پر کھڑک اپنے کھڑک لایا اس طرح سات لڑکے اور اُس براہمن کے گھوڑے ہو کر مقرر گئے وہ براہمن انکی لاش بھی اس طرح راجا اگر سین کے
دروازے پر رکھ گیا جب نوین مرتبہ اسکی استری کے گریہ رہا تب اُس براہمن نے راج بھامین جا کر شام اور بلرام کے سامنے بہت بلاپ کر کے
کہا کہ اے دنیا ناتھ پہلے راجا اگر سین پانی کو دھو کار ہر جسکے راج میں پر جا دکھ پاتی ہو دوسرے اُن لوگوں کو دھو کار ہر جو اس ادھرمی کی سیوا
میں رہتے ہیں تیسرے مجھے دھو کار ہر جو ایسے پاپیوں کے دیش میں رہتا ہوں جنکے ادھم سے میرے بیٹے نہیں جیتے اور تم جیڑی ہو کہو براہمن
کا دکھ نہیں چھڑاتے جب اُس براہمن نے راج بھامین کھڑے ہو کر بہت باتیں اُسی طرح پر کہیں اور شام اور بلرام اور پر دمن آدک
کسی حدیشی نے اسکا جواب نہیں دیا تب راجن جو اسوقت وہاں بیٹھے تھے بان بڑیا کا گھنڈہ رکھ کر غور سے بولے کہ بڑے شرم کی بات
ہو تو اگر سین راجا ہمارا راجا کہلا کر براہمن کا دکھ دور نہیں کر سکتے جس راجا کے راج میں گناہ اور براہمن دکھ پاتے ہیں اُسکا جس اور دھرم
رہنا یہ مکروہ راجن اُس براہمن سے بولے کہ اے راج راج تم کو واسطے اتنا رو کر دکھ اٹھاتے ہو اچکل کے راجا آپ سوار تھی ہو کر گناہ اور
براہمن کی رچھا نہیں کرتے۔

جوانی

دوبلا	جذب بہہ جو دھما بسین نگر و دار کا نثر	تھمرے پتر جیتے مرین	پیر کے لوگ جن ہین کرین
اگر براہین دیو ناب تم دھیرج دھر کر اپنے گھر بیٹھو جب تمھاری استری کے لڑکا پیدا ہونیکا ہے آوے تب تم ہمسے اگر کہدینا ہم اس مالک کی راجیا کرینگے یہ شکر اس براہین نے ارجن سے کہا کہ جہاں شیاں اور بلرام اور ریڑ میں ایسے شور مچنے ہو کہ کچھ نہیں بولتے وہاں تم کیا ایسی غور کی بات کہتے ہو تمھارے سامر تھو جو تم میرے بالک کو مرنے سے بچاؤ گے یہ بات شکر ارجن بولے کہ مجھ کو شکر کرشن اور بلجھد راور پر دس مت	جذب بہہ جو دھما بسین نگر و دار کا نثر	تھمرے پتر جیتے مرین	پیر کے لوگ جن ہین کرین

چوبانی

چو یابی		چو یابی	
میرد بچن سانج تم جانو	کچھ سہیدہ من میں آندا	میرد بچن سانج تم جانو	کچھ سہیدہ من میں آندا
ناتراگن مانندہ میں جہ پون		ناتراگن مانندہ میں جہ پون	

یہ بات سنکر ہر اس اپنے گھر چلا گیا جب اُس براہمن کی استری کے لڑکا پیدا ہونیکا وقت نزدیک آیا اور اُس نے ارجن کے پاس جا کر وہ حال
کہا تب ارجن شری مہادیو جی کو غسکار کر کے دھنکھ بان لیکر اُس براہمن کے گھر پہنچے اور بانوں کا قلعہ چاروں طرف ایسا بنا دیا کہ جس میں ہر
ابھی براہمن کے گھر میں نہ جاسکے اور آپ دھنکھ بان لیکر اُس لڑکے کا پران بچانے کے واسطے چاروں طرف پھرنے لگے جب اُس براہمن کے
گھر کا پیدا ہو کر بغیر روئے نہ معلوم کہاں غائب ہو گیا تب اُسکی استری اپنے سوامی سے بولی کہ اے مہاراج تھے ارجن کی بہت تعریف
تھی کہ وہ بالک کی رچھا کر ننگے سو اسکا یہ حال ہوا کہ پہلے تو سین ساعت دو ساعت لڑکے کو روئے بھی دیکھتی تھی اس مرتبہ تو میں نے اُس کو
اچھی طرح آنکھوں سے دیکھا ابھی نہیں نہ معلوم کہاں لاش تک اُسکی غائب ہو گئی یہ بات اپنی استری کی سنتے ہی اُس براہمن نے ارجن کے
پاس جا کر ایسا درجن ارجن کو کہا کہ وہ بہت شرمندہ ہو کر راجا اگر سین کی بھامین چلے گئے اور ارجن کے پیچھے پیچھے براہمن نے بھی وہ
پوچھ کر سمجھا دالوں کے سامنے کہا کہ اے ارجن تو نے میرے پتر بچانے کا پران کیا تھا سو وہ ایمان تیرا کیا ہوا جو تو میرے بالک کا پران
نہ بچا سکا اسلئے تجھ کو دھرم کا جو کچھ شرم وغیرت رکھتا ہو تو چلو پھر پانی میں ڈوب مراد کسی کو اپنا منہ نہ دکھا اور آج سے دھنکھ بان
رکھنا اور جو جھوٹا ہونا چھوڑ کر دین میں چلا جا تو نے راجا ہراٹ کے یہاں بھڑ بھڑ کر برس دن تک اپنے دن کاٹے پھر سے کیا شور مارتا ہو گی
جب اسے طرح اس براہمن نے بہت سے درجن راج بھامین ارجن کو کہے تب ارجن بہت شرمندہ ہو کر بولے کہ اے درجن میں تم سے
بچتے ہو اب میں تم سے یہ پرت گیا کرتا ہوں کہ تینوں لوگ میں سے تمہارے مرے ہوے بالک ڈھونڈ پھر کر لا دوں گا انہیں تو دھنکھ بان سمیت اُس
میں جھکر جاؤنگا یہ بات براہمن سے کہہ کر ارجن نے اسٹان کیا اور دھنکھ بان اٹھا کر ان لڑکوں کو ڈھونڈنے کے واسطے سو رگ لوں اور
پاتال لوگ میں گئے جب چودھون لوگ اور جہم پڑی اور دھرم راج کا استھان اور آنکھوں کو کپال کے یہاں ڈھونڈنے پر بھی ان لڑکوں کا
پتا نہیں پایا تب مٹوج کرتے ہوئے دوار کا پڑی میں آکر اپنے سب کو کون سے بولے ۔

چو بیانی

دوبہا	کرہون اگن بریش میں جرمون و منک سمیت	بچن ہار سنسار میں پت دھرمون کہ ہست
دوبہا	تج سدرشن چکر کورہو چوندرس چھاسے	ارجن دیکھ سکے نہیں رکھیو نہیں چھپاے

چوڑا چمکتا ہوا دکھائی دیا جبکہ رخصتے اتر کر دونوں بھیت کے تب اس مکان میں کیا دیکھا کہ شیش ناگ جی اپنے کو مل ناگ پر نیلا مبر پہنے اور ہزار ٹکٹ اور دو ہزار گنڈل جڑاؤ و حارن کیے ہوئے لپٹے ہیں اور سوائے لینے نئے نام پر مشور کے دونوں ہزار زبان سے دوسری کچھ بات نہیں کرتے اور شیش ناگ کی چھاتی پریشن بھگوان موہنی صورت مکمل نہیں اشٹ بھجی روپ سے ٹکٹ اور گنڈل اور جڑاؤ گنا انگ انک پر سا جے جنیو کا جوڑا پختی کالا اور کوستہ من گلے میں ڈالے پیتا مبر پہنے اپنا ریشمی اوڑھے اس سندرتانی سے براب تین کہ جنکا روپ دیکھ کر ایک ایک انگ مہاسندر پر تیون لوک کے جی نہایت ہو جاوین اور شنکر جگر لدا ہم چارون ہتھیارا پنا اپنا روپ حاران کیے مند اور مستند اور پیچہ اور سیٹیل اور سیٹیل وریشنگ اور گرگر اور شین اور ستاج نو و منتری ان کے چاروں طرف بیٹھے ہیں اور ہر حاجی اور مہادیوی آدک دیوتا سامنے کھڑے ہوئے استت کرتے ہیں جبکہ ارجن یہ جزیرہ دیکھ کر سب ابھان اپنا بھول گئے تب شرکش جی نے ارجن سمیت اشٹ بھجی روپ کے سامنے جا کر اس طرح ان کو نکسار کیا کہ جس طرح کوئی اپنی پرچھائیں کو دنڈوت کرے اس روپ نے شری کرشن جی کو دیکھتے ہی ہنس کر کہا کہ تم نے ایک سو بچیس برس مرث لوک میں رہ کر یہ بخوی کا بوجھ اُتارا اور میری شکست سے اتار لیکر بہت دینیہ اور آدمیوں کو مارا اور دیوتا اور براہمن اور ہر بھکتوں کو شکھ دیکر شکوک خوش کیا ان دنوں میرا من تھا کہ دیکھنے کو بہت چاہتا تھا ایسے میں نے براہمن کے لڑکے یہاں منگا کر ارجن سے ابھان کی بات کلامدی کر اسکی برتگیار کھنے کے واسطے تم ضرور یہاں آؤ گے وہ سب بالک یہاں پر ہیں انکو لیجاؤ یہ کہہ کر جب اشٹ بھجی روپ بھگوان نے شری کرشن جی کو بد کیا تب وہ آپس میں نکسار کر کے اور براہمن کے لڑکوں کو لے کر ارجن سمیت دوار کا پیری میں آئے اور ارجن نے وہ سب لڑکے اس براہمن کو دے کر اپنی شرمندگی مٹائی اور اپنا سر شری کرشن جی کے جیزوں پر رکھ کر سمجھا کہ انھیں کی دیا سے میں نے ماہ بھارت کیا تھا نہیں تو مجھ کو کیا سامر تھ تھی جو کرن اور ہمیشہ پیام آؤک یہ دن کو حیت سکنا اتنی کتنا نکسار شکر یو جی نے کہا۔

چو یانی

سمرقند بھی جو رن اور بیسم پانامہ اور بیرن کو بیرون کرنا
 چوہائی
 جو یہ کھائے دھڑھیان
 تاکے پتر ہین کلیان
 ادھیائے نوٹے۔ کھاشتری کرشن جی کے سنتان کی
 شکریہ جی نے کہا کہ اسے راجا پھت کئی ایسی سمرقند نہیں دیکھتا جو شری کرشن بیکھٹ ناٹھ کلب گن ہن کر کے لیکن ہن ان جوت سورہ
 کو ہزاروں دندوت کرتا ہوں جن کی دیا سے ہم اور تم اس امرت روپی کھائے اور سننے سے ملک پدوی پاؤ گے اسے تھوڑی سی
 مہمانگی اور کتا ہوں سونو کہ بیکھٹ ناٹھ لے کیول پر تھوڑی کا بوجھ اتارنے کے واسطے جد کل میں سگن اوتار لیکر یہ سب لپا کی تھی اور
 انکی اچھا سے سونے کی دوار کا پڑی میں سب مکان جڑاؤ ہو کر باغون میں بہت طرح کے خوشبودار پھول اور پھل بارہوں
 میں سے لگے رہتے تھے اور تالاب اور بادی کے کنارے بہت طرح کے پھول پھٹی پھٹی بولیوں میں دوار کا ناٹھ کی استت کرتے تھے اور
 کئی ہزار تھوڑی دوار سے پرنبہ سے ہو کر بہت سے پہلوان چاٹوڑ اور شک ایسے تل جڈھ کرنے کے واسطے ہمیشہ وہاں بنے رہتے تھے
 اور سب شکر اور گلی اور چوراہوں پر چندن اور گلاب کا چھڑکاؤ ہو کر بہت دیش کے بیوپاری سب طرح کا اسباب
 وہاں بیچنے کے واسطے لے آتے تھے اور جہنشیون کے گھر میں رتھ اور سیٹھ بنی رہ کر انکی استریان جڑاؤ گنا اور اچھا کپڑے

پنے عطر اور بھیل لگائے ہوئے ہمیشہ خوشی سے رہا کرتی تھیں اور سب چھوٹے بڑے دوار کا باسی ہر کھانسنے اور سادھو اور برہمن کی سب کرنے میں ہریت رکھ کر اپنے دھرم کرم سے رہتے تھے۔

دوہا | تنہا نار جاوون کی ات سندھ سکار | جنکو روپ ہمار کے سکھا دین سندھ نار |
اور سولہ ہزار ایک سو اٹھ استریاں شام سندھ کی اپنے اپنے جڑو محل اور باغوں میں الگ الگ ترچھون پت کے ساتھ بھوک اور ہلا س کر کے اپنا اپنا خیم سوار تھ کرتی تھیں اور اندر بڑی سے ایسے لوگ اپنا ناچ دکھانے کی واسطے دوار کا میں اگر گندھرب لوگ گانا سناتے تھے اور شام سندھ اپنے سولہ ہزار ایک سو اٹھ روپ سے سب استریوں کے پاس رکھ کر انکی بچا پوری کرتے تھے اور وہ استریاں انھوں بہر دوار کا ناٹھ کی سوا میں رہ کر ایسا انہر موہت تھیں کہ ایک ساعت انکو بنا دیکھے شام سندھ کے چین نہیں پڑتا تھا کسی وقت مومن پیارے کے رہنے پر بھی پاکل ہو کر بھجیوں سے بوجھتی تھیں کہ ہمارے پران ناٹھ کہاں چلے گئے پھر جیتیں ہو کر انکے درشن سے اپنے برابر کسی دوسرے کا بھاگ نہیں سمجھتی تھیں بلکہ مومن پیارے نے سب استریوں کے ساتھ جل ہمار کرنا پکار کر جسے سکر کو الیا دی ویسے ٹھٹھتے بھر پانی وہاں رہ گیا۔

دوہا | پور ناشی رات کو سب نارن کے ساتھ | جل بہار لگے کرن ماگھن پرچھ جڈنا تھ |
جس وقت شام سندھ نے چاندنی رات میں سولہ ہزار ایک سو اٹھ استریوں کے ساتھ الگ الگ روپ دھ کر جل بہار کیا اس وقت سندھ میں ایسی شوجھا معلوم ہوتی تھی جیسا حال برن نہیں ہو سکتا۔

چھبائی

تسوں کہن لگی اک رانی	کارن کون شبہ تو کرے	ہر سوگ جوگ من دھرم
جلی بول اٹھی تہہ کالا	تیرو بھبہ جان ہم لینھا	پت جوگ تے ات دکھ لینھا
کیون ہر کاج شبہ تو کرے	پھر ان سنی سندھ کی بانی	تہہ او سر بولی اک اتی
ایک گہی شری کرشن مراری	تہی کاج شبہات کرے	شری برج راج پت اوردھ
پھر ان دیکھ چندر کی کانت	تو نہ کرشن کو درشن بھبو	تیرو چھٹی روگ سب گدو
ریوت گرد دیکھا تہہ کالا	تو دن رین تپ یا کرے	من میں دھیان کرشن کو دھرم

دوہا | ایشٹ نایکا اوردھ سب نارن کے ساتھ | ایسی بدھ کر پڑا کرین ماگھن پرچھ جڈنا تھ |

شری کرشن جی کی اتنی سنتان بھی تھی کہ تین کروڑ اڑتالیس ہزار تین سو بارہن ان لوگوں کے بچا پڑھانے کے واسطے رہتے تھے ایسے جڈتھو کی گنتی نہیں ہو سکتی دیکھو شام سندھ اپنے ہنس کی رچھا کیواسطے ٹٹٹھکیرب اور گورو ہمنو کو دان دیا کرتے تھے وہی ترچھون پت تانا پریم رکھنے پر بھی ربابا کھینچتے شاپے سب جڈتھو کا ناش کر کے بیکٹھ کو چلے گئے شری کرشن جی کے ہنس میں کول پیر ناچا تھ کا بیٹا جیتا پچا تھ وہ تھ اور اندر پرستھہ کاراجا ہوا اسے کل میں برت باہو درست سین آدک راجا بڑے پرتابی اور ہر جھکت اور دھرماتما ہوئے اتنی کتھا سکر شکد یو جی نے کہا اسے پر بھیت جو آدمی دسم اسکندھ کی کتھا ہے من سے کہنا اور سنتا ہو اسکو بڑا بھانگنا سمجھنا چاہیے وہ آدمی سنسار میں کانا پا کر انت سے مکت ہوتا ہے

گیا رھوان اسکندھ

گیان سمجھانا نار دمن کا بسد یو جی کو

ادھیائے پہلا

آنا وریا سا آدک رکھیشورون کا دوار کا میں

راجہ پر بھیت نے دسم اسکندھ کی کتھا سکر شکد یو جی سے پوچھا کہ اسے من ناٹھ جڈتھو لوگ دھرماتما اور ہر جھکت تھے انکو وریا سا رکھیشور نے کس واسطے شاپ دیا تھا یہ سکر شکد یو جی بولے کہ ای راجا اسکا حال اسطرح ہو کہ ایک دن شام سندھ نے اپنے من میں بچا کیا کہ بسنے پر پتھوی کا بوجھ اتارنے اور ویشٹون کے مارنے کیواسطے اوتار لیا تھا جس میں سنساری لوگ ہماری لیلہ اور کتھا کہ سکر بھو ساگر پار اتر جاوین اور بڑے بڑے دقیقہ لسن اور جڑا سندھ آدک اور دھرمی راجون کو مارا اور کورون اور پانڈون سے مہا بھارت کر کے پرتھوی کا بھار اتار لیا لیکن چھین کروڑ جڈتھو جو بڑے زبردست اور دوتھند ہیں انکا بھار ابھی بناہو اور یہ سب میرے سنتان اور بھائی بندھ ہو کر بھرتے پالن ہوئے ہیں اسواسطے انکو اپنے ہاتھ سے مارنے میں پاپ ہوگا کسی براہمن سے شاپ دلا کر مروا ڈالنا چاہیے ایسا بھارتے ہی ان کی رچھا سے وریا سا اور لٹٹھ آدک بہت سے رکھیشور تیر تھ جاتے رہتے ہوئے دوار کا پری میں آئے تب جگتیشور نے انکا پوجن اور آدھو کر کے ہاتھ جوڑ کر بے کیا کہ جس طرح آپ لوگوں نے دیال ہو کر اپنا درشن دیا اسی طرح تھوڑے دن ہومان بکر مری رچھا پوری کیجیے یہ بات سکر رکھیشورون نے کہا کہ اسے ہمارا راج ہمارا پ اور جپ بدھ کے موافق نہیں بن پڑتا ہو شری کرشن جی دے کہ تم لوگ پندرک چھتیر میں جو ہیان سے نزدیک ہو رہ کر سمرن اور دھیان کر دے یہ بات مان کر سب رکھیشور پندرک چھتیر میں چلے گئے اور بدھ پوریک پریشور کا پ کرنے لگے ایک دن کرشن بھگوان کی مایا سے پر دین اور شامب آدک اسی طرف نگر کھیلنے کے واسطے گئے تب انھوں نے رکھیشورون کو پ اور سمرن کرتے ہوئے دیکھ کر آپس میں کہا کہ یہ سب براہمن بسنے سنساری لوگوں کو ٹھٹھنے کے واسطے جھوٹی سادھ لگائے بیٹھے ہیں جو یہ لوگ سچے مہا پرش ہو گئے تو انکو بھوت بھوشہ برتمان بسنے دھمی و حال مستقبل تینوں کا حال معلوم ہو گیا یہ بات سکر شامب نے پر دین آدک اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تم مجھکو جو موچہ اور داڑھی میں رکھتا ہوں استریوں کا کپڑا پہنا کر کچھ کپڑا پیٹ میں ہاندھ دیو اور مجھکو ان رکھیشورون کے پاس لجا کر پوچھو کہ اس گرجہ دتی اتھری کے بیٹا پیدا ہو گیا یا بیٹی دیکھو یہ لوگ کیا کہنے ہیں جب ہونہار کے بس ہو کر پر دین آدک نے اسی طرح رکھیشورون سے پوچھا تب انھوں نے کہا کہ تم لوگوں کو شام سندھ کے بیٹے اور پوتے ہو کر براہمنوں سے ٹٹھاکرانا نہ چاہیے جب کہ ان لوگوں نے رکھیشورون کے شاپ کر کے پر بھی اس بات کے جواب دینے کے واسطے بہت اٹھ کی تب ہر رچھا سے وریا سا رکھیشور نے کرودھ کر کے یہ شاپ دیا کہ اس کے پیٹ سے ایک موشل پیدا ہو کر سوائے شام اور ہلام کے ہمارے سب محل کی ناش کرے گا یہ بات سننے ہی پر دین آدک ادا اس ہو کر آپس میں کہنے لگے کہ دیکھو ہم لوگوں نے بہت برا کام کیا جو برا ہمنوں کو دھمکے اسے کر ان کا شاپ آنے اور لیا جب یہ کہ کر پر دین نے شامب کے پیٹ سے جو کپڑا ہاندھا تھا کھولا تب

اُس کپڑے کے اندر سے ایک موصل لوہے کا چھوٹا سا ٹکڑا یہ اچھا دیکھتے ہی وہ سب گھبرا کر چلے آئے اور راجا اگر سین کی سجاوین جہان
شیام اور بلرام اور جد نبشی لوگ بیٹھے تھے گئے اور وہ موصل دکھلا کر شاپ ہونے کا سبب حال کمدیا یہ بات سنتے ہی راجا اگر سین
نے سب جد نبشیوں سمیت سوچ کر کے آپس میں یہ صلاح کی کہ یہ موصل لوہار سے سوہن کر کے اسکی چور سدر میں ڈال دینا چاہیے
جس میں اس شاپ کی جڑ نہ رہے یہ بات ٹھہرا کر راجا اگر سین نے شیام سدر سے بد چھا کہ اس میں تم کیا کہتے ہو جگت پت اگم جانی
نے شاپ کا حال سنتے ہی من میں خوش ہو کر کہا کہ بہت اچھا جیسا جد نبشی لوگ کہتے ہیں ویسا ہی ہے۔ اتنی کتھا سنا کر شک دیو جی بولے
کہ اے راجا پر بھیت شری کرشن تر لو کی ناتھ کو وہ شاپ ٹھہرا دینا کچھ ٹھن نہ تھا لیکن اُنکی اچھا سے یہ بات ہوئی تھی اسلیے اُنھوں
نے کچھ تدبیر اسکی نہیں کی اور جد نبشیوں نے اس موصل کو سدر کے کنارے بجا کر سوہن سے رتوا کر چور اسکی سدر میں ڈال دی اور
ایک ٹکڑا جو سوہن کرتے وقت چھوٹا سا بچ گیا تھا اُسکو بھی سدر میں پھینک کر اپنے گھر چلے آئے اور شری کرشن جی کی اچھا سے وہ ٹکڑا
ایک بھلی نکل گئی اور اُس بھلی کو ایک کیوٹ نے جال میں پھنسا کر جب اُسکا پیٹ چیرتے وقت وہ ٹکڑا پاپا تیل سے اُسکو تیر
کی کانسی بنا کر اپنے پاس رکھا اور جس جگہ اُس موصل کو لوہار نے سوہن کیا تھا وہاں پر سدر کے کنارے ایک گھاس سہیت
جسکی چٹائی بناتے ہیں پیدا ہوئی۔

اور میاے دوسرا گیان سکھانا نارو من کا بسد یوجی کو

شکریہ جی نے کہا کہ اگر راجا پر بھیبت جب دربار سا رکھیشور کے شاپ دینے سے دوار کا پری من بہت اُسکن ہونے لگے تب شری کرشن
جی نے بچار کیا کہ یہ سب جڑی دربار سا رکھیشور کے شاپ دینے سے ٹھوڑے دن میں مارے جائیں گے اسلئے اُچت ہو کہ بسے یو اور دیو کی
اپنے پتا اور مانا کو گیان سمجھا کر نکلت کر دن لیکن وہ لوگ مجھ کو اپنا بیٹا جان کر میرے کہنے پر بشواس نہیں کرینگے نار دجی اگر اُپدیش
کرتے تو اُن کے واسطے اچھا ہوتا جب ایسا بچار کرتے تبھون بت لے نار دمن کو یاد کیا اور وہ اُسی وقت اُن کے پاس آئے تب
دوار کا ناتھ نے دندوت کر کے کہا کہ اے من ناتھ تم ٹھوڑے دن یہاں رہتے تو بہت اچھا تھا نار دمن نے کہا کہ اے دینا ناتھ آپ کو معلوم ہے کہ
وچھ پر جا بت کے شاپ دینے سے میں دو گھڑی سے زیادہ ایک جگہ نہیں ٹھہر سکتا یہ سن کر شری کرشن جی نے کہا کہ تم دوار کا میں
ہو کر رہو یہاں شاپ نہیں بیا پے گا یہ بردان پا کر نار دجی بڑی خوشی سے وہاں رہے جب ایک دن نار دمن میں بجاتے ہو گئے
بس دیو جی کو دیکھنے کے واسطے گئے تب بس دیو جی نے اور کر کے اُن کو ٹھالا اور مبد کے موافق پوجا کر کے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ
من ناتھ میرا بڑا بھاگ ہے جو آپ کے چرن یہاں آئے اور ہم لوگ سنساری آدمی یا یاروپی اندھیارے کنوئین استری لڑکوں
میں پڑے رہتے ہیں سوائے ملنے گیان روپی رشی کے اس کنوئین سے باہر نکلنا کٹھن ہے جو آپ یہ کہیں کہ تم بڑے بھگوان
ہو کہ پر برہم پریشور نے تمہارے گھر اتار لیا ہے سوائے نار دمن مجھ سے بڑی بھول ہوئی جو میں نے پورب جرم میں تپ کرتے
وقت پریشور کا درشن پا کر اُسے یہ بردان مانگا کہ تم میرے بیٹے ہو مجھ کو اپنی مکت مانگنا اُچت تھا اس لیے اب میں چاہتا ہوں کہ
آپ کے منہ سے بھاگوت دھرم سُن کر جو ساگر پار اُتر جاؤں یہ سن کر نار دمن نے کہا کہ اے بس دیو جی جو بھاگوت دھرم
نوج گیشورون نے راجا جنک کو سنایا تھا وہی پُرانا اتھاس ہم کہتے ہیں سنو رکھ دیو کے سو بیٹے جیتی نام استری سے

پیدا ہو کر ان میں سے نویٹے نوکھڑے راجا ہوئے اور کیا سی بیٹوں نے پیدا اور شاستر پڑھا بھرت نام بڑا بیٹا اُن کا اپنے باپ کی جگہ
 راج منگھا سن بریٹھا اور نویٹے اُنکے جو نو گیشور کہلاتے ہیں برہم گمانی اور بال جی مہاتما ہوئے جہاں اُنکا من چاہتا تھا وہاں پہنچ
 کرتے تھے اور ہر بھجن کے پر تاپ سے اُنکا وہی سامر تھتھی کہ جہاں چاہیں وہاں ساعت بھر میں چلے جا دیں ایک دن دونوں گیشو
 گھومتے ہوئے راجا جنگ کی سجھان جہاں پر بہت سے پنڈت اور گمانی لوگ بیٹھے تھے گئے اُن کے گھگھار بند کا پرکاش جو
 سورج سے زیادہ چمکا تھا دیکھتے ہی راجا جنگ نے سجھاوا لون سمیت اُٹھ کر ایک ساتھ نوکھڑے گیشور دن کو دھڑوٹ کی اور پرکرا
 کر کے ہاتھ جوڑ کر یوئے کہ آپ لوگ بلیکھٹے سے آتے ہیں اس لیے میں آپ کو بش بھگوان کا پارکھد سمجھتا ہوں میرے پورب جہم کے
 پنیٹہ سماے ہوئے جو آپ کا درشن پایا اور سناری آدمی کی زندگانی کا اعتبار نہیں ہوتا یہی سمجھکر میں نے آپ کو ایک ساتھ
 دھڑوٹ کی جس طرح آپ نے دیال ہو کر اپنے جرنوں سے میرا گھر پوچھا ہے اُسی طرح جو بات میں پوچھوں اُسکا جواب دیکر میرا سندھ
 بھڑا دیکھئے یہ سنکر وہ جو گیشور یوئے کہ اے راجا جو کچھ تمھاری رچھا ہو وہ پوچھو تب راجا جنگ نے کہا کہ مہاراج سنسار میں کون ایسی بے
 ہے جو سدا ستھرہ کہ اُسکا جوگ کبھی نہیں ہوتا۔ جو یہ کہا جاوے کہ جو کوئی اپنے گھر میں بہت دھن دولت اور استری اور چہر گیا کاری
 رکھتا ہے اُسکو کچھ دکھ نہیں ہوتا میری جان میں اُسکو بھی وہ شکھ سد اپنا نہیں رہتا کس واسطے کہ جب وہ دھن جاتا رہتا ہے
 اور استری اور چہر بھی مر جاتے ہیں تب وہ بہت دکھ پاتا ہے شکھ اُسکو کنا چاہیے جو ہمیشہ بنا رہے اور ہر روز زیادہ ہو کر کبھی گئے نہیں
 آپ لوگ بتائیے کہ وہ کون بےست ہے جس کا ناش کبھی نہیں ہوتا یہ سنکر اُن نوکھڑے گیشور دن میں سے کشپ نام پڑے بھائی نے کہا کہ
 راجا وہ شکھ انھیں کو ملتا ہے جو اٹھوں پہرین اپنا آدیش بھگوان کے دھیان اور اسمرن میں لگائے رہتے ہیں اور دھن اور استری اور
 بڑا اک ناش ہونے والی چیز سے کچھ پریت نہیں رکھتے لیکن سنساری جیو دن کا یہ سمجھاؤ کہ وہ دھن ملنے اور استری اور چہر گیا کاری
 ہونے سے یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے برابر کوئی دوسرا شکھ نہ ہوگا اور جب اُنکا دھن ناش ہو جاتا ہے یا گھر کا کوئی آدمی مر جاتا ہے
 تب اُس کے سوچ میں ایسے بیاگل ہو جاتے ہیں کہ اُنکا چت ٹھکالے نہیں رہتا اس لیے سنساری آدمی سے جو کوئی پوچھے کہ تم
 شکھ سے ہوا نہیں تو اُن دونوں کو مورکھ سمجھنا چاہیے کس واسطے کہ جو شکھ ہمیشہ بنا نہیں رہتا اُسکا ہونا اور نہ ہونا دونوں برابر میں
 اے راجا تم اس بات کا بشواس مانو کہ جو آدمی پریشور سے گھر رکھ اپنے برلوک کا سوچ نہیں کرتا اُسکو کبھی شکھ نہیں ملتا اور دھرم دی
 سمجھنا چاہیے جو شری کرشن جی نے اپنے گھگھار بند سے گیتا میں ارجن سے کہا ہے اُس گمان کا سارا ناش یہ کہ آدمی اٹھوں پہر
 میں اپنا نارائن جی کے اسمرن اور دھیان میں لگائے رہے اور کسی کام کو ایسا نہ سمجھے کہ میں نے کیا اور دن رات یہ جانتا رہے
 کہ سب کام پریشور کی رچھا سے ہوتا ہے اور پریشور بغیر تپ اور اسمرن اور بھجن کے جس میں سنساری جو اُسی راہ پر چلنے شکھ کے استھان پر
 بھکت اور پرہم پیدا ہونے کے لیے پہلی راہ جو سچ بتاتے ہیں سو جس میں سنساری جو اُسی راہ پر چلنے شکھ کے استھان پر
 پونچ جادین جس طرح پرہم پریشور نے کرشن اوتار نے کر گور دھن پاراپنی انگلی پراٹھایا اور کس اور جاسندھ اوک ادھر می
 راجون کو مار کر اور برج کو اس لیل کر کے شکھ دیا اور شری رام چندر اور باون اوک بہت سے اوتار لیکر جو لیل سنس
 رن کی ہیں وہ کتنا سچے من سے کہہ اور سنکر اس بات کا ابھمان نہ رکھے کہ ایک بار وہ کتنا سچے چکے پھر سنکر کیا کریگے
 وہ آدمی ہر جہر کے کہنے اور سننے کے پر تاپ ہے۔

چاہیے کہ سب استھان میں پریشود کو برابر سدا دیکھ کر بھجھتا رہے کہ اگرچہ چش بھگوان کیوں سی واسطے اوتار لیتے ہیں کہ جس سے سناری آدمی انکی بیل اور کھانسنکھ جو ساگر پار اتر جاوین اسلے آدمی کا تن پاکر اٹکے دھیان اور اسمرن سے ایک ساعت بھی بکھر نہ جائے جو من چیل آدمی کا ایک مرتبہ پریشود کے چرنون میں نہ لگے تو تھوڑا تھوڑا پریم اُسے ہر روز پڑھاوے جس طرح سناری آدمی کسی نگر اور دیش کے جانے کی اچھا رکھ کر ہر روز ایک ایک قدم بھی اُس راہ پر چلتا رہے تو کچھ دنوں میں اُس استھان پر پہنچ ہی جائے گا اسی طرح سوچ روپی پرچون کا دھیان اور پریم دھیرے دھیرے بڑھانے سے اُسکے ہر دے میں گیان کا دھپک روشن ہو کر گیان کا اندھیا راجھوٹ جاتا ہوا جو کوئی اپنے گھر سے نہیں چلتا اسکو دوسرے استھان پر پہنچنا بہت کٹھن ہے جو جس طرح تین دن کے بھوکے آدمی کو بھوجن دیکھنے سے دھیرج ہو کر جیون جیون وہ لقمہ اٹھا کر کھاتا ہے تیون تیون اسکو سامر تھ ہوتی جاتی ہے اسی طرح پریشود کا دھیان اور اسمرن کرتے کرتے آدمی کے من سے ہر روز سناری مایا چھوٹ کر ہر چرنون میں اُدھلک پریم بڑھتا جاتا ہے۔

جب وہ جو گیشور یہ سب گیان کہ چکے تب لہاجنگ اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر دندوت کر کے اُسے پرچھا کہ اے مہاراج جو آدمی بھاگوت دھرم سے رہ کر اسی طرح سب کرم کرتے ہیں انکا روپ کس طرح کا ہوتا ہے اور کون کون کچھ بات اُنکو چاہنا چاہیے یہ سنکر ہر نام دوسرے بھائی نے کہا کہ اے راجا پریم دھرم رکھنے والے آدمی کبھی ہنسکر رو دیتے ہیں اُنکے ہنسنے کا یہ کارن ہے کہ کسی وقت خوش ہو کر کہتے ہیں کہ اے پریشود تمھارا نرنگار روپ کسی کو دکھلائی نہیں دیتا اسلے تم اپنے بھکتوں پر دیال ہو کر سگن اوتار دھان کرتے ہو جس میں سناری جیو تمھارا اسمرن اور دھیان کر کے ٹکٹ بدوی باوین اور یہ بات سمجھ کر رو دیتے ہیں کہ اتنی عمر ہماری ہنا چر جا اور جب پریشود کے بے کام بیت گئی اور بھکٹ نارائن جی کے تین طرح پریم - اتم - مدھم - نکرشٹ - اتم بھکٹ کا یہ ٹچن ہے کہ وہ جڑ اور جیتن سب جیوؤں میں پریشود کی شکست برابر سمجھ کر کسی سے دشمنی یا دوستی نہیں رکھتے اور اٹھون پھر چرنون کے دھیان اور اسمرن میں لین اور لگن رہتے ہیں اور جس طرح نشہ پیئے ہوئے آدمی بیہوش ہو کر اپنے بدن اور کپڑے کی مدھ نہیں رکھتے اسی طرح اتم بھکٹ رکھنے والے اپنے بدن کی مدھ نہ رکھ کر پریشود کے دھیان میں لگن رہتے ہیں اور پریشود کے ہراٹ روپ میں سب سناری جیوؤں کو ہمیشہ برابر دیکھ کر ہر بھکٹ اور مہاتما لوگوں سے پریت رکھتے ہیں اور اپنے اور دوسرے میں کچھ بھیید نہ جان کر استری اور پتر اور دھن آدک سناری سکھ سے کچھ پریت نہیں رکھتے اور تین لوک کا راج ست سنگ اور بھکٹ کے برابر نہیں سمجھتے۔

اور مدھم بھکٹ کا یہ ٹچن ہے کہ وہ لوگ سادھ اور مہاتما سے پریت رکھ کر بڑی سنگت میں نہیں بیٹھتے اور کسی کا برا نہ چاہ کہ سب سناری جیوؤں پر دیار رکھتے ہیں لیکن گیان ہونے سے پریشود کی شکست سب جیوؤں میں برابر سمجھتے ہیں۔ اور نکرشٹ بھکٹ کا ٹچن یہ ہے کہ وہ لوگ سناری مایا موہ میں پھنسے رہ کر کسی وقت بوجا اور جب پریشود کا بھی کر لیتے ہیں جب تک آدمی کا من سنار ترشاد یعنی دنیاوی ہوس کو نہیں چھوڑتا تو تب تک اُس کا من سناری مایا سے پریت لگ نہیں ہوتا ہے۔

ادھیائے تیسرا گیان اپدیش کرنا تین جو گیشورون کا راجا جنگ کو

شکری یو جی بولے کہ اے راجا پرتھوی راجا جنگ نے تینوں طرح کی بھکٹ کا حال سنکر اُن جو گیشورون سے پوچھا کہ اے مہاراج مایا پریشود سے الگ ہو یا پریشود میں ملی ہوئی ہو سو برین کیجیے یہ سنکر انتریش نام تیسرے بھائی نے کہا کہ اے راجا پیدا ہونا اور مرنا سب جیوؤں کا پریشود کی مایا سے ہوتا ہے اور اُس مایا کو ہر جگہ بھجھنا چاہیے اور مایا کے تین گن ساوگ اور راجس اور تاس سے اپت اور پالن اور ناش سناری جیوؤں کا ہو کر اپنے کرم کے موافق سب جیو پھل پاتے ہیں اور سناری آدمی مایا کے بس ہو کر ہمیشہ کام لڑو کو بھجھو ناں میں بھنسا رہتا ہے اور پریشود کا اسمرن اور دھیان نہیں کرتا جس میں اداگوں سے چھوٹ کر بھو ساگر پار اتر جاوے بنا دیا اور کپال مان جی کے کوئی آدمی مایا روپی جال سے نہیں چھوٹ سکتا جب آپدیش بھگوان کو مہارے ہونے کے نیچے پھر سنار رہنے کی اچھا ہوتی ہے تب وہ مایا کی طرف اٹکھ اٹکھ کر دیکھتے ہیں اسی وقت مایا سے مہاتو بگٹ ہو کر ایسا موسلا دھار پانی برستا ہے کہ سوائے پانی کے زمین پر اور کچھ نہیں ہوتا اسلے گیان آدمی کو بھکٹ کا پیدا اور ناش ہونا مایا روپی کھلونا بھگوان پر اپنے بھو ساگر پار اترنے کی تدبیر کرنا چاہیے یہ سنکر راجا جنگ نے پوچھا کہ جب آپ لوگ مایا کو پریشود کی اچھا بتاتے ہیں تب سناری آدمی اُس مایا جال سے کس طرح چھوٹ سکتا ہے کوئی تدبیر اسکی بتائیے یہ بات سنکر پرتھو نام چوتھے جو گیشور نے کہا کہ اے راجا جیال بات کا بشواس ہو کہ مایا پریشود کی اچھا ہے اور بنا گیا پریشود کے کوئی کام پورا نہیں ہوتا تب آدمی کو اچیت ہو کر سب کام پریشود کر کرنا اور دھرتا جان کر اپنے کو مایا کا کھلونا سمجھے اور جو کام شروع کرے اسکو پریشود کی اچھا بھجھو کر من میں یہ بشواس رکھے کہ بیکھڑنا تھ چاہیں گے تو یہ کام پورا ہوگا اپنے کو وہ کام کرنے والا نہ جانے اور کسی کے گالی دینے سے برا نہ مان کر مایا پریشود کی مہولے اور سب جیو جڑ اور جیتن میں پریشود کا چمکا رہا ہے سمجھ کر اُن پر دیار رکھے اور کسی جیو کو دکھ نہ دے اور دوسرے کی استری مانا کے برابر جان کر تھوڑا یا بہت جو کچھ اپنے بھاگ سے ملے اسپر سنو کھ رکھ کر بہت ملنے کی چاہنا نہ کرے اور اکیلے میں ٹیچہ کر ہر چرنون کا اسمرن اور دھیان کرتا رہے اور جب دوسرے کے پاس بیٹھے تب سوائے چچا اور کھچا پریشود کے ہر بھکٹ بات نہ کرے اس طرح ابھیاس رکھنے سے سناری مایا چھوٹ کر من اُس کا ہر چرنون میں لگ جاتا ہے جو کوئی یہ کہے کہ بہت آدمی تدبیر اور اڈم کر کے والے اپنی کامنا کو پہنچ کر ہمیشہ خوش رہتے ہیں سوائے راجا تم اس بات کا بشواس مانو کہ بنا اچھا پریشود کے کسی کامنور تھ نہیں ملتا ہے اور سب طرح بان اور لاہ پریشود کی اچھا سے ہوتی ہے دیکھو جو سنار میں پیلا ہوا ہے وہ ایک دن ضرور مرے گا اور مرتے وقت کوئی اُس سے یہ بات نہیں کہے گا کہ تم استری اور پتر اور دھن اور گھوڑے وغیرہ کا نام لیو سب اسٹ اور پتر ہی کہیں گے کہ اس وقت پریشود کا نام لیو کر اُن کا اسمرن کرو جس میں تمھارا گھوڑے بنے پھر سوائے پہلے سے اُس پریشود کو یاد نہیں کرتا کہ انت سے اُسی سے کام پڑتا ہے اور دوسرا کوئی نہیں سہایتا کر سکتا اور تم ایسا کہو کہ اب تو سناری سکھ اٹھا لین مرتے وقت پریشود کو یاد کر لینے سو تم بشواس کر کے جانو کہ جب من تمھارا پہلے سے استری اور پتر اور دھن آدک کے پریم میں لگا رہیگا تب مرتے وقت پریشود میں لگنا بہت کٹھن ہے اور اُس طرح دھن کا رکھنے سے پہلے سے اُن کے اسمرن اور دھیان میں چت لگانا چاہیے جو انت سے کام آوے جس طرح دھن کا رکھنے سے استھان کو دیکھ آتا ہے اور کسی گھوڑوں پر اُس جگہ کا دھیان میں میں بنا رہتا ہے اور چر اڈک کے ڈرے کبھی کبھی جا کر اُس استھان کو دیکھ آتا ہے اور کسی

دوسرے سے در ب گارنے کا حال نہیں کہتا اسی طرح بیکٹھ ناٹھ کو دن رات یاد رکھ کر اُسے پریم رکھنے کا حال کسی سے کہنا نہ چاہیے
 یہ گیان منکر راجہ جنگ نے بنے کیا کہ آپ نے جو کہا کہ پریشور کی لیل اور کھانسنے اور دھیان کرنے سے سنساری بلیا چھوٹ جاتی ہے اسلئے
 تھوڑی است ناراٹن جی کی سنا چاہتا ہوں دیال ہو کر کیے یہ منکر پلان نام پانچون بھائی نے کہا کہ اسے راجا پیدا اور پالون اور ناش
 کرنے والے تینون لوک کے وہی بیکٹھ ناٹھ ہین اور انھین کا پرکاش چوراسی لاکھ جون ہین رہتا ہو لیکن کسی جیو کے مرنے سے انکا ناش نہیں
 ہوتا اور کسی جیو کے پیدا ہونے سے وہ پیدا بھی نہیں ہوتے وہ اپناشی پریش اپنے تے سے پرکاشت رہ کر سدا ایک طرح پر سب
 بست میں سے اور سب سے الگ رہتے ہین اور سب جیو دن ہین چلنے اور بھرنے کی سامتھ اور آدمی کو بھلی اور بری بات کا گیان
 انھین کی شکست سے ہوتا ہے اور انکا پرکاش کسی کو دکھائی نہیں دیتا اور ہاتھ سے بھی پکڑنی نہیں دیتا اور اس طرح ہر دے میں جھپا ہوتا
 ہے جس طرح تھوڑی لکڑی میں آگ چھپی رہ کر دکھائی نہیں دیتی جس طرح تدبیر کے تھوڑے لکڑی میں سے آگ نکالتے ہین اسی طرح گیان کی
 راہ سے انکی شکست کو بھی شریو میں دیکھنا چاہیے جس طرح گول کے درخت میں ہزاروں پھل لگے ہو کر انکے بھیتے بھیتے رہتے ہین اسی طرح
 کہ ہزاروں برصانہ پریشور کے روٹن میں بند رہتے ہین اور سب جیو دن کا پالون وہی کرتے ہین ایسے ترہون پت کا چھپنا نہایت مشکل
 ہے اور جب ان کی جھکت اور بریت پتے میں سے کرے تب ان کی مہا کو جان سکتا ہے اور آدمی کی دشا چار طرح پر ہے جاگرت
 سوچن کچھست ٹریا جاگرت جاگرتے اور سوچن سو جانے کو کہتے ہین اور کچھست اُسکو بھجنا چاہیے جس طرح کسی وقت آدمی نیند
 سے اٹھ کر کہتا ہے کہ ہم ایسا سوئے کہ نہ جگتے تھے نیند میں بہوش ہو کر سوئے تھے اور ٹریا اُس کو کہتے ہین جیسے پریشور کے دھیان
 میں لین ہو کر بیٹھا رہے اور اپنے تن اور رستہ کی کچھ مدد نہ رکھے اور چارون اور ستھان پریشور کا پرکاش شریو میں رہتا ہے اور
 انھین کی شکست سے سب اچھے برے کام آدمی کرتا ہے اور یہ بات اس طرح بھجنا چاہیے کہ جب پریشور اپنا پرکاش بدن سے
 کھینچ لیتے ہین تب وہ مر جاتا ہے اور اُس سے کوئی کام نہیں ہو سکتا اور جو کوئی ہے کہ پریشور سب جگہ موجود ہے تو دکھائی کیون نہیں دیتا
 اُسکو جواب دینا چاہیے کہ مورتھ کو دکھائی نہیں دیتا اور گیانی سے وہ چھپا نہیں رہتا۔

ادھیائے چوتھا۔ کتھا اوتارون کی

نارودن نے کہا کہ اسے بھند بوجی اتی کتھا منکر راجہ جنگ بولے کہ اسے رکھ راج جن دنون میں بالک تھا ان دنون ایک مرتبہ سنا دیکھ میرے
 پتا کے پاس آئے تھے میں نے ہاتھ جوڑ کر اُسے پوچھا کہ اے مہاراج پریشور کی بھکت اور تپس کس طرح کرنا چاہیے تب انھون نے کچھ جواب
 نہ دے کر منس دیا اور بھیکو وہ گیان سننے کے لائق نہیں سمجھا یہ بات راجہ جنگ کی منکر آپ پر ہوتی نام چھوٹن جو گیشور نے کہا کہ اسے
 راجہ تم گیان سننے کے جوگ ہو لیکن ان دنون تم گیان بالک تھے اس سے سنت کما روک نے کچھ گیان تم سے نہیں بتلایا اب
 ہم کہتے ہین منو کہ کرم میں طرح کا ہوتا ہے کرم کرم کرم۔ کرم اُسکو کہنا چاہیے کہ برہمن اور چھتری اوریش اور شودر چارون ہین اپنے
 اپنے دھرم پر جیسا اُنکے واسطے پیدا اور شاستر میں لکھا ہے اسٹھ رہیں۔ اور بکرم وہ ہے کہ ایک برن کا دھرم دوسرا برن کرے اور اکر
 اُسکو بھجنا چاہیے کہ جان بوجھ کر چوری آوک برے کرم کر کے سنساری جیو دن کو دکھ دیوے اسلئے آدمی کو اچت ہے کہ نہ
 بوجا اور دھیان شری رام چندر جی یا شری نرسنگھ جی آوک کسی اوتار کا اپنے گرو کے آپدیش کے موافق کرے اور اسمن

نارودن نے کہا کہ اسے بھند بوجی اتی کتھا منکر راجہ جنگ بولے کہ اسے رکھ راج جن دنون میں بالک تھا ان دنون ایک مرتبہ سنا دیکھ میرے
 پتا کے پاس آئے تھے میں نے ہاتھ جوڑ کر اُسے پوچھا کہ اے مہاراج پریشور کی بھکت اور تپس کس طرح کرنا چاہیے تب انھون نے کچھ جواب
 نہ دے کر منس دیا اور بھیکو وہ گیان سننے کے لائق نہیں سمجھا یہ بات راجہ جنگ کی منکر آپ پر ہوتی نام چھوٹن جو گیشور نے کہا کہ اسے
 راجہ تم گیان سننے کے جوگ ہو لیکن ان دنون تم گیان بالک تھے اس سے سنت کما روک نے کچھ گیان تم سے نہیں بتلایا اب
 ہم کہتے ہین منو کہ کرم میں طرح کا ہوتا ہے کرم کرم کرم۔ کرم اُسکو کہنا چاہیے کہ برہمن اور چھتری اوریش اور شودر چارون ہین اپنے
 اپنے دھرم پر جیسا اُنکے واسطے پیدا اور شاستر میں لکھا ہے اسٹھ رہیں۔ اور بکرم وہ ہے کہ ایک برن کا دھرم دوسرا برن کرے اور اکر
 اُسکو بھجنا چاہیے کہ جان بوجھ کر چوری آوک برے کرم کر کے سنساری جیو دن کو دکھ دیوے اسلئے آدمی کو اچت ہے کہ نہ
 بوجا اور دھیان شری رام چندر جی یا شری نرسنگھ جی آوک کسی اوتار کا اپنے گرو کے آپدیش کے موافق کرے اور اسمن

نارودن نے کہا کہ اسے بھند بوجی اتی کتھا منکر راجہ جنگ بولے کہ اسے رکھ راج جن دنون میں بالک تھا ان دنون ایک مرتبہ سنا دیکھ میرے
 پتا کے پاس آئے تھے میں نے ہاتھ جوڑ کر اُسے پوچھا کہ اے مہاراج پریشور کی بھکت اور تپس کس طرح کرنا چاہیے تب انھون نے کچھ جواب
 نہ دے کر منس دیا اور بھیکو وہ گیان سننے کے لائق نہیں سمجھا یہ بات راجہ جنگ کی منکر آپ پر ہوتی نام چھوٹن جو گیشور نے کہا کہ اسے
 راجہ تم گیان سننے کے جوگ ہو لیکن ان دنون تم گیان بالک تھے اس سے سنت کما روک نے کچھ گیان تم سے نہیں بتلایا اب
 ہم کہتے ہین منو کہ کرم میں طرح کا ہوتا ہے کرم کرم کرم۔ کرم اُسکو کہنا چاہیے کہ برہمن اور چھتری اوریش اور شودر چارون ہین اپنے
 اپنے دھرم پر جیسا اُنکے واسطے پیدا اور شاستر میں لکھا ہے اسٹھ رہیں۔ اور بکرم وہ ہے کہ ایک برن کا دھرم دوسرا برن کرے اور اکر
 اُسکو بھجنا چاہیے کہ جان بوجھ کر چوری آوک برے کرم کر کے سنساری جیو دن کو دکھ دیوے اسلئے آدمی کو اچت ہے کہ نہ
 بوجا اور دھیان شری رام چندر جی یا شری نرسنگھ جی آوک کسی اوتار کا اپنے گرو کے آپدیش کے موافق کرے اور اسمن

آپس میں لڑکر مر جائیگے یہ بات سُکر شری نرنارائن نے کہا کہ ان سب میں تمھارے نزدیک جو بد صورت ہو اُسکو لیاؤ جب کا دیوار کی
 نام استری کو شری نرنارائن جی کی اگیا سے اپنے ساتھ لیکر وہاں سے بھاہوے اور انھوں نے اندر لوک میں پہنچ کر سب
 مہاشری نرنارائن جی کی کہی تب اندر اُنکو پورن ہوم جان کر اُنکی امتت کرنے لگا اور اُسی کارنگ اور روپ دیکھتے ہی بہت
 خوش ہو کر اُسکو سب اُپسراؤں کا مالک بنایا پھر پُشور نے مہنس روپی بھیجی کا اوتار لیکر سفت کمار کو اُتار دیا۔ اور پُرگزئیو اوتار دھر کے
 ندھ کیٹھ دیتیہ کا بدھ کیا اور پاتال سے بید لا کر دھماجی کو دیا۔ اور قس اوتار لیکر راجاست برت کو گیان کھلایا۔ اور کچھپ اوتار لیکر
 مندر راجل پہاڑی پشیر اٹھایا۔ اور موہنی اوتار لیکر دیوتوں کو امرت بلایا۔ اور باراہ اوتار دھر کر پرتھوی کو پاتال سے نکال لایا۔
 اور باون اوتار دھر کر راجا جلی سے پرتھوی کا دان لیا۔ اور کیل دیو اوتار دھر کر دیو ہوتی نام اپنی ماما کو سانکھہ جگ کا گیان اپدیش کیا
 اور پرشرام اوتار ہو کر سسر راہ آدک بہت چھتر یوں کو مار ڈالا۔ اور شری رام چندر اوتار لیکر لکاپت راؤن کو مارا۔ اور نر
 اوتار ہو کر پرہلا دھکت کی رھجائی۔ اور شری کرشن اوتار دھر کر کنس آرک راجا اور آدھرمی دیوتوں کو مار ڈالا اور کورو اور پاندو سے
 مہابھارت کر کے پرتھوی کا توجہ آتارا۔ اور بودھ اوتار دھر کر دیوتوں کو جلیہ کرنے سے منع کیا۔ اور جب کلجنگ کے انت میں پھر
 دھرم نہیں رہیگاب کلنکی اوتار لیکر ست جگ کا دھرم اور کرم جلاو نیگے ان اوتاروں میں سے جس اوتار پر میں چاہے اسی
 کے روپ کا پوجن اور دھیان کرے سے منو کا منا مکرنت سے گلت ملتی ہو۔

ادھیائے پانچواں۔ گیان کننا آٹھویں اور نویں جو گیشور کا

راجا جنک نے اتنی کھانسی کو چھانک دیا کہ مہاراج جو لوگ پیشتر کے اسمرن اور دھیان سے بگڑ رہے تھے انکا حال مرنے کے قریب
 کیا ہوتا ہے یہ سن کر چھینام آٹھویں جو کیشور نے کہا کہ اسے راجا چوراسی لکھ طرح کے جو جوڑ اور چھین سب پریشور کی اچھا سے پیدا ہو کر مرنے
 قریب جیہ آتما سب کسی کا چہرہ پیشور کے روپ میں ملتا ہے اور سب جوڑوں کا پالن کرنے اور سکھ دینے والے وہی آدمیش بھگوان ہیں جو
 کوئی ان کو جیون کا پیدا اور پالن اور ناش کرنے والا جان کر دن رات ان کے اسمرن اور دھیان میں لین رہ کر کتا ہے اسے بیکھتا ہے
 شری مہادیو جی اور شری برہما جی اؤک دیوتا تمھارے بھجن اور اسمرن کے پر تپ سے جو کچھ آشیر باد یا شاپ کسی کو دیتے
 ہیں وہ سچ ہو کر ہر جگہوں کا دکھ آپ کی دیا سے چھوٹ جاتا ہے اس لیے سنسار روپی سدر پار اترنے کے واسطے آپ سے
 چروں کا دھیان جہاز کے برابر سمجھنا چاہیے اور راجا اس طرح کا گیان اور دھیان رکھنے کے واسطے آدمی مکت پدوی پہنچا پتے
 ہیں اور جو لوگ آدمی کا فن پاکر چار دن برن اور چاروں آشرم میں پریشور کا بھجن اور اسمرن نہیں کرتے اور کھانستے میں بہت
 نہ رکھ کر سنساری لایا میں بھنے رہتے ہیں اور دھرم کی کمائی سے گھٹب اور شری پالن کر کے پریشور کا چتکار سب
 جوڑوں میں برابر نہیں سمجھتے اور بنا مطلب دوسروں کے ساتھ دشمنی کرتے ہیں اور پرائی استری اور پرایا دھن لینے کی
 اچھا رکھ کر جوڑوں کو مار ڈالتے ہیں ان کا کبھی بھلا نہیں ہوتا وہ آدمی بہت دنوں تک بھوک کر چوراسی لکھ جو
 میں جنم پاکر بہت طرح کا دکھ پاتا ہے اور جو آدمی اپنے پیدا اور ناش کرنے والے کو نہیں جانتا ہے اس کو آدھرمی جاننا چاہیے
 جس طرح مل اور مو تر میٹ بے الگ ہو جانے پر آئندہ ہو جاتا ہے اسی طرح پریشور سے الگ رہنے والے آدمی بھی

[illegible]

پوری کر دیتے ہیں اسلئے سب جوگی اور من تپ اور جب کرنے والوں کو یہ اچھا رہتی ہو کہ ایک تہہ ہمارا جنم بھی کھجک میں بھرت کھنڈ میں ہوتا تو تھوڑی محنت کرنے سے ہم پریشور کا درشن پاتے اور راجا ہکو اس بات کا بڑا بچتا دیکھ کہ کھجک کے آدمی ایسے سچ میں ملے والے پریشور کو یاد نہیں کرتے اور بیکٹھ ناٹھ نے گیتا میں اپنے کھار بند سے کہا ہو کہ جو کوئی منسا باجا کر مناسے اپنے کو مجھے سونپ دے اسکو جگت میں کسی طرح کا ڈر اور دکھ نہیں ہوتا اتنی کھاسنا کر نار دمن نے کہا کہ اسے بس دیو جی جو گیشور دن نے یہ سب گیان راجا جنگ سے کہا تب راجا نے بدھ پور بک پوجا اور کرمان جو گیشور دن کی کر کے انکو بدھ کیا اور اپنے من سے راجا اور پوجا اور پر دوار اور دھن کی پریت چھوڑ کر اسی گیان کے پر تپ سے سیدھے بیکٹھ میں گئے سو تم بھی اسی گیان پر بشواس کر کے ہر چہ نون کا دھیان کرو تھاری گت ہو جائیگی اسے بس دیو جی جب بیکٹھ ناٹھ نے تھارے گھر پر ہو کر اتار لیا اور تم ان کو اپنے پران سے زیادہ چاہتے ہو تو تھارے بھوسا گریا اترے میں کیا سندھو لیکن انکو اپنا بیٹا جانا چھوڑ کر آپریش بھگوان سمجھو انھوں نے کیول پر تھوی کا بھارا اتارنے اور بھگوان کو سکھ دینے کے واسطے سنسار میں اتار لیا اور میں انھیں کا درشن کرنے کے لیے سدایمان آتا ہوں جبکہ یہ گیان نار دمن سے شکر پسند ہو اور دیو کی جی کو بشواس ہو کہ شری کرشن جی پر ہم پریشور کا اتار میں تب دونوں آدمی انکے چرون پر گریٹے اور پتر پھوٹ کر پریشور کے برابر آنکو بکھنے لگے اور نار دمن بیکٹھ ناٹھ سے بدھ ہو کر ہم لوگ کو چلے گئے بیکٹھ دیو بولے کہ اسے راجا پر بھیت جو کوئی اس ادھیاس کو بدھ پور بک کے اور نئے گادہ سب پا پون سے چھوٹ کر انت سے گت بد دی پر ہو پئے گا۔

ادھیاسے چھپوان۔ آنا برہما جی آوک دیو تو کا شری کرشن جی کے پاس

شکھ دیو جی نے کہا کہ اسے راجا پر بھیت نار دمن کے جانے کے تیجے ایک دن شری کرشن مہاراج سدھرا بھما میں بیٹھے تھے اس وقت شری برہما جی اور شری مہادیو جی اور راندرا اور برہن اور گیار اور وچ پر چاہت آوک دیو تا اور رکیشور لوگ شری کرشن جی بیکٹھ ناٹھ کا درشن کرنے کے واسطے آکاش مارگ سے دوار کا پری میں آئے اور نندن بالغ کے پھول شری کرشن مہاراج پر برسائے اور دندوت کر کے ناٹھ جوڑ کر بنے کیا اسے مہا پرچین چرون کا دھیان بڑے بڑے جو گیشور اور رکیشور لوگ آٹھون پہراٹے ہر دے میں رکھ کر گت بد دی باتے میں انھیں تیرتھ روپی چرون کے درشن کرنے کے واسطے ہم لوگ یہاں آکر بھوسا گریا اترنا چاہتے ہیں اسے زنگن زنگار آپ سب جگت کے پیدا اور بالن اور ناش کرنے والے ہیں اور سنساری لوگ جگتھ اور تپ اور دھیان تیرتھ کرنے پر بھی ہر چہ نون کی بھکت بنا سنسار اور پر لوک کا سکھ نہیں پاتے اور جب تک آپکی دیا سے یورب جنم پتی سہاے نہیں ہوتا تب تک آپکے چرون میں پریت نہ ہو کر ہر کھتا میں چت نہیں لگتا اور ہم لوگوں کے بنے کرنے سے آپ نے مرث لوک میں سگن اتار لیکر پر تھوی کا بھارا اتارا اور ایک سو بیس برس تک سنسار میں رہ کر سادھو اوریشیون کو سکھ دیا اور ادھری اور دکھائی راجون کو مار کر دمدم کی رچھا کی اسے ترہون پت اب دریا سا رکیشور کے شاپ سے چھین کر ڈر جدیشی اس طرح جل رہے ہیں جس طرح درخت سوکھ کر جھیر سے کھوکھلا ہو جاتا ہے آپ سب جیون کے مالک ہیں جیسا اچت ہو قیسا کیجئے یہ شکر شری کرشن جگت پت بولے کہ اسے برہما میں نے تھاری

راجا جان لی کسل اور جراسندھ اور کال جن ادھری راجا اور دیشون کو مار کر کور واد پانڈو سے مہا بھارت کر کے پر تھوی کا بھار اتار چکا ہوں کیول جدیشیون کا ناش کرنا باقی ہو تھوٹے دن میں انکا بھی ناش کر کے بیکٹھ میں آہو پختا ہوں تم لوگ اپنے اپنے اتھان پر چلو یہ شکر برہما دک دیو تا بدھ ہو کر اپنے اپنے لوک کو چلے گئے اور ترہون پت نے گولک کا جانا بجا کر ایک دن راجا اگر سین کی سمجھا میں جدیشیون سے کہا کہ ان دونوں براہمن کے شاپ دینے سے دوار کا پری میں ہر روز نئے نئے اسگن ہوتے ہیں اسلئے سب کسی کو پرہاس چھین میں چلاک اسنان اور دان اور جگتھ اور ہوم دہان پر کر کے یہ دوش ٹانا چاہیے جس طرح سدھرمین رہنے سے چندرما کا چھتری روگ چھوٹ گیا تھا اسی طرح پرہاس چھتر میں نہانے اور دان کرنے سے تھار دوش بھی چھوٹ جائیگا جب کہ راجا اگر سین آوک سب جدیشی شام سندر کی اکیاسے پرہاس چھتر میں جانے کے واسطے تیاری کرنے لگے تب او دھو بھگت نے جو لوگہن سے نند لال جی کے میتر اور سیوک تھے دندوت اور پر کر مار کے آنکھن میں آنسو بھر کر ناٹھ جوڑ کر ترہون پت سے کہا کہ اسے مہا پرچہ جدیشیون کو پرہاس چھتر میں بھجنے سے میں جلتا ہوں کہ آپ ان کا ناش دہان کر کے بیکٹھ کو پرہارینگے نہیں تو آپکے تیرتھ روپی چرون کا دھیان کرنے سے ہزار دن شاپ چھوٹ جاتے ہیں آنکو دہان بھجنے کا کیا کام ہو جس طرح لوگہن سے آج تک میں آپ کی سیوا میں رہا اسی طرح آپ بھوکو اپنے چرون سے الگ نہ کر کے اپنے ساتھ لے چلے اور ایسا بردان دیجئے کہ اگر کسی جون میں میرا جنم ہو تو وہاں بھی آپ کے کل روپی چرون کی بھکت اور پریت میرے ہر دے میں بنی رہے۔

ادھیاسے ساتوان۔ گیان کناشیام سندر کا او دھو جی سے

شکھ دیو جی نے کہا کہ اسے راجا جب او دھو جی نے شری کرشن مہاراج کے ساتھ چلنے کے واسطے بہت متی کی تب جگت پت نے آنکو اپنا بھکت اور میتر جانا کر کہا کہ او دھو جی جو جدیشی لوگ ڈر باسا رکیشور کے شاپ سے جل رہے ہیں آج کے ساتون دن سب جدیشیون کا ناش ہو کر دوار کا سدھرمین ڈوب جائیگی اور برہما دک دیو تا مجھے بلانے آئے تھے اسلئے میں بھی جوگ ادھیاس کے ساتھ ان اپنا تیاگ کر بیکٹھ کو چلا جاؤ گا اسلئے تمکو بھی اچت ہو کہ پہلے سے برکت ہو کر میرے چرون میں دھیان لگاؤ میں نے بلانے کے شاپ سے تمکو چھڑا دیا اور اسے او دھو میرے چلے جانے کے بعد دم سنسار سے اٹھ جائیگا یہ بات سننے ہی او دھو کر دہوے اسے ترہون پت میں نے بنا گیان پائے سنساری موہ چھوڑ دیا تو برکت ہونے سے کیا فائدہ ہوگا اسلئے دیال ہو کر اسی گیان پریش کیجئے جو مرتے وقت نہ بھولے یہ بات سنکر دوار کا ناٹھ نے کہا کہ اسے او دھو سنسار میں جو کچھ تم دیکھتے اور سننے ہو سب کو تمھارا میو بار بھکر اپنا من ہمارے چرون میں لگاؤ جب تم سنساری چیز ناش ہونے والی سے پریم تو کر میرے اپناشی لوگ کا دھیان سچے من سے کرو گے تب تمکو میری مایا نہیں بیا پے گی اور تم مجھکو آٹھون پہراٹے پاس دیکھو گے جس طرح اسلئے پر بہت آدمی اکٹھا ہو کر اور پانی پی کر الگ ہو جاتے ہیں اسی طرح ماما اور پتا اور استری اور میتر تھوڑے دن ساتھ اسرات سے چار دم بھی مرنے والے کے ساتھ نہیں جاتے اپنے مطلب اور دنیا کے لوگوں کو دکھلانے کے واسطے چاروں

واسطے کچھ نہیں رہتی اور جو لوگ اُن میں جگتہ اور ہوم کرتے ہیں اُنکا باپ جل کر چھوٹ جاتا ہے اُسی طرح گیانی کو بھی چاہیے کہ جو کچھ اُسکو
 ملے اُسی دن سب خرچ کر ڈالے دوسرے دن کے واسطے کچھ نہ رکھے اور جو کوئی اُسکو کھلا دے وہ کھا کر آشیر باد سے کھلانے
 والے کا باپ چھڑا دے جتنو ان گرو میرا چند رہا ہے جس طرح چند رسا ایک روپ رہ کر سورج کے پاس اور دور ہونے سے اُسکا
 بیج گھٹتا اور بڑھتا ہے اسی طرح جنم لینا اور مرنا سنسار میں ہو کر وہ پرانا تپش جسکا پرکاش چوراسی لاکھ جون میں رہتا ہے سب سے
 الگ اور رسا ایک رس رہتے ہیں ایسے ہیں اپنا گرو پرانا تھا کو بھی سمجھا۔ ساتواں گرو اپنا سورج کو مان کر اُن سے وچیرین میں نے پائیں
 ایک تو یہ کہ جس طرح اٹھ مہینے تک سورج دیوتا سمدا اور ندی آدک کا پانی سوکھ کر چار مہینے برکھارت میں وہ پانی برستے ہیں شیط
 گیانی کو چاہیے کہ جو کچھ ملے اُسکا لالچ نہ کر کے کسی کو دے ڈالے دوسرے یہ کہ بہت سے برتن پانی بھر کر دھوپ میں رکھ دو تو
 سورج روپی پر چھائیں اُن برتنوں میں دکھائی دیتی ہے لیکن بہت سورج دکھائے دینے سے سورج دیوتا بہت نہیں ہو جاتے اس سے
 میں نے جانا کہ پرانا تپش ایک ہو کر کیول اُن کی چھایا سب جیوؤں میں رہتی ہے۔ اٹھواں گرو میرا کوتر ہے جب کہ وہ اپنے بچوں کے
 پالنے کے واسطے جال میں دانہ چگنے گیا اور ہیلیادہ جال اٹھا کر اپنے گھر جلا آیا تب میں نے اپنے من میں کہا کہ دیکھو جس طرح پیچھی
 اپنے بچوں کے واسطے جال میں پھنس کر خراب ہوا اُسی طرح گیانی اُلوی دنیا کی محبت رکھنے سے دکھ پاوے گا جتنا دکھ اس
 پیچھی نے سنسار میں پایا اتنا شکہ ہزار برس میں بھی اُسکو نہیں ملتا اس لیے میں استری اور پتر کا پریم چھوڑ کر اکیلا ہی بہت
 خوش رہتا ہوں۔

اوصیائے آٹھوان گریان کہنا دنا ترے جی کا راجا خد سے

دُعا کرتے جی نے کہا کہ اسے راجا نوان گرو میرا جگر مرپ ہو کہ جب سے اُس نے جنم پایا تب سے اُسی جگہ رہ کر کمین بھوجن دھونڈھنے نہیں
کیسا جبکہ ہرن اُدک پُش پنا سینک اُسکے بدن میں چھوتے تھے تب وہ ایک دو کو اٹھا کر نگلیا تھا اُسی طرح نت بٹن بھگوان اُس کا
پالن کرتے تھے اور وہ اژدہا کسی دن بھوکے رہ جانے پر بھی سنتو کھ رکھتا تھا اُسکو دیکھ کر مین نے سمجھا کہ گیانی کو بھی گرہستھون کے دروازے
پر مانگنے جانا نہ چاہیے اُسی دن سے مین کسی کے گھر پر بھوجن مانگنے کے واسطے نہیں جاتا جو کچھ پریشور بنا مانگے بھیجتے ہیں اُسی کو
کھا کر خوش رہتا ہوں اور اچھے بُرے کھانے کا مزہ زبان ہی تک رہ کر پیٹ میں جانے سے سب غلیظ ہی ہو جاتا ہے۔
اوسوان گرو میرا سمد رہے جو برسات میں بہت ندیوں کا پانی ملنے سے کچھ نہیں بڑھتا ہوا اور نہ گرمی اور جاڑے میں سُکھ ہی جاتا ہے۔
ہمیشہ ایک طرح پر رہ کر اُسکے اُرد اور انت کوئی نہیں دیکھتا اُسکو اس طرح دیکھ کر مین نے بچارا کہ گیانی کو بھی سمد کی طرح بے فکر رہنا
اچھ ہے لا بھر اور ہاں ہونے میں سُکھ دُکھ کرنا نہ چاہیے۔ کیا رھوان گرو میرا پتنگا ہو جس طرح وہ دیپک پر ہوت ہو کر اس سے
ملنے کے واسطے بید ہرک جل مڑتا ہوا اُسی طرح سنساری جیوا بٹی استری اور پتر کوک کے موہ میں پھنس کر انت سے نرک بھو سے
میں اسلے گیانی کو استری سے پریت نہ رکھ کر پتنگ کی طرح پریشور سے پریم کر کے اپنا پران دینا چاہئے جس میں مُکت پاد پاد
ملے جب استری سے پریت کرنے میں دونوں پنکھ گیان اور میراگ کے جل جاتے ہیں تب وہ لنگڑا ہو جانے سے
بیٹھنے میں نہیں بھوج سکتا نرک میں پڑ کر بہت دُکھ پاتا ہے اس واسطے بابا اور چچو استری سے علیحدہ رہ کر بھی

اسکے پاس کیلے میں بیٹھنا نہ چاہیے استری اور دھن سے سکھ چاہئے والے لوگ تنگ کی طرح جگر خراب ہو جاتے ہیں اور استری کے پاس بیٹھنے سے گیانی آدمی بھی ایسے اندھے اور بہرے ہو جاتے ہیں کہ انکو اپنا بھلا اور بُرا نہ سوجھ کر کسی کی لان نہیں رہتی ہی بات سمجھ کر
میں نے استری کی سنگت چھوڑ دی۔ بارہواں گرو میرا شہد کی مکھیاں میں ایک مرتبہ میں نے کیا دیکھا کہ مکھیوں نے بڑی محنت کر کے جو شہد
چھتے میں اکٹھا کیا اور مارے کجوسی کے آپ نہ کھا کر کسی دوسرے کو بھی نہیں دیا وہ شہد ایک آدمی سب مکھیوں کو جلا کر چھتے سے نکال
لے گیا یہ حال دیکھ کر میں نے بجا کر کیا کہ روپیہ جمع کرنے والے کی بھی یہی دشواہوتی ہے اُس دن سے دوسرے روز کے واسطے کچھ نہ رکھ کر
سب خرچ کر ڈالتا ہوں گیانی آدمی کو اپنے کھانے بھر کو مانگ کر زیادہ نہ لینا چاہیے روپیہ جمع کرنے سے مکھیوں کی طرح دھوکا پاتا ہو۔ تیرھواں گرو
میرا ہاتھی اسی میں نے دیکھا کہ ہاتھی بھنسانے والوں نے جنگل میں گرٹھا کھود کر ہری گھاس سے پاٹ کر کائے کاغذ کا ہاتھی اور تھنی بنا کر
اُس پر کھڑا کر دیا جب ایک جنگلی ہاتھی اُسکو بھی تھنی سمجھ کر کام کے پیش ہو کر دوڑا ہوا جا کر اُسی گڑھے میں گر پڑا تب ہاتھی بھنسانے والوں نے اُسکو
رسوں سے باندھ کر پکڑ لیا یہ حال ہاتھی کا میں نے دیکھ کر چار کیا کہ گیانی کو استری کی چاہنا اُچت نہ ہو کر کھ پکلی سے بھی پریت نہ رکھا
چاہئے جس طرح ہاتھی نے تھنی کے واسطے گڑھے میں گر کر دھکے اٹھایا تھا اُسی طرح بد استری گن کرنے والے ترک میں بڑھ کر بہت دھکے پاتے
دین۔ چودھواں گرو میرا دھواکھی کے چھتے سے شہد نکالتے والا ہو جو شہد بھونرے بہت دونوں میں اکٹھا کرتے ہیں اُسکو وہ ایک مرتبہ
نکال لے جاتا ہے اُسکو دیکھ کر میں نے بجا کر کہ جو بھونرے اُس شہد کو کھا جاتے تو وہ کس طرح لینے پاتا جمع کرنے والوں کو سواے
نکھ کے سکھ نہیں ہوتا ایسے گیانی کو چاہئے کہ جس گڑھے میں بہت لڑکے بائے رکھ کر اپنے یہاں روپیہ جمع کیا ہو اُس کے یہاں سے
اپنے مطلب بھر کو مانگ کر بھون کرے جھولی باندھ کرے چلنے سے راہ میں کوئی چھین لے گا۔ پندرھواں گرو میرا برن ہے جس طرح وہ
راگ سننے کے واسطے جا کر بان لگنے سے گھائل ہو جاتا ہے اسی طرح سناری آدمی یا یاروپی استری کا گانا اور چن سنکر اُس کے
پس ہو جاتا ہے ایسے گیانی کو اپنے استھان سے اُٹھ کر دوسری جگہ جانا اور استری کا گانا سنا اُچت نہیں ہے۔ سولھواں گرو میرا
بھلی ہے سواے کھوڑے مانس آدک کے لالچ سے جو کٹیا میں لگا کر شکار کھیلے ہیں اپنا پران کھوتی، جو ایک بھلی کو کٹیا میں پھنسی ہوئی
دیکھ کر میں نے سمجھا کہ گیانی آدمی کو بھی اچھا بھون ڈھونڈنا اُچت نہ ہو کر جو کچھ بھلا بُرا پریشور کی اچھا سے مل جائے اُسی کو کھا کر بیچ بھوت
تھا اور اپنی زبان کو قابو میں رکھے جس میں اُسکو بڑائی ملے۔ سترھواں گرو میرا بنگلا نام طوائف ہے ایک دن میں نے راجپانک
کے شہر میں جا کر کیا دیکھا کہ بنگلا نام پیر یا سولھواں سنگار کر کے شام سے کسی تماش میں کے آنے کے انتظار میں آدمی رات تک
اپنے دروازے پر بیٹھی رہی لیکن کوئی چاہنے والا اُسکا نہیں آیا تب وہ بہت اُداس ہو کر اپنے بھیترا جا کر پلنگ پر لیٹ رہی لیکن
کام روپی مد میں اُسکو رات بھر نیند نہ آ کر ایسا گیان پیدا ہوا کہ جیسا کسی کو دل ہزار برس تک تپ اور دھیان کرنے سے بھی نہیں
تھا اُس طوائف نے اپنے من میں یہ کہا کہ بڑے سونچ کی بات ہے کہ میں نے اپنا خیم برتھا کھو کر اسمرن اور دھیان تر بھون پت
سنگت پالک کا نہیں کیا اور پر ماثما پرش سے شرکا پریم چھوڑ کر سناری آدمی جو ٹھے چاہنے والوں سے پریت لگا کر میرے برابر
روپی دوسرا مور کھ نہ ہو گا جیسا میں نے اپنے ساتھ کیا ویسا کوئی اندھا بھی نہیں کرتا اپنے مالک کو جو بدن میں موجود ہے بھول کر بھی نہیں
دیکھا جس طرح یہ بدن ہو اور پانی اور مٹی اور ہڈی اور مانس سے بنکر نس روپی رسیوں سے بندھا ہے اسی طرح کاٹھ کا چرنا
مڑی سے بندھا کر کھوتا ہے خواجہ گیان میں بہت دروازے ہوتے ہیں ویسے بدن میں بھی تو دروازے ناک کان آدک

ہو کر ہر ایک دروازے سے آئندہ بست نکلتی ہو میں چاہتی تھی کہ اس گھر میں خوش رہوں لیکن اب میں نے جانا کہ اس جھوٹے سنار
میں سوائے دھکے کے کچھ نہیں ملتا اور کیول پریشور کا دھیان اور اسمرن کرنے اور کھانسنے سے لوک اور پرلوک بنتا ہے جتنا میں روپیہ
لینے کے واسطے جو کہ مر نیلے بعد کچھ کام نہیں آتا اپنے تماش میں کو رجھاتی تھی اتنا سنگار کر کے ترجھون بت کو بھاتی تو میرا پرلوک بنتا دیکھو
جو لوگ مایا روپی رسی سے بندے ہو کر اپنے دھکے میں آپ بیاکل ہیں اُسے مورکھتائی کی راہ سے اپنا سکھ چاہ کر گیان اور برار سناری
بندھن کاٹنے والوں سے پریت نہیں لگائی اسلئے آج میں نے سناری مایا چھوڑ کر یہ پرین کیا کہ آدھرش بھگوان سے جو بیکٹھ کا سکھ
دینے والے ہیں پریت لگا کر انکے ساتھ بہار کروں اور سناری آدمی کی طرف جو دھکے میں کام نہیں آتے انکھ اٹھا کر نہ دیکھوں اور سوائے
پریشور کے اور کسی سے کچھ چیز نہ مانگوں کس واسطے کہ مہاتما لوگوں نے ایسا کہا ہے کہ آدمی جس چیز کی اچھا رکھتا ہو پریشور سے مانگے
دوسرے کسی سے کچھ نہ چاہے پریشور اپنے پاس سب چیز رکھ کر یہ چاہتے ہیں کہ کوئی ہم سے کچھ مانگے اور سناری آدمی ایسی
سامرقہ نہیں رکھتے جو سب کی اچھا پوری کر سکیں جو میں ایسا کہوں کہ کوئی تماش میں نہ آئے اور روپیہ نہ ملنے سے یہ گیان جھکو ملانا
اس طرح کئی مرتبہ میرے گھر پر تماش میں نہ آنے سے جھکو آپاس ہو گیا تھا نہ معلوم کون جنم کا پٹن سہاے ہونے سے آج یہ گیان
جھکو ملا پھرات گئے تاکہ گیان کی باتیں بجا کر کرتی ہوئی پلنگ پر سو رہی اور اسی دن سے اپنا آدم چھوڑ کر ہر چرون کا اسمرن
اور دھیان کرنے لگی۔ اتنی کھٹنا کر شکد یو جی نے کہا کہ اے راجا پر بھیت یہ سب گیان اُس طوائف کو دتا ترے جی کے درشن
ملنے سے پیدا ہوا تھا لیکن وہ یہ بات نہیں جانتی تھی۔ دتا ترے جی نے کہا کہ اے راجا یہ حال اُس پنگلا پیر یا کا دیکھتے ہی میں
بھی اُسی دن سے سناری مایا چھوڑ کر پریشور کے دھیان اور اسمرن میں لگن رہتا ہوں سناری پیر کی چاہنا رکھنے سے بڑا
دھکے ملتا ہے اور ترشنا چھوڑ دینے اور ہرجھن کرنے سے ایسا کھکھ اور گت پدا رہتا ہے کہ جیسے وہ بیشیا اپنے پتر یا اپنے تماش میں کی پریت
چھوڑ کر بھوسا گر بار اتر گئی۔

ادھیانے نوان۔ گیان کہنا دتا ترے جی کا راجا جمد سے

دتا ترے جی نے کہا کہ اٹھارھوان گرو میرا جیلہ ہوا ایک دن میں نے دیکھا کہ ایک جیلہ مانس کا ٹکڑا اپنے چنگل میں لیے اڑی جاتی ہے جب
اور جیلہیں وہ مانس کا ٹکڑا چھین لینے کے واسطے اُس کو چوچ اور چنگل سے مارنے لگیں تب جیلہ نے اپنے من میں کہا کہ دیکھو جھکو ان جیلہوں
سے کچھ دشمنی نہیں ہے کیول مانس کے ٹکڑے کے واسطے یہ سب جھکو مارتی ہیں جب یہ سمجھ کر اُس نے وہ ٹکڑا مانس کا ٹکڑا
تب دوسری جیلہیں جو باری تھیں چلی گئیں اور وہ جیلہ آندے سے ایک برچہ پر بیٹھی رہی اُس کو دیکھ کر میں نے بجا کر کیا کہ دھن سے
سے پردار والے اور جو رادر ٹھگ میرے ساتھ شتر تاکوں گے اس لیے کوئی چیز اپنے پاس نہ رکھ کر آندے سے پریشور
بھجن کر تارہوں اور اُنیسوان گرو میرا گیان بالک ہے جو کام کر دھو تو ہر موہ کے بس میں نہ ہو کر اتنا برکت رہتا ہے کہ جو وہ
میں بھی اپنے ہاتھ میں رکھتا ہو اور کوئی آدمی میوا اور مٹھائی کے بدلے اُس سے وہ رتن مانگے تو وہ دے ڈالتا ہے اور سوائے
کھیلنے کے دوسرا کام نہیں رکھتا اور اپنے گھر بار سے کچھ پریت نہ رکھ کر گیانیوں کی طرح برکت رہتا ہے اُس کو

دیکھ کر میں نے بجا کر گیانی کو بھی اس طرح نہ روک کر ہر کچھ ترشنا نہ رکھنا چاہیے سنار میں دو ہی آدمی ایک گیان بالک اور دوسرا
برہم گیانی خوش رہتے ہیں اور سب کوئی دھکے اور سکھ میں بھنسے رہتے ہیں۔ اُنیسوان گرو میری کنواری کنیا ہے ایک دن میں نے
ایک گرو مستہ براہمن کے گھر جھکے مانگنے کے واسطے جا کر کیا دیکھا کہ اکیلی ایک کنواری کنیا وہاں ہو کر اور سب گھر والے کمین باہر
گئے تھے اسوقت تین آدمی دوسرے شہر سے اُسکے بواہ کا سند لیا لیکر وہاں آئے اُس لڑکی نے سب کو بڑے آدر سے بٹھالا
اور چاول تیار نہ رہنے سے آپ کو ٹھہری میں جا کر مہانوں کے واسطے دھان کوٹنے لگی جب دھان کوٹنے سے اُس کے
ہاتھ کی چوڑیاں بولنے لگیں تب اُس نے بجا کر کہ یہ لوگ چوڑیوں کا بولنا سنکر کمین گئے کہ ان کے گھر ایک ن کے کھانے کے دھکے
بھی چاول نہیں ہیں اس بات کی شرم سمجھا اُس نے دو دو چوڑیاں ہاتھ میں رکھ لیں اور سب چوڑیاں ایک ایک کر کے
توڑ ڈالیں تب بھی اُنکا بولنا بند نہ ہوا جب اُس نے ایک ایک اور توڑ کر اکیلی چوڑی رہنے دی تب بولنا چوڑیوں کا بند
ہونے سے دھان کوٹ کر مہانوں کو بھوجن کرایا یہ حال دیکھ کر میں نے سمجھا کہ بہت لوگوں کی سنگت کرنے سے آپس میں
جھگڑا ہوتا ہے دو آدمی ساتھ رہنے سے بھی بہت باتیں ہو کر ہرجھن نہیں بن پڑتا اسلئے گیانی کو کسی سے سنگت اور پریت
کرنا اچت نہ ہو کر اکیلے ہی ہرجھن کرنا چاہیے۔ اُنیسوان گرو میرا تیر بنانے والا ہے ایک دن میں نے بازار میں تیر بنانے والے
کی دوکان پر کھڑے ہو کر کیا دیکھا کہ وہ تیر بنارہا ہے اُسی وقت راجا کی سواری بڑی دھوم سے اُس دوکان کے پاس
ہو کر دوسری طرف چلی گئی تھوڑی دیر کے بعد راجا کے ایک نوکر نے جو پیچھے رہ گیا تھا کہ اُس تیر بنانے والے سے
پوچھا کہ راجا کی سواری کدھر گئی ہے اُس نے جواب دیا کہ میں نے راجا کی سواری نہیں دیکھی یہ بات سنکر میں نے
تیر بنانے والے سے کہا کہ ابھی سواری راجا کی بڑی دھوم سے تمہارے سامنے ہو کر چلی گئی ہے تم کیوں جھوٹے
بولتے ہو تب وہ بولا کہ میں تیر بنانے میں لگا تھا اس سے کچھ دھیان سواری کا نہیں کیا اسوقت میں نے اپنے من سے
کہا کہ اے من جھکو بھی سب اندریوں کو بس رکھ کر اسی طرح پریشور کا دھیان کرنا چاہیے۔ اُنیسوان گرو میرا ساپ ہو جا اپنے
رہنے کے واسطے گھر نہ بنا کر جو ہوں کے بل میں رہنا تاہی اُس کو دیکھ کر میں نے بجا کر کیا کہ گیانی سادھو کو بھی گھر بنا نا اچت نہ ہو کر
تھان رات ہو جائے وہاں ہی اپنا گھر سمجھنا چاہیے۔ اُنیسوان گرو میرا کڑی ہو جو سوت کی طرح تار اپنے منھ سے نکال کر ہر اسکو
لٹا جاتی ہے اُسکو دیکھ کر میں نے بجا کر کیا کہ پریشور کو بھی اُسی طرح جانا چاہیے کہ جو راسی لاکھ طرح کے چٹان سے پیدا
اور بالین ہو کر انت سے سب کا جیو آتا اُسکے روپ میں سما جاتا ہے اسلئے گیانی کو نسا بجا کر منا سے گھٹ گھٹ بیا یک
جھگوان کے اسمرن اور دھیان میں لین رہنا اچت ہے۔ جو اُنیسوان گرو میرا بھرنی کیڑا ہے جسکے ڈر سے دوسرے کیڑے
بھی اُسی کارو پ ہو جاتے ہیں اُس کو دیکھ کر میں نے بجا کر کیا کہ گیانی کو چاہیے کہ اُسی طرح پریشور میں لگا دے جس میں
انھیں کارو پ ہو جاوے یہ سب گیان کہہ دتا ترے جی بولے کہ اے راجا جو کچھ گیان میں نے ان جو بیوں گرو سے
سیکھا تھا وہ تمکو سنا دیا اسی گیان کو تم سمجھ کر پریشور کا اسمرن اور دھیان کیا کہ تمہاری سنگت ہو جائیگی
اے راجا جو راسی لاکھ جون میں جنم پا کر بہت سوچ اور دھکے اٹھا کر بڑی مشکل سے آدمی کا تن پاکر سناری
لا سوہ میں بچنا اچت نہیں ہے کیول پریشور کا

دونوں سے الگ رہ کر کچھ سنگدھ اور ڈرگندھ کا پریش اس میں نہیں ہوتا اسی طرح گیانی کو بھی کسی کے بڑائی کرنے سے خوش ہونا اور بڑا کرنے سے کچھ دکھ ماننا نہ چاہیے جو لوگ اپنی استری اور تیر اور باغی اور گھوڑا آدک کا روگ دیکھ کر میری مایا لپٹنے سے سوچ کرتے ہیں انکو موروکھ سمجھنا چاہیے کیونکہ اس کے سوچ کرنے سے کچھ فائدہ نہیں نکلتا سب کو اپنے کرم کے موافق دکھ اور سکھ ملتا ہے اس سے گیانی کو چاہیے کہ ہاں اور لاہ اور ڈرگندھ اور سکھ پریشور کی اچھا پر جان کر اپنے کو کسی بات میں آگوانہ سمجھے جو کوئی پیدا اور نشا تر پڑھ کر نارائن جی کی بھکت نہیں رکھتا اسکا پڑھنا بیکار ہو پڑھی اور باجھ گنو کا رکھنا اور کرکس استری اور ادھرمی سنتان کا پالن کرنا دھرم کی راہ ہو کسواسطے کہ اس سے کچھ سکھ نہیں ملتا اور جو لوگ دھن پاکردان اور دھرم آدک اچھے کرم میں خرچ نہیں کرتے اور اسکو اپنا سمجھ کر کچھ چھوڑتے ہیں اس دولت کا ہونا اور نہ ہونا دونوں برابر ہو کر انکو کچھ سکھ نہیں ملتا اسلئے گیانی آدمی کو دھن پاکر جگیتہ اور تیرتھ اور دان اور دھرم میں خرچ کر کے اس کا چھل پریشور کو اپن کر دینا چاہیے جس میں لوگ اور پر لوگ دونوں بن جائیں اتنا گیان سنکر ادھو نے بنے کیا کہ اسے مہاراج اپنے ترہون پت ہو کر کیوں ہر جگتوں کو بھوسا گر پار کرانے کے واسطے نرتن دھارن کیا ہے دیال ہو کر گت ہونے کی تدبیر بتلائیے یہ بات سنکر بیکٹھ ناٹھ نے کہا کہ اسے ادھو جو گراستھ آدمی سنساری کام کرنے پر بھی من اپنا میری طرف لگائے رہ کر جھکو اپنا مالک اور پیدا کرنے والا سمجھے اور کسی کا برا نہ چاہ کر بہت ترش نہ رکھے اور اپنے بدن کے برابر جھکو پیارا جان کر گرو کا بتایا ہو منتر چے اور دکھ اور سکھ کو برابر سمجھ کر کام کر دھو تو بھو موہ جھو کھ پیاس کے بس میں نہ ہووے اور سوا سے ہر بھکت کے دوسری چاہنا نہ رکھ کر ٹھاکر پوجا اور ہر بھجن میں پریت رکھے اور کسی کے گالی دینے سے برا نہ مان کر میری شکست سب جیو دن میں برابر سمجھے اور اپنی سامتھ بھر پر اپکار کر کے پریشور کی لیل اور کتھا سننے میں خوش رہے اور سوا سے اسمن اور دھیان سگن یا نرگن روپ میرے کے دوسرا کچھ آدھم نہ رکھے اور دیو استھان آگم بنا کر ٹھاکر کے جھول چڑھانے کے واسطے باغی بناوے اور جو کچھ روپیہ گھر میں ہو اس کو پریشور کا جان کر اپنا نہ کہے اور جو کچھ اچھی چیز کھانے کے واسطے ملے وہ پہلے ٹھاکر کو بھوک لگا دے پھر اس میں سے براہمن آدک چارون میں اور اپنے کل بدوار والوں کو تھوڑا تھوڑا دیکر آپ کھائے اور ہر روز سورج کو دندوت اور اگن میں ہوم کر کے براہمن کو اچھا بھوجن کھلاوے اور اپنے سامتھ بھروان اور دھن دیا کرے اور گنو کی سیوا آپ کر کے سب جگہ جیل اور پریتھوی اور آکاش میں چتر بھی سوروپ میرا دھیان میں دیکھے اور ہر روز دیوتوں کے نام ہوم اور پتروں کے نام تپا کر کے تالاب اور بادی اور کنوان اور دھرم شالا آدک جیو دن کے سکھ پانے کے واسطے بناوے اور غیب آدمی اور براہمنوں کو مکان بنو کر اس کے واسطے آپ روپیہ دے اور سادھ اور مہاتما کی مددھ کھانے اور پرنے سے لیکر اس بات کا اجماع اپنے من میں نہ لاوے کہ یہ اچھا کام ہم نے کیا اور دوسروں کے سامنے بھی اسکی چرچا اور اپنی بڑائی نہ کرے جو لوگ اچھا کام کر کے اپنے چتر سے کہتے ہیں تو ان کا پرن اسوجہ سے کہ زبان میں اگن دیوتا رہتے ہیں جلتا ہے اسے ادھو اس طرح کا دھرم اور کرم رکھنے والے آدمی سے میں بہت خوش رہتا ہوں لیکن بناست سنگ کے یہ سب گیان نہیں ملتا سادھ اور مہاتما کی سنگت کرنے اور میرا دھیان دھرنے سے آدمی گیان پاکر بھوسا گر پار کرتا ہوتا ہے۔

ادھیائے بارھوان ست سنگ کا ماہاتم گنا بیگنٹھ ناٹھ کا ادھو سے

شری کرشن جی نے کہا کہ اسے ادھو میں نے جگیتہ اور تپ اور دان اور دھرم اور گیان اور برہما آدک کا حال تمکو سنایا اب ست سنگ کی مہاجس سے بھکت پیدا ہوتی ہو گنا ہوں سنو جیسا جھکو ست سنگ پیارا ہو کر بھکت کرنے سے میں جلدی برسن ہوتا ہوں ویسا ہی بڑھنے اور جوگ ابھیاس سادھنے اور برت آدک رکھنے والوں سے خوش نہیں ہونا کیوں ست سنگ رنے سے میرے چرنوں میں بھکت پیدا ہو کر سنساری جیو جھکو بچانے میں اور وہ بھکت میں اپنی منو کا منا پا کر انت سے آواگون سے چھوٹ جاتے ہیں دیکھو راجا بل اور باناسر اور سنگریو اور ہنومان اور جامونت اور جٹایو اور گنجا اور برہما جی آدک بہت جیو میری بھکت اور درشن کرنے سے بھوسا گر پار کرتے اور سیوری اور نکھا آدک بہت جیو تیج اور تیج ذات بھکت کرنے سے مکت بددی پر جیو اور گویوں نے کچھ پیدا اور شاستر نہ بڑھنے اور تیرتھ اور برت نہ کرنے اور میری مہمانہ جانے پر بھی جھکو پت بھو اومان کر لسی پریت میرے ساتھ کی کہ میرے بجوگ میں آن کو ایک ساعت ایک کلپ کے برابر معلوم ہو کر میرے ساتھ اس لیل کرتے وقت چھ مہینے کی سات ایک پل کے برابر جان پڑی تھی آٹھون نے اسی پریت اور بھکت کے پر تاپ سے لچھی روپ ہو کر بیکٹھ باس پایا جسطح کوئی آدمی جان یا ناخان میں امرت پینے سے امر ہو کر آتم اوکھ کھانے سے سدا جان بنا رہتا ہو اسی طرح جانے اور بنا جانے میری بھکت اور پریت رکھنے والے آدمی سنسار میں سکھ پاکر جنم اور مرن سے چھوٹ جاتے ہیں جیسے تاکے میں دانے کاٹھ اور رڈر کش اور سونا آدک کے پُر و کرنا لانتی ہے اسی طرح سنساری جیو میرے سوروپ میں رہتے ہیں لیکن یہ بات بنا بتلائے گرد اور سننے لکھا اور کرنے ست سنگ کے معلوم نہیں ہوتی اسلئے سنساری آدمی کو گرد کی سیوا اور بھکت کرنا اور گیان روپی لکھار سے مایا روپی سندھ کاٹ کر سب جیو دن میں پریشور کی شکست برابر سمجھنا چاہیے یہ سب گیان سنکر ادھو نے بنے کیا کہ اسے دینا ناٹھ جبکہ بھکت کی اتنی بڑی بددی ہو تو پھر آپ نے جگیتہ اور تپ آدک بہت طرح کے دھرم کیوں بنائے ہیں - ششام سندرنے کہا کہ اسے ادھو جگیتہ اور تپ آدک کرم کرنے سے بھی گن نکلتا ہو جس میں ہر چوون کی بھکت پیدا ہو جیو جگت پداٹھ پایا اسکو دوسرا دھرم کرم کرنا نہ چاہیے۔

ادھیائے تیرھوان گیان گنا شام سندر کا ادھو سے

شری کرشن جی نے کہا کہ اسے ادھو ساتوک اور راجا اور تاس تین گن مایا کے ہو کر باتما ان تیون سے الگ رہتے ہیں اسوقت ساتوک بدن میں زیادہ ہو جاتا ہے اس وقت دھرم اور شجہ کرم کی طرف من آدمی کا لکھا ہو اور ساتوک بھاؤ والے کو سنسار میں سب لوگ اچھا کہتے ہیں جو آدمی کر دھرت رکھ کر کچھ کرم کیا کرتا ہے اسکو تاسی سمجھا جائیے اور جس کے بدن میں جس اہمیت ہوتا ہے وہ سکھ کی چاہ بہت رکھتا ہے اسلئے گیانی آدمی کو اچھت ہو کہ آٹھون پر میں اپنا ساتوک کی طرف لگائے رہ کر لکھا کہ کرم اور دھرم کرتا ہے جو میں میری یاد اس کو نہ بھولے یہ سنکر ادھو نے بنے کیا کہ اسے مہا پر جیو جب آدمی نے جانا کہ

شرمندہ رہ کر انکے پیچھے پیچھے بھر کر ہی بجا کرتا ہوں کہ کون چیز انکو دے کر انکی سیوا سے ارن ہو جاؤں جس جگہ وہ بھکت چرن اپنا رکھتے ہیں وہاں کی دھواں اٹھا کر اس کا رن اپنے بدن پر مل لیتا ہوں کہ جس میں کروڑوں برہمانڈ کے جیو جو میرے بدن میں رہتے ہیں انکے لگنے سے پوتر ہو جاویں اے اودھو ان بھکتوں کے برابر میں اپنے بدن اور بھی جی اور مہادیو جی کو بھی پیارا نہ جانکر سب سے اتم انکو سمجھتا ہوں جب میرا کوئی بھکت سنساری مایا میں لپٹ کر خراب ہونا چاہتا ہے تب میں اُسکے ہر دے میں گیان کا پرکاش کر کے لگم کرنے سے بچا لیتا ہوں اور جو بھکت کتنا بارتا سنتے وقت میرے پریم میں ڈوب کر رو دیتے ہیں انکا پاپ آنسوؤں کی راہ سے گزرتا کرنا شدد ہو جاتا ہے پھر اُدک انجان میں مرجانے کا پاپ انکو نہیں لگتا جیسا بھکت کرنے سے میں جلد ملتا ہوں ویسی دوسری سچ راہ میرے پاس پہنچنے کے واسطے نہیں ہو جس طرح اگ میں ڈال دینے سے سونے کا سب میل چھوٹ جاتا ہے اسی طرح بھکت کرنے سے بدن میں پاپ نہیں رہتا لیکن یہ سب بات چت کے آدھیں ہو کر ہی من سنساری مایا میں لپٹ کر خراب ہو جاتا ہے اور میری طرف دھیان لگانے والے آدمی سنسار میں اپنی منو کا منا پا کر انت سے بیکٹھ باس پاتے ہیں اسیلے آدمی کو استری اور لپٹ پرش کی سنگت سے الگ رہ کر میری طرف من لگانا چاہیے اُنکی سنگت کرنے میں آدمی کا گیان جلد چھوٹ جاتا ہے ویسا دوسری طرح نہیں بگڑتا اب ہم تمکو پریشور کی طرف من لگانے کی راہ بتلاتے ہیں منو کہ اکیلے بیٹھ کر پہلے من اپنا ایک طرف کر کے پھر اپنے کل روپی ہر دے میں میرے چتر بھی روپ کا دھیان لگا دے جس طرح اُم کی گٹھلی بوتے تو اُس کو بھنگا دے بکری اُدک کے کھا جانے کا ڈر لگا رہتا ہے جبکہ حفاظت کرنے سے وہ درخت تیار ہو جاتا ہے تب ہاتھی بھی اُسکو نہیں اٹھا سکتا اسی طرح جب ہر روز میرا سمرن اور دھیان کرنے سے سنساری مایا چھوٹ کر جب برہمچری بھکت ہر دے میں جڑ پکڑ لیتی ہے تب بھر کم نہیں ہوتی اور جوگ ابھیاس سادھنے اور اندریوں کو بس کرنے سے اشتی سیدھ بھی رہتی ہے اے اودھو تم ہر بھکتوں کی بڑی بددی سمجھ کر میری بھکت سچے من سے کیا کرو تمھارا منور پورا ہو جائے گا۔

ادھیاسے پندرھواں کننا شریکیشن جی کا حال شٹ سیدھ کا اودھو جی سے

اتنی کھانکرا اودھو جی نے شری کرشن مہاراج سے بنے کیا کیا مہا پوچھ آپ نے کہا کہ جوگ سادھنے اور اندریوں کو بس کرنے سے اشتی بنی رہتی ہے سو ان میں کیا گن ہر شری کرشن جی بولے کہ اے اودھو اٹھ سیدھ بڑی اور دھنل سیدھ چھوٹی ہیں ان میں ایک سیدھ ایسا ہے رکھتی ہے کہ پورٹھا آدمی چاہے تو آیکو لڑکا بنا لے اور دوسری سیدھ چھوٹے بدن کو بڑا بنا سکتی ہے اور تیسری سیدھ یہ سامتھ رکھتی ہے کہ اپنا بدن روئی کی طرح ہلکا بنا کر جہاں چاہے اڑتا ہوا چلا جاوے۔ چوتھی سیدھ ہلکے سے بھاری بنانے کی سامتھ رکھتی ہے پانچویں سیدھ میں یہ گن ہے کہ ہزاروں کوس کا حال بیٹھا ہو اُدک لپوٹ چھوٹے سیدھ سے ہزاروں کوس کی بات سن سکتا ہے ساتویں سیدھ میں یہ گن ہے کہ جو چیز جہاں سے چاہے منگا لیوے۔ آٹھویں سیدھ میں سب دیوتا بس میں ہو جاتے ہیں۔ نوویں سیدھ میں بڑی سیدھ میں ہے۔ نوین سیدھ سے بدن بڑھتا ہے نہیں آتا۔ دسویں سیدھ میں یہ سامتھ ہے کہ جس جگہ میں دوڑائے وہاں چھن بھرن ہونے لگے۔ گیارھویں سیدھ سے دوسرے کا روپ آپ بن سکتا ہے۔ بارھویں سیدھ سے اپنے پران کو دوسرے کے بدن میں داخل کر سکتا ہے۔ تیرھویں سیدھ سے جب چاہے تپ سے پودہ پڑے۔

یہ سامتھ ہے کہ جسکے ساتھ جہاں جانے کے واسطے من چاہے وہاں جا کر اُسکے ساتھ بہا کرے پندرھویں سیدھ میں یہ گن ہے کہ جس چیز کی چاہنا من میں پیدا ہو وہ اسی وقت اگر لمبا لے اور سوٹھویں سیدھ سے جسکو چاہیادے وہ مان لے اور بھوت بھوشیہ برہمان تینوں کال کا حال جان لے اور تیرھویں سیدھ سے دوسرے کے من کی بات جان کر کچھ گرمی اور سردی اُسکو نہ اثر کرے آٹھویں سیدھ سے جلتی ہوئی آگ اور بڑھتا ہوا پانی روک کر جسکو چاہے اُسکو زہر کی گرمی نہ اثر کرنے دے سواے ان اٹھارہ سیدھوں کے چار اور بھی جوگ سادھنے سے مل سکتی ہیں ایک جنم سیدھ دوسری اودھو سیدھ تیسری تپ سیدھ چوتھی منتر سیدھ ہی جنم سیدھ والا جہاں چاہے وہاں جنم لیوے اور اودھو سیدھ والا جسکو جو دوا دے وہ امرت کے برابر کام کرے اور منتر سیدھ والا منتر پڑھ کر جو کچھ کہے وہ سچ ہو جاوے اور تپ سیدھ والے کا تپ کوئی بگاڑ نہیں سکتا اے اودھو یہ سب سیدھیاں ایک ایک گن رکھتی ہیں اور میں سب سیدھوں کا پھل دینے والا ہوں اور ان سیدھوں کے بس کرنے کا یہ آپا ہے ہے منور کہ اگ میں گرمی اور پانی میں سردی اور زمین میں سختی اور ہوا میں اسپرش اور آکاش میں شبہ یہ پانچوں باتیں میری کرپا سے ہیں جو کوئی ان پانچوں چیزوں میں میرا دھیان لگا کر پتے من سے میری ممانگے اُس کو پہلی سیدھ ملتی ہے اور پانچون بھوت آتما اور آکاش اور اگن اُدک کا جو دھیان دھرے وہ دوسری سیدھ پاوے اور میرے براٹ روپ کا دھیان کرنے سے تیسری سیدھ ملتی ہے اور چتر بھی چھوٹے روپ کا دھیان رکھنے سے چوتھی سیدھ اور مہاتو روپ کا دھیان کرنے سے پانچویں سیدھ اور آہنکار روپ کا دھیان کرنے سے چھٹھویں سیدھ اور بشن روپ کا دھیان لگانے سے ساتویں سیدھ اور باس دیو روپ کا دھیان دھرنے سے آٹھویں سیدھ ملتی ہے اور نہکار روپ کا دھیان کرنے والے سنساری چاہنا چھوڑ کر پرمانند سے رہتے ہیں اور پریشور کا سفید روپ دھیان کرنے سے کبھی بوڑھا نہیں ہوتا اور اپنے بدن میں پرانتا کا دھیان کرنے سے دور کی بات سنائی دیتی ہے اور سورج روپی پریشور میں دھیان لگانے سے ہزاروں کوس کی چیز بھلائی دیتی ہے اور ہوا روپ پریشور کا دھیان کرنے سے جہاں چاہے وہاں ایک ساعت میں چلا جاوے اور جوگ ابھیاس کر کے اگن میں من لگا دے تو اپنا روپ جیسا چاہے ویسا بنا لیوے اور اپنے ہر دے میں آتما کا دھیان رکھنے سے دوسرے بدن میں اپنا جیو پریشور کرنے کی سامتھ ہو جاتی ہے اور ستون کا دھیان کرنے سے جس کے ساتھ چاہے اُسکے ساتھ بہا کر تاجرے جو آدمی آٹھون پہراپے من میں یہ بجا کرتا ہے کہ سب بات پریشور کی آگیا سے ہوتی ہے اُسکو سب چھوٹے اور بڑے ماننے ہیں اور جوگ ابھیاس کے ساتھ اپنی سوا سا برہماند میں چڑھانے سے بھوت بھوشیہ برہمان تینوں کال کی باتیں معلوم ہوتی ہیں اگن اور جل اُدک پانچون تو کے دھیان کرنے والے جلتی ہوئی آگ اور بڑھتے ہوئے پانی کو روک سکتے ہیں اور جو آدمی لاندریوں کو اپنے بس رکھ کر سچے من سے میرے چرنوں کا دھیان کرتا ہے اُس کے سامنے اٹھارھوں سیدھ ہاتھ جوڑے کھڑی رہتی ہیں لیکن ان سیدھوں کے سکھ میں چھنے والا آدمی خراب ہو کر محکوم نہیں پاتا اور جو لوگ میرے چرنوں میں دھیان لگائے رہ کر اُس سکھ کو کچھ مال نہیں سمجھتے وہ سنسار میں اپنی منو کا منا پا کر انت سے چتر بھی روپ سے بیکٹھ باس کرتے ہیں۔

ادھیائے سوٹھوان کہنا شری کرشن جی کا گھمبیرگیان بھگوت گیتا کا اودھو سے

اودھو نے اٹھارھون سترھون کا حال سُکر تیرھون پت سے پوچھا کہ اے دینا ناتھ آپ دیوتا اور برج آدمک میں کمان کمان پر
 زمین شری کرشن جی نے کہا کہ اے اودھو جس وقت مہابھارت ہونے کے واسطے اٹھارہ اچھوہنی دل گرچھیرتین اکٹھا ہوا اور ارجن
 درونا چارج اور بھیشم پتاماہ آدک اپنے گرو اور پروردار والون کو درجودھن کی طرف دیکھ کر جھٹھ کرنا قبول نہیں کیا اسوقت میں
 تھوڑی سی مہا ابھی ارجن سے لکر براٹ روپ اپنا اسکو دکھایا اور اسکا مودھ چھڑا کر مہابھارت کرایا تھا وہی حال تھے کہتا ہوں
 جو آدمی اکیان کے بس ہو کر سب جیون میں میرا پرکاش نہ دیکھ سکے تو ان جگہوں میں جنکا ہم نام سناتے ہیں ضرور میرا چتکار سمجھے
 سب جیون میں آتا ہوتا پرش میں ہو کر اودھو اور انت اور مدھیہ سب کا بھی کو جاننا چاہیے سورج دیوتا کی بارہ کلا ہو کر ہر مہینے میں
 اپنے سنے روپ سے پرکاش کرتے ہیں اُن میں شن نام سورج اور انجاس پون میں مرتیج نام یون اور تاراگون میں چندرما اور
 چارون بیدون میں سام بید اور دیوتون میں برھما اور اندر اور برن اور گبیر اور سوم کارنگ اور جراج اور گیارھون میں رڈرین
 نام مہادیو اور پانچون تھوین اگن اور پہاڑون میں شمیر اور گھوٹون میں کاندھین اور دبیر پتروں میں ارجمنا نام پیر اور پربھتیون میں دھ
 پرچا پت اور چار برن میں براہمن اور چارون اشترم میں سنیا سی اور ندریون میں گنگا اور راکون میں دیپک اور دھاتون میں
 سونا اور ہاتھون میں ایراوت ہاتھی اور گھوڑون میں کچھ شروانام گھوڑا اور جگیتون میں گیان جگیتہ اور پوتون میں پتھ
 اور استرون میں ست روپا اور راج رکھتوں میں سواسے بھومن اور جگون میں ست جگ اور سیوکون میں ہنوبان
 اور کتھا با پنخنے والون میں بیدریاس اور دانیون میں راجا بل اور رتھون میں کوستھ من اور گھاسون میں گنا اوپج
 میں گھی اور دسون اندریون میں گیارھون من اور نوگرہون میں برہست اور رکھیشورون میں بھگت اور منترون میں
 اونکار اور درختون میں پیل اور دیو رکھیشورون میں ناردمن اور سنت کمار اور بیشنون میں کیل دیو اور ساتون میں
 چھیرا اور ارمیون میں راجا اور سانپون میں ہاسک اور ناگون میں شیش ناگ اور دیمتھون میں پرہلا دھکت اور
 پشوون میں سنگھ اور پھپھون میں گڑ اور شور برون میں برشرام اور بید شاستر میں گاتیری اور بارھون میں ہینون میں اگن
 اور رتھون میں سنت رتھ اور چھولون میں گلاب اور پیچ بولنے والون میں سچائی اور گندھروں میں بشواں نام
 گندھرب اور اپسراؤن میں پورب چچی نام اپسرا اور پانچون پاندون میں ارجن اور بدیا جاننے والون میں شکر اچارج
 اور جہنشیون میں باسیدیون ہون اور وہ کام جس میں آدمی اولاد پیدا ہونے کے واسطے ارادہ کر کے اپنی استری
 جھوک کر تا ہی بھکو بھجنا چاہیے اور جو لوگ اپنی بڑائی کی چاہنا رکھ کر گیان سے اچھا کر م کرتے ہیں وہ اچھا اور گیان میں ہون
 اور جتنی باتیں چھل کی ہیں اُن میں سب سے بڑھ کر جو اور یارو پنی لچھی میں ہون اور سب جیون کی جڑ میں ہی ہون میری
 شکست کے بغیر کوئی جیو چلنے اور ہلنے کی سارے نہیں رکھتا جو کوئی چاہے تو بالو کی رنگا اور کاش کے تارے اور ہر سات
 کی بوندین گن لیوے لیکن میرے روپ کی گنتی نہیں کر سکتا اے اودھو سنسار کی آہیت اور پالن اور ناش میری بھوت
 ہوتا ہی اور تم جتنی چیزیں دنیا میں دیکھتے ہو سب میں ہون اسلئے میرے بھید اور مہا کو پوچھنا بہت کھٹن ہے

آدی بہت اناج اور گھی آدک جوگ میں ہوم اور جگیتہ کرتے ہیں اُسکے کرنے سے یہ اُتم ہو کر اپنی چاہنا کو جو کام کرودھو لومہ مودھ کے
 بس ہو کر پڑے کر مون کی طرف دوڑتی ہے گیان روپی اگن میں جلاوے اور گیانی اُسکو کھنا چاہیے جو اپنے گن کو اور پوربک ایک
 جگہ لیے بیٹھا رہے اور در بدر پھر کر اپنی بقدری نہ کرادے اور بہت روپیہ رکھنے والون کو دو لہندہ جانکر جو میری بھکت اور پریت
 رکھتا ہو اسی کو دھن والون میں جاننا اُچت ہے اور جو لوگ استری کو اوٹ میں رکھتے ہیں اُن کو کجا دان نہ جان کر لگرم سے بچے
 رہنے والون کو اچھا سمجھنا چاہیے اور جو آدمی رن بھوم میں بان اور تلوار آدک کا کھاؤ اٹھا کر بہت جڈھ کرتے ہیں اُنکو شور بھجنا
 برکھا ہو کر رن دھراسے جاننا چاہیے جو اپنے کام کرودھو لومہ اور اندری اور من بڑے زبردست دشمنون کو جیت کر لے
 بس نہو دے اے اودھو میں نے تمکو اپنا بھکت جانکر تھوڑا سا حال سُنا دیا تم اپنے من اور اندریون کو بس میں رکھ کر میرا دھیان
 کیا کر دھارھون سترھون سترھوے پاس نبی رہیں گی۔

ادھیائے شترھوان کہنا شری کرشن جی کا حال چارون جگون کا اودھو سے

اودھو نے یہ سب مہاترھون پت کی سُکر پوچھا کہ اے دینا ناتھ چارون جگون میں کون دھرم بڑا ہو کر کس طرح لوگ رہتے تھے شام سندر
 بولے کہ اے اودھو ست جگ میں سفید رنگ اور ایک بید تھا اور براہمن چتری میں شورو چارون برن اسی روپ کا دھیان
 اور بید کے موافق سب کام کرتے تھے اور تریتا جگ میں جگیتہ اتار کا دھیان لگا کر جگیتہ ہوتا تھا اور ایک بید سے چار بید
 یعنی رگ بید بجر بید اتر بید بید سام بید تیار ہوئے رگ بید اور بجر بید اور سام بید کی کرپا کے موافق جگیتہ کرتے تھے اور
 اتر بید کیول منتر اور شستہ بدیا جاننے کے واسطے ہوا اور برھمانے اپنے منھ سے براہمن اور بھجیا سے چتری اور جانگے میں
 اور پالون سے شورو چارون برن کو پیدا کیا ہے اور سنیا سی میرے سر اور برھجاری ہروے اور بان پر تھیلی اور گڑھ جگہ سے
 پیدا ہوا ہے براہمن کا یہ دھرم ہے کہ اپنے من اور اندریون کو بس میں رکھ کر آچار سے شتہ رہے اور تھوڑا بہت جو کچھ دھرم کی کمانی
 سے اُسپر سنتو کھ رکھ کر میرا پ اور دھیان کیا کرے اور کسی کے براہمن سے دھن نہ مان کر بہت ترشاندہ رکھے اور ہر بھکت
 ہو کر جھوٹے بولے جس میں اتنے لچھن ہوں اُسکو اپنے کرم پر کھتر سمجھنا چاہیے اور چتری کے لچھن یہ ہیں کہ مجھ کا جیوان اور
 اُن بلوان ہو کر من میں دھرج رکھے اور شور تائی ایسی رکھتا ہو کہ کھاؤ لگنے سے گھرانہ جاوے اور چاکری اور زینداری سے
 پنا کٹ پال کر اپنے مقدور بھردان اور دھجنادے اور سادھ اور براہمن کی بھکت رکھ کر بچے من سے اُنکی سیوا اور مل کرے
 اور میش کا دھرم یہ ہے کہ ہو پار اور کھیتی اور مہاجنی کر کے اپنا پروردار پالے اور روپیہ پیدا کرنے کی چاہنا اٹھون پر اپنے من میں رکھے
 اور سامتھ بھردان اور دھجنادے کر سادھ اور براہمن کی سیوا کیا کرے اور شورو کا دھرم یہ ہے کہ براہمن اور چتری اور میش
 اُن برنوں کی سیوا کرنے سے جو کچھ ملے اُس میں اپنے دن کاٹ کر بہت ترشاندہ بڑھاوے چارون برن کو اُچت ہے کہ کسی جیو
 داروانے اور چری اور لگرم آدک سے بچے ہو کر جھوٹے بولیں اور کام کرودھو لومہ کو اپنے بس رکھ کر ایسا کام کریں کہ
 کہ میں سنساری جیوان سے خوش رہیں اور کوئی اُن کو برانہ کے اور چارون اشترم کا یہ دھرم ہے کہ براہمن چاری کو
 اپنے گرو کے اُچت سے نہ دیکھ کر سادھ اور براہمن کی بھکت رکھ کر اُنکی سیوا کرے اور گرو کو آدمی نہ جان کر یہ شور بھجائے

اور استری کا بدن نہ چھوے نہ اس کے پاس بیٹھے اور نہ حجامت بنوادے اور جو کچھ بھیک مانگ کر لاوے سب گرو کے سامنے رکھ کر انکا دیباہا
 کھاوے جو گرو بھوجن نہ دیوین تو مانگنا اچت نہیں ہے اور کا دیو کو ایسا اپنے بس میں رکھے کہ بچ نہ کرے پاوے اور جو کچھ سپنے میں
 بچ کر جائے تو انسان کر کے دل ہزار گاتیری متر بچے اور اپنا تن میں دھن گرو پر بچاؤر بچے اور کوئی اشد چیز نہ کھاوے بڈیا
 چڑھنے اور گود چھنا دینے کے تیجے گرو سے بداد ہووے اور جو گرو ستمی کرنا چاہے تو اپنے سے چھوٹی عمر والی لڑکی سے بواہ کرے اور
 جب وہ مہینے کے تیجے استری دھرم (یعنی حیض) سے ہووے تب چوتھے دن ایک مرتبہ اس سے استری پر سنگ کرے اور
 گرو ستم دھرم رکھ کر اس کے دروازے پر جوا بھیاگت اور سنیا سی آوے اسکو کچھ بھوجن اور کپڑا دیکر خوش کرے خالی پھر دینا اچھا نہیں
 ہوتا اب گرو ستم آشرم میں براہمن کا اتم دھرم منو کہ جو دانہ اناج کا کاٹنے کے تیجے کھیت میں پڑا رہتا ہو اسی کو چنکر بھوجن کرے
 یا دو دو پتیا یعنی جو کوئی خوشی سے دے اسکو مانگ لا کر اپنا کٹمب پائے اور تدم دھرم یہ ہو کہ بد یا پڑھانے اور کتھا با بچنے اور
 جگتہ کرانے سے اپنی جیو کار کھے اور جب اس پر کچھ بیت پڑے تب لا چاری سے کھیتی اور بویا اور چاکری کر کے اپنا کٹمب پائے
 اور براہمن کو اپنے سے چھوٹے برن کی سیوا کرنا چاہیے اور بویا چاری کو بد یا پڑھنے کے تیجے گرو ستمی کی چاہنا نہ ہو تو بن میں جا کہ
 پریشور کا تپ اور بھجن کرے جو چھتری یا بیش میرے پران روپی غریب براہمن کو کھانا اور کپڑا دے کر سچے من سے انکی سیوا کرے
 بن اپنے میں بہت پرشون ہو کر منہ مانگی دولت اور ستان دیتا ہوں اور چھتری راجا اپنی پر جا کو پتیر کی طرح پالن کرنے اور انکا دکھ دور کرنے
 سے سنسار میں جس یا کر مرنے کے تیجے جو ساگر پار اتر جاتے ہیں جب چھتری پر بیت پڑے تب وہ بویا کر کے یا جنگل میں شکار
 کھیل کر اپنی اوقات بسر کرے اور لا چاری کو بھیک مانگ کر اپنا پیٹ پائے اور بیش برن بیت پڑے پرشور کا کام کرے اور شودر کو
 بیت پڑے تو چٹائی اڈک بنا کر اپنے دن کاٹے براہمن کو بید کے موافق اپنے دھرم سے رہ کر روز سنہ دیا اور ترین اور ٹھاگرجی کی
 پوجا اور شراوہ کرنا اور اتھ اور سنیا سی کو کھانا اور کپڑا دینا اچت ہے اور استری اور پترن سے بہت پریت نہ رکھے اور میرے
 جرنون کا دھیان کرتا رہے اس طرح کرم اور دھرم رکھے وائے چارون برن اور چارون آشرم کو میں ادھار کر دیتا ہوں اور جو لوگ
 سنساری مایا میں لپٹ کر دھرم اور ادھرم کا بچار نہیں کرتے انکو ضرور نرک بھوگنا پڑتا ہو۔

اوصیائے اٹھارہوان کینا شری کرشن جی کا دھرم بان پرستھ اڈک اور دھو سے

شیام سندھ نے کہا کہ اے اودھو بان پرستھ کا دھرم یہ ہو کہ جب پچاس برس سے زیادہ عمر ہو کر من اسکا ہر اگ رکھنے کے واسطے چاہے
 تو اپنی استری سمیت یا اکیلا بن میں جا کر پریشور کا بھجن اور اسمن کرے اور سر پر چٹا بڑھا کر کیلے کے پتے کی کوپین (لنگوٹ) پہنے
 اور صبح اور دوپہر اور شام تینوں وقت انسان کر کے زمین پر سووے اور گرمی میں تنچا لگن تاپے اور جاڑے میں گلے بھر پانی میں ڈبکا
 رہے اور ہر سات میں میدان میں بیٹھ کر تپ کرے اور زمین کا بویا ہوا اناج نہ کھاوے جب اس طرح تپ کرنے سے بدن دھن
 ہو کر پڑھیا پا آجاوے تب سنیا سی لیکر سوائے دنڈا اور کنڈل اور کوپین کے اور کچھ اپنے پاس نہ رکھے اور سات گھر سے
 اپنے کھانے بھر کو بھوجن مانگ لاوے اور راہ چلتے وقت زمین کو دیکھتا رہے جس میں چینی اڈک کوئی بھوٹا جیو پانون کے نیچے
 دب نہ جائے اور اپنے من اور اندریوں کو بس میں رکھ کر چت ان (استری) اور اچھا کار و بار کرے اور

اور سوادو لے بھوجن کی چاہ نہ رکھ کر جان سے اچھا بھوجن ملے وہاں پھر نہ جاوے اور کبھی چھوٹھ نہ بولے اور سنساری شکر کو سپنے کے
 برابر چھوٹھا سمجھے اور آٹھون پہرا کیلے میں براتما کا دھیان کرتا رہے اور ایک جگہ زیادہ نہ رہ کر تیرتھون میں پھر کرے اور پاکھنڈی آدمی
 کی سنگت نہ رکھ کر کسی کا ڈرنہ مانے اور سد پرشون چٹ رہے اور اپنے شکر کے واسطے کسی کے ساتھ دوستی اور دشمنی نہ رکھے اور اپنا
 سو بھاؤ نرم بنائے رہ کر ایسا بٹھا بچن ہوے کہ جس میں کوئی دوسرا اس سے نہ ڈرے اور بان اور لا بھ ہونے میں کچھ دکھ اور سکھ نہ کرے
 کیول بھجا لینے کے واسطے گانون اور شرمین جائے اور پستی سے باہر ہر طرح گردنے بتایا ہو اسی طرح آٹھون پھر پریشور کا اسمن اور
 دھیان کرتا رہے جب تک میرے نرگن روپ کا دھیان اس کے ہر دے میں نہ آوے تب تک روپ کی اپنا سکیا کرے جب نرگن روپ
 دھیان میں آجاوے تب سنگن روپ کا اسمن چھوڑ کر سب جیوؤں میں میرا پرکاش برابر سمجھے اس طرح کے دھرم اور کرم رکھے
 وائے کو سنیا سی جاننا چاہیے کیول دنڈا اور کنڈل دھارن کرنے سے سنیا سی دھرم کا پھل نہیں ملتا ہے ہر بھجن کرنے
 میں اندراؤک دیوتا بھجن کرتے ہیں اس لیے تپ اور جب کرتے وقت من کو استھ رکھنا اچت ہے جو لوگ دھرم اور کرم سے
 رہتے ہیں ان کو نہ سندھ یہ نکت ملتی ہے اور اپنا دھرم چھوڑ دینے وائے کو چور اور ٹھک کی طرح نرک میں دنڈا ہر ایسے میری بھکت
 چارون آشرم کو کرنا چاہیے۔

ادھیائے ائیسوان

کینا شری کرشن جی کا چار طرح کی بھکت کی کتھا اور دھو سے

اودھو نے اتنا گیان شکر بوجھا کہ اے دینا ناٹھ جسطرح سنساری آدمی کال روپی سانپ کے منہ میں پڑے رہ کر ہر روز اپنا شکر
 چاہتے ہیں اسی طرح مجھ کو بھی بھیک کر کوئی سچ راہ بھو ساگر پار اترنے کے واسطے برن بیٹھے یہ شکر شام سندھ نے کہا کہ اے اودھو جو
 گیان بھیشم پتاما نے راجا جڈ شطھر سے کہا تھا دی ہم تم سے کہتے ہیں منو کہ سنساری آدمی کو چار طرح پر ایک کتھا پران سے اور
 دوسرے لوگوں کا مرنا دیکھ کر اپنی موت بچارنے اور تیرے سادھو اور مہاتما لوگ برکت پرشون کی سنگت کرنے اور چوتھے
 سنساری بویا بھوٹھا سمجھنے سے گیان پر اپت ہوتا ہے لیکن کتھا کو پریم پوربک شکر اس میں لبشواش رکھنا چاہیے اے اودھو میرے
 نرگن روپ سے دھیان کرنے والوں کو جیون نکت سمجھو اور انکا بچھن منو کہ وہ لوگ جس دھرم کرنے سے بھوکو پاتے ہیں اس کرم کا پھل
 سمجھ دیکر کچھ چاہنا نہیں رکھتے اور سنسار میں چار طرح کے بھکت ہوتے ہیں ایک بیت پڑنے یا روگی ہونے سے میری بھکت کرتا ہے اور
 دوسرے گیان ملنے اور بھو ساگر پار اترنے کی اچھا رکھ کر اور تیرے دربار اور ستان اور سنساری شکر ملنے کیواسطے میرا دھیان کرتے
 ہیں جو تھے گیان فی جو بھوکو پریشور جان کر بھکت کرتا ہے اور اس کے بدلے کچھ اچھا نہیں رکھتا اس کو میں ان تینوں سے
 بہت پیارا جانتا ہوں اے اودھو جگتہ اور تپ اور دان اور دھرم اور تیرے اور برت اڈک شکر کم اچھے ہوتے ہیں لیکن بھکت
 اور گیان کے برابر جس سے مجھے پیدا کرنے والا اور مالک جانتا ہے جگتہ اڈک نہیں ہوتے تم بھی گیان کی راہ سے سنساری جا ہنا
 ہو کر میری بھکت رکھتے ہو اس لیے اپنی نکت ہونے میں کچھ سندھ یہ مت سمجھو اس کے تھوڑا سا گیان گتہ اور کہتے ہیں
 سنو۔ اودھو کہنا چاہیے دیکھو ناک اور کان اور زبان اور آنکھ اور کھال

پانچ گیان اندری اور ہاتھ اور پاؤں اور باکیہ اور لنگ اور گد پانچ کرم اندری اور گیارہ معان من ہو کر آدمی ان کو سنساری سنگھ کی طرف لگتا ہے اس کو گیان سمجھنا چاہیے اور گیان کو اُچھت ہر کہ اپنی من اور اندریوں کو سنساری مایا سے برکت رکھ کر میری طرف اور ٹھاکر پوجنے میں لگا دے اور سنسار کے آواز اور آواز میں پرستور کا جز تر جان کر میری کتھا اور لیلہ پریم سے سنے اور جو چیز کھائے اور پینے کے واسطے کسی طرح کی ملے اسکو پہلے میرے نام پر برہن کر کے پیچھے آپ کھائے اور پینے اور جوتالاب اور پاؤں اور کنواں اور بلخ وغیرہ دھرم کی راہ پر مناوے سب کا پھل عجب دے کر اپنے من میں اس بات کا ایمان کرے کہ یہ سب شجر کرم میں لے لیا ہو اتنی کتھا سنکر اودھوئے پوچھا کہ اے بیکٹھ ناتھ تپ اور دان اور نیم اور نیم کا حال برہن کیجیے اور گیان کی کسوکتے میں اور دور کھ کون کسلا تا رہا اور شجر کرم کرنے والے اور سورگ اور نرک جانے والے اور دھن دان اور گنگاں اور داتا اور سوم کا حال بتلائیے یہ سنکر شری کرشن بیکٹھ ناتھ بولے کہ اے اودھو جیو ہنس اور جوری اُدک بُرے کرموں سے بچے رکھ کر سچ بولنا اور گرو اور بھگوان میں بریت رکھ کر بیدار شاستری بات سچ ماننا اور بغیر مطلب کے بہت نہ بولنا اور سب جیو دین پر دیا رکھنا یہ سچ ہے اور ہاتھ اور پاؤں ٹی سے ملکر دھونا اور سنان اور بندھنا اور پوجا اور جگتھ اور تپ اور شراوہ اور تریتھ اور برت کرنا یہ نیم کہلاتا ہے اور دان اسکا نام ہے کہ برکت آدمی کرم چھوڑ کر نسا باجا کر مناسے کسی کا بُرا نہ چاہے اور گرو ہستہ آدمی کھانا اور کپڑا اور زمین اور سونا اُدک چیز براہمنوں کو دان کرے اور تپ یہ ہو کہ استری بھوک کا شکر چھوڑ دے اور گیان وہ ہو کہ جو شاستر کے موافق راہ چل کر اپنی مکت کا سوچ سکے اور جو کوئی پریشور کو بھول کر اپنا تپن پالن کرتا ہے اسکو مورکھ سمجھنا چاہیے اور میرے بچن کے موافق سب کام کرنا اتم راہ ہو کر اس کے برخلاف چلنا گمارگ جاننا اور جو آدمی سنسار میں کسی چیز کی جاہ نہ رکھ کر میرے چرنوں کا دھیان پریم کے ساتھ کرتے ہیں انکو سورگ میں پہونچنے والے سمجھو اور سنساری بریت رکھنے والے اور لو بھی اور چھوٹے آدمی کو نرک کا جانے والا سمجھو اور جو لوگ گیان ہو کر میری بھکت سچے من سے کرتے ہیں انکو دھن دان اور جسکو سنتو کہ نہ ہوا اسکو در دری جاننا چاہیے اور جو کوئی مورکھ آدمی کو اپریش کر کے اس کے بھوسا گر بار اترنے کا سوچ رکھتا ہے اسکو داتا سمجھو اور جو لوگ اپنے من اور اندریوں کو نہیں جیت کر ان سے بس ہو رہے ہیں انکو سوم سمجھنا چاہیے اے اودھو جو جو بات تم نے پوچھی اسکا جواب ہم نے کدیا جو کوئی ہمارا بچن سچ مانکر اسکا پڑان کر لگا اُس کے واسطے سنسار اور پر لوک دونوں جگہ میں اچھا ہو۔

ادھیائے بٹیسوان

کناشری کرشن جی کا مایا چھوٹنے کی تدبیر اودھو سے

اودھو نے بنے کیا کہ اے جد ناتھ میں نے آپ سے سب گیان سنکر اسکا رتھ یہ سمجھا کہ سنساری مایا میں چھپنا بڑا ہو کر برکت رہنا اتم ہے اس سے اسکی کوئی تدبیر ایسی بتلائیے کہ جس میں آدمی سنساری مایا میں نہ پھنسنے یہ بات سنتے ہی بیکٹھ ناتھ نے کہا کہ اے اودھو ہم نے تین طرح کی راہ سنساری جیو دن کے بھوسا گر بار اترنے کے واسطے تم کو بتلائی یعنی ایک گیان دوسرا کرم تیسری بھکت جس کو گیان یلادہ سنساری میں نہیں پھٹتا اور جس سنسار کی بریت میں پھنسا ہے اسکو شجر کرم کرنا چاہیے اور جو لوگ من اپنا گیان کی طرف کچھ لگائے رہ کر سنساری مایا میں لپٹے ہیں ان کو بھکت کرنا اُچھت ہے جب تک ہر اکتھا سننے میں بریت نہ کرے اور اسکا پڑان مایا سے

الک نہوے تب تک شاستر کے موافق کرم کرتا رہے اور جو دھرم کرم سورگ جانے کے واسطے شاستر میں لکھے ہیں وہ کرم کرتا رہے اور سنساری سنگھ اور سورگ جانیکی کچھ اچھا نہ رکھے اُس کرم کرنے سے بڑا اچھا بھی وہ سنگھ ملیگا ایسے آدمی کو چاہیے کہ اٹھوں پریشور کا دھیان رکھ کر شجر کرم پہلے سے کرتا رہے جب تک ہاتھ اور پاؤں اور ناک اور کان اُلکھ اُدک سب اندریوں میں سامتہ رہتی ہو تب تک سب کرم اچھی طرح بن پڑتے ہیں اور بڑھاپے میں اندریوں کی طاقت گھٹ جانے سے کوئی کرم بدھ کے موافق بن نہیں پڑتا ایسے بھی ایسا بجا کرنا نہ چاہیے کہ اچھی جوانی میں دنیا کے سنگھ کر لین بڑھاپے میں پر لوک کا سوچ کر نیگے اسواسطے کہ بدن آدمی کا درخت کی طرح ہے اور کال روپی لوہار وہ درخت کاٹنے کے واسطے دن رات اُس پر کھڑا جلاتا ہو نہ معلوم کس وقت یہ درخت روپی بدن گر پڑے گا ایسے آدمی کو دنیا کی محبت سے الگ رکھ کر دن رات اپنی موت کو یاد رکھنا اور میرے چرنوں کا دھیان کرنا اُچھت ہے جس میں اسکی مکت ہو اب دوسرا گیان سنو کہ ایک درخت پر دو بچے چھوٹے لگا کر رہتے تھے جب اُس درخت کو لوہار کاٹنے لگا تب ایک بچہ نے کہا کہ یہاں سے اڑ چلو دوسرا بچہ بولا کہ نیچے رہو جس طرح اڑ جانے والا بچہ جیتا بچ کر بیٹھے رہنے سے دکھ پاتا ہے اسی طرح آدمی سنساری مایا چھوڑ دینے سے مکت اور اُس کے ساتھ لپٹے رہنے سے آداگون سے نہیں چھوٹتا تیسرا گیان یہ ہو کہ آدمی کا تن ناوردی جانکر گرو کو ملان کے برابر سمجھنا چاہیے وہ ناوردہ میں پڑی ہو کر ہوا روپی میرے چرنوں کا دھیان اسکو کنارے پہونچانے والا ہو جو کوئی ناوردی آدمی کا تن پاکر بھوسا گر بار اترنے کی تدبیر نہیں کرنا اسکو بڑا مورکھ اور اتم کھانی جاننا چاہیے جب تک آدمی گیان کی راہ سے اپنے من کو مارگ چلنے سے نہیں روکتا تب تک اسکو بہت طرح کے دکھ ملتے ہیں ایسے میں چیل کو کرم کرنے سے دھیرے دھیرے روکے تو کچھ دن ایسا سا دھن کرنے سے چت اسکا برکت ہو جاتا ہے جب من آدمی کا برکت ہو کر میری طرف لگتا ہے تب پھر وہ سنساری مایا میں نہیں پھٹتا اور ہر روز اسکو میری بھکت زیادہ ہوتی جاتی ہے جو کوئی اپنے برن اور آشرم کا دھرم اور میرے چرنوں میں بریت رکھ کر من میں اس بات کا بشواس رکھتا ہو کہ ہر چرنوں کا دھیان دھرنے کے پرتاپ سے سنساری مایا چھوٹ جائیگی وہ آدمی ضرورت پاتا ہے اور اودھو بھوسا گر بار اترنے کے واسطے بھکت کے برابر دوسری تدبیر اتم نہیں ہے اور میرے بھکت مکت کی بھی چاہ نہیں رکھتے اور چاروں طرح مکت مجھ سے نہ لیکر بھکت کو اُس سے اچھا جانتے ہیں جیسے میں کہ بیا کرتا ہوں اسی بھکت ملتی ہے اور ہر مادک دیوتا اس کے درشن کی چاہتا رکھتے ہیں۔

ادھیائے اکیسوان

بھکت پیدا ہونے کا گیان کناشیام سندر کا اودھو سے

شیام سندر نے کہا کہ اے اودھو جو آدمی ہمارا بھکت اور گیان کا جو ہم نے تم سے کہا ہے چھوڑ کر دوسری طرف من اپنا لگائے ہیں وہ کرم کرنے سے جو راسی لاکھ جن اور نرک میں بہت محکھ پاکر ادا گون سے نہیں چھوٹے جو لوگ آدمی کا تن پاکر پریشور کا بھجن اور اس میں نہیں کرتے انکو بڑا مورکھ اور اچھا کی سمجھنا چاہیے اور جو آدمی اٹھوں پریشور کا دھیان کر کے موافق اپنے برن کا دھرم رکھتے ہیں سنسار میں انھیں کا جنم لینا سچل ہے اور اپنا دھرم چھوڑ دینے کے برابر دوسرا پاپ آدھک نہیں ہے ایسا دھرم رکھنے والے میں لکھا ہے ویسا کرم کر کے اپنے اچار اور چلن سے

ادھیائے تیسواں

برتن کرنا شری کرشن جی کا اتہاس ایک براہمن کا اودھو سے

اودھو نے یہ سب گیان منکر شری کرشن جی سے کہا کہ اے مہاراجہ جو یہ بات بہت کھن ہے کہ گالی اور کٹھور بچن سے منکر چھا کرے
 شری کرشن جی نے کہا کہ اے اودھو تم بچتے ہو تیرا دلوار کا گھاؤ دھرم لگانے سے اچھا ہو جاتا ہے لیکن کٹھور بات کہنے سے جو
 گھاؤ کیلے میں بڑھتا ہوں وہ کسی طرح نہیں بیٹا لیکن سب بات سن کے کارن سے ہوتی ہے جسے اپنے من اور اہنگار کو بس میں کر لیا
 اُسکو ان باتوں کا دکھ نہیں ہوتا وہ سب جیون میں پریشور کا چنگار برابر دیکھ کر سب باتوں کا پریشور کی اچھا پرست ہے اور جو لوگ
 اپنی اندری اور من کے بس ہو رہے ہیں انکو در بچن کہنے سے کرو دھ پیدا ہوتا ہے اس بات پر ایک اتہاس کہتے ہیں کہ گالا
 آجین شرمین ایک براہمن بڑا دھن والا بیا پار کرنے والا رہتا تھا وہ ایسا سوم اور بچہ اور کامی اور کرودھی تھا کہ
 اُسے کبھی اپنے ذات بھائی اور ساوہ اور براہمن اڈک کو اپنے من سے بھجن کرنے کے واسطے نہیں کہا اور ایک کوڑی کے واسطے
 دوست کا بھی دشمن ہو جاتا تھا اور اپنے کھانے اور پہرنے میں بھی سوم بن رکھتا تھا اس لیے اُسے بہت روپیہ جمع کیا لیکن سوم
 ہونے سے سب پر دار والے اور استری اور پتہ بھی اُس سے دشمنی رکھتے تھے سنساری آدمی کے پاس روپیہ ہونے سے آتما
 اور پر دار اور دیوتا اور پتہ اور اٹھ کو شکھ ملتا ہے یہ پانچوں اُس براہمن کے دشمن تھے جب وہ بڑھا ہو گیا اور بیا پار کرنے کی
 سامر تھ اُس میں نہ رہی تب انھیں پانچوں کے شاپ سے آگ لگنے اور چور کے چڑا جانے اور راجا کے لوٹنے اور قرضداروں
 کے ہضم کرنے سے سب مال اُسکا جاتا رہا اور جو دولت زمین میں گاڑی تھی وہ بھی ٹل گئی جب وہ براہمن سب دھن اپنا کھو
 بنا بھوجن کے دکھی ہوا اور ذات بھائی والے لوگ سکوبے آدر کرنے لگے تب ایک دن بیٹھے بیٹھے اُسے اپنے من میں بچار کیا کہ
 دیکھو میں نے اتنا روپیہ اکٹھا کر کے کوئی دھرم اور کرم پر لوک بنانے کے واسطے نہیں کیا اور نہ خرچ کر کے سنساری شکھ اٹھا یا سوم
 مال ایسی طرح اکارتھ جاتا ہوں اور ترشنا رکھنے سے سب گن آدمی کا ناس ہو کر جس نہیں رہتا جس طرح خوبصورت آدمی کے منہ پر کوڑھ
 کا داغ ہونے سے سب خوبصورتی اُسکی خراب ہو جاتی ہے ایسی طرح لو بھی آدمی تج سے رہت ہو کر کوئی اُس کو اچھا نہیں سمجھتا
 جس دھن کو لوگ اچھا جانتے ہیں وہ ایسا بڑا ہوتا ہو کہ پہلے بیا پار کرتے وقت اپنے اور بیگانے کے ساتھ دشمنی کرنے اور جھوٹے
 سے ملتا ہوں اور رات اور دن اُسکی رچھا کرنے میں چرادر ڈاکو اور راجا اور ذات بھائی کا ڈر لگا رہنے سے اچھی طرح نیند نہیں آتی
 جس میں کوئی لے نہ جاوے اور روپیہ ملنے سے ہمیشہ گن یعنی تماش مینی اور جوا اور جو ہنس اور ذات بھائیوں سے ابھان پیدا
 ہو کر بہت طرح کے پاپ کرنے میں آتے ہیں جس کارن دنیا میں بدنامی اٹھا کر مرنے کے پیچھے نرک جھوگنا پڑتا ہے پریشور نے
 بہت اچھا کیا جو میرا سب دھن جاتا رہا جس دولت میں اتنے اوگن پھر سے میں اُسکو پا کر اچھے کام میں خرچ کر ڈالنا چاہیے
 روپیہ اکٹھا کرنے سے سوائے دکھ کے شکھ نہیں ملتا ہے چاروں کی زندگی میں مایا روپی در ب اور استری کے واسطے بہت
 آدمیوں سے دشمنی کرنا نہ چاہیے جو لوگ بھرت کھنڈ میں آدمی کا تلوں پاکر در ب اور استری اور پتروں کی پرست میں ہیں
 خراب ہوتے ہیں اُن کا سنسار میں جنم لینا بیکار ہے اور اُن کو

بھرت کھنڈ میں ہمارا جنم آدمی کے تن میں ہوتا تو اُس بدن سے جتنی بڑی پردی کو چاہیے پہنچ جاتے اور اب بڑھا پانے اور اندریوں
 کی طاقت گھٹ جانے سے میں کچھ شہد کرم نہیں کر سکتا اس لیے اب جتنے دن میرے جینے میں باقی ہیں اتنے دن اپنی آتما کو کچھ دکھ دے کر
 پریشور کے اسمرن اور دھیان میں خوش رہوں ایسا بچارتے ہی اُسے برکت ہو کر سنیاں لے لیا اور ایک جگہ بیٹھ کر پریشور کا بھجن اور
 اسمرن کرنے لگا جب وہ براہمن شرمین بھیکھ مانگنے جاتا تھا تب شرم کے لوگ اُسکو بچان کر پھلی بات یاد کر کے بہت دکھ دیتے تھے کوئی
 گالی دیکر اُس پر تھوک دیتا تھا اور کوئی دھنڈل چھین کر اور اُسکو رسی سے باندھ کر کتا تھا کہ یہ بڑا سوم اور کبھی ہو کر اب بگا بھکت بنا ہوا
 اے اودھو ایسی طرح وہ براہمن بہت دکھ پانے پر بھی کسی سے کچھ براہ مانکر اپنے من میں بھجنا تھا کہ مجھے کوئی دیر نہ آو آدمی اور لوگرہ اور جاڑا
 اور گرمی اور برسات کچھ دکھ نہیں دیتے سب دکھ اپنی قسمت اور اپنے من سے ہوتا ہے جیسے سنساری آدمی اپنا من چلا کمان ہونے سے
 اچھا اور برکرم کرتے ہیں ویسا دکھ اور شکھ اُنکو بھوگنا پڑتا ہے جسے اپنا من بس میں کر لیا اُسکو کوئی دکھ نہیں ہوتا اور جگہ اور پ اڈک
 کرنے کا کام نہیں رہتا لیکن یہ من جلی زبردست دشمن جلدی بس میں نہیں آتا سن کے کارن ہمیشہ سے دوست اور دشمن ہوتے
 آتے ہیں اور من کے روک لینے سے کوئی دوستی اور دشمنی نہیں رکھتا من کا بچارا ہواست ہوتا ہے اور بدن کا کیا کچھ نہیں ہو سکتا
 سوائے کہ آدمی اپنی استری کو بدن سے لپٹا ہوا در اپنی بیٹی کو بھی گلے لگاتا ہے لیکن من کے کارن استری کو لپٹاتے وقت کا مدیو
 ستانا ہوا در اپنی بیٹی کے گلے لگاتے وقت کا مدیو نہیں جاگتا جسے اپنا من بس میں نہیں کیا اُسکا دھرم اور کرم کرنا بر تھا ہے اس لیے
 من کو سنساری مایا سے روک کر ہر چوں میں لگانا اچھ ہے۔

ادھیائے چوبیسواں

پریشور کو پاپے من ہی کی پریت
 من کے ہارے ہارے من کے جیتے جیتے
 اچھا اودھو وہ براہمن اپنے من کو روک کر ایسا کیانی ہو گیا کہ دوست اور دشمن کو برابر سمجھ کر کسی کے گالی دینے اور مار پیٹ
 کرنے سے کرو دھ نہیں کرتا تھا اسی طرح کا گیان من میں رکھ کر مرنے کے پیچھے بھکت پردی پر پہنچا۔ اس ادھیائے کو پچھ من سے
 کہنے اور سننے والے اپنے من اور کام اور کرو دھ اڈک کے بس نہ ہو کر بھو ساگر یا راتر جا دینے۔

ادھیائے چوبیسواں

کرشنا شری کرشن جی کا حال آدیش اور مایا کا

شری کرشن جی نے کہا کہ اے اودھو آتما پرش اور مایا کا حال الگ کر کے کہتا ہوں سنو جہاں آتما پرش نکلا روپ ہر وہاں باقی اور
 من پہنچنے کی سامر تھ نہیں رکھتے جب اُس پرش کو سنسار پیدا کرنے کی اچھا ہوتی ہے تب وہ پہلے اپنی مایا کو جسکو برکت بھی کہتے
 من پہنچنے کی سامر تھ نہیں رکھتے جب اُس پرش کو سنسار پیدا کرنے کی اچھا ہوتی ہے تب وہ پہلے اپنی مایا کو جسکو برکت بھی کہتے
 میں پیدا کرتے ہیں اُسی مایا سے ساتوک اور راجا اور تاس تین گن پرکٹ ہوتے ہیں جب تک تینوں گن برابر رہتے ہیں تب تک
 کوئی جیو پیدا نہیں ہوتا اور اُنکے گھٹنے اور بڑھنے سے سنسار کی رچنا ہوتی ہے اور میرا پرکاش مایا میں ملارہنے سے بہت توجہ پرکٹ
 ہو کر اُس سے آہنکار پیدا ہوتا ہے اور آہنکار سے بیکارک اور تاس اور تینوں پرکٹ ہوتے ہیں بیکارک سے بچ بھرت
 اور تاس سے گیارہ درانا اندریوں کے مالک پیدا ہو کر جب تک یہ سب الگ رہتے ہیں

تب تک برصا پڑ پڑ کر نہیں ہوتا جبکہ میری شکست سے یہ سب چیزیں اکٹھا ہو جاتی ہیں تب برصا پڑ پڑ کر پیدا ہو کر بہت دیر تک باقی میں شیش ناگ برشین کرتے ہیں اور وہ برصا پڑ پڑ کر میرا ہونٹوں سے روپ کی ناچ سے ایک پھول گل کا نکلتا ہے اسکی ڈار سے برصا پڑ پڑ کر کے رگوں سے سب جو پیداکر کے تیون لوگ کی رچنا کرنے میں دیوتا لوگ سورگ لوگ میں اور دیوتیہ اور داناؤدک باتال لوگ میں اور ننگہ آدک مرت لوگ میں رہ کر اپنے کرم کے موافق سورگ اور نرک کا دکھ سکھ بھوگتے ہیں اور برصا کے ایک دن میں چودہ اندر بدل جاتے ہیں جب برصا دن کے آخر ہو جانے پر شام کے وقت سو جاتے ہیں تب کوئی لوگ نہیں رہتا جب برصا صبح کے وقت اٹھ کر چنا کرتے ہیں تب پھر سب لوگ اور سنسار پرکٹ ہو جاتا اور برصا کے مرنے کے نیچے سوائے پانی کے اور کچھ نہیں رہتا پھر تھوڑی بانی میں اور پانی ان میں اور ان میں بالو میں اور بابو آکاش میں اور آکاش انکار میں اور انکار میں تھوڑی اور نہت تھوڑا یا میں نکر وہ سب میرے نکر روپ میں مل جاتے ہیں۔

ادھیائے چھٹی سو

رجوگن اور ستوگن اور تموگن کا پچھن برن کرنا شری کرشن جی کا اودھو سے

شری کرشن جی نے کہا کہ اے اودھو اب ہم ستوگن اور رجوگن اور تموگن کا پچھن کرتے ہیں تنو کہ جاؤمی میں دیا رکھ کر اپنی اندریوں کے بس میں نمودے اور اچھا اور برا کرم کرنے کا پکار کیا کرے اور کسی کے گالی دینے سے بڑا نہ مانکر پرمشور کا اسمرن اور دھیان کرتا رہے اور سچ بول کر سچا دھرم دھرم رکھے اور سب باتوں کو یاد اور من میں سنو کہ رکھ کر کسی تیزی کی چاہنا نہ کرے اور مٹھا کر پوجا اور سب میں من لگائے رہے یہ پچھن ستوگن کے ہیں۔ اور جو کوئی اسندرا ستری اور اچھا کھانا اور کپڑا اور مکان اور بلوغ وغیرہ سنساری چاہنا رکھ کر اچھا ان سے کسی کا کنا نہ مانے اور جو اچھا کرم کرے اس میں اپنا نام چاہے اور ہمیشہ طاقت اور دولت بڑھانے کی تدبیر کرتا رہے اسکو رجوگن سمجھا جائیے اور جو آدمی کرودھ اور بوجھ بہت رکھے اور جھوٹ بولا کرے اور جو ہنساکرے اور گم کرے اور مانگنے میں بے شرم ہو کر لوگوں کے ساتھ جھگڑا کرتا رہے اور دشمنوں پر اس میں بھرا کر بہت سووے یہ پچھن توگن کے ہیں اور سب چیز کو اپنی سمجھنا اور میرا پیرا پکارنا اور اپنے کو جانا یہ بات تیون گن شے سے ہوتی ہے لیکن میرا بھجن اور دھیان کرنے والے کو ستوگن پیرتاپ سے کچھ چاہنا نہیں رہتی اور تیون گن اٹھوں پر برابر نہ رکھنا پڑھنا کرتے ہیں ستوگن بہت ہونے سے من میں خوشی اور گیان پیدا ہوتا ہے اور رجوگن بڑھنے سے سنساری سکھ کی چاہنا ہوتی ہے اور تموگن بہت ہونے سے چھتا اور کرودھ اور نہت اور اس بڑھ کر جو ہنساکر آدمی کو من چاہتا ہے جاگنا ستوگن اور سونا اور سپنا دیکھنا رجوگن اور آداس ہو کر چھتا میں نہٹے رہنا توگن کے پچھن میں تھوڑا کھانا ساتوی اور اچھا پدارتھ چھوچھو کرنے کے واسطے ڈھونڈھنا راجسی اور جھوچھوچھو بہت کھانا جس میں اجرن ہو جائے تامسی جانا چاہیے اور آتما تیون تیون سے ملا اور سب سے الگ رہتا ہی اور ستوگن سوچاؤ والے سورگ کا سکھ بھوگتے ہیں اور رجوگنی آدمی اپنے کرم کے موافق دکھ اور سکھ بھوگ کر جنم اور مرن سے نہیں چھوٹتا اور تموگنی لوگ پیش آدک چوراسی لاکھ جون میں پیدا ہو کر اپنے کرم کے موافق نرک میں دکھ پاتے ہیں اور سنسار سے برکت ہونے اور میرے چرنوں کا دھیان اور بھکت کرنے والے ہمارے پاس بکھرتے ہیں اور

اگر مستحق چھوڑ کر من میں رہنا ستوگن اور شہر اور گڑھ مستحق میں رہ کر سنساری سکھ کی چاہ رکھنا اور دراپنا اور چوکھیلنا اور پراستری گن کرنا اور بری سنگت میں بیٹھنا توگن اور دیوتا ستھان دیوتا کے تیرتھ جاترا میں رہنا رگوں کے پچھن میں اور گیان چار کھانا ساتوی اور شراوہ آدک سنساری کرم کرنا راجسی اور جو ہنساکر پاپ آدک کرنا تامسی اور میری پوجا اور حبیب میں لگے رہنا رگوں دھرم بھکت چاہیے اے اودھو اسی طرح سب باتوں میں ستوگن اور رجوگن اور تموگن کے پچھن ہو کر کوئی چار آتما تیون تیون سے باہر نہیں جانا تیون سے الگ ہو کر میری پوجا اور رگوں بھکت کرنے والے میرے پاس پہنچتے ہیں۔

ادھیائے چھٹی سو

کرشنا شری کرشن جی کا وہ گیان اودھو سے جو راجا پورو واکو گندھرب لوگ میں ہوا تھا۔

شیام سندر نے کہا کہ اے اودھو جو کو میرے ملنے کی چاہ ہو وہ آدمی کبھی لپٹ اور لوبھی اور جاری اور سنساری پریت رکھنے والے اور اپنا بدن پالنے والے اور آدھرمیوں کی سنگت اور پریت نہ رکھے ایسے لوگوں کی سنگت کرنے سے بھی نرک بھوگنا پڑتا ہے ایسے سادھو اور مہاتماؤں کا ست سنگ کرنا چاہیے جس سے ہرچون میں پریت پیدا ہو جس طرح راجا پورو واکو اسی الہرا کی پریت میں بھنکر خراب ہوا تھا اسی طرح سنساری لوگ استری اور لپٹ کے پاس بیٹھ کر اپنا پر لوک بگاڑ دیتے ہیں اے اودھو ان لوگوں کی سنگت کبھی مت کرنا اتنی اٹھا منکر اودھو نے پوچھا کہ اے تر بھون پت راجا پورو واکو کا حال کس طرح ہوئی ہے بچن منکر مری منوہرنے کہا کہ اے اودھو جس طرح راجا پورو واکو الانام ستری سے پیدا ہو کر اربسی الہرا کے واسطے گندھرب لوگ میں جا بسا تھا وہ سب کھاناؤں اسکندھ میں لکھی ہو اب اس کے گیان ملنے کا حال سنو کہ جب راجا پورو واکو نے گندھرب لوگ میں رہ کر ہزاروں برس اربسی کے ساتھ بھوگ اور بلاس کیا اور من اسکا نہیں بھرا تب میری لچھا سے ایک دن اسے گیان کی راہ سے اپنے من میں بچا کر کیا کہ اتنے دن کا مدیو کے بس ہو کر میں نے سنساری سکھ اٹھا لیکن میری اندریوں کی اچھا پوری نہ ہوئی جس طرح آگ میں لگی ڈلنے سے آگ کی لپٹ بڑھتی جاتی ہے اسی طرح اندریوں کو جتنا بہت سکھ دیوتا ہی چاہنا بھوگ کبھی سنو کہ نہیں ہوتا دیکھو میں بڑھ کا بیٹا ایسا گیانی اور پرتانی ماجا ہو کر اربسی کے جاتے وقت اس کے نیچے اس طرح ننگا اٹھ دوڑا جس طرح گدھا کام کے بس ہو کر گدھی کو کھدیرے جاتا ہے اور اسے جھڑکوا یا بس میں کر یا کہ جیسے نٹ لوگ بند کرنا ہے بس کر لینے ہیں اور میں اس کے بھوگ اور بلاس میں لپٹ کر ایسا اندھا ہو گیا کہ مجھ کو کسی چوڑے کی شرم نہ رہ کر دن رات گزرنے کی بھی کچھ خبر نہ رہی اور ساتون دیپ کے ہزاروں راجا جو میرے آدھن تھے اس میرے گیان پر مہنے لگے یہ ہے کامی پریش استری کے بس ہو جاتے ہیں ان کو اپنا بھلا اور برا دکھلائی دے کر ان کا تیج اور بل اور گیان اور دھرم کچھ نہیں رہتا دیکھو مانس کی پتلی چوچس میں مل اور مونرا اور موادک بھرا رہ کر سب دروازوں سے آشدھرت نکلتی ہے میں ایسا دیوانہ ہو گیا کہ جہاں اندر آدک دیکھتا میرے ساتھ لڑنے کی سادھ نہیں رکھتے تھے وہاں ایک استری نے جیت کر میرا بھان توڑ دیا اور میں اسکی پریت میں پھنس کر ایسا اپنے کو بھول گیا کہ اربسی کے بھجائے رہی مجھ کو کچھ گیان نہ ہوا دیکھو جس بدن کو ماتا اور پتا اور استری اور بھو جن دینے والا مالک اور کال جکر موت پنا بچھے ہر اس نے مجھے کچھ کام نہیں آتا اور پھر اسکو کوئی ایک دن گھر میں نہیں رکھتا ایسے آدمی کو چاہیے

ادھیائے تیسواں

ناش ہونا سب جدبشیوں کا آپس میں لڑکر اور بان مارنا جرانام کیوٹ کا شریکشن جی کے پانوں میں

راجا پر بھیت نے اتنی کھانسی لگائی کہ اسے منہ نہ تھری کرشن ترچون پت کو شاپ پھڑا دینے کی سامرہ تھی پھر کس واسطے انھوں نے جدبشی لوگوں کے اوپر دیا نہیں کی شکدیو جی بولے کہ اسے راجا پر بھیت بسدیونندن پر برہم پریشور کے اوتار کو جو سنساری مایا سے رہت تھے جدبشیوں کا ناش کرنا منظور تھا لیکن آپ نے ان لوگوں کا یا لں کیا تھا اسلئے اپنے ہاتھ سے مارنا اچت نہ جا کر براہمنوں سے شاپ دلایا جبکہ اودھو جی بدری کیدار کی طرف چلے گئے تب شری کرشن جی نے بجا را کہ دو را کا پری میں شاپ نہیں بیایا گیا اس وجہ سے سب جدبشیوں کو پر بھاس چھتر چلنے کے واسطے کہا تب شری کرشن جی کی اگیا سے سواے راجا اگر سین اور بسدیو جی کے سب جدبشی ہاتھی اور گھوڑے اور رتھوں پر چڑھ کر پر بھاس چھتر میں پہونچے اور اسنان دان کر کے اس دن تیرتھ برت رکھکر وہاں ٹک رہے دوسرے دن پریشور کی اچھا سے سب جدبشی مدرا پی کر متوالے ہو گئے اور سمد کنار سے بیٹھ کر اپنی اپنی بڑائی کرنے لگے اور اسی بات پر اسنان کرتے وقت پہلے پانی کے چھٹیوں سے لڑنے لگے پھر آپس میں تیر اور تلوار اور گداؤدک بہت ہتھیار چلنے لگے جس طرح اودھم کرنے والے بیدار شاستر کا بچن جھونٹھا جان کر اپنے من مانا پاپ کرتے ہیں اسی طرح براہمن کے شاپ سے جدبشی لوگ شام اور بلرام کا بچھا نا نہ مان کر جب بلدیو جی سے لڑنے کے واسطے دوڑے تب دونوں بھائی الگ بیٹھ کر اکا تاشا دیکھنے لگے جب لڑتے لڑتے ہتھیار سب کے ٹوٹ گئے اور ہاتھی گھوڑے مار گئے تب اسی تباہ کو جو موہل کی چور سے سمد کنار سے جمی تھی اکھاڑ کر ایک دوسرے کو مارنے لگے دُر با سا رکھیشور کے شاپ سے اُس پتا ور سے مارتے وقت تلوار کی طرح گھاؤ ہو کر سب جدبشی مرنے لگے جیسے گل وقتی استری دوسرے پرش کو دیکھ کر چھب جاتی ہو ویسے کر دودھ پیدا ہونے سے سب جدبشیوں کا ستوگن اور گیان شری سے جاتا رہا جس طرح بانس کا بن آگ لگنے سے جل جاتا ہے اسی طرح دُر بھید پیدا ہونے سے سب باپ بیٹا اور بھائی بھائی آپس میں لڑکر چھین کر دودھ جدبشی ناش ہو گئے جب سوا شام اور بلرام کے اور کوئی زندہ نہیں بچا تب شام سندر نے بلجدر جی سے کہا کہ اب پریشور کا بھار اتر گیا اس لیے ہم اودھم کرے دونوں بھائیوں کو بھی بیکٹھ میں چلنا چاہیے یہ بات سنتے ہی بلجدر جی نے اپنے سب کپڑے اتار ڈالے اور کوہین باندھ کر سمد کنار سے بیٹھ کر جوگ ابھیاس کے ساتھ انتر دھیان ہو گئے تب شام سندر چھتر جی روپ دھارن کر کے شکھ چکر گدا بدیم سمیت سدر کے کنارے ایک پیل کے درخت کے نیچے جا بیٹھے جس وقت ترچون پت درخت سے اٹھنے ہو کر وہنا پانوں اپنا پائین گھٹنے پر رکھ کر بیکٹھ جانے کی اچھا رکھتے تھے اسی وقت بسدیونندن کی اچھا سے جرانام کیوٹ جو ہال بندر کا اوتار تھا دھنکھ بان لے کر وہاں آپہونچا اور اُس نے دور سے مڑی منہ پر کاچکلتا ہوا پانوں دیکھ کر ہرن کے دھوکھے سے ایک بان مارا تو وہ بان یعنی تیر جس میں مچھلی کے پیٹ سے نکلے ہوئے لوہے کا پھل لگا تھا ترچون پت کے چرن پر آکر لگا جب وہ کیوٹ اپنا تیر اٹھانے کے واسطے نزدیک آیا تب شام سندر کے پانوں میں گھاؤ دیکھ کر زرد ہو گیا اور ڈر کے مارے ہتھ پڑا ہوا ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے دینا نا تھ میرے برابر دوسرا کوئی اپرا دھی تھا

باپ کرنے سے میرا دھار کسی طرح نہیں ہو سکتا اس لیے آپ مجھ کو اپنے ہاتھ سے مار ڈالے جس میں میرے سزا پائے کا حال سنکر کوئی دوسرا سنت اور مہاتما کا اپرا دھن کر کے اور اچھا پر بھو جب آپ کی مایا کو بھادک دریا تانہین جان سکتے تب مجھ اودھری اور اگان کو کیا سامرہ ہو جو آپ کی مہاکو پہونچ سکوں جب وہ کیوٹ بہت ہلا پ کر کے مڑی منہ پر کے چرنوں پر لڑے لگات شام سندر نے ہنسر کہا کہ تو کچھ اودھم سے ہو میری اچھا کے موافق تیر سے انجان میں یہ بڑا اپرا دھن ہوا ہے جس میں براہمن کا شاپ جھونٹھا ہو تو دھیرج رکھ تیرے واسطے بیکٹھ سے ہمان آتا ہے یہ بات شام سندر کے منہ سے نکلے ہی بان بڑاؤد بان پر آپہونچا بیکٹھ نا تھ کی اگیا سے وہ کیوٹ دبیہ روپ ہو کر اور بان پر بیٹھ کر بیکٹھ میں چلا گیا اتنی کھانسی لگائی کہ شری کرشن جی نے کہا کہ اے راجا پر بھیت دیکھو جو کوئی ایسے دیندیاں پریشور کی سندن چھوڑ کر دوسرے کا بھروسہ کرتا ہے اُس کو بڑا مورکھ سمجھنا چاہیے اس کیوٹ کے چلے جانے کے نیچے دارک نام سار تھی نے وہاں ہو چکر جیسے مڑی منہ پر کو دھوت کی ویسے ترچون پت کی اچھا سے وہ رکھ گھوڑوں سمیت لڑکر کاش میں چلا گیا اور شری کرشن جی نے دارک نام سار تھی سے کہا کہ تم دارک میں جا کر بسدیو آدک سے جدبشیوں کا حال لگا کر لکھو کھادیکو کلاب دوار کا پری سدر میں ڈوب جائے گی اسلئے سب لوگ اپنے اپنے مال سمیت ارچن کے ساتھ ہستنا پور کو چلے جاویں اور ہماری طرف سے اُن سے کہدینا کہ ہمارے بیکٹھ جانے کا کچھ سوچ نہ مانکر سب استریوں اور بھون اور لوگوں اپنے ساتھ لے جاویں اور جگیاں بننے گیتا میں اُن کو سمجھایا تو وہی بات سچ مانکر ہمارے چرنوں کا دھیان کرتے رہیں اور اے دارک سارا بھون اور سمرن کرنے اور اپنا دھرم رکھنے سے تیری بھی گت ہو جائے گی یہ بات سنتے ہی دارک سار تھی اُن سے بدام ہو کر دوتا بیٹھا ہوا دوار کا کی طرف چلا۔

ادھیائے اکیسواں

جانا شام سندر کا بیکٹھ دھام کو اور مرنا بسدیو آدک اُنکے سوچ میں

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا پر بھیت جب دیوتوں نے اُس کیوٹ کو بان پر چڑھے بیکٹھ کی طرف جانے دیکھا تب برہما اور رور اور گبیر اور برہن اور گندھرب اور بدیا دھر اور چارن اور کرکڑاؤدک سب دیوتا اپساؤن کو ساتھ لیکر اپنے اپنے بالوں پر گاتے اور پانے اور چھول برساتے ہوئے جہان شری کرشن بیکٹھ نا تھ بیٹھے تھے وہاں آکاش میں آکر اس اچھا سے اکٹھا ہوئے کاب ترچون پت بیکٹھ میں آتے ہیں چکر موہنی مورت کی جھب دیکھ لیون نہیں تو چھترس ادبھت روپ کا درشن کمان لے گا ہم لوگ بھی اُنکے اپنے استھان پر لے جا کر دو جاردن اُن کی سیوا کریں گے ایسا پکار کر وہ لوگ شری کرشن جی کے چڑھنے کے واسطے اپنے اپنے لوگ سے مہا اتم ہمان لے آئے تھے جب شام سندر نے دیوتوں کو کاش میں دیکھا تب اپنے بدن میں اپنی اتما کا دھیان لگا کر اُنکے بند کر لی اور اسی بدن سے بجلی کی طرح جھک کر اس طرح بیکٹھ کو چلے گئے کہ بھادک دیوتوں کو بھی اچھی طرح اُن کا سو روپ دکھلائی نہیں دیا اتنی کھانسی لگائی کہ شری کرشن جی نے کہا کہ اے راجا پر بھیت بیکٹھ نا تھ کی مہا اور بھید کو پہونچنا بہت مشکل ہے لیکن سب کو اپنی سامرہ بھران کا گن گاتے ہیں دیکھو جو آپریش جھکان کیسے کیسے بیرون کو مار کر گرو کے مڑے

چلے گئے جبکہ شری کرشن جی کا ہنسنسار میں نہیں رہا تب سنسار میں جنم پا کر کوئی جیتا نہ رہیگا۔ اتنی کتنا سنا کر سوت جی نے سونک آدک رکھیں شور دن سے کہا کہ جب وارک سار جی نے دوا رکامین پوچھ کر سب جڈ بنشیون کے مرنے اور شیا م اور بلرام کے بیکٹھ دھام چلے جانے کا حال بسدیا اور اگر سن سے کہا تب سب لوگ چھوٹے اور بڑے جو وہاں پر تھے روتے روتے بیا کل ہو کر پر جھاس چھپ کر دوڑے جبکہ انھوں نے رن جھوم میں پوچھ کر سمد کے کنارے سب جڈ بنشیون کی لاش پڑی ہوئی دیکھی اور شیا م اور بلرام کا ورشن پایا تب بسدیا اور دیو کی اور راجا اگر سن ہاے مار کر اسی جگہ مر گئے اور رکنی اور ست بھانا آدک آکھوں پٹ رانیان مڑی منوہار دیو تی بلرام جی کی استری چٹا بنا کر جل مرن اور پرمین آدک سب بیرون کی استریان اپنے اپنے پت کے ساتھ سنی ہو گئیں جب اسوقت ارجن نے بھی وہاں پہونکے حال دیکھا اور وارک کے منھ سے شیا م سندر کا اپدیش سنا تب ارجن نے ایسا سوچ کیا کہ جا حال برن نہیں ہو سکتا لیکن شیا م سندر نے جو گیان گیتا میں کہا تھا وہ مجھ کا اپنے من کو دھیرج دیا اور سب کسی نے اپنے اپنے گھر والوں کی لوتھ جلا کر شاستر کے موافق کر یا کر م کیا اور جنگل میں کوئی نہیں بچا تھا انکو ارجن نے واہ دیا جبکہ تین راتیں ہاں ہو گئیں تب ارجن بجر ناچہ اندوہ کے بیٹے اور استریوں اور بوڑھے اور لڑکوں کو جنم گئے تھے اپنے ساتھ لیکر ہستنا پور کو چلے اسوقت سواے رہنے مکان شری کرشن جی کے اور سب دوا رک سمد میں ڈوب گئی اب تک کبھی کبھی مندر شری کرشن جی کا بجلی کی طرح چلتا ہوا دکھائی دے جاتا ہے جب ارجن نے ہستنا پور پہونچ کر سب حال کہا تب جڈ شھر آدک پانچون بھائیوں نے راجگدی ہستنا پور کی پر بھیت کو اور اندر پہونچے اور تھرا کا راج بجر ناچہ کو جو شری کرشن جی کے گل میں بچا تھا دے دیا اور آپ پانچون بھائی برکت ہو کر اتر دشا میں چلے گئے اور ہمارے میں گلر گت پدوی بد پوچے۔ اتنی کتنا سنا کر شکد یو جی نے کہا کہ اے راجا جس دن شری کرشن جی بیکٹھ کو یہ صاے اسی دن سے ست اور دھرم سنسار سے اٹھ کر ان کے ساتھ چلا گیا لیکن جو کوئی اس اسکندھ کو من لگا کر پڑھے اور سنے گا وہ بہت جنم کے پاپوں سے چھوٹ کر گت پادے گا۔

بارھوان اسکندھ

حال کلجگ کے آدمیوں اور راجون کا اور کاٹنا چھک سانپ کا

راجا پر بھیت کو اور کتنا مار کنڈے رکھیں شور کی

ادھیائے پہلا۔ برن کرنا شکد یو جی کا راجا پر بھیت حال کلجگ کے راجون کا

راجا پر بھیت نے اتنی کتنا سنا کر کیا کہ اے من نا تھا آپ نے کہا جس دن شری کرشن جی بیکٹھ کو گئے اسی دن سے ست اور دھرم سنسار سے اٹھ گیا اُنکے پیچھے کوئی راجا ایسا دھرم اتنا نہیں ہوا جو دھرم کو قائم رکھتا اب یہ برن کیجئے کہ جہر کس کے ہنسن میں راجگدی رہی تھی شکد یو جی نے کہا کہ اے پر بھیت شیا م سندر کے رہنے تک دوا پر کلجگ تھا اُنکے پیچھے کلجگ میں جو راجا ہوئے انھوں نے سچائی اور دھرم کو چھوڑ دیا اور تھوڑی عمر رہنے سے کچھ اچھا کر م بھی نہیں کر سکا۔

تب پانڈون کے ہنسن میں تم چکر دتی راجا ہوئے اور تھارے پیچھے بجر ناچہ اور جیمے چکر دتی راجا ہوئے اور جراسندھ کا بیٹا جو شہید ہوا تھا اُنکے ہنسن میں پر جیت نام راجا ہوگا اُسکو سونک منتری مار کر پر دیوت اپنے بیٹے کو راج دے گا اُنکے ہنسن میں تین ہوا تیس برس تک راجگدی رہیگی پھر شش ناگ نام راجا ہوگا اُسکے گل میں کا کورن اور جیمہ وغیرہ پیدا ہو کر تین سو ساٹھ برس تک راج کرینگے پھر مہماندزی نام راجا کے بند بیٹا شور دی سے پیدا ہو کر زبردستی سے سب چھتریوں کا دھرم بگاڑ دیا اور اُسکے ڈر سے سب گئیں چھتری بھاگ کر پنجاب میں جا بسینگے اور پورب کے رہنے والے چھتری شور دھرم رکھینگے اور راجا پند کے آٹھ بیٹے راج کرینگے اور ان آکھوں کو چندر گپت نام داس مار کر آپ راجگدی پر بیٹھ جائیگا اور اُسکے ہنسن میں باری چری اور دیو ہوتی آدک پیدا ہو کر زبردستی تک وہ راجا رہینگے پھر کٹو نام منتری دیو ہوتی کا اپنے راجا کو استری کے سکھ میں پھنسے رہنے سے مار کر آپ راج کرے گا اسی گل میں بسدیا اور بہر متر اور نارائن نام وغیرہ پیدا ہو کر اُنکے ہنسن میں تین سو پینتالیس برس تک راج رہیگا پھر کل نام شود نارائن نام اپنے راجا کو مار کر آپ راجگدی پر بیٹھ جائیگا اُسکے ہنسن میں کرشن اور پورناس آدک پیدا ہو کر تیس پچاسی ساڑھے آٹھ سو برس تک راج کرینگے پھر اچھرتی شہر کے رہنے والے سات امیر راجا ہو کر اور انکو مار کر کا کون کا راج ہوگا اور اُنکے پیچھے چودہ بیٹے ہوں گے سلسلہ سلیمان راجا ہو کر بادشاہ اکلادینگے اور ایک ہزار ننانوے برس تک مسلمانوں کا راج رہیگا اور مسلمانوں کو جیت کر دس چھری تک گرا دے گی راج کرینگے اُنکے پیچھے گیارہ بیٹے ہوں گے برس تک مون کا راج ہوگا۔

اتنے لوگ کلجگ میں نامی راجا ہو کر بھرا ہوا اور شور اور طیج راجا ہونگے اور کلجگ کے راجا اپنا دھرم کو چھوڑ کر استری اور مالک اور گنوکا بدھ کرینگے اور دوسرے کی دولت اور عورت اور زمین زبردستی چھین کر کام اور کرودھ اور لو بھ بہت رکھیں گے اکا حال دیکھ کر ہر جا لوگ بھی اپنے دھرم اور کرم سے نہ رہ کر بہت پاپ کرینگے۔

ادھیائے دوسرا۔ کہنا شکد یو جی کا پچھن کلجگ کے آدمیوں کا

شکد یو جی نے کہا کہ اے راجا پر بھیت کلجگ میں سنساری آدمی ہر روز دیا اور سچائی چھوڑ دینے سے کم طاقت ہو جائیگے۔ اور عسہ تھوڑی ہونے سے کچھ اچھا کر م اُنسے نہیں بن پڑے گا اور راجا لوگ پر جا کو دکھ دیکر چارون حصے لے لیونگے اور برسات تھوڑی ہو کر راج کم پیدا ہوگا اور منگی پڑنے سے پر جا لوگ بھوجن بنا دکھ یا کہ اپنے اپنے برن اور آشم کا دھرم چھوڑ دینگے اور کلجگ میں عمر آدمی کی ایک سو بیس برس کی کبھی ہو لیکن آدھرم کرنے سے وہ پوری عمر کو نہ پوچھ کر اُسکے بھتیجی مر جا دینگے اور کلجگ کے اخیر میں بہت آدھرم کرینگے سب سے بیس یا بیس برس سے زیادہ کوئی نہ بچے گا اور ایسا چکر دتی اور پرتالی راجا بھی کوئی نہو کا جکا حکم سانوں دیپ کے راجا انین جنگے پاس تھوڑا بھی راج اور دیش ہو گا وہ اپنے کو بڑا پرتالی سمجھیں گے اور تھوڑی عمر ہونے پر بھی پر تھوڑی اور دھن لینے کیواسطے آپس میں جھگڑا کرینگے اور اپنا دھرم اور نیا دھرم کو جو آدمی اُن کو روپیہ دے گا اُسکی حمایت کرینگے اور پاپ و رنیہ کا پانچ زکھیں گے اور جوری اور گلم کرنے اور جھوٹے پونے میں اپنی عمر گزار کر دھرم کی کوڑی کے واسطے دشمن ہو جائیں گے اور گنوں کا دودھ بکری کے پلے تھوڑا ہو جائے گا اور برہمنوں میں کوئی ایسا چھن نہیں رہے گا جسے دیکھ کر آدمی بچان سکے کہ یہ برا ہن ہے اور جو آدمی اپنے حق ذات کا

بچ ڈالینگے اور شور و نوک میراگی اور سنیا سی آؤک کا بھیس بنا کر دان لیکر برہمنوں کو منتر پیدیش کرینگے اور آپ کتھا پانچے
 واسطے اوپے سنگھاسن پر بیٹھ کر برہمنوں کو تنچے بٹھالینگے اور اسی طرح بہت پاپ سنسار میں ہو کر ہر بھجن اور
 کم ہو جائے گا اور چاروں جگ کا پھل ہر روز آدمی کے بدن میں پرکٹ ہوتا ہے جسوقت من جب اور گیان اور دھرم کی
 لگے اسوقت مست جگ کا دھرم جاننا چاہیے اور جسوقت لوبھ اور ترشنامی میں بہت پیدا ہو تب ترشیا جگ کا دھرم
 اور جس وقت ابھمان اور کامد اور پریم میں پرکٹ ہو اسوقت دوا پر جگ کا دھرم جانو اور جب جھوٹے اور جھوٹے
 من میں بہت پیدا ہو اس وقت کلجگ کا دھرم جانو۔ راجا پر بھیت نے کلجگ کا بھن سننے ہی بہت ڈر کر پوچھا کہ اسے
 جبکہ کلجگ کا ایسا دھرم ہے تو سنساری جیسوں طرح اڈھار ہو گئے۔ شکر یو جی نے کہا کہ اسے راجا کلجگ میں جگیت اور
 جوگ ابھیا س آؤک کچھ نہیں بن پڑتا لیکن ایک بات ابھی ہو کہ دوسرے جگ میں سنساری آدمی ہے اور دھرم ناما
 دیا وان ہونے پر بھی بہت دنوں تک جگیت اور تپ اور پریشور کی پوجا اور تیرتھ اسنان کرنے سے شکست ہونے سے
 میں پریشور کا نام جینے اور ان کی لیل اور کتھا سننے اور گنگا جی کے اسنان کرنے سے بھوساگر پارا تر جاتے ہیں جس طرح
 براہمن بڑا پانی مرتے وقت نارائن نام اپنے بیٹے کو پکارنے سے بلکھتے ہیں جلا گیا تھا اس طرح کلجگ کے آدمی پریشور کا نام لیتے ہی
 سے جھوٹ کر پوتر ہو جاتے ہیں دوسرے جگ میں دھرم کم تھا جب کسی سے کچھ پاپ ہو جاتا تھا تب وہ لوگ پراشچٹ سکا کر داتے
 میں بہت دھرم ہونے سے کوئی پراشچٹ نہیں کر سکتا ایسے دیندیاں بھگوان اپنے نام لینے والے کو سب پاپوں سے چھڑا کر جہنم
 میں تپ بھی کلجگ کے اگیان آدمی دن رات سنساری سنگھ میں لپٹے رہ کر ایک ساعت پریشور کو یاد نہیں کرتے اور زبان سے یہودہ بکا کر
 مگر پریشور کا نام نہیں لیتے کلجگ میں کیوں پریشور کا نام لینے اور پوجا اور دھیان اور ہر بھجن کرنے اور انکی کتھا اور لیل سننے اور
 سے سنساری لوگوں کا سب دکھ اور پاپ اور اگیان جھوٹ جاتا ہے اور جب انکے ہر دے میں نارائن جی کی کرپا سے گیان روپی
 روشن ہوتا ہے تب وہ مایا روپی اندھیار سے باہر نکل کر نکلت باتے ہیں اور آدمی ست جگ میں تپ اور ترشیا میں جگیت اور
 میں پوجا اور کلجگ میں بھجن اور اسمرن کرنے سے کرتار تھ ہوتا ہے اسے راجا تم بھی شری کرشن جی کی سانولی صورت کا دھیان
 ہر دے میں لگاؤ تو چھڑکھی روپ ہو جاؤ گے اور تم نے کلجگ کے لوگوں کے اڈھار ہونے کا جو دھرم پوچھا تھا وہ ہے
 روپی سدر سے پارا ترنے کے واسطے پریشور کی لیل اور کتھا سننا اور پڑھنا جانا چاہیے اس سے انکم کوئی دوسری تدبیر
 ہے اور یہ شری مدھاکوت پڑان جو برصا جی سے نارو میں نے سنگھ بید بیاس جی کو بتلایا اور میں نے ان سے پوچھا کہ
 جب کہ یہی کتھا سوت جی نیم سار مشرکھ میں سونک آؤک اٹھاسی ہزار پریشور دن کو منادینگے تب یہ امرت روپی کتھا کلجگ
 میں پرکٹ ہو کر سنساری لوگوں کو بھوساگر پارا ترے گی۔

ادھیائے چوتھا

برن کرنا شکر یو جی کا حال اگن اور جل وریا یو آؤک کا راجا پر بھیت سے

شکر یو جی نے کہا کہ اسے راجا پر بھیت برصا جی کے ایک دن میں چوہ اندر راج کرتے ہیں سندھیائے پرے ہونے سے تینوں لوک
 کے سب جیوں کا ناش ہو جاتا ہے اور اسی دن کے برابر برصا جی کی رات بھی ہوتی ہجرات کے وقت برصا جی سو رہتے ہیں اور جب
 برصا جی کی عمر پوری ہونے پر مہا پرے ہوتی ہے تب سیکڑوں برس پہلے سے ابھن یعنی سوکھا پڑتا ہے اور ناز نہ پیدا ہونے سے
 سب جیوں کے بھوکھ کے مر جاتے ہیں اور باتاں میں شیش ناگ جی زہر گل کر کا ش میں سورج اپنا تیج پرکٹ کر کے چودھون
 لوک کو جلا دیتے ہیں پھر سنگھ راجا کے پانی برسانے سے زمین پر سوائے پانی کے اور کچھ دکھلائی نہیں دیتا اور جل اگن میں اور اگن پاپ
 میں اور پاپ آؤک کا ش میں اور آؤک کا ش میں اور یہ پانچوں تھوہنکار میں اور آؤک کا ش میں اور مست تھوہنکار میں اور پاپ پریشور
 روپ میں سما جاتی ہو کیوں نارائن اپنا شیش پیکھ چکا اور ادرانت کوئی نہیں جانتا ہے اور ان کے پاس میں اور شہلا رستوں اور
 رجوگن اور رتھوگن آؤک نہیں پہنچ سکتے باقی رہ جاتے ہیں یہ بھن مہا پرے کے میں اور جاگنا اور سونا سکھیت اور سنساری بہت
 مایا کے گنوں سے جانا چاہیے اور آپریش بھگوان کو گیان روپی انکے دیکھنے سے مایا روپی سنسار جھوٹا معلوم ہوتا ہے جس طرح
 کپڑے میں سوت کے تار ہوتے ہیں اسی طرح سب جیوں میں پریشور کی شکست موجود رہتی ہے جس نے یہ سورج روپی گیان بھاسکے
 ہر دے میں کام اور کرودھ اور لوبھ کا اندھیار نہیں رہتا اور وہ دیتا اور دیتیہ اور آدمی اور پس آؤک چوراسی لاکھ جون کو برابر
 سمجھ کر کسی کے ساتھ دشمنی اور دوستی نہیں رکھتا جس طرح جی جلنے سے چراغ کا تیل کم ہو کر تیل چک جانے پر چراغ بجھ جاتا ہے
 اور تیل کا جلنا کچھ معلوم نہیں ہوتا اسی طرح کال پش ہر روز تیج اور بل اور عمر گھٹانے گھٹانے موت پہنچنے سے سب جیوں کو
 مار ڈالتا ہے اور اگیانی آہنی اپنا مرنا یاد نہیں رکھتا ایسے جو کوئی کال روپی نہیں جھوٹا چاہے وہ ہر بھجن اور اسمرن کے بھوساگر
 پارا تر جائے۔

ادھیائے پانچواں

برن کرنا شکر یو جی کا است پریشور کی راجا پر بھیت سے

شکر یو جی نے کہا کہ اسے راجا پر بھیت شری مدھاکوت میں سب لیل اور چتر پریشور کے کھے ہیں اور شری مدھاکوت پڑان کو ان
 پریشور کا روپ سمجھنا چاہیے جنکی ناچ سے مکمل کا پھول نکلنے سے برصا جی پیدا ہوے اور انھوں نے شری مہادیو جی کو
 پیدا کیا تھا تم چھک سانپ کے کاٹنے اور اپنے مرنے کا کچھ ڈر نہ رکھ کر سب جگ پڑتا پشش کو موجود دیکھ کر اور آدمی
 پید کیا تھا رانت میں کیوں پریشور اپنا شیش پشش کو جو پیدا ہونے اور مرنے سے بہت میں تیج جانو اور سب ہوا سنسار کا
 مدھیہ اور انت میں کیوں پریشور اپنا شیش پشش کو جو پیدا ہونے اور مرنے سے بہت میں تیج جانو اور سب ہوا سنسار کا
 جھوٹا سمجھو تب تم کو معلوم ہو گا کہ کون کسی کو کاشا ہوا ہے اگیان اور پریشور کی مایا سے سنساری لوگ پیدا ہونا اور مرنا آدمی
 جھوٹا سمجھو تب تم کو معلوم ہو گا کہ کون کسی کو کاشا ہوا ہے اگیان اور پریشور کی مایا سے سنساری لوگ پیدا ہونا اور مرنا آدمی
 جھوٹا سمجھو تب تم کو معلوم ہو گا کہ کون کسی کو کاشا ہوا ہے اگیان اور پریشور کی مایا سے سنساری لوگ پیدا ہونا اور مرنا آدمی

پانی بھرے ہوئے برتن میں چھایا پڑنے سے دوسرے سورج دکھائی دیتے ہیں اور برتن ٹوٹ جانے سے سورج کا ناش نہیں ہوتا۔ اسی طرح تن پیدا ہونے سے پیدا ہونا اور اس کے ناش ہونے سے مرنا کما جاتا ہے اسلئے برہما تاکو سورج روپنی جانکر بدن برتن کی طرح سمجھنا چاہیئے اور یہ بدن پانچ کرم اندری اور پانچ گیان اندری اور پانچ تنو اور سورج من اور مہرہ سترہ ملکر تیار ہوتا ہے۔ پھر ہر نے کی سامت ہوئی ہے جبکہ وہ ہر کاش بدن سے نکل کر الگ ہو جاتا ہے تب بدن مردہ ہو کر سوا سے نکلنے اور سڑ جانے کے کچھ کام نہیں آتا اور جو راسی لاکھ جون میں نارائن جی کی شکست ہو کر باہر بھی وہی پریشور کال روپ سے رہتے ہیں سو تم اپنا بدن مایا کا بنا ہوا سمجھ کر ہر تاکو بدن سے الگ جانو۔ پھر ان کے شاپ کے موافق چھک سانپ کے کاٹنے سے آج تمھارے اس لیے پریشور کے چرنون کے دھیان اور اسمن میں من لگا کر اس بات کا بشواس جاؤ کہ بہت جنون کے پاپ نارائن نام لینے سے چھوٹ جاتے ہیں اور بھاگوت پڑان سننے سے اب تمھاری گت ہونے میں سندھید نہیں رہا جب تم شام سندر کا دھیان کرنا لگتے تم کو سنائی ہو کر گئے تب انکی جوت میں لین ہو جانے سے اس تن چھوٹنے کا گیان تم کو یاد نہیں رہے گا ایسا مول شتر جس میں سب گن پریشور کے لکھے ہیں ہم نے تم کو سنایا اس سے زیادہ تم کو ن بستی چاہتے ہو اس امرت روپنی تمھارے کو پچھنے اور سننے والے ضرور شکست پدوی پر پہنچتے ہیں۔

ادھیائے چھوٹان

کاٹنا چھک سانپ کا راجا پر بھیت کو

سوت جی نے سونک ادک رکھیشور دن سے کہا کہ جب شری مدحاکوت سات دن میں سنکر راجا پر بھیت کا گیان جاتا رہا اور ہر تاکو بدن سے الگ اور سب جگہ موجود دیکھنے میں بدن کی پریت چھوٹ گئی تب راجا نے شکد یو جی کی پوجا دیدھ پوریک کر کے اور چرنون پر گر کر اور ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا کہ میں نا تھ آپ نے میرا سندھید اور سوت چھوٹ کر مجھے اوتھار کیا مہا تھما اور اپکاری لوگ سے اگیان آدمی کو جو بیچ اندھیار سے کنوین دیا مہ اوہ استری اور لکھون کے پڑا رہتا ہے گیان روپنی رسی سے نکال کر چھو سا کر پانچ دیئے ہیں اور یہ بھاگوت پڑان جسکے اوتھار اور انت میں شری کرشن جی کا مہا تم لکھا ہے سنکر میرا من ہر چرنون میں لین ہو گیا اسلئے اب مجھکو چھک سانپ کے کاٹنے کا اور اپنے مرنے کا کچھ ڈرن نہیں رہا آج ساتویں دن چھک سانپ کے کاٹنے میں یہ تن چھوڑ دو لگا آپ اگیا دیوین تو میں بولنا چھوڑ کر شام سندر کے سوروپ کا دھیان لگاؤں شکد یو جی نے کہا کہ اسوقت تم کو ہر چرنون کا دھیان کرنا ضرور چاہیئے جب یہ بات سنکر راجا پر بھیت آنکھ بند کر کے شری کرشن جی کا دھیان کرنے لگے اور شکد یو جی اور سب رکھیشور وہاں سے اٹھ کر اپنے اپنے استھان پر ملے گئے تب چھک سانپ ہر دن رہے اپنے استھان سے براہمن روپ دھر کر پھیت کو کاٹنے جیسا کہ اس وقت کشپ جی کی اگیا سے دھن انتربہ

روپ چھک نے دھنوتربہ کو دیکھ کر چچا کہ تم کہاں جاتے ہو تب دھنوتربہ نے جواب دیا کہ آج ہستنا پور میں چھک سانپ راجا پر بھیت کو کاٹنا گایا اسلئے میں اسکا زہر اتارنے جاتا ہوں یہ بات سنکر راجا روپ براہمن نے کہا کہ تم چھک سانپ کے کاٹنے ہوئے کو اچھا کر سکتے ہو دھنوتربہ نے بولے کہ چھک کیا مال ہو کسی طرح کا سانپ کاٹے تو میں اچھا کر سکتا ہوں یہ بات سنکر اسنے کہا کہ چھک سانپ میں پانچ برہمن ہیں ایک درخت کو کاٹتا ہوں تم اسکو پھر ہر کر دو تو میں جانوں کہ تم پر بھیت کا زہر اتار سکو گے دھنوتربہ نے کہا اچھا جیسے چھک نے اسی جگہ ایک برگد کے درخت میں کاٹا ویسے وہ درخت ایک لوہار سمیت جو اسپر چھایا ہو لکھ کاٹتا تھا چھک کے زہر سے جگر راکھ ہو گیا دھنوتربہ نے آپن کر کے اور سنجونی شتر چھک جیسے راکھ پر پانی کا چھٹھا مارا ویسے راکھ سے ڈالی اور پتے لکھ دو گھڑی میں پھر وہ درخت جیوڈن کا تیون تیار ہو گیا اور لوہا لکھنی کاٹنے والا بھی جی اٹھا یہ حال دیکھتے ہی چھک سانپ گھبرا کر دھنوتربہ سے بولا کہ اے مہاراج تم کس چیز کی چاہ رکھ کر پھیت کا زہر اتارنے کے واسطے چلے ہو دھنوتربہ نے جواب دیا کہ ایسے دھرماتاراجا کو جس سے بہت لوگوں کا بھلا ہوتا ہے جیلا کر کھٹھ مانگا درپ پادینکے چھک بولا کہ اے مہاراج تم صرف زہر اتارنے ہی کا متر جانتے ہو یا اور بھی کچھ گیان رکھتے ہو تب دھنوتربہ نے کہا کہ میں باضی رجال و استقبال تینوں وقت کی بات جان سکتا ہوں یہ بات سنکر چھک نے کہا کہ اے وج راج پہلے تم یہ بچارو کہ راجا پر بھیت کی عمر پوری ہو چکی یا اور بھی کچھ باقی ہو دھنوتربہ نے اپنی بدلی سے بچار کر کہا کہ پھیت کی عمر پوری ہو کر اب تھوڑی دیر کے مرنے میں رہ گئی ہے یہ بات سنکر چھک بولا کہ اے مہاراج جب ایسا ہے تب تمھارا شتر اسکو فائدہ نہیں کریگا اگر اسکی عمر کچھ اور ہوئی تو تم اسکو ضرور جلا دیتے اور جو تم کو درپ کی چاہ ہو تو مجھ سے لیکر اپنے گھر چلے جاؤ دھنوتربہ نے کہا کہ بہت اچھا تب چھک نے ایک درخت کے نیچے گڑی جو تم کو درپ کی چاہ ہو تو مجھ سے لیکر اپنے گھر چلے جاؤ دھنوتربہ نے کہا کہ بہت اچھا تب چھک نے اپنے گھر کو چلا گیا اور چھک ہستنا پور آئی درپ دکھا دی دھنوتربہ اسکو کھو کر جتنا اس سے اٹھ سکا اتنا روپیہ لے کر وہاں سے اپنے گھر کو چلا گیا اور چھک ہستنا پور میں ایک کیرٹے کا روپ بنکر ایک پھول میں بیٹھ رہا جب کہ براہمن نے وہ پھول اٹھا کر راجا پر بھیت کو دیا تب کیرٹہ روپنی چھک نے پھول سے نکل کر جیسے پر بھیت کو کاٹا ویسے بدن راجا پر بھیت کا جگر راکھ ہو گیا اور چھین آقا دیہہ بان پر بیٹھ کر بلنٹھ میں پہنچا اور چھک سانپ وہاں سے اٹھ کر اندر لوک کو چلا گیا یہ حال دیکھ کر چھنے لوگ اس جگہ بیٹھے تھے رونے لگے اور شہر کے سب استری اور پریش یہ حال سنکر ڈاسوچ کرنے لگے اور جمنیے لے کر پھیت اپنے باپ کو واہ دے کر شتر کے موافق اسکا اکرم کیا اور شتر لون کی اچھاسے راج سنگھاسن پر بیٹھا اور جو لوہار درخت کے ساتھ جگر بھرجی اٹھا تھا اس نے ہستنا پور آکر جو باتیں چھک سانپ اور دھنوتربہ سے ہوئی انھیں جیون کی تیون سب لوگوں سے کہدین یہ حال پر بھیت کے دن نے سنکر چھک سانپ سے بہت برا مانا جب کہ جمنیے کو بارہ برس گدی پر بیٹھے ہو چکے تب اس نے بھی مترون کے مرنے اپنے باپ اور بھینٹ ہونے چھک اور دھنوتربہ کا سنکر بہت کر دھ کیا اور کہا کہ دیکھو چھک نے فرنگی رکھ کے اپنے دینے سے میرے باپ کو کاٹا تو اس کا قصور نہیں تھا لیکن اسنے دھنوتربہ کو واہ میں درپ دے کر ہستنا پور آکر دینا منع کیا اپنے میں اسکو اپنا دشمن جانکر اس طرح سب سانپوں کو اپنے باپ کے بدلے جلا دو لگا کہ صبر باخون کا بیج دنیا بات بچار تے ہی جمنیے نے براہمن اور رکھیشور دن کو بلا کر کہا کہ آپ لوگ کوئی ایسی جاتی لکھ کر اپنے جس میں سب ستر جگتہ کرتے ہیں سب سانپ آپ سے آپ کر جاتے ہیں

وہی کرو جیسے نے ساروت براہمن کو اجارج بنا کر وہ جگیت کرنا شروع کیا تب منتر کے پرجاؤ سے ہزاروں سانپ اپنی جگہ پر
 دوڑے ہوئے وہاں چلے آئے اور اپنی اچھاسے منتر دینے لگے وقت اگن کنڈین گرنے اور چلنے لگے جبکہ اسی
 کر ڈرون سانپ اُس جگہ میں جگہ کر کے اور چھک اپنے پران کے ڈر سے راجا اندر کی شرمن میں جا بھیا اسلئے جگہ شالاہن
 نہیں ہو چا تب جیسے نے براہمنوں سے پوچھا کہ ہمارے سب سانپ جگہ کر رہے جاتے ہیں لیکن تم چھک میرا دشمن ابھی تک کیوں
 نہیں آیا براہمنوں نے جواب دیا کہ تم چھک سانپ راجا اندر کی چھاکر نے سے اب تک یہاں اگر نہیں جلاہی بات سنکر جیسے نے جگہ
 کر کے دے براہمنوں سے کہا کہ اے ہمارے دشمن کی چھاکر نے سے اندر بھی مارا دشمن پھر اچھا رانتراہی سامنے نہیں
 رکھتا جس میں تم چھک اندر بیت اگر چل جاوے رکھیشورون نے جواب دیا کہ پریشور کی دیا سے منتر میں سب سامنے جواب ہلا
 تمہارے کئے سے ایسا ہی منتر پڑھیں گے جیسے براہمنوں نے وہی منتر پڑھ کر اگن کنڈین آہستہ ڈالی دیے سنگھاسن راجا اندر
 جگہ نیچے وہ سانپ چھپا تھا چھک سمیت اُٹا ہوا حال دیکھ کر بائسک ناگ کے ناتی استیک نے برہست گرد سے کہا کہ
 آپ کچھ سماتیا اندر اور چھک کی نہیں کریں گے تو وہ دونوں اگن کنڈین جگہ کر جاوینگے تب برہست گرد نے استیک کو ساتھ
 ہوئے جگہ شالاہن جا کر اگن گیس کو تری براہمن جگہ کر کے دے سے جو اُنکے کل میں تھا کہا کہ تم لوگ آہستہ دینے میں تھوڑی
 دیر لگا کر بھی دھجنا پورن آہستہ کی جیسے سے مانگ لیو جس میں اندر اور چھک کا پران ہے جب کہ منتر کے پرجاؤ سے اندر کا
 چھک سانپ سمیت اُٹتا ہوا جگہ شالاہن آہو چا تب برہست گرد اور استیک نے بہت استت کر کے جیسے سے کہا کہ راجا
 راجا ہر چھپت کو براہمن کے شاپ سے مرنا لکھا تھا اس میں تم چھک کا کچھ قصور نہیں ہے اور تم چھک سب سانپوں کا راجا ہو کر اہم
 پنے سے وہ نہیں مر سکتا اور تم جو یہ سمجھتے ہو کہ چھک کے کاٹنے سے ہمارا باپ مرا سو یہ بات گیان کے بل پر پھرا اور جینا اور
 اور سکھ اور ہان اور لاجہ پریشور کی اچھا اور اپنے نصیب سے ہوتا ہو دیکھو جس طرح سنساری لوگ آگ سے جلنے اور
 ڈوبنے اور پھیر سے مارنے اور سانپ کے کاٹنے اور گھاؤ کے لگنے اور مکان کے گرے اور ہر کے دینے اور بہت طرح
 روگ آدک سے جیسا جگہ نصیب میں لکھا رہتا ہو مرنے میں لیکن ایک بہانہ ہو کر موت کا نام کوئی نہیں لیتا اسی طرح
 باپ بھی اپنی برادر بدھ کے موافق چھک سانپ کے کاٹنے سے مر کر گت بدوی پر پوچھا اور تم نے ایک چھک کے بد سے کر ڈرون
 سانپ بنا پورا دھ جلا کر اڑا دے کیا فی اور دھس راتا کو ایسا نہ چاہیے آپ کر وہ دھ اپنا چھاکر کے یہ جگہ ست کر ڈرون پریشور
 کا مرنے اپنی پرادر بدھ سے سمجھ کر اور سانپوں کو نہ جلاؤ کسی کے مارنے سے کوئی نہیں مرنے اور اگن پریشور کو دندوت کرنا چاہتے
 جنگی مایہ سے لوگوں کو یہ ابھان پیدا ہوتا ہے کہ ہم نے اپنے دشمن کو مار کر جیت لیا نارائن جی کیوں یہ بات کہنے کے واسطے
 بنا کر مارنا اور جلا نا سب کا اپنے آدھین رکھتے ہیں دوسرے کو یہ سامنے نہیں ہو کہ اُس میں دم مار کے جب یہ بات
 برہست گرد اور استیک ناگ سے سنکر راجا جیسے کو گیان پیدا ہوا تب اُس نے براہمنوں سے کہا کہ پورن آہستہ
 ڈالو اُس وقت چھک نے یہ بردان راجا جیسے کو دیا کہ جو کوئی ہمارا اور تمہارا نام اسمرن کرے گا اُس کو کوئی سانپ
 جب جیسے نے رکھیشورون اور براہمنوں کو دھجنا دے کر پرا کیا تب برہست گرد جنگی دیا سے اندر اور چھک کیوں
 بچا تھا اُن کو اپنے ساتھ لے کر چلے گئے۔

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

اسکند

ادھیائے نو آن

مہاپرے کا تماشہ دکھانا نارائن جی کا مارکنڈے رکھیشور کو

کے پہلے یہ بتائیے کہ مارکنڈے جی نے اتنی بڑی عکس پانی تھی سو تھوڑا سا
 جب مارکنڈے رکھیشور نے سنتاں پیدا ہونے کے واسطے دیوتوں نے درشن
 کیا کہ اسے رکھیشور تیرے بھاگ میں بیٹا نہیں لکھا ہے لیکن تب اور ہوم کے پر تپ سے تیرے ایک بیٹا ہو کر بارہ برس
 عمر میں مر جائے گا یہ سن کر رکھیشور نے بے کیا کہ میں سنتاں پیدا ہو کر اچھا رکھتا ہوں بارہ برس کا ہو کر مر جا
 تو میں صبر کرونگا جب دیوتوں کے ایشیر باد سے مارکنڈے کے بیٹا پیدا ہو اب مارکنڈے رکھیشور نے اس کا نام مارکنڈے
 بڑی خوشی منائی جب وہ لڑکا بارہ برس کا ہوا تب اس کے ماما پتا رو نے اسے مارکنڈے نے ان کو روتے ہوئے دیکھا
 ہم لوگ کہ تم لوگ کس واسطے اتنا بلا پ کرتے ہو انھوں نے کہا کہ اسے ویشا اب غم سے مرنے کا دن نزدیک آ رہا ہے
 اور بتانے کہا کہ اسے بیٹا نارائن جی کی دیا سے سب کام آدمی کے پورے ہوتے ہیں یہ بات سنتے ہی مارکنڈے
 پریشور کا تپ اور دھیان کرنے لگے جب ان کو چھ منو تر تپ کرتے کرتے بیت گئے تب راجا اندر نے ڈر کر بچا کر
 کر کے میرا اندر اس جھین لگا ایسا بچا رہے ہی اندر نے کا دیو اور رست رست اور گندھرب اور اپسراؤں کو مارکنڈے
 جھنگ کرنے کے واسطے بھیجا انھوں نے ہما چل پہاڑ سے اتر کی طرف بھر راندی کے کنارے جہاں مارکنڈے
 بیٹھے ہوئے تپ کرتے تھے پہونچ کر دیکھا کہ وہاں گھنے گھنے درختوں کی چھایا ہو کر بہت طرح کے خوشبودار
 لگے ہوئے ہیں اور کوکلا اور مور آدک بہت بھی وہاں بیٹھے ہوئے اپنی شہا و فی بولیاں بول رہے تھے اور گندھرب
 لگین اور گندھربوں نے بہت باجا بجا کر چڑھ راگ اور چھتیل راگنی گائے اور کا دیو نے کوکلا روپ چلے اور
 چلایا اور رست رست کی مہاسے اچھے اچھے باغ وہاں تیار ہو کر شیتل مند سنگندھ ہوا بننے لگی جب ناچے طرح
 اپسرا کا کپڑا ہوا سے اڑ گیا تب وہ ننگے بدن گیند اچھالتی ہوئی مارکنڈے کے پاس چلی آئی لیکن مارکنڈے کا چہرہ
 چلا نماں نہیں ہوا جب بہت تدبیر کرنے پر بھی کا دیو اور اپسراؤں کا کچھ زور نہیں چاہا تب وہ لوگ شا
 ڈر سے بھاگ کر کاٹتے ہوئے اندر کے پاس پھرتے اور بہت شرمندہ ہو کر کہا کہ ہمارا کچھ زور مارکنڈے پر نہیں
 اندر آدک دیوتوں نے بہت تعجب مانا اور دیوتا لوگ مارکنڈے جی کے درشن کے واسطے آپ وہاں بجا بیٹھا
 جتنی بایں سنت کر کے چلے آئے جب اسی طرح کچھ دن مارکنڈے جی کو تپ کرتے بیٹھے تب نارائن جی آئے وہاں
 بنا کر مارنا دیکر وہاں گئے اور اپنے چتر بھی روپ کا درشن مارکنڈے جی کو دے کر کہا کہ جو کچھ تمھارا چتر ہو سو
 پر بہت کرو اور جی نے بیگنٹہ ناخو کو دیکھتے ہی دندوت کی اور پر کرنا اور اسنت کرنے کے تیجھے پتھر جوڑ کر
 ڈالو اس وقت چھک نے یہ بڑی چاہتا ہوں تر بھون پت نے کہا کہ تم ایک کلپ تک جیتے رہو کوئی یہ کہہ کر
 جب جیتے نے رکھیشور وں اور
 بچا تھا ان کو اپنے ساتھ لے کر چلے

نے سونک آدک رکھیشور سے کہا کہ جب مارکنڈے جی برصا جی کے ایک دن کے برابر عمر ہو جائے پر بھی
 اور دھیان کرتے رہے تب کچھ دن کے تیجھے نارائن جی نے مارکنڈے جی کو چدرشن دیکر کہا کہ اب تم کیا چاہتے
 ہیں یا پھر جوڑ کر لو گے کہ اسے ہا پر بھو اب غم کو کسی چیز کی چاہ نہیں ہو لیکن آپ کی مایا کا تھوڑا سا تماشہ دیکھا چاہتا ہوں کہ
 وہاں جیوں کو پیدا کر کے زناش کر دیتے ہیں بیگنٹہ ناخو نے کہا کہ بہت اچھا آج کے ساتوین دن ہم تم کو اپنی مایا
 ہوشیار کر دیتے کہ وہ بھول جانا بھولنے سے تمھارا پتہ نہیں لگے گا مارکنڈے جی نے کہا کہ اے تر بھون پت
 کو بھی بھولو لگا جب یہ ت سکر نارائن جی بیگنٹہ کو چلے گئے تب مارکنڈے جی بھی وہاں سے اپنے استھان پر
 جب مارکنڈے جی نے ندی کے کنارے بیٹھ کر تپ کرتے وقت مہاپرے کا تماشہ دیکھنا چاہا تب کیا
 ہوا کہ ایک لڑکا سے لڑی اندھی اٹھ کر بارے دھول کے اندھی لگا چھ گیا یہ حال دیکھ کر مارکنڈے جی نے اپنے من میں
 نے آج تک اسے آنے کو بھی نہیں دیکھی تھی پھر چاروں طرف سے پانی اُمنڈتا ہوا اگر جہاں وہ بیٹھے تھے وہاں اچھا
 تماشہ دیکھ رہے تھے پانی کی لکڑی کے گھنے غوطہ کھا کر پانی میں ڈوب جاتے تھے کبھی پانی کے زور سے اڑ پڑھل آتے
 تھے یا کبھی گھڑیاں پانی کے جانور ان کو نگل جاتے تھے اور کبھی ان کو اپنے منھ سے اگل دیتے تھے جبکہ مارکنڈے جی
 ان تماشوں سے ان کا یہی حال رہا تب وہ اپنے من میں بہت شرمندہ ہو کر کہنے لگے کہ دیکھو مجھ سے بڑی چوک
 جوار والے اس مال کو پہونچا اب پریشور سے یہ اچھا رکھتا ہوں کہ وہ دیا کر کے مجھ کو اس پانی سے جیتا
 لے کر لے کر لے کر اس مال کو پہونچا اب پریشور سے یہ اچھا رکھتا ہوں کہ وہ دیا کر کے مجھ کو اس پانی سے جیتا
 لے کر لے کر لے کر اس مال کو پہونچا اب پریشور سے یہ اچھا رکھتا ہوں کہ وہ دیا کر کے مجھ کو اس پانی سے جیتا

اور سدرج اور چندر اور
 اور سدرج اور چندر اور
 اور سدرج اور چندر اور

اور سدرج اور چندر اور
 اور سدرج اور چندر اور
 اور سدرج اور چندر اور

اور سدرج اور چندر اور
 اور سدرج اور چندر اور
 اور سدرج اور چندر اور

کہ پہلے یہ بتائیے کہ مارکنڈے جی نے اتنی بڑی عمر سطح پانی تھی سو تیرا
 جب مارکنڈے رکھیشور نے سنتاں پیدا ہونے کے واسطے دیوتوں سے بہت تپ اور ہوم کیا تب دیوتوں نے درشن
 کیا کہ اسے رکھیشور تیرے بھاگ میں بیٹا نہیں لکھا ہے لیکن تپ اور ہوم کے پر تپ سے تیرے ایک بیٹا ہو کر بارہ برس
 عمر میں مر جائے گا یہ سنکر رکھیشور نے بنے کیا کہ میں سنتاں پیدا ہو کر اچھا کرتا ہوں بارہ برس کا ہو کر مر جاؤں
 تو میں صبر کروں گا جب دیوتوں کے اشیر باد سے مارکنڈے کے بیٹا پیدا ہوا مارکنڈے رکھیشور نے اس کا نام مارکنڈے
 بڑی خوشی منائی جب وہ لڑکا بارہ برس کا ہوا تب اس کے ماما پتا رونے سے مارکنڈے نے ان کو روٹے ہوئے
 پوچھا کہ تم لوگ کس واسطے اتنا بلاپ کرتے ہو انھوں نے کہا کہ اسے بیٹا اب مارے مارے مارے مارے مارے مارے
 ہم لوگ روتے ہیں یہ سنکر مارکنڈے بولے کہ سنسار میں کوئی ایسا آپا ہے بھی جس کے کرنے سے ہم جیتے رہیں
 اور بتانے کہا کہ اسے بیٹا نارائن جی کی دیا سے سب کام آدمی کے پورے ہوتے ہیں یہ بات سنتے ہی مارکنڈے
 پریشور کا تپ اور دھیان کرنے لگے جب ان کو چھ منو تر تپ کرتے کرتے بیت گئے تب راجا اندرنے ڈر کر بچار کہ یہ
 کر کے میرا اندر اس چھین لگا ایسا بچارتے ہی اندرنے کا مدیو اور رست رست اور گندھرب اور اپسر اور ان کو مارکنڈے
 بھنگ کرنے کے واسطے بھیجا انھوں نے ہمارے اچھل پہاڑ سے اتر کی طرف بھر راندی کے کنارے جہاں مارکنڈے
 بیٹھے ہوئے تپ کرتے تھے پوچھ کر کیا دیکھا کہ وہاں گھنے گھنے درختوں کی چھایا ہو کر بہت طرح طرح کے خوشبودار
 گے ہوئے ہیں اور کوکلا اور مور آدک بہت بھی وہاں بیٹھے ہوئے اپنی شہا و فی بولیاں بول رہے گا راجا ہو کر
 موہت ہو گئے جب پرانہ کال مارکنڈے اگن ہو کر کر کے وہاں پر بیٹھے اسی وقت سب اپسر اس کے مینا اور جینا اور
 لگین اور گندھربوں نے بہت باجا بجا کر چڑچڑاگ اور چھیل رانگی گائے اور کا مدیو نے کوکلا روپ چلنے اور
 چلایا اور رست رست کی مہاسے اچھے اچھے باغ وہاں تیار ہو کر شیتل مند گندھرب ہو جانے لگی جب ناچنے
 اپسر کا کپڑا ہوا سے اڑ گیا تب وہ ننگے بدن گیندا اچھالتی ہوئی مارکنڈے کے پاس چلی آئی لیکن مارکنڈے کا چہرہ
 چلا نماں نہیں ہوا جب بہت تدبیر کرنے پر بھی کا مدیو اور اپسر آدک کا کچھ زور نہیں چاہا تب وہ لوگ شاہ
 ڈر سے بھاگ کر کاشتے ہوئے اندر کے پاس بھڑ آئے اور بہت شرمندہ ہو کر کہا کہ ہمارا کچھ زور مارکنڈے پر نہیں
 اندر آدک دیوتوں نے بہت تعجب مانا اور دیوتا لوگ مارکنڈے جی کے درشن کے واسطے آپ وہاں بڑا چاہتے
 یا رست کر کے چلے آئے جب اسی طرح کچھ دن مارکنڈے جی کو تپ کرتے بیٹے تب نارائن جی آئے
 راجا کو وہاں گئے اور اپنے چتر بھی روپ کا درشن مارکنڈے جی کو دے کر کہا کہ جو کچھ تمھان اچھا ہو سوسا
 ت گزرتے جی نے بیگنٹہ ناٹھ کو دیکھتے ہی دندوت کی اور پر کرنا اور اسٹت کرنے کے نیچے ہتھ جوڑ کر
 اس وقت تھک نے یہ بھی جا ہتا ہوں ترہون پت لے کہا کہ تم ایک کلپ تک جیتے رہو اگر یہ کہہ
 چیتے نے رکھیشور دن اور
 ان کو اپنے ساتھ لے کر چلے

ادھیائے نوآن

مہاپرے کا تا شاد کھلانا نارائن جی کا مارکنڈے رکھیشور کو

نے سو نک آدک رکھیشور دن سے کہا کہ جب مارکنڈے جی برصہا جی کے ایک دن کے برابر ہو جائے پر بھی
 اور دھیان کرتے رہے کچھ دن کے نیچے نارائن جی نے مارکنڈے جی کو پھر درشن دیکر کہا کہ اب تم کیا چاہتے
 ہیں یا تھ جوڑ کر بولے کہ اسے مہاپرے کو کسی چیز کی چاہ نہیں ہو لیکن آپ کی مایا کا تھوڑا سا تا شاد دیکھا چاہتا ہوں جس
 سے تھوڑا سا جیو دن کو پیدا کر کے زناش کر دیتے ہیں بیگنٹہ ناٹھ نے کہا کہ بہت اچھا آج کے ساتوین دن ہم تم کو اپنی مایا
 سے ہوشیار کر دیتے کہ تم کو نہ بھول جانا بھولنے سے تمھارا پتہ نہیں لگے گا مارکنڈے جی نے کہا کہ اسے ترہون پت
 کو بھی بھولوں گا جب یہ ت سکر نارائن جی بیگنٹہ کو چلے گئے تب مارکنڈے جی بھی وہاں سے اپنے استھان پر
 جب مایا مارکنڈے جی نے ندی کے کنارے بیٹھ کر تپ کرتے وقت مہاپرے کا تا شاد دیکھنا چاہا تب کیا
 یا کہ ایک سطر سے لڑی اندھی اٹھ کر بارے دھول کے اندھیالا چھایا یہ حال دیکھ کر مارکنڈے جی نے اپنے من میں
 نے آج تک اسے آن موی نہیں دیکھی تھی پھر چاروں طرف سے پانی اُمنڈتا ہوا اگر جہاں وہ بیٹھے تھے وہاں اٹھار
 ہندوہ آئے پانی اُمنڈتے لگے کبھی غوطہ کھا کر پانی میں ڈوب جاتے تھے کبھی پانی کے زور سے اوپر نکل آتے
 اور کبھی گھریاں پانی کے جانور ان کو نگل جاتے تھے اور کبھی ان کو اپنے منھ سے اگل دیتے تھے جبکہ مارکنڈے جی
 ان پر راندن تاتے ان کا یہی حال رہا تب وہ اپنے من میں بہت شرمندہ ہو کر کہنے لگے کہ دیکھو مجھ سے بڑی جو
 س جوا بردار ہے اس حال کو پہونچا اب پریشور سے یہ اچھا کرتا ہوں کہ وہ دیا کر کے مجھ کو اس پانی سے جیتا
 بھگو کر کہتی کہ ان کا دھیان کرتے ہی جب اس مایا روپی جل میں ایک ٹاپو اور برگد کا درخت دکھائی دیا
 میں نے اسے پریشور مجھ کو کسی طرح اس ٹاپو تک پہونچا دو تو میں برگد کی ڈالی پر کر اپنا پران
 بھگوان کی دیا سے اس درخت کے پاس پہونچ گئے تب انھوں نے کیا دیکھا کہ ایک پتا
 پنا ہو کر اس میں ہل لڑکا بارہ تیرہ دن کی عمر کا شیا م رنگ چندر مکھ کل میں بہت سند لیا ہوا
 پتے منھ میں ڈاسے چوس رہا ہے جب کہ مارکنڈے جی پاس پہونچ کر اس لڑکے کی چپ
 پ بھگوان نے سانس کھینچ کر مارکنڈے جی چھڑ کی طرح ان کی ناک میں گھس گئے
 اور سہج اور چندراور پریشور نے دسا اور انھوں نے
 براؤ گا ڈھنسی
 سہج اور پریشور نے دسا اور انھوں نے

دسا اور انھوں نے
 براؤ گا ڈھنسی
 سہج اور پریشور نے دسا اور انھوں نے

with compliments from
Madhusudan Das



शुभेश्वर (इलोरा)



श्री रामेश्वर (मिनुक्का)



श्री नागेश्वर (नागकावन)



श्री केदारनाथ (विलासपुर)



श्री मल्लिकार्जुन (मल्लिकार्जुन)



श्री विष्णेश्वर (वाराणसी)



श्री सोमनाथ (सौराष्ट्र)



श्री मल्लिकार्जुन (शैलपर्वत)



श्री महाकालेश्वर (उज्जैन)



श्री ओङ्कारेश्वर (मान्यता)



श्री केदारनाथ (हिमालय)



श्री भोगाङ्कुर (आरुणाचल)



with compliments from
madhusadan walia

